۲۷۵۷
احادیث ومعارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وشرح
مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دار العلوم دیوبند

كتاب الشروط
كتاب الوصايا
كتاب الجهاد
كتاب بدأ الخلق

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

۲۲۷۵

احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ، اردو بازار ، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء
طباعت:
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۱

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار- کراچی ۱
مکتبہ دارالعلوم- کورنگی- کراچی ۱۴
ادارۃ المعارف کورنگی- کراچی ۱۴
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی، لاہور ۲

دارالاشاعت متصل اسلامیہ بلڈنگ کراچی ۱

فہرست مضامین تفہیم البخاری جلد دوم

چودھواں پارہ

پندرھواں پارہ

گیارھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب ۱ الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ

۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَانَتِ الْأُولَى نِسْيَانًا وَالْوُسْطَى شَرْطًا وَالثَّالِثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَمَامَهُمْ مَلِكٌ

لوگوں کے ساتھ زبانی شرطیں

۱ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے، دونوں حضرات نے یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار ایک دوسرے کی روایت میں اضافے (یا کمی) کے ساتھ روایت کی اور ان دونوں کے علاوہ (بھی ابن جریج نے اس طرح روایت کی ہے کہ) میں نے ان سے سنا انھوں نے سعید ابن جبیر کے واسطے سے حدیث بیان کی، کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابی بن کعب رض نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (موسیٰ اللہ کے رسول علیہ السلام) پھر پوری حدیث بیان کی کہ (کس طرح) خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، کیا میں آپ کو پہلے ہی نہیں بتا چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے (موسیٰ ع کی طرف سے) پہلا سوال تو بھول کر ہوا تھا، دوسرا شرط کے طور پر اور تیسرا قصداً! آپ نے فرمایا تھا کہ "میں جس چیز کو بھول گیا، آپ اس میں مجھ سے مؤاخذہ نہ کیجئے اور نہ مجھ پر تنگی کیجئے۔ دونوں ایک لڑکے سے ملے جسے خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ پھر وہ آگے بڑھے تو انھیں ایک دیوار ملی جو گرنے ہی والی تھی لیکن اسے انھوں نے درست کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (وراءہم ملک کے بجائے) اما مہم ملک پڑھا ہے۔

باب ۲ الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ

۲- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ إِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ

۲ - ولاء کی شرطیں۔

۲ - ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس بریرہ آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے اپنے مالک سے نو اوقیہ پر مکاتبت کا معاملہ کر لیا ہے، ہر سال ایک اوقیہ دینا ہوگا، آپ بھی میری مدد کیجئے (آزادی کے لیے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تمھارے مالک چاہیں تو میں انھیں یکمشت اتنی قیمت ادا کر سکتی ہوں، لیکن تمھاری ولاء میرے ساتھ قائم ہوگی۔ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے یہاں گئیں اور ان سے اس صورت

فَأَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ مَا كَانَ دُونَ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ؛

کا ذکر کیا لیکن انھوں نے ولاء کے عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ قائم ہونے سے) انکار کیا۔ جب وہ ان کے یہاں ہونے سے واپس ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے مالکوں کے سامنے یہ صورت رکھی تھی لیکن وہ کہتے ہیں کہ ولاء انھیں کے ساتھ قائم رہے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات سنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو صورتِ حال سے مطلع کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم انھیں خرید لو اور انھیں ولاء کی شرط لگانے دو، ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوسکتی ہے جو آزاد کرے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں (معاملات) میں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ ایسی کوئی بھی شرط جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو باطل ہے خواہ سو شرطیں کیوں نہ لگائی جائیں۔ اللہ کا فیصلہ ہی حق ہے اور اللہ کی شرطیں ہی پائدار ہیں۔ ولاء تو اسی کے ساتھ قائم ہوسکتی ہے جو آزاد کرے۔

باب ۳ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ ؛

۳۔ مزارعت میں کسی نے یہ شرط لگائی کہ جب میں چاہوں گا تمھیں بے دخل کرسکوں گا۔

۳۔ حَدَّثَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ رض قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَفُدِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا

۳۔ ہم سے ابو احمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ ابو غسان کنانی نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ان کے ہاتھ پاؤں اہل خیبر والوں نے توڑ ڈالے[1] تو عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کے یہودیوں سے ان کی جائداد کے سلسلے میں معاملہ کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ تمھیں قائم رکھے، ہم بھی قائم رہیں گے[2]۔ اس کے بعد عبداللہ بن عمر رض وہاں اپنے اموال کے سلسلے میں گئے تو رات کو ان کے ساتھ ظلم وتعدی کا معاملہ کیا گیا جس سے ان کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے۔ انھوں نے کہا کہ

۱؎ ابن عمر رضی اللہ عنہ خیبر اپنے کاروبار کے سلسلے میں گئے تھے یہودیوں نے موقع پاکر آپ کو ایک بالاخانہ سے نیچے گرا دیا تھا جس سے آپ کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے تھے۔

۲؎ یعنی خیبر کی فتح کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جائداد (جو اب اسلامی حکومت کے قبضہ میں آچکی تھی) میں ان سے مزارعت کا معاملہ کرلیا تھا اور یہ بھی فرمادیا تھا کہ یہ معاملہ ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ معاملہ رہے گا، اس لیے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ معاملہ فسخ کردیا اور چونکہ مسلمانوں کے خلاف ان کی دشمنی اور معاندانہ سرگرمیاں بڑھتی جارہی تھیں اس لیے اسلامی دار السلطنت سے دور انھیں دوسری جگہ منتقل کروادیا گیا۔

وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ كَانَتْ هٰذِهِ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَحْسَبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِخْتَصَرَهُ

بَاب الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ

۴ - **حدثني** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانُوا

خیبر میں ان (یہودیوں) کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن ہیں اور انھیں پر ہمیں شبہ ہے۔ اس لیے میں انھیں شہر بدر کر دینا ہی مناسب سمجھتا ہوں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا پختہ ارادہ کر لیا تو ابی حقیق (ایک یہودی خاندان) کا ایک شخص آیا اور کہا کہ یا امیر المؤمنین کیا آپ ہمیں شہر بدر کر دیں گے حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہاں باقی رکھا تھا اور ہم سے جائداد کا ایک معاملہ بھی کیا تھا اور اس کی (ہمیں خیبر میں رہنے دینے کی) شرط بھی آپ نے لگائی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھول گیا ہوں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کہا تھا کہ تمھارا کیا حال ہوگا جب تم خیبر سے نکالے جاؤ گے اور تمھارے اونٹ تمھیں راتوں رات لیے پھریں گے[1]۔ اس نے کہا، یہ تو ابو القاسم (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک مذاق تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کے دشمن! تم نے جھوٹی بات کہی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں شہر بدر کر دیا اور ان کے پھلوں کی (باغ کی) اونٹ اور دوسرے سامان، یعنی کجاوے اور رسیاں وغیرہ سب کی قیمت ادا کر دی۔ اس کی روایت حماد بن سلمہ نے عبید اللہ کے واسطہ سے کی ہے، جیسا کہ مجھے یقین ہے۔ نافع کے واسطہ سے (انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ) اور انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اختصار کے ساتھ۔

۴ - جہاد، اہل حرب کے ساتھ مصالحت کی شرائط اور ان کی دستاویز۔

۴ - مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور زرارہ سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان نے، دونوں کے بیان سے ایک دوسرے کی حدیث کی حدیث کی تصدیق ہوتی تھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر تیار ہوئے۔ ابھی آپ راستے ہی میں تھے کہ

[1] جب خیبر فتح ہوا تو آپ نے اسی یہودی سے مخاطب ہو کر یہ جملہ فرمایا تھا، اس میں یہودیوں کے شہر بدر کیے جانے کی پیشین گوئی ہے یعنی تم خیبر سے نکال دیے جاؤ گے اور پھر تمھیں کہیں دور دراز مقام پر تمھیں جانا پڑے گا، جہاں کئی دن ہی اونٹ کے ذریعہ تم پہنچو گے۔

بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةٍ فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ فَقَالُوا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ وَ

فرمایا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے قریش کے چند سواروں کے ساتھ ہماری نقل وحرکت کا اندازہ لگانے کے لیے مقام غمیم ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس لیے تم لوگ ذات الیمین کی طرف سے جاؤ تاکہ خالد رض کو کوئی اندازہ نہ ہو سکے، پس خدا گواہ ہے کہ خالد کو ان کے متعلق کچھ بھی علم نہ ہو سکا اور جب انھوں نے اس لشکر کا غبار اٹھتا ہوا دیکھا تو قریش جلدی جلدی خبر دینے گئے۔ ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے اور جب ثنیۃ المرار پر پہنچے جس سے مکہ میں لوگ اترتے ہیں تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری بیٹھ گئی صحابہ کہنے لگے حَلْ حَلْ (اونٹنی کو اٹھانے کے لیے) لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ اُٹھی۔ صحابہ رض نے کہا قصواء اَڑ گئی قصواء اَڑ گئی (قصواء حضور اکرم کی اونٹنی کا نام تھا) لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصواء اڑی نہیں ہے اور نہ یہ اس کی عادت ہے۔ اسے تو اس ذات نے روک لیا ہے جس نے ہاتھیوں (کے لشکر) کو (مکہ میں داخل ہونے سے) روکا تھا یعنی اللہ تعالیٰ نے) پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے قریش جو بھی ایسا مطالبہ رکھیں گے جس میں اللہ کی حرمتوں کی تعظیم ہوگی۔ تو میں ان کا مطالبہ منظور کر لوں گا[1] آخر آپ نے اونٹنی کو ڈانٹا تو وہ اُٹھ گئی۔ بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رض سے آگے نکل گئے۔ اور حدیبیہ کے آخری کنارے ثمد (ایک چشمہ یا گڑھا) پر جہاں پانی کم تھا آپ نے قیام کیا۔ لوگ تھوڑا تھوڑا پانی استعمال کرنے لگے اور پھر پانی ختم ہو گیا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی گئی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دیا کہ اسے پانی میں ڈال دیں۔ بخدا پانی انھیں سیراب کرنے کے لیے ابلنے لگا اور وہ لوگ پوری طرح سیراب ہوئے۔ لوگ اسی حال میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی رض اپنی قوم خزاعہ کے چند افراد کو لے کر حاضر ہوئے۔ یہ لوگ تہامہ کے رہنے والے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے، انھوں نے اطلاع دی کہ میں کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو پیچھے چھوڑے آ رہا ہوں جنھوں نے حدیبیہ کے پانی کے ذخیروں پر اپنا پڑاؤ ڈال دیا ہے۔ ان کے ساتھ بکثرت

[1] یعنی کوئی بھی ایسا مطالبہ جس کی وجہ سے حرم میں قتل وخون سے رکا جا سکے۔ حرم کی عظمت کا پاس ضروری ہے، اس لیے میں ان کے ہر ایسے مطالبے کو مان لوں گا۔

مَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ بِهِمْ وَإِنْ شَاءُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ شَاءُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوا وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي وَلَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ أَمْرَهُ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى قُرَيْشًا قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذَوُو الرَّأْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ قَالُوا بَلٰى قَالَ أَوَلَسْتُ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلٰى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُونِي قَالُوا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلٰى قَالَ إِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ

دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں اور ہر طرح کا سامان ان کے ساتھ ہے وہ لوگ آپ سے لڑیں گے اور آپ کے بیت اللہ پہنچنے میں مزاحم ہوں گے لیکن آپؐ نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں بلکہ صرف عمرہ کے لیے آئے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ مسلسل لڑائیوں نے قریش کو پہلے ہی کمزور کر دیا ہے اور انھیں بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اب اگر وہ چاہیں تو میں ایک مدت تک (لڑائی کا سلسلہ بند رکھنے کا ان سے معاہدہ کر لوں گا) اس عرصہ میں وہ میرے اور عوام کفار و مشرکین عرب کے درمیان نہ پڑیں اور مجھے اس کے سامنے اپنا دین پیش کرنے دیں پھر اگر میں کامیاب ہو جاؤں اور اس کے بعد وہ چاہیں تو اس دین میں وہ بھی داخل ہو سکتے ہیں جس میں اور تمام لوگ داخل ہو چکے ہوں گے۔ لیکن اگر مجھے کامیابی نہ ہوئی تو انھیں بھی آرام ہو جائے گا لڑائی اور جنگ سے۔ اور اگر انھیں میری اس پیش کش سے انکار ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب تک میرا تن سر سے جدا نہیں ہو جاتا میں دین کے لیے برابر لڑتا رہوں گا یا پھر خداوند تعالیٰ اسے نافذ فرما دے گا۔ بدیل (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ قریش تک آپ کی گفتگو میں پہنچاؤں گا چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور قریش کے یہاں پہنچے اور کہا کہ ہم تمھارے پاس اس شخص (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہاں سے آئے ہیں اور ہم نے اسے کچھ کہتے سنا ہے اگر تم چاہو تو تمھارے سامنے ہم اسے بیان کر سکتے ہیں۔ قریش کے بے وقوفوں نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ تم اس شخص کی کوئی بات ہمیں سناؤ۔ لیکن جو لوگ صاحب رائے تھے انھوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جو کچھ کہ تم نے سنا ہے ہم سے بیان کر دو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اسے (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ یہ کہتے سنا ہے اور پھر جو کچھ انھوں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ سب بیان کر دیا تو عروہ بن مسعود (جو اس وقت تک کفار کے ساتھ تھے) کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے قوم کے لوگو! کیا تم میری اولاد کے درجے میں نہیں ہو۔ تو سب نے کہا کیوں نہیں اب انھوں نے پھر کہا کیا میں تمھارے باپ کے درجے میں نہیں ہوں؟ اور ہمدردی کے اعتبار سے انھوں نے پھر کہا کیا تم لوگ مجھ پر کسی قسم کی تہمت لگا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ انھوں نے پوچھا کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے عکاظ والوں کو تمھاری طرف سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ لڑنے

خُطَّةَ رُشْدٍ اَقْبَلُوْهَا وَدَعُوْنِیْ اٰتِیْهِ قَالُوْا
ائْتِهِ فَاَتَاهُ فَجَعَلَ یُكَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِهٖ لِبُدَیْلٍ فَقَالَ
عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ اَیْ مُحَمَّدُ اَرَاَیْتَ
اِنِ اسْتَاْصَلْتَ اَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ
بِاَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ اَهْلَهٗ
قَبْلَكَ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰی فَاِنِّیْ
وَاللّٰهِ لَاَرٰی وُجُوْهًا وَّاِنِّیْ لَاَرٰی اَشْوَابًا
مِّنَ النَّاسِ خَلِیْقًا اَنْ یَّفِرُّوْا وَیَدَعُوْكَ
فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اُمْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ
اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهٗ فَقَالَ مَنْ
ذَا قَالُوْا اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ اَمَا وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا یَدٌ كَانَتْ لَكَ
عِنْدِیْ لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَحْیَیْتُكَ
قَالَ وَجَعَلَ یُكَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

کے لئے بلایا تھا اور جب انھوں نے انکار کیا تو میں نے اپنے گھر کے اور
ان تمام لوگوں کو تمھارے سامنے لاکر کھڑا کر دیا تھا جنھوں نے میرا کہنا مانا تھا۔
قریش نے کہا کہ کیوں نہیں، یہ سب باتیں درست ہیں، اس کے بعد انھوں نے
کہا، دیکھو، اب اس شخص یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے سامنے اچھی اچھی
اور مناسب تجویز رکھی ہے، اسے تم قبول کرلو اور مجھے اس کے پاس گفتگو
کے لئے جانے دو، سب نے کہا آپ ضرور جائیے۔ چنانچہ عروہ بن مسعود
آں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے گفتگو
شروع کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی وہی باتیں کہیں جو آپؐ
بدیل سے کہہ چکے تھے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت کہا، اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم، تمھیں بتاؤ کہ اگر تم نے اپنی قوم کو نیست و نابود کر دیا تو کیا اپنے
سے پہلے کسی بھی عرب کے متعلق تم نے سُنا ہے کہ اُس نے اپنے گھرانے
کا نام و نشان مٹا دیا لیکن اگر دوسری بات وقوع پذیر ہوئی (یعنی آپؐ کی دعوت
کو تمام عرب نے قبول کر لیا تو اس میں بھی آپؐ کو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ) بخدا
میں (آپؐ کے ساتھ) کچھ تو اشرات کو دیکھتا ہوں اور کچھ اِدھر اُدھر کے لوگ
ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ (اس وقت) یہ سب بھاگ جائیں گے اور آپؐ کو تنہا چھوڑ
دیں گے[1] (اور آپؐ کی قوم کی مدد بھی آپ کے ساتھ نہ ہوگی) اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ

[1] ہر شخص اپنے فکر اور ماحول کے مطابق سوچتا ہے، عرب میں کوئی شخص سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اپنی قوم سے الگ رہ کر بھی کوئی بڑائی اور عظمت حاصل کرسکتا ہے لیکن اسلام نے کایا پلیٹ دی، جو چیز سوچی بھی نہ جاسکتی تھی وہ ایک واقعہ اور حقیقت کی صورت میں سب کے سامنے تھی۔ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور قریش کے ساتھ اپنے وقت کے اعلیٰ درجہ کے مدبر اور ذی رائے اصحاب میں تھے۔ عمر بھی بہت تھی اور اسی کے مطابق تجربات تھے۔ سارے عرب خصوصاً قریش میں آپ کا بڑا اعتماد قائم تھا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہی قریش کے نمائندہ بن کر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے آئے تھے اس وقت ان کا یہ خیال تھا جیسا کہ ایک عرب سوچ سکتا تھا کہ دوسروں پر اس درجہ اعتماد آں حضورؐ کی بہت بڑی غلطی ہے۔ اب تک بہت سی لڑائیاں قریش مسلمانوں سے لڑ چکے تھے اور پیہم شکست و ہزیمت نے انھیں کہیں کا نہ چھوڑا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کے سامنے صلح کی پیش کش کی تو قریش کے ذی رائے افراد نے اس پر لبیک کہا، جانتے تھے کہ اسے قبول نہ کرنا موت کے مرادف ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش ہی کے ایک فرد ہیں اور عروہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی قوم جس درجہ تباہ ہو چکی ہے وہ خود آپ کے لیے بھی تشویش کا باعث ہونا چاہیے۔ کیونکہ کوئی شخص اپنی قوم کو اپنا مخالف بنا کر کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اصل میں دونوں باتیں غلط فہمی پر مبنی تھیں۔ عروہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اب تک دور ہی رہے تھے اس لیے وہ اسی طرح پر سوچ سکتے تھے۔ جاننے والے جانتے تھے کہ حضور اکرمؐ نے ہمیشہ قریش کی خیر خواہی چاہی۔ آپؐ دنیا والوں کے لیے رحمت تھے اور قریش پر ہی کیا انحصار سارے عرب اور ساری دنیا کی خیر خواہی آپ کے پیش نظر تھی، اگر یہ بات نہ ہوتی تو ایسے موقع پر جب قریش بری طرح پسپا ہو چکے تھے آپؐ ان کے سامنے صلح کی پیش کش نہ کرتے اور صلح میں آپ نے جو رویہ اختیار کیا اور جس طرح دب کر صلح کی وہ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ آپ کے پیش نظر صرف قوم کی بھلائی اور اسلام کی تبلیغ تھی۔ دوسری بات انھوں نے یہ کہی تھی کہ آپ نے اپنی قوم

وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ اَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ وَالْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهٖ اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهٗ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ لَهٗ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ اَيْ غُدَرُ اَلَسْتُ اَسْعٰى فِيْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْاِسْلَامَ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَّهٗ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُّ عَلَى الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُّ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ اِنْ رَّاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ

بوسے مصص بظر اللات (عرب کی ایک گالی) کیوں کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے۔ عروہ نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابوبکر رض ہیں عروہ نے کہا ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر تمھارا مجھ پر ایک احسان نہ ہوتا جس کی اب تک میں مکافات نہیں کر سکا ہوں، تو تمھیں جواب ضرور دیتا۔ بیان کیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر گفتگو کرنے لگے اور گفتگو کرتے ہوئے آپؐ کی داڑھی مبارک پکڑ لیا کرتے تھے [1] مغیرہ بن شعبہ رض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے تھے تلوار لٹکائے ہوئے اور سر پر خود پہنے ہوئے۔ عروہ جب بھی نبی کریمؐ کی داڑھی کی طرف ہاتھ لے جاتے تو مغیرہ رض اپنا ہاتھ تلوار کے دستے پر مارتے اور ان سے کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی سے اپنا ہاتھ ہٹاؤ! عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مغیرہ بن شعبہ رض۔ عروہ نے انھیں مخاطب کر کے کہا، اے عدو کیا اب تک تیرے کرتوت میں بھگت نہیں رہا؟ اصل میں مغیرہ رض اسلام لانے سے پہلے جاہلیت میں ایک قوم کے ساتھ رہے تھے، پھر ان سب کو قتل کر کے ان کا مال لے لیا تھا۔ اس کے بعد مدینہ آئے اور اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کا مال رکھ دیا کہ جو چاہیں اس کے متعلق حکم فرمائیں لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام تو میں قبول کرتا ہوں، رہا یہ مال، تو میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ عروہ رض کن انکھیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (کی نقل وحرکت) دیکھتے رہے پھر انھوں نے بیان کیا کہ بخدا اگر کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم بھی تھوکا تو ان کے اصحاب نے اپنے ہاتھوں پر اسے لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔ کسی کام کا اگر آپ نے حکم دیا تو اس کی بجا آوری میں ایک دوسرے پر لوگ سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ آپؐ وضو کرنے لگے تو ایسا معلوم ہوا کہ آپؐ کے وضو کے پانی پر لڑائی ہو جائے گی، یعنی ہر شخص اس

بقیہ حاشیہ:- کو اپنا مخالف بنا رکھا ہے اور یہ آپ کے لئے نقصان دہ ہے۔ غالباً اس سے زیادہ غلط بات کبھی نہ کہی گئی ہوگی۔ سوچنے والا اپنے ماحول کے مطابق سوچتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ جس کے متعلق وہ سوچ رہا ہے۔ اس کا ماحول کیا ہے؟ کیا صحابہ رض سے بھی زیادہ کوئی جاں نثار قوم دنیا میں پیدا ہوئی ہے؟ کیا مخالف وموافق کوئی بھی آج سوچ سکتا ہے کہ صحابہ رض آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ کسی وقت بھی چھوڑ سکتے تھے؟

صفحہ ھذا:- [1] عرب کا یہ طریقہ تھا کہ بڑوں سے گفتگو کرتے وقت ان کی داڑھی پر ہاتھ لے جاتے تھے اور پکڑ پکڑ لیا کرتے تھے۔ آج ہمارے یہاں یہی چیز معیوب ہے لیکن عرب میں اس کا عام رواج تھا۔

رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَ
إِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ
كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ
خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ
النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ
خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ
بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا
أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ
فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ
يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
مَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ
فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ
فَقَالَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ
فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ
فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ
سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي
أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ
الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ فَجَاءَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

پانی کو لینے کی کوشش کرتا تھا۔ جب آپ گفتگو کرتے لگتے تو سب پر خاموشی چھا جاتی، آپؐ کی تعظیم کا یہ حال تھا کہ آپؐ کے ساتھی نظر بھر کر آپؐ کو دیکھ بھی نہ سکتے تھے۔ عروہ جب اپنے ساتھیوں سے ملے تو ان سے کہا، اے لوگو! بخدا میں بادشاہوں کے دربار میں بھی وفد لے کر گیا ہوں۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی سب کے دربار میں، لیکن خدا کی قسم! میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے مصاحب اس کی اس درجہ تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کی کرتے تھے۔ بخدا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم بھی تھوک دیا تو ان کے اصحاب نے اسے اپنے ہاتھوں پر لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔ آپؐ نے انھیں اگر کوئی حکم دیا تو ہر شخص نے اسے بجا لانے میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کی۔ آپؐ نے اگر وضو کی تو ایسا معلوم ہوا کہ آپؐ کے وضو پر لڑائی ہو جائے گی۔ آپؐ نے جب گفتگو شروع کی تو ہر طرف خاموشی چھا گئی، ان کے دلوں میں آپ کی تعظیم کا یہ عالم کہ آپ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتے۔ انھوں نے آپ کے سامنے ایک بھلی صورت رکھی ہے۔ تمھیں چاہیئے کہ اسے قبول کر لو۔ اس پر بنو کنانہ کا ایک شخص کہنے لگا کہ اچھا مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔ لوگوں نے کہا، تم بھی جا سکتے ہو۔ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قریب پہنچے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ فلاں شخص ہے، ایک ایسی قوم کا فرد جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں۔ اس لیے قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دو (تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہمارا مقصد عمرہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے) صحابہؓ نے قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دیئے اور تلبیہ کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ جب اس نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگا کہ سبحان اللہ! قطعاً مناسب نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کو بیت اللہ سے روکا جائے اس کے بعد قریش میں سے ایک دوسرا شخص مکرز بن حفص نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔ سب نے کہا کہ تم بھی جا سکتے ہو۔ جب وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضؓ سے قریب ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے ایک بدترین شخص! پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا۔ ابھی وہ گفتگو کر ہی رہا تھا کہ سہیل بن عمرو آ گیا۔ معمر نے (سابقہ سند کے ساتھ) بیان کیا کہ مجھے ایوب نے خبر دی اور انھیں عکرمہ نے کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا معاملہ آسان (سہل) ہو گیا۔ معمر نے بیان کیا کہ زہری نے اپنی حدیث میں اس طرح بیان کیا تھا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو کہنے لگا (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے)

قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللّٰهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللّٰهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذٰلِكَ لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوفَ بِهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً وَلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سُهَيْلٌ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللّٰهِ إِذًا لَمْ أُصَالِحْكَ

کہ ہمارے اور اپنے درمیان (صلح کی) ایک تحریر لکھ لو، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا کہ لکھو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل کہنے لگا، رحمٰن کو بخدا میں نہیں جانتا کہ وہ کیا چیز ہے؟ البتہ تم یوں لکھ سکتے ہو "باسمک اللّٰھم" جیسے پہلے لکھا کرتے تھے[1]۔ مسلمانوں نے کہا کہ بخدا ہمیں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کے سوا اور کوئی دوسرا جملہ نہ لکھنا چاہیے۔ لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "باسمک اللّٰھم" ہی لکھ دو۔ پھر آپؐ نے لکھوایا۔ یہ محمد رسول اللہ سے صلحنامہ کی دستاویز ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) سہیل نے کہا۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ آپؐ رسول اللہ ہیں تو نہ ہم آپ کو بیت اللہ سے روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ پس آپ صرف اتنا لکھئے کہ "محمد بن عبد اللہ" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ گواہ ہے کہ میں اس کا رسول ہوں، خواہ تم میری تکذیب ہی کرتے رہو۔ لکھو جی۔ "محمد بن عبد اللہ" زہری نے بیان کیا کہ یہ سب کچھ (رعایت اور ان کے ہر مطالبہ کو مان لینا) صرف آپؐ کے اس ارشاد کا نتیجہ تھا جو پہلے ہی آپؐ بدیل رضی اللہ عنہ سے کہہ چکے تھے) کہ قریش مجھ سے جو بھی ایسا مطالبہ کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم مقصود ہوگی تو میں ان کے مطالبے کو ضرور تسلیم کر لوں گا۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے فرمایا، لیکن (صلح کے لیے) شرط یہ ہوگی کہ تم لوگ بیت اللہ ہمیں طواف کرنے کے لیے جانے دو گے۔ سہیل نے کہا، بخدا ہم (اس سال) ایسا نہیں ہونے دیں گے، عرب کہیں گے کہ ہم مغلوب ہوگئے تھے (اس لیے ہم نے اجازت دے دی) البتہ آئندہ سال کے لئے اجازت ہے۔ چنانچہ یہ بھی لکھ لیا۔ پھر سہیل نے کہا کہ یہ شرط بھی (لکھئے) کہ ہماری طرف کا جو شخص بھی آپ کے یہاں جائے گا، خواہ وہ آپ کے دین ہی پر کیوں نہ ہو آپ اسے ہمیں واپس کر دیں گے۔ مسلمانوں نے (یہ شرط سن کر کہا، سبحان اللہ! ایک ایسے شخص کو) مشرکوں کے حوالے کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ جو مسلمان ہو کر آیا ہو۔ ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ ابوجندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ (اپنی بیڑیوں کو گھسیٹتے ہوئے پہنچے۔ وہ مکہ کے نشیبی علاقے کی طرف سے بھاگے تھے اور اب خود کو مسلمانوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ سہیل نے کہا! اے محمد! یہ پہلا شخص ہے جس کے لیے (صلحنامہ کے مطابق) میں مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اسے ہمیں واپس کر دیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تو ہم نے (صلحنامہ کی اس دفعہ

[1] جاہلیت کے زمانے میں اہل عرب کسی تحریر کی ابتداء میں یہی کلمہ لکھا کرتے تھے۔ اس طرح بھی اللہ کے نام سے ابتدا کی جاتی تھی۔ اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء اسلام میں اس طرح لکھتے تھے۔ پھر جب آیۃ النحل نازل ہوئی تو آپ پوری طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے لگے۔

عَلٰی شَیْءٍ اَبَدًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَاَجِزْہُ لِیْ قَالَ مَا اَنَا بِمُجِیْزِہٖ لَکَ
قَالَ بَلٰی فَافْعَلْ قَالَ مَا اَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ
مِکْرَزٌ بَلْ قَدْ اَجَزْنَاہُ لَکَ قَالَ اَبُوْجَنْدَلٍ
اَیْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اُرَدُّ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَقَدْ
جِئْتُ مُسْلِمًا اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِیْتُ وَکَانَ
قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی اللّٰہِ قَالَ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَتَیْتُ نَبِیَّ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَلَسْتَ نَبِیَّ
اللّٰہِ حَقًّا قَالَ بَلٰی قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَ
عَدُوُّنَا عَلَی الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ فَلِمَ
نُعْطِی الدَّنِیَّۃَ فِیْ دِیْنِنَا اِذًا قَالَ اِنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلَسْتُ اَعْصِیْہِ وَھُوَ نَاصِرِیْ
قُلْتُ اَوَلَیْسَ کُنْتَ تُحَدِّثُنَا اَنَّا سَنَاْتِی
الْبَیْتَ فَنَطُوْفُ بِہٖ قَالَ بَلٰی فَاَخْبَرْتُکَ
اَنَّا نَاْتِیْہِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّکَ
اٰتِیْہِ وَمُطَوِّفٌ بِہٖ قَالَ فَاَتَیْتُ اَبَا بَکْرٍ فَقُلْتُ
یَا اَبَا بَکْرٍ اَلَیْسَ ھٰذَا نَبِیَّ اللّٰہِ حَقًّا قَالَ
بَلٰی قُلْتُ اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَی
الْبَاطِلِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِی الدَّنِیَّۃَ
فِیْ دِیْنِنَا اِذًا قَالَ اَیُّھَا الرَّجُلُ اِنَّہٗ لَرَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ یَعْصِیْ
رَبَّہٗ وَھُوَ نَاصِرُہٗ فَاسْتَمْسِکْ بِغَرْزِہٖ فَوَاللّٰہِ
اِنَّہٗ عَلَی الْحَقِّ قُلْتُ اَلَیْسَ کَانَ یُحَدِّثُنَا
اَنَّا سَنَاْتِی الْبَیْتَ وَنَطُوْفُ بِہٖ قَالَ بَلٰی
اَفَاَخْبَرَکَ اِنَّکَ تَاْتِیْہِ الْعَامَ قُلْتُ لَا
قَالَ فَاِنَّکَ اٰتِیْہِ وَمُطَوِّفٌ بِہٖ قَالَ
الزُّھْرِیُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِکَ
اَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِیَّۃِ

کردوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر اس ایک کو (دیگر) احسان
کردو۔ اس نے کہا کہ میں ایسا کبھی احسان نہیں کر سکتا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ
نہیں تمھیں احسان کر دینا چاہیئے لیکن اس نے یہی جواب دیا کہ میں ایسا کبھی نہیں
کر سکتا۔ البتہ مکرز نے کہا کہ چلیے ہم اس کا احسان آپ پر کرتے ہیں۔ ابو جندل رضؓ
نے فرمایا مسلمانو! میں مسلمان ہو کر آیا ہوں، کیا مجھے پھر مشرکوں کے ہاتھ میں دیدیا
جائے گا؟ کیا میرے ساتھ جو کچھ معاملہ ہوا ہے تم نہیں دیکھتے؟ ابو جندل رضی اللہ
عنہ کو اللہ کے راستے میں بڑی سخت اذیتیں پہنچائی گئی تھیں۔ راوی نے بیان کیا
کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اور عرض کیا، کیا یہ واقعہ اور حقیقت نہیں کہ آپؐ اللہ کے نبی ہیں؟ آپؐ
نے فرمایا کیوں نہیں۔ میں نے عرض کیا، کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارے دشمن
باطل پر نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں! میں نے کہا، پھر ہم اپنے دین کے معاملے
میں کیوں دبیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں، میں اس کی حکم عدولی
نہیں کر سکتا اور وہی میرا مددگار ہے۔ میں نے کہا کیا آپ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے
کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن کیا میں نے تم سے یہ کہا تھا کہ اسی سال ہم بیت اللہ
پہنچ جائیں گے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، نہیں آپؐ نے اس
قید کے ساتھ نہیں فرمایا تھا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تم
بیت اللہ تک پہنچو گے اور اس کا طواف کرو گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچا اور ان سے بھی یہی پوچھا۔ ابو بکرؓ کیا یہ حقیقت
نہیں کہ آں حضورؐ اللہ کے نبی ہیں؟ انھوں نے بھی فرمایا کہ کیوں نہیں۔ میں نے
پوچھا کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ انھوں
نے کہا کیوں نہیں! میں نے کہا پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دبیں؟ ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جناب بلا شک وشبہ حضورؐ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ
اپنے رب کی حکم عدولی نہیں کر سکتے۔ اور ان کا رب ہی ان کا مددگار ہے پس
ان کی رسی مضبوطی سے پکڑ لو۔ خدا گواہ ہے کہ وہ حق پر ہیں۔ میں نے کہا کیا آپؐ ہم سے
یہ نہیں کہتے تھے کہ عنقریب ہم بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ انھوں
نے فرمایا کہ یہ بھی صحیح ہے، لیکن کیا آں حضورؐ نے آپ سے یہ فرمایا تھا کہ اسی سال آپ
بیت اللہ پہنچ جائیں گے۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ ابو بکرؓ نے فرمایا، پھر اس میں بھی کوئی شک و
شبہ نہیں کہ آپ بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ زہریؒ نے بیان کیا کہ

الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتُحِبُّ ذٰلِكَ اخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهُ وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بعد میں میں نے اپنی اس عجلت پسندی کی مکافات کے لیے نیک اعمال کئے۔ پھر جب صلح نامہ سے آپؐ فارغ ہو چکے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم سے فرمایا، اب اٹھو اور (جن جانوروں کو ساتھ لائے ہو ان کی) قربانی کر لو اور سر بھی منڈا لو۔ انھوں نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے صحابہ میں سے ایک شخص بھی نہ اٹھا اور تین مرتبہ آپؐ نے یہی جملہ فرمایا۔ جب کوئی نہ اٹھا تو حضورؐ ام سلمہ (ام المؤمنین رضی اللہ عنہا) کے خیمہ میں گئے اور ان سے لوگوں کے طرز عمل کا ذکر کیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے اللہ کے نبی! کیا آپؐ یہ پسند کریں گے کہ باہر تشریف لے جائیں اور کسی سے کچھ نہ کہیں۔ بلکہ اپنا قربانی کا جانور ذبح کر لیں اور اپنے حجام کو بلا لیں جو آپ کے بال مونڈ دے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ کسی سے کچھ نہیں کہا اور یہی سب کچھ کیا اپنے جانور کی قربانی کر لی اور اپنے حجام کو بلوایا جس نے آپؐ کے بال مونڈے جب صحابہ نے دیکھا تو وہ بھی ایک دوسرے کے بال مونڈنے لگے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رنج و غم میں ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے، پھر آں حضورؐ کے پاس (مکہ سے) چند مومن خواتین آئیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ [1]

[1] جس سال صلح حدیبیہ ہوئی، اس وقت تک مسلمان پہلے سے بہت زیادہ قوی اور طاقت ور تھے۔ اس لیے حدیبیہ تک پہنچنے کے باوجود عمرہ نہ کرنے کا بہت سے صحابہؓ کو بڑا رنج تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفار سے صلح کی تو کفار کی شرائط بھی مان لی تھیں جن میں کفار زیادتی پر تھے۔ لیکن بہرحال یہی اللہ تعالیٰ کا حکم تھا خاص طور سے حضرت عمرؓ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں بڑی جرأت سے کام لیا تھا جس کا انھیں زندگی بھر افسوس رہا اور اسی کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بیجا جرأت کی مکافات کے لیے بہت سے نیک اعمال کئے تاکہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف کر دے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اس دن سے اپنی جرأت کی مکافات کے لیے میں برابر روزے رکھتا رہا۔ صدقات دیتا رہا، نماز (نوافل) پڑھتا رہا اور غلام آزاد کرتا رہا۔ اس موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ثبوت خاص طور پر قابلِ ذکر ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات کے ساتھ آپ کا توارد بھی حدیث میں یہ جو جملہ آیا ہے کہ عمرؓ نے پوچھا، کیا آپؐ ہم سے کہتے نہیں تھے کہ ہم "بیت اللہ جا کر اس کا طواف کریں گے"۔ اس سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے صرف طواف کا ذکر کیا تھا کہ ہم سب بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ وہی یہ بات کہ آپ نے سال اور وقت کی تعیین کے ساتھ کوئی بات کہی ہو تو ایسا نہیں ہوا تھا قدرتی طور پر جب آپ نے عمرہ کے ارادہ سے سفر شروع کیا تو صحابہؓ کے ذہن میں یہ بات آئی ہوگی کہ اس مرتبہ ہم بیت اللہ ضرور پہنچ جائیں گے اور طواف بھی ہوگا، کیونکہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذکر پہلے ہی کر چکے تھے اور جوش و جذبے کی حالت میں عمر رضی اللہ عنہ بھی یہ یاد نہ رکھ سکے کہ آں حضور کا وعدہ وقت کی تعیین کے ساتھ نہیں تھا۔ جب یاد دلایا گیا تو انھیں بھی یاد آ گیا اور اپنی غلطی کا احساس ہوا اس سلسلے میں ایک اور روایت بھی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا خواب دیکھا تھا واقدی جس کی حدیث کے باب میں روایات پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا، کی ایک روایت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے مدینہ میں یہ خواب دیکھا تھا اگر واقدی کی اس روایت کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ خواب میں کسی وقت کی تعیین نہیں تھی اور بہرحال حدیبیہ کے واقعے کے بعد آپؐ نے عمرہ تو کیا ہی تھا لیکن صحیح روایا سے یہ ثابت ہے کہ یہ خواب آپؐ نے حدیبیہ میں دیکھا جب صحابہؓ بہت مضطرب ہوئے اس وقت آپؐ کو خواب میں دکھایا گیا تاکہ صحابہ کا اضطراب ختم ہو بہرحال اس واقعہ سے قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ انبیاء کی خبریں بھی واقعہ کے خلاف ہو سکتی ہیں اگر ایسا خدا نخواستہ ہو سکتا تو پھر دین پر اعتماد کیسے باقی رہ سکتا تھا۔ قرآن نے خود اس طرح کے تخیلات کی بڑی شدت سے تردید کی ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ حَتّٰى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ اِمْرَاَتَيْنِ كَانَتَا لَهٗ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ اَحَدَهُمَا مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَالْاُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَآءَهٗ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهٗ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهٗ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰى بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْاٰخَرُ فَقَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهٖ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهٗ مِنْهُ فَضَرَبَهٗ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهٰٓى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَآءَ اَبُوْ بَصِيْرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ وَاللّٰهِ اَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِيْٓ اِلَيْهِمْ ثُمَّ اَنْجَانِي اللّٰهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ اَبُوْ جَنْدَلِ ابْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ

لوگو! جو ایمان لا چکے ہو، جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لے لو، "بعصم الکوافر" تک"۔

اسی دن حضرت عمر رضؓ نے اپنی دو بیویوں کو طلاق دی، جو اب تک شرک کی حالت میں تھیں (کیونکہ ابتدائے اسلام میں مشرکہ عورتوں سے شادی کی ممانعت نہیں تھی اور اب ہو گئی تھی)، ان میں سے ایک سے تو معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ عنہ) نے نکاح کر لیا تھا اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لائے تو قریش کے ایک فرد ابوبصیر رضؓ حاضر ہوئے (مکہ سے فرار ہو کر) وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ قریش نے انھیں واپس لینے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا اور انھوں نے آ کر کہا کہ ہمارے ساتھ آپ کا معاہدہ ہو چکا ہے، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر رضؓ کو واپس کر دیا۔ قریش کے دونوں افراد جب انھیں لے کر واپس ہوئے اور ذوالحلیفہ پہنچے تو کھجور کھانے کے لئے اترے جو ان کے ساتھ تھی۔ ابوبصیر رضؓ نے ان میں سے ایک سے فرمایا بخدا تمہاری تلوار بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے ساتھی نے تلوار نیام سے نکال دی، اس شخص نے کہا، ہاں خدا کی قسم، نہایت عمدہ تلوار ہے، میں اس کا بارہا تجربہ کر چکا ہوں۔ ابوبصیر رضؓ اس پر بولے کہ ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ اور اس طرح اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر اس شخص (تلوار کے مالک) کو ایسی ضرب لگائی کہ وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کا دوسرا ساتھی بھاگ کر مدینہ آیا اور مسجد میں دوڑتا ہوا داخل ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو فرمایا یہ شخص کچھ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے جب وہ آں حضور رم کے قریب پہنچا تو کہنے لگا خدا کی قسم میرا ساتھی تو مارا گیا اور میں بھی مارا جاؤں گا اگر آپ لوگوں نے ابوبصیر کو نہ روکا) اتنے میں ابوبصیر بھی آ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذمہ داری پوری کر دی آپؐ مجھے ان کے حوالے کر چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دلائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نامعقول اگر اس کا کوئی مددگار رہوتا تو پھر لڑائی کے شعلے بھڑک اٹھتے۔ جب انھوں نے حضور اکرم صؐ کے یہ الفاظ سنے تو سمجھ گئے کہ آپؐ پھر کفار کے حوالہ کر دیں گے، اس لئے وہاں سے نکل گئے اور دریا کے ساحل پر آ گئے۔ راوی نے بیان کیا کہ اپنے گھر والوں سے (مکہ سے) چھوٹ کر ابوجندل رضؓ بھی جو سہیل کے بیٹے تھے ابوبصیر رضؓ سے جا ملے اور اب یہ حال تھا کہ قریش کا جو شخص بھی اسلام لاتا (بجائے مدینہ آنے کے) ابوبصیر رضؓ کے پاس ساحل سمندر پر چلا جاتا۔ اس طرح ایک جماعت بن گئی اور خدا گواہ ہے یہ لوگ قریش کے

رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ بِاللهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا أَرْسَلَ فَمَنْ أَتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّى بَلَغَ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ لَا يُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ أَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَيْنِ قَرِيبَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْوَلٍ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيبَةَ مُعَاوِيَةُ وَتَزَوَّجَ الْأُخْرَى أَبُو جَهْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقِرُّوا بِأَدَاءِ مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ وَالْعَقْبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَأَتُهُ مِنَ الْكُفَّارِ فَأَمَرَ أَنْ يُعْطَى مَنْ ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّاتِي هَاجَرْنَ وَمَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيمَانِهَا وَ

جس قافلے کے متعلق بھی سن لیتے کہ وہ شام جا رہا ہے (تجارت کے لیے) تو اسے راستے ہی میں روک کر لوٹ لیتے اور قافلہ والوں کو قتل کر دیتے۔ اب قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں اللہ اور رحم کا واسطہ دے کر درخواست بھیجی کہ آپ کسی کو بھیجیں، (ابوبصیرؓ اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے یہاں کہ وہ قریش کی ایذا سے رک جائیں) اور اس کے بعد جو شخص بھی آپ کے یہاں جائے گا (مکہ سے) اسے امن ہے چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں اپنا آدمی بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "اور وہ ذات گرامی جس نے روک دیئے تھے تمہارے ہاتھ ان سے اور ان کے ہاتھ تم سے (یعنی جنگ نہیں ہو سکی تھی) وادی مکہ میں (حدیبیہ میں) اس کے بعد کہ تم کو غالب کر دیا تھا ان پر، یہاں تک کہ بات جاہلیت کے دور کی بے جا حمایت تک پہنچ گئی تھی" ان کی حمیت (جاہلیت) یہ تھی کہ انھوں نے (معاہدے میں بھی) آپ کے لیے اللہ کے نبی ہونے کا اقرار نہیں کیا (اور یہ الفاظ کٹوا دیئے) اسی طرح انھوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھنے دیا اور آپ کے بیت اللہ جانے سے مانع بنے۔ عقیل نے زہری کے واسطے سے بیان کیا ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا (جو مکہ سے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہجرت کر کے مدینہ آتی تھیں) امتحان لیتے تھے (زہری نے بیان کیا کہ) ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مسلمان وہ سب کچھ ان مشرکوں کو واپس کر دیں جو انھوں نے اپنی ان بیویوں پر خرچ کیا ہو جو (اب مسلمان ہو کر) ہجرت کر آئی ہیں اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھیں تو عمرؓ نے اپنی دو بیویوں، قریبہ بنت ابی امیہ اور ایک جرول خزاعی کی لڑکی کو طلاق دے دی۔ قریبہ سے معاویہؓ نے شادی کر لی تھی (کیونکہ اس وقت معاویہؓ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) اور دوسری بیوی سے ابوجہم نے شادی کر لی تھی۔ لیکن جب کفار نے مسلمانوں کے ان اخراجات کو ادا کرنے سے انکار کیا جو انھوں نے اپنی (کافرہ) بیویوں پر کیے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی کافروں کے یہاں چلی جائے اس کے (مہر وحصہ) کے اخراجات ان کفار کی عورتوں کے مہر سے ادا کر دیئے جائیں جو ہجرت کر کے آگئی ہیں (اور کسی مسلمان نے ان سے نکاح کر لیا ہے۔ اگرچہ ہمارے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ کوئی بھی مہاجرہ ایمان کے بعد مرتد ہوئی ہوں (لیکن بہرحال یہ حکم نازل ہوا تھا) اور ہمیں یہ رعایت بھی معلوم ہوئی ہے کہ ابوبصیرؓ بن اسید ثقفی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مومن و مہاجر کی حیثیت سے معاہدہ کی مدت کے اندر ہی حاضر ہوئے تو اخنسؒ

لہ یعنی معاہدہ میں جو یہ شرط قریش نے رکھی تھی کہ ہمارا جو بھی آدمی مدینہ فرار ہو کر جائے اسے ہمارے حوالے کرنا ہوگا، انھوں نے خود ہی یہ شرط واپس لے لی۔

بَلَغَنَا اَنَّ اَبَا بَصِيْرِ بْنِ اُسَيْدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْاَخْنَسُ بْنُ شَرِيْقٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ اَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ۔

بن شریق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تحریر لکھی جس میں اس نے ابوبصیر (رضی اللہ عنہ کی واپسی کا) مطالبہ آپ سے کیا تھا۔ پھر انھوں نے پوری حدیث بیان کی۔

***

باب ۵ الشُّرُوْطِ فِي الْقَرْضِ ۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَعَطَاءٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۔

۵ ۔ قرض میں شرط لگانا ۔ ابن عمر اور عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر قرض کی ادائیگی کے لئے کوئی مدت متعین کی تو جائز ہے اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا جنھوں نے بنی اسرائیل کے کسی دوسرے شخص سے ایک ہزار قرض مانگا۔ اور اس نے ایک متعین مدت تک کے لئے دے دیا (کہ مدت پوری ہونے پر قرض ادا کر دیں) ۔

باب ۶ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ تُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ ۔ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوْطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) ۔

۶ ۔ مکاتب اور ان شرطوں کا بیان جو کتاب اللہ کے خلاف ہوں۔ جابر بن عبد اللہ نے مکاتب کے بارے میں بیان فرمایا کہ ان کی (یعنی مکاتب) اور اس کے مالک کی (شرطیں ان کے درمیان (جائز) ہیں (بشرطیکہ خلاف شریعت نہ ہوں)۔ ابن عمر یا عمر رضی اللہ عنہما نے (راوی کو شبہ ہے) بیان کیا کہ ہر وہ شرط جو کتاب اللہ کی مخالف ہو باطل ہے خواہ ایسی سو شرطیں بھی لگائی جائیں۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ عمرؓ اور ابن عمرؓ دونوں سے یہ روایت صحیح ہے۔

***

۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرْتُهٗ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا

۷ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنی مکاتبت کے سلسلے میں ان سے مدد مانگنے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تمھارے مالکوں کو (پوری قیمت) دے دوں اور تمھاری ولا میرے ساتھ قائم ہو جائے (آزادی کے بعد) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے میں نے (عائشہ رضی) اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ انھیں خرید کر تم آزاد کر دو، ولا تو بہر حال اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں (معاملات میں) لگاتے ہیں جن کا کوئی وجود کتاب اللہ

ليست في كتاب الله من اشترط شرطا ليس في كتاب الله فليس له وإن اشترط مائة شرط ۔

میں نہیں ہے۔ جس نے بھی کوئی ایسی شرط لگائی جس کا وجود کتاب اللہ میں نہ ہو (یعنی کتاب اللہ کے منشاء کے خلاف ہو) تو اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، خواہ ایسی سو شرطیں لگالے۔

باب ما يجوز من الاشتراط والثنيا في الإقرار والشروط التي يتعارفها الناس بينهم وإذا قال مائة إلا واحدة أو ثنتين

وقال ابن عون عن ابن سيرين قال رجل لكريه أدخل ركابك فإن لم أرحل معك يوم كذا وكذا فلك مائة درهم فلم يخرج فقال شريح من شرط على نفسه طائعا غير مكره فهو عليه وقال أيوب عن ابن سيرين إن رجلا باع طعاما وقال إن لم آتك الأربعاء فليس بيني وبينك بيع فلم يجئ فقال شريح للمشتري أنت أخلفت فقضى عليه ۔

۷ - جو شرطیں جائز ہیں، اقرار کرتے ہوئے استثناء اور وہ شرائط جن کا عام رواج ہے۔ اگر کسی نے یہ کہا کہ سو، سوا ایک یا دو کے۔

ابن عون نے ابن سیرین کے واسطے سے بیان کیا کہ کسی نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ تم اپنی سواری تیار رکھو، اگر میں تمہارے ساتھ فلاں دن نہ جاسکا تو تم سو روپے مجھ سے وصول کرلینا۔ پھر وہ اس دن نہ جاسکا تو شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنی خوشی سے خود کو کسی شرط کا مکلف بنایا ہو اور اس پر کوئی جبر بھی نہیں کیا گیا تھا تو وہ شرط لازم ہوجاتی ہے۔ ایوب نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے بیان کیا کہ کسی شخص نے غلہ بیچا اور (خریدنے والے نے) کہا کہ اگر میں تمہارے پاس بدھ کو نہ آسکا تو میرے اور تمہارے درمیان بیع کا معاملہ باقی نہیں رہے گا۔ پھر وہ اس دن نہیں آیا تو شریح رحمہ نے خریدار سے کہا کہ تمہیں نے وعدہ خلافی کی ہے۔ آپ نے فیصلہ اس کے خلاف کیا۔

۹ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن لله تسعة وتسعين اسما مائة إلا واحدا من أحصاها دخل الجنة ۔

۹ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو شخص ان سب کو محفوظ رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

٭٭٭٭

باب الشروط في الوقف

۸ - وقف کی شرطیں

۱۰ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري حدثنا ابن عون قال أنبأني نافع عن ابن عمر رض أن عمر بن الخطاب أصاب أرضا بخيبر فأتى النبي صلى الله عليه وسلم يستأمره فيها فقال يا رسول الله إني أصبت أرضا بخيبر لم أصب مالا قط أنفس عندي منه فما تأمر به قال إن شئت حبست أصلها وتصدقت

۱۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک قطعہ زمین ملی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں ایک زمین کا قطعہ ملا ہے۔ اپنی دانست میں اس سے بہتر مال مجھے اب تک کبھی نہیں ملا تھا۔ آپ اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو اصل زمین اپنی ملکیت میں باقی رکھو اور پیداوار صدقہ کردو۔

بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا ۔

ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر عمر رضؓ نے اس کو اس شرط کے ساتھ صدقہ کر دیا تھا کہ نہ اسے بیچا جائے گا، نہ اس کا ہبہ کیا جائے گا اور نہ اس میں وراثت چلے گی۔ اسے آپ نے محتاجوں کے لئے، رشتہ داروں کے لیے اور غلام آزاد کرنے کے لئے، مجاہدوں کے لئے، مسافروں کے لئے اور مہمانوں کے لئے صدقہ (وقف) کردیا تھا اور یہ کہ اس کا متولی اگر دستور کے مطابق اس میں سے اپنی ضروریات کے لئے یا کسی محتاج کو دے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ ابن عون نے بیان کیا کہ جب میں نے اس حدیث کا ذکر ابن سیرین سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ (متولی) اس میں سے جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو (مطلب یہ تھا)۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْوَصَايَا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

وصیّتوں کے مسائل

باب ۹ الْوَصَايَا ۔ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ جَنَفًا مَيْلًا ۔ مُتَجَانِفٌ ۔ مَائِلٌ ۔

۹ - وصیتیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ آدمی کی وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ (تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی معلوم ہو بشرطیکہ کچھ مال بھی چھوڑ رہا ہو تو وہ والدین اور عزیزوں کے حق میں معقول طریقہ سے وصیت کر جائے، یہ لازم ہے پرہیزگاروں پر، پھر جو کوئی اسے اس کے سننے کے بعد بدل ڈالے، سو اس کا گناہ بس انہی پر ہوگا جو اسے بدلیں گے بے شک اللہ بڑا سننے والا ہے، بڑا جاننے والا ہے۔ البتہ جس کسی کو وصیت کرنے والے سے متعلق کسی بے عنوانی یا گناہ کا علم ہوجائے پھر وہ ان لوگوں کی آپس میں صلح کرادے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے (آیت میں) جنفا کے معنی جھکاؤ کے ہیں متجانف کے معنی جھکنے والا۔

۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۱ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی چیز ہو، درست نہیں کہ دو رات بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کئے بغیر گزار دے۔ اس روایت کی متابعت محمد بن مسلم نے عمرو کے واسطہ سے کی۔ انھوں نے ابن عمر رضؓ کے واسطہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۲ - ہم سے ابراہیم بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکر نے حدیث

أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً وَّلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً ۔

۱۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رض هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصٰى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ ۔

۱۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رض أَنَّ عَلِيًّا رض كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلٰى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ ۔

بَابٌ أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ ۔

۱۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ عَنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ

بیان کی، ان سے زہیر بن معاویہ جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبتی بھائی عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے جو جویریہ بنت حارث رضہ (ام المؤمنین) کے بھائی تھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت سوائے اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار اور اپنی زمین کے جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا، نہ کوئی درہم چھوڑا تھا نہ دینار، نہ غلام نہ باندی اور نہ کوئی اور چیز۔

۱۳ - ہم سے خلاد بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ بن مصرف نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں، اس پر میں نے پوچھا کہ پھر وصیت کس طرح لوگوں پر فرض ہوئی؟ یا راوی نے اس طرح بیان کیا کہ، لوگوں کو وصیت کا حکم کیونکر دیا گیا انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی (اور کتاب اللہ میں وصیت کا حکم موجود ہے)۔

۱۴ - ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسمٰعیل نے خبر دی انھیں ابن عون نے، انھیں ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کچھ لوگوں نے ذکر کیا کہ علی کرم اللہ وجہہ وصی تھے؟ (آں حضورؐ کے) تو آپ نے فرمایا کہ کب انھیں وصیت کی تھی؟ حضور اکرم مرتے میں تو (آپ کی وفات کے وقت) سر مبارک اپنے سینے پر یا انھوں نے (بجائے سینے کے) کہا کہ اپنی گود میں رکھے ہوئے تھی۔ پھر آپ نے پانی کا طشت منگوایا تھا کہ اتنے میں سر مبارک میری گود میں جھک گیا اور میں سمجھ بھی نہ سکی کہ آپ کی وفات ہو چکی۔ اب تمھیں بتاؤ کہ آں حضورؐ نے انھیں کب وصیت کی تھی؟

۱۰ - اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۱۵ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے تشریف لائے میں اس وقت مکہ میں تھا (حجۃ الوداع یا فتح مکہ کے موقع پر) حضور اکرمؐ اس سرزمین پہ موت کو پسند نہیں فرماتے تھے جہاں سے کوئی ہجرت کر چکا ہو۔ آں حضورؐ نے فرمایا اللہ ابن عفراء (سعد رضہ) پر رحم فرمائے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں

يَا رَسُولَ اللهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ الَّتِي تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ وَعَسَى اللهُ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ ؏

اپنے سارے مال و دولت کی وصیت (اللہ کے راستے میں) کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا پھر آدھے کی کر دوں؟ آپ نے اس پر بھی فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا، پھر تہائی کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ تہائی کی کر سکتے ہو۔ اور یہ بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ دو کہ (لوگوں کے سامنے) ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اس میں کوئی شبہ نہ رکھو کہ جب بھی تم کوئی چیز (جائز طریقہ پر خرچ کرو گے) تو وہ صدقہ ہوگا ... وہ لقمہ بھی جو تم اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں دو گے (وہ بھی صدقہ ہے) اور (ابھی وصیت کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں) ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے اور اس کے بعد تم سے بہت سے لوگوں کو فائدہ ہو اور دوسرے بہت سے لوگ (اسلام کے مخالف) نقصان اٹھائیں۔[1] (اس وقت تک حضرت سعد رض کی صرف ایک صاحبزادی تھیں۔

بَابُ ۱۱ - الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ - وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا الثُّلُثَ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ ؏

۱۱ - تہائی مال کی وصیت - حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذمی کے لئے تہائی سے زیادہ کے لئے وصیت جائز نہیں (مسلمانوں کی طرح) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ان میں (یہودیوں میں) اس کے مطابق فیصلہ کیجیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے۔

۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ ؏

۱۶ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رض نے بیان کیا۔ کاش! لوگ (وصیت کو) چوتھائی تک کم کر دیتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تہائی کی وصیت کر سکتے ہو اور تہائی بھی بہت ہے یا (آپ نے فرمایا کہ) بڑی رقم ہے۔

۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي قَالَ لَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ وَ

۱۷ - ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم نے، ان سے عامر بن سعد نے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجیے کہ اللہ مجھے الٹے پاؤں واپس نہ کر دے (یعنی مکہ میں میری موت نہ ہو جسے میں اللہ کے راستے چھوڑ چکا تھا) حضور اکرم نے فرمایا، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت دے اور تم سے بہت سے لوگ نفع اٹھائیں

---

[1] دوسری روایت میں ہے کہ آپ کی بیماری بڑی سنگین تھی اور بچنے کی امید بھی نہ تھی۔ اس لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ (سعد رض) نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر دینے کے لئے آپ سے پوچھا تھا۔ حضور اکرم کی آپ کے متعلق یہ آخری پیشین گوئی بھی سچی ثابت ہوئی اور آپ اس واقعہ کے بعد تقریباً پچاس سال تک زندہ رہے تھے اور عظیم الشان کارنامے اسلام میں آپ نے انجام دیے تھے۔

وَ اِنَّمَا لِیَ ابْنَةٌ قُلْتُ اُوْصِیْ بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ کَثِیْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَوْ کَبِیْرٌ فَاَوْصَی النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذٰلِكَ لَهُمْ ۔

میں نے عرض کیا، میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے۔ ایک لڑکی کے سوا اور میرے کوئی (اولاد) نہیں۔ میں نے پوچھا، کیا آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ آدھا تو بہت ہے۔ پھر میں نے پوچھا تو تہائی کی کر دوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کر سکتے ہو اگرچہ یہ بھی بہت ہے یا (یہ فرمایا کہ) بڑی ہے۔ چنانچہ لوگ بھی تہائی کی وصیت کرنے لگے اور یہ ان کے لیے جائز رہا۔

بَابُ ۱۲ قَوْلِ الْمُوْصِیْ لِوَصِیِّهٖ تَعَاهَدْ وَلَدِیْ وَمَا یَجُوْزُ لِلْوَصِیِّ مِنَ الدَّعْوٰی ۔

۱۲۔ وصیت کرنے والا وصی سے کہے کہ میرے بچے کی دیکھ بھال کرتے رہنا۔ اور وصی کے لیے کس طرح کے دعوے جائز ہیں؟

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَیْكَ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ اَخِیْ قَدْ کَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِیْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ کَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰهَ ۔

۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی باندی کا لڑکا میرا ہے اس لیے تم اسے اپنی پرورش میں لے لینا۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، مجھے اس نے اس کی وصیت کی تھی پھر عبد بن زمعہ رض اٹھے اور کہنے لگے کہ یہ تو میرا بھائی ہے، میرے باپ کے فراش پر پیدا ہوا ہے۔ ہذا دونوں حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سعد بن وقاص رض نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے مجھے اس نے اس کی وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زمعہ رض اٹھے اور عرض کیا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی باندی کا لڑکا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ یہ فرمایا کہ لڑکا تمہارا ہی ہے عبد بن زمعہ رض! بچہ فراش کے تحت ہوتا ہے اور زانی کے حصے میں پتھر ہیں۔ لیکن آپؐ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ آپؐ نے عتبہ کی مشابہت اس لڑکے میں صاف پائی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد اس لڑکے نے سودہ رض کو کبھی نہ دیکھا، تا آنکہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں (مفصل حدیث گذر چکی ہے)۔

بَابُ ۱۳۔ اِذَا اَوْمَاَ الْمَرِیْضُ بِرَاْسِهٖ اِشَارَةً بَیِّنَةً جَازَتْ ۔

۱۳۔ اگر مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل قبول ہے۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِیْ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَهُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَةٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ؟ اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰی

۱۹۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے یہ ... حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی نے ایک (انصاری) لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا تھا لڑکی سے پوچھا گیا کہ تمہارا سر اس طرح کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں شخص نے کیا؟

سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيْئَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ ۔

بَابٌ ۱۴ ۔ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

۲۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ وَّرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْاَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ ۔

بَابٌ ۱۵ ۔ الصَّدَقَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَأْمُلُ الْغِنٰى وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ ۔

بَابٌ ۱۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَيُذْكَرُ أَنَّ شُرَيْحًا وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَطَاؤُسًا وَعَطَاءً وَابْنَ أُذَيْنَةَ أَجَازُوْا

فلاں نے کیا ہے؟ آخر اس یہودی کا بھی نام لیا گیا (جس نے اس کا سر کچل دیا تھا) تو لڑکی نے سر کے اشارے سے اثبات میں جواب دیا پھر وہ یہودی بلا یا گیا اور آخر الامر اس نے بھی اعتراف کر لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا بھی پتھر سے سر کچل دیا گیا۔[1]

۱۴ ۔ وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے ۔

۲۰ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (میراث کا) مال لڑکے کو ملتا تھا اور وصیت والدین کے لیے مقرر تھی ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اس حکم کو منسوخ کر دیا ۔ پھر لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر قرار دیا ۔ والدین میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ، بیوی کا (اولاد کی موجودگی میں) آٹھواں حصہ اور (اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں) چوتھا حصہ قرار دیا ۔ اسی طرح شوہر کا (اولاد نہ ہونے کی صورت میں) آدھا اور (اولاد ہونے کی صورت میں) چوتھائی حصہ قرار دیا ۔

۱۵ ۔ موت کے وقت صدقہ کی فضیلت

۲۱ ۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا یہ کہ تم صدقہ تندرستی کی حالت میں کرو (کہ تم اس مال کو باقی رکھنے کی) خواہش مند بھی ہو جس سے کچھ سرمایہ جمع ہو جانے کی تمہیں امید ہو اور (اسے خرچ کرنے کی صورت میں) محتاجی کا ڈر ہو اس کار خیر میں تاخیر نہ کرو کہ جب رُوح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے بیٹھ جاؤ کہ اتنا مال فلاں کے لئے ۔ حالانکہ اس وقت وہ فلاں کا (اور ارثوں کا) ہو چکا ہوگا ۔

۱۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد ورثاء کے حصے تقسیم ہوں گے ۔ روایت کی جاتی ہے کہ شریح عمر بن عبد العزیز، طاؤس، عطاء اور ابن اذینہ نے مریض کے قرض کے اقرار

---

[1] حدیث سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ لڑکی کے اشارے سے راز کھل گیا تھا کہ مجرم کون ہے لیکن اس سے یہ قطعاً مستنبط نہیں ہوتا کہ یہودی کو جو سزا دی گئی تھی وہ بھی اس بنیاد پر تھی ۔ بلکہ واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سزا خود اس کے اعتراف کر لینے کی بنیاد پر دی گئی تھی اور اسی لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر جو عنوان قائم کیا اور وہ جو مسئلہ اس سے مستنبط کرنا چاہتے ہیں وہ درست نہیں معلوم ہوتا ۔ احناف اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ قاضی کی عدالت میں اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا ۔ ایسے معاملات میں دیانۃً اگر اس کا اعتبار کریں تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہو سکتا ۔

إِقْرَارَ الْمَرِيضِ بِدَيْنٍ وَقَالَ الْحَسَنُ أَحَقُّ مَا
يُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ آخِرَ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلَ
يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْحَكَمُ
إِذَا أَبْرَأَ الْوَارِثَ مِنَ الدَّيْنِ بَرِئَ وَأَوْصَى
رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنْ لَا تُكْشَفَ امْرَأَتُهُ
الْفَزَارِيَّةُ عَمَّا أُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ
إِذَا قَالَ لِمَمْلُوكِهِ عِنْدَ الْمَوْتِ كُنْتُ أَعْتَقْتُكَ
جَازَ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ عِنْدَ
مَوْتِهَا إِنَّ زَوْجِي قَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوزُ إِقْرَارُهُ
لِسُوءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ
فَقَالَ يَجُوزُ إِقْرَارُهُ بِالْوَدِيعَةِ وَ
الْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ
فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ

کو جائز قرار دیا ہے۔ حسن نے فرمایا کہ سب سے زیادہ تصدیق کیے
جانے کا مستحق انسان کا وہ اقرار ہے جو دنیا کے آخری دن اور آخرت
کے پہلے دن کی ابتداء کے وقت (رحلت کے وقت) وہ کرتا ہے
ابراہیم اور حکم نے فرمایا کہ جب مریض وارث کو قرض سے بری کردے
تو وہ بری ہو جاتا ہے۔ رافع بن خدیج نے وصیت کی تھی کہ ان کی بیوی
فزاریہ جو کچھ دروازہ بند کرکے رکھ لیں اس کی تلاش و جستجو نہ کی جائے
حسن بصری رحمہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے غلام سے اپنی موت کے وقت
کہا کہ میں تمھیں آزاد کر چکا تھا تو آزادی کا نفاذ ہو جائے گا۔ شعبی رحمہ نے
فرمایا کہ اگر عورت نے یہ کہا کہ میرے شوہر نے میرا حق ادا کر دیا ہے اور
میں لے چکی ہوں تو اس کا اقرار صحیح ہوگا اور بعض حضرات نے کہا ہے
کہ مریض کا اقرار (اپنے بعض ورثاء کے لئے) صحیح نہیں، اس اقرار
کے ساتھ سوء ظن کی وجہ سے[5] پھر انہی بعض حضرات نے استحسان سے
کام لیا اور کہا کہ مریض کا اقرار، ودیعت، بضاعت اور مضاربت
کے سلسلے میں ہو تو جائز ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ
بدگمانی سے بچتے رہو۔ اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور

[5] مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی بعض الناس سے مراد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ وہ مریض کے اقرار کو تسلیم نہیں کرتے جب کہ وہ ورثہ میں سے کسی خاص فرد یا افراد کے لیے کسی قرض وغیرہ کا اقرار کرتا ہو۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ انھوں نے یہ بتائی ہے کہ ممکن ہے مریض کسی خاص وارث کو اپنا چھوڑا ہوا مال زیادہ دلانا چاہتا ہو اور اس لئے اس کے حق میں کچھ قرض وغیرہ کا بھی اقرار کر لیا ہو تو کیا کسی ایسے شخص کے متعلق بھی یہ گمان کیا جا سکتا ہے جسے یقین ہی ہو کہ کچھ ہی دیر میں اب اس کا تعلق اس دنیا سے ختم ہو جائے گا اور اسے اپنے مولا کے سامنے اپنے تمام اعمال کا جواب دہ ہونا ہوگا جیسا کہ اوپر حضرت حسنؒ کا بھی قول گذرا کسی انسان سے ایسی گھڑی میں جھوٹ بولنے کی توقع نہیں کی جا سکتی لیکن احناف اس پر بھی اس کا شبہ کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں سوء ظن اور بدگمانی کی ممانعت بھی آئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حنفیہ نے اس مسئلہ کی بنیاد بدگمانی پر نہیں رکھی ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ اگر ہر حال میں مریض کے قرار کو صحیح مان لیا جائے تو اس سے بقیہ ورثاء کے مفاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ احناف نے بھی اس صورت میں مریض کے اقرار کو تسلیم کیا ہے۔ جب اس کے اقرار کی وجہ اور بنیاد معلوم ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ہر حال میں مریض کے اقرار کو تسلیم کر لینے سے بقیہ ورثہ کے مفاد کو نقصان پہنچنا یقینی ہے اسی لیے حدیث میں خود واضح طور پر فرما دیا گیا ہے کہ "وارث کے لیے وصیت درست نہیں ہے۔ اور اس کے لیے کسی قرض کا اقرار درست نہیں ہے۔" سوء ظن کے سلسلے میں بھی یہ بات ملحوظ رہنی چاہیئے کہ بلا وجہ کسی سے بدگمانی رکھنے سے منع کیا گیا ہے لیکن اگر شک کی کوئی بنیاد ہو تو اس کے لیے حدیث میں ہے کہ "مواقع تہمت سے بچتے رہو" اس لئے مریض کو اس کا لحاظ رکھنا چاہئیے کہ اس پر کسی بدگمانی اور سوء ظن کا موقعہ نہ رہے۔ آگے مصنف رحمہ نے ودیعت، مضاربت اور بضاعت سے اعتراض کیا ہے کہ ان سب امور میں اقرار کو احناف تسلیم کرتے ہیں، حالانکہ انھیں بھی اس قاعدہ کی رُو سے نہ تسلیم کرنا چاہیئے تھا لیکن غور کیجئے کیا ودیعت کو کوئی شخص اقرار کہہ سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہوگا۔ اسی طرح مضاربت اور بضاعت مشہور اور عام اقرار سے ایک جداگانہ صورت ہے عینی نے لکھا ہے کہ قرض میں اقرار کی بنیاد لزوم پر ہوتی ہے اور ان امور میں اقرار کی بنیاد امانت پر ہوتی ہے۔ ان دونوں میں جو فرق ہے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔

وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِينَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَلَا غَيْرَهُ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

کسی مسلمان کا مال (ناجائز طریقہ سے دوسرے کے لئے) جائز نہیں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ منافق کی علامت یہ ہے کہ جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو وہ خیانت کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقوں تک پہنچا دو۔ اس آیت میں وارث یا غیر وارث کی کوئی بھی تخصیص نہیں ہے اس سلسلے میں عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کی بھی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

۲۲ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ۔

۲۲ ـ ہم سے ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن مالک بن ابی عامر ابو سہیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جب امانت اس کے پاس رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے، تو اس کے خلاف کرتا ہے۔

بَابٌ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۔ وَيُذْكَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُوصِي الْعَبْدُ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ ۔

۱۷ ـ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تاویل کہ "وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد"۔ (ورثاء کے حصے تقسیم کئے جائیں)۔ روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کی ادائیگی کی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین تک پہنچا دو" پس امانت کی ادائیگی (جو واجب ہے وصیت کے نفاذ سے جو نفل ہے، مقدم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالداری کی صورت میں ہی صدقہ دینا چاہئیے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے"۔

۲۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رض قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي

۲۳ ـ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے مجھے دیا (مال)، میں نے پھر مانگا اور پھر آپ نے عطا فرمایا اس کے بعد مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے حکیم! اس مال میں (بظاہر) بڑی رونق اور لذت محسوس ہوتی ہے (اور جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جو کوئی نیت کی برائی اور لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ اس کی

يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُوا حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْبٰى أَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَيَأْبٰى أَنْ يَّقْبَلَهُ فَقَالَ يٰمَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَّأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ؎

مثال اس شخص جیسی ہے جو کھائے جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم رضؓ نے بیان کیا کہ میں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آپ کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا تا آنکہ دنیا سے اُٹھ جاؤں۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انھیں (اپنی خلافت کے عہد میں) بلاتے تھے تاکہ کچھ عطیات دیں، لیکن حکیم رض کسی بھی چیز کے قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے، اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دینا چاہا اور آپ نے اسے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر عمر رضؓ نے فرمایا، مسلمانو! میں اُنھیں ان کا حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے انھیں غنیمت کا حصہ دیا ہے اور یہ اسے بھی لینے سے انکار کرتے ہیں۔ حکیم رض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر کسی سے سوال نہیں کیا اور ایک دن اللہ سے جا ملے، رحمۃ اللہ و رضی اللہ عنہ۔ •

۲۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْإِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهٖ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْأَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّمَسْئُولَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَّمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ أَبِيْهِ ؎

۲۴۔ ہم سے بشر بن محمد سختیانی نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی اُنھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص راعی (نگران) ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہے۔ امام (تمام مسلمانوں کا) نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ آدمی اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ خادم اپنے مخدوم کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا، آدمی اپنے والد کے مال کا نگران ہے۔

بَابٌ ۱۸ إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصٰى لِأَقَارِبِهٖ وَمَنِ الْأَقَارِبُ۔ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِّثْلَ حَدِيْثِ ثَابِتٍ قَالَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ

۱۸۔ جب کسی نے اپنے عزیزوں کے لیے وقف یا وصیت کی، اور اعزہ کون لوگ کہلائیں گے؟ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اسے (بیرحاء کا باغ) اپنے غریب عزیزوں کو دے دو چنانچہ انھوں نے حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ اور انصاری (محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ) نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے

أَنَسٌ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَأُبَيٍّ مِنْ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ أَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ ۔

انس رضی اللہ عنہ نے، ثابت کی حدیث کی طرح کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اسے اپنے غریب عزیزوں کو دے دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حسان اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو وہ زمین دے دی، یہ دونوں حضرات مجھ سے زیادہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے قریبی رشتہ دار تھے، آپ سے دونوں حضرات کی قرابت داری تھی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا نسب زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام رضی اللہ عنہ۔ اس طرح حرام کے ساتھ ان دونوں حضرات کا نسب مل جاتا ہے جو تیسری پشت میں ہیں۔ اور حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار، گویا حرام بن عمرو پر ان دونوں حضرات کا نسب ایک ہو جاتا ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان دونوں حضرات کا نسب چھٹی پشت میں عمرو بن مالک پر ملتا ہے۔ ان کا نسب اس طرح ہے ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار، گویا عمرو بن مالک بن نجار پر حسان، ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سب کا نسب مل جاتا ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ اگر کسی نے اپنے عزیزوں کے لیے (قرابت کی تعیین کے ساتھ) وصیت کی، تو مسلمان اعداد کے اعتبار سے اس کا نفاذ ہوگا۔

* * *

۲۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ۔

۲۵ ۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا میرا خیال ہے کہ بیرحاء کے باغ کو (جن کے وقف کرنے کا تم نے ارادہ کیا ہے) اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اس زمین کو انھوں نے اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری "اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے لگے "اے بنو فہر اے بنی عدی: قریش کی مختلف شاخوں کو۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معشر قریش!

بَابُ ۱۹ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ

۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۱۹- کیا عورتیں اور بچے بھی عزیزوں میں داخل ہوں گے؟

۲۶- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں شعیب بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور فرمایا، اے معشر قریش! یا اسی طرح کا کوئی دوسرا کلمہ، اپنی جانوں کو خرید لو (اللہ سے، اسلام اور نیک عمل کے ذریعہ اسے نجات دلوالو) میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا (اگر تم ایمان نہ لائے) اے بنی عبد مناف! میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا۔ اے عباس بن مطلب! میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا۔ اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی! میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا، اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو لیکن اللہ کی پکڑ سے میں تمھیں بھی نہیں بچا سکتا۔ اس روایت کی متابعت اصبغ نے کی، ان سے ابن وہب نے، ان سے یونس نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔

بَابُ ۲۰- هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ

وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ

۲۰- کیا واقف اپنے وقف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ عمر رض نے شرط لگائی تھی (اپنے وقف کے لیے) کہ جو شخص اس کا متولی ہوگا اس کے لیے اس وقف میں سے کھا لینے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ (دستور کے مطابق) واقف خود بھی وقف کا متولی ہو سکتا ہے اور دوسرا شخص بھی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے اونٹ یا کوئی اور چیز اللہ کے راستے میں وقف کی تو جس طرح دوسرے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، خود واقف بھی اٹھا سکتا ہے اگرچہ (وقف کرتے وقت) اس کی قید نہ لگائی ہو۔

۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ

۲۷- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص قربانی کا جانور ہانکے لیے جا رہے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آں حضور رض نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا، افسوس! سوار بھی ہو جاؤ (یا آپ نے ویلک کے بجائے) ویحک فرمایا (معنی وہی ہوں گے)۔

۲۸- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ

۲۸- ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ ؛

نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک صاحب قربانی کا جانور ہانکے لیے جا رہے ہیں، آپ نے فرمایا کہ سوار ہوجاؤ، لیکن انھوں نے معذرت کی کہ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ سوار بھی ہوجاؤ۔ افسوس! یہ کلمہ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تھا [1]

باب ۲۱ - إِذَا أَوْقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ ۔ لِأَنَّ عُمَرَ رض أَوْقَفَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ أَنْ وَلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ، فَقَالَ أَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ ؛

۲۱- اگر واقف نے مال موقوفہ کو کسی دوسرے کے قبضہ میں نہیں جانے دیا تو جائز ہے اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (خیبر کی اپنی زمین) وقف کی اور فرمایا کہ اگر اس میں سے اس کا متولی بھی کھائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہاں آپ نے اس کی کوئی تخصیص نہیں کی تھی کہ خود آپ ہی اس کے متولی ہوں گے یا کوئی دوسرا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رض سے فرمایا تھا کہ میرا خیال ہے کہ تم اپنی زمین (جسے تم صدقہ کرنا چاہتے ہو) اپنے عزیزوں کو دے دو۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اپنے عزیزوں اور بنی اعمام میں اسے تقسیم کر دیا۔

باب ۲۲ - إِذَا قَالَ دَارِي صَدَقَةٌ لِلّٰهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ حَتّٰى يُبَيِّنَ لِمَنْ ۔ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ ؛

۲۲- اگر کسی نے کہا کہ میرا گھر اللہ کی راہ میں صدقہ ہے، فقراء وغیرہ کے لیے صدقہ ہونے کی کوئی وضاحت نہیں کی تو جائز ہے۔ اسے وہ اپنے عزیزوں کو بھی دے سکتا ہے اور دوسروں کو بھی (کیونکہ صدقہ کرتے ہوئے کسی کی تخصیص نہیں کی تھی) جب طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے اموال میں مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ بیرحاء کا باغ ہے اور وہ اللہ کے راستے میں صدقہ ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا تھا (حالانکہ انھوں نے کوئی تعیین نہیں کی تھی کہ کسے دیں گے) لیکن بعض حضرات نے کہا کہ جب تک یہ نہ بیان کر دے کہ صدقہ کس لیے ہے جائز نہیں ہوگا۔ پہلا مسلک زیادہ صحیح ہے۔

باب ۲۳ إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي صَدَقَةٌ عَنْ أُمِّي فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ ؛

۲۳- کسی نے کہا کہ میری زمین یا میرا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے تو یہ بھی جائز ہے خواہ اس میں بھی اس کی وضاحت نہ کی ہو کہ کس کے لیے صدقہ ہے۔

۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلٰى أَنَّهُ سَمِعَ

۲۹- ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انھیں مخلد بن یزید نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلیٰ نے خبر دی، انھوں نے عکرمہ سے سنا، وہ بیان

[1] احناف کے یہاں بھی مسئلہ یہی ہے کہ وقف سے خود واقف بھی منتفع ہوسکتا ہے۔ لیکن یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال میں قربانی کے جانور سے انتفاع کی حدیث پیش کی ہے۔ ظاہر ہے کہ قربانی وقف نہیں ہے لیکن جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں، مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں استدلال کے بیان میں بڑا توسع ہے۔

عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ اَنْبَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رض تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا ؕ

کرتے تھے کہ ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ ان کی خدمت میں موجود نہیں تھے۔ انھوں نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ! میری والدہ کا جب انتقال ہوا تو میں ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھا، کیا اگر میں کوئی چیز صدقہ کروں تو اس سے انھیں فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ آں حضور نے اثبات میں جواب دیا تو انھوں نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

بَابٌ ۲۴ - اِذَا تَصَدَّقَ اَوْ اَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهٖ اَوْ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ اَوْ دَوَابِّهٖ فَهُوَ جَائِزٌ

۲۴ - کسی نے اپنے مال، غلام یا جانوروں کا ایک حصہ صدقہ یا وقف کیا تو جائز ہے۔

۳۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ ؕ

۳۰ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری توبہ (غزوہ تبوک میں نہ جانے کی) قبول ہونے کا شکرانہ یہ ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں دے دوں۔ آں حضور نے فرمایا کہ اگر اپنے مال کا ایک حصہ اپنے پاس ہی باقی رکھو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ پھر میں اپنا خیبر کا حصہ اپنے پاس محفوظ رکھتا ہوں۔

بَابٌ ۲۵ - مَنْ تَصَدَّقَ اِلٰى وَكِيْلِهٖ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيْلُ اِلَيْهِ

۲۵ - کسی نے اپنے وکیل کو صدقہ دیا لیکن وکیل نے اسے مؤکل ہی کو واپس کر دیا۔

وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بِيْرُحَاءَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيْقَةً كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا فَهِيَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ

اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے خبر دی، انھیں اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے (امام بخاری نے کہا کہ) یقین ہے کہ یہ روایت انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا، جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "تم نیکی ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اس مال میں سے نہ خرچ کرو جو تمہارا پسندیدہ ہے" تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تبارک تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ "تم نیکی ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اس مال میں سے خرچ نہ کرو جو تمہارا پسندیدہ ہے" اور میرے اموال میں سب سے پسندیدہ مجھے بیرحاء ہے، بیان کیا کہ بیرحاء ایک باغ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں تشریف لے جاتے تھے، اس کے سائے میں بیٹھتے اور اس کا پانی پیتے تھے (ابو طلحہ رض نے کہا کہ) اس لیے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا فَضَعْهَا أَيْ رَسُوْلَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَتَصَدَّقَ بِهِ أَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهٖ قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيٌّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهُ مِنْهُ مُعٰوِيَةَ فَقِيْلَ لَهُ تَبِيْعُ صَدَقَةَ أَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ أَلَا أَبِيْعُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيْقَةُ فِيْ مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِيْ جَدِيْلَةَ الَّذِيْ بَنَاهُ مُعٰوِيَةُ ۔

وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے، میں اس کی نیکی اور اس کے ذخیرۂ آخرت ہونے کی امید رکھتا ہوں پس یا رسول اللہ! جس طرح اللہ پاک آپ کو بتائے اسے استعمال کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مبارک ہو، ابوطلحہ! بڑا نفع بخش مال ہے، ہم تم سے اسے قبول کرکے پھر تمہارے ہی حوالے کر دیتے ہیں اور اب تم اسے اپنے عزیزوں کو دے دو۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں کو دے دیا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جن لوگوں کو باغ آپ نے دیا تھا ان میں اُبی اور حسان رضی اللہ عنہما تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے اپنا حصّہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیچ دیا تو کسی نے آپ سے کہا کیا آپ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا دیا ہوا مال بیچ رہے ہیں؟ حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جب ایک صاع کھجور ایک صاع درہم کے بدلے میں بک رہی ہو تو میں کیوں نہ بیچوں (یعنی قیمت اچھی لگی اس لیے بیچ دیا) یہ باغ قصر بنی جدیلہ کے قریب تھا جسے معاویہ رضی اللہ عنہ نے تعمیر کیا تھا۔

باب ۲۶ ۔ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ ۔

۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "جب (میراث کی) تقسیم کے وقت رشتہ دار (جو وارث نہ ہوں) یتیم اور مسکین آجائیں اس میں سے انھیں بھی کچھ دے دو"۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ إِنَّ نَاسًا يَّزْعُمُوْنَ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَرِثُ وَذَاكَ الَّذِيْ يَرْزُقُ وَوَالٍ لَا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِيْ يَقُوْلُ بِالْمَعْرُوْفِ يَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ ۔

۳۱۔ ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ سمجھنے لگے ہیں کہ یہ آیت (جس کا ذکر عنوان میں ہوا) منسوخ ہو گئی ہے، نہیں خدا گواہ ہے۔ آیت منسوخ نہیں ہوئی البتہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سست ہو گئے ہیں۔ اصل میں والی دو ہیں، ایک تو وہ جو وارث ہے اور یہی دے بھی سکتا ہے (عزیزوں، یتیموں اور محتاجوں کو جو تقسیم کے وقت آجائیں) دوسرا والی وہ ہے جو وارث نہیں ہوتا اور وہ الفاظ میں معذرت کر سکتا ہے کہ مجھے کوئی اختیار ہی نہیں کہ تمھیں بھی اس میں سے کچھ دے سکوں۔

باب ۲۷ ۔ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ يُتَوَفّٰى فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوْا عَنْهُ وَقَضَاءِ النُّذُوْرِ عَنِ الْمَيِّتِ ۔

۲۷۔ اگر کسی کی اچانک موت واقع ہوجائے تو اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے اور میت کی نذروں کو پوری کرنا (بھی مستحب ہے)

۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ

۳۲۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے مالک نے حدیث بیان

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهُ ۔

۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رض اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ۔

باب ۲۸ - الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

۳۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا ۔

باب ۲۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتْمٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ۔

۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتْمٰى

کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری والدہ کی موت اچانک واقع ہوگئی میرا خیال ہے کہ اگر انھیں گفتگو کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرتیں، تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں، اُن کی طرف سے صدقہ کرو۔

۳۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، انھوں نے عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور انھوں نے نذر مان رکھی تھی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان کی طرف سے نذر تم پوری کردو۔

۲۸ - وقف اور صدقہ میں گواہ

۳۴ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یعلیٰ نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ عکرمہ سے سنا اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قبیلہ بنی ساعدہ کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے میں شریک تھے) اس لیے وہ حضور اکرمؐ کے پاس آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اور میں اس وقت موجود نہیں تھا تو کیا اگر میں کچھ ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انھیں اس کا فائدہ پہنچے گا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں سعد رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مخراف ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

۲۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور "یتیموں کو ان کا مال پہنچادو اور پاکیزہ چیز کو گندی چیز سے مت تبدیل کرو اور ان کا مال مت کھاؤ اپنے مال کے ساتھ۔ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کرسکو گے تو جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کرلو۔"

۳۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر رض ان سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا

فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ قَالَتْ فَبَيَّنَ اللَّهُ فِي هَذِهِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا بِإِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا

باب ۳۰ - قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَابْتَلُوا الْيَتَامَى حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا. لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ

فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (ترجمہ اوپر باب میں گذر چکا) کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو پھر ولی کے دل میں اس کے حسن اور اس کے مال کی طرف رغبت پیدا ہو جائے اور وہ اس کی عزیز دوسری لڑکیوں کے مقابلہ میں کم مہر دے کر نکاح کر لینا چاہیں تو انھیں اس طرح نکاح کرنے سے روکا گیا ہے لیکن یہ کہ ولی ان کے ساتھ پورے مہر کی ادائیگی میں انصاف سے کام لیں (تو نکاح کر سکتے ہیں) اور انھیں ان لڑکیوں کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ عز وجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "آپ سے لوگ عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تمھیں ان کے متعلق ہدایت کرتا ہے"۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح کر دیا کہ یتیم لڑکی اگر جمال اور مال والی ہو اور (ان کے ولی) ان سے نکاح کرنے کے خواہش مند ہوں لیکن پورا مہر دینے میں ان کے (خاندان کے) طریقوں کی رعایت نہ کر سکیں (تو ان سے نکاح نہ کریں) جب کہ مال اور حسن کی کمی کی وجہ سے ان کی طرف انھیں اگر کوئی رغبت نہ ہوتی تو انھیں وہ چھوڑ دیتے اور ان کے سوا کسی دوسری عورت کو تلاش کرتے، بیان کیا کہ جس طرح ایسے لوگ رغبت نہ ہونے کی صورت میں ان یتیم لڑکیوں کو چھوڑ دیتے اسی طرح ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان لڑکیوں کی طرف ان کو رغبت ہو تو ان کے پورے مہر کے معاملے میں اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے معاملے میں عدل وانصاف سے کام لیے بغیر ان سے نکاح کریں۔[5]

• ۳۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو، یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں۔ تو اگر تم ان میں ہوشیاری دیکھ لو تو ان کے حوالے ان کا مال کر دو۔ اور ان کے مال کو جلد جلد اسراف سے اور اس خیال سے کہ یہ بڑے ہو جائیں گے مت کھا ڈالو، بلکہ جو شخص خوش حال ہو وہ تو اپنے کو بالکل روکے رکھے اور البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے اور جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو ان پر گواہ بھی کر لیا کرو، اور اللہ حساب کرنے والا کافی ہے۔ مردوں کے لیے بھی اس چیز میں حصہ ہے جس کو والدین اور نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لیے بھی اس چیز میں حصہ ہے جس کو

[5] اس حدیث کو پڑھتے وقت یہ محفوظ رہے کہ مہر کے سلسلے میں اسلام کا منشاء یہ ہے کہ نکاح کے ساتھ ہی اس کی ادائیگی ہونی چاہیئے۔ عرب میں پہلے بھی یہی دستور تھا اور اب بھی یہی ہے۔ ہمارے یہاں مہر کا جو طریقہ ہے اس سے اسلامی مہر کی ساری اہمیت کو نقصان پہنچا ہے۔

مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا . حَسِيْبًا يَعْنِيْ كَافِيًا ؎

بَابُ ۳۱ وَمَا لِلْوَصِيِّ اَنْ يَّعْمَلَ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ وَمَا يَاْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهٖ

۳۶ ۔ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَّوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَّهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهٗ ثَمْغٌ وَّكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اسْتَفَدْتُّ مَالًا وَّهُوَ عِنْدِيْ نَفِيْسٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْلِهٖ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَلٰكِنْ يُّنْفَقُ ثَمَرُهٗ فَتَصَدَّقَ بِهٖ عُمَرُ فَصَدَقَتُهٗ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُوْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهٖ ؎

۳۷ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِيْ وَالِي الْيَتِيْمِ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ مَّالِهٖ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ ؎

بَابُ ۳۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ؎

۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الْمَدَنِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ

والدین اور نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جائیں، اس (متروکہ) میں سے تھوڑا یا زیادہ (بہرحال) ایک حصہ قطعی ہے۔ آیت میں حَسِيْبًا کے معنی کافی کے ہیں۔

۳۱ ۔ وصی کے لیے یتیم کے مال کو کاروبار میں استعمال کرنا اور پھر اپنے کام کے مطابق اس میں سے لینا جائز ہے۔

۳۶ ۔ ہم سے ہارون نے حدیث بیان کی، ان سے بنو ہاشم کے مولا ابو سعید نے حدیث بیان کی، ان سے صخر بن جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک جائداد صدقہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دی (کہ جس طرح چاہیں اس کا حکم بیان کریں) اس جائداد کا نام ثمغ تھا اور یہ ایک باغ تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے ایک جائداد ملی ہے اور میرے خیال میں نہایت عمدہ ہے، اس لیے میں نے چاہا کہ اسے صدقہ کر دوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اصل کے ساتھ صدقہ کر دو، کہ نہ بیچا جا سکے، نہ ہبہ کیا جا سکے اور نہ اس کا کوئی وارث بن سکے، صرف اس کا پھل کام میں لایا جاتا رہے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا، آپ کا یہ صدقہ غازیوں کے لئے، غلام آزاد کرنے کے لئے، محتاجوں اور کمزوروں کے لیے، مسافروں کے لئے اور رشتہ داروں کے لیے تھا۔ اور یہ کہ اس کے متولی کے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا اگر وہ مناسب مقدار میں کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے بشرطیکہ اس میں سے جمع کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

۳۷ ۔ ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (قرآن مجید کی اس آیت) "اور جو شخص خوشحال ہو وہ اپنے کو بالکل روکے رکھے البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے" کے بارے میں فرمایا کہ یتیموں کے ولیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ یتیم کے مال میں سے اگر ولی نادار ہو تو مال کو پیش نظر رکھتے ہوئے مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے۔

۳۲ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بیشک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب آگ ہی میں جھونک دیے جائیں گے"۔

۳۸ ۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید مدنی نے، ان سے ابو الغیث نے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ الْغٰفِلٰتِ ؛

باب ۳۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ؛ لَاَعْنَتَكُمْ ، لَاَحْرَجَكُمْ وَضَیَّقَ وَعَنَتَ ۔ خَضَعَتْ وَقَالَ لَنَا سُلَیْمٰنُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی اَحَدٍ وَصِیَّةً وَكَانَ ابْنُ سِیْرِیْنَ اَحَبَّ الْاَشْیَآءِ اِلَیْهِ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ اَنْ یَّجْتَمِعَ اِلَیْهِ نُصَحَاؤُهٗ وَاَوْلِیَاؤُهٗ فَیَنْظُرُوا الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَكَانَ طَاؤُسٌ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْیَتٰمٰی قَرَاَ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَالَ عَطَآءٌ فِیْ یَتَامَی الصَّغِیْرِ وَالْكَبِیْرِ یُنْفِقُ الْوَلِیُّ عَلٰی كُلِّ اِنْسَانٍ بِقَدْرِهٖ مِنْ حِصَّتِهٖ ؛

باب ۳۴ اِسْتِخْدَامِ الْیَتِیْمِ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ اِذَا كَانَ صَلَاحًا لَّهٗ وَنَظَرِ الْاُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْیَتِیْمِ ؛

اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سات چیزوں سے جو تباہ کر دینے والی ہیں بچتے رہو۔ صحابہؓ نے پوچھا، یا رسول اللہ! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کے بغیر، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ آنا، پاک دامن بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "آپ سے لوگ یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان کے (اموال) میں بہتری کا خیال رکھنا ہی خیر ہے اور اگر تم ان کے ساتھ (ان کے اموال میں شریک ہو جاؤ تو بہرحال) وہ بھی تمہارے بھائی ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اصلاح چاہنے والے اور فساد پیدا کرنے والے کی خوب پہچان رکھتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں تنگی میں مبتلا کر دیتا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے" (قرآن کی اس آیت مبارکہ میں) لَاَعْنَتَكُمْ کے معنی ہیں کہ تمہیں حرج اور تنگی میں مبتلا کر دیتا۔ اور عَنَتْ کے معنی جھک گئے کے ہیں۔ اور ہم سے سلیمان نے بیان کیا ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی کی وصیت نہیں ٹھکرائی (جس میں انہیں شریک کیا گیا ہو) ابن سیرین رحمۃ اللہ کا محبوب مشغلہ یہ تھا کہ یتیم کے مال و جائداد کے سلسلے میں ان کے خیرخواہوں اور ولیوں کو جمع کرتے تاکہ ان کے لیے کوئی اچھی صورت پیدا کرنے کے لیے غور کریں۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے جب یتیموں کے معاملات سے متعلق کوئی سوال کیا جاتا تو آپ یہ آیت پڑھتے کہ "اور اللہ فساد پیدا کرنے والے اور اصلاح چاہنے والے کی خوب پہچان رکھتا ہے" عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے یتیموں کے بارے میں فرمایا، خواہ وہ معمولی قسم کے لوگوں میں ہوں یا بڑے درجے کے، ولی کو ہر شخص پر اس کے حصے کے مطابق خرچ کرنا چاہیے ؛

۳۴۔ سفر اور حضر میں یتیم سے خدمت لینا، اگر ان کے اندر اس کی صلاحیت ہو، اور ماں اور سوتیلے باپ کی نگہداشت (اگرچہ وہ باپ کی طرف سے وصی نہ ہوں۔)

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا۔

۳۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے ساتھ کوئی خادم نہیں تھا، اس لیے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! انس ذہین لڑکا ہے یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا، انس رض نے بیان کیا، چنانچہ میں نے آپ کی سفر اور حضر میں خدمت کی، آپؐ نے مجھ سے کبھی کسی کام کے بارے میں جسے میں نے کر دیا ہو یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام اس طرح کیوں کیا۔ اسی طرح کسی ایسے کام کے متعلق جسے میں نہ کر سکا ہوں، آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا۔

***

بابُ ۳۵ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ۔

۳۵۔ اگر زمین وقف کی، بغیر حدود کی وضاحت کے تو جائز ہے، صدقہ میں بھی یہی مسئلہ ہے۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرُ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بِيرُحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ رض فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِيرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَائِحٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۴۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ ابوطلحہ رض کھجور کے باغات کے اعتبار سے مدینہ کے انصار میں سب سے بڑے مالدار تھے اور انھیں اپنے تمام اموال میں مسجد نبوی کے سامنے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ پسند تھا۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا شیریں پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی "نیکی تم ہرگز نہیں حاصل کر و گے جب تک اپنے اس مال میں سے نہ خرچ کر دو جو تمھیں پسند ہوں"۔ تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم "نیکی ہرگز نہیں حاصل کر سکو گے جب تک اپنے ان اموال میں سے نہ خرچ کر دو جو تمھیں پسند ہوں"۔ اور میرے اموال میں مجھے سب سے زیادہ پسند بیرحاء ہے اور یہ اللہ کے راستے میں صدقہ ہے، میں اللہ کی بارگاہ سے اس کی نیکی اور ذخیرۂ آخرت ہونے کی توقع رکھتا ہوں، آپ کو جہاں اللہ تعالےٰ بتائے اسے استعمال کیجیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو، یہ تو بڑا فائدہ بخش مال ہے یا (آپ نے بجائے ربح کے) رائح کہا شک ابن سلمہ کو تھا اور جو کچھ تم نے کہا میں نے سب سن لیا ہے اور میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے عزیزوں کو دے دو۔ ابوطلحہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ

بن يوسف و يحيى بن يحيى عن مالك رائح ۔

۴۱ ۔ حدثنا محمد بن عبد الرحيم اخبرنا روح بن عبادة حدثنا زكرياء بن اسحاق قال حدثني عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس ان رجلا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان امي توفيت اينفعها ان تصدقت عنها قال نعم قال فان لي مخرافا واشهدك اني قد تصدقت عنها ۔

باب ۳۶ اذا اوقف جماعة ارضا مشاعا فهو جائز ۔

۴۲ ۔ حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن ابي التياح عن انس رض قال امر النبي صلى الله عليه وسلم ببناء المسجد فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله لا نطلب ثمنه الا الى الله ۔

باب ۳۷ الوقف كيف يكتب

۴۳ ۔ حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا ابن عون عن نافع عن ابن عمر رض قال اصاب عمر بخيبر ارضا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اصبت ارضا لم اصب مالا قط انفس منه فكيف تامرني به قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق عمر انه لا يباع اصلها ولا يوهب ولا يورث في الفقراء والقربى والرقاب وفي سبيل الله والضيف وابن السبيل لا جناح على من وليها ان

انھوں نے اپنے عزیزوں اور بنی اعمام میں اسے تقسیم کر دیا۔ اسمٰعیل، عبداللہ بن یوسف اور یحییٰ بن یحییٰ نے مالک کے واسطہ سے (رابح کے بجائے) رائح بیان کیا ہے۔

۴۱ ۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا، کیا اگر وہ ان کی طرف سے صدقہ کریں تو انھیں فائدہ پہنچے گا؟ آں حضور نے جواب دیا کہ ہاں، اس پر ان صحابی نے کہا کہ میرا ایک مخراف نامی باغ ہے اور میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

۳۶ ۔ اگر کئی آدمیوں نے مل کر مشترک زمین وقف کی تو جائز ہے۔

۴۲ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنانے کا حکم دیا تو فرمایا کہ اے بنو نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت طے کر لو (جس میں مسجد بنائی جانے کی تجویز تھی) انھوں نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہیں لیں گے۔

۳۷ ۔ وقف کس طرح لکھا جائے گا؟

۴۳ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رض کو خیبر میں ایک زمین ملی تو آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایک زمین ملی ہے اور اس سے عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا تھا۔ آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ (کس طرح میں اسے ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بناؤں؟) آنحضور نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل اپنے قبضے میں باقی رکھتے ہوئے اس کے منافع کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط کے ساتھ صدقہ (وقف) کیا کہ اصل زمین نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے

يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ ۔

باب ۳۸ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّعِيفِ

۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّيْفِ ۔

باب ۳۹ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ ۔

۴۵ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ ۔

باب ۴۰ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوضِ وَالصَّامِتِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٍ يَتْجِرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ لِلرَّجُلِ يَأْكُلُ مِنْ رِبْحِ ذٰلِكَ الْأَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِينِ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ۔

اور نہ وراثت میں کسی کو ملے اور فقراء، رشتہ دار، غلام آزاد کرنے اللہ کے راستے (کے مجاہدوں) مہمانوں اور مسافروں کے لیے (وقف ہے) جو شخص بھی اس کا متولی ہو، اگر وہ دستور کے مطابق اس میں سے کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے تو کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ ذخیرہ اندوزی ارادہ نہ ہو۔

۳۸۔ مال دار محتاج اور کمزور کے لیے وقف

۴۴۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، اُن سے نافع نے، ان سے ابن عمر رض نے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک جائداد ملی تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق اطلاع دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اسے صدقہ کردو، چنانچہ آپ نے فقراء، مساکین، رشتہ دار اور مہمانوں کے لئے اسے صدقہ کردیا۔

۳۹۔ مسجد کے لئے زمین کا وقف

۴۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی کہا میں نے اپنے والد سے سُنا، ان سے ابو التیاح نے حدیث کی کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مسجد بنانے کے لئے حکم دیا اور فرمایا، اے بنو نجار! اپنے اس باغ کی مجھ سے قیمت طے کر لو۔ انھوں نے کہا کہ نہیں، خدا کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ سے مانگتے ہیں۔

۴۰۔ جانور، گھوڑے، سامان اور سونے چاندی کا وقف

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا تھا، جس نے ہزار دینار اللہ کے راستے میں وقف کر دیئے تھے اور انھیں ایک اپنے تاجر غلام کو دے دیا تھا کہ اس سے کاروبار کرے اور اس کے منافع کو وہ شخص محتاجوں اور عزیزوں پر صدقہ کرتا تھا، (زہری سے پوچھا گیا تھا کہ کیا اس شخص کے لئے جائز ہے اس ہزار دینار کے منافع میں سے کچھ خود بھی لے لیا کرے خصوصاً اس صورت میں) جب کہ اس منافع کو مساکین کے لیے صدقہ نہ کیا ہو بلکہ صدقہ صرف اصل مال کا ہو اور کسی وجہ سے کاروبار میں لگا لیا ہو) زہری نے فرمایا کہ (کسی صورت میں) اس کے لیے ان میں سے کھانا جائز نہیں ہے۔

۴۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا فَاُخْبِرَ عُمَرُ اَنَّهٗ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيْعُهَا فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبْتَاعَهَا فَقَالَ لَا تَبْتَعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِيْ صَدَقَتِكَ ۔

۴۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) ایک شخص کو سواری کے لیے دیا۔ یہ گھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سواری کے لیے عنایت فرمایا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ شخص گھوڑے کو بیچ رہا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا وہ اسے خرید سکتے ہیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ اسے نہ خرید و اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو۔

* * *

بَابُ ۴۱ نَفَقَةِ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

۴۱ - وقف کے نگراں کا نفقہ

۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَؤُنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔

۴۷ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے ورثہ دینار (و درہم) تقسیم نہ کریں، میری ازواج کے نفقہ اور میرے عامل کی اجرت کے بعد جو کچھ بچے وہ صدقہ ہے۔

۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِيْ وَقْفِهٖ اَنْ يَّاْكُلَ مَنْ وَّلِيَهٗ وَيُؤْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا ۔

۴۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، اُن سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عمر رض نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی کہ اس کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے، بشرطیکہ ذخیرہ نہ جمع کرنے کا ارادہ ہو۔

* * *

بَابُ ۴۲ اِذَا وَقَفَ اَرْضًا اَوْ بِئْرًا وَّاشْتَرَطَ لِنَفْسِهٖ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ

وَاَوْقَفَ اَنَسٌ دَارًا فَكَانَ اِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُوْرِهٖ وَقَالَ لِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَّلَا مُضَرٍّ بِهَا فَاِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ

۴۲ کسی نے کوئی زمین یا کنواں وقف کیا اور اپنے لیے بھی عام مسلمانوں کی طرح پانی لینے کی شرط[1] لگائی؟

انس رضی اللہ عنہ نے ایک گھر وقف کیا تھا (مدینہ میں) اور جب کبھی (حج کے لیے) جاتے ہوئے مدینہ سے گزرتے تو اس گھر میں قیام کرتے تھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر وقف کیے تھے اور اپنی ایک مطلقہ لڑکی سے فرمایا تھا کہ وہ اس میں قیام کر سکتی ہیں لیکن وہ (گھر کو) نقصان نہ پہنچائیں اور نہ خود پریشانی میں مبتلا ہوں، البتہ جب شادی ہو جائے

---

[1] یعنی کسی نے اپنے وقف کی منفعت سے خود بھی فائدہ اٹھانے کی شرط لگائی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ابن بطال نے کہا ہے کہ اس مسئلہ میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ اگر کسی نے کوئی چیز وقف کرتے ہوئے اس کے منافع سے خود یا اپنے رشتہ داروں کو نفع اندوز ہونے کی بھی شرط لگائی تو جائز ہے مثلاً کسی نے کوئی کنواں وقف کیا اور شرط لگائی کہ عام مسلمانوں کی طرح میں بھی اس میں سے پانی لیا کروں گا تو وہ بھی پانی نکال سکتا ہے اور اس کی یہ شرط جائز ہوگی۔

وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنَى لِذَوِي الْحَاجَةِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ رض حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَنْشُدُكُمْ وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِي وَقْفِهِ لَاجُنَاحَ مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِيهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ

تو پھر انھیں (اس میں قیام کا) کوئی حق باقی نہیں رہے گا۔ ابن عمر رض نے عمر رضی اللہ عنہ کے (وقف کردہ) گھر کے ایک خاص حصے میں اپنے غریب محتاج آل اولاد کو ٹھہرنے کی اجازت دی تھی۔ عبدان نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں ابو اسحٰق نے، انھیں عبدالرحمٰن نے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ محاصرے میں لیے گئے تھے تو (اپنے گھر کے) اوپر چڑھ کر آپ نے باغیوں سے فرمایا تھا میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بئر رومہ کو کھود دے گا اور اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا، تو اسے جنت کی بشارت ہے تو میں نے ہی اس کنویں کو کھودا تھا[1] کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ حضور اکرم نے جب فرمایا تھا کہ جیش عسرت (غزوۂ تبوک پر جانے والا لشکر) کو جو شخص ساز و سامان سے لیس کرے گا اسے جنت کی بشارت ہے تو میں نے ہی اسے مسلح کیا تھا پھر تم میری مخالفت میں اس درجہ کیوں سرگرم ہو؟ انھوں نے بیان کیا کہ آپ کی ان باتوں کی سب نے تصدیق کی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وقف کے متعلق فرمایا تھا کہ اس کا متولی اگر اس میں سے کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے ظاہر ہے کہ متولی خود بھی واقف ہو سکتا ہے اور دوسرے بھی ہو سکتے ہیں، اس لیے یہ حکم سب کے لیے عام تھا۔

بَابٌ ۴۳ إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ فَهُوَ جَائِزٌ

۴۳۔ واقف نے کہا کہ وقف کی قیمت (کا ثواب) ہم صرف اللہ سے چاہتے ہیں تو جائز ہے۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ قَالُوا لَا نَطْلُبُ

۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اے بنو نجار! تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے طے کر لو تو انھوں نے عرض کیا کہ ہم اس کی قیمت اللہ تعالےٰ کے سوا اور

[1] بئر رومہ، مدینہ کا ایک مشہور کنواں ہے، جب مسلمان مدینہ ہجرت کر کے آئے تو یہی ایک ایسا کنواں تھا جس کا پانی شیریں تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ خریداری کی تعبیر کھودنے سے اس حدیث میں کی گئی ہے۔

ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللهِ ؕ

باب ۴۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللهَ وَاسْمَعُوْا وَاللهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ وَقَالَ لِىْ عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ سَهْمٍ مَّعَ تَمِيْمِ الدَّارِىِّ وَعَدِىِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِىُّ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهٖ فَقَدُوْا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُّخَوَّصًا مِّنْ ذَهَبٍ فَاَحْلَفَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کسی سے نہیں چاہتے۔

۴۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت آجائے وصیت کے وقت تمھارے آپس میں گواہ دو شخص تم میں سے معتبر ہوں یا دو گواہ تمھارے علاوہ ہوں۔ پس تم زمین میں سفر کر رہے ہو اور تم پر موت کا واقعہ آپہنچے تو اگر تم کو شبہ ہو جائے تو دونوں گواہوں کو بعد نماز روک رکھو اور وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے خواہ کسی قرابت دار ہی کے لیے ہو اور نہ ہم اللہ کی گواہی چھپائیں گے ہ ورنہ ہم بے شک، گنہگار رہوں گے۔ پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں (وصی) حق بات دبا گئے تو دو گواہ ان کی جگہ اور مقرر ہوں ان لوگوں میں سے جن کا حق دبا ہے (میت کے) قریب تر لوگوں میں سے، یہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی ہے ورنہ بے شک ہم ہی ظالم ٹھہریں گے، یہ اس کا قریب ترین (طریقہ) ہے کہ لوگ گواہی ٹھیک دیں یا اس سے ڈرے رہیں کہ ہماری قسمیں ان قسموں کے الٹی پڑیں گی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے رہو اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا اور مجھ سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی القاسم نے، ان سے عبد الملک بن سعید بن جبیر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رض نے بیان کیا کہ بنو سہم کے ایک صاحب (بزیل نامی جو مسلمان بھی تھے رضی اللہ عنہ) تمیم داری رض اور عدی بن بداء کے ساتھ (شام تجارت کے لیے) گئے تھے۔ بنو سہم کے آدمی کا اتفاق سے ایک ایسے مقام پر انتقال ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں رہتا تھا (اور انھوں نے موت کے وقت اپنے انھیں دونوں ساتھیوں کو اپنا مال و اسباب حوالے کر دیا تھا کہ ان کے گھر پہنچا دیں، پھر جب یہ لوگ مدینہ واپس ہوئے تو (سامان میں) ایک چاندی کا جام موجود نہیں پایا جس میں سنہرے نقوش بنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں ہی ساتھیوں سے قسم لی (اور اس طرح معاملہ ختم ہو گیا) پھر وہی جام مکہ میں

ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا ابْتَعْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ الخ

باب ۴۵ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُونَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ

۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ أَوِ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَأَنَا وَاللَّهِ رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللَّهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

پایا گیا اور ان لوگوں نے (جن کے یہاں وہ ملا تھا) بتایا کہ ہم نے اسے تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس کے بعد (مسافرت میں مرنے والے) سہمی کے عزیزوں میں سے دو شخص اُٹھے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری گواہی ان کی گواہی کے مقابلہ میں قبول کئے جانے کے زیادہ لائق ہے، یہ جام ہمارے رشتہ داری کا ہے۔ بیان کیا کہ یہ آیت انھیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَہَادَۃُ بَیْنِکُمْ الخ (ترجمہ اوپر گذر چکا ہے)۔

۴۵۔ ورثاء کی موجودگی کے بغیر، وصی میت کے قرض ادا کرتا ہے

***

۵۰۔ ہم سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی یا فضل بن یعقوب نے محمد بن سابق کے واسطہ سے (شک خود مصنفؒ کو ہے) ان سے شیبان ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، اُن سے فراس نے بیان کیا، ان سے شعبی نے بیان کیا اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اُن کے والد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) اُحد کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، اپنے پیچھے چھ لڑکیاں چھوڑی تھیں اور قرض بھی۔ جب کھجور کے پھل توڑنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ میرے والد اُحد کی لڑائی میں شہید ہو چکے ہیں اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرض خواہ آپ کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ میرے والد اُحد کی لڑائی میں شہید ہو چکے ہیں اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے ہیں میں چاہتا تھا کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں (تاکہ قرض میں کچھ رعایت کر دیں لیکن قرض خواہ یہودی تھے اور وہ نہیں مانے) اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور کھلیان میں ہر قسم کی کھجور الگ الگ کر لو۔ جب میں نے ایسا ہی کر لیا تو آں حضورؐ کو بلایا، قرض خواہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھ کر اور سختی شروع کر دی تھی۔ آں حضورؐ نے جب یہ طرز عمل ملاحظہ فرمایا تو سب سے بڑے کھجور کے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور وہیں بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ آپ نے تولنا شروع کیا اور بخدا میرے والد کی تمام امانت ادا کر دی۔ خدا گواہ ہے کہ میں اتنے پر بھی راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی تمام امانت ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی اس میں سے نہ لے جاؤں لیکن ہوا یہ کہ ڈھیر کے ڈھیر بچ رہے اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس ڈھیر پر بیٹھے ہوئے تھے اس میں سے ایک کھجور بھی نہیں دی گئی تھی۔ ابو عبد اللہ (مصنفؒ)

اَغْرُوْا بِیْ یَعْنِیْ هَیِّجُوْا بِیْ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ ۔

نے کہا کہ اغروابی (حدیث میں) کے معنی ہیں کہ مجھ پر بھڑکنے اور سختی کرنے لگے اسی معنی میں قرآن مجید کی آیت فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ میں (فَاَغْرَیْنَا ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ

جہاد اور سیرت کی تفصیلات

باب ۴۶ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ اِلٰی قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ ۔

۴۶ - جہاد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے ہیں کہ انھیں جنت ملیگی، اب یہ مسلمان اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور اس طرح (مقابل محاذ کفار کو) یہ قتل کرتے ہیں اور خود بھی مارے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ (کہ مسلمانوں کو ان کی قربانیوں کے نتیجے میں جنت ملے گی) حق ہے تورات میں، انجیل میں اور قرآن میں (سب میں اس کا ذکر ہوا ہے) اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کا پورا کرنے والا اور کون ہے پس بشارت ہو تمہیں اپنے اس معاملے کی وجہ سے جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے۔" اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ تک ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حدود سے مراد طاعت ہے۔

۵۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِیْدَ بْنَ الْعَیْزَارِ ذَکَرَ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی مِیْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَسَکَتُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ ۔

۵۱ - ہم سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ولید بن عیزار سے سنا، ان سے ابو عمرو شیبانی نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وقت پر نماز ادا کرنا، میں نے پوچھا کہ اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا، میں نے پوچھا اور اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے جہاد کرنا میں نے حضور اکرم سے مزید سوالات نہیں کیے ورنہ اگر اور سوالات کرتا تو آپ اسی طرح ان کے جوابات عنایت فرماتے۔

۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ

۵۲ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی[1] البتہ جہاد اور نیت اب بھی باقی ہیں اور جب تمھیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو تیار رہو جایا کرو۔

۵۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنْ اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

۵۳ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین) نے کہ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد افضل اعمال میں سے ہے، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا لیکن سب سے افضل جہاد مقبول حج ہے (خاص طور سے عورتوں کے لیے)۔

۵۴ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُصَيْنٍ اَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهٗ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِيْ طِوَلِهٖ فَيُكْتَبُ لَهٗ حَسَنَاتٍ ۔

۵۴ ۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں عفان نے خبر دی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جحادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابو حصین نے خبر دی، ان سے ذکوان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو جہاد کے برابر ہو۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ایسا کوئی عمل میں نہیں جانتا (جو جہاد کے برابر ہو) پھر آپ نے فرمایا، کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ جب مجاہد (جہاد کے لیے محاذ پر) جائے تو تم اپنی مسجد میں آکر نماز پڑھنی شروع کر دو اور (نماز پڑھتے رہو اور درمیان میں) کوئی سستی اور کاہلی تم میں محسوس نہ ہو، اسی طرح روزے رکھنے لگو اور (کوئی دن) بغیر روزے کے نہ گزرے۔ ان صاحب نے عرض کیا، بھلا اتنی استطاعت کسے ہوگی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجاہد کا گھوڑا جب (چرتے وقت رسی میں بندھا ہوا) طول میں چلتا ہے تو اس پر بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

بَابٌ ۴۷ اَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ

۴۷ ۔ سب سے افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان و مال کو اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے لگا دے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ: "اے ایمان والو! کیا میں تم کو بتاؤں ایک ایسی تجارت جو تم کو نجات دلائے درد ناک عذاب سے، یہ کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جہاد

---

[1] یعنی اب فتح مکہ کے بعد دار الاسلام ہو گیا ہے (اور اسلام کے زیر سلطنت آگیا ہے اس لیے یہاں سے ہجرت کرنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا، یہ مطلب نہیں کہ ہجرت کا سلسلہ سرے سے ختم ہو گیا ہے۔ چونکہ اس وقت بڑی ہجرت مکہ ہی سے ہوئی تھی اس لیے عام طور پر ذہنوں میں وہیں سے ہجرت کا سوال آتا تھا۔ ورنہ جہاں تک ہجرت عام کا تعلق ہے یعنی دنیا کے کسی بھی دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت، تو اس کا حکم اب بھی باقی ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ

۵۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ ۔

۵۶ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِهٖ بِاَنْ يَّتَوَفَّاهُ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهٗ سَالِمًا مَّعَ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ ۔

باب ۴۸ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ عُمَرُ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ ۔

۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ

کرو اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعہ یہ بہترین سودا ہے اگر تم سمجھ سکو (اگر تم نے یہ اعمال انجام دیئے تو) خداوند تعالیٰ معاف کردیں گے تمھارے گناہ اور داخل کریں گے تم کو ایسے باغات میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور بہترین ٹھہرنے کی جگہیں تم کو عطا کی جائیں گی، جنات عدن میں اور یہ بڑی کامیابی ہے۔"

۵۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ کون لوگ سب سے افضل ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ مومن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے، صحابہ رض نے پوچھا اس کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا وہ مومن جس نے پہاڑ کی کسی گھاٹی میں قیام اختیار کر لیا ہے، اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اس نے سب سے قطع تعلق کر لیا ہے۔

۵۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو (خلوص کے ساتھ صرف اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے) اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ اس شخص کی مثال ہے جو برابر نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والے کے لیے اس کی ذمہ داری لے لی ہے کہ اگر اسے وفات دے گا (یعنی جہاد کرتے ہوئے اگر اس کی شہادت ہوئی) تو جنت میں داخل کرے گا یا پھر زندہ و سلامت (گھر) ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔

۴۸ - مرد اور عورتیں جہاد اور شہادت کے لیے دعا کرتی ہیں، عمر رض نے دعا کی، اے اللہ مجھے اپنے رسول کے شہر (مدینہ طیبہ) میں شہادت کی موت عطا فرمائیے۔

۵۷ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے (وہ آپ کی رشتہ دار تھیں) آپ عبادہ بن صامت

عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعٰوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ۔

رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں ۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آپ کے سر سے جوئیں نکالنے لگیں ۔ اس عرصے میں حضور اکرمؐ سو گئے ، جب بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے ۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں ؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کیے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لیے دریا کے بیچ میں سوار اس طرح جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں ۔ یا آپ نے بجائے ملوکا علی الاسرہ کے ، مثل الملوک علی الاسرۃ فرمایا شک اسحاق کو تھا ۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے کر دے ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی ۔ پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے ، اس مرتبہ بھی آپ جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے میں نے پوچھا ، یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں ؟ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں غزوہ کے لیے جا رہے تھے ، پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی فرمایا ، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ، اللہ سے میرے لیے دعا کیجئے کہ مجھے بھی انہی میں سے کر دے ۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ تم سب سے پہلی فوج میں شامل ہوگی (جو بحری راستے سے جہاد کرے گی) چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں[1] ام حرام رضی اللہ عنہا نے بحری سفر کیا پھر جب سمندر سے باہر آئیں تو ان کی سواری نے انھیں نیچے گرا دیا اور (اسی سفر میں) ان کی وفات ہو گئی ۔

* * *

بَابُ ۴۹ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُقَالُ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ وَهٰذَا سَبِيْلِيْ ۔

۴۹ ۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے درجے ،

ہذا سبیلی ، ہذہ سبیلی (مذکر اور مؤنث دونوں طرح) استعمال ہے ۔

۵۸ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

۵۸ ۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی ، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے ، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے

[1] معاویہ رضی اللہ عنہ اس وقت مصر کے گورنر تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا ، جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلیفۃ المسلمین سے روم پر لشکر کشی کی اجازت مانگی اور اجازت مل جانے پر مسلمانوں کا سب سے پہلا بحری بیڑا تیار ہوا جس نے روم کے خلاف جنگ کی ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کی صداقت میں کسے شبہ ہو سکتا ہے ، ام حرام رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر کے ساتھ اس غزوے میں شریک تھیں اور اس طرح آں حضورؐ کی پیشین گوئی کے مطابق مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری جنگ میں شریک ہو کر شہید ہوئیں رضی اللہ عنہا ۔

آمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ اَعْلَى الْجَنَّةِ اُرَاهُ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ؁

رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا، خواہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یا اسی جگہ پڑا رہے جہاں پیدا ہوا تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ ہم لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کئے ہیں، ان کے دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے، اس لیے جب اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو تو فردوس مانگو وہ جنت کا سب سے درمیانی درجہ ہے اور جنت کے سب سے بلند درجے پر۔ میرا خیال ہے کہ حضورؐ نے اعلی الجنۃ کی بجائے فوقہ فرمایا تھا) رحمان کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔ محمد بن فلیح نے اپنے والد کے واسطے سے وفوقہ عرش الرحمٰن ہی کی روایت کی ہے (دونوں کا مفہوم ایک ہے)۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا اَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ ؁

۵۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رات دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے، پھر وہ مجھے لے کر درخت پر چڑھے اور اس کے بعد مجھے ایک ایسے مکان میں لے گئے جو نہایت ہی خوبصورت اور بڑا پاکیزہ تھا، ایسا خوبصورت مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، ان دونوں نے کہا کہ یہ گھر شہیدوں کا گھر ہے (معراج کی طویل حدیث کا ایک جزء بیان کیا گیا ہے)

بَابٌ ۵۰ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَابَ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ ؁

۵۰۔ اللہ کے راستے کی صبح و شام اور جنت میں کسی کی ایک ہاتھ جگہ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ؁

۶۰۔ ہم سے معلیٰ بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں گذرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا ومافیہا سے بڑھ کر ہے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ

۶۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک ہاتھ جگہ اس کی تمام پہنائیوں سے بڑھ کر ہے جہاں سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے اور آپ نے

لَغَدْوَةٌ اَوْرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ ؕ

فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام اس سے بڑھ کر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ؕ

۶۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں ایک صبح وشام دنیا ومافیہا سے بڑھ کر ہے۔

بَابٌ ۵۲ اَلْحُوْرُ الْعِيْنُ وَصِفَتُهُنَّ يُحَارُ فِيْهَا الطَّرْفُ شَدِيْدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيْدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ وَزَوَّجْنَاهُمْ اَنْكَحْنَاهُمْ ؕ

۵۲۔ بڑی آنکھوں والی حوریں اور ان کے اوصاف جن کے حسن سے آنکھیں چکا چوند ہو جائیں جن کی آنکھوں کی پتلی خوب سیاہ ہوگی اور سفیدی بھی بہت صاف ہوگی اور زوجناہم کے معنی انکحناہم کے ہیں۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهٗ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يَسُرُّهٗ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى وَسَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اَوْ مَوْضِعُ قِيْدٍ يَعْنِيْ سَوْطَهٗ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ؕ

۶۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی اللہ کا بندہ جسے مرنے کے بعد اللہ کی بارگاہ سے خیر و ثواب ملا ہے، دنیا و مافیہا کو پاکر بھی دوبارہ یہاں آنا پسند نہیں کرے گا لیکن شہید اس سے مستثنیٰ ہے کہ جب وہ (اللہ تعالیٰ کے یہاں) شہادت کی فضیلت کو دیکھے گا تو چاہے گا کہ دنیا میں دوبارہ آئے اور پھر قتل ہو (اللہ کے راستے میں) اور میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام بھی گذار دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور کسی کے لیے جنت میں ایک ہاتھ جگہ بھی یا (راوی کو شبہ ہے) ایک قید جگہ، قید سے مراد کوڑا ہے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک بھی لے تو زمین و آسمان اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ منور ہو جائیں اور خوشبو سے معطر ہو جائیں، اس کا سر کا دوپٹہ بھی دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

بَابٌ ۵۳ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ ؕ

۵۳۔ شہادت کی آرزو

۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا

۶۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اگر مؤمنین کی جماعت

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ؁

*

۶۵ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمَارَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ اَيُّوْبُ اَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ؁

بَابٌ ۵۳ فَضْلِ مَنْ يُّصْرَعُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ

کے کچھ افراد ایسے نہ ہوتے جن کا دل مجھے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتا اور مجھے خود اتنی سواریاں میسر نہیں کہ انھیں سوار کر کے اپنے ساتھ لے چلوں، تو میں کسی چھوٹے سے چھوٹے ایسے لشکر کے ساتھ جانے سے بھی نہ رکتا جو اللہ کے راستے میں غزوے کے لیے جا رہا ہوتا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میری تو آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کر دیا جاؤں (اللہ کے راستے میں)۔

۶۵ ۔ ہم سے یوسف بن یعقوب صفار نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے ہلال نے اور ان سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ[1] دیا۔ آپؐ نے فرمایا فوج کا جھنڈا اب زید نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے، پھر جعفر نے لے لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے اور اب کسی ہدایت کا انتظار کیے بغیر خالد بن ولید نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تاکہ مسلمان ہمت نہ ہاریں، کیوں کہ لڑائی سخت ہو رہی تھی، اور ان ہی کے ہاتھ پر اسلامی لشکر کو فتح ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ہمیں کوئی اس کی خواہش بھی نہیں تھی کہ یہ لوگ جو شہید ہو گئے ہیں ہمارے پاس زندہ رہتے۔ ایوب نے بیان کیا، یا آپ نے یہ فرمایا کہ انھیں کوئی اس کی خواہش بھی نہیں تھی کہ وہ ہمارے ساتھ زندہ رہتے، اس وقت حضور اکرمؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۵۳ - اس شخص کی فضیلت جو اللہ کے راستے میں سواری سے گر کر انتقال کر جائے کہ وہ بھی انہی میں شامل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے اور پھر راستے ہی میں اس کی وفات ہو جائے تو اللہ پر

[1] اس سے پہلے آپ موتہ کی طرف ایک لشکر حضرت زید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بھیج چکے تھے محاذ پر لشکر پہنچ چکا ہے اور لڑائی میں مصروف ہے کہ کمانڈر شہید ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت جعفرؓ نے لشکر کی قیادت شروع کی اور وہ بھی لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ حضرت جعفر کے بعد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے قیادت شروع کی اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ اب خالد رضی اللہ عنہ نے قیادت اپنے ہاتھ میں لے لی اور مسلمان کامیاب ہو گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود مدینہ میں تشریف رکھتے ہیں، آپؐ کو وحی کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ اور آپ مسلمانوں کے سامنے بیان فرما رہے ہیں کہ اب فلاں بھی شہید ہو گیا اور قیادت فلاں نے سنبھال لی ہے۔ جب لشکر کو آپؐ رخصت کر رہے تھے اسی وقت آپؐ نے ہدایت کر دی تھی کہ اس کے کمانڈر انچیف زید رضی اللہ عنہ ہیں اگر یہ لڑتے ہوئے شہید ہو جائیں تو جعفر طیار رضؓ کو کمانڈر بنا لینا اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ کو۔ گویا آپؐ نے یہ پہلے ہی اشارہ کر دیا تھا کہ ان لوگوں کے مقدر میں شہادت ہے۔

أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ۔ وَقَعَ ۔ وَجَبَ ۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا وَقَالَتْ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ ۔

بَابٌ ۵۴ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ

اس کا اجر (ہجرت کا) واجب ہے (آیت میں) وقع کے معنی وجب کے ہیں ۔

۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ان کی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہی سو گئے پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو (غزوہ کرنے کے لئے) اس سمندر پر سوار جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں، انھوں نے عرض کیا، پھر آپ میرے لیے بھی دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے بنا دے۔ حضور اکرم نے ان کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ آپ سو گئے اور پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی کیا (بیدار ہوتے ہوئے مسکرائے)، ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، آپ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے بنا دے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہو گی۔ چنانچہ وہ اپنے شوہر عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے سب سے پہلے بحری بیڑے میں شریک ہوئیں، معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں غزوہ سے لوٹتے وقت جب شام (کے ساحل پر لشکر) اترا تو ام حرام رضی اللہ عنہا کے قریب سواری لائی گئی تاکہ اس پر سوار ہو جائیں، لیکن جانور نے انھیں گرا دیا اور اسی میں ان کی وفات ہو گئی۔

۵۴۔ جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی صدمہ پہنچا ہو؟

۶۷۔ ہم سے حفص بن عمر حوضی نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے[1] ستر افراد بنو عامر کے یہاں بھیجے تھے جب یہ سب حضرات (بیر معونہ پر) پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں (بنو سلیم کے یہاں) پہلے جاتا ہوں، اگر مجھے انھوں نے اس بات کا امن دے دیا کہ میں

[1] یہاں راوی کو وہم ہو گیا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو سلیم کے لوگوں کو نہیں بھیجا تھا، بلکہ جن لوگوں کو آپ نے بھیجا تھا وہ انصار میں سے تھے اور تمام حضرات قاری قرآن تھے۔ آپ نے بنو عامر کے پاس ان حضرات کو خود انھیں کی درخواست پر قبیلہ میں اسلام کی تبلیغ کے لیے بھیجا تھا۔ اس مہم کے ساتھ غداری کرنے والے قبیلہ بنو سلیم کے لوگ تھے اور انھیں نے دھوکا دے کر سب کو شہید کیا تھا چونکہ ان لوگوں کا مقصد صرف تبلیغ تھا، اس لیے یہ غیر مسلح تھے۔ روایت میں وہم خود امام بخاری رح کے شیخ حفص بن عمر کو ہوا ہے۔

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَؤُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ صَعِدَ لِلْجَبَلِ قَالَ هَمَّامٌ فَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ان تک پہنچاؤں (تو فبہا) ورنہ تم لوگ میرے قریب تو ہو ہی۔ چنانچہ وہ ان کے یہاں گئے اور انھوں نے امن بھی دے دیا۔ ابھی وہ قبیلہ کے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنا ہی رہے تھے کہ قبیلہ والوں نے اپنے ایک آدمی عامر بن طفیل کو اشارہ کیا اور اس نے نیزہ آپ کے پیوست کردیا نیزہ آر پار ہوگیا۔ اس وقت ان کی زبان سے نکلا اللہ اکبر، کامیاب ہوگیا میں، کعبہ کے رب کی قسم! اس کے بعد قبیلہ والے حرام رضی اللہ عنہ کے بقیہ ساتھیوں کی طرف (جو مہم میں ان کے ساتھ تھے اور ستر کی تعداد میں تھے) بڑھے اور سب کو قتل کر دیا۔ البتہ ایک صاحب جو لنگڑے تھے پہاڑ پر چڑھ گئے، ہمام (راوی حدیث) نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں کہ ایک صاحب اور ان کے ساتھ (پہاڑ پر چڑھے) تھے (عمرو بن امیہ ضمیری) اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے جاملے ہیں، پس اللہ خود بھی ان سے خوش ہے اور انھیں بھی خوش کر دیا ہے۔ اس کے بعد ہم (قرآن کی دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی) پڑھتے تھے (ترجمہ) ہماری قوم کے لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آملے ہیں پس ہمارا رب ہم سے خود بھی خوش ہے اور ہم کو بھی خوش کر دیا ہے۔" اس کے بعد یہ آیت منسوخ ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن تک صبح کی نماز میں قبیلہ رعل، ذکوان، بنی لحیان اور بنی عصیہ کے لیے بددعا کی تھی جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی۔

۶۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ

۶۸- ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے اور ان سے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی لڑائی کے محاذ پر موجود تھے اور آپ کی ایک انگلی زخمی ہوگئی تھی، آپ نے فرمایا (انگلی سے مخاطب ہوکر) تمھاری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا اور کیا ہے، البتہ (اہمیت اس کی یہ ہے کہ) جو کچھ تمھیں ملا ہے، اللہ کے راستے میں ملا ہے۔

باب ۵۵ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۵۵- جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا؟

۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ

۶۹- ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہوا، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے راستے میں کون زخمی ہوا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخموں سے

جُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ ؞

خون بہہ رہا ہوگا، رنگ تو خون ہی جیسا ہوگا لیکن خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

بابـــ ۵۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّآ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ ؞

۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ آپ کہہ دیجیئے کہ حقیقت یہ ہے کہ تم ہمارے لیے دو اچھی باتوں میں سے ایک کے منتظر ہو[1] اور لڑائی کبھی موافق پڑتی ہے اور کبھی مخالف۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ ؞

۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے ان سے کہا میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے) ساتھ تمھاری لڑائیوں کا کیا انجام رہتا ہے۔ تو تم نے بتایا تھا کہ کبھی لڑائی کا انجام ہمارے حق میں ہوتا ہے اور کبھی ان کے حق میں انبیاء کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ (دنیاوی زندگی میں) ان کی آزمائش ہوتی ہے (کبھی فتح سے اور کبھی شکست سے) لیکن انجام انھیں کے حق میں ہوتا ہے (طویل اور مشہور حدیث کا ایک جز)

بابـــ ۵۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ؞

۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مومنوں میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے اس عہد کو سچ کر دکھایا جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا، پس ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں (اللہ کے راستے میں شہید ہو کر) اور کچھ ایسے ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور اپنے عہد سے وہ پھرے نہیں ہیں"

۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا ح حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ

۷۱۔ ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ح ان سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں حاضر نہ ہو سکے تھے۔ اس لیے انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں پہلی ہی لڑائی سے غیر حاضر تھا جو آپ نے مشرکین کے خلاف لڑی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اگر مجھے مشرکین کے خلاف کسی لڑائی میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں (اور کتنی جوانمردی کے ساتھ کفار سے لڑتا ہوں) پھر جب احد کی لڑائی کا موقع آیا اور مسلمانوں کو اس میں پسپائی ہوئی تو انھوں نے کہا اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں سے ہوگیا ہے میں آپ کے حضور میں اس کی معذرت

---

[1] یعنی لڑائی کا انجام یا ناکامی کی صورت میں نکلتا ہے یا کامیابی کی صورت میں، مسلمان لڑتے لڑتے اپنی جان دے دیگا یا پھر فتح حاصل ہوگی، ایمان لانے کے بعد مسلمانوں کے لیے دونوں انجام نیک اور اچھے ہیں۔ فتح کی صورت کو تو سب اچھی سمجھتے ہیں لیکن لڑائی میں موت اور شہادت ایک مومن کا آخری مقصود ہے۔ اللہ کے راستے میں لڑتا ہے اور اپنی جان دے دیتا ہے جب اللہ کی بارگاہ میں پہنچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اللہ اس سے خوش ہے اور اس کی نوازشیں اور ضیافتیں اس کا استقبال کرتی ہیں۔

اَصْحَابَهُ وَاَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ اِنِّيْ اَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ اَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ اَوْطَعْنَةً بِرُمْحٍ اَوْرَمْيَةً بِسَهْمٍ وَّوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عَرَفَهٗ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُهٗ بِبَنَانِهٖ قَالَ اَنَسٌ كُنَّا نَرٰى اَوْ نَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهٖ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَقَالَ اِنَّ اُخْتَهٗ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ وَكَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَاَةٍ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوْا بِالْاَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ؎

۲۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ اُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رض قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فَلَمْ اَجِدْهَا اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیش کرتا ہوں (کہ وہ جم کر نہیں لڑے اور منتشر ہو گئے) اور جو کچھ ان مشرکین نے کیا ہے میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں (کہ انھوں نے تیرے اور تیرے رسولؐ کے خلاف محاذ قائم کیا) پھر وہ آگے بڑھے (مشرکین کی طرف) تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سامنا ہوا، ان سے انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا اے سعد بن معاذ! میرا مطلوب تو جنت ہے اور نضر (ان کے والد) کے رب کی قسم میں جنت کی خوشبو احد پہاڑ کے قریب پاتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! جو انھوں نے کر دکھایا اس کی مجھ میں بھی سکت نہ تھی، انس رض نے بیان کیا کہ اس کے بعد جب انس بن نضر رض کو ہم نے پایا تو تلوار نیزے اور تیر کے تقریبًا اسّی زخم آپ کے جسم پر تھے، آپ شہید ہو چکے تھے مشرکوں نے ان کا مثلہ بنا دیا تھا اور کوئی شخص انھیں پہچان نہ سکا تھا، صرف ان کی بہن انگلیوں سے انھیں پہچان سکی تھی۔ انس رض نے بیان کیا ہم سمجھتے ہیں یا آپ نے بجائے نری کے (نظن (کہا مفہوم ایک ہے) کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مومنین کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ "مومنوں میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا" آخر آیت تک، انھوں نے بیان کیا کہ انس بن نضر رض کی ایک بہن رُبیعؓ نامی نے کسی خاتون کے آگے کے دانت توڑ دیئے تھے۔ اس لیے رسولؐ اللہ نے اس سے قصاص لینے کا حکم دیا۔ انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے (قصاص میں) ان کے دانت آپ نہ توڑوائیں (انھیں خدا کے فضل سے یہ امید تھی کہ مدعی قصاص کو معاف کر کے تاوان لینا منظور کر لیں گے) چنانچہ مدعی تاوان پر راضی ہو گئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ خود اسے پوری کرتا ہے۔

۲۷- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی اور انھیں زہری نے ح اور مجھ سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، میرا خیال ہے کہ محمد بن عتیق کے واسطے سے ان سے ابن شہاب (زہری) نے اور ان سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت رض نے بیان کیا، جب قرآن مجید کے منتشر اوراق کو ایک مصحف کی (کتابی) صورت میں جمع کیا جانے لگا تو میں نے ان متفرق اوراق میں سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں پائی جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر آپ کو تلاوت کرتے ہوئے سنتا رہا تھا (جب میں نے اسے تلاش کیا تو) صرف خزیمہ بن ثابت انصاری رض کے یہاں وہ آیت مجھے ملی۔ یہ خزیمہ رضی اللہ عنہ وہی ہیں جن کی تنہا شہادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت

شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ؕ

کے برابر قرار دیا تھا[1]۔ وہ آیت یہ تھی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ " (ترجمہ عنوان میں گذر چکا ہے)۔

باب ۵۸ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ ۔ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِاَعْمَالِكُمْ وَ قَوْلُهُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ؕ

۵۸ ۔ جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل ۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے نیک اعمال کے ذریعے جنگ کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے، اللہ کے یہاں یہ بہت بڑے غصے کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے راستے میں صف بستہ ہو کر جنگ کرتے ہیں، جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں"۔

۳۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ

۳۷ ۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ بن سوار فزاری نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب زرہ بند حاضر ہوئے اور عرض

[1] حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جب آپ کی رائے سے قرآن کے متفرق اور منتشر اجزاء کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا جانے لگا تو جمع کرنے والے اجلہ صحابہ کی جماعت میں ایک مشہور و معروف شخصیت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تھی ۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب وہ مصحف جمع کر رہے تھے تو ایک آیت کہیں لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھی اور تلاش کے بعد صرف خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہاں ملی، یوں تو قرآن از اول تا آخر ایک ایک حرف کی احتیاط اور رعایت کے ساتھ سیکڑوں ہزاروں صحابہ کو یاد تھا اور اس میں یہ آیت بھی شامل تھی جو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہیں مل رہی تھی لیکن آپ یہ چاہتے تھے کہ جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے سامنے لکھوائی ہوئی دوسری تمام آیات مل گئی ہیں یہ آیت بھی کہیں سے مل جائے اور بالآخر وہ مل گئی ۔ یہ مطلب ہرگز نہ سمجھ لیا جائے کہ کسی کو اس آیت کے قرآن مجید میں ہونے کا پتہ ہی نہ تھا اور زید بن ثابت نے صرف ایک صحابی کی شہادت پر اعتماد کر کے اسے قرآن میں شامل کر دیا ۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں اس آیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی حیات میں سنتا رہا تھا ۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جہاں تک یاد ہونے کا تعلق ہے اور یہ کہ یہ آیت بھی اور دوسری آیات کی طرح قرآن مجید کا جزء ہے اس پر خود انھیں بھی اعتماد تھا، البتہ لکھی ہوئی انھیں نہیں مل رہی تھی اور اسی کی انھیں تلاش تھی ۔

ظاہر ہے کہ جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم سے بار ہا سن چکے تھے اور انھیں آیت یاد تھی تو ان تمام صحابہ کو بھی یاد رہی ہوگی جو قرآن کے پورے حافظ رہے ہوں گے ۔ جہاں تک اس کی صداقت کا تعلق ہے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی ۔ ابی بن کعب اور ہلال بن امیہ سے بھی اسی طرح روایت ہے ۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ تمام صحابہ اور حفاظ قرآن کی فرداً فرداً شہادت ضروری ہو، پس قرآن کی دوسری آیات کی طرح یہ آیت بھی انھیں یاد تھی اور جس طرح ان حضرات نے جو قرآن کے حافظ تھے کبھی قرآن کی ایک ایک آیت کا نام لے کر اس کی شہادت نہیں دی کہ فلاں آیت مجھے یاد ہے اور میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت کرتے سنا ہے اسی طرح اس کے متعلق بھی کسی نے نہیں کہا البتہ جنھیں صورت حال کا علم ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تلاش و تفحص پر مطلع ہوئے انھوں نے مزید احتیاط کے خیال سے اپنی تائید بھی پیش کر دی خزیمہ رضی اللہ عنہ جن کے پاس یہ آیت لکھی ہوئی ملی تھی، ایک جلیل القدر صحابی ہیں غزوہ بدر اور اس کے بعد کے مغازی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابر شریک رہے ہیں اور ایک موقع پر حضور اکرم نے ان کی تنہا شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا ۔

مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ قَالَ أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيلًا وَّ أُجِرَ كَثِيرًا ‎۔

کیا رسول اللہ! میں پہلے جنگ میں شریک ہو جاؤں یا پہلے اسلام لاؤں؟ (وہ ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے اسلام لاؤ، پھر جنگ میں شریک ہونا۔ چنانچہ وہ اسلام لائے اور اس کے بعد جنگ میں شریک ہوئے اور شہید ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمل کم کیا لیکن اجر بہت پایا۔

بَاب ۵۹ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ ‎۔

۵۹۔ کسی نامعلوم سمت سے تیر آکر لگا اور جان لیوا ثابت ہوا۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى ‎۔

۷۴۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد ابو احمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ام الربیع بنت براء رضی اللہ عنہا جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! حارثہ کے بارے میں بھی آپ مجھے کچھ بتائیں گے (کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا) حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے۔ انھیں نامعلوم سمت سے ایک تیر آکر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کر لوں گی اور اگر کہیں اور ہے تو اس کے لیے رو رو کر دھوؤں گی۔ حضور اکرم نے فرمایا۔ اے ام حارثہ! جنت کے بہت درجے ہیں اور تمھارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

بَاب ۶۰ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا ‎۔

۶۰۔ جس نے اس ارادہ سے جنگ میں شرکت کی تاکہ اللہ تعالیٰ ہی کا کلمہ بلند ہے۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ

۷۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے غنیمت حاصل کرنے کے لیے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے شہرت کے لیے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے تاکہ اس کی دھاک بیٹھ جائے، تو ان میں سے اللہ کے راستہ میں کس کی شرکت ہوئی؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس ارادہ سے جنگ میں شریک ہو تاکہ اللہ ہی کا کلمہ بلند رہے تو یہ شرکت اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوگی۔

باب ۶۱ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ - وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى. مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ - اِلٰى قَوْلِهٖ - اِنَّ اللهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛

۶۱۔ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اِنَّ اللهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ" تک۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْعَبْسٍ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ ؛

۷۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن مبارک نے خبر دی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن مبارک نے خبر دی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں عبایہ بن رافع بن خدیج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابو عبس رضی اللہ عنہ نے خبر دی "آپ کا نام عبدالرحمٰن ابن جبر ہے" کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے کے بھی قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے ہوں گے، انھیں (جہنم کی) آگ نہ چھوئے گی۔ (انشاء اللہ)

باب ۶۲ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيْلِ ؛

۶۲۔ اللہ کے راستے میں پڑے ہوئے غبار کو بدن سے صاف کرنا۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَهٗ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ائْتِيَا اَبَا سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَاَخُوْهُ فِيْ حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهٖ فَلَمَّا رَاٰنَا جَاءَ فَاحْتَبٰى وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَاْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارٌ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللهِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ ؛

۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے کہ ابن عباس رض نے ان سے اور اپنے صاحبزادے علی بن عبداللہ سے فرمایا تم دونوں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان کی احادیث سنو۔ چنانچہ ہم حاضر ہوئے۔ اس وقت ابوسعید رض اپنے (رضاعی) بھائی کے ساتھ باغ میں تھے اور باغ کو پانی دے رہے تھے۔ جب آپ نے ہمیں دیکھا تو (ہمارے پاس) تشریف لائے اور احتیاء کر کے بیٹھ گئے، اس کے بعد بیان فرمایا ہم مسجد نبوی کی اینٹیں (حضور کی ہجرت کے بعد تعمیر مسجد کے لیے) ایک ایک کر کے ڈھو رہے تھے لیکن عمار رض دو دو اینٹیں لا رہے تھے استنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے اور ان کے سر سے غبار صاف کیا، پھر فرمایا: "افسوس عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی، یہ تو انھیں اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہو گا لیکن وہ اسے جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے۔"

باب ۶۳ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ ؛

۶۳۔ جنگ اور غبار کے بعد غسل

۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ

۷۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَأَوْمَأَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٭

صلی اللہ علیہ وسلم جب خندق کی جنگ سے (فارغ ہوکر) واپس ہوئے اور ہتھیار رکھ کر غسل کرنا چاہا تو جبریل علیہ السلام آئے۔ آپ کا سر غبار سے اٹا ہوا تھا۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ نے ہتھیار اتار دیئے۔ خدا کی قسم میں نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ حضور اکرم نے دریافت فرمایا تو پھر اب کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے فرمایا ادھر! اور بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے خلاف لشکر کشی کی [1]

باب ۶۴ فَضْلِ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى. وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ٥ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ٥

۶۴۔ ان اصحاب کی فضیلت جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا "وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ انھیں ہرگز مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس، رزق پاتے رہتے ہیں، ان نعمتوں سے مسرور ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے عطا کی ہیں اور جو لوگ ان کے بعد والوں میں سے ابھی ان سے نہیں جا ملے ہیں، ان کی بھی اس حالت سے خوش ہیں کہ ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ لوگ خوش ہو رہے ہیں اللہ کے انعام اور فضل پر اور اس پر کہ اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ غَدَاةً عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنَسٌ أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنٌ قَرَأْنَاهُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ ٭

۷۹۔ ہم سے اسمٰعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اصحاب بیر معونہ رضی اللہ عنہم کو جن لوگوں نے قتل کیا تھا، ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک صبح کی نماز میں بد دعا کی تھی، یہ رعل، ذکوان اور عصیہ قبائل کے لوگ تھے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو صحابہ بیر معونہ کے موقعہ پر شہید کر دیئے گئے تھے ان کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی جسے ہم پڑھتے تھے لیکن بعد میں آیت منسوخ ہو گئی تھی (آیت کا ترجمہ) "ہماری قوم کو پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آملے ہیں، ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔"

۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض يَقُولُ

۸۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا

[1] کیونکہ انھوں نے معاہدے کے خلاف خندق کی جنگ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حصہ لیا تھا۔

اصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هَذَا فِيهِ ‌‍‌۔

آپ بیان کرتے تھے کہ کچھ صحابہ نے جنگِ اُحد کے دن صبح کے وقت شراب پی (اُس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی) پھر شہید ہوئے سفیانؒ راوی حدیث سے پوچھا گیا کیا اسی دن کے آخری حصے میں (ان کی شہادت ہوئی تھی جس دن انھوں نے شراب پی تھی؟) تو انھوں نے جواب دیا کہ حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

بَابٌ ۶۵ ظِلِّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ ۔

۶۵ ۔ شہید پر فرشتوں کا سایہ

۸۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيلَ ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ أَفِيهِ حَتَّى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَهُ ۔

۸۱ - ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے محمد بن منکدر سے سنا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میرے والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے (اُحد کے موقع پر) اور اُن کا مثلہ بنا دیا گیا تھا۔ نعش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی گئی تو میں نے آگے بڑھ کر ان کا چہرہ کھولنا چاہا، لیکن میری قوم کے لوگوں نے مجھے منع کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے پیٹنے کی آواز سنی (تو دریافت فرمایا کہ کس کی آواز ہے؟) لوگوں نے بتایا کہ عمرو کی لڑکی ہیں (شہید کی بہن) یا عمرو کی بہن ہے (شہید کی چچی) شک راوی کو ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا روکیوں رہی ہیں یا آپ نے یہ فرمایا کہ) روئیں نہیں ملائکہ مسلسل ان پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہیں (امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ) میں نے صدقہ سے پوچھا، کیا حدیث میں یہ بھی ہے کہ "حتیٰ رُفِعَ" تو انھوں نے بتایا کہ (سفیان نے بیان کیا کہ) بعض اوقات انھوں نے یہ الفاظ بھی حدیث میں بیان کئے تھے۔

بَابٌ ۶۶ تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا ۔

۶۶ - مجاہد کی، دوبارہ دنیا میں واپس آنے کی آرزو۔

۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ ۔

۸۲ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرے گا، خواہ اسے ساری دنیا مل جائے سوا شہید کے اس کی یہ تمنا ہوگی کہ دنیا میں دوبارہ واپس جاکر دوسری مرتبہ قتل ہو (اللہ کے راستے میں) کیونکہ اس عمل کی کرامت اُس کے سامنے آچکی ہوگی۔

بَابٌ ۶۷ الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ

وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا مَنْ

۶۷ - جنت کوندتی ہوئی تلواروں کے سایہ میں ہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کا یہ پیغام دیا ہے کہ ہم میں سے جو بھی (اللہ کے راستے میں) قتل کیا جائے

قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى ؕ

۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ تَابَعَهُ الْأُوَيْسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ ؕ

باب ۶۸ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ ؕ

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ ؕ

باب ۶۹ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ ؕ

۸۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ

گا، سیدھا جنت کی طرف جائے گا اور عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کیا ہمارے مقتول جنتی اور ان کے (کفار کے) مقتول دوزخی نہیں ہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا، کیوں نہیں

۸۳- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ سالم ابو النضر نے، سالم عمر بن عبید اللہ کے کاتب بھی تھے۔ بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما نے عمر بن عبید اللہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے یقین جانو! جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ اس روایت کی متابعت اویسی نے ابن ابی الزناد کے واسطہ سے کی اور ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔

۶۸- جو جہاد کے لیے اللہ سے اولاد مانگے۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ہرمز نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا، آج رات میں اپنی سو یا (راوی کو شک تھا) ننانوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک ایک ایسے شہسوار جنے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، ان کے ساتھی نے کہا کہ ان شاء اللہ بھی کہہ لیجئے لیکن انھوں نے ان شاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان کے بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر سلیمان علیہ السلام اس وقت ان شاء اللہ کہہ لیتے تو (تمام بیویاں حاملہ ہوتیں اور) سب کے یہاں ایسے شہسوار بچے پیدا ہوتے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے۔

۶۹- جنگ کے موقعہ پر بہادری یا بزدلی!

۸۴- ہم سے احمد بن عبد الملک بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ خوبصورت سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ فیاض تھے، مدینہ کے تمام لوگ ایک رات خوف زدہ تھے (آواز سنائی دی تھی) اور سب لوگ اس کی طرف بڑھ رہے تھے) لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک گھوڑے پر سوار سب سے آگے تھے (جب

وَقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا ؛

واپس ہوئے تو) فرمایا اس گھوڑے کو دوڑنے میں ہم نے سمندر کی طرح پایا۔

۸۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اِنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَهُ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا ؛

۸۶- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی، انھیں محمد جبیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے، آپ کے ساتھ اور بہت سے صحابہ بھی تھے۔ وادی حنین سے آپ واپس تشریف لا رہے تھے، کچھ بدو لوگ آپ کو لپٹ گئے بالآخر آپ کو مجبوراً ایک ببول کے درخت کے پاس جانا پڑا ادھاں آپ کی چادر ببول کے کانٹے میں الجھ گئی) تو ان لوگوں نے اسے لے لیا (تاکہ جب آپ انھیں کچھ عنایت فرمائیں تو چادر واپس کریں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا چادر مجھے دے دو، اگر میرے پاس اس درخت کے کانٹوں جتنے بھی اونٹ بکریاں ہوتیں تو میں تم میں تقسیم کر دیتا۔ مجھے تم بخیل نہیں پاؤ گے اور نہ جھوٹا اور بزدل پاؤ گے۔

بَابُ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ ؛

۷۰۔ بزدلی سے خدا کی پناہ!

۸۷- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيَّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ ؛

۸۷- ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن میمون اودی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات (دعائیں) اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگتے تھے (دعا کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ! بزدلی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے بدترین حصے میں پہنچا دیا جاؤں، (یعنی بڑھاپے کی وہ حد جس میں عقل میں کمی آجاتی ہے اور آدمی ہر طرح معذور ہو جاتا ہے) اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔" پھر میں نے یہ حدیث جب مصعب بن سعد سے بیان کی تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۸۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؛

۸۸- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے، بزدلی اور بڑھاپے کی بدترین حدود میں پہنچ جانے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔"

باب۷۱ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ ـ قَالَهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ.

۸۹ ـ **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رض فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ.

باب۷۲ وُجُوبِ النَّفِيرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ وَقَوْلِهِ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللهِ الْآيَةَ وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ـ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْفِرُوا ثُبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِينَ يُقَالُ أَحَدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ.

۷۱. جو شخص اپنے جنگ کے مشاہدات بیان کرے۔ ابن عثمان نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اسے بیان کیا ہے۔

۸۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے، ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص، مقداد بن اسود اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کی صحبت میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت بیان کرتے نہیں سنا، البتہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ احد کی جنگ کے متعلق بیان کرتے تھے۔

۷۲. نیک نیتی کے ساتھ جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نکل پڑو ہلکے اور بوجھل اور جہاد کرو اپنے مال سے اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں۔ یہ بہتر ہے تمھارے حق میں اگر تم علم رکھتے ہو، اگر کچھ مال لگے ہاتھ مل جانے والا ہوتا اور سفر بھی معمولی ہوتا تو یہ لوگ (منافقین) ضرور آپ کے ساتھ ہو لیتے ہیں لیکن انھیں مسافت ہی دور دراز معلوم ہوئی اور یہ لوگ عنقریب اللہ کی قسم کھا جائیں گے" الآیۃ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ نکلو اللہ کی راہ میں تو تم زمین سے لگے جاتے ہو۔ کیا تم دنیا کی زندگی پر بمقابلہ آخرت کے راضی ہوگئے۔ سو دنیا کی زندگی کا سامان صرف دنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کی زندگی کے مقابلے میں بہت ہی قلیل ہے۔ اللہ کے ارشاد "اور اللہ ہر شے پر قادر ہے" تک۔ ابن عباس رض سے (پہلی آیت کی تفسیر میں) منقول ہے کہ جماعتیں بنا کر گروہ در گروہ جہاد کے لیے نکلو، کہا جاتا ہے کہ ثبات کا واحد ثبہ ہے۔

لہ دونوں آیتیں غزوہ تبوک سے متعلق ہیں۔ تبوک مدینہ کے شمال میں شام کی سرحد پر ایک مقام کا نام ہے۔ مدینہ منورہ سے تبوک کی مسافت منزلوں کی تھی شام پر اس وقت میسحوں کی حکومت تھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہو کر مدینہ واپس ہوئے تو آپ کو اطلاع ملی کہ کچھ فوجیں تبوک میں جمع ہو رہی ہیں اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں معروف ہیں۔ آپ نے خود ہی بڑھ کر مقابلہ کرنا چاہا۔ چنانچہ تیس ہزار کی جمعیت آپ کے ساتھ ہوگئی لیکن موسم شدید گرمی کا تھا، فصل کے پکنے اور کٹنے کا زمانہ تھا جس پر مدینہ کی معیشت بڑی حد تک منحصر تھی۔ ایک طرف تو مقابلہ ایک با قاعدہ فوج سے تھا اور وہ بھی اپنے وقت کی بڑی سلطنت کی فوج تھی اور مسافت بھی دور دراز، قدرۃ بعضوں کی ہمتیں جواب دے گئیں اور منافقین تو خوب خوب رنگ لائے، پھر بھی جب لشکر کفار کو حالات کی ناموافقت کے باوجود مسلمانوں کی اس مستعدی کا علم ہوا تو خود ہی ان کے حوصلے پست ہوگئے اور انھیں جرأت لشکر کشی کی نہ ہوئی۔ لشکر اسلام ایک مدت تک انتظار کے بعد واپس چلا آیا۔

۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ؕ

۹۰ - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ فتح ہونے کے بعد (آپ مکہ سے مدینہ کے لیے) ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ مکہ بھی مسلمانوں کی سلطنت کے تحت آگیا ہے، لیکن خلوص نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے، اس لیے جب کہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ۔

*****

باب ۷۳ اَلْكَافِرُ یَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ یُسْلِمُ فَیُسَدِّدُ بَعْدُ وَیُقْتَلُ ؕ

۷۳ - ایک کافر مسلمان کو شہید کرنے کے بعد اسلام لاتا ہے اسلام پر ثابت قدم رہتا ہے اور پھر خود (اللہ کے راستے میں) شہید ہوتا ہے۔

*****

۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْتَشْهَدُ ؕ

۹۱ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابو الزناد نے انھیں عرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ایسے دو اشخاص پر مسکرا پڑتا ہے[1] کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں پہلا اللہ کے راستے میں جنگ میں شریک ہوتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے (اس لیے جنت میں جاتا ہے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول کر لیتا ہے (یعنی قاتل مسلمان ہو جاتا ہے) اور وہ بھی شہید ہوتا ہے۔

۹۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَیْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوْهَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْهِمْ لِیْ فَقَالَ بَعْضُ بَنِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰی عَلَیْنَا

۹۲ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عنبسہ بن سعید نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خیبر میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ خیبر فتح ہو چکا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا بھی مال غنیمت میں حصہ لگائیے۔ سعید بن العاص کے صاحبزادے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا، یا رسول اللہ! ان کا حصہ نہ لگائیے اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یہ شخص تو ابن قوقل (نعمان بن مالک رض) کا قاتل ہے (احد کی لڑائی میں) ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہا، کتنی عجیب بات ہے ایک وبر

[1] یعنی ضابطہ تو یہ ہے کہ قاتل اور مقتول ایک ساتھ جنت یا جہنم میں جمع نہ ہوں گے، اگر مقتول اور شہید (اللہ کے راستے میں ہوا ہے) تو یقیناً ایسے انسان کا قاتل جہنم میں جائے گا لیکن خداوند قادر و توانا خود اپنی قدرت کے عجائبات ملاحظہ فرماتا ہے اور اسے ہنسی آجاتی ہے، ایک شخص نے کافروں کی طرف سے لڑتے ہوئے ایک مسلمان مجاہد کو شہید کر دیا پھر خدا کی قدرت کہ اسے بھی ایمان کی دولت نصیب ہوئی اور اس کے بعد وہ مسلمانوں کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا ہے اور اس طرح قاتل اور مقتول دونوں جنت میں داخل کیے جاتے ہوں اور خداوند قدوس جب اپنی قدرت کا یہ عجوبہ دیکھتا ہے تو اسے خود ہی ہنسی آجاتی ہے۔

مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلَى يَدَيْهِ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّعِيدِيُّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ.

ڑلی سے چھوٹا ایک عرب کا جانور جس کی دم اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں) جو ضان پہاڑی سے آنے والوں کے ساتھ اُتر آیا ہے۔ مجھ پر ایک مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت دی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بچا لیا۔ عنبسہ نے بیان کیا کہ اب مجھے یہ نہیں معلوم کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کا بھی حصہ لگایا یا نہیں۔ سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے سعیدی نے اپنے دادا کے واسطے سے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رح) نے کہا کہ سعیدی سے مراد عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔

بَابٌ ۷۴ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

۷۴۔ جس نے روزے پر غزوے کو ترجیح دی۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى.

۹۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں غزوات میں شرکت کے خیال سے روزے (نفلی) نہیں رکھتے تھے لیکن آپ کی وفات کے بعد میں نے انھیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے سوا روزے کے بغیر نہیں دیکھا۔

بَابٌ ۷۵ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

۷۵۔ قتل کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں سمی نے، انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون کی بیماری میں ہلاک ہونے والا، پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا، ڈوب کر مرجانے والا، دب کر مرجانے والا، اور اللہ کے راستے میں شہادت پانے والا[1]

۹۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۹۵۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں عاصم نے خبر دی، انھیں حفصہ بنت سیرین نے اور انھیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

بَابٌ ۷۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي

۷۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مسلمانوں کے وہ افراد جو کسی عذر واقعی کے بغیر غزوہ کے موقع پر اپنے گھروں میں آ بیٹھے رہے، یہ لوگ اللہ کے

[1] احادیث مختلف ہیں بعض میں شہادت کی سات قسموں کا بصراحت ذکر ہے اور مصنف رح نے عنوان انھیں احادیث کے پیش نظر لگایا ہے لیکن چونکہ یہ احادیث بیان کی شرائط پر پوری نہیں اترتی تھیں اس لیے انھیں عنوان کے تحت نہ لا سکے۔ مقصد یہ ہے کہ شہادت صرف جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جانے پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ یہ بات دوسری ہے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پانے کا درجہ بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔

الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ - إِلَى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا ۞

راستے میں اپنے مال اور اپنی جان کی قربانی دے کر جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مال اور جان کے ذریعہ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے یوں اللہ تعالیٰ کا اچھا وعدہ سب کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد غفوراً رحیماً تک۔

۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رض يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ۞

۹۶ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الخ (ترجمہ اوپر گذر چکا) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (کاتب وحی) کو بلایا۔ آپ ایک چوڑی[1] ہڈی لے کر حاضر ہوئے اور اس آیت کو لکھا اور ابن ام مکتوم رض نے جب آپ سے نابینا ہونے کی شکایت کی تو آیت غیر اولی الضرر کے اضافہ کے ساتھ یوں نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ

۹۷ - ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سہل بن سعد زہری رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے مروان بن حکم (خلیفہ اور اس وقت کے) کو مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو ان کے قریب گیا اور پہلو میں بیٹھ گیا، پھر انھوں نے ہمیں خبر دی کہ زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ یہ آیت لکھوائی لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاھدون فی سبیل اللہ، انھوں نے بیان کیا کہ پھر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور حضور اکرم اس وقت مجھ سے آیت لکھوا رہے تھے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھ میں جہاد کی استطاعت ہوتی تو میں بھی جہاد میں شریک ہوتا، وہ نابینا تھے۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی، اس وقت حضور اکرم کی ران میری ران پر تھی (آپ وحی کی شدت کی وجہ سے) آپ کی ران کا اتنا بوجھ محسوس ہوا کہ مجھے ڈر ہو گیا تھا کہ کہیں میری ران پھٹ نہ جائے۔ اس کے بعد

---

[1] اس دور میں چونکہ کاغذ کا وجود نہیں تھا اس لیے ہڈی یا اور بہت سی چیزوں پر خاص طریقے استعمال کرنے کے بعد اس طرح لکھا جاتا تھا کہ صاف پڑھا جایا کرتا تھا اور کتابت بھی ایک طویل زمانہ تک باقی رہتی تھی۔

فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ؃

وہ کیفیت آپ سے ختم ہوئی تو اللہ عزوجل نے آیت "غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ" نازل فرمائی۔

باب ۷۷ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ ؃

۷۷ ۔ جنگ کے موقع پر صبر و استقامت ۔

۹۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا ؃

۹۸ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن نضر نے کہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے (عمر بن عبیداللہ کو) لکھا اور میں نے تحریر پڑھی کہ آپ نے فرمایا ہے "جب تمہاری کفار سے (جنگ میں) مڈبھیڑ ہو تو صبر و استقامت سے کام لو"۔

باب ۷۸ التَّحْرِيضِ عَلَى الْقِتَالِ ۔ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ؃

۷۸ ۔ جہاد کی ترغیب ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مسلمانوں کو جہاد کے لیے تیار کیجئے"۔

۹۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةْ

فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ ؎

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

۹۹ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا، کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ خندق شروع ہونے سے کچھ پہلے جب خندق کی کھدائی ہو رہی تھی) خندق کی طرف تشریف لائے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین سردی کے باوجود صبح ہی صبح خندق کھودنے میں مشغول ہیں۔ ان کے پاس غلام بھی نہیں تھے جو ان کی اس کھدائی میں مدد کرتے۔ جب حضور اکرمؐ نے ان کی تھکن اور بھوک کو دیکھا تو آپ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کی آپ مغفرت فرمائیے۔ صحابہؓ نے اس کے جواب میں کہا "ہم وہ ہیں، جنھوں نے محمد کے ساتھ اس وقت تک جہاد کرنے کا عہد کیا ہے جب تک ہماری جان میں جان ہے"، (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم)

باب ۷۹ حَفْرِ الْخَنْدَقِ ؃

۷۹ ۔ خندق کی کھدائی

۱۰۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ؃ عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةْ

فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ ؃

۱۰۰ ۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (جب تمام عرب کے مدینہ منورہ پر حملہ کا خطرہ ہوا تو) مدینہ کے اردگرد مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مشغول ہو گئے۔ مٹی اپنی پشت پر لاد لاد کر منتقل کرتے تھے اور (یہ رجز) پڑھتے تھے "ہم وہ ہیں جنھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس وقت تک اسلام کے لیے بیعت کی جب تک ہماری جان میں جان ہے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس رجز کے جواب میں یہ دعا فرماتے "اے اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا اور کوئی بھلائی نہیں پس آپ انصار اور مہاجرین کو برکت عطا فرمائیے

١٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُولُ:
"لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا"

١٠٢ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ:
لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ÷ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلِ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا ÷ وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ÷ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

باب ٨٠ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ.

١٠٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ وَقَالَ مُوسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

باب ٨١ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

١٠٤ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

١٠١ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (خندق کھودتے ہوئے) مٹی منتقل کر رہے تھے اور فرما رہے تھے "اے اللہ اگر آپ ہدایت نہ فرماتے تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی"۔

١٠٢ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحٰق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر دیکھا کہ آپ مٹی (جو کھودنے کی وجہ سے نکلتی تھی) منتقل کر رہے تھے مٹی سے آپ کے پیٹ کی سفیدی چھپ گئی تھی اور آپ فرما رہے تھے "اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی۔ اور ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے۔ آپ ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما دیجئے۔ اور اگر دشمنوں سے مدبھیڑ ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرمائیے جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے جب وہ کوئی فتنہ بپا کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کی نہیں مانتے۔

٨٠ - جو شخص کسی عذر کی وجہ سے غزوے میں شریک نہ ہو سکا۔

١٠٣ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے۔ (مصنفؒ حدیث کی دوسری سند بیان کرتے ہیں) ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، یہ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوے پر تھے تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں، لیکن ہم کسی بھی گھاٹی یا وادی میں (جہاں کہیں) چلیں وہ (معنوی طور پر) ہمارے ساتھ ہیں کہ وہ صرف عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آ سکے ہیں۔ اور موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو عبد اللہ (امام مصنف رح) کہتا ہے کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

٨١ - اللہ تعالیٰ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔

١٠٤ - ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح نے

وَسُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ؛

بابٌ ۸۲ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ ؛

۱۰۵ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ أَيْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ ؛

۱۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا فَبَدَأَ بِإِحْدَاهُمَا وَثَنَّى بِالْأُخْرَى فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يُوحَى إِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرَ ثُمَّ إِنَّهُ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ ؟ آنِفًا أَوَخَيْرٌ هُوَ ثَلَاثًا إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ وَإِنَّهُ كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ

خبردی، ان دونوں حضرات نے نعمان بن ابی عیاش سے سنا، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں[1] (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن بھی روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال تک محفوظ رکھے گا۔

۸۲ - اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت ۔

۱۰۵ - ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک جوڑا (کسی چیز کا) خرچ کیا تو اسے جنت کے داروغہ بلائیں گے، جنت کے ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف بلائے گا) کہ اے فلاں، اس دروازے سے آئیے اس پر ابوبکر رض بولے، یا رسول اللہ! پھر تو اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہیگا آں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم بھی اُنھیں میں سے ہوگے ۔

۱۰۶ - ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی' ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میرے بعد تم پر دنیا کی جو برکتیں کھول دی جائیں گی میں تمھارے بارے میں اس سے خوفزدہ ہوں (کہ کہیں تم اس میں مبتلا نہ ہو جاؤ) اس کے بعد آپ نے دنیا کی رنگینیوں کا ذکر کیا، پہلے دنیا کی برکات کا ذکر کیا پھر اس کی رنگینیوں کا بیان کیا۔ اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بھلائی برائی پیدا کردی گی؟ حضورؐ اس پر تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہوگئے، ہم نے سمجھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، سب لوگ خاموش ہوگئے، جیسے ان کے سروں پر پرندے ہوں۔ (یعنی سارا ماحول ساکت وصامت تھا) اس کے بعد آپؐ نے چہرہ مبارک سے پسینہ صاف کیا اور دریافت فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے ؟ کیا یہی (مال اور دنیا کی برکات) خیر ہے ؟ تین مرتبہ آپؐ نے یہی جملہ فرمایا پھر ارشاد فرمایا) بلاشبہ حقیقی خیر کے برگ وبار جب بھی سامنے آئیں گے تو وہ خیر ہی ہوں گے لیکن کھیتوں میں جو ہریالی اُگتی ہے تو وہ کبھی کبھی (چرنے والے جانوروں کے لیے پیٹ زیادہ بھر جانے کی وجہ سے ہلاکت کا باعث بھی ہوجاتی ہے یا انھیں ہلاکت کے قریب کردیتی ہے) البتہ ہریالی چرنے والے جو جانور اس طرح چرتے ہوں کہ جب ان کے دونوں کوکھ بھر جائیں تو وہ سورج کی طرف منہ کرکے جگالی کرلیں اور چری کو لید اور پیشاب کی صورت

---

[1] فی سبیل اللہ جس کا ترجمہ ہم نے "اللہ کے راستے میں" کیا ہے۔ اس سے مراد امام بخاری رح کے نزدیک قرآن وحدیث میں جہاد سے ہے اور ان احادیث میں بھی وہی مراد ہے

حُلْوَةٌ وَ نِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ فَجَعَلَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْیَتَامٰی وَ الْمَسَاكِیْنِ وَ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ بِحَقِّهٖ فَهُوَ كَالْاٰكِلِ الَّذِیْ لَا یَشْبَعُ وَ یَكُوْنُ عَلَیْهِ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛

باب ۸۳ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا اَوْ خَلَفَهٗ بِخَیْرٍ ؛

۱۰۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُسْرُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا ؛

۱۰۸ - حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ یَدْخُلُ بَیْتًا بِالْمَدِیْنَةِ غَیْرَ بَیْتِ اُمِّ سُلَیْمٍ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِیَ ؛

باب ۸۴ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ ؛

۱۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَنَسٍ قَالَ وَ ذَكَرَ یَوْمَ الْیَمَامَةِ قَالَ اَتٰی اَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَیْهِ وَهُوَ یَتَحَنَّطُ فَقَالَ یَا عَمِّ مَا یَحْبِسُكَ اَنْ لَّا تَجِیْءَ قَالَ اَلْاٰنَ یَا ابْنَ اَخِیْ وَجَعَلَ یَتَحَنَّطُ یَعْنِیْ مِنَ الْحَنُوْطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِیْ

میں نکال دیں اور پھر چرنے لگیں (تو وہ ہلاکت سے محفوظ رہتے ہیں) اسی طرح یہ مال بھی شاداب اور شیریں ہے اور مسلمان کا مال کتنا عمدہ ہے جسے اُس نے حلال طریقوں سے جمع کیا ہو اور پھر اللہ کے راستے میں اسے (جہاد کے لیے) یتیموں کے لیے اور مسکینوں کے لیے وقف کر دیا ہو، لیکن جو شخص مال کو ناجائز طریقوں سے جمع کرتا ہے تو وہ ایک ایسا کھانے والا ہے جو کبھی آسودہ نہیں ہوگا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ بن کر آئے گا۔

۸۳ - جس نے کسی غازی کو ساز و سامان سے لیس کیا یا خیر خواہی کے ساتھ اس کے گھر بار کی نگرانی کی۔

۱۰۷ - ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بسر بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والے کو ساز و سامان مہیا کیا گویا وہ غزوہ میں شریک ہوا اور جس نے خیر خواہانہ طریقہ پر غازی کے گھر بار کی نگرانی کی تو گویا وہ بھی خود غزوہ میں شریک ہوا۔

۱۰۸ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ام سلیم رض (والدہ انس رض) کے گھر کے سوا (اور کسی کے یہاں بکثرت) نہیں جایا کرتے تھے۔ آپ کی ازواج مطہرات کا اس سے استثنا ہے۔ حضور اکرم سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے، اس کا بھائی (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) میرے ساتھ تھا اور وہ شہید کر دیا گیا تھا۔

۸۴ - جنگ کے موقع پر حنوط ملنا

۱۰۹ - ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن انس نے بیان کیا۔ جنگ یمامہ (مسیلمہ کذاب اور مسلمانوں کی لڑائی ابو بکر رض کے عہد خلافت میں) کا وہ ذکر کرتے تھے۔ بیان کیا کہ انس بن مالک رض ثابت بن قیس رض کے یہاں گئے (انھوں نے اپنی ران کھول رکھی تھی اور حنوط مل رہے تھے) انس رض نے کہا چچا! اب تک آپ کیوں نہیں تشریف لائے؟ انھوں نے جواب دیا کہ بیٹے! ابھی آتا ہوں اور وہ حنوط لگانے لگے پھر تشریف لائے اور بیٹھ گئے (مراد صف میں شرکت سے ہے)

الْحَدِيْثِ اِنْكِشَافَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُّجُوْهِنَا حَتّٰى نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رض

انس رض نے گفتگو کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف کچھ شکست خوردگی کے آثار کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ تاکہ ہم کافروں سے دست بدست لڑیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایسا کبھی نہیں کرتے تھے (یعنی پہلی صف کے لوگ ڈٹ کر لڑتے تھے اور شکست خوردگی کا ہرگز مظاہرہ نہیں ہونے دیتے تھے) تم نے اپنے دشمنوں کو بہت بری چیز کا عادی بنا دیا ہے۔ روایت کیا اس کو حماد نے ثابت سے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

بَابُ ۸۵ فَضْلُ الطَّلِيْعَةِ

۸۵۔ جاسوس دستہ کی فضیلت

۱۱۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

۱۱۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا۔ دشمن کے لشکر کی خبر میرے پاس کون لا سکتا ہے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں۔ آپ نے دوبارہ پوچھا دشمن کے لشکر کی خبر کون لائے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری (مخصوص اور قریبی اصحاب) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

بَابُ ۸۶ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيْعَةُ وَحْدَهٗ

۸۶۔ کیا جاسوسی کے لیے کسی ایک شخص کو تنہا بھیجا جا سکتا ہے؟

۱۱۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ اَظُنُّهٗ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

۱۱۱۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے ابن منکدر نے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو دعوت دی۔ صدقہ (امام بخاری کے استاد) کہتے تھے کہ میرا خیال ہے غزوہ خندق کا واقعہ ہے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس پر لبیک کہا پھر آپ نے بلایا اور زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا پھر تیسری مرتبہ آپ نے بلایا اور اس مرتبہ بھی زبیر رض نے لبیک کہا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں رضی اللہ عنہ۔

بَابُ ۸۷ سَفَرُ الْاِثْنَيْنِ

۸۷۔ دو آدمیوں کا سفر

۱۱۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اَنَا وَصَاحِبٍ لِّيْ اَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

۱۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد حذاء نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے واپس ہوئے تو آپ نے ہم سے فرمایا، ایک میں تھا اور دوسرے میرے ساتھی (دونوں سفر میں جا رہے تھے) کہ ایک اذان دے اور اقامت کہے اور تم دونوں میں جو بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔

باب ۸۸ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۸۸ - قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی۔

۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱۱۳ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی کیونکہ اس سے جہاد میں کام لیا جاتا رہے گا۔

۱۱۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَابْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ

۱۱۴ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین اور ابن ابی السفر نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی۔ سلیمان نے شعبہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے عروہ بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ نے اس روایت کی متابعت (جس میں بجائے ابن الجعد کے ابن ابی الجعد ہے) مسدد نے ہشیم کے واسطہ سے کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عروہ بن ابی الجعد نے۔

۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ

۱۱۵ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کی پیشانی میں برکت ہے۔

باب ۸۹ الْجِهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۸۹ - جہاد کا حکم ہمیشہ باقی رہے گا، خواہ مسلمانوں کا امیر عادل ہو یا ظالم، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر و برکت قائم رہے گی[1]

۱۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

۱۱۶ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عروہ بارقی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خیر و برکت قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ رہے گی۔ اسی طرح ثواب اور مال غنیمت بھی۔

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گھوڑے میں جو خیر و برکت کے متعلق حدیث آئی ہے وہ اس کے آلہ جہاد ہونے کی وجہ سے ہے اور جب قیامت تک اس میں خیر و برکت قائم رہے گی تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جہاد کا حکم بھی قیامت باقی رہے گا اور چونکہ قیامت تک آنے والا ہر دور خیر نہیں ہو سکتا بلکہ اچھا اور برا دونوں طرح ہوگا اس لیے مسلمانوں کے امراء بھی کبھی صالح اور اسلامی شریعت کے پوری طرح پابند ہوں گے اور کبھی ایسے نہیں ہوں گے لیکن جہاد کا سلسلہ کبھی نہ بند ہونا چاہیئے کیونکہ یہ اعلاء کلمۃ اللہ اور دنیا و آخرت میں سرمایہ کا ذریعہ ہے، اس لیے حق کے مفاد کے پیش نظر ظالم حکمرانوں کی قیادت میں بھی جہاد کیا جائے گا اور ایک شخص کے ذاتی نقصان کو جماعت کے لیے نظر انداز کر دیا جائے گا۔

باب ۹۰ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ

۱۱۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۹۱ اِسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ

۱۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَآهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا

***

۱۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

۹۰ - جس نے گھوڑا پالا - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ" کی روشنی میں -

۱۱۷ - ہم سے علی بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، انھیں طلحہ بن ابی سعید نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعید مقبری سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ اور ان کے وعدہ کو سچا جانتے ہوئے اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) گھوڑا پالا تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا اور اس کا بول و براز سب قیامت کے دن اس کی میزان میں ہوگا (یعنی سب پر ثواب ملے گا)

۹۱ - گھوڑوں اور گدھوں کے نام

۱۱۸ - ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (صلح حدیبیہ کے موقع پر) نکلے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے تھے، ان کے دوسرے تمام ساتھی تو محرم تھے (عمرہ کے لیے) لیکن انھوں نے خود احرام نہیں باندھا تھا، ان کے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا، ابو قتادہ رض کی اس پر نظر پڑنے سے پہلے، ان حضرات کی نظر اگرچہ اس پر پڑی تھی لیکن انھوں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ لیکن ابو قتادہ رض اسے دیکھتے ہی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ ان کے گھوڑے کا نام جرادہ تھا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کوئی ان کا کوڑا اٹھا کر انھیں دے دے (جسے لیے بغیر وہ سوار ہو گئے تھے) ان لوگوں نے اس کا انکار کیا۔ محرم ہونے کی وجہ سے شکار میں کسی قسم کی بھی مدد نہیں پہنچانا چاہتے تھے۔ اس لیے انھوں نے خود ہی لے لیا اور گورخر پر حملہ کرکے اس کی کونچیں کاٹ دیں، ذبح کرنے اور پکانے کے بعد انھوں نے خود بھی اس کا گوشت کھایا اور دوسرے ساتھیوں نے بھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب یہ لوگ آپ کے ساتھ ہو لئے اور واقعہ کا ذکر کیا) تو حضور اکرم نے دریافت فرمایا، کیا اس کا گوشت تمہارے پاس بچا ہوا بھی باقی ہے؟ ابو قتادہ رض نے کہا کہ اس کی ران ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہ گوشت تناول فرمایا۔

۱۱۹ - ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عیسیٰ نے

مَعْنُ ابْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اُبَىُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ ؛

حدیث بیان کی، ان سے ابی بن عباس بن سہل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے دادا (سہل بن سعد رض ساعدی) کے واسطے سے بیان کیا کہ ہمارے باغ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا رہتا تھا جس کا نام لُحیف تھا۔

۱۳۰ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهٗ عُفَيْرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِىْ حَقَّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا ؛

۱۳۰ ۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن آدم سے سُنا، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس گدھے پر سوار تھے میں اس پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس گدھے کا نام عفیر تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ! کیا میں اس کی لوگوں کو بشارت نہ دے دوں؟ آں حضورؐ نے فرمایا، لوگوں کو اس کی بشارت نہ دو ورنہ (غلط طریقہ پر) اعتماد کر بیٹھیں گے اور اعمال سے نفرت برتیں گے۔

۱۳۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَّنَا يُقَالُ لَهٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنٰهُ لَبَحْرًا ؛

۱۳۱ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سُنا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رات کے وقت مدینہ میں کچھ خطرہ سا محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا (ابوطلحہ رض کا جو آپ کے عزیز تھے) گھوڑا عاریۃً منگوایا، گھوڑے کا نام مندوب تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ خطرہ تو ہم نے کوئی نہیں دیکھا، البتہ یہ گھوڑا تو سمندر ہے۔

بَابٌ ۹۲ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ ؛

۹۲ ۔ گھوڑے کی نحوست سے متعلق احادیث ۔

۱۳۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِىْ ثَلٰثَةٍ فِى الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ ؛

۱۳۲ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپؐ نے فرمایا تھا کہ نحوست صرف تین چیزوں میں ہے۔ گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں[1]۔

---

[1] عام طور سے احادیث میں انہی تین چیزوں کو نحوس بتایا گیا ہے البتہ ام سلمہ رض کی ایک روایت میں تلوار میں بھی نحوست کا ذکر ہے۔ ان احادیث کے تعلق طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف خبر کے طور پر یہ فرمایا تھا، انشاء یا کوئی حکم نہیں ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رض کے سامنے جب مذکورہ حدیث کا ذکر ہوا تو آپ نے اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا کہ آنحضورؐ نے تو صرف اتنا فرمایا تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں عام طور سے ان تین چیزوں میں نحوست سمجھی جاتی تھی، آپؐ نے یہ ہرگز نہیں فرمایا تھا کہ اس میں کوئی واقعیت بھی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلام نے اصلاً ہر طرح کی بدشگونی اور نحوست کی نفی کر دی ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ نحوست اور بدشگونی قطعاً لایعنی چیزیں ہیں۔ نحوست وغیرہ کا تصور خالص جاہلیت کی پیداوار تھا اور جب آپ نے خود نفی کر دی تھی تو پھر اس کی ہمت افزائی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۱۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ الشُّؤْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْکَنِ ؎

۱۲۳ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن ابی حازم بن دینار نے، ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر (نحوست) کسی چیز میں ہو سکتی تو عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوتی چاہیے تھی۔

بَابُ ۹۳ اَلْخَیْلُ لِثَلٰثَۃٍ وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَا وَزِیْنَۃً ؎

۹۳ - گھوڑے کے مالک تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور گھوڑے، خچر اور گدھے (اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے) تاکہ تم ان پر سوار بھی ہوا کرو اور زینت بھی رہے"

۱۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُسْلَمَۃَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ لِثَلٰثَۃٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَطَالَ فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَۃٍ فَمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِھَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَۃِ کَانَتْ لَہٗ حَسَنَاتٌ وَلَوْ اَنَّھَا قَطَعَتْ طِیَلَھَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ اَرْوَاثُھَا وَاٰثَارُھَا حَسَنَاتٍ لَہٗ وَلَوْ اَنَّھَا مَرَّتْ بِنَھَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَھَا کَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَہٗ وَرَجُلٌ رَبَطَھَا فَخْرًا وَّرِئَاءً وَّنِوَاءً لِاَھْلِ الْاِسْلَامِ فَھِیَ وِزْرٌ عَلٰی ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْھَا اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْجَامِعَۃُ الْفَاذَّۃُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ؎

۱۲۴ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زید بن اسلم نے ان سے صالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے تین طرح کے لوگوں کی ملکیت میں ہوتے ہیں بعض لوگوں کے لیے وہ باعث اجر و ثواب ہیں اور بعضوں کے لیے پردہ ہیں اور بعضوں کے لیے وبال جان ہیں جس کے لیے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں (استعمال کے لیے) اسے پالتا ہے پھر جہاں خوب چری ہوتی ہے یا (یہ فرمایا کہ) کسی شاداب جگہ اس کی رسّی کو خوب لمبی کر کے باندھتا ہے (تاکہ چاروں طرف سے چر سکے) تو گھوڑا اس کی چری کی جگہ سے یا اس شاداب جگہ سے اپنی رسّی میں بندھا ہوا جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے مالک کو اس کی وجہ سے حسنات ملتی ہیں اور اگر وہ گھوڑا اپنی رسی تڑا کر ایک یا دو شوط بھاگ جائے تو اس کی لید اور اس کے آثار قدم میں بھی مالک کے لیے حسنات ہیں اور اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گذرے اور اس میں پانی پی لے تو اگرچہ مالک نے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو پھر بھی اس سے حسنات ملتی ہیں۔ دوسرا شخص وہ ہے جو گھوڑا فخر دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں باندھتا ہے تو یہ اس کے لیے وبال جان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اس جامع اور منفرد آیت کے سوا اس کے متعلق اور کچھ نازل نہیں ہوا ہے کہ "جو کوئی بھی ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر

بقیہ حاشیہ :- بعض محدثین نے لکھا ہے کہ اگر اسے خبر کی بجائے ایک حکم مان لیا جائے، پھر بھی اس سے مقصود جاہلیت کی نحوست نہیں ہے، بلکہ ان تینوں چیزوں میں نحوست کی تخصیص سے مقصود یہ ہے کہ یہ تینوں چیزیں یا بروایت ام سلمہ رض چوتھی چیز تلوار، ہر شخص کی زندگی کے اہم عناصر ہیں اور پوری زندگی میں انسان کا ان سے سابقہ رہتا ہے، گھوڑا اور تلوار خاص طور سے عرب کی زندگی کے اہم عناصر تھے۔ اس لیے بعض اوقات کسی خاص شخص کو کوئی خاص چیز ناموافق بھی آجاتی ہے اور جب کوئی چیز موافق نہ آئے تو اسے ترک کر دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔ پس حدیث میں نحوست (شوم) سے مراد صرف عدم موافقت و مطابقت ہی ہے، اس سے زیادہ نہیں اور ان تین چیزوں کا ذکر، ان کی اہمیت اور ضروریات زندگی میں سے ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں کبھی کبھی آدمی مبتلا ہو جاتا ہے۔

باب ٩٤ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْغَزْوِ

١٢٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ أَبُو عَقِيلٍ لَا أَدْرِي غَزْوَةً أَوْ عُمْرَةً فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيُعَجِّلْ قَالَ جَابِرٌ فَأَقْبَلْنَا وَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ لِي أَرْمَكَ لَيْسَ فِيهِ شِيَةٌ وَالنَّاسُ خَلْفِي فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضَرَبَهُ بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِيرُ مَكَانَهُ فَقَالَ أَتَبِيعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ ؞

باب ٩٥ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ

وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ ؞

١٢٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ

بھی برائی کرے گا، اس کا بدلہ پائے گا"

٩٤ - جس نے غزوہ کے موقعہ پر دوسرے کے جانور کو مارا

١٢٥ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالمتوکل ناجی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنا ہے، ان میں سے مجھ سے بھی کوئی حدیث بیان کیجیے، انھوں نے بیان کیا کہ میں حضور اکرم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا، ابوعقیل نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ (یہ سفر) غزوہ کے لیے تھا یا عمرہ کے لیے (واپس ہوتے ہوئے) جب (مدینہ منورہ) دکھائی دینے لگا تو حضور اکرم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر جلدی جانا چاہیے وہ جا سکتا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم پھر آگے بڑھے میں اپنے ایک سیاہی مائل سرخ اونٹ پر سوار تھا۔ اونٹ بالکل بے عیب تھا۔ دوسرے لوگ میرے پیچھے تھے میں اسی طرح چل رہا تھا کہ اونٹ رک گیا (تھک کر) حضور اکرم نے فرمایا جابر! ٹھہر جاؤ، پھر آپ نے اپنے کوڑے سے اونٹ کو مارا اور اونٹ اپنی جگہ سے اچھل پڑا، پھر آپ نے دریافت فرمایا یہ اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا کہ ہاں، جب مدینہ پہنچے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کی خدمت میں پہنچا اور "بلاط" کے ایک کنارے میں نے اونٹ باندھ دیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یہ آپ کا اونٹ ہے۔ پھر آپ باہر تشریف اور اونٹ کو گھمانے لگے اور فرمایا کہ اونٹ تو ہمارا ہی ہے۔ اس کے بعد آں حضور نے چند اوقیے سونا مجھے دلوایا اور دریافت فرمایا قیمت پوری مل گئی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا، اب قیمت اور اونٹ (دونوں) تمھارے ہیں۔

٩٥ - سرکش جانور اور گھوڑے کی سواری۔ راشد بن سعد نے بیان کیا کہ سلف (نر) گھوڑے کی سواری پسند کرتے تھے، کیونکہ وہ دوڑتا بھی تیز ہے اور جری بھی بہت ہوتا ہے۔

١٢٦ - ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مدینہ میں (ایک رات) کچھ خوف اور گھبراہٹ ہوئی (دشمن کے حملہ کے خطرہ کی وجہ سے) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا عاریۃً لیا۔ اس گھوڑے کا نام

مَنْدُوْبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا ؏

مندوب تھا۔ آپ اس پر سوار ہوئے اور واپس آکر فرمایا کہ خوف کی تو کوئی بات ہمیں محسوس نہیں ہوئی، البتہ یہ گھوڑا (جیسے) دریا ہے۔

بَابُ ۹۶ سِهَامِ الْفَرَسِ ؏

۱۲۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِيْنِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ ؏

۹۶ - گھوڑے کا حصہ

۱۲۷ - ہم سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت سے) گھوڑے کے دو حصے لگائے تھے اور اس کے مالک کا ایک حصہ[1]۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گھوڑے کا اور خصوصاً ترکی گھوڑے کا بھی حصہ لگایا جائے گا (مال غنیمت میں سے) اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ "اور گھوڑے، خچر اور گدھے ہم نے پیدا کیے، تاکہ تم ان کی سواری کرو"۔ اور (کسی ایک شخص کے لیے) ایک گھوڑے سے زیادہ کا حصہ نہیں لگایا جائے گا۔

بَابُ ۹۷ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ ؏

۱۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَأَمَّا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ؏

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ؏ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

۹۷ - لڑائی کے موقع پر جس کے ہاتھ میں کسی دوسرے کے گھوڑے کی لگام ہے۔

۱۲۸ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سہل بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو اسحاق نے کہ ایک شخص نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا حنین کی لڑائی کے موقع پر آپ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرار نہیں ہوئے تھے۔ ہوازن کے لوگ (جن سے اس لڑائی میں سابقہ تھا) بڑے تیرانداز تھے، جب ہمارا ان سے سامنا ہوا تو ہم نے حملہ کر کے انہیں شکست دیدی پھر مسلمان غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور دشمنوں نے تیروں کی ہم پر بارش شروع کر دی پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ میرا خود مشاہدہ ہے کہ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے، ابو سفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ "میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں میں عبد المطلب کی اولاد ہوں"۔

بَابُ ۹۸ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّابَّةِ ؏

۱۲۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ

۹۸ - جانور کا رکاب اور غرز[2]۔

۱۲۹ - ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث کا بیان کیا، ان سے ابو اسامہ نے ان

---

[1] امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ امام اگر مصلحت دیکھے تو ایسا کر سکتا ہے، ویسے یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے، کیونکہ بہرحال گھوڑے کو انسان پر فضیلت دینے کی کوئی وجہ نہیں۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مال غنیمت تقسیم کرتے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غازیوں کو دو طبقوں میں تقسیم کر دیا تھا، ایک وہ جن کے پاس گھوڑا تھا، انہیں تو آپ نے دو حصے دیئے اور جو پیدل تھے جنہیں آپ نے صرف ایک حصہ دیا۔

[2] غرز بھی رکاب ہی کو کہتے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ رکاب اگر لوہے یا لکڑی کا ہو تو اسے رکاب کہتے ہیں لیکن اگر چمڑے کا ہو تو اسے غرز کہتے ہیں۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ؛

سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پائے مبارک غرز (رکاب) میں ڈالا اور ناقہ آپ کو لے کر سیدھی اٹھ گئی تو آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے پاس لبیک کہا (احرام باندھا)

باب ۹۹ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعُرْيِ ؛

۹۹ - گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہونا

۱۳۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ اِسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ ؛

۱۳۰ - ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کی ننگی پشت پر جس پر زین نہیں تھی سوار ہو کر صحابہ سے آگے نکل گئے تھے۔ آں حضور ؐ کی گردن مبارک میں تلوار لٹک رہی تھی۔

باب ۱۰۰ الْفَرَسِ الْقَطُوفِ ؛

۱۰۰ - سست رفتار گھوڑا۔

۱۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ أَوْ كَانَ فِيهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارَى ؛

۱۳۱ - ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک مرتبہ (رات میں) اہل مدینہ کو خطرہ ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے، گھوڑا سست رفتار تھا یا راوی نے کہا کہ اس کی رفتار میں سستی تھی، پھر حضور اکرم ؐ واپس ہوئے تو فرمایا کہ ہم نے تو تمہارے اس گھوڑے کو دریا پایا (بڑا ہی تیز رفتار تھا) چنانچہ اس کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا۔

باب ۱۰۱ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ ؛

۱۰۱ - گھوڑ دوڑ۔

۱۳۲ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ أَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَأَجْرَى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَبَيْنَ ثَنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ ؛

۱۳۲ - ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کئے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کرائی تھی اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی تھی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گھوڑ دوڑ میں شریک ہونے والوں میں، میں بھی تھا۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، سفیان نے بیان کیا کہ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

باب ۱۰۲ إِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ ؛

۱۰۲ - گھوڑ دوڑ کے لیے گھوڑوں کو تیار کرنا

۱۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۳ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَمَدًا غَايَةً فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ ۔

بَابُ ۱۰۳ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ ۔

۱۳۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَابَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوسَى فَكَمْ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيهَا ۔

بَابُ ۱۰۴ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ ۔

۱۳۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رض يَقُولُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَاءُ ۔

۱۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى عَرَفَهُ

ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنھیں تیار نہیں کیا گیا تھا اور دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک رکھی تھی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دوڑ میں شرکت کی تھی ۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ اَمَدًا (حدیث میں) حد کے معنی میں ہے (قرآن مجید میں ہے) فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ (اور اسی معنی میں ہے)

۱۰۳ تیار کئے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ کی حد

۱۳۴ ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنھیں تیار کیا گیا تھا ۔ دوڑ مقام حفیاء سے شروع کرائی تھی اور ثنیۃ الوداع اس کی حد تھی (ابو اسحٰق نے بیان کیا کہ) میں نے ابو موسیٰ سے پوچھا، اس کا فاصلہ کتنا تھا تو انھوں نے بتایا کہ چھ یا سات میل اور آں حضورؐ نے ان گھوڑوں کی دوڑ بھی کرائی تھی جنھیں تیار نہیں کیا گیا تھا ۔ ایسے گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے شروع ہوئی تھی اور حد مسجد بنی زریق تھی ۔ میں نے پوچھا، اس میں کتنا فاصلہ ہے؟ انھوں نے کہا کہ تقریباً ایک میل ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی دوڑ میں سبقت کرنے والوں میں تھے ۔

۱۰۴ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کو قصواء (نامی اونٹنی) پر اپنے پیچھے بٹھایا تھا ۔ مسور بن مخرمہ رضی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قصواء نے سرکشی نہیں کی ہے ۔

۱۳۵ ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباءؓ تھا

۱۳۶ ۔ ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عضباء تھا، کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں بڑھتی تھی (یعنی چلنے میں بہت تیز تھی) حمید نے کہا یا (شک کے ساتھ) کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں بڑھ سکتی تھی ۔ پھر ایک اعرابی ایک نوجوان اور قوی اونٹنی پر سوار ہو کر آئے اور حضور

ؓ علماء سیرت اس بارے میں متفق نہیں ہیں کہ قصواء، جدعاء اور عضباء یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین اونٹنیوں کے نام تھے یا اونٹنی صرف ایک تھی اور نام اس کے تین تھے ۔ دونوں قول موجود ہیں ۔

فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ طَوَّلَهُ مُوسٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے ان کی اونٹنی آگے نکل گئی مسلمانوں پر یہ بڑا شاق گذرا لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی بلند ہوتی ہے وہ گراتا ہے۔ موسیٰ نے حماد کے واسطہ سے اس کی روایت تفصیل کے ساتھ کی ہے۔ حماد نے ثابت سے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

بَابُ ۱۰۵ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ ـ

قَالَهُ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ

۱۰۵ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید خچر

اس کی روایت انس رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔ ابوحمید نے بیان کیا کہ ایلہ کے فرمانروا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر ہدیہ میں بھجوایا تھا۔

۱۳۷ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً ـ

۱۳۷ ۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے بعد) سوا اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار، اور اس زمین کے جو آپ نے صدقہ کر دی تھی اور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔

۱۳۸ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلّٰى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

۱۳۸ ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے اسحٰق نے حدیث بیان کی براء رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کہ ان سے ایک شخص نے پوچھا، اے ابوعمارہ! کیا آپ لوگوں نے (مسلمانوں کے لشکر نے) حنین کی لڑائی میں پشت پھیری تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں، خدا گواہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو اسلامی لشکر کی قیادت فرما رہے تھے) پشت نہیں پھیری تھی۔ البتہ جلد باز لوگ (میدان سے) بھاگ پڑے تھے، قبیلہ ہوازن نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے تھے (اور اس کی تاب نہ لاکر بعض لوگ میدان سے بھاگ گئے تھے) لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار (اپنی جگہ پر کھڑے تھے) اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں۔ میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

بَابُ ۱۰۶ جِهَادِ النِّسَاءِ ـ

۱۰۶ ۔ عورتوں کا جہاد

۱۳۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ

۱۳۹ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں معاویہ بن اسحاق نے، انھیں عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے اور عبد اللہ بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان

جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا ۔

نے حدیث بیان کی اور ان سے معاویہ رضہ نے یہی حدیث بیان کی

۱۴۰ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ ۔

۱۴۰ ۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، اُن سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے معاویہ نے یہی حدیث بیان کی اور حبیب بن عمرہ کی روایت جو عائشہ بنت طلحہ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے ہے (اس میں ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی ازواج مطہرات نے جہاد کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا کہ حج کتنا عمدہ جہاد ہے ۔

بَابٌ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ ۔

۱۰۷ ۔ بحری غزوے میں عورتوں کی شرکت

۱۴۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَاَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهٗ مِثْلَ اَوْ مِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ قَالَ اَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ صَامِتٍ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ ۔

۱۴۱ ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن انصاری نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں (جو آپ کی عزیزہ تھیں) تشریف لے گئے اور ان کے یہاں لیٹ گئے پھر آپ اُٹھے تو مسکرا رہے تھے۔ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضور اکرم نے جواب دیا کہ میری امت کے کچھ لوگ (اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے) بحر اخضر پر سوار ہوں گے۔ ان کی مثال (دنیا اور آخرت میں) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی سی ہے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان سے کر دے۔ حضور اکرم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! انھیں بھی ان لوگوں میں کر دے۔ پھر دوبارہ آپ لیٹے (اور اُٹھے تو) مسکرا رہے تھے، انھوں نے اس مرتبہ بھی آپ سے وہی سوال کیا، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سابقہ وجہ بتائی۔ انھوں نے پھر عرض کیا۔ آپ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور اکرم نے فرمایا تم سب سے پہلے لشکر میں شریک ہوگی (بحری غزوے کے) اور یہ کہ بعد والوں میں تمہاری شرکت نہیں ہے۔ انس رضہ نے بیان کیا کہ آپ عبادہ بن صامت رضہ کے نکاح میں تھیں اور بنت قرظہ (معاویہ رضہ) کی بیوی کے ساتھ انھوں نے دریا کا سفر کیا۔ پھر جب واپس ہوئیں اور اپنی سواری پر چڑھیں تو اس نے انھیں زمین پر گرا دیا، آپ سواری سے گر گئیں اور (اسی میں) آپ کی وفات ہوئی رضی اللہ عنہا

لہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں صحابہ کے پہلا سمندری بیڑہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین کی اجازت سے تیار کیا اور قبرص پر چڑھائی کی۔ یہ مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری جنگ تھی جس میں ام حرام رضی اللہ عنہا شریک ہوئیں اور شہادت بھی پائی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام فاختہ تھا اور وہ بھی آپ کے ساتھ اس غزوے میں شریک تھیں۔

باب ۱۰۸ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ ۔

۱۰۸۔ غزوہ میں کوئی اپنے ساتھ اپنی کسی بیوی کو لے جاتا ہے اور کسی کو نہیں لے جاتا۔

۱۴۲۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنی، یہ تمام حضرات ان کی حدیث کا کوئی ایک حصہ بیان کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے جانا چاہتے (جہاد کے لیے) تو اپنی ازواج میں قرعہ ڈالتے تھے۔ اور جس کا نام نکل آتا تھا انھیں آں حضور ساتھ لے جاتے تھے۔ ایک غزوہ کے موقعہ پر آپ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو اس مرتبہ میرا نام آیا اور میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی یہ پردہ نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔

باب ۱۰۹ غَزْوِ النِّسَاءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ۔

۱۰۹۔ عورتوں کا غزوہ اور مردوں کے ساتھ قتال میں شرکت۔

۱۴۳۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اُحد کی لڑائی کے موقعہ پر مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منتشر ہو گئے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم (انس رض کی والدہ) رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ یہ اپنا ازار سمیٹے ہوئی تھیں جس کی وجہ سے اُن کی پنڈلی بھی نظر آ رہی تھی (جیسا کہ کسی کام کو مستعدی کے ساتھ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے) اور تیز چلنے کی وجہ سے مشکیزے چھلکاتی ہوئی لیے جا رہی تھیں۔ اور ابو معمر کے علاوہ (جعفر بن مہران) نے بیان کیا کہ مشکیزے کو اپنی پشت پر ادھر سے اُدھر لیے پھرتی تھیں اور قوم کو اس سے پانی پلاتی تھیں پھر واپس آتی تھیں اور مشکیزوں کو بھر کر لے جاتی تھیں اور قوم کو پلاتی تھیں۔

***

باب ۱۱۰ حَمْلِ النِّسَاءِ الْقِرَبَ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ

۱۱۰۔ غزوہ میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیزہ اٹھا کے لے جانا۔

۱۴۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، ان سے ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کیں، ایک نئی چادر بچ گئی

نساء المدینۃ فبقی مرط جید فقال لہ بعض من عندہ یا امیر المؤمنین اعط ھذا ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی عندک یریدون ام کلثوم بنت علی فقال عمر ام سلیط احق وام سلیط من نساء الانصار ممن بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر فانھا کانت تزفر لنا القرب یوم احد قال ابو عبد اللہ تزفر تخیط ۔

تو بعض حضرات نے جو آپ کے پاس ہی تھے کہا، یا امیر المؤمنین! یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجیے جو آپ کے گھر میں ہیں، ان کی مراد آپ کی بیوی) ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے تھی۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ام سلیط رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ مستحق ہیں۔ یہ ام سلیط رضی اللہ عنہا ان انصاری خواتین میں سے تھیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اُحد کی لڑائی کے موقع پر ہمارے لیے مشکیزے (پانی کے) اُٹھا کر لاتی تھیں۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ (حدیث میں) "تزفر" سینے کے معنی میں ہے۔[1]

باب ۱۱۱ مداواۃ النساء الجرحی فی الغزو ۔

۱۴۵ ۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا بشر بن المفضل حدثنا خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ قالت کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نسقی ونداوی الجرحی ونرد القتلی الی المدینۃ ۔

۱۴۵ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غزوہ میں) شریک ہوتے تھے (مسلمان) زخمیوں کو پانی پلاتے تھے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے تھے اور جو لوگ شہید ہو جاتے ان کو مدینہ اُٹھا کر لاتے تھے۔

باب ۱۱۲ رد النساء الجرحی والقتلی ۔

۱۱۲ ۔ زخمیوں اور شہیدوں کو عورتیں منتقل کرتی ہیں۔

۱۴۶ ۔ حدثنا مسدد حدثنا بشر بن المفضل عن خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ قالت کنا نغزو مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنسقی القوم ونخدمھم ونرد الجرحی والقتلی الی المدینۃ ۔

۱۴۶ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے میں شریک ہوتے تھے، مسلمانوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور زخمیوں اور شہیدوں کو مدینہ منتقل کرتے تھے۔

باب ۱۱۳ نزع السھم من البدن ۔

۱۱۳ ۔ جسم سے تیر کھینچ کر نکالنا۔

۱۴۷ ۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامۃ عن برید بن عبد اللہ عن ابی بردۃ عن ابی موسی قال رمی ابو عامر فی رکبتہ فانتھیت الیہ قال انزع ھذا السھم فنزعتہ فنزا منہ الماء فدخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اللھم اغفر لعبید ابی عامر ۔

۱۴۷ ۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ (ابو عامر رضی اللہ عنہ) کے گھٹنے میں تیر لگا تو میں ان کے پاس پہنچا، انھوں نے فرمایا کہ اس تیر کو کھینچ کر نکال لو، میں نے کھینچ لیا تو اس میں سے خون بہنے لگا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی، اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرمائیے۔

باب ۱۱۴ الحراسۃ فی الغزو فی سبیل اللہ ۔

۱۱۴ ۔ اللہ کے راستے میں غزوہ میں پہرہ دینا

۱۴۸ ۔ حدثنا اسمٰعیل بن خلیل اخبرنا علی

۱۴۸ ۔ ہم سے اسمٰعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی

---

[1] محدثین نے لکھا ہے کہ تزفر کے معنی تخیط (سینا) سے کرنا سہو ہے۔ اس کے اصل معنی اٹھانے کے ہیں "تزفر" بمعنی تحمل۔

بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِيْ صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؏

انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی انھیں عبد اللہ بن ربیعہ بن عامر نے خبر دی، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سُنا، آپ بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک رات، بیداری میں گزاری، مدینہ پہنچنے کے بعد آپ نے فرمایا، کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح ایسا آتا جو رات میں ہمارا پہرہ دیتا (ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں) کہ ہم نے ہتھیار کی جھنکار سُنی حضور اکرم نے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب ہیں؟ (آنے والے نے کہا، میں ہوں، سعد بن ابی وقاص، آپ کا پہرہ دینے کے لیے حاضر ہوتا ہوں، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيْفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ لَمْ يَرْفَعْهُ اِسْرَائِيْلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ وَقَالَ تَعْسًا كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ فَاَتْعَسَهُمُ اللهُ طُوْبٰى فُعْلٰى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ اِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيْبُ ؏

۱۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابوبکر نے خبر دی، انھیں ابوحصین نے، انھیں ابوصالح نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دینار کا غلام، درہم کا غلام، قطیفہ (جھبردار چادر) کا غلام، خمیصہ (سیاہ زمین کا نقشین کپڑا) کا غلام ہلاک ہوا کہ اگر اسے کچھ دے دیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض ہو جاتا ہے ایسا شخص ہلاک اور برباد ہوا، اور اسے جو کانٹا چبھ گیا وہ نہیں نکلا، ایسے بندے کے لیے بشارت ہو جو اللہ کے راستے میں (غزوہ کے موقع پر) اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے (لڑائی اور سخت جدوجہد کی وجہ سے) اس کے سر کے بال پراگندہ ہیں اور اس کے قدم گرد و غبار سے اَٹے ہوئے ہیں۔ اگر اسے (مقدمۃ الجیش کے طور پر) پاسبانی اور پہرے پر لگا دیا جائے تو وہ اپنے اس کام میں بھی پوری تندہی سے لگا رہے اور اگر لشکر کے پیچھے (دیکھ بھال کے لیے) لگا دیا جائے تو اس میں بھی پوری تندہی (اور فرض شناسی سے لگا رہے (دیسے خواہ عام دنیاوی زندگی میں اس کی کوئی اہمیت بھی نہ ہو کہ) اگر وہ کسی سے (ملاقات وغیرہ کی) اجازت چاہے تو اسے اجازت بھی نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش بھی قبول نہ کی جائے۔ ابوعبد اللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابوحصین کے واسطے سے یہ روایت مرفوعاً نہیں بیان کی ہے اور کہا کہ (قرآن مجید میں) تعساً گویا یوں کہنا چاہیے کہ "فاتعسہم اللہ (اللہ انھیں ہلاک کرے) طوبیٰ فعلیٰ کے وزن پر ہے، ہر اچھی اور طیب چیز کے لیے۔ واؤ اصل میں یا تھا (طیبیٰ) پھر "یا" کو واؤ سے بدل دیا گیا اور یہ یطیب سے مشتق ہے۔

بَابُ ۱۱۵ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ ؏

۱۱۵۔ غزوہ میں خدمت کی فضیلت۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ

۱۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن عبید نے، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَحِبْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِيْ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْ اَنَسٍ رض قَالَ جَرِيْرٌ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْاَنْصَارَ يَصْنَعُوْنَ شَيْئًا لَا اَجِدُ اَحَدًا مِّنْهُمْ اِلَّا اَكْرَمْتُهٗ ۔

بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو وہ میری خدمت کرتے تھے، حالانکہ وہ انس (رضی اللہ عنہ) سے بڑے تھے۔ جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ انصار کو ایک ایسا کام کرتے دیکھا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت) کہ جب بھی ان میں سے کوئی مجھے ملتا ہے تو میں اس کی تعظیم و اکرام کرتا ہوں۔

۱۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ اَخْدُمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهٗ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ ثُمَّ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيْمِ اِبْرَاهِيْمَ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا ۔

۱۵۱۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مطلب بن حنطب کے مولیٰ عمرو بن ابی عمرو نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر (غزوہ کے موقع پر) گیا، میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ پھر جب حضور اکرم واپس ہوئے اور احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ پہاڑ ہے جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، اے اللہ میں اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کے خطے کو باحرمت قرار دیتا ہوں (اللہ کے حکم سے) جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحرمت شہر قرار دیا تھا، اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرمائیے۔

۱۵۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُو الرَّبِيْعِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُّوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِيْ يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهٖ وَاَمَّا الَّذِيْنَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ ۔

۱۵۲۔ ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے مورق عجلی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے (بعض صحابہؓ روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا) ہم میں زیادہ بہتر سایہ میں وہ شخص تھا جس نے اپنے کپڑے سے سایہ کر رکھا تھا۔ (کیونکہ بعض حضرات سورج کی تپش سے بچنے کے لیے صرف اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر سایہ کئے ہوئے تھے) لیکن جو حضرات روزے سے تھے وہ کوئی کام نہ کر سکے تھے (تھکن اور کمزوری کی وجہ سے) اور جن حضرات نے روزہ نہیں رکھا تھا تو وہ اپنے اونٹ (پانی پر) لے گئے اور (روزہ داروں کی) خوب خوب خدمت بھی کی اور (دوسرے تمام) کام کئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج اجر و ثواب کو روزہ نہ رکھنے والے لے گئے[1]

---

[1] مصنف رحمہ اللہ اس غزوہ میں غازیوں کی خدمت کی فضیلت بتانا چاہتے ہیں، کیونکہ حدیث میں اسی طبقہ کو سراہا گیا ہے اور اجر و ثواب کا زیادہ مستحق قرار دیا گیا ہے جنہوں نے غازیوں کی خدمت کی تھی، حالانکہ انھوں نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ روزہ اگرچہ خیر محض ہے اور مخصوص و مقبول عبادت ہے پھر بھی سفر وغیرہ میں ایسے مواقع پر جب کہ اس کی وجہ سے دوسرے اہم کام رک جانے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اس میں بھی یہی صورت پیش آگئی تھی کہ جو

باب ۱۱۶ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ

۱۱۶ - اس شخص کی فضیلت جس نے سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھایا۔

۱۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ ؞

۱۵۳ - ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، ان سے ابوہریرہ رض نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزانہ انسان کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہے اگر کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرتا ہے کہ اس کی سواری پر سوار کرادے یا اس کا سامان اس پر اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی صدقہ ہے اچھا اور پاک کلمہ بھی زبان سے نکالنا صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لیے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور کسی مسافر کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

باب ۱۱۷ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ؞

۱۱۷ - اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن پہرے کی فضیلت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے ایمان والو! صبر سے کام لو" آخر آیت تک۔

۱۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا

۱۵۴ - ہم سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوالنضر سے سنا، ان سے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن کا پہرہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ جنت میں کسی کے لیے ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ اور اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گذار دینا دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔

باب ۱۱۸ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ ؞

۱۱۸ - جس نے کسی بچے کو خدمت کے لیے غزوے میں اپنے ساتھ رکھا۔

۱۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ

۱۵۵ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے قبیلے کے بچوں میں سے کوئی بچہ میرے ساتھ کردو، جو خیبر کے غزوے میں میرے کام کردیا کرے ابوطلحہ رض

بقیہ حاشیہ:۔ لوگ روزے سے تھے وہ کوئی کام تھکن کی وجہ سے نہ کرسکے لیکن بے روزہ داروں نے پوری تندہی سے تمام خدمات انجام دیں، اس لیے ان کا ثواب بڑھ گیا۔ اسلام میں عبادت کا نظام انسان کی فطرت کے مطابق اور نہایت معقول طریقہ پر قائم ہے۔ دین نے فرائض وواجبات میں مدارج قائم کئے ہیں اور ان مدارج کا پوری طرح جو لحاظ رکھے گا، اللہ کے نزدیک اس کی عبادت اسی درجہ مقبول ہوگی۔ حدیث میں اسی لیے کہا گیا ہے کہ روزہ نہ رکھنے والے آج اجر وثواب لے گئے، حالانکہ انھوں نے ایک اہم عبادت چھوڑی تھی لیکن اس سے زیادہ اہم عبادت کی خاطر! اس لیے ثواب کے بھی زیادہ مستحق ہوئے۔

مُرْدِفِي وَأَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ ٭

باب ۱۱۹ رُكُوبِ الْبَحْرِ ٭

۱۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ

اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر مجھے (انس رضی اللہ عنہ کو) لے گئے میں اس وقت ابھی لڑکا تھا، بالغ ہونے کے قریب ۔ جب بھی حضور اکرمؐ کہیں قیام فرماتے تو میں آپ کی خدمت کرتا تھا، اکثر میں سنتا کہ آپؐ یہ دعا کرتے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تفکرات سے، غموں سے، درماندگی، سستی، بخل، بزدلی، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے اپنے اوپر غلبہ سے تو آخر ہم خیبر پہنچے اور جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کے قلعہ پر آپؐ کو فتح دی تو آپؐ کے سامنے صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا کے جمال کا ذکر کیا گیا، ان کا شوہر (یہودی) لڑائی میں کام آگیا تھا اور وہ ابھی دلہن ہی تھیں (اور چونکہ قبیلہ کے سردار کی لڑکی تھیں) اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنے لیے منتخب فرمالیا۔ پھر آں حضورؐ انھیں ساتھ لے کر وہاں سے چلے جب ہم سد الصہباء پر پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں تو آپؐ نے ان سے خلوت کی اس کے بعد آپ نے حیس (کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کیا ہوا ایک کھانا) تیار کرا کر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھوایا اور فرمایا کہ اپنے آس پاس کے لوگوں کو بتادو (کہ آں حضورؐ نے ولیمہ کیا ہے) اور یہی حضور اکرمؐ کا صفیہ رضؓ کے ساتھ نکاح کا ولیمہ تھا آخر ہم مدینہ کی طرف چلے، انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضورؐ صفیہؓ کی وجہ سے اپنے پیچھے (اونٹ کے کوہان کے اردگرد) اپنی عباد سے پردہ کئے ہوئے ہیں (سواری پر جب حضرت صفیہؓ سوار ہوتیں) تو حضور اکرمؐ اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے اور اپنا گھٹنا کھڑا رکھتے اور حضرت صفیہ اپنا پاؤں حضور اکرمؐ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہوجاتیں۔ اس طرح ہم چلتے رہے اور جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو حضورؐ نے احد پہاڑ کو دیکھا اور فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد آپؐ نے مدینہ کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا اے اللہ! میں اس کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کے خطے کو باحرمت قرار دیتا ہوں جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو باحرمت قرار دیا تھا۔ اے اللہ! مدینہ کے لوگوں کو ان کے مد اور صاع میں برکت دیجیے۔

۱۱۹۔ بحری سفر۔

۱۵۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ام حرام رضؓ نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریمؐ نے ایک دن ان کے گھر تشریف لا کر قیلولہ کیا تھا جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے

وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ اَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَيَقُوْلُ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَآ اِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَآبَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا ؀

بَابُ ۱۲۰ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ

وَالصَّالِحِيْنَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسُفْيَانَ قَالَ لِيْ قَيْصَرُ سَاَلْتُكَ اَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَآءَهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ ؀

۱۵۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ ؀

۱۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ

تھے، انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا مجھے اپنی امت میں سے ایک ایسی قوم کو (خواب میں دیکھ کر) مسرت ہوئی جو سمندر میں (غزوہ کے لیے) اس طرح جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم بھی ان میں سے ہو اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو پھر مسکرا رہے تھے۔ آپ نے اس مرتبہ بھی وہی بات بتائی۔ ایسا دو یا تین مرتبہ ہوا۔ میں نے (ام حرامؓ نے) کہا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہوگی، آپ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور وہ آپ کو (اسلام کے سب سے پہلے بحری بیڑے کے ساتھ) غزوے میں لے گئے، واپسی پر سوار ہونے کے لیے اپنی سواری سے قریب ہوئیں (سوار ہوتے ہوئے یا ہونے کے بعد) گر پڑیں جس سے آپ کی گردن ٹوٹ گئی اور شہادت کی موت پائی (رضی اللہ عنہا)

۱۲۰- جس نے کمزور اور صالح لوگوں سے لڑائی میں مدد لی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھیں ابوسفیان نے خبر دی کہ مجھ سے قیصر (ملک روم) نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کیا اونچے طبقے کے لوگوں نے ان کی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) پیروی کی ہے یا کمزور طبقے نے (یعنی جن کی مال وجاہ کے اعتبار سے قوم میں کوئی اہمیت نہیں ہے) تم نے بتایا کہ کمزور طبقے نے (ان کی اتباع کی ہے) اور انبیاء کا پیروکار رہتا بھی یہی طبقہ ہے۔

۱۵۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے، ان سے مصعب بن سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضؓ کا خیال تھا کہ انھیں دوسرے بہت سے صحابہ پر (اپنی مالداری اور بہادری کی وجہ سے) فضیلت حاصل ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری مدد اور تمہاری روزی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) انھیں کمزوروں کی وجہ سے تمھیں دی جاتی ہے۔

۱۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوے پر ہوگی، پوچھا جائے گا کہ کیا جماعت

فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ۔

میں کوئی ایسے بزرگ بھی ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو کہا جائے گا کہ ہاں، تو (دعا کے لیے انھیں آگے بڑھا کے) ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا، اس وقت اس کی تلاش ہوگی کہ کوئی ایسے بزرگ مل جائیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تابعی) ایسے بھی بزرگ مل جائیں گے اور ان کے ذریعہ فتح کی دعاء مانگی جائے گی۔ اس کے بعد ایک دور آئے گا، اور (سپاہیوں سے) پوچھا جائیگا کہ کیا تم میں کوئی ایسے بزرگ ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے شاگردوں کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تبع تابعی) کہا جائے گا کہ ہاں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعاء مانگی جائے گی۔

باب ۱۲ لَا يَقُولُ فُلَانٌ شَهِيدٌ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ۔

۱۲۱ - یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شخص شہید ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے کہ کون اس کے راستے میں زخمی ہوتا ہے۔

۱۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا

۱۵۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (اپنے اصحاب کے ساتھ احد یا خیبر کی لڑائی میں) مشرکین سے مڈبھیڑ ہوئی اور جنگ چھڑ گئی پھر جب حضور اکرم (اس دن کی لڑائی سے فارغ ہو کر) اپنے پڑاؤ کی طرف واپس ہوئے اور مشرکین اپنے پڑاؤ کی طرف تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج کے ساتھ ایک شخص تھا، لڑائی کے دوران اس کا یہ حال تھا کہ مشرکین کا کوئی فرد بھی اگر کسی طرف نظر پڑ جاتا تو اس کا پیچھا کر کے وہ شخص اپنی تلوار سے اسے قتل کر دیتا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق کہا کہ آج جتنی سرگرمی کے ساتھ فلاں شخص لڑا ہے، ہم میں کوئی بھی اس طرح نہ لڑ سکا ہوگا۔ حضور اکرم ؐ نے اس پر فرمایا کہ لیکن وہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے (اپنے دل میں) کہا، اچھا میں اس کا پیچھا کروں گا (دیکھوں، بظاہر مسلمانوں کے ساتھ ہوتے کے باوجود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیوں دوزخی فرمایا ہے۔ بیان کیا کہ وہ اس کے ساتھ چلے (دوسرے دن لڑائی میں) جب کبھی وہ کھڑا ہو جاتا تو یہ بھی کھڑے ہو جاتے اور جب وہ تیز چلتا تو یہ بھی اس کے ساتھ

فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؞

تیز چلتے، بیان کیا کہ آخر وہ شخص زخمی ہوگیا، زخم بڑا گہرا تھا اس لیے اس نے چاہا کہ موت جلدی آجائے اور اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو سینے کے مقابل میں کرلیا (اور تلوار پر گر کر اپنی جان دے دی (اور اس طرح خودکشی کرکے اسلام کے حکم کے خلاف کیا) اب وہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ انھوں نے بیان کیا کہ وہی شخص جس کے متعلق آپؐ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے۔ صحابہ رضؓ پر یہ آپ کا فرمان بڑا شاق گذرا تھا کہ اگر ایسا جانباز مجاہد بھی دوزخی ہوسکتا ہے تو پھر ہماری عاقبت کیسی ہوگی) میں نے ان سے کہا کہ تم سب لوگوں کی طرف سے میں اس کے متعلق تحقیق کرتا ہوں، چنانچہ میں اس کے پیچھے ہولیا۔ اس کے بعد وہ شخص سخت زخمی ہوا اور چاہا کہ موت جلدی آجائے۔ اس لیے اس نے اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو اپنے سینے کے مقابل میں کرلیا اور اس پر گر کر جان دے دی۔ اس وقت حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی (زندگی بھر) بظاہر اہل جنت کے سے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے (کیونکہ آخر میں اسلام سے انحراف کرتا ہے) اور ایک آدمی بظاہر اہل دوزخ کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے (کیونکہ زندگی کے آخر میں اسلام کی دولت نصیب ہوجاتی ہے)۔

بَابُ ۱۲۲ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ ؞

۱۲۲۔ تیراندازی کی ترغیب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور ان (کافروں) کے مقابلے کے لیے جس قدر بھی تم سے ہوسکے سامان درست رکھو، قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے، جس کے ذریعے تم اپنا رعب رکھتے ہو اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں پر"

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ قَالُوا كَيْفَ

۱۶۰۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا، انھوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ بنو اسلم کے چند صحابہ پر گذر ہوا، جو تیراندازی کی مشق کررہے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹو، تیر اندازی کرو کہ تمارے جد امجد (اسمٰعیل علیہ السلام ایک فریق کے ساتھ ہوگئے تو مقابلہ میں حصہ لینے والے) دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا بات پیش آئی، تم لوگوں نے تیر اندازی بند کیوں کردی؟ دوسرے فریق نے عرض کیا، جب آپؐ ایک فریق کے ساتھ ہوگئے تو ہم

تَرْمِيْ وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ ٭

بھلا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟ اس پر آں حضورؐ نے فرمایا، اچھا تیر اندازی جاری رکھو، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

١٦١ - حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا إِذَا أَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ ٭

١٦١ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر، جب ہم قریش کے مقابل میں صف بستہ کھڑے ہو گئے تھے اور وہ ہمارے مقابل میں تیار ہو گئے تھے، فرمایا کہ اگر (حملہ کرتے ہوئے) قریش تمہارے قریب آجائیں تو تم لوگ تیر اندازی شروع کر دینا (تاکہ وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوں)۔

بَابُ ١٢٣ اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا ٭

١٢٣ - حراب وغیرہ سے کھیلنا

١٦٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوٰى إِلَى الْحَصٰى فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ وَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي الْمَسْجِدِ ٭

١٦٢ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کیا، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے انھیں ابن المسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حبشہ کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حراب (چھوٹے نیزے) کے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور کنکریاں اٹھا کر انھیں اس سے مارا۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمر! انھیں کھیل دکھاتے دو۔ علی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی کہ مسجد میں یہ (صحابہ رضا اپنے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے)۔

بَابُ ١٢٤ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ ٭

١٢٤ - ڈھال - اور جو اپنے ساتھی کے ڈھال کو استعمال کرے (لڑائی میں)۔

١٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ إِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهِ ٭

١٦٣ - ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، انھیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ڈھال سے کام لیتے تھے[1]۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے اچھے تیر انداز تھے، جب آپ تیر مارتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اچک کر دیکھتے کہ تیر کہاں جا کر گرا۔

١٦٤ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ

١٦٤ - ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ

[1] اصل میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیر انداز تھے، اس لیے جب وہ جنگ کے موقع پر دشمنوں پر تیر برساتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈھال سے ان کی حفاظت کرتے کہ مبادا کسی طرف سے دشمن کا کوئی تیر انھیں زخمی نہ کر دے۔ اسی طرز عمل کو حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِهٖ وَأُدْمِيَ وَجْهُهٗ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهٗ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهٗ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلٰى حَصِيْرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِهٖ فَرَقَأَ الدَّمُ ؛

عنہ نے بیان کیا کہ جب (اُحد کی لڑائی میں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خود سر مبارک پر ٹوٹ گیا اور چہرہ مبارک خون آلود ہوگیا اور آپ کے آگے کے دانت شہید ہوگئے تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لا رہے تھے اور فاطمہ رضی زخم کو دھو رہی تھیں، جب میں نے دیکھا کہ خون، پانی سے بھی زیادہ نکل رہا ہے تو میں نے ایک چٹائی جلائی اور اس کی راکھ کو آپ کے زخموں پر لگا دیا، جس سے خون آنا بند ہوگیا۔

۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛

۱۶۵ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے زہری نے، ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر کے اموال و جائداد کی دولت ایسی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت و نگرانی میں دے دی تھی مسلمانوں کی طرف سے کسی حملہ اور جنگ کے بغیر، تو یہ اموال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں تھے جن میں سے آپ اپنی ازواج کو سالانہ نفقہ بھی دے دیتے تھے اور باقی ہتھیار اور گھوڑوں پر خرچ کرتے تھے تاکہ اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے) ہر وقت تیاری رہے۔

۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّيْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ ؛

۱۶۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے اور ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن شداد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے علی رضی سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ سعد بن ابی وقاص رضی کے سوا میں نے کسی کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے خود کو ان پر فدا کیا ہو، میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے تیر برساؤ (سعد) تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

بَابُ ۱۲۵ الدَّرَقِ ؛

۱۲۵ - ڈھال

۱۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ

۱۶۷ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے کہا کہ مجھ سے ابو الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو دو لڑکیاں میرے پاس جنگ بعاث کے اشعار

فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا عَمِلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ أَنْ تَنْظُرِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي قَالَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ ؛

گا رہی تھیں، آپ بستر پر لیٹ گئے اور چہرۂ مبارک دوسری طرف کر لیا، اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے اور آپ نے مجھے ڈانٹا کہ یہ شیطانی گانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں! لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انھیں گانے دو۔ پھر جب ابوبکر رض دوسری طرف متوجہ ہو گئے تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ عائشہ رض نے بیان کیا کہ عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہ ڈھال اور حراب کے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا آپ نے ہی فرمایا کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں! آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا چہرہ آپ کے چہرہ پر تھا اور اس طرح میں اس کھیل کو پیچھے سے بخوبی دیکھ سکتی تھی اور آپ فرما رہے تھے خوب بنو ارفدہ! جب میں تھک گئی (دیکھتے دیکھتے) تو آپ نے فرمایا، بس! میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر جاؤ۔ احمد نے بیان کیا اور ان سے ابن وہب نے (ابوبکر رض کے آنے کے بعد، دوسری طرف متوجہ ہو جانے کے لیے لفظ عمل کے بجائے) "فَلَمَّا غَفَلَ" ہے۔

بَابُ ۱۲۶ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ ؛

۱۶۸ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ ؛

۱۲۶ ۔ تلوار کا پرتلہ اور تلوار کو گردن سے لٹکانا۔

۱۶۸ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوب صورت اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ پر بڑا خوف وہراس چھا گیا تھا (ایک آواز سن کر) سب لوگ اس آواز کی طرف بڑھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آگے تھے اور آپ نے ہی واقعہ کی تحقیق کی۔ آپ ابوطلحہ رض کے ایک گھوڑے پر سوار تھے جس کی پشت ننگی تھی، آپ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ ڈرو قطعاً نہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو گھوڑے کو سمندر پایا، یا یہ۔

بَابُ ۱۲۷ حِلْيَةِ السُّيُوفِ ؛

۱۶۹ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ وَالْحَدِيدَ ؛

۱۲۷ ۔ تلوار کی آرائش

۱۶۹ ۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ میں نے سلیمان بن حبیب سے سُنا، کہا کہ میں نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے سُنا، آپ بیان فرماتے تھے کہ ایک قوم (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے بہت سی فتوحات کیں اور ان کی تلواروں کی آرائش سونے چاندی سے نہیں ہوتی تھی بلکہ اونٹ کی پشت کا چمڑہ، رانگا اور لوہا ان کی تلواروں کے زیور رہتے۔

باب ۱۲۸ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ

۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ۔

باب ۱۲۹ لُبْسُ الْبَيْضَةِ

۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

۱۲۸ - جس نے سفر میں قیلولہ کے وقت اپنی تلوار درخت سے لٹکائی۔

۱۷۰ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان بن ابی سنان الدولی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کے اطراف میں ایک غزوہ میں شریک تھے جب حضور اکرمؐ مہم سے واپس ہوئے تو آپ کے ساتھ یہ بھی واپس ہوئے راستے میں قیلولہ کا وقت ایک ایسی وادی میں ہوا جس میں ببول کے درخت بکثرت تھے۔ حضور اکرمؐ نے اسی وادی میں پڑاؤ کیا اور صحابہ (پوری وادی میں) درخت کے سائے کے لیے پھیل گئے۔ حضور اکرمؐ نے بھی ایک ببول کے سائے تلے قیام فرمایا اور اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی، ہم سب سو چکے تھے کہ آں حضورؐ کے پکارنے کی آواز سنائی دی، دیکھا گیا تو ایک اعرابی آپ کے پاس تھا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس نے (غفلت میں) میری ہی تلوار مجھ پر کھینچ لی تھی اور میں سویا ہوا تھا، جب بیدار ہوا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی، اس نے کہا، مجھ سے تمھیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ، تین مرتبہ (میں نے اسی طرح کہا، اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی) حضور اکرمؐ نے اعرابی کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ آپ بیٹھ گئے۔ (پھر وہ خود ہی متاثر ہو کر اسلام لائے)۔

۱۲۹ - خود پہننا

۱۷۱ - ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے، آپ سے احد کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے متعلق پوچھا گیا تھا، آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر زخم آئے تھے۔ آپ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی (جس سے سر پر زخم آئے تھے۔ آپ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی (جس سے سر پر زخم آئے تھے) حضرت فاطمہؓ خون دھو رہی تھیں اور علیؓ پانی ڈال رہے تھے۔ جب فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون برابر بڑھتا ہی جا رہا ہے تو آپ نے ایک چٹائی جلائی اور جب وہ بالکل راکھ ہو گئی تو راکھ کو آپ کے زخموں پر لگا دیا جس سے خون بہنا بند ہو گیا۔

باب ۱۳۰ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَةً بَيْضَاءَ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

۱۳۰۔ کسی کی موت پر اس کے ہتھیار توڑنے کو جنھوں نے مناسب نہیں سمجھا[۱]

۱۷۲۔ ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابو اسحٰق نے اور ان سے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے بعد) اپنے ہتھیار، ایک سفید خچر اور قطعہ اراضی جسے آپ پہلے ہی صدقہ کر چکے تھے، کے سوا اور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔

باب ۱۳۱ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالِاسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُمَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ قُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ

۱۳۱۔ قیلولہ کے وقت درخت کا سایہ حاصل کرنے کے لیے فوجی، امام کو چھوڑ کر (متفرق درختوں کے سائے تلے) پھیل جاتے ہیں۔

۱۷۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے ان سے سنان بن ابی سنان اور ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور ان دونوں حضرات کو جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سنان بن ابی سنان الدؤلی نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، ایک ایسی وادی میں جہاں ببول کے درخت بکثرت تھے، قیلولہ کا وقت ہو گیا تمام صحابہ درخت کے سائے کی تلاش میں (پوری وادی میں متفرق درختوں کے نیچے) پھیل گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا، آپ نے اپنی تلوار (درخت کے تنے سے) لٹکا دی تھی اور سو گئے تھے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے پاس ایک اجنبی شخص موجود تھا۔ اس اجنبی نے کہا تھا کہ اب تمھیں مجھ سے کون بچائے گا (پھر آنحضور نے آواز دی اور جب صحابہ رض آپ کے قریب پہنچے) تو آپ نے فرمایا اس شخص نے میری ہی تلوار مجھ پر کھینچ لی تھی اور مجھ سے کہنے لگا تھا کہ اب تمھیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ (اس پر وہ شخص خود ہی دہشت زدہ ہو گیا) اور تلوار نیام میں کر لی، اب یہ بیٹھا ہوا ہے۔ حضور اکرم نے اسے کوئی سزا نہیں دی تھی۔

باب ۱۳۲ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ وَيُذْكَرُ

۱۳۲۔ نیزے کے استعمال کے متعلق روایتیں۔ ابن عمر رض

---

[۱] عرب جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب کسی قبیلہ کا سردار یا قبیلہ کا کوئی بہادر مر جاتا تو اس کے ہتھیار توڑ دیئے جاتے، یہ اس بات کی علامت سمجھی جاتی تھی کہ اب ان ہتھیاروں کا حقیقی معنوں میں کوئی اٹھانے والا باقی نہیں رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلام میں اس طرح کے طرز عمل کے لیے کوئی وجہ جواز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي ؕ

کے واسطے سے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری روزی میرے نیزے کے سایے تلے مقدر کی گئی ہے اور جو میری شریعت کی مخالفت کرے اس کے لیے ذلت اور استخفاف مقدر کیا گیا ہے۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضٌ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ ؕ

۱۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابوالنضر نے اور انھیں ابوقتادہ انصاری کے مولیٰ نافع نے اور انھیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) مکہ کے راستے میں آپ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے، لشکر سے پیچھے رہ گئے۔ خود ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی احرام نہیں باندھا تھا پھر انھوں نے ایک گورخر دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے (شکار کرنے کی نیت سے) اس کے بعد انھوں نے اپنے ساتھیوں سے (جو احرام باندھے ہوئے تھے) کہا کہ ان کا کوڑا اٹھا دیں، انھوں نے اس سے انکار کیا۔ پھر انھوں نے اپنا نیزہ مانگا اس کے دینے سے بھی انھوں نے انکار کیا، آخر انھوں نے خود اسے اٹھایا اور گورخر پر جھپٹ پڑے اور اسے مار دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (جو اس وقت ابوقتادہ رضؓ کے ساتھ تھے) میں سے بعض نے تو اس گورخر کا گوشت کھایا، بعض نے اس کے کھانے سے انکار کیا (احرام کے عذر کی بنا پر) پھر جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو اس کے متعلق شرعی حکم پوچھا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانے کی چیز تھی جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کی تھی۔ اور زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا اور ان سے ابوقتادہ رضؓ نے گورخر کے شکار کے متعلق (ابوالنضر ہی کی حدیث کی طرح (البتہ اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا اس میں کا کچھ بچا ہوا گوشت ابھی تمھارے پاس موجود ہے؟

باب ۱۳۳ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِيصِ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۱۳۳۔ لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ اور قمیص سے متعلق روایات اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "رہے خالد، تو انھوں نے اپنی زرہیں اللہ کے راستے میں وقف کر رکھی ہیں"

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

۱۷۵۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ فَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما رہے تھے (غزوۂ بدر کے موقعہ پر) اس وقت آپ ایک قبہ میں تشریف فرما تھے کہ اے اللہ میں آپ سے آپ کے عہد اور آپ کے وعدے کا وسیلہ دے کر فریاد کرتا ہوں (آپ کی اپنے رسولوں کی مدد اور ان کے مخالفوں کو شکست سے متعلق) اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو آج کے بعد آپ کی عبادت نہ کی جائے گی (مسلمانوں کے استیصال کی صورت میں) اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا، بس کیجئے! یا رسول اللہ! آپ اپنے رب کے حضور بہت گریہ و زاری کر چکے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے آپ باہر تشریف لائے تو زبان مبارک پر یہ آیت تھی (ترجمہ) "جماعت (مشرکین) جلد ہی شکست کھا جائے گی اور راہ فرار اختیار کرے گی، اور قیامت کے دن کا ان سے وعدہ ہے اور قیامت کا دن بڑا ہی بھیانک اور تلخ ہوگا (مشرکین یعنی خدا کے منکروں کے لیے) اور وہیب نے بیان کیا ان سے خالد نے حدیث بیان کی کہ بدر کے دن (کا یہ واقعہ ہے)۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَقَالَ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دِرْعٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهٗ دِرْعًا مِّنْ حَدِيْدٍ۔

۱۷۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں اسود نے اور ان سے عائشہ رض نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی اور یعلی نے بیان کیا کہ ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہ لوہے کی زرہ (تھی) اور معلی نے بیان کیا، ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی اور اس روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوہے کی ایک زرہ رہن رکھی تھی۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْدِيَهُمَا إِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهٖ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ

۱۷۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ابوہریرہ رض نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے (سخی) کی مثال دو آدمیوں جیسی ہے کہ دونوں لوہے کے جبے پہنے ہوئے ہیں ہاتھ سینے کر گردن تک پھیلا صدقہ دینے والا (سخی) جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے بدن پر کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے نشانات قدم کو مٹا دیتا ہے[1] لیکن جب بخیل صدقہ کا ارادہ

[1] مطلب یہ ہے کہ اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے جس طرح زمین تک لٹکتا ہوا ملبوس زمین پر قدم وغیرہ کے نشانات کو مٹا دیتا ہے۔ اسی طرح سخی کی سخاوت بھی اس کے عیوب کو مٹا دیتی ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں بخیل ساری برائیوں کو نمایاں کرتا ہے اور آدمی کو رسوا اور ذلیل کرتا ہے۔

حَتّٰی تُغْطِیَ اَثَرَهٗ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِیْلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰی صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَیْهِ وَانْضَمَّتْ یَدَاهُ اِلٰی تَرَاقِیْهِ فَسَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَیَجْتَهِدُ اَنْ یُّوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ ۔

کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ایک ایک حلقہ اس کے بدن پر تنگ ہو جاتا ہے اور اس طرح سکڑ جاتا ہے کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے لگ جاتے ہیں ابوہریرہ رضی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ پھر بخیل اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتا ۔

باب ۱۳۴ الْجُبَّةِ فِی السَّفَرِ وَالْحَرْبِ ۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی الضُّحٰی مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ صُبَیْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَقِیْتُهٗ بِمَاءٍ وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ شَامِیَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ فَذَهَبَ یُخْرِجُ یَدَیْهِ مِنْ كُمَّیْهِ فَكَانَا ضَیِّقَیْنِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتٍ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَعَلٰی خُفَّیْهِ ۔

۱۳۴۔ جبّہ سفر میں اور لڑائی میں

۱۷۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالضحیٰ مسلم نے جو صبیح کے صاحبزادے ہیں، ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، جب آپؐ واپس ہوئے تو میں پانی لے کر خدمت میں حاضر ہوا آپ شامی جبّہ پہنے ہوئے تھے۔ پھر آپؐ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا (وضو کرتے ہوئے) اور اپنے چہرے کو دھویا، اس کے بعد (ہاتھ دھونے کے لیے) آستین چڑھانے کی کوشش کی لیکن آستین تنگ تھی، اس لیے ہاتھوں کو نیچے سے نکالا پھر انھیں دھویا اور سر کا مسح کیا اور دونوں موزوں

باب ۱۳۵ الْحَرِیْرِ فِی الْحَرْبِ ۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَیْرِ فِیْ قَمِیْصٍ مِّنْ حَرِیْرٍ مِّنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا ۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَیْرَ شَكَوَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِی الْقَمْلَ فَاَرْخَصَ لَهُمَا فِی الْحَرِیْرِ فَرَاَیْتُهٗ عَلَیْهِمَا فِیْ غَزَاةٍ ۔

۱۳۵۔ لڑائی میں ریشمی کپڑا

۱۷۹۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی اور سبب خارش تھی جس میں یہ دونوں حضرات مبتلا ہو گئے تھے ۔

۱۸۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ح ۔ اور ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی کہ ان کے بدن میں ہو گئی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ریشمی کپڑے کے استعمال کی اجازت دی، تھی، پھر میں نے غزوے کے موقع پر انھیں ریشمی کپڑا پہنے ہوئے دیکھا ۔

لہ اگر تانا بانا دونوں ریشم کے ہوں تو ایسا کپڑا پہننا بہر صورت حرام ہے اور اگر صرف تانا ریشم کا ہو نہ بانا تو ایسا کپڑا استعمال کرنا قطعاً حلال ہے لیکن اگر صرف بانا ریشم کا ہو تو صرف لڑائی کے موقع پر اس کے استعمال کو جائز کہا گیا ہے اگرچہ لڑائی میں بعض علماء نے ہر طرح کے ریشمی کپڑے کی اجازت بھی دی ہے حدیث شریف میں خارش کی وجہ سے اجازت کا ذکر ہے۔ طب کی کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ ریشمی کپڑا خارش کے لیے مفید ہے

۱۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيرٍ ۔

۱۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَخَّصَ أَوْ رُخِّصَ لِحِكَّةٍ بِهِمَا ۔

باب ۱۳۶ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ ۔

۱۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَأَلْقَى السِّكِّينَ ۔

باب ۱۳۷ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ ۔

۱۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ

۱۸۱- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، انھیں قتادہ نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

۱۸۲- ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) رخصت دی تھی یا (یہ بیان کیا کہ) رخصت دی گئی تھی، ان دونوں حضرات کو خارش کی وجہ سے۔

۱۳۶- چھری سے متعلق روایت

۱۸۳- ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے جعفر بن عمرو بن امیہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کا گوشت (چھری سے) کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ پھر نماز کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے نماز پڑھی، لیکن وضو نہیں کی کیونکہ وضو پہلے سے موجود تھی) ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی اور انھیں زہری نے (اس روایت میں) یہ زیادتی بھی موجود ہے کہ جب آپ نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو چھری ڈال دی۔

۱۳۷- رومیوں سے جنگ کے متعلق روایت

۱۸۴- ہم سے اسحٰق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن معدان نے اور ان سے عمیر بن اسود عنسی نے حدیث بیان کی کہ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا قیام ساحل حمص پر تھا اپنے ہی ایک مکان میں اور آپ کے ساتھ (آپ کی بیوی) ام حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عمیر نے بیان کیا کہ ہم سے ام حرام رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو دریائی سفر کرکے غزوے کے لیے جائے گا اس نے (اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت) واجب کر لی۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں تم بھی ان کے ساتھ ہوگی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے

مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَّهُمْ فَقُلْتُ اَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ . قَالَ لَا ۔

پہلا لشکر، میری امت کا، جو قیصر (رومیوں کا بادشاہ) کے شہر پر چڑھائی کریگا ان کی مغفرت ہوگی۔ میں نے عرض کیا، میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ یا رسول اللہ آں حضور نے فرمایا کہ نہیں۔

بَاب ۱۳۸ قِتَالِ الْيَهُودِ ۔

۱۳۸۔ یہودیوں سے جنگ

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتّٰى يَخْتَبِيَ اَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ ۔

۱۸۵۔ ہم سے اسحٰق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک دور آئے گا جب) تم یہودیوں سے جنگ کروگے (اور وہ شکست کھا کر بھاگتے پھریں گے) کوئی یہودی اگر پتھر کے پیچھے چھپ جائیگا تو وہ پتھر بھی بول اٹھے گا کہ "اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا بیٹھا ہے، اسے قتل کر ڈالو"

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ ۔

۱۸۶۔ ہم سے اسحٰق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی انھیں عمارہ بن قعقاع نے، انھیں ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک یہودیوں سے تمھاری جنگ نہ ہوگی اور وہ پتھر بھی اس وقت (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بول اٹھے گا جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہوگا کہ اے مسلمان! یہ یہودی میری آڑ لے کر چھپا ہوا ہے، اسے قتل کر ڈالو (یہ قرب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا)۔

بَاب ۱۳۹ قِتَالِ التُّرْكِ ۔

۱۳۹۔ ترکوں سے جنگ[1]

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ۔

۱۸۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حسن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کروگے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، ایسے جیسی دُہری ڈھال ہوتی ہے۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۱۸۸۔ ہم سے سعید بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث

[1] ترکوں کے بارے میں احادیث میں جو کچھ بھی مذمت وغیرہ آئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت یہ قوم کافر تھی اور ان سے جنگ یا ان کی کسی بھی حیثیت سے مذمت صرف اس وجہ سے تھی کہ وہ کافر تھے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان کے کفر کے زمانے میں ان سے مسلمانوں کو انتہائی نقصانات پہنچے ہیں لیکن اب یہ قوم مسلمان ہے اس لیے احادیث میں جن امور کا ذکر ہوا ہے وہ اس دور کے ترکوں پر یا جب سے وہ حلقہ بگوش اسلام ہوئے نافذ نہیں کیے جا سکتے۔ حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری نے لکھا ہے کہ دنیا میں تین اقوام ایسی ہیں جو پوری کی پوری اسلام لائی ہیں۔ عرب، ترک اور افغان اگر کسی نے بعد میں ان میں اسے تکفیر کیا تو اسلام لانے کے بعد کیا ہے۔

يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ ۔

بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی، ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے دہری ڈھال ہوتی ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے جوتے بال کے بنے ہوئے ہوں گے۔

باب ۱۴۰ قِتَالُ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ ۔

۱۴۰۔ اس قوم سے جنگ جو بالوں کے جوتے پہنے ہوئے ہوگی۔

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً صِغَارُ الْأَعْيُنِ ذُلْفُ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ۔

۱۸۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے چہرے دوہری ڈھال جیسے ہوں گے۔ سفیان نے بیان کیا کہ اس میں ابوالزناد نے اعرج کے واسطہ سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی، چہرے ایسے ہوں گے جیسے دہری ڈھال ہوتی ہے۔

باب ۱۴۱ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ ۔

۱۴۱۔ جس نے شکست کے بعد اپنی فوج کو پھر سے صف بستہ کیا۔ اور اپنی سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۱۹۰۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے ایک صاحب نے پوچھا تھا کہ ابو عمارہ! کیا آپ لوگوں نے حنین کی لڑائی میں فرار اختیار کیا تھا؟ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو لشکر کے قائد تھے) پشت ہرگز نہیں پھیری تھی۔ البتہ آپ کے اصحاب میں جو نوجوان تھے، بے سروسامان، جن کے پاس نہ زرہ تھی نہ خود اور کوئی ہتھیار بھی نہیں لے گئے تھے انھوں نے ضرور میدان چھوڑ دیا تھا کیونکہ مقابلہ میں ہوازن اور بنو نصر کے بہترین تیر انداز لوگوں کی جماعت تھی (وہ اتنے اچھے نشانہ باز تھے کہ) کم ہی ان کا کوئی تیر خطا جاتا۔ چنانچہ انھوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهِ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ:

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ثُمَّ صَفَّ اَصْحَابَهٗ.

خوب تیر برسائے اور شاید ہی کوئی نشانہ ان کا خطا ہوا ہو (اس دوران میں مسلمان) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر جمع ہو گئے۔ حضور اکرمؐ اپنے خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچیرے بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آں حضورؐ نے سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی، پھر فرمایا میں نبی ہوں، اس میں غلط بیانی کا کوئی شائبہ نہیں، میں عبد المطلب کی اولاد ہوں، اس کے بعد آپؐ نے اپنے اصحاب کی (نئے طریقے پر) صف بندی کی۔

بَابُ ۱۴۲ اَلدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِالْهَزِيْمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ

۱۴۲۔ مشرکین کے لیے شکست اور تزلزل کی بد دعا۔

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عِيْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ.

۱۹۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ احزاب (خندق) کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مشرکین کو) یہ بد دعا دی کہ اے اللہ! ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے، انھوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (عصر کی نماز) نہیں پڑھنے دی (یہ آپ نے اس وقت فرمایا) جب سورج غروب ہو چکا تھا (اور عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی)۔

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا فِي الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ ابْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ.

۱۹۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے، ان سے اعرج نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی) دعائے قنوت میں (دوسری رکعت کے رکوع سے فارغ ہو کر) یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) "اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے! اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دیجئے اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! تمام کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے (جو مکہ میں مشرکین کی سختیاں جھیل رہے تھے رضوان اللہ علیہم) اے اللہ! مضر پر اپنا سخت عذاب نازل کیجئے، اے اللہ! ایسا قحط نازل کیجئے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ

۱۹۳۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی اور انھوں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی (ترجمہ) اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے

فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ ؛

(قیامت کے دن) حساب بڑی سرعت سے لے لینے والے، اے اللہ! (مشرکوں اور کفار کی) جماعتوں کو (جو مسلمانوں کا استیصال کرنے آئی ہیں) شکست دیجئے اے اللہ! انھیں شکست دیجئے اور انھیں جھنجھوڑ کر رکھ دیجئے۔"

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَنَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَنُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ فَاَرْسَلُوْا فَجَاءُوْا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوْهُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَلْقَتْهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَتْلٰى۔ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَنَسِيْتُ السَّابِعَ وَقَالَ يُوْسُفُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَقَالَ شُعْبَةُ اُمَيَّةُ اَوْ اُبَيٌّ وَالصَّحِيْحُ اُمَيَّةُ ؛

۱۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے، ابوجہل اور قریش کے بعض دوسرے افراد نے کہا (کہ اونٹ کی اوجھڑی لاکر کون حضور اکرم پر ڈالے گا) مکہ کے کنارے ایک اونٹ ذبح ہوا تھا (اور اسی کی اوجھڑی لانے کی تجویز ہوئی) ان سبھوں نے اپنے آدمی بھیجے اور وہ اس اونٹ کی اوجھڑی اٹھا لائے اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر (نماز پڑھتے ہوئے) ڈال دی۔ اس کے بعد فاطمہ رضؓ آئیں اور انھوں نے جسد اطہر سے گندگی کو ہٹایا۔ حضور اکرم صلے اس وقت یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے، اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے۔ ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سب کو۔ عبد اللہ بن مسعود رضؓ نے فرمایا، چنانچہ میں نے ان سب کو (بدر کی لڑائی میں) بدر کے کنویں میں دیکھا کہ سبھوں کو قتل کرکے اس میں ڈال دیا گیا تھا۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں ساتویں شخص کا (جس کے حق میں آپ نے بددعا کی تھی نام) بھول گیا اور یوسف بن ابی اسحاق نے بیان کیا، ان سے ابو اسحاق نے (سفیان کی روایت میں ابی بن خلف کی بجائے) امیہ بن خلف بیان کیا اور شعبہ نے بیان کیا کہ امیہ یا اُبی (شک کے ساتھ) لیکن صحیح امیہ ہے۔

٭٭٭

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْيَهُوْدَ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَا لَكِ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ ؛

۱۹۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ بعض یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، السام علیکم (تم پر موت آئے) میں نے ان پر لعنت بھیجی (ان کی اس بیہودگی کی وجہ سے) حضور اکرم نے فرمایا، کیا بات ہوئی؟ میں نے عرض کیا، انھوں نے ابھی جو کہا تھا آپ نے نہیں سنا۔ حضور اکرم نے جواب دیا، اور تم نے نہیں سنا کہ میں نے اس کا کیا جواب دیا۔ "اور تم پر ہی"[1]

---

[1] یعنی میں نے کوئی برا لفظ زبان سے نہیں نکالا، صرف ان کی بات لوٹا دی۔ اس لیے نامعقول اور بیہودہ حرکتوں کا جواب یوں ہی ہونا چاہیئے۔

باب ۱۴۳ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ ؛

۱۴۳ - کیا مسلمان اہل کتاب کو ہدایت کر سکتا ہے یا انھیں کتاب اللہ کی تعلیم دے سکتا ہے ؟

۱۹۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ ؛

۱۹۶ - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا، انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی، اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (روم کے بادشاہ) قیصر کو (خط) لکھا تھا (اس خط میں) آپ نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر تم نے (اسلام کی دعوت سے) اعراض کیا تو (اپنے گناہ کے ساتھ) تم پر کاشتکاروں کا بھی گناہ پڑے گا (جن پر تم حکمرانی کرتے ہو)۔

باب ۱۴۴ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمْ ؛

۱۴۴ - مشرکین کے لیے ہدایت کی دعا کہ ان کا دل اسلام کی طرف مائل کر دے۔

۱۹۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ ؛

۱۹۷ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمر الدوسی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں اور (اللہ کا کلام سننے سے) انکار کرتے ہیں، آپ ان پر بددعا کیجئے۔ بعض صحابہ رض نے کہا کہ اب (اگر حضور اکرم نے ان پر) بددعا کی تو دوس کے لوگ برباد ہو جائیں گے لیکن حضور اکرم نے فرمایا: اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت دیجئے اور انھیں (دائرہ اسلام میں) کھینچ لائیے۔

باب ۱۴۵ دَعْوَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلَى مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ . وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ ؛

۱۴۵ - یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت اور ان سے جنگ کب کی جائے؟ ان خطوط سے متعلق روایات جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو لکھے تھے۔ اور جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت۔

۱۹۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رض يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ "مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ" ؛

۱۹۸ - ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم (کے حکمران) کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک وہ سربمہر نہ ہو، چنانچہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی (مہر کے لیے) گویا دست مبارک پر اس کی سفیدی میری نظروں کے سامنے ہے۔ اس انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ" کھدا ہوا تھا۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ اِلٰى كِسْرٰى فَاَمَرَهُ اَنْ يَدْفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهُ كِسْرٰى خَرَّقَهُ فَحَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ ؎

۱۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مکتوب کسریٰ کے پاس بھیجا آپ نے ایلچی سے یہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کے مکتوب کو بحرین کے گورنر کو دے دیں بحرین کا گورنر اسے کسریٰ کے دربار میں پہنچا دے گا۔ جب کسریٰ نے مکتوب مبارک پڑھا تو اسے اس نے پھاڑ ڈالا، مجھے یاد ہے کہ سعید بن مسیب نے بیان کیا تھا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بد دعا کی تھی کہ وہ بھی پارہ پارہ ہو جائے (چنانچہ) ایسا ہی ہوا۔

بَابُ ۱۴۶ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ وَاَنْ لَّا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ؎

۱۴۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (غیر مسلموں کو) اسلام کی طرف دعوت نبوت (کا اعتراف) اور یہ کہ خدا کو چھوڑ کر انسان باہم ایک دوسرے اپنا پالنہار نہ بنائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ کسی انسان کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے (کتاب، حکمت) عطا فرمائے (تو وہ بجائے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لوگوں سے اپنی عبادت کے لیے کہے) آخر آیت تک۔

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهُ اِلٰى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ قَرَاَهُ اِلْتَمِسُوْا لِيْ هٰهُنَا اَحَدًا مِّنْ قَوْمِهٖ لِاَسْاَلَهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ اَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ

۲۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے (ان سے ابن شہاب نے، ان سے) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو ایک خط لکھا جس میں آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی تھی۔ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو آپ نے مکتوب گرامی کے ساتھ بھیجا تھا اور انھیں حکم دیا تھا کہ مکتوب بصریٰ کے گورنر کے حوالہ کر دیں وہ اسے قیصر تک پہنچا دے گا۔ جب فارس کی فوج (اس کے مقابلے میں) شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئی تھی (اور اس کے ملک کے مقبوضہ علاقے اسے واپس مل گئے تھے) تو اس انعام کے شکرانے کے طور پر جو اللہ تعالیٰ نے (اس کا ملک واپس دے کر) اس پر کیا تھا ابھی قیصر حمص سے ایلیا (بیت المقدس) تک پیدل چل کر آیا تھا جب اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب پہنچا اور اس کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے کہا کہ اگر ان کی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) قوم کا کوئی شخص یہاں ہو تو اسے تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس سے سوالات کروں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قریش کے ایک قافلے کے

فِيْ رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوْا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَوَجَدَنَا رَسُوْلُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلَقَ بِيْ وَبِاَصْحَابِيْ حَتّٰى قَدِمْنَا اِيْلِيَآءَ فَاُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِ مُلْكِهٖ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَاِذَا حَوْلَهٗ عُظَمَآءُ الرُّوْمِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِيْ فَقَالَ قَيْصَرُ اَدْنُوْهُ وَاَمَرَ بِاَصْحَابِيْ فَجُعِلُوْا خَلْفَ ظَهْرِيْ عِنْدَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لِاَصْحَابِهٖ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَآءُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ اَنْ يَّاْثُرَ اَصْحَابِيْ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهٗ حِيْنَ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَّاْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّيْ فَصَدَقْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهٗ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَآئِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهٗ اَمْ ضُعَفَآؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ. قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ

ساتھ وہ ان دنوں شام میں مقیم تھے، یہ قافلہ اس دور میں یہاں تجارت کی غرض سے آیا تھا جس میں حضور اکرم اور کفار قریش میں باہم صلح ہو چکی تھی (صلح حدیبیہ) ابوسفیان نے بیان کیا کہ قیصر کے آدمی کی ہم سے شام کے ایک مقام پر ملاقات ہوئی اور وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنے ساتھ (قیصر کے دربار میں، بیت المقدس) لے کر چلا، پھر جب ہم ایلیا سے بیت المقدس) پہنچے تو قیصر کے دربار میں ہماری باریابی ہوئی، اس وقت قیصر اپنے دربار میں بیٹھا ہوا تھا، اس کے سر پر تاج تھا اور روم کے امراء اس کے اردگرد تھے۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ جنھوں نے ان کے یہاں نبوت کا دعوٰی کیا ہے، نسب کے اعتبار سے ان سے قریب ان میں سے کون شخص ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں نسب کے اعتبار سے ان کے زیادہ قریب ہوں۔ قیصر نے پوچھا، تمھاری اور ان کی قرابت کیا ہے؟ میں نے کہا کہ (رشتے میں) وہ میرے چچا زاد بھائی ہوتے ہیں۔ اتفاق تھا کہ اس مرتبہ قافلے میں میرے سوا بنی عبد مناف کا اور کوئی فرد شریک نہیں تھا۔ قیصر نے کہا کہ اس شخص (ابوسفیان رض) کو مجھ سے قریب کر دو اور جو لوگ میرے ساتھ تھے، اس کے حکم سے میرے پیچھے بالکل میری بغل میں کھڑے کر دیئے گئے۔ اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس شخص (ابوسفیان) کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ اس سے میں ان صاحب کے بارے پوچھوں گا جو نبی ہونے کے مدعی ہیں، اگر یہ ان کے بارے میں کوئی جھوٹ بات کہے تو تم فوراً اس کی تردید کر دو۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ خدا کی قسم اگر اس دن اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ کہیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کر بیٹھیں تو میں ان سوالات کے جوابات میں ضرور جھوٹ بول جاتا جو اس نے حضور کے بارے میں کیے تھے لیکن مجھے تو اس کا خطرہ لگا رہا کہ کہیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کر دیں (اگر جھوٹ بولوں) اس لیے میں نے سچائی سے کام لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا، اس سے پوچھو کہ تم لوگوں میں ان صاحب (حضور اکرم) کا نسب کیسا بیان کیا جاتا ہے؟ میں نے بتایا کہ ہم میں ان کا نسب نجیب سمجھا جاتا ہے۔ اس نے پوچھا، اچھا یہ نبوت کا دعوٰی اس سے پہلے بھی تمھارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا، کیا اس دعوے سے پہلے ان پر کوئی جھوٹ کا الزام تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا، ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا، تو اب سرکردہ افراد ان کی اتباع کرتے ہیں یا کمزور اور کم حیثیت کے لوگ؟ میں نے کہا کمزور اور کم حیثیت کے لوگ ہی ان کے (زیادہ) متبع ہیں۔ اس نے

قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ
الْآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ
قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ
فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ لَا أَخَافُ أَنْ
تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ
أَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ
حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَ
سِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ
عَلَيْهِ الْأُخْرٰى قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ
قَالَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
آبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ
وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ
الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِيْنَ
قُلْتُ ذٰلِكَ لَهُ قُلْ لَهُ إِنِّيْ سَأَلْتُكَ عَنْ
نَسَبِهِ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُوْ نَسَبٍ
وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ نَسَبِ
قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ
هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ
قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيْلَ قَبْلَهُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ
لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ
مَلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ
مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ
آبَائِهِ مَلِكٌ. وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ

پوچھا کہ متبعین کی تعداد بڑھتی رہتی ہے یا گھٹتی جا رہی ہے؟ میں نے کہا جی نہیں، تعداد برابر بڑھ رہی ہے۔ اس نے پوچھا، کوئی ان کے دین سے بیزار ہو کر اسلام لانے کے بعد مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، اس نے پوچھا، انھوں نے کبھی وعدہ خلافی بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں! لیکن آج کل ہمارا ان سے ایک وعدہ چل رہا ہے اور ہمیں ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی کا خطرہ ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ پوری گفتگو میں سوا اس کے اور کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا کہ جس میں کوئی ایسی بات (جھوٹی) ملا دوں جس سے حضور اکرمؐ کی تنقیص ہوتی ہو اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے بھی تکذیب کا خطرہ نہ ہو۔ اس نے پھر پوچھا کیا تم نے کبھی ان سے جنگ کی ہے یا انھوں نے تم سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں، اس نے پوچھا، تمھاری لڑائی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ میں نے کہا، لڑائی میں ہمیشہ کسی ایک فریق نے فتح نہیں حاصل کی، کبھی وہ ہمیں مغلوب کر لیتے ہیں اور کبھی ہم انھیں۔ اس نے پوچھا، وہ تمھیں حکم کن چیزوں کا دیتے ہیں؟ کہا (ابوسفیان نے) کہ میں نے بتایا ہمیں وہ اس کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو بھی اور اس کا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں ہمیں ان معبودوں کی عبادت سے وہ منع کرتے ہیں جن کی ہمارے آبا و اجداد عبادت کیا کرتے تھے۔ نماز، صدقہ، پاک بازی و مروت، وفا، عہد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب میں اسے یہ تمام تفصیلات بتا چکا تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا، ان سے کہو کہ میں نے تم سے ان (آنحضورؐ) کے نسب کے متعلق دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ تمھارے یہاں صاحب نسب اور نجیب سمجھے جاتے ہیں اور انبیا بھی یوں ہی اپنی قوم کے اعلیٰ نسب میں مبعوث کیے جاتے ہیں۔ میں نے تم سے یہ دریافت کیا تھا کہ کیا نبوت کا دعویٰ تمھارے یہاں اس سے پہلے بھی کسی نے کیا تھا، تم نے بتایا کہ کسی نے ایسا دعویٰ پہلے نہیں کیا تھا۔ اس سے میں یہ سمجھا کہ اگر اس سے پہلے تمھارے یہاں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہوتا تو میں یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ یہ صاحب بھی اسی دعویٰ کی نقل کر رہے ہیں جو اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے کبھی ان کی طرف جھوٹ منسوب کیا تھا۔ تم نے بتایا کہ ایسا بھی نہیں ہوا۔ اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص جو لوگوں کے متعلق کبھی جھوٹ نہ بول سکا وہ خدا کے متعلق جھوٹ بول دے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا ان کے آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ تھا، تم نے بتایا کہ نہیں۔ میں نے اس سے یہ فیصلہ کیا کہ اگر ان کے آبا و اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو میں بھی کہہ سکتا تھا کہ نبوت

النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ
أَنَّ ضُعَفَاءَهُمْ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ
الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ
فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ
حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ
سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَزَعَمْتَ
أَنْ لَا فَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ
الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ
فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا يَغْدِرُونَ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ فَزَعَمْتَ
أَنْ قَدْ فَعَلَ وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ تَكُونُ
دُوَلًا يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَتُدَالُونَ عَلَيْهِ
الْأُخْرَى وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى وَتَكُونُ لَهَا
الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ
شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ
وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ
وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ
وَهَذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ
خَارِجٌ وَلَكِنْ لَمْ أَظُنَّ أَنَّهُ مِنْكُمْ وَإِنْ يَكُ
مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوشِكُ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ
هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرْجُو أَنْ أَخْلُصَ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ
لُقِيَّهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ قَدَمَيْهِ قَالَ
أَبُو سُفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَٰنِ
الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى
هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ
اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ
بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ،

کا دعویٰ کرسکے) وہ اپنے اجداد کی سلطنت پر قابض ہونا چاہتے ہیں میں نے تم
سے دریافت کیا کہ ان کی اتباع قوم کے سربرآوردہ لوگ کرتے ہیں یا کمزور
اور بے حیثیت لوگ، تم نے بتایا کہ کمزور قسم کے لوگ ان کی اتباع کرتے ہیں اور یہی طبقہ
انبیاء کی (ہر دور میں) اتباع کرنے والا رہا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ ان متبعین کی
تعداد بڑھتی رہتی ہے یا گھٹتی بھی ہے۔ تم نے بتایا کہ وہ لوگ برابر بڑھ رہے ہیں
ایمان کا بھی یہی حال ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہوجائے۔ میں نے تم سے دریافت
کیا کہ کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس سے برگشتہ بھی ہوا ہے
تم نے کہا کہ ایسا بھی نہیں ہوا، ایمان کا بھی یہی حال ہے جب وہ دل کی گہرائیوں میں
اتر جاتا ہے تو پھر کوئی چیز اس سے مومن کو برگشتہ نہیں بنا سکتی۔ میں نے تم سے دریافت
کیا کہ کیا انھوں نے کبھی وعدہ خلافی بھی کی ہے، تم نے اس کا بھی جواب دیا کہ نہیں
انبیاء کی بھی یہی شان ہے کہ وہ وعدہ خلافی کبھی نہیں کرتے۔ میں نے تم سے دریافت
کیا کہ کیا تم نے کبھی ان سے یا انھوں نے تم سے جنگ کی ہے۔ تم نے بتایا کہ ایسا ہوا
ہے اور تمہاری لڑائیوں کا نتیجہ ہمیشہ کسی ایک ہی کے حق میں نہیں گیا بلکہ کبھی تم مغلوب
ہوئے ہوا اور کبھی وہ انبیاء کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے وہ امتحان میں ڈالے
جاتے ہیں لیکن انجام انھیں کا ہوتا ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ وہ تمھیں حکم
کن چیزوں کا دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک
نہ ٹھہراؤ اور تمھیں تمھارے ان معبودوں کی عبادت سے منع کرتے ہیں جن کی
تمھارے آباؤ اجداد عبادت کیا کرتے تھے، تمھیں وہ نماز، صدقہ، پاکبازی
ایفاءِ عہد اور ادائے امانت کا حکم دیتے ہیں، اس نے کہا ایک نبی کی یہی صفت
ہے میرے بھی علم میں یہ بات تھی کہ وہ نبی مبعوث ہونے والے ہیں لیکن یہ خیال
نہ تھا کہ تم میں سے ہی وہ مبعوث ہوں گے۔ جو باتیں تم نے بتائیں اگر وہ صحیح ہیں
تو وہ دن بہت قریب ہے جب وہ اس جگہ پر حکمراں ہوں گے جہاں اس وقت میرے
دونوں قدم موجود ہیں، اگر مجھے ان تک پہنچ سکنے کی توقع ہوتی تو میں ان کی خدمت میں
حاضر ہونے کی پوری کوشش کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں موجود ہوتا تو اُن کے
پاؤں دھوتا۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ اس کے بعد قیصر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مکتوب گرامی طلب کیا اور وہ اس کے سامنے پڑھا گیا، اُس میں لکھا ہوا تھا (ترجمہ)
"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے ہیں۔
اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے، روم کے شہنشاہ ہرقل کی طرف، اس
شخص پر سلامتی ہو جو ہدایت قبول کرے واما بعد۔ میں تمھیں اسلام کے پیغام کی دعوت دیتا

وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا اَنْ قَضٰى مَقَالَتَهٗ عَلَتْ اَصْوَاتُ الَّذِيْ حَوْلَهٗ مِنْ عُظَمَآءِ الرُّوْمِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا اَدْرِيْ مَاذَا قَالُوْا وَاُمِرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا فَلَمَّا اَنْ خَرَجْتُ مَعَ اَصْحَابِيْ وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ هٰذَا مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ يَخَافُهٗ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ ذَلِيْلًا مُسْتَيْقِنًا بِاَنَّ اَمْرَهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ قَلْبِي الْاِسْلَامَ وَاَنَا كَارِهٌ ۔

دیتا ہوں، اسلام قبول کرو تمھیں بھی امن وسلامتی حاصل ہوگی اور اسلام قبول کر لو تو تمھیں اللہ دہرا اجر دے گا (ایک تمھارے اپنے اسلام کا اور دوسرا تمھاری قوم کے اسلام کا جو تمھاری وجہ سے اسلام میں داخل ہوگی) لیکن اگر تم نے اس دعوت سے اعراض کیا تو تمھاری رعایا کا گناہ بھی تمھیں پر ہوگا۔ اور اے اہل کتاب ایک ایسے کلمہ پر آکر ہم سے مل جاؤ جو ہمارے اور تمارے درمیان مشترک ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کریں، نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر باہم ایک دوسرے کو پروردگار بنائے۔ اب بھی تم اگر اعراض کرتے ہو تو اس کا اعتراف کر لو کہ (اللہ تعالیٰ کے واقعی) ہم فرمانبردار ہیں (نہ کہ تم)"۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ جب ہرقل اپنی بات پوری کر چکا تو روم کے جو سردار اس کے اردگرد جمع تھے، سب ایک ساتھ چیخنے لگے، اور شور وغل بہت بڑھ گیا۔ مجھے کچھ پتہ نہیں چلا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے تھے۔ پھر ہمیں حکم دیا گیا اور ہم وہاں سے نکال دیئے گئے۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے چلا آیا اور ان کے ساتھ تنہائی ہوئی تو میں نے کہا کہ ابن ابی کبشہ (مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے) کا معاملہ تو بہت آگے بڑھ چکا ہے بنو الاصفر (رومیوں) کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ بخدا، اسی دن سے میں احساس کمتری میں مبتلا ہو گیا تھا اور برابر اس بات کا یقین رہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین غالب آکر رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بھی ایمان داخل کر دیا۔ حالانکہ (پہلے) میں اس سے بڑی نفرت کرتا تھا۔

---

۲۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ لِذٰلِكَ اَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُوْ اَنْ يُّعْطٰى فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَاَمَرَ فَدُعِيَ لَهٗ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ مَكَانَهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِهٖ شَيْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ

۲۰۱ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے خیبر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ اسلامی جھنڈا میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا، اب سب لوگ اس توقع میں تھے کہ دیکھیے جھنڈا کسے ملتا ہے، جو صبح ہوئی تو سب (جو سرکردہ تھے) اسی امید میں رہے کہ کاش انھیں کو مل جائے لیکن آپ نے دریافت فرمایا، علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آخر آپ کے حکم سے انھیں بلایا گیا، آپ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور فوراً ہی وہ اچھے ہو گئے، جیسے پہلے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو۔ حضرت علی رض نے فرمایا کہ ہم ان (یہودیوں سے) اس وقت تک جنگ کریں گے جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں لیکن

حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يُّهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی توقف کرو، پہلے ان کے میدان میں اتر کر انھیں اسلام کی دعوت دے لو، اور ان کے لیے جو چیز ضروری ہے اس کی خبر کر دو (پھر اگر وہ نہ مانیں تو لڑنا) خدا گواہ ہے کہ اگر تمھارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمھارے حق میں سرخ اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا ۔

۲۰۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر چڑھائی کرتے تھے تو اس وقت تک کوئی اقدام نہیں فرماتے تھے جب تک صبح نہ ہو لے، جب صبح ہو جاتی اور اذان کی آواز سن لیتے تو رک جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنائی دیتی تو اس یقین کے بعد کہ یہاں مسلمان نہیں ہیں آپ حملہ کرتے تھے صبح ہونے کے بعد۔ چنانچہ خیبر میں بھی ہم رات میں پہنچے تھے۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ غَزَا بِنَا ح حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهَا لَيْلًا وَّكَانَ اِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَا يُغِيْرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۔

۲۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر ایک غزوہ کے لیے تشریف لے گئے۔ اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لے گئے۔ رات میں اور آپ کی عادت تھی کہ جب کسی قوم تک رات کے وقت پہنچتے تو صبح سے پہلے ان پر حملہ نہیں کرتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر باہر (کھیتوں میں کام کرنے کے لیے) نکلے جب انھوں نے لشکر دیکھا تو چیخ پڑے، محمد بخدا محمد لشکر کے ساتھ (آگئے) اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی ذات سب سے اکبر و ارفع ہے، خیبر تو تباہ ہوا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر آتے ہیں تو (کفر سے) ڈراتے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ

۲۰۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں، یہاں تک کہ وہ اس کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں[1]۔ پس جس نے اقرار کر لیا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں،

---

[1] یاد رہے کہ یہ حکم حالتِ امن کا نہیں ہے، بلکہ جس قوم سے مسلمانوں کی لڑائی ہو رہی ہو جنگ کے سے حالات ہوں یا لڑائی ہو رہی ہو تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے اقرار کے بعد ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں۔ اس پر نوٹ اس سے پہلے بھی گذر چکا ہے۔

مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ

بَابُ ۱۴۷ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرَّى بِغَيْرِهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ ؕ

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا ؕ

۲۰۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيرٍ فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اس کی جان اور مال پھر ہم سے محفوظ ہے، سوا اس کے حق کے (یعنی اس نے کوئی ایسا جرم کیا جس کی بنا پر قانوناً اس کی جان و مال زد میں آئے، اس کے سوا) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ اس کی روایت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۴۷۔ جس نے غزوہ کا ارادہ کیا لیکن اسے راز میں رکھنے کے لیے کسی اظہار کے موقع پر ذومعنین لفظ بول دیا۔ اور جس نے جمعرات کے دن کوچ کو پسند کیا۔

۲۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے، کعب (جب نابینا ہو گئے تھے) کے ساتھ ان کے دوسرے صاحبزادوں میں سے یہی انھیں لے کر راستے میں ان کے آگے آگے چلتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ (غزوۂ تبوک میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول یہ تھا کہ جب آپ کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو اس کے اظہار میں ذومعنین الفاظ استعمال کرتے (تاکہ دشمن چوکنے نہ ہو جائیں)۔

۲۰۶۔ اور مجھ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، کہا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً جب کسی غزوے کا ارادہ کرتے تو اس کے اظہار میں ذومعنین الفاظ استعمال کرتے، جب غزوہ تبوک کا موقع آیا تو چونکہ یہ غزوہ بڑی سخت گرمی میں ہوا تھا، طویل سفر اور ٹاپو طے کرنا تھا اور مقابلہ بھی بہت بڑی فوج سے تھا، اس لیے آپ نے مسلمانوں سے اس کے متعلق واضح طور پر فرما دیا تھا تاکہ دشمن کے مقابلہ کے لیے پوری تیاری کر لیں چنانچہ (غزوہ کے لیے) جہاں آپ کو جانا تھا (یعنی تبوک) اس کا آپ نے وضاحت کے ساتھ اعلان کر دیا تھا۔ یونس سے روایت ہے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عموماً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کے لیے نکلتے تھے۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی،

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ ؛

انھیں زہری نے، انھیں عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک نے اور انھیں ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے جمعرات کے دن نکلے تھے۔ آپ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

بَاب ۱۴۸ الْخُرُوْجِ بَعْدَ الظُّهْرِ ؛

۱۴۸ ۔ ظہر کے بعد کوچ ۔

۲۰۷ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا ؛

۲۰۷ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی (پھر ظہر کے بعد حجۃ الوداع کے لیے مکہ معظمہ تشریف لے جاتے ہوئے) عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور میں نے سُنا کہ صحابہ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ کہہ رہے تھے۔

بَاب ۱۴۹ الْخُرُوْجِ اٰخِرَ الشَّهْرِ ، وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ ؛

۱۴۹ ۔ مہینے کے آخری دنوں میں کوچ ۔ اور کریب نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے لیے مدینہ سے ذی قعدہ کی پچیس کو تشریف لے چلے تھے اور مکہ معظمہ ذی الحجہ کی چوتھی کو پہنچ گئے تھے۔

۲۰۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رض تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ ؛

۲۰۸ ۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (حجۃ الوداع کے لیے) ہم ذی قعدہ کی پچیس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے۔ ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا جب ہم مکہ سے قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو، جب وہ بیت اللہ کے طواف اور صفا اور مروہ کی سعی سے فارغ ہو لے تو حلال ہو جائے (پھر حج کے لیے بعد میں احرام باندھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قربانی کے دن ہمارے یہاں گائے کا گوشت آیا، میں نے پوچھا کہ یہ کیسا گوشت ہے؟ تو بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے جو قربانی کی ہے یہ اُسی کا گوشت ہے یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے اس کے بعد اس حدیث کا ذکر قاسم بن محمد سے کیا تو انھوں نے بتایا کہ بخدا، عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے تم سے حدیث پوری صحت کے ساتھ بیان کی۔

الحمد للہ کہ تفہیم البخاری کا گیارھواں پارہ ختم ہُوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بارہواں پارہ

۱۲

باب ۱۵۰۔ الْخُرُوْجُ فِي رَمَضَانَ ؛

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

۱۵۰۔ رمضان میں کوچ ؛

۲۰۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے لئے مدینہ سے) رمضان میں نکلے تھے اور روزے سے تھے، پھر جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے افطار کیا، سفیان نے بیان کیا کہ زہری نے بیان کیا انہیں عبیداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اور پوری حدیث بیان کی۔

باب ۱۵۱۔ التَّوْدِيْعُ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوْهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِيْنَ أَرَدْنَا الْخُرُوْجَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا ؛

۱۵۱۔ رخصت کرنا، اور ابن وہب نے بیان کیا، انہیں عمرو نے خبر دی، انہیں بکیر نے انہیں سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا اور ہمیں ہدایت کی کہ اگر فلاں فلاں۔ دو قریشیوں کا آپ نے نام لیا۔ مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا[1]، انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے حاضر ہوئے اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ فلاں فلاں اشخاص اگر تمہیں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آگ کی سزا دینا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کیلئے مناسب نہیں ہے اس لئے اب اگر وہ تمہیں مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔

باب ۱۵۲۔ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ ؛

۱۵۲۔ امام کے احکام سننا اور ان کو بجالانا ؛

---

[1] انسان، خواہ کتنا ہی بڑا مجرم کیوں نہ ہو، بلکہ کسی بھی جاندار کو بعد میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے جلانے کی سزا کی ممانعت کر دی تھی، یہ آپ کا حکم اس سے پہلے کا ہے اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے پھر شریعت اسلامی کا قانون یہی قرار پایا ہے کہ خواہ جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو جلانے کی سزا کسی کو بھی نہ دی جائے، جیسا کہ خود اس حدیث کے آخر میں اس کی تصریح ہے ؛

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ؏

۲۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ اور مجھ سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حکومت اسلامی کے احکام) سننا اور بجالانا (ہر فرد کے لئے) ضروری ہے، جب تک گناہ کا حکم نہ دیا جائے، کیونکہ اگر گناہ کا حکم دیا جائے تو پھر نہ اسے سننا چاہیئے اور نہ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

بَاب ۱۵۳۔ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقَى بِهِ ؏

۱۵۳۔ امام کی حمایت میں لڑا جائے اور ان کے زیر سایہ زندگی گزاری جائے ؏

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ ؏

۲۱۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم آخری امت ہونے کے باوجود (آخرت میں) سب سے پہلے اٹھائے جائیں گے، اور اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام کی مثال ڈھال جیسی ہے کہ اس کے پیچھے رہ کر جنگ کی جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ (دشمن کے حملہ سے) بچا جاتا ہے۔ پس اگر امام تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دے اور انصاف کو شعار بنائے تو اسے اس کا اجر ملے گا، لیکن اگر اس کے خلاف کیے گا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔

بَاب ۱۵۴۔ الْبَيْعَةُ فِي الْحَرْبِ أَنْ لَا يَفِرُّوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ؏

۱۵۴۔ لڑائی کے موقعہ پر یہ عہد لینا کہ کوئی فرار نہ اختیار کرے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ موت پر عہد لینا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے راضی ہوگیا جب انہوں نے درخت کے نیچے آپ سے عہد کیا۔"

ل جنگ کے موقعہ پر امام موت پر عہد لے یا صبر و استقامت اور کسی بھی صورت میں فرار اختیار کرنے پر، دونوں کا مقصد ایک ہی ہے، بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ موت پر عہد نہ لیا جائے، کیونکہ مقصود موت نہیں ہے، بلکہ جنگ کے موقعہ پر استقامت اور ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے، نہ کہ موت جن حضرات نے یہ فرمایا کہ موت پر عہد لینا چاہیئے تو ان کا بھی مقصد سخت سے سخت موقعہ پر صبر و استقامت اور فرار اختیار کرنے کے سوا اور کچھ نہیں

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللّٰهِ فَسَأَلْتُ نَافِعًا عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ:

۲۱۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ (صلح حدیبیہ کے بعد) جب ہم دوسرے سال پھر آئے تو ہم میں سے (جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا) دو شخص بھی اس درخت کی نشان دہی پر متفق نہیں تھے جس کے نیچے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی[1] میں نے نافع سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کس بات پر بیعت کی تھی، کیا موت پر لی تھی؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ صبر و استقامت پر بیعت لی تھی۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے عباد بن تمیم نے اور ان سے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حرہ کی لڑائی کے زمانہ میں ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا کہ عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے (یزید کے خلاف) موت پر بیعت لے رہے ہیں، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں اب اس پر کسی سے بیعت (عہد) نہیں کروں گا۔[2]

بقیہ[1]۔ ویسے اگر کمانڈر کی ہدایت پر پوری فوج پسپائی کرے تو یہ قطعاً الگ چیز ہے، مقصود یہی ہے کہ لڑائی کے وقت فوج کے ایک ایک فرد کو کمانڈر کی ہدایت سے ایک انچ نہ ہٹنا چاہیئے۔ کوئی ایسا نہ کرے کہ اپنی تنہا کی جان بچانے کے لئے کسی موقعہ پر بھاگ پڑے یا کمانڈر کی ہدایت کے بغیر اپنی جگہ سے ہٹے۔ [1] یعنی صلح سے پہلے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ناحق خون کا (جس کے متعلق بعد میں معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی) بدلہ لینے کے لئے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لی تھی کہ اس ناحق خون کے بدلے کے لئے آخری دم تک کفار سے لڑیں گے، اس بیعت پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اظہار قرآن میں فرمایا تھا، اور یہ اس بیعت میں شریک ہونے والے تمام صحابہؓ کے لئے فخر اور دین و دنیا کا سب سے بڑا اعزاز ہو سکتا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر بعد میں جب ہم صلح کے سال کے عمرہ کی قضا کرنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو ہم اس جگہ کی نشاندہی نہ کر سکے جہاں بیٹھ کر آں حضورؐ نے ہم سے عہد لیا تھا، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اسلام کی تاریخ کا ایک عظیم الشان واقعہ تھا، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول بہت زیادہ ہوگا، جہاں بیٹھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام صحابہؓ سے اللہ کے دین کے لئے اتنی اہم بیعت لی تھی، اس لئے ممکن تھا کہ اگر وہ جگہ ہمیں معلوم ہوتی تو امت کے بعض افراد اس کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جاتے اور ممکن تھا کہ جاہل اور خوش عقیدہ قسم کے لوگ مسلمان اس کی تعظیم و تکریم شروع کر دیتے، اس لئے یہ بھی خدا کی بڑی رحمت تھی کہ اس جگہ کے آثار و نشانات ہمارے ذہنوں سے بھلا دیئے اور امت کے ایک طبقہ کو فساد عقیدہ میں مبتلا ہونے سے بچا لیا۔

[2]۔ یعنی مقام حدیبیہ میں صلح سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمام صحابہؓ کے ساتھ میں نے اس کا عہد کیا تھا۔ وہ ایک عہد کافی ہے، آپ کے بعد کسی کے سامنے اس عہد کی اب ضرورت نہیں۔

۲۱۴ - حَدَّثَنَا المَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ ؛

۲۱۴ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (حدیبیہ کے موقعہ پر) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت (عہد) کی، پھر ایک درخت کے سائے میں آکر کھڑا ہو گیا، جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آں حضور نے دریافت فرمایا، ابن الاکوع! کیا بیعت نہیں کرو گے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں، آں حضور نے فرمایا، لیکن ایک مرتبہ اور! چنانچہ میں نے دوبارہ بیعت کی۔ (یزید بن ابی عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ابو سلمہ! اس دن آپ حضرات نے کس بات کا عہد کیا تھا؟ فرمایا کہ موت کا۔

۲۱۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا ۔ عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدًا ۔ فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ؛

۲۱۵ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ انصار خندق کھودتے ہوئے (غزوہ خندق کے موقعہ پر) کہتے تھے) ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کا عہد کیا ہے، ہمیشہ کے لئے، جب تک ہمارے جسم میں جان ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انہیں یہ جواب دیا، آپ نے فرمایا "اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے، پس آپ (آخرت میں) انصار اور مہاجرین کا اکرام کیجئے"۔

۲۱۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَخِي فَقُلْتُ بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ ؛

۲۱۶ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابو عثمان سے اور ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ (فتح مکہ کے بعد) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت تو (مکہ کے فتح ہونے کے بعد، وہاں سے) ہجرت کر کے آنے والوں پر ختم ہو گئی میں نے عرض کیا، پھر آپ ہم سے کس بات پر بیعت لیں گے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام اور جہاد پر۔

بَاب ۱۵۵ - عَزْمِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ ؛

۱۵۵ - لوگوں کے لئے امام کی اطاعت انہیں امور میں واجب ہوتی ہے جن کی مقدرت ہو۔

۲۱۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ

۲۱۷ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے ...... اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک

رَجُلٌ فَسَأَلَنِيْ عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيْطًا يَخْرُجُ مَعَ أُمَرَائِنَا فِي الْمَغَازِيْ فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِيْ أَشْيَاءَ لَا نُحْصِيْهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لَكَ إِلَّا أَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسٰى أَنْ لَا يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِيْ أَمْرٍ إِلَّا مَرَّةً حَتّٰى نَفْعَلَهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللّٰهَ وَإِذَا شَكَّ فِيْ نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدُوْهُ وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ ؛

شخص آیا اور ایسی بات پوچھی کہ میری کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا جواب کیا دوں، اس نے پوچھا، مجھے یہ مسئلہ بتایئے کہ ایک شخص مسرور اور خوش ہتھیار بند ہوکر ہمارے حکام کے ساتھ جہاد کے لئے جاتا ہے، پھر حکام ہمیں (اور اسے بھی) ایسی چیزوں کا مکلف قرار دیتے ہیں جو ہماری طاقت سے باہر ہیں ؟ تو ہمیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے ؟ میں نے اس سے کہا بخدا، مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تمہاری بات کا کیا جواب دوں، البتہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کی حیات مبارکہ میں) تھے تو آپ کو کسی بھی معاملہ میں صرف ایک مرتبہ حکم کی ضرورت پیش آتی تھی اور ہم فوراً ہی اسے بجا لاتے تھے۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ تم لوگوں میں اس وقت تک خیر رہے گی جب تک تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے، اور اگر تمہارے دل میں کسی معاملہ میں شبہ پیدا ہو جائے (کہ کرنا چاہیئے یا نہیں) تو کسی عالم سے اس کے متعلق پوچھ لو۔ تاکہ تشفی ہو جائے، وہ دور بھی آنے والا ہے کہ کوئی ایسا آدمی بھی (جو صحیح صحیح مسئلے بتا دے) تمہیں نہیں ملے گا، اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، جتنی دنیا باقی رہ گئی ہے وہ وادی کے اس پانی کی طرح ہے جس کا اچھا اور صاف حصہ تو پیا جا چکا ہے اور گدلا باقی رہ گیا ہے (تھوڑی مقدار میں)

باب ۱۵۶۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ ؛

۱۵۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن ہوتے ہی جنگ نہ شروع کر دیتے تو پھر سورج کے زوال تک ملتوی رکھتے۔

۲۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ

۲۸۱۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ سالم ابی النضر نے، سالم ان کے کاتب تھے۔ بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما نے انہیں خط لکھا اور میں نے اسے پڑھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کے موقعہ پر، جس میں لڑائی ہوئی تھی، سورج کے زوال تک جنگ شروع نہیں کی، اس کے بعد آپ صحابہؓ سے مخاطب ہوئے، اور فرمایا لوگو، دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن وعافیت کی دعاء کیا کرو۔ البتہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو ہی جائے تو پھر صبر واستقامت کا ثبوت دو۔ یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا، اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادل بھیجنے والے، احزاب (دشمن کے دستوں) کو شکست دینے والے انہیں

اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ ۔

شکست دیجئے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کیجئے۔

باب ۱۵۷ ۔ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ الْإِمَامَ لِقَوْلِهِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ۔

۱۵۷ ۔ امام سے اجازت لینا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ "بے شک مؤمن وہ لوگ ہیں، جو اللہ، اور اس کے رسول پر ایمان لائے، اور جب وہ اللہ کے رسول کے ساتھ کسی اجتماعی معاملے میں مصروف ہوتے ہیں تو ان سے اجازت لئے بغیر ان کے یہاں سے نہیں جاتے، بے شک وہ لوگ جو آپ سے اجازت لیتے ہیں" آخر آیت تک "۔

۲۱۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ

۲۱۹ ۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ، انہیں جریر نے خبر دی ، انہیں مغیرہ نے ، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا ، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ، میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا ۔ چونکہ وہ تھک چکا تھا اس لئے بہت دھیرے دھیرے چل رہا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے ؟ میں نے عرض کیا کہ تھک گیا ہے ، بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا کی ، اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برابر اس اونٹ کے آگے آگے چلتے رہے ، پھر آپ نے دریافت فرمایا ، اپنے اونٹ کے متعلق کیا خیال ہے ؟ میں نے کہا کہ اب اچھا ہے آپ کی برکت سے ایسا ہو گیا ہے ، آپ نے فرمایا ، پھر کیا اسے بیچو گے ؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں شرمندہ ہو گیا ، کیونکہ ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں تھا ، بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ، جی ہاں آپ نے فرمایا پھر بیچ دو ، چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ کو بیچ دیا ، اور طے یہ پایا کہ مدینہ تک میں اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا ، بیان کیا کہ میں نے عرض کیا ، یا رسول اللہ ! میری شادی ابھی نئی ہوئی ہے ۔ میں نے آپ سے (اپنے گھر جانے کی) اجازت چاہی تو آپؐ نے اجازت عنایت فرما دی ، اس لئے میں سب سے پہلے مدینہ پہنچ آیا ، جب ماموں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے اونٹ کے متعلق پوچھا جو معاملہ میں کر چکا تھا اس کی انہیں اطلاع دی تو انہوں نے مجھے بہت برا بھلا کہا ، جب میں نے حضور اکرمؐ سے اجازت چاہی تھی تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تھا کہ کنواری

وَلِيْ اَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ قَالَ الْمُغِيْرَةُ هٰذَا فِيْ قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا ؛

سے شادی کی ہے یا ثیبہ سے ؟ میں نے عرض کیا تھا کہ ثیبہ سے ! اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ باکرہ سے کیوں نہ کی وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے (کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی ابھی کنوارے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد کی وفات ہوگئی ہے یا (یہ کہا کہ) وہ شہید ہوچکے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں، اس لئے مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ انہیں جیسی کسی لڑکی کو بیاہ لاؤں، جو نہ انہیں ادب سکھا سکے، نہ ان کی نگرانی کرسکے، اس لئے میں نے ثیبہ سے شادی کی، تاکہ وہ ان کی نگرانی کرے اور انہیں ادب سکھائے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو صبح کے وقت میں اسی اونٹ پر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آں حضورؐ نے مجھے اس اونٹ کی قیمت اعطا فرمائی اور پھر وہ اونٹ بھی واپس کر دیا، مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے فیصلے کے اعتبار سے بھی یہ صورت مناسب ہے، اس میں کوئی مضائقہ ہم نہیں سمجھتے۔

باب ۱۵۸۔ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهٖ فِيْهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۵۸۔ نئی نئی شادی ہونے کے باوجود جنہوں نے غزوے میں شرکت کی۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔

باب ۱۵۹۔ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ۔ فِيْهِ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۹۔ شب زفاف کے بعد جس نے غزوہ میں شرکت کو پسند کیا۔ اس باب میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

باب ۱۶۰۔ مُبَادَرَةُ الْاِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ ؛

۱۶۰۔ خوف اور دہشت کے وقت امام کا آگے بڑھنا (حالات معلوم کرنے کے لئے)

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا ؛

۲۲۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ میں خوف و دہشت پھیل گئی، (ایک متوقع خطرہ کی بنا پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوکر (حالات معلوم کرنے کے لئے سب سے آگے تھے) پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو کوئی بات محسوس نہیں کی، البتہ اس گھوڑے کو ہم نے دریا پایا (تیزی اور چابک دستی میں)

باب ۱۶۱۔ اَلسُّرْعَةِ وَالرَّكْضِ فِي الْفَزَعِ ؛

۱۶۱۔ خوف اور دہشت کے موقعہ پر سرعت اور گھوڑے کو ایڑ لگانا ؛

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۲۱۔ ہم سے فضل بن سہل نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں

قَالَ فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ وَحْدَهُ فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا إِنَّهُ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

میں خوف اور دہشت پھیل گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو بہت سست تھا سوار ہوئے اور تنہا (اس کی کونکھ میں) ایڑ لگاتے ہوئے آگے بڑھے، صحابہ بھی آپ کے پیچھے سوار ہو کر نکلے، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خوف زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں، البتہ یہ گھوڑا تو دریا ہے۔ اس دن کے بعد پھر وہ گھوڑا (دوڑ وغیرہ کے مواقع پر) کبھی پیچھے نہیں رہا۔

باب ۱۶۲۔ الْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ فِي السَّبِيلِ

۱۶۲۔ جہاد کی اجرت[1] اور اس کے لئے سواریاں مہیا کرنا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ الْغَزْوَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِي قُلْتُ أَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَالَ إِنَّ غِنَاكَ لَكَ وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ مَالِي فِي هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ نَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا ثُمَّ لَا يُجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتّٰى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ۔ وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ إِذَا دُفِعَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَخْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ أَهْلِكَ۔

مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنے غزوے میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی تمہاری، اپنی طرف سے کچھ مالی مدد کروں (جس سے جہاد کی تیاریاں اچھی طرح کر سکو) میں نے عرض کیا کہ اللہ کا دیا ہوا میرے پاس کافی ہے، لیکن انہوں نے فرمایا کہ تمہاری سرمایہ کاری تمہیں مبارک ہو میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس طرح میرا مال بھی اللہ کے راستے میں خرچ ہو جائے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ بہت سے لوگ اس مال کو (بیت المال کے) اس شرط پر لیتے ہیں کہ وہ جہاد میں شریک ہوں گے، لیکن شرکت سے بعد میں گریز کرتے ہیں، اس لئے جو شخص یہ طرز عمل اختیار کرے گا تو ہم اس کے مال کے زیادہ حق دار ہیں، اور ہم سے وہ مال جو اس نے (بیت المال کا) لیا تھا وصول کر لیں گے، طاؤس اور مجاہد نے فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی چیز اس شرط کے ساتھ دی جائے کہ اس کے بدلے میں تم جہاد کے لئے نکلو گے تو تم اسے جہاں جی چاہے خرچ کر سکتے ہو، اپنے گھر کی ضروریات بھی لا سکتے ہو (البتہ جہاد میں شرکت ضروری ہے)

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدَ

۲۲۲۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے مالک بن انس سے سنا انہوں نے زید بن

---

[1] یہاں اس سے اجرت مراد ہے جو جہاد میں شرکت نہ کرنے والا کوئی شخص اپنی طرف سے کسی آدمی کو اجرت دے کر جہاد پر بھیجتا ہے۔ جہاں تک جہاد پر اجرت کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ اجرت لینا جائز ہے۔ اگرچہ اس کے بعد جہاد میں وہ زور باقی نہیں رہ جاتا اور یقیناً ثواب میں بھی کمی ہوتی ہوگی۔ یوں جہاد کا حکم سب کے لئے برابر ہے اس لئے کسی معقول عذر کے بغیر اس میں شرکت سے پہلو تہی کرنا مناسب نہیں، البتہ یہ صورت اس سے الگ ہے کہ کسی پر جہاد فرض یا واجب ہو اور وہ جہاد میں جانے والے کی مدد کر کے ثواب میں شریک ہو جائے، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک مستحسن صورت ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہو سکتا، یعنی جہاد میں شرکت سے بچنے کے لئے اگر ایسا فعل کرتا ہے تو پسندیدہ نہیں ہے، ہاں اگر شوق اور جذبہ سے کرے گا تو پسندیدہ اور مستحسن ہے۔

بْنَ اَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْتَرِيْهِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ ؛

اسلم سے پوچھا تھا اور زید نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اللہ کے رستے میں (جہاد کے لئے) اپنا ایک گھوڑا ایک شخص کو سواری کے لئے دے دیا پھر میں نے دیکھا کہ (بازار میں) وہی گھوڑا بک رہا تھا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اسے خرید سکتا ہوں، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اس گھوڑے کو تم نہ خریدو اور اپنا صدقہ (خواہ خرید کر) واپس نہ لو۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ ؛

۲۲۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستے میں اپنا ایک گھوڑا سواری کے لئے دے دیا تھا، پھر انہوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا بک رہا ہے، اپنے گھوڑے کو انہوں نے خریدنا چاہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو اور اس طرح اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ؛

۲۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا، اور ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں کسی سریہ (جہاد کے لئے جانے والے مجاہدین کا ایک چھوٹا سا دستہ جس کی تعداد چالیس سے زیادہ نہ ہو) کی شرکت نہ چھوڑتا، لیکن میرے پاس سواری کے اونٹ نہیں ہیں، اور یہ مجھ پر بہت شاق ہے کہ میرے ساتھی مجھ سے پیچھے رہ جائیں، میری تو یہ خواہش ہے کہ اللہ کے رستے میں، میں قتال کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں۔

بَابُ ۱۶۳۔ مَا قِيْلَ فِيْ لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۶۳۔ جہاد کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم،

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ

۲۲۵۔ ہم سے سعید بن مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عقیل نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے جو جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے

اللّٰہ عَنْہُ وَکَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ ؛

جب حج کا ارادہ کیا تو (احرام باندھنے سے پہلے) کنگھی کی۔

۲۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَیْبَرَ وَکَانَ بِہٖ رَمَدٌ فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِیٌّ فَلَحِقَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا کَانَ مَسَاءُ اللَّیْلَۃِ الَّتِیْ فَتَحَھَا فِیْ صَبَاحِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ اَوْ قَالَ لَیَاْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَوْ قَالَ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِیٍّ وَّمَا نَرْجُوْہُ فَقَالُوْا ھٰذَا عَلِیٌّ فَاَعْطَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ ؛

۲۲۶ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے، اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں آئے تھے، انہیں آشوب چشم ہو گیا تھا، پھر انہوں نے کہا کہ کیا میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہونگا! چنانچہ وہ نکلے اور آں حضورؐ سے جا ملے۔ اس رات کی جب شام کا وقت ہوا جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا ہے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اسلامی پرچم اس شخص کو دوں گا (یا آپ نے یہ فرمایا کہ) کل اسلامی پرچم اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا جسے اللہ اور اس کے رسول پسند کرتے ہیں، یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اللہ اس شخص کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے، حالانکہ ان کے آنے کی ہمیں کوئی توقع نہ تھی (کیونکہ آشوب میں مبتلا تھے) لوگوں نے کہا کہ یہ علی بھی آگئے اور حضور اکرمؐ نے جھنڈا انہیں کو دیا، اور اللہ نے انہیں کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔

۲۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ یَقُوْلُ لِلزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ھٰھُنَا اَمَرَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْکُزَ الرَّایَۃَ ؛

۲۲۷ - ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نافع بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے سنا کہ عباس رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے کہ کیا یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پرچم نصب کرنے کا حکم دیا تھا؟

بَابُ ۱۶۴ - الْاَجِیْرِ، وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِیْرِیْنَ یُقْسَمُ لِلْاَجِیْرِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَاَخَذَ عَطِیَّۃُ بْنُ قَیْسٍ فَرَسًا عَلَی النِّصْفِ فَبَلَغَ سَھْمُ الْفَرَسِ اَرْبَعَمِائَۃِ دِیْنَارٍ، فَاَخَذَ مِائَتَیْنِ وَاَعْطٰی صَاحِبَہٗ مِائَتَیْنِ؛

۱۶۴ - مزدور[1]، حسن اور ابن سیرین نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے مزدور کو بھی حصہ دیا جائے گا۔ عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا (مال غنیمت کے حصے کے) نصف کی شرط پر لیا گھوڑے کے حصہ میں (فتح کے بعد، مال غنیمت سے) چار سو دینار آئے تو انہوں نے دو سو دینار خود رکھ لئے اور دو بقیہ (نصف) گھوڑے کے مالک کو دے دیئے۔

[1] یعنی مجاہدین نے جہاد کے لئے جاتے وقت اگر کچھ مزدور، مزدوری متعین کر کے اپنے ساتھ لے لئے اپنی ضروریات اور کام وغیرہ کے لئے تو

۲۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَحَمَلْتُ عَلٰی بِکْرٍ فَھُوَ اَوْثَقُ اَعْمَالِیْ فِیْ نَفْسِیْ فَاسْتَاجَرْتُ اَجِیْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ فَانْتَزَعَ یَدَہٗ مِنْ فِیْہِ وَنَزَعَ ثَنِیَّتَہٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَھْدَرَھَا فَقَالَ اَیَدْفَعُ یَدَہٗ اِلَیْکَ فَتَقْضَمُھَا کَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ ۔

۲۲۸ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلی نے اور ان سے ان کے والد (یعلی بن امیہ) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھا اور ایک نوخیز اونٹ پر سوار تھا میرے اپنے خیال میں میرا یہ عمل، تمام دوسرے اعمال کے مقابلے میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھا (کہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا) میں نے ایک مزدور بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا، پھر وہ مزدور ایک شخص (خود یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ) سے لڑ پڑا اور ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ میں دانت سے کاٹ لیا، دوسرے نے جھٹ جو اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے آگے کا دانت ٹوٹ گیا، وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (کہ میرے دانت کا بدلہ دلوایئے) لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچنے والے پر کوئی تاوان نہیں عائد کیا، بلکہ فرمایا تمہارے منہ میں وہ اپنا ہاتھ یوں ہی رہنے دیتا، تاکہ تم اسے چبا جاؤ جیسے اونٹ چباتا ہے۔

بَابٌ ۱۶۵ - قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ وَقَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ قَالَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱۶۵ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، کہ ایک مہینہ کی مسافت تک میرے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے، اور اللہ تعالی کا ارشاد کہ "عنقریب ہم ان لوگوں کے دلوں کو مرعوب کر دیں گے، جنہوں نے کفر کیا ہے اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے۔" جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے روایت کی ہے۔

۲۲۹ - حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَیْنَا اَنَا نَآئِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَقَدْ ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَھَا۔

۲۲۹ - ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ..... ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے جامع کلام (جس کی عبارت مختصر، فصیح و بلیغ اور معنی بھرپور ہوں) دے کر مبعوث کیا گیا ہے، اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جاچکے (اپنے رب کے پاس) اور جن خزانوں کی وہ کنجیاں تھیں) انہیں تم اب نکال رہے ہو[۵]۔

حاشیہ: کیا یہ مزدور اپنی مزدوری پالینے کے بعد، غنیمت کے مال کے بھی مستحق ہوں گے یا نہیں؟ اسی کا جواب اس باب میں دیا گیا ہے۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ ھِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْہِ وَھُمْ بِاِیْلِیَاءَ ثُمَّ دَعَا بِکِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَۃِ الْکِتَابِ کَثُرَ عِنْدَہُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ حِیْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ اِنَّہٗ یَخَافُہٗ مَلِکُ بَنِی الْاَصْفَرِ۔

۲۳۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک جب ہرقل کو ملا تو) اس نے اپنا آدمی انہیں تلاش کرنے کے لئے بھیجا، یہ لوگ اس وقت ایلیاء میں قیام پذیر تھے، آخر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک منگوایا۔ جب وہ پڑھا جا چکا تو اس کے دربار میں بڑا ہنگامہ برپا ہوگیا۔ چاروں طرف سے) آواز بلند ہونے لگی اور ہمیں باہر نکال دیا گیا، جب ہم باہر کر دیئے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ (مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے) کا معاملہ تو اب بہت آگے بڑھ چکا ہے، یہ ملک بنی اصفر (قیصر روم) بھی ان سے ڈرنے لگا ہے۔

باب ۱۶۶۔ حَمْلُ الزَّادِ فِی الْغَزْوِ، وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔

۱۶۶۔ غزوہ میں زاد راہ ساتھ لے جانا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اپنے ساتھ زاد راہ لے جایا کرو، پس بے شک عمدہ ترین زاد راہ تقویٰ ہے۔"

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَحَدَّثَتْنِیْ اَیْضًا فَاطِمَۃُ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ حِیْنَ اَرَادَ اَنْ یُّھَاجِرَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِہٖ وَلَا لِسِقَائِہٖ مَا نَرْبِطُھُمَا بِہٖ فَقُلْتُ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَاللّٰہِ مَا اَجِدُ شَیْئًا اَرْبِطُ بِہٖ اِلَّا نِطَاقِیْ قَالَ فَشُقِّیْہِ بِاثْنَیْنِ فَارْبِطِیْہِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْاُخْرٰی السُّفْرَۃَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِکَ سُمِّیَتْ ذَاتَ النِّطَاقَیْنِ۔

۲۳۱۔ ہم سے عبداللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، نیز مجھ سے فاطمہ نے بھی حدیث بیان کی اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آپ کے لئے سفر کا ناشتہ تیار کیا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ جب آپ کے ناشتے اور پانی کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بجز میرے کمر بند کے اور کوئی چیز اسے باندھنے کے لئے نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو ٹکڑے کر لو، ایک سے ناشتہ باندھ دینا اور دوسرے سے پانی۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وجہ سے میرا نام "ذات النطاقین" (دو کمر بندوں والی) پڑ گیا ہے۔

لے اس خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ آپ کی امت اور آپ کے متبعین کے ہاتھوں دنیا کی دو سب سے ..... بڑی سلطنتیں فتح ہوں گی اور ان کے خزانوں کے وہ مالک ہوں گے، چنانچہ بعد میں اس خواب کی واضح اور مکمل تعبیر مسلمانوں نے دیکھی کہ دنیا کی دو سب سے بڑی سلطنتیں، ایران و روم مسلمانوں نے فتح کیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری ہدایت کی اور اپنے کام کی تکمیل کر کے خداوند تعالیٰ سے جا ملے لیکن وہ خزانے اب تمہارے ہاتھ میں ہیں۔

۲۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ؕ

۲۳۲ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی ان سے عمرو نے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قربانی کا گوشت مدینہ لے جایا کرتے تھے۔

۲۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ اَدْنٰى خَيْبَرَ فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلُكْنَا فَاَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا ؕ

۲۳۳ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بشیر بن یسار نے خبر دی اور انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ خیبر کے موقعہ پر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے، جب لشکر مقام صہباء پر پہنچا، جو خیبر کا نشیبی علاقہ ہے تو لوگوں نے عصر کی نماز پڑھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا، حضور اکرم ؐ کے پاس ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی (کھانے کے لئے) اور ہم نے وہی ستو کھایا اور پیا (پانی میں ستو گھول کر) اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اور کلی کی ہم نے بھی کلی کی، اور نماز پڑھی۔ (پہلے ہی وضوء سے)

۲۳۴ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُوْمٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ النَّاسِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَاْتُوْنَ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِاَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

۲۳۴ - ہم سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب لوگوں کے پاس زادِ راہ تقریباً ختم ہو گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت لینے حاضر ہوئے حضور اکرم ؐ نے اجازت دے دی، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس اجازت کی اطلاع انہیں بھی ان لوگوں نے دی، عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا کہ ان اونٹوں کے بعد پھر تمہارے پاس باقی کیا رہ جائے گا (کیونکہ انہیں پر سوار ہو کر اتنی دور دراز کی مسافت بھی تو طے کرنی تھی) اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! لوگ اگر اپنے اونٹ بھی ذبح کر دیں تو پھر اس کے بعد ان کے پاس باقی کیا رہ جائے گا؟ حضور اکرم ؐ نے فرمایا پھر لوگوں میں اعلان کر دو کہ (اونٹوں کو ذبح کرنے کے بجائے) اپنا بچا کھچا زادِ راہ لے کر آجائیں۔ (سب لوگوں نے، جو کچھ بھی ان کے پاس کھانے کی چیز باقی بچ گئی تھی، آں حضور ؐ کے سامنے لاکر رکھ دی) حضور اکرم ؐ نے دعا فرمائی اور اس میں برکت ہوئی، پھر سب کو ان کے برتنوں کے ساتھ آپ نے بلایا، سب نے بھر بھر کر اس

میں سے لیا (کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجے میں بہت زیادہ برکت ہی گئی تھی) اور سب لوگ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

باب ۱۶۷۔ حَمْلُ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ:

۱۶۷۔ زادِ راہ اپنے کندھوں پر لاد کر لے جانا:

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا۔ صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَأَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا حُوتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا:

۲۳۵۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں ہشام نے، انہیں وہب بن کیسان نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم (ایک مہم پر) نکلے، ہماری تعداد تین سو تھی ہم اپنی زادِ راہ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے آخر ہمارا توشہ جب (تقریباً) ختم ہو گیا تو ایک شخص کو روزانہ صرف ایک کھجور کھانے کو ملتی تھی۔ ایک شاگرد نے پوچھا، یا ابا عبداللہ! (جابر رضی اللہ عنہ) ایک کھجور سے بھلا ایک آدمی کا کیا بنتا ہو گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی قدر ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب ایک کھجور بھی باقی نہیں رہی تھی، اس کے بعد ہم دریا پر آئے تو ایک مچھلی ملی جسے دریا نے باہر پھینک دیا تھا اور ہم اٹھارہ دن تک خوب جی بھر کر کھاتے رہے۔

باب ۱۶۸۔ إِرْدَافُ الْمَرْأَةِ خَلْفَ أَخِيهَا:

۱۶۸۔ سواری پر کوئی خاتون اپنے بھائی کے پیچھے بیٹھتی ہیں:

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا۔ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي وَلْيُرْدِفْكِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنْ يُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَانْتَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ:

۲۳۶۔ ہم سے، عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس جا رہے ہیں اور میں صرف حج کر پائی ہوں، اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جاؤ (عمرہ کر کے آؤ) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی) تمہیں اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیں گے۔ چنانچہ حضور اکرم نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تنعیم سے (احرام باندھ کر) عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ کرا لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عرصہ میں مکہ کے بالائی علاقہ پر ان کا انتظار کیا، یہاں تک کہ وہ آگئیں۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنِي۔ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ وَأُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ

۲۳۷۔ مجھ سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عمرو بن اوس نے اور ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ اپنی سواری پر پیچھے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بٹھا کر لے جاؤں اور تنعیم سے (احرام باندھ کر) انہیں عمرہ کرا لاؤں۔

باب ۱۶۹۔ الارتداف فی الغزو والحج

۱۶۹۔ غزوہ اور حج کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا۔

۲۳۸۔ حدثنا۔ قتیبۃ بن سعید حدثنا عبد الوھاب حدثنا ایوب عن ابی قلابۃ عن انس رضی اللہ عنہ قال کنت ردیف ابی طلحۃ وانھم لیصرخون بھما جمیعا الحج والعمرۃ

۲۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تمام صحابہ حج اور عمرہ دونوں ہی کے لئے ایک ساتھ لبیک کہہ رہے تھے۔

باب ۱۷۰۔ الردف علی الحمار

۱۷۰۔ گدھے پر کسی کے پیچھے بیٹھنا۔

۲۳۹۔ حدثنا۔ قتیبۃ حدثنا ابو صفوان عن یونس بن یزید عن ابن شھاب عن عروۃ عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب علی حمار علی اکاف علیہ قطیفۃ واردف اسامۃ وراءہ۔

۲۳۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے، اور ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار تھے، اس کی زین پر ایک چادر بچھی ہوئی تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے پیچھے بٹھا رکھا تھا۔

۲۴۰۔ حدثنا۔ یحیی بن بکیر حدثنا اللیث قال یونس اخبرنی نافع عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل یوم الفتح من اعلی مکۃ علی راحلتہ مردفا اسامۃ بن زید ومعہ بلال ومعہ عثمٰن بن طلحۃ من الحجبۃ حتی اناخ فی المسجد فامرہ ان یاتی بمفتاح البیت ففتح ودخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ اسامۃ وبلال وعثمان فمکث فیھا نھارا طویلا ثم خرج فاستبق الناس وکان عبد اللہ ابن عمر اول من دخل فوجد بلالا وراء الباب قائما فسالہ این صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشارلہ الی المکان الذی صلی فیہ قال عبد اللہ فنسیت ان اسالہ کم صلی من سجدۃ۔

۲۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہ ان سے یونس نے بیان کیا انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی علاقہ سے اپنی سواری پر تشریف لائے اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا تھا اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ (آپ کے مؤذن) بھی تھے اور آپ کے ساتھ عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے عثمان بن طلحہؓ ہی کعبہ کے حاجب تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد الحرام کے قریب اپنی سواری بٹھا دی، اور ان سے کہا کہ بیت اللہ الحرام کی کنجی لائیں۔ انہوں نے دروازہ کھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوگئے آپ کے ساتھ اسامہ بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر آگئے، اندر آپ کافی دیر تک رہے اور جب باہر تشریف لائے تو صحابہ نے (اندر جانے کے لئے) ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کی، سب سے پہلے اندر داخل ہونے والے عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے پر کھڑا پایا اور ان سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

نماز کہاں پڑھی ہے؟ انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا، جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ نے بیان کیا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

باب ۱۷۱۔ مَنْ اَخَذَ بِالرِّكَابِ وَنَحْوِهٖ:

۱۷۱۔ جس نے رکاب یا اسی جیسی کوئی چیز پکڑی:

۲۴۱۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

۲۴۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبدالرزاق نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہے، ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، پھر اگر دو انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے، کسی کو سواری کے معاملے میں اگر مدد پہنچاتا ہے، اس طرح کہ اس پر اسے سوار کرا دیتا ہے یا اس کا سامان اس پر رکھ دیتا ہے، تو یہ بھی صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھتا ہے صدقہ ہے اور اگر کوئی راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

باب ۱۷۲۔ اَلسَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ، وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ سَافَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فِیْ اَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ الْقُرْاٰنَ:

۱۷۲۔ دشمن کے ملک میں قرآن مجید لے کر سفر کرنا۔ محمد بن بشر اسی طرح روایت کرتے ہیں، وہ عبیداللہ سے روایت کرتے تھے، وہ نافع سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ دشمن (کفار) کے علاقے میں سفر کرتے تھے، حالانکہ یہ سب حضرات قرآن مجید کے عالم تھے۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ:

۲۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقے (دار الکفر) میں قرآن مجید لے کر جانے سے منع کیا تھا۔[1]

باب ۱۷۳۔ اَلتَّكْبِيْرِ عِنْدَ الْحَرْبِ:

۱۷۳۔ جنگ کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

[1] دشمن کے علاقوں میں قرآن مجید لے کر جانے سے اس لئے ممانعت آئی ہے، تاکہ اس کی بے حرمتی نہ ہو، کیونکہ جنگ وغیرہ کے مواقع پر ممکن ہے قرآن مجید ان کے ہاتھ لگ جائے اور اس کی وہ توہین کریں۔ ظاہر ہے کہ اس کے سوا اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَبَّحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِیْ عَلٰی اَعْنَاقِہِمْ فَلَمَّا رَاَوْہُ قَالُوْا ھٰذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَلَجَأُوْا اِلَی الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ وَاَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاھَا فَنَادٰی مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یَنْہَیَانِکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاُکْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِیْہَا تَابَعَہٗ عَلِیٌّ عَنْ سُفْیَانَ رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ ؎

۲۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے اتنے میں وہاں کے باشندے (یہودی) پھاوڑے اپنی گردنوں پر لئے ہوئے نکلے، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنی آپ کے لشکر کو) دیکھا تو چلا اٹھے کہ یہ محمد لشکر کے ساتھ آگئے، محمد لشکر کے ساتھ محمد لشکر کے ساتھ (صلی اللہ علیہ وسلم) چنانچہ سب قلعہ میں پناہ گیر ہوگئے! اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا، اللہ کی ذات سب سے اعلیٰ وارفع ہے، خیبر تو تباہ ہوا کہ جب کسی قوم کے میدان میں ہم اتر آتے ہیں تو ڈرائے ہوئے (خدا کے عذاب سے) لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے گدھے ذبح کر کے انہیں پکانا شروع کر دیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول تمہیں گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں۔" چنانچہ ہانڈیوں میں جو کچھ تھا، سب الٹ دیا گیا، اس روایت کی متابعت علی نے سفیان کے واسطہ سے کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے تھے۔

بَابُ ۱۷۴۔ مَا یُکْرَہُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِی التَّکْبِیْرِ :

۱۷۴۔ اللہ اکبر کہنے کیلئے آواز کو بلند کرنیکی کراہت [1]

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰی وَادٍ ھَلَّلْنَا وَکَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّہٗ مَعَکُمْ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ تَبَارَکَ اسْمُہٗ وَتَعَالٰی جَدُّہٗ ؎

۲۴۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابوعثمان نے، ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب بھی کسی وادی میں اترتے تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور ہماری آواز بلند ہو جاتی۔ اس لئے حضور اکرم نے فرمایا، اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو، وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے، بے شک وہ سننے والا اور تم سے بہت قریب ہے، مبارک ہے اس کا نام اور بڑی ہے اس کی عظمت۔

بَابُ ۱۷۵۔ التَّسْبِیْحُ اِذَا ھَبَطَ وَادِیًا :

۱۷۵۔ کسی وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

[1] خصوصاً جب جہاد، جنگ کا موقعہ بھی نہ ہو، اس عنوان کے تحت جو حدیث ہے اس میں بصراحت اس کی مخالفت بھی نہیں ہے، البتہ ایک مناسب طریقہ کی نشان دہی کی گئی ہے، یعنی جب خدا حاضر اور ناظر ہے تو اسے پکارنے میں چیخنے اور چلانے کے کیا معنی! وقار اور آہستگی کے ساتھ اسے پکاریئے۔ اور اس سے دعا کیجئے۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

۲۴۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

باب ۱۷۶۔ التَّكْبِيرُ إِذَا عَلَا شَرَفًا۔

۱۷۶۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا۔

۲۴۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے حصین نے، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم اوپر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَا۔

۲۴۷۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے صالح ابن کیسان نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ سے واپس ہوتے، جہاں تک مجھے یاد ہے آپ نے غزوے کا بھی ذکر کیا تھا، تو جب بھی آپ کسی بلندی پر چڑھتے یا (نشیب سے) چٹیل میدان میں آتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر کام پر قدرت رکھتا ہے، ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز اور اس کی حمد پڑھتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا (کفار کی) تمام جماعتوں کو شکست دی (غزوہ خندق کے موقعہ پر) صالح نے بیان کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے پوچھا، کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انشاء اللہ نہیں کہا تھا تو انہوں نے بتایا کہ نہیں۔

باب ۱۷۷۔ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ۔

۱۷۷۔ (سفر کی حالت میں) مسافر کی وہ سب عبادتیں لکھی جاتی ہیں، جو اقامت کے وقت کیا کرتا تھا۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا۔ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ

۲۴۸۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، ان سے عوام نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابو اسماعیل سکسکی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو بردہ سے سنا

وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا۔

وہ اور زید بن ابی کبشہ ایک سفر میں ساتھ تھے اور یزید سفر کی حالت میں بھی روزے رکھا کرتے تھے، ابو بردہ نے کہا کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کئی بار سنا، وہ کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو وہ تمام عبادات لکھی جاتی ہیں جنہیں اقامت وصحت کے وقت وہ کیا کرتا تھا۔[۱]

بَابُ ۱۷۸ السَّيْرُ وَحْدَهُ

۱۷۸۔ تنہا سفر

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ۔ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ

۲۴۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مہم پر جانے کے لئے) خندق کے غزوہ کے موقعہ پر صحابہ کو پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے اپنی خدمات پیش کیں پھر آپ نے صحابہ کو پکارا اور اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے کو پیش کیا، آپ نے پھر پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے ہی اپنے کو پیش کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں، سفیان نے کہا کہ حواری کے معنی معاون کے ہیں۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ

۲۵۰۔ ہم سے ابو العالیہ نے حدیث بیان کی ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جتنا میں جانتا ہوں اگر دوسروں کو بھی تنہا (سفر کرنے کی مضرتوں کا) اتنا علم ہوتا تو کوئی سوار بھی رات میں تنہا سفر نہ کرتا۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ

۲۵۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو بھی تنہا سفر کے متعلق اتنا علم ہوتا تو کوئی سوار رات میں تنہا سفر نہ کرتا۔

---

[۱] یعنی سفر بھی ایک عذر ہے اور بیماری بھی۔ دونوں صورتوں میں آدمی بڑی حد تک مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے شریعت نے اس کا لحاظ کیا ہے اور ان دونوں مجبوریوں پر رعایات دی ہیں۔ بہت سی دوسری رعایتوں کے ساتھ ایک سب سے بڑی خوش خبری یہ ہے کہ جن عبادات کا مسافر یا مریض عادی تھا اور سفر یا مرض کی وجہ سے انہیں چھوڑنے پر مجبور ہوا تو اللہ تعالیٰ چھوڑنے کے باوجود اس کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا رہتا ہے۔

باب ۱۷۹۔ اَلسُّرْعَةُ فِي السَّيْرِ، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ

۱۷۹۔ سفر میں تیز چلنا، ابوحمید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں مدینہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں اس لئے اگر کوئی شخص میرے ساتھ تیز چلنا چاہے تو چلے"

۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

۲۵۲۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی انہوں نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سفر کی رفتار کے متعلق پوچھا گیا (امام بخاریؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن المثنیٰ نے کہا) یحییٰ (القطان راوی حدیث) بیان کرتے ہیں (ہشام کے والد، عروہ بن زبیر کے واسطہ سے کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ سوال کیا گیا تھا) تو میں سن رہا تھا (یحییٰ نے کہا کہ) پھر یہ لفظ (یعنی سن رہا تھا) بیان کرنے سے رہ گیا (اور بعد میں جب یاد آیا تو پھر اس کا بھی ذکر کیا) تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوسط چال چلتے تھے، لیکن جب کوئی کشادہ جگہ آتی تو آپ اپنی رفتار تیز کر دیتے تھے۔ تیز رفتاری کے لئے لفظ) نص (اوسط چال (عنق) سے تیز چلنے کے لئے آتا ہے۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا۔

۲۵۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی جو اسلم کے صاحبزادے تھے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا، اتنے میں صفیہ بنت عبید رضی اللہ عنہا (آپ کی بیوی) کے متعلق شدید کرب و بے چینی کی اطلاع ملی (مریضہ تھیں) چنانچہ آپ نے تیز چلنا شروع کر دیا اور جب (سورج غروب ہونے کے بعد) شفق کے غروب ہونے کا وقت قریب ہوا تو آپ اترے اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھی، دونوں نمازیں آپ نے ایک ساتھ پڑھی تھیں، پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تیزی کے ساتھ سفر طے کرنا چاہتے تو مغرب تاخیر کے ساتھ پڑھتے اور دونوں (عشاء و مغرب) ایک ساتھ ادا کرتے۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ

۲۵۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوبکر کے مولیٰ سُمَی نے انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر بھی ایک عذاب سے کم نہیں، آدمی کی نیند، کھانے، پینے، سب میں خلل انداز ہوتا ہے، اس لئے جب مسافر اپنی ضروریات پوری کر لے تو اسے

وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ ؛

گھر جلدی واپس آجانا چاہیئے۔

باب ۱۸۰۔ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ ؛

۱۸۰۔ ایک گھوڑا کسی کو سواری کے لئے دے دیا، پھر دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ ؛

۲۵۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا، اللہ کے راستے میں سواری کے لئے دے دیا تھا، پھر آپ نے دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے، آپ نے چاہا کہ اسے خرید لیں، لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اب تم اسے نہ خریدو، اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ ؛

۲۵۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا، جس کو دیا تھا، وہ اس کو بیچنے لگا، یا (آپ نے یہ فرمایا تھا) کہ اس نے اسے بالکل برباد کر دیا، اس لئے میرا ارادہ ہوا کہ میں اسے خرید لوں مجھے یہ خیال تھا کہ وہ شخص سستے داموں پر اسے بیچ دے گا، میں نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ گھوڑا تمہیں ایک درہم میں مل جائے تو پھر بھی نہ خریدنا، کیونکہ اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے ہی چاٹ جاتا ہے۔ (اس حدیث پر نوٹ گزر چکا ہے)

باب ۱۸۱۔ الْجِهَادُ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ ؛

۱۸۱۔ جہاد میں شرکت، والدین کی اجازت کے بعد ؛

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ ؛

۲۵۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابو العباس، شاعر سے سنا۔ ابو العباس (شاعر ہونے کے ساتھ) روایتِ حدیث میں بھی ثقہ اور قابل اعتماد تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، آپ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آپ نے

فرمایا کہ پھر انہیں کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔

باب ۱۸۲ - مَاقِيلَ فِي الجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الإِبِلِ ؛

۱۸۲ اونٹوں کی گردن میں گھنٹی وغیرہ سے متعلق روایت۔

۲۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ يُوسُفُ اخبرنا مَالك عن عبد الله بن ابی بكر عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ اَنَّ اَبَا بشیر الانصاری رَضِيَ اللهُ عَنه اخبره انّه كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدِ اللهِ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَارْسَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا اَنْ لَايَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ ؛

۲۵۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی بکر نے، انہیں عباد بن تمیم نے اور انہیں ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، عبداللہ (بن ابی بکر بن حزم، راوی حدیث) نے کہا کہ میرا خیال ہے، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک قاصد بھیجا، یہ اعلان کرنے کے لئے کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا قلادہ ہو یا کسی قسم کا بھی قلادہ ہو، وہ اسے کاٹ دے۔

باب ۱۸۳ - مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتْ اِمْرَاتُهُ حَاجَةً اَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤذن لَهُ ؛

۱۸۳ کسی نے فوج میں اپنا نام لکھوا لیا، پھر اس کی بیوی حج کے لئے جانے لگی، یا اور کوئی عذر پیش آگیا تو کیا اسے (اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لئے جانے کی) اجازت دے دی جائے گی۔؟

۲۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عمرو عن اَبِي معبد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ ؛

۲۵۹ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابومعبد اور ان سے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی مرد، کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے، جب تک اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو، اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے فلاں غزوے میں اپنا نام لکھوا دیا تھا، اور ادھر میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پھر تم بھی جاؤ اور اپنی بیوی کو حج کرا لاؤ۔

باب ۱۸۴ - الجَاسُوسِ وَقَوْلَ اللهِ تَعَالَى لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ - التَّجَسُّسُ - التَّبَحُّثُ ؛

۱۸۴ - "جاسوس" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ"، تجسس کے معنی تلاش وتفتیش کے ہیں۔

۲۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا

۲۶۰ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

٢٦٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَأَيُّ إِسْنَادٍ هَذَا.

۲۶۰ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، سفیان نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو مرتبہ سنی تھی، انہوں نے بیان کیا تھا کہ مجھے محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن ابی رافع نے خبر دی، کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم کو ایک مہم پر بھیجا آپ نے فرمایا تھا کہ جب تم لوگ روضۂ خاخ (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک مقام کا نام) پر پہنچ جاؤ تو وہاں ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک عورت تمہیں ملے گی اور اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم لوگ اس سے وہ خط لے لینا، ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں منزل بہ منزل تیزی کے ساتھ لئے جا رہے تھے اور آخر ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے اور وہاں واقعی ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک عورت موجود تھی (جو مدینہ سے مکہ خط لے کر جا رہی تھی) ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو، اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں، لیکن جب ہم نے اسے دھمکی دی کہ اگر تم نے خط نہ نکالا تو تمہارے کپڑے ہم خود اتار دیں گے (تلاشی کے لئے) اس پر اس نے خط اپنی گندھی ہوئی چوٹی کے اندر سے نکال دیا اور ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اس کا مضمون یہ تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند اشخاص کی طرف، اس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض راز کی اطلاع دی تھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اے حاطب! یہ کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے بارے میں عجلت سے کام نہ لیجئے، میری حیثیت (مکہ میں) یہ تھی کہ قریش کے ساتھ میں نے بود و باش اختیار کر لی تھی ان سے رشتہ ناتہ میرا کچھ بھی نہ تھا آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں، ان کی تو قرابتیں مکہ میں ہیں اور مکہ والے اسی وجہ سے (مہاجرین کے اس وقت مکہ میں موجود) عزیزوں کی اور ان کے اموال کی حفاظت و حمایت کریں گے، چونکہ مکہ والوں کے ساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے، میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کر دوں جس سے متاثر ہو کر وہ میرے بھی عزیزوں، اور ان کے اموال کی حفاظت و حمایت کریں گے۔ میں نے یہ فعل کفر یا ارتداد

کی وجہ سے ہرگز نہیں تھا اور نہ اسلام کے بعد کفر سے خوش ہو کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ انہوں نے صحیح صحیح بات بتا دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، میں اس منافق کا گلا کاٹ دوں۔ حضور اکرم نے فرمایا، یہ بدر کی لڑائی میں (مسلمانوں کے ساتھ) لڑے ہیں اور تمہیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ بدر کے مجاہدین کے احوال (موت تک کے) پہلے ہی سے جانتا تھا اور وہ خود ہی فرما چکا ہے کہ "تم جو چاہو کرو، میں تمہیں معاف کر چکا ہوں" سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ حدیث کی یہ سند بھی کتنی عمدہ ہے۔

باب ۱۸۵۔ الکِسْوَةِ لِلْاُسَارٰی ؎

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا۔ عبد الله بن محمد حَدَّثَنَا ابن عيينة عن عمرو سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اُتِيَ بِاُسَارٰى وَاُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ قَمِيْصًا فَوَجَدُوْا قَمِيْصَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهُ الَّذِيْ اَلْبَسَهٗ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ يُكَافِئَهٗ ؎

۱۸۵۔ قیدیوں کے لئے لباس ؎

۲۶۱۔ ہم سے محمد ابن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر قیدی (مشرکین کے) لائے گئے تھے جن میں عباس (رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان کے بدن پر کپڑا نہیں تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے قمیص تلاش کروائی (چونکہ لمبے قد کے تھے) اس لئے عبد اللہ بن ابی (منافق) کی قمیص ہی آپ کے بدن پر آسکی اور آں حضور نے انہیں وہ قمیص پہنا دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبد اللہ کی موت کے بعد) اسی وجہ سے اپنی قمیص اتار کر اسے پہنائی تھی، ابن عیینہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اس کا احسان تھا، حضور اکرم نے چاہا کہ اسے چکا دیں۔

باب ۱۸۶۔ فَضْلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ رَجُلٌ ؎

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا۔ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَهْلٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِيْ ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْهُ فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ كَاَنْ

۱۸۶۔ اس شخص کی فضیلت جس کے ذریعہ کوئی شخص اسلام لایا ہو۔

۲۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے بیان کیا کہ، انہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا، کل میں ایسے شخص کے ہاتھ اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں، رات بھر سب کے ذہن میں یہی بات چکر کرتی رہی کہ دیکھئے کسے علم ملتا ہے، اور جب صبح ہوئی تو ہر فرد پر امید تھا لیکن آں حضور نے دریافت فرمایا کہ علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا

لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ ؛

لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور اس سے انہیں صحت ہوگئی کسی قسم کی تکلیف باقی نہ رہی اور پھر آپ نے انہیں کو علم عطا فرمایا، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں، آں حضور نے انہیں ہدایت دی کہ یوں ہی چلے جاؤ، جب ان کے میدان میں اتر لو انہیں اسلام کی دعوت دو، اور انہیں بتاؤ کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ان پر کیا امور واجب ہیں، خدا گواہ ہے کہ اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص بھی مسلمان ہو جائے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

بَابُ ۱۸۷ ۔ الْأُسَارَى فِي السَّلَاسِلِ ؛

۱۸۷ ۔ قیدی زنجیروں میں ؛

۲۶۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ ؛

۲۶۳ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگوں پر اللہ کو تعجب ہوگا، جو جنت میں داخل ہوں گے (حالانکہ دنیا میں اپنے کفر کی وجہ سے) وہ بیڑیوں میں تھے (لیکن بعد میں اسلام لائے اور اسی لئے جنت میں داخل ہوئے)

بَابُ ۱۸۸ ۔ فَضْلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ ؛

۱۸۸ ۔ اہل کتاب کے کسی فرد کے اسلام لانے کی فضیلت۔

۲۶۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ۔ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ۔ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ ؛

۲۶۴ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن حی ابوحسن نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین طرح کے اشخاص ایسے ہیں جنہیں دہرا اجر ملتا ہے، وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور تعلیم دینے میں اچھا طرز عمل اختیار کرے، اسے ادب سکھائے اور اس میں اچھے طرز عمل کا مظاہرہ کرے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے دہرا اجر ملتا ہے۔ وہ مومن جو اہل کتاب میں سے ہو کہ پہلے ہی ایمان لائے ہوئے تھا (اپنے نبی پر) اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تو اسے بھی دہرا اجر ملے گا، اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بھی ادائیگی کرتا ہے، اور اپنے آقا کے ساتھ بھی، خیر خواہانہ جذبہ رکھتا ہے، اس کے بعد شعبی (راوی حدیث) نے فرمایا کہ میں

نے تمہیں یہ حدیث بلاکسی محنت ومشقت کے دے دی، ایک زمانہ وہ بھی تھا جب اس سے کم حدیث کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

باب ۱۸۹ ۔ اَهْلُ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا لَيْلًا لَنُبَيِّتَنَّهُ لَيْلًا. يُبَيِّتُ لَيْلًا

۱۸۹ ۔ دارالحرب پر رات کے وقت حملہ ہوا اور بچے اور عورتیں بھی (غیرارادی طور پر) زخمی ہوگئیں۔ (قرآن مجید کی آیت میں) بیاتاً سے مراد رات کا وقت ہے (دوسری آیت میں لنبیتنہ (سے بھی) رات کے وقت (اچانک حملہ کرنا مراد ہے (تیسری آیت میں یُبَیِّتُ سے مراد بھی رات کا وقت ہی ہے۔

۲۶۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ

۲۶۵ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابواء یا ودان میں میرے پاس سے گزرے تو آپ سے پوچھا گیا کہ مشرکین کے جس قبیلے پر شب خون مارا جائے گا کیا ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنا درست ہوگا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں اور میں نے آں حضورؐ سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کی حمٰی نہیں ہے (جس کی حمایت وحفاظت ضروری ہو) (سابقہ سند کے ساتھ) زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے عبیداللہ سے سنا، بواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ان سے صعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور صرف ذراری (بچوں) کا ذکر کیا (سفیان نے

لہ اسلام کا حکم یہ ہے کہ لڑائی میں عورتوں بچوں یا بوڑھوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر رات کے وقت مسلمان ان پر حملہ آور ہوئے تو ظاہر ہے کہ اندھیرے میں، خصوصاً جب کہ دشمن اپنے گھروں میں غافل سو رہا ہوگا، عورتوں بچوں کی تمیز مشکل ہو جائے گی اب اگر یہ قتل ہو جاتے ہیں تو یہ کوئی گناہ نہیں ہوگا، شریعت کا مقصد صرف یہ ہے کہ قصداً اور ارادہ کرکے عورتوں بچوں یا لڑائی وغیرہ سے عاجز بوڑھوں کو لڑائی میں کوئی تکلیف نہ پہنچانی چاہیئے اور نہ انہیں قتل کرنا چاہیئے، لیکن اگر حالات کی مجبوری ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ نیت اور دلی ارادہ اس کا ضرور ہونا چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے (حالات کے پیش نظر) عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔ یعنی ممنوع صرف قصداً اور ارادۃً انہیں قتل کرنا ہے۔ اس کی بہت ہی واضح نظیر یہ ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اگر دارالحرب کے کفار نے اپنے یہاں کے مسلمانوں کو آگے کر دیا، تو ظاہر ہے کہ ایسے موقعہ پر اسلامی فوج پسپائی نہیں اختیار کر سکتی، بلکہ اس کا سب سے پہلا نشانہ کفار کی طرف سے آتے ہوئے وہی مسلمان ہوں گے، خواہ انہیں مجبور کرکے ہی کیوں نہ لایا گیا ہو کیونکہ عین مورچے سے پسپا ہو جانا خود اسلامی سلطنت کے لئے مضر ہے، اب اہون البلیتین کو اختیار کرنا پڑے گا، یہی حال کفار کی عورتوں اور بچوں کے قتل کا بھی ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ. قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو وَهُمْ مِنْ آبَائِهِمْ.

بیان کیا کہ) عمرو ہم سے حدیث بیان کرتے تھے ان سے ابن شہاب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے (سفیان نے بیان کیا کہ پھر) ہم نے خود زہری (ابن شہاب) سے سنی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور انہیں صعب رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا (مشرکین کی عورتوں اور بچوں کے متعلق کہ) وہ بھی انہیں میں سے ہیں (ہم منہم)۔ (زہری کے واسطہ سے) جس طرح عمرو نے بیان کیا تھا کہ وہ بھی انہیں کے باپ دادوں کی نسل سے ہیں (ہم من اباہم) زہری نے (خود ہم سے) ان الفاظ کے ساتھ نہیں بیان کیا (اگرچہ مفہوم میں کوئی فرق نہیں تھا)

باب ۱۹۰ - قَتْلُ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

۱۹۰ - جنگ میں بچوں کا قتل

۲۶۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

۲۶۶ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ (غزوہ فتح) میں ایک مقتول عورت پائی گئی، تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔

باب ۱۹۱ - قَتْلُ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

۱۹۱ - جنگ میں عورتوں کا قتل

۲۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

۲۶۷ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا عبید اللہ نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے، کہ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غزوے میں مقتول پائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا (تو انہوں نے اس کا اقرار کیا)۔

باب ۱۹۲ - لَا يُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللَّهِ

۱۹۲ - اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب کی سزا کسی کو نہ دی جائے،

۲۶۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا وَإِنَّ

۲۶۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے بکیر نے، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا اور یہ ہدایت کی کہ اگر تمہیں فلاں اور فلاں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا، پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو آں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو جلا دینا، لیکن آگ ایک ایسی چیز ہے، جس کی سزا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے، اس لئے اگر وہ تمہیں ملیں تو انہیں قتل کر دینا۔

النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا ؛

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ ؛

۲۶۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے عکرمہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو (جو عبداللہ بن سبا کی متبع تھی اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اپنا رب کہتی تھی) جلا دیا تھا۔ جب یہ اطلاع ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو کبھی انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کو نہ دو۔ البتہ انہیں قتل ضرور کرتا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص اپنا دین تبدیل کرے (اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے) اسے قتل کر دو۔

باب ۱۹۳۔ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً فِيهِ حَدِيثُ ثُمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى الْآيَةَ ؛

۱۹۳۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد قیدیوں کے بارے میں) اس کے بعد، یا ان پر احسان کر کے یا فدیہ لیکر (چھوڑ دو) اس سلسلے میں ثمامہ (رضی اللہ عنہ) سے متعلق حدیث ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "نبی کے لئے مناسب نہیں تھا کہ اس کے پاس قیدی ہوں" آخر آیت تک۔

باب ۱۹۴۔ هَلْ لِلْأَسِيرِ أَنْ يَقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِينَ أَسَرُوهُ حَتَّى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ فِيهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۹۴۔ کیا مسلمان قیدی، کفار سے نجات حاصل کرنے کے لئے قتل کر سکتا ہے اور انہیں دھوکا دے سکتا ہے اس سلسلے میں مسور رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

باب ۱۹۵۔ إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ ؛

۱۹۵۔ کیا اگر کوئی مشرک، کسی مسلمان کو جلا دے، تو اسے جلایا جا سکتا ہے۔؟

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْغِنَا رِسْلًا قَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا حَتَّى صَحُّوا، وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ فَأَتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ

۲۷۰۔ ہم سے معلا بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد کی جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، لیکن مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لئے (اونٹ کے) دودھ کا انتظام کر دیجئے (تاکہ اس کے پینے سے صحت ٹھیک ہو جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں کچھ اونٹ دیتا ہوں، انہیں لے جاؤ (چرانے کے لئے) اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو، تاکہ تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے اور تم تندرست ہو جاؤ (وہ لوگ اونٹ چرانے کے لئے لے گئے لیکن بدعہدی کی) چرواہے کو قتل کر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى أُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوا. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا۔

دیا اور اونٹوں کے ساتھ لے کر بھاگ نکلے اور اسلام لانے کے بعد کفر لیا ایک شخص نے اس کی اطلاع آنحضورؐ کو دی تو آپ نے ان کی تلاش کے لئے آدمی بھیجے۔ دوپہر سے بھی پہلے وہ پکڑ لائے گئے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، پھر آپ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں سلائی گرم کر کے پھیر دی گئی اور حرہ (مدینہ کی پتھریلی زمین) میں انہیں ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں نہ دیا گیا، یہاں تک کہ سب مر گئے (ایسا ہی انہوں نے ان اونٹوں کے چرانے والے کے ساتھ کیا تھا، جس کا انہیں بدلہ دیا گیا) ابو قلابہ نے کہا کہ انہوں نے قتل کیا تھا، چوری کی تھی، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی تھی اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی تھی۔[1]

بَاب ۱۹۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔

۱۹۶ ـ ہم سے یحییٰ بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو کاٹ لیا تھا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کے سارے گھروندے جلا دیئے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اگر تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو کیا تم ایک ایسی امت کو جلا کر خاکستر کر دو گے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

بَاب ۱۹۷ حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّخِيْلِ۔

۱۹۷ ـ گھروں اور باغوں کو جلانا۔

۲۷۱ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي

۲۷۱ ـ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذوالخلصہ کو (برباد کر کے)

---

[1] یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے اور نوٹ بھی، ان لوگوں نے ایک ساتھ کئی سنگین جرم کا ارتکاب کیا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کا مثلہ بنایا تھا، اس لئے انہیں بھی اسی طرح کی سزا دی گئی۔ لیکن بعد میں اس سے ممانعت کر دی گئی کہ خواہ کچھ بھی ہو، اس طرح کی سزائیں نہ دی جائیں، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے پانی مانگا، لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا، امت کا اس پر اجماع ہے کہ جسے پھانسی یا قتل کی سزا دی جا رہی ہو، وہ اگر پانی مانگے تو اسے پانی پلانا چاہیئے۔ بات یہی صحیح ہے کہ اس حدیث کے احکام سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ ہو گئے تھے۔

الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ ؏

مجھے خوش کیوں نہیں کر دیتے۔ یہ ذوالخلیفہ قبیلہ خثعم کا ایک بتکدہ تھا، اسے کعبۃ الیمانیۃ کہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سواروں کو لے کر چلا، یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑسوار تھے لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا، آں حضورؐ نے میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا میں نے انگشتہائے مبارک کا نشان اپنے سینے پر دیکھا، پھر فرمایا اے اللہ! گھوڑے کی پشت پر اسے ثبات عطا فرمایئے اور دوسرے کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنایئے، اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور ذوالخلصہ کی عمارت کو گرا کر اس میں آگ لگا دی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع بھجوائی جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک ہم نے ذوالخلصہ کو ایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنا دیا یا (انہوں نے کہا) خارش زدہ اونٹ کی طرح (مراد ویرانی سے ہے)، بیان کیا کہ یہ سن کر آپ نے قبیلہ احمس کے سواروں اور قبیلہ کے تمام لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

۲۷۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ ؏

۲۷۲ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہود) بنونضیر کے کھجور کے باغات جلوا دیئے تھے۔

باب ۱۹۸ ۔ قَتْلُ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ ؏

۱۹۸ ۔ سوئے ہوئے مشرک کا قتل ؏

۲۷۳ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قَالَ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ

۲۷۳ ۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے چند افراد کو ابو رافع (یہودی) کو قتل کے لئے بھیجا۔ ان میں سے ایک صاحب (عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ) آگے بڑھے اور اس کے قلعہ کے اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اندر جانے کے بعد میں اس گھر میں گھس گیا جہاں ان کے جانور بندھا کرتے تھے۔ بیان کیا کہ انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا، لیکن اتفاق کہ ان کا ایک گدھا ان مویشیوں میں سے گم تھا، اس لئے وہ اسے تلاش کرنے کے لئے باہر نکلے (اس خیال سے

فَدَخَلُوْا وَدَخَلْتُ وَاغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوْا الْمَفَاتِيْحَ فِيْ كَوَّةٍ حَيْثُ أَرَاهَا فَلَمَّا نَامُوْا أَخَذْتُ الْمَفَاتِيْحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَأَجَابَنِيْ فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهُ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّيْ مُغِيْثٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِيْ فَقَالَ مَالَكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَأْنُكَ قَالَ لَا أَدْرِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِيْ قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِيْ فِيْ بَطْنِهِ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهِشٌ فَأَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِيْ فَخَرَجْتُ إِلٰى أَصْحَابِيْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتّٰى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِيْ رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِيْ قَلَبَةٌ حَتّٰى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ۔

کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں نکلنے والوں کے ساتھ میں بھی باہر آگیا، میں ان پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ میں بھی تلاش کرنے والوں میں شامل ہوں آخر گدھا انہیں مل گیا اور پھر وہ اندر آگئے، میں بھی ان کے ساتھ اندر آگیا اور انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا، وقت رات کا تھا۔ کنجیوں کا گچھا انہوں نے ایک ایسے طاق میں رکھا جسے میں دیکھ رہا تھا جب سب سوگئے تو میں نے کنجیوں کا گچھا اٹھایا اور دروازہ کھول کر ابو رافع کے پاس پہنچا، میں نے آواز دی، ابو رافع! اس نے جواب دیا اور میں اس کی آواز کی طرف بڑھا اور اس پر وار کر بیٹھا اور وہ چیخنے لگا تو میں باہر چلا آیا، اس کے پاس سے واپس آکر میں پھر اس کے کمرہ میں داخل ہوا، گویا میں اس کی مدد کو پہنچا تھا میں نے پھر سے آواز دی۔ ابو رافع! اس مرتبہ میں نے اپنی آواز بدل لی تھی۔ اس نے کہا کیا کر رہا ہے، تیری ماں برباد ہو۔ میں نے پوچھا کیا بات پیش آئی ہے؟ وہ کہنے لگا، نہ معلوم کون شخص اندر میرے کمرہ میں آگیا تھا اور مجھ پر حملہ کر بیٹھا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اب کی بار میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اتنے زور سے دبائی کہ اس کی ہڈیوں میں اتر گئی جب میں اس کے کمرہ سے باہر نکلا تو میں بہت خوف زدہ تھا، پھر قلعہ کی ایک سیڑھی پر میں آیا تاکہ اس سے نیچے اتر سکوں لیکن میں اس پر سے گر گیا، اور میرے پاؤں میں موچ آگئی۔ پھر جب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں، چنانچہ میں وہیں ٹھہر گیا اور میں نے ابو رافع، حجاز کے تاجر کی موت کے اعلانات بلند آواز سے ہوتے ہوئے سنے، انہوں نے بیان کیا کہ میں پھر وہاں سے اٹھا اور مجھے اس وقت کوئی مرض اور تکلیف نہیں تھی۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلٰى أَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ۔

۲۷۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے چند افراد کو ابو رافع کے پاس (قتل کرنے کے لئے) بھیجا تھا، چنانچہ رات میں عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اس کے قلعہ کے اندر داخل ہوئے اور اسے سوتے ہوئے قتل کیا۔

باب ۱۹۹۔ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ۔

۱۹۹۔ دشمن سے جنگ کی تمنا نہ ہونی چاہیئے۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ. وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

۲۷۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عاصم بن یوسف یربوعی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق فزاری نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر بن عبیداللہ کے مولیٰ سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی کہ میں عمر بن عبداللہ کا تب تھا۔ سالم نے بیان کیا کہ جب وہ خوارج سے جنگ کے لئے روانہ ہوئے تو انہیں عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما کا خط ملا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے کے موقعہ پر انتظار کیا پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا، اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کرو لیکن جب جنگ چھڑ جائے تو صبر و ثبات کا ثبوت دو، اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! کتاب (آسمانی) کے نازل کرنے والے، اے بادلوں کے ہانکنے والے، اے احزاب (کفار کی جماعتیں، غزوہ خندق کے موقعہ پر) کو شکست دینے والے، دشمن کو شکست دیجئے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد کیجئے، اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی کہ میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا، ان کے پاس عبداللہ بن ابی اوفیٰ کا یہ خط آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو اور ابو عامر نے بیان کیا ان سے مغیرہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو، لیکن جب جنگ شروع ہو جائے تو صبر و ثبات سے کام لو۔

بَاب ۲۰۰۔ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ

۲۰۰۔ جنگ ایک چال ہے[1]

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خَدْعَةً۔

۲۷۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسریٰ (ایران کا بادشاہ) برباد و ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا اور قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک و برباد ہو گا (شام کے علاقہ میں) اور اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر باقی نہیں رہے گا۔ اور تم لوگ ان کے خزانے اللہ کے راستے میں تقسیم کرو گے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو چال فرمایا تھا

[1] یہ عنوان حدیث سے لیا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ طاقتور سے طاقتور فریق کے حق میں بھی جنگ میں فتح کی پیشین گوئی نہیں کی جا سکتی اور نہ جنگ میں صرف اس باب پر اعتماد کیا جا سکتا ہے بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ فتح یابی کے تمام امکانات، کسی بھی مرحلہ پر ایک فریق کے حق میں روشن ہوتے ہیں اور کسی بھی غلطی اور شکست خوردہ فریق کی کوئی بھی چال جنگ کا نقشہ پلٹ دیتی ہے اور غالمانہ

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا۔ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَصْرَمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَۃً ؛

۲۷۷۔ ہم سے ابوبکر بن اصرم نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو چال کہا تھا۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا۔ صَدَقَۃُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ ؛

۲۷۸۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، انہیں عمرو نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، جنگ تو چال کا نام ہے۔

بَابٌ۲۰۱۔ اَلْکَذِبُ فِی الْحَرْبِ ؛

۲۰۱۔ جنگ میں جھوٹ بولنا؛

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا۔ قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّہٗ قَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَاَلَنَا الصَّدَقَۃَ قَالَ وَاَیْضًا وَاللّٰہِ قَالَ فَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاہُ فَنَکْرَہُ اَنْ نَدَعَہٗ حَتّٰی نَنْظُرَ اِلٰی مَا یَصِیْرُ اَمْرُہٗ قَالَ فَلَمْ یَزَلْ یُکَلِّمُہٗ حَتَّی اسْتَمْکَنَ مِنْہُ فَقَتَلَہٗ ؛

۲۷۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف (یہودی) کا کام کون تمام کرے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیتیں پہنچا چکا ہے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں اسے قتل کر آؤں، آں حضورؐ نے فرمایا، ہاں راوی نے بیان کیا کہ پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب کے پاس آئے، اور اس سے کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں تھکا دیا اور ہم سے صدقہ مانگتے ہیں کعب نے کہا کہ بخدا، پھر تو تم لوگوں کو بھی انہیں پریشان کرنا چاہئے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس پر کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ ہم نے ان کی اتباع کر لی ہے، اس لئے اس وقت تک ان کا ساتھ چھوڑنا ہم مناسب بھی نہیں سمجھتے جب تک ان کی دعوت کا کوئی انجام سامنے نہ آجائے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سے اسی طرح باتیں کرتے رہے، آخر موقعہ پاکر اسے قتل کر دیا۔

بَابٌ۲۰۲۔ اَلْفَتْکُ بِاَھْلِ الْحَرْبِ ؛

۲۰۲۔ کفار پر اچانک حملہ ؛

۲۸۰۔ حَدَّثَنِیْ۔ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

۲۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ

پیش قدمی کرنے والا منٹ بھر میں مفتوح ہو کر ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ یہ چیز قدیم میں بھی تھی اور موجودہ دور کی لڑائیوں کا بھی یہی حال رہا ہے۔ اس لئے لڑائی ایک چال سے زیادہ اور کچھ نہیں اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دشمن کو شکست دینے کے لئے خفیہ تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں، اسی طرح عملاً چال بازی سے کام لیا جاسکتا ہے، ذومعنی الفاظ یا طرزِ عمل اختیار کر کے بھی دشمن کو دھوکے میں رکھا جاسکتا ہے لیکن جہاں تک غدر، بدعہدی اور جھوٹ کا تعلق ہے تو یہ کسی صورت میں جائز نہیں، نہ لڑائی کے دوران اور نہ اس کے بعد!

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي فَاَقُولُ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ ؛

علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کر آئے گا؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بولے کہ کیا میں اسے قتل کر دوں؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں، انہوں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھے اجازت دیں (کہ میں اس سے ذومعنی جملوں میں گفتگو کروں، جس سے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے) حضور اکرم نے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی اجازت ہے۔

باب ۲۰۳ - مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَخْشٰى مَعَرَّتَهُ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهِ فِي نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ ...... رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ۔

۲۰۳ - جو خفیہ تدابیر جائز ہیں، اور دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے احتیاط اور پیش بندی، لیث نے بیان کیا ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد (یہودی لڑکے) کی طرف جا رہے تھے، آپ کے ساتھ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے (ابن صیاد کے عجیب و غریب احوال سے متعلق آپ خود تحقیق کرنا چاہتے تھے) آپ کو اطلاع دی گئی تھی کہ ابن صیاد اس وقت نخلستان میں موجود ہے۔ حضور اکرم جب نخلستان کے اندر داخل ہوئے تو آپ خود کھجور کے تنوں سے چھپتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے، تاکہ ابن صیاد کی ماں آپ کو نہ دیکھ سکے) اس وقت ابن صیاد ایک چادر میں لپٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا اس کی ماں نے آپ کو آتے ہوئے دیکھ کر اسے متنبہ کر دیا کہ اے صاف! یہ محمد آگئے، ابن صیاد یہ سنتے ہی کود پڑا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یوں ہی رہنے دیتی تو حقیقت حال واضح ہو جاتی۔

باب ۲۰۴ - الرَّجَزُ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعُ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيهِ سَهْلٌ وَاَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ؛

۲۰۴ - جنگ میں رجز پڑھنا اور خندق کھودتے وقت آواز بلند کرنا، اس سلسلے میں سہل اور انس رضی اللہ عنہما کی احادیث، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہیں اس باب کی ایک حدیث یزید کی روایت سے بھی ہے سلمہ بن اکوع کے واسطہ سے۔

۲۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰى وَارَى التُّرَابُ

۲۸۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ غزوہ احزاب کے موقعہ پر (خندق کھودتے ہوئے) آپ مٹی منتقل کر رہے تھے، سینۂ مبارک کے بال مٹی

شَعْرَ صَدْرِهٖ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِاللّٰهِ۔
اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
اِنَّ الْاَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

سے اٹ گئے تھے۔ حضور اکرمؐ کے بال (بدن کے بعض اعضاء پر) بہت گھنے تھے (آپ کے سینے پر ایک پتلی سی لکیر بالوں کی تھی) آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ رجز پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ) "اے اللہ! اگر آپ کی ذات نہ ہوتی تو ہم کبھی سیدھا راستہ نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، اب آپ ہمارے دلوں کو سکینت اور اطمینان عطا فرمایئے اور اگر (دشمن سے) مڈبھیڑ ہو جائے تو ثابت قدم رکھیئے۔ دشمنوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے لیکن جب بھی وہ اس میں فتنوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں" آپ رجز بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔

بَابُ ۲۰۵۔ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ۔

۲۰۵۔ جو گھوڑے کی اچھی طرح سواری نہ کر سکے!

۲۸۲۔ حَدَّثَنِيْ۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا۔

۲۸۲۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے، اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اپنے گھر میں داخل ہونے سے) کبھی نہیں منع کیا (یعنی پردہ کرکے اندر بلا لیتے تھے) اور جب بھی آپ کی نظر مجھ پر پڑتی، خوشی سے آپ کا چہرہ کھل جاتا، ایک مرتبہ میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تو آپؐ نے میرے سینے پر دست مبارک سے مارا اور دعا کی، اے اللہ! اسے اچھا گھوڑے سوار بنا دے اور دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا بنا۔ اور خود اسے بھی سیدھے رستے پر قائم رکھ!

بَابُ ۲۰۶۔ دَوَاءُ الْجُرْحِ بِاِحْرَاقِ الْحَصِيْرِ وَغَسْلِ الْمَرْاَةِ عَنْ اَبِيْهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ۔

۲۰۶۔ چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا، اور اس کام کے لئے) ڈھال میں، پانی بھر بھر کر لانا!

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِالْمَاءِ فِيْ تُرْسِهٖ وَكَانَتْ يَعْنِيْ فَاطِمَةَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَاُخِذَ

۲۸۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی کہا کہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے شاگردوں نے پوچھا کہ (جنگ احد میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کا علاج کس چیز سے ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اب صحابہ میں کوئی بھی ایسا شخص زندہ نہیں ہے جو اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لا رہے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کے چہرے سے خون دھو رہی

حَصِیْرٌ فَاُحْرِقَ ثُمَّ حُشِیَ بِهٖ جُرْحُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

تھیں اور ایک چٹائی جلائی گئی تھی اور آپ کے زخموں میں اسی کو بھر دیا گیا تھا، صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم۔

باب ۲۰۷۔ مَا یُکْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِی الْحَرْبِ وَعُقُوْبَةُ مَنْ عَصٰی اِمَامَهٗ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ قَالَ قَتَادَةُ۔ الریح الحرب۔

۲۰۷۔ جنگ میں نزاع اور اختلاف کی کراہت، اور جو شخص کمانڈر کے احکام کی خلاف ورزی کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور نزاع نہ پیدا کرو کہ اس سے تم میں بزدلی پیدا ہو جائے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے"۔ قتادہ نے فرمایا کہ (آیت میں) ریح سے مراد لڑائی ہے۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سعید بن ابی بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَاَبَا مُوْسٰی اِلَی الیمن قَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا

۲۸۴۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سعید بن ابی بردہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے دادا (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو اور انہیں یمن بھیجا، آں حضور نے اس موقعہ پر یہ ہدایت کی تھی کہ (لوگوں کے لئے) آسانی پیدا کرنا انہیں سختیوں میں مبتلا نہ کرنا، خوش رکھنے کی کوشش کرنا (جائز حدود میں) اپنے سے دور نہ بھگانا اور تم دونوں (حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ) باہم میل و محبت رکھنا، اختلاف و نزاع پیدا نہ کرنا۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عمرو بن خالد حَدَّثَنَا زھیر حَدَّثَنَا ابو اسحاق قَالَ سمعت البراءَ بن عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یحدث قَالَ جعل النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الرَّجَّالَةِ یَوْمَ اُحُدٍ وَکَانُوْا خَمْسِیْنَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ بن جبیر فَقَالَ اِنْ رَاَیْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّیْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَکَانَکُمْ هٰذَا حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ وَاِنْ رَاَیْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَاْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰی اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ فَهَزَمُوْهُمْ قَالَ فَاَنَا وَاللّٰهِ رَاَیْتُ النِّسَاءَ یَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَاَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِیَابَهُنَّ فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَیْرٍ الْغَنِیْمَةَ اَیْ قَوْمُ الْغَنِیْمَةَ ظَهَرَ اَصْحَابُکُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَیْرٍ اَنَسِیْتُمْ مَا قَالَ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَنَاْتِیَنَّ

۲۸۵۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی جنگ کے موقعہ پر (تیر اندازوں کے) ایک پیدل دستے کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا اس میں پچاس افراد تھے حضور اکرم نے انہیں تاکید کر دی تھی کہ اگر تم یہ بھی دیکھ لو کہ (ہم قتل ہو گئے اور) پرندے ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں، پھر بھی اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں تم لوگوں کو بلانہ بھیجوں، اسی طرح اگر تم دیکھو کہ کفار کو ہم نے شکست دے دی ہے اور انہیں پامال کر دیا ہے پھر بھی یہاں سے نہ ٹلنا جب تک میں تمہیں نہ بلا بھیجوں، پھر اسلامی لشکر نے کفار کو شکست دے دی براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بخدا میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا (جو کفار کے ساتھ جنگ میں ان کی ہمت بڑھانے کے لئے آئی تھیں کہ) تیزی کے ساتھ بھاگ رہی تھیں، ان کے پازیب اور پنڈلیاں دکھائی دے رہی تھیں اور اپنے کپڑوں کو اٹھائے ہوئے تھیں (تاکہ بھاگنے میں کوئی دشواری نہ ہو) عبداللہ بن جبیر رضی اللہ

النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللهِ يَا عَدُوَّ اللهِ إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ. وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ أُعْلُ هُبَلْ أُعْلُ هُبَلْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ قَالَ إِنَّ لَنَا الْعُزَّى. وَلَا لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا لَهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ۔

عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ غنیمت، اے قوم، غنیمت تمہارے سامنے ہے تمہارے ساتھی (مسلمان) غالب آگئے ہیں، اب کس بات کا انتظار ہے اس پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، کیا تمہیں جو ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی، تم اسے بھول گئے؟ لیکن وہ لوگ اسی پر مصر رہے کہ دوسرے اصحاب کے ساتھ ہم بھی غنیمت جمع کرنے میں شریک رہیں گے (کیونکہ کفار اب پوری طرح شکست کھا کر بھاگ چکے ہیں اور ان کی طرف سے خوف کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی) جب یہ لوگ (اکثریت) اپنی جگہ چھوڑ کر چلے آئے تو ان کے چہرے پھیر دیئے گئے اور (مسلمانوں کو) شکست کا سامنا ہوا، یہی وہ گھڑی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ میدان میں ڈٹے رہنے والے صحابہ کی مختصر جماعت کے ساتھ (میدان چھوڑ کر فرار ہوتے ہوئے مسلمانوں کو (پھر اپنے مورچے سنبھال لینے کے لئے) آواز دی تھی (کہ عباد اللہ! میرے پاس آجاؤ میں اللہ کا رسول ہوں، جو کوئی دوبارہ میدان میں آجائے گا اس کے لئے جنت ہے) اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ اصحاب کے سوا اور کوئی بھی باقی نہیں رہ گیا تھا، آخر (اس افراتفری کے نتیجہ میں) ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے، بدر کی جنگ میں آں حضورؐ نے اپنے صحابہ کے ساتھ مشرکین کے ایک سو چالیس افراد کو ان سے جدا کیا تھا۔ ستر ان میں قیدی تھے اور ستر مقتول۔ (جب جنگ ختم ہو گئی تو ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر) ابوسفیان نے کہا، کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قوم کے ساتھ موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی پوچھا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دینے سے منع فرما دیا تھا، پھر انہوں نے پوچھا ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) اپنی قوم (مسلمانوں) کے ساتھ موجود ہیں، یہ سوال بھی تین مرتبہ کیا، پھر پوچھا، کیا ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) اپنی قوم میں موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی پوچھا، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ کر کہنے لگے کہ یہ تینوں قتل ہو چکے ہیں، اس پر عمر رضی اللہ عنہ سے نہ رہا گیا اور آپ بول پڑے کہ، دشمن خدا! خدا گواہ ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، جن کے تم نے ابھی نام لئے ہیں وہ سب زندہ ہیں اور جن کے نام سے تمہیں بخار چڑھتا ہے وہ سب تمہارے لئے ابھی موجود ہیں، سفیان نے کہا آج کا دن بدر کا بدلہ ہے اور لڑائی ہے بھی ایک ڈول کی طرح (کبھی ایک فریق کے لئے اور کبھی دوسرے کے لئے)، تم لوگوں کو اپنی قوم کے بعض افراد مثلہ کئے ہوئے ملیں گے، میں نے اس طرح کا کوئی حکم (اپنے آدمیوں کو) نہیں دیا تھا لیکن مجھے ان کا یہ عمل برا معلوم نہیں ہوا، اس کے بعد وہ رجز پڑھنے لگے، ہبل...... (بت کا

نام بلند رہے، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کا جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس کے جواب میں کیا کہیں، یا رسول اللہ، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے، ابوسفیان نے کہا ہمارا حامی و مددگار عزّیٰ (بت) ہے اور تمہارا کوئی بھی نہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا، جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس کا جواب کیا دیا جائے؟ آں حضورؐ نے فرمایا، کہو کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں (کیونکہ تم اللہ کی وحدانیت کا انکار کرتے ہو۔

باب ۲۰۸۔ اِذَا فَزِعُوا بِاللَّيْلِ

۲۰۸۔ رات کے وقت اگر لوگ خوفزدہ ہو جائیں!

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ

۲۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین و جمیل، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت اہل مدینہ پر خوف چھا گیا تھا، کیونکہ آواز سنائی دی تھی (اور حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے حضور اکرمؐ ہی سب سے آگے تھے) پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر، جس کی پیٹھ ننگی تھی، سوار صحابہ کی طرف واپس ہوئے۔ تلوار آپ کی گردن سے لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں، گھبرانے کی کوئی بات نہیں اس کے بعد آں حضورؐ نے فرمایا، میں نے تو اسے دریا کی طرح پایا۔ (تیز دوڑنے میں) پایا، آپ کا اشارہ گھوڑے کی طرف تھا۔

باب ۲۰۹۔ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا صَبَاحَاهُ حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسَ

۲۰۹۔ جس نے دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے کہا "یا صباح" تاکہ لوگ سن لیں۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بِكَ قَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَاحَاهْ يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهَا فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا

۲۸۷۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن ابی عبید نے خبر دی، انہیں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ (شام کے راستہ میں ایک مقام) جا رہا تھا، غابہ کی گھاٹی پر ابھی میں پہنچا تھا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ایک غلام مجھے ملے، میں نے کہا، کیا بات پیش آئی؟ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں چھین لی گئیں، میں نے پوچھا کس نے چھینا۔ بتایا کہ قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگوں نے پھر میں نے تین مرتبہ بہت زور سے چیخ کر "یا صباح یا صباح یا صباح" کہا اتنی زور سے کہ مدینہ کے چاروں طرف میری آواز پہنچ گئی، اس کے بعد بہت تیزی سے آگے بڑھا اور انہیں جا لیا (جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں چھینی تھیں اونٹنیاں ان کے ساتھ تھیں، میں نے ان پر تیر برسانے

منهم قبل ان يشربوا فاقبلت بها اسوقها فلقيني النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ان القوم عطاش واني اعجلتهم ان يشربوا سقيهم فابعث في اثرهم فقال يا ابن الاكوع ملكت ان القوم يقرون في قومهم ؛

شروع کر دیئے (آپ بہت اچھے تیر انداز تھے) اور یہ کہنے لگا، میں ابن اکوع ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے آخر تمام اونٹنیاں میں نے ان سے چھڑالیں، ابھی وہ پانی نہ پینے پائے تھے اور انہیں ہانک کر واپس لانے لگا کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مل گئے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ لوگ (جنہوں نے اونٹ چھینے تھے) پیاسے ہیں اور میں نے انہیں پانی پینے سے پہلے ہی ان اونٹوں کو چھڑا لیا تھا اس لئے ان لوگوں کے پیچھے کچھ لوگوں کو بھیج دیجئے۔ حضور اکرمؐ نے اس موقعہ پر فرمایا، اے ابن الاکوع! جب کسی پر قابو پا جاؤ تو پھر اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور یہ تو تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ لوگوں کی ان کی قوم والے مدد کرتے ہیں،

باب ۲۱۰۔ من قال خذها وانا ابن فلان وقال سلمة خذها وانا ابن الاكوع ؛

۲۱۰۔ جس نے کہا کہ مقابل بھاگنے نہ پائے، میں فلاں کا بیٹا ہوں، سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، کہ بھاگنے نہ پائیں، میں اکوع کا بیٹا ہوں،!

۲۸۸۔ حدثنا عبيد الله عن اسرائيل عن ابي إسحاق قال سأل رجل البراء رضي الله عنه فقال يا ابا عمارة اوليتم يوم حنين قال البراء وانا اسمع اما رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يول يومئذ كان ابو سفيان بن الحارث آخذا بعنان بغلته فلما غشيه المشركون نزل فجعل يقول انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب قال فما رؤي من الناس يومئذ منه ؛

۲۸۸۔ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا، یا ابو عمارہ! کیا آپ حضرات (صحابہ) واقعی حنین کی جنگ میں فرار ہو گئے تھے براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اور میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اپنی جگہ سے قطعاً نہیں ہٹے تھے۔ ابو سفیان بن حارثؓ آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جس وقت مشرکین نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ سواری سے اتر گئے فرمانے لگے، میں نبیؐ ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں، براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ سے زیادہ بہادر اس دن کوئی بھی نہ تھا۔

باب ۲۱۱۔ اذا نزل العدو على حكم رجل ؛

۲۱۱۔ اگر کسی مسلمان کی ثالثی کی شرط پر کسی مشرک نے ہتھیار ڈال دیئے؟

۲۸۹۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابي امامة هو ابن سهل بن حنيف عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال لما نزلت بنو قريظة على حكم سعد هو ابن معاذ بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان قريبا منه فجاء على حمار فلما دنا قال رسول

۲۸۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابو امامہ نے، آپ سہل بن حنیف کے صاحبزادے تھے کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب بنو قریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی کی شرط پر ہتھیار ڈال دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (سعد رضی اللہ عنہ کو) بھیجا، آپ وہیں قریب ہی ایک جگہ قیام پذیر تھے (کیونکہ زخمی تھے) آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب حضور اکرمؐ کے قریب

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم فجاء فجلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک قال فانی احکم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ قال لقد حکمت فیھم بحکم الملک ؛

پہنچے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ آخر آپ اتر کر آں حضورؐ کے پاس بیٹھ گئے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں (بنو قریظہ کے یہودی) نے آپ کی ثالثی کی شرط پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں (اس لئے آپ ان کا فیصلہ کر دیجئے) انہوں نے کہا پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں جتنے آدمی لڑنے والے ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا جائے، حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

باب ۲۱۲۔ قتل الاسیر وقتل الصبر ؛

۲۱۲۔ قیدی کو قتل کرنا اور باندھ کر قتل کرنا ؛

۲۹۰۔ حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک عن ابن شھاب عن انس بن مالک رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح وعلی راسہ المغفر فلما نزعہ جاء رجل فقال ان ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ ؛

۲۹۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقعہ پر جب شہر کے اندر داخل ہوئے تو سر مبارک پر خود تھا آپ جب اسے اتار رہے تھے تو ایک شخص نے آکر آپ کو اطلاع دی کہ ابن خطل (اسلام کا بدترین دشمن) کعبہ کے پردے سے لگا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے پھر بھی قتل کر دو!۔

باب ۲۱۳۔ ھل یستاسر الرجل ومن لم یستاسر ومن رکع رکعتین عند القتل ؛

۲۱۳۔ کیا کوئی مسلمان ہتھیار ڈال سکتا ہے؟ اور جس نے ہتھیار ڈال دیئے اور قتل کئے جانے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی۔

۲۹۱۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریۃ الثقفی وھو حلیف لبنی زھرۃ وکان من اصحاب ابی ھریرۃ ان اباھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ رھط سریۃ عینا وامر علیھم عاصم بن ثابت الانصاری جد عاصم بن عمر فانطلقوا حتی اذا کانوا بالھداۃ وھو بین عسفان ومکۃ ذکروا لحی من ھذیل یقال لھم بنو لحیان فنفروا لھم

۲۹۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی آپ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کی ایک جماعت جاسوسی کی مہم پر بھیجی۔ اس جماعت کا امیر عاصم بن عمر کے دادا عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا اور جماعت روانہ ہو گئی۔ جب یہ لوگ مقام ہداۃ پر پہنچے جو عسفان اور مدینہ کے درمیان میں واقع ہے تو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنو لحیان نے (ان کے خلاف کارروائی کے لئے مشورے کئے) اور اس قبیلہ کی تقریباً دو سو آدمیوں کی ایک جماعت ان کی تلاش میں نکلی، یہ پوری جماعت تیراندازوں کی

قَرِيبًا مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوا
آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ
مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا تَمْرُ يَثْرِبَ
فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ
لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا
لَهُمُ انْزِلُوا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ
وَالْمِيثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا. قَالَ عَاصِمُ
بْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ. أَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ لَا أَنْزِلُ
الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ
فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ
فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ
مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلٌ
آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ
قِسِيِّهِمْ فَأَوْثَقُوهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هَذَا
أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللَّهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ فِي هَؤُلَاءِ
لَأُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ
عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ فَانْطَلَقُوا
بِخُبَيْبٍ وَابْنِ دَثِنَةَ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ
وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ عَامِرِ
بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ
قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ
عِنْدَهُمْ أَسِيرًا فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ
أَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا
اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ
فَأَخَذَ ابْنًا لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ أَتَاهُ قَالَتْ
فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ
فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِي
فَقَالَ تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ
ذَلِكَ. وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ

تھی۔ یہ سب صحابہ کے نشانات قدم سے انداز لگاتے ہوئے چلتے رہے
آخر ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں صحابہ نے بیٹھ کر کھجور کھائی تھی جو مدینہ
سے اپنے ساتھ لے کر چلے تھے پیچھا کرنے والوں نے کہا کہ یہ (گٹھلیاں)
تو یثرب (مدینہ) کی کھجوروں (کی) ہیں اور پھر قدم کے نشانات سے
اندازہ کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے، عاصم اور آپ کے ساتھیوں نے
(رضی اللہ عنہم) جب انہیں دیکھا تو ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لی
مشرکین نے ان سے کہا کہ ہتھیار ڈال کر اتر آؤ تم سے ہمارا عہد و پیمان
ہے ہم کسی شخص کو بھی قتل نہیں کریں گے عاصم بن ثابت رضی اللہ
عنہ، مہم کے امیر، نے فرمایا کہ آج تو میں کسی صورت میں بھی ایک
کافر کی امان میں نہیں اتروں گا اے اللہ! ہماری حالت سے اپنے
نبی کو مطلع کر دیجئے، اس پر انہوں نے تیر برسانے شروع کر دیئے اور
عاصم رضی اللہ عنہ اور دوسرے سات صحابہ کو شہید کر ڈالا اور بقیہ
تین صحابہ ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے۔ یہ خبیب انصاری ابن دثنہ
اور ایک تیسرے صحابی (عبداللہ بن طارق بلوی رضی اللہ عنہم) تھے
جب یہ صحابہ ان کے قابو میں آگئے تو انہوں نے اپنی تلواروں کے تانت
اتار کر ان حضرات کو ان سے باندھ لیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ بخدا، یہ تمہاری پہلی بدعہدی ہے، تمہارے ساتھ میں ہرگز
نہ جاؤں گا، طرز عمل تو انہیں حضرات کا قابل تقلید تھا آپ کی مراد
شہداء سے تھی (کہ انہوں نے جان دے دی لیکن ان کی پناہ میں آنا
پسند نہ کیا) مگر مشرکین انہیں کھینچنے لگے اور زبردستی اپنے ساتھ لے
جانا چاہا، جب آپ کسی طرح بھی نہ گئے تو آپ کو بھی شہید کر دیا گیا،
اب یہ خبیب اور ابن دثنہ رضی اللہ عنہ کو لے کر چلنے لگے اور ان حضرات
کو مکہ میں لے جا کر فروخت کر دیا، یہ جنگ بدر کے بعد کا واقعہ ہے خبیب
رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد المناف کے لڑکوں نے
خرید لیا، خبیب رضی اللہ عنہ نے ہی بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر
کو قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک تو قیدی کی حیثیت سے
رہے۔ (زہری نے بیان کیا) کہ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے خبر دی اور
انہیں حارث کی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) نے خبر دی کہ جب لوگ
جمع ہوئے (آپ کو قتل کرنے کے لئے) تو ان سے آپ نے استرا مانگا موئے

خُبَیْبٍ وَاللّٰہِ لَقَدْ وَجَدْتُہٗ یَوْمًا یَاْکُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِیْ یَدِہٖ وَاِنَّہٗ لَمُوْثَقٌ فِی الْحَدِیْدِ وَمَا بِمَکَّۃَ مِنْ ثَمَرٍ وَکَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّہٗ لَرِزْقٌ مِنَ اللّٰہِ رَزَقَہٗ خُبَیْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنَ الْحَرَمِ لِیَقْتُلُوْہُ فِی الْحِلِّ قَالَ لَھُمْ خُبَیْبٌ ذَرُوْنِیْ اَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ فَتَرَکُوْہُ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تَظُنُّوْا اَنَّ مَا بِیْ جَزَعٌ لَطَوَّلْتُھَا اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا ؎

مَا اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ، عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاْ ، یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

فَقَتَلَہُ ابْنُ الْحَارِثِ فَکَانَ خُبَیْبٌ ھُوَ سَنَّ الرَّکْعَتَیْنِ لِکُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا ، فَاسْتَجَابَ اللّٰہُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ یَوْمَ اُصِیْبَ فَاَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَہٗ خَبَرَھُمْ وَمَا اُصِیْبُوْا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ کُفَّارِ قُرَیْشٍ اِلٰی عَاصِمٍ حِیْنَ حُدِّثُوْا اَنَّہٗ قُتِلَ لِیُؤْتَوْا بِشَیْءٍ مِنْہُ یُعْرَفُ وَکَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِھِمْ یَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلٰی عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّۃِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْہُ مِنْ رُسُلِھِمْ فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلٰی اَنْ یَقْطَعَ مِنْ لَحْمِہٖ شَیْئًا ؎

زیر ناف مونڈنے کے لئے ، انہوں نے استرا دے دیا (انہوں نے بیان کیا کہ) پھر آپ نے میرے ایک بچے کو اپنے پاس بلایا ، جب وہ آپ کے پاس گیا تو میں غافل تھی ۔ بیان کیا کہ پھر جب میں نے اپنے بچے کو آپ کی ران پر بیٹھا ہوا دیکھا اور استرا آپ کے ہاتھ میں تھا تو میں اس سے بری طرح گھبرا گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ بھی میرے چہرے سے سمجھ گئے آپ نے فرمایا ، تمہیں اس کا خوف ہو گا کہ میں اسے قتل کر ڈالوں گا ، یقین کرو ، میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا ۔ خدا گواہ ہے کہ کوئی قیدی ، میں نے خبیب سے بہتر کبھی نہیں دیکھا خدا گواہ ہے کہ میں نے ایک دن دیکھا کہ انگور کا خوشہ آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ اس میں سے کھا رہے ہیں ، حالانکہ آپ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں پھلوں کا کوئی موسم نہیں تھا ، کہا کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی روزی تھی ، اللہ تعالیٰ خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھلاتا پلاتا تھا ، پھر جب مشرکین حرم سے باہر انہیں لائے تاکہ حرم کے حدود سے نکل کر انہیں شہید کریں تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے (قتل سے پہلے) صرف دو رکعتیں پڑھ لینے دو ۔ انہوں نے آپ کو اجازت دے دی پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا ، اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں (قتل سے) گھبرا رہا ہوں تو میں ان رکعتوں کو اور طویل کرتا ۔ اے اللہ ان میں سے ایک ایک کو ختم کر دے [1] (بد دعا کرنے کے بعد آپ نے یہ اشعار پڑھے) "جبکہ میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کسی قسم کی بھی پرواہ نہیں ہے ، خواہ اللہ کے راستے میں مجھے کسی پہلو پر بھی پچھاڑا جائے یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت دے سکتا ہے جس کی بوٹی بوٹی کر دی گئی ہو" آخر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے آپ کو شہید کر دیا ، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے ہی ہر مسلمان کے لئے جسے قتل کیا جائے دو رکعتیں (قتل سے پہلے) مشروع ہوئی ہیں ادھر حادثہ کے وقت ہی عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ (مہم کے امیر) کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کی تھی (کہ اے اللہ ! ہماری حالت کی اطلاع اپنے نبی کو دے دے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو وہ سب حالات بتا دیئے جن سے یہ مہم دوچار ہوئی تھی (کیونکہ آپ کو وحی کے ذریعہ اس کی اطلاع ہو گئی تھی) کفار قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو انہوں نے نعش مبارک کے لئے اپنے

[1] دوسری روایت میں بد دعا کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ اے اللہ ! ان میں سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑ اور الگ الگ ان سب کو مار ۔ چنانچہ ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ قاتلوں میں سے ایک ایک ہلاک ہو چکا تھا ۔

آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے ان کی شناخت ہو سکتی ہو (جیسے سر) آپ نے بدر کی جنگ میں کفار قریش کے ایک سردار کو قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا ایک دل ان کی نعش کی حفاظت کے لئے بھیج دیا، جنہوں نے کافروں کے قاصدوں سے نعش کی حفاظت کی اور کفار اس پر قادر نہ ہو سکے کہ ان کے گوشت کا کوئی بھی حصہ کاٹ کر لے جاسکیں۔

باب ۲۱۴۔ فِكَاكُ الْأَسِيْرِ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۱۴۔ مسلمان قیدیوں کو رہا کرنے کا مسئلہ، اس باب میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيْرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ ؛

۲۹۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عانی" یعنی قیدی کو چھڑایا کرو بھوکے کو کھلایا کرو اور بیمار کی عیادت کیا کرو۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيْرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ؛

۲۹۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے مطرف نے حدیث بیان کی ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات (اہل بیت) کے پاس کتاب اللہ کے سوا اور بھی کوئی وحی ہے (جو آپ حضرات کے ساتھ خاص ہو) جیسا کہ شیعان علی خیال کرتے تھے) آپ نے اس کا جواب دیا، اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو (زمین) چیر کر نکالا) اور جس نے روح پیدا کی، میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد مسلم کو قرآن کا فہم عطا فرما دے یا وہ چیز جو اس صحیفہ میں (لکھی ہوئی) ہے[۱]۔ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور اس صحیفے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دیت کے احکام، قیدی (مسلمان) کو رہا کرانا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں نہ قتل کیا جائے۔

باب ۲۱۵۔ فِدَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ ؛

۲۱۵۔ مشرکین کا فدیہ ؛

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

۲۹۴۔ ہم سے اسماعیل بن ابی ادریس نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے بعض افراد نے رسول اللہ صلی

---

[۱] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ احادیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھی ہوئی تھیں، جنہیں آپ اپنی تلوار کے نیام میں رکھتے تھے یہاں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

رجالاً من الانصار استاذنوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله ائذن فلنترك لابن اختنا عباس فداءه فقال لا تدعون منها درهما وقال ابراهيم عن عبدالعزيز ابن صهيب عن انس قال أُتي النبي صلى الله عليه وسلم بمال من البحرين فجاءه العباس فقال يا رسول الله اعطني فاني فاديت نفسي وفاديت عقيلاً فقال خذ فاعطاه في ثوبه۔

اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ ہمیں اس کی اجازت دے دیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں، لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا ان کے فدیہ میں سے ایک درہم بھی معاف نہ کرنا۔ اور ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین کا خراج آیا تو عباس رضی اللہ عنہ خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اس میں سے مجھے بھی عنایت فرمایئے کیونکہ (بدر کے موقعہ پر) میں نے اپنا اور عقیل (رضی اللہ عنہما) دونوں کا فدیہ ادا کیا تھا، آں حضورؐ نے فرمایا پھر آپ لے لیجئے۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں ان کے کپڑے میں دیا۔

۲۹۹۵۔ حدثني محمود حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن محمد بن جبير عن ابيه وكان جاء في اسارى بدر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في المغرب بالطور۔

۲۹۹۵۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں محمد بن جبیر نے، انہیں ان کے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے (آپ بھی بدر کے قیدیوں میں شامل تھے (آپ ابھی اسلام نہیں لائے تھے) آپ نے بیان کیا میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۂ "الطور" کی قرأت کر رہے تھے۔

باب ۲۱۶۔ الحربي اذا دخل دار الاسلام بغير امان۔

۲۱۶۔ دارالحرب کا باشندہ، جو پروانہ راہ داری کے بغیر دارالاسلام میں داخل ہوگیا ہو؟

۲۹۹۶۔ حدثنا ابونعيم حدثنا ابوالعميس عن اياس بن سلمة بن الاكوع عن ابيه قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم عين من المشركين وهو في سفر فجلس عند اصحابه يتحدث ثم انفتل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اطلبوه واقتلوه فقتله فنفله سلبه۔

۲۹۹۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابوالعمیس نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اور ان سے ان کے والد (سلمہ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا، حضور اکرمؐ اس وقت سفر میں تھے (غزوۂ ہوازن کے لئے تشریف لے جا رہے تھے) وہ جاسوس صحابہ رضوان اللہ علیہم میں بیٹھا اور باتیں کیں، پھر واپس چلا گیا تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے تلاش کر کے قتل کر دو، چنانچہ اسے (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے) قتل کر دیا اور آں حضورؐ نے اس کے ہتھیار اوزار قتل کرنے والے کو دلوا دیئے۔

باب ۲۱۷۔ يقاتل عن اهل الذمة ولا يسترقون۔

۲۱۷۔ ذمیوں کی حمایت و حفاظت میں جنگ کی جائے گی اور انہیں غلام نہیں بنایا جا سکتا۔

۲۹۹۷۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا

۲۹۹۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ

بوعوانة عن حصين عن عمرو بن ميمون عن عمر رضي الله عنه قال واوصيه بذمة الله وذمة رسوله صلى الله عليه وسلم ان يوفى لهم بعهدهم وان يقاتل من ورائهم ولا يكلفوا الا طاقتهم۔

نے حدیث بیان کی انہیں حصین نے ان سے عمرو بن میمون نے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہ فرمایا (وفات سے تھوڑی دیر پہلے) کہ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو اس کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عہد ہے (ذمیوں سے) اس عہد کو پورا کرے اور یہ کہ ان کی حمایت و حفاظت کے لئے جنگ کرے اور ان کی طاقت سے زیادہ کوئی بار ان پر نہ ڈالا جائے۔

باب ۲۱۸۔ جوائز الوفد۔

۲۱۸۔ وفد کو ہدایہ دینا۔

باب ۲۱۹۔ هل يستشفع الى اهل الذمة ومعاملتهم۔

۲۱۹۔ کیا ذمیوں کی سفارش کی جا سکتی ہے؟ اور ان سے معاملات کرنا۔

۲۹۸۔ حدثنا قبيصة حدثنا ابن عيينة عن سليمان الاحول عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى حتى خضب دمعه الحصباء فقال اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه يوم الخميس فقال ائتوني بكتاب اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا هجر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دعوني فالذي انا فيه خير مما تدعوني اليه واوصى عند موته بثلاث اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم ونسيت الثالثة وقال يعقوب بن محمد سالت المغيرة بن عبد الرحمن عن جزيرة العرب فقال مكة والمدينة واليمامة واليمن۔ وقال يعقوب

۲۹۸۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان احول نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جمعرات کے دن۔ اور معلوم ہے جمعرات کا دن کیا ہے، پھر آپ اتنا روئے کہ کنکریاں تک بھیگ گئیں آخر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں شدت اسی دن ہوئی تھی، تو آپ نے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے ایک ایسا دستور لکھ جاؤں کہ تم اس کے بعد کبھی بے راہ نہ ہو سکو (لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے تکلیف کی شدت دیکھ کر فرمایا کہ اس وقت آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف میں مبتلا ہیں اور ہمارے پاس کتاب اللہ عمل و ہدایت کے لئے موجود ہے اس وقت آپ کو تکلیف دینی مناسب نہیں) اس پر لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ نبی کی موجودگی میں نزاع و اختلاف مناسب نہیں ہے، صحابہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں سے اعراض کر رہے ہیں، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا، اب مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دو، میں جن کیفیات (مراقبہ اور لقاء خداوندی کے لئے آمادگی و تیاری) میں ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کی تم مجھے دعوت دے رہے ہو (یعنی ہدایات لکھنا وغیرہ) اور

---

[1] ذمی، غیر مسلموں کے اس طبقے کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت کے حدود میں رہتا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے اس حکم کو وضاحت سے بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ایسے تمام غیر مسلموں کی جان و مال، عزت اور آبرو مسلمانوں کی طرح ہے اور اگر ان پر کسی طرف سے کوئی آنچ آتی ہو تو مسلمان حکومت اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی حمایت و حفاظت کے لئے ان کے دشمنوں سے اگر جنگ بھی کرنی پڑے تو گریز نہ کریں۔

وَالْعَرْبُ اَولُ تِهَامَتِهٖ ؛

آں حضور نے اپنی وفات کے وقت تین وصیتیں کی تھیں ہے یہ کہ مشرکین کو جزیرۂ عرب سے باہر کر دینا ، وفود کو اسی طرح ہدایا دیا کرنا جس طرح میں دیتا تھا ، اور تیسری ہدایت میں بھول گیا ۔ اور یعقوب بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے جزیرۂ عرب کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ، مکہ ، مدینہ ، یمامہ اور یمن (کا نام جزیرۂ عرب ہے) ۔

بَابُ ۲۲۰ ۔ التَّجَمُّلُ لِلْوُفُودِ ؛

۲۹۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةً اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَاَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى اَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ فَقَالَ تَبِيعُهَا اَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ ؛

۲۲۰ ۔ وفود سے ملاقات کے لئے ظاہری زیبائش ؛

۲۹۹ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بازار میں ایک ریشمی حلہ فروخت ہو رہا ہے پھر اسے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا ! یا رسول اللہ ! یہ حلہ آپ خرید لیں اور عید اور وفود کی پذیرائی کے مواقع پر اس سے اپنی زیبائش کریں ، لیکن حضور اکرم نے ان سے فرمایا ، یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں (یہ بات ختم ہو گئی) اور اللہ تعالیٰ نے جتنے دنوں چاہا عمر رضی اللہ عنہ حسب معمول اپنے اعمال و مشاغل انجام دیتے رہے ۔ لیکن ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ریشمی جبہ بھیجا (ہدیۃً) تو عمر رضی اللہ عنہ اسے لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ، یا رسول اللہ ! آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے یا (عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی بات اس طرح دہرائی کہ) اسے تو وہی لوگ ہی پہن سکتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور پھر آنحضور نے یہی میرے پاس ارسال فرمایا ، اس پر آنحضور نے فرمایا کہ (میرے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ) تم اسے بیچ لو یا (فرمایا کہ) اس سے اپنی کوئی ضرورت پوری کر سکو ؛

بَابُ ۔ كَيْفَ يُعْرَضُ الْاِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ

بچے کے سامنے اسلام کس طرح پیش کیا جائے گا ؛

۳۰۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ

۳۰۰ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ، انہیں معمر نے خبر دی ، انہیں زہری نے انہیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت میں آپ بھی شامل تھے ، جو ابن صیاد (یہودی لڑکا) کے یہاں جا رہی تھی ، آخر بنو مغالہ (انصار کا ایک قبیلہ) کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے اسے ان

ابنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْهُ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ یَوْمَئِذٍ ابنِ صیّاد یَحْتَلِمُ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَیْهِ ابن صَیَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ فَقَالَ ابن صَیَّادٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰی قَالَ ابن صَیَّادٍ یَاتِیْنِیْ صَادِقٌ وَکَاذِبٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا قَالَ ابنِ صَیَّادٍ هُوَ الدُّخُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِیْ فِیْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ یَکُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ وَاِنْ لَمْ یَکُنْهُ فَلَا خَیْرَ لَكَ فِیْ قَتْلِهٖ قَالَ ابْنُ عمر انطلق النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَیُّ بن کَعْبٍ یَاتِیَانِ النَّخْلَ الَّذِیْ فِیْهِ ابن صَیَّادٍ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ یَخْتِلُ ابنِ صَیَّادٍ اَنْ یَسْمَعَ مِنِ ابن صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَرَاهُ وَابْنُ صَیَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِهٖ فِیْ قَطِیْفَةٍ لَهٗ فِیْهَا رَمْزَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابن صَیَّادٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَیَّادٍ اَیْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ فَثَارَ ابن صَیَّادٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

حضرات نے پالیا، ابن صیاد بلوغ کو پہنچ چکا تھا۔ اسے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا) احساس نہیں ہوا۔ حضور اکرمؐ نے (اس کے قریب پہنچ کر) اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا اور فرمایا، کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا، ہاں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ عربوں کے نبی ہیں، اس کے بعد اس نے آنحضور سے پوچھا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضور اکرمؐ نے اس کا جواب (صرف اتنا) دیا کہ میں اللہ اور اس کے انبیاء پر ایمان لایا، پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، تم دیکھتے کیا ہو؟ اس نے کہا کہ میرے پاس ایک خبر سچی آتی ہے تو دوسری جھوٹی، آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ حقیقت حال تم پر مشتبہ ہوگئی ہے، آں حضورؐ نے اس سے فرمایا، اچھا میں نے تمہارے لئے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے؟) ابن صیاد بولا کہ دھواں! حضور اکرم نے فرمایا چپ ہو جا کمبخت! اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس کے بارے میں اجازت ہو تو میں اس کی گردن مار دوں، لیکن آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قادر نہیں ہو سکتے اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کی جان لینے میں کوئی خیر نہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کھجور کے باغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا، جب آں حضور باغ میں داخل ہوگئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے، آپ آگے بڑھنے لگے، حضور اکرمؐ چاہتے یہ تھے کہ اسے آپ کی موجودگی کا احساس نہ ہو سکے اور آپ اس کی باتیں سن لیں (کہ وہ خود اپنے سے کس قسم کی باتیں کرتا ہے) ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے پڑا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا، اتنے میں اس کی ماں نے آں حضورؐ کو دیکھ لیا کہ آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آ رہے ہیں اور اسے متنبہ کر دیا کہ اسے صاف، یہ اس کا نام تھا (جس سے اس کے قریب و عزیز اسے پکارتے تھے) ابن صیاد یہ سنتے ہی اچھل پڑا، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں نے اسے یوں ہی رہنے دیا ہوتا تو بات واضح ہو جاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيَّنَ ۔ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابن عمر ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فأثنى على الله بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ۔

ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی، جو اس کی شان کے لائق تھی، پھر دجال کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ میں بھی تمہیں اس کے (فتنوں سے) ڈراتا ہوں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس کے فتنوں سے نہ ڈرایا ہو، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا، لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایسی بات کہوں گا، جو کسی نے اپنی قوم سے نہیں کہی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے (اس لئے دیکھتے ہی ہر مسلمان کو اس کے خدائی کے دعوے کی تکذیب کر دینی چاہیئے)

باب ۲۲۲۔ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛

۲۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہود سے کہ اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤگے (دنیا اور آخرت دونوں میں)، اس کی روایت مقبری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۲۲۳۔ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ فَهِيَ لَهُمْ ؛

۲۲۳۔ اگر کچھ لوگ جو دار الحرب میں مقیم ہیں اسلام لائے اور وہ مال و جائیداد کے مالک ہیں تو ان کی ملکیت باقی رہے گی۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا محمود اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا مَعْمَرٌ عَنِ الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان بن عفان عن اسامة بن زيد قال قلت يا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي ؛

۳۰۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی انہیں عبد الرزاق نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں علی بن حسین نے انہیں عمرو بن عثمان بن عفان نے اور ان سے اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرض کیا، یا رسول اللہ! کل آپ (مکہ میں) کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا، عقیل (رضی اللہ عنہ) نے ہمارے لئے کوئی گھر چھوڑا ہی کب ہے پھر ارشاد فرمایا کہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ کے مقام محصب میں ہوگا جہاں قریش نے کفر پر عہد کیا تھا، واقعہ یہ ہوا تھا کہ بنی کنانہ، اور قریش نے (یہیں پر) بنی ہاشم کے خلاف اس بات کا عہد کیا تھا کہ نہ ان سے خرید و فروخت کی جائے اور نہ انہیں پناہ دی جائے (اسلام کی اشاعت کو روکنے کے لئے) زہری نے کہا کہ خیف، وادی کو کہتے ہیں،

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ استعمل مولى له يدعى هُنَيًّا عَلَى الحمى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ

۳۰۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہنی نامی اپنے ایک مولا کو مقام حمٰی کا عامل بنایا تو انہیں یہ ہدایت کی، اے ہنی! مسلمانوں سے تواضع اور

جناحك عن المسلمين واتق دعوة المظلوم فان دعوة المظلوم مستجابة وادخل رب الصريمة ورب الغنيمة واياى ونعم ابن عوف ونعم بن عفان فانهما ان تهلك ماشيتهما يرجعا الى نخل وزرع وان رب الصريمة ورب الغنيمة ان تهلك ماشيتهما ياتنى ببنيه فيقول يا امير المؤمنين افتاركهم انا لا ابالك فالماء والكلاء ايسر علىّ من الذهب والورق وايم الله انهم ليرون انى قد ظلمتهم انها لبلادهم فقاتلوا عليها فى الجاهلية واسلموا عليها فى الاسلام والذى نفسى بيده لولا المال الذى احمل عليه فى سبيل الله ما حميت عليهم من بلادهم شبرا ؛

انکساری کا معاملہ کرنا اور مظلوم کی بد دعا سے ہر وقت ڈرتے رہنا، کیونکہ مظلوم کی دعاء قبول ہوتی ہے، اونٹوں اور بکریوں کے مالکوں (کے ریوڑ) میں جاکر (خود پوری طرح جانچ کر صدقہ وصول کرنا، تاکہ ظلم کسی طرح کا نہ ہونے پائے، اور ہاں، ابن عوف (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ) اور ابن عفان (عثمان رضی اللہ عنہ) اور ان جیسے دوسرے امیر صحابہ کے مویشیوں کے بارے میں تجھے ڈرتے رہنا چاہیئے (اور ان کے امیر ہونے کی وجہ سے دوسرے غریبوں کے مویشیوں پر چراگاہ میں انہیں مقدم نہ رکھنا چاہیئے) کیونکہ اگر ان کے مویشی ہلاک بھی ہو جائیں تو یہ حضرات اپنے کھجور کے باغات اور کھیتوں سے اپنی معاش حاصل کر سکتے ہیں لیکن گنے چنے اونٹوں کا مالک اور گنی چنی بکریوں کا مالک (غریب) کہ اگر اس کے مویشی ہلاک ہوگئے (چارہ پانی نہ ملنے کی وجہ سے) تو وہ اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آئے گا اور فریاد کرے گا، یا امیرالمومنین !! تو کیا میں انہیں نظر انداز کر سکوں گا؟ نہیں، بلکہ مجھے بیت المال سے ان کی معاش کا انتظام کرنا ہو گا، اس لئے (پہلے ہی سے) ان کے لئے چارہ اور پانی کا انتظام کر دینا میرے لئے اس سے زیادہ آسان ہے کہ (جب حکومت کی بے توجہی کے نتیجے میں وہ اپنا سب کچھ برباد کر کے آئیں تو میں ان کے لئے سونے چاندی کا انتظام کروں، اور خدا کی قسم وہ مجھے سمجھتے ہوں گے کہ میں نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے، کیونکہ یہ زمین انہیں کے علاقے ہیں، انہوں نے جاہلیت کے عہد میں اس کے لئے لڑائیاں لڑی ہیں اور اسلام کے بعد ان کی ملکیت کو باقی رکھا گیا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر وہ اموال (گھوڑے وغیرہ) نہ ہوتے جو جہاد میں سواریوں کے کام آتے ہیں تو ان کے علاقوں میں ایک بالشت زمین کو بھی میں چراگاہ بنانے کا روادار نہ ہوتا۔

باب ۲۲۴۔ كتابة الامام الناس ؛

۲۲۴۔ امام کی طرف سے مردم شماری ؛

۳۰۳۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الاعمش عن ابى وائل عن حذيفة رضى الله عنه قال قال النبى صلى الله عليه وسلم اكتبوا لى من تلفظ بالاسلام من الناس فكتبنا له الفا وخمسمائة رجل فقلنا نخاف ونحن الف وخمسمائة فلقد رايتنا ابتلينا حتى ان الرجل ليصلى وحده وهو خائف ؛

۳۰۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ اسلام لا چکے ہیں (اور جنگ کے قابل ہیں) ان کے اعداد وشمار جمع کر کے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہم نے ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ ہم نے آں حضورؐ سے عرض کیا، ہماری تعداد ڈیڑھ ہزار ہوگئی ہے کیا اب بھی ہم ڈریں گے؟ لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ (آں حضورؐ کے بعد) ہم فتنوں میں اس طرح گھر گئے کہ مسلمان تنہا نماز پڑھتے ہوئے بھی ڈرنے لگا ہے۔

۳۰۴۔ حدثنا عبدان عن ابى حمزة

۳۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے اور ان

عن الاعمش فوجدناهم خمسمائة قال ابومعاوية ما بين ستمائة الى سبعمائة ؛

۳۰۵ ـ حدثنا ابونعيم حدثنا سفيان عن ابن جريج عن عمرو بن دينار عن ابى معبد عن ابن عباس رضى الله عنهما قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى كتبت فى غزوة كذا وكذا وامرأتى حاجة قال ارجع فحج مع امرأتك ؛

باب ۲۲۵ ـ ان الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر ؛

۳۰۶ ـ حدثنا ابواليمان اخبرنا شعيب عن الزهرى ح وحدثنى محمود بن غيلان حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن الزهرى عن ابن المسيب عن ابى هريرة رضى الله عنه قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لرجل ممن يدعى الاسلام هذا من اهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل قتالا شديدا فاصابته جراحة فقيل يا رسول الله الذى قلت انه من اهل النار فانه قد قاتل اليوم قتالا شديدا وقد مات فقال النبى صلى الله عليه وسلم الى النار قال فكاد بعض الناس ان يرتاب فبينما هم على ذلك اذ قيل انه لم يمت ولكن به جراحا شديدا فلما كان من الليل لم يصبر على الجراح فقتل نفسه فاخبر النبى صلى الله عليه وسلم بذلك فقال الله اكبر اشهد انى عبد الله ورسوله ثم امر بلالا فنادى بالناس

سے اعمش نے (مذکورۂ بالا سند کے ساتھ) کہ ہم نے پانچ سو مسلمانوں کی تعداد لکھی (ہزار کا ذکر اس روایت میں نہیں ہوا) اور ابومعاویہ نے (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ چھ سو سے سات سو تک ؛

۳۰۵ ـ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابومعبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے فلاں غزوے میں اپنا نام لکھوایا تھا، ادھر میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے (تو مجھے کیا کرنا چاہیئے) آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر آؤ ؛

۲۲۵ ـ اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی تائید کے لئے ایک فاجر شخص کو بھی ذریعہ بنا لیتا ہے ؛

۳۰۶ ـ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے۔ ح مجھ سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں ابن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غزوہ خیبر میں) موجود تھے، آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے کو اسلام کا حلقہ بگوش کہتا تھا، فرمایا کہ یہ شخص دوزخ والوں میں سے ہے، جب جنگ کا وقت ہوا تو وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری سے لڑا پھر اتفاق سے وہ زخمی بھی ہو گیا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے آج تو وہ بڑی بے جگری کے ساتھ لڑا اور زخمی ہو کر مر بھی گیا ہے آں حضورؐ نے اب بھی وہی جواب دیا کہ جہنم میں گیا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حقیقت حال سے ناواقفیت اور اس شخص کے ظاہر کو دیکھ کر ممکن تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں شبہ پیدا ہو جاتا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "الصادق المصدوق" کی حدیثِ مبارک میں) لیکن ابھی لوگ اسی کیفیت میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ وہ ابھی مرا نہیں ہے، البتہ زخم بڑا کاری ہے اور جب رات آئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی

اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

کرلی، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا، اللہ اکبر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں[1]۔ پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ مسلمان کے سوا اور کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی تائید کے لئے فاجر شخص کو بھی ذریعہ بنا لیتا ہے ؛

باب ۲۲۶ ۔ مَنْ تَاَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ اِذَا خَافَ الْعَدُوَّ ؛

۲۲۶ ۔ جو شخص میدان جنگ میں، جب کہ دشمن کا خوف ہو امام کے کسی نئے حکم کے بغیر امیر لشکر بن گیا ؛

۳۰۸ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسُرُّنِيْ اَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَاِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ ؛

۳۰۸ ۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا (مدینہ میں غزوہ موتہ کے موقعہ پر) جب کہ مسلمان سپاہی موتہ کے میدان میں داد شجاعت دے رہے تھے) اور فرمایا کہ اب اسلامی علم زید بن حارثہ لئے ہوئے ہیں (انہیں شہید کر دیا۔ پھر جعفر نے علم اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے اب عبداللہ بن رواحہ نے علم تھاما، یہ بھی شہید کر دیئے گئے آخر خالد بن ولید نے کسی نئی ہدایت کے بغیر اسلامی علم اٹھا لیا ہے اور ان کے ہاتھ پر فتح حاصل ہو گئی اور میرے لئے اس میں کوئی خوشی کی بات نہیں تھی یا آپ نے یہ فرمایا کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ (شہدا) ہمارے پاس ہوتے (کیونکہ شہادت کے بعد جو مرتبہ اور عزت اللہ تعالیٰ کے یہاں انہیں ملی ہے وہ دنیاوی زندگی سے بدرجہا بہتر ہے۔ فرضی اللہ عنہم ورضوا عنہ) اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

باب ۲۲۷ ۔ اَلْعَوْنُ بِالْمَدَدِ ؛

۲۲۷ جہاد میں مرکز سے فوجی امداد ؛

۳۰۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُوْ لَحْيَانَ فَزَعَمُوْا اَنَّهُمْ قَدْ اَسْلَمُوْا وَاسْتَمَدُّوْهُ عَلٰى قَوْمِهِمْ فَاَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۰۹ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی اور سہل بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان قبائل کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور یقین دلایا کہ وہ لوگ اسلام لا چکے ہیں اور انہوں نے اپنی قوم کو (اسلامی تعلیمات سمجھانے کے لئے) آپ سے مدد چاہی تو

---

[1] آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرت کا اظہار غالباً اس لئے فرمایا کہ ظاہر میں بھی اس شخص کی طرف سے اسلامی حکم کی خلاف ورزی مشاہدہ میں آگئی تھی خودکشی ممنوع اور حرام ہے لیکن اس سے ایمان ختم نہیں ہوتا، حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور حقیقتاً مومن نہ تھا اور اسی بنیاد پر اس کی تمام ظاہری قربانیاں نظر انداز کر دی گئیں تھیں ؛

وَسَلَّمَ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّاءَ يَحْطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوْا بِهِمْ حَتّٰى بَلَغُوْا بِئْرَ مَعُوْنَةَ غَدَرُوْابِهِمْ وَقَتَلُوْهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّهُمْ قَرَأُوْا بِهِمْ قُرْاٰنًا اَلَا بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا بِاَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ ؛

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر انصار ان کے ساتھ کر دیئے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم انہیں قاری (قرآن مجید کے عالم اور صحیح مخارج کے ساتھ تلاوت کرنے والے) کہا کرتے تھے یہ حضرات ان قبیلہ والوں کے ساتھ چلے گئے لیکن جب بئر معونہ پر پہنچے تو انہوں نے ان صحابہ کے ساتھ دھوکا کیا اور انہیں شہید کر ڈالا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک (نماز میں) قنوت پڑھی تھی اور رعل، ذکوان اور بنو لحیان کے لئے بد دعا کی تھی، قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ان شہداء کے متعلق) قرآن مجید میں ہم یہ آیت بھی پڑھتے تھے (ترجمہ) "ہاں ہماری قوم (مسلم) کو بتا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہمیں بھی اس نے (اپنی بے پایاں نوازشات سے) خوش کیا ہے۔ پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی تھی۔

باب ۲۲۸ ۔ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَاَقَامَ عَلٰى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا ؛

۲۲۸۔ جس نے دشمن پر فتح پائی اور پھر تین دن تک ان کے میدان میں قیام کیا ؛

۳۱۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حدثنا روح بن عبادة حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قال ذكر لنا انس بن مالك عن اَبِيْ طلحة رضی الله عنهما عن النَّبِيِّ صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ۔ تابعه معاذ و عبد الاعلى حَدَّثَنَا سعيد عن قَتَادَةَ عن انس عن اَبِيْ طلحة عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۳۱۱۰۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قوم پر فتح حاصل ہوتی تو میدان جنگ میں آپ تین دن تک قیام فرماتے اس روایت کی متابعت معاذ اور عبد الاعلی نے کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے۔۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

باب ۲۲۹ ۔ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فِيْ غَزْوِهٖ وَسَفَرِهٖ ، وَقَالَ رَافِعٌ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فاصبنا غنمًا وابلاً فعدل عشرة من الغنم ببعير ؛

۲۲۹۔ جس نے غزوہ اور سفر میں غنیمت تقسیم کی رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ذو الحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بکریاں اور اونٹ غنیمت میں ملے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دے کر (تقسیم کی تھی)

۳۱۱۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا همام عن قتادة ان انسًا اَخْبَرَهٗ قال اعتمر النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

۳۱۱۱۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ

حَيْثُ تَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ ؛

سے ، جہاں آپ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی ، عمرہ کا احرام باندھا تھا :

باب ۲۳۰ - إِذَا غَنَمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ ؛ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ ..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۳۰ - کسی مسلمان کا مال ، مشرکین لوٹ کرلے گئے ، پھر وہ مال اس مسلمان کو مل گیا ؟ (مسلمانوں کے غلبہ کے بعد) ابن نمیر نے بیان کیا کہ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کا ایک گھوڑا چھوٹ گیا تھا اور دشمنوں نے ان پر قبضہ کر لیا تھا ، پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا تو ان کا گھوڑا انہیں واپس کر دیا گیا تھا یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کا ہے اسی طرح ان کے ایک غلام نے بھاگ کر روم میں پناہ حاصل کر لی تھی ، پھر جب مسلمانوں کو اس ملک پر غلبہ حاصل ہوا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کا غلام انہیں واپس کر دیا تھا ، یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا ہے۔

۲۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ. وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ ؛

۲۱۳ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا انہیں نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ کر روم میں پناہ گزیں ہو گیا تھا ، پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں (اسلامی لشکر نے) اس پر فتح پائی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غلام آپ کو واپس کر دیا ، اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا بھاگ کر روم پہنچ گیا تھا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب روم پر فتح ہوئی تو آپ نے یہ گھوڑا بھی واپس کر دیا تھا۔

۲۱۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ

۲۱۳ - ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس دن اسلامی لشکر کی مڈبھیڑ رومیوں سے) ہوئی تو آپ ایک گھوڑے پر سوار تھے ، سالار لشکر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے ، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے پھر گھوڑے کو دشمنوں نے پکڑ لیا ، لیکن جب انہیں شکست ہوئی تو خالد رضی اللہ عنہ نے گھوڑا آپ کو واپس کر دیا :

باب ۲۳۱ - مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ

۲۳۱ - جس نے فارسی یا کسی بھی عجمی زبان میں گفتگو

والتراطانة وقوله تعالیٰ واختلاف السنتكم والوانكم وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ؛

کی، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ" اللہ کی نشانیوں میں تمہاری زبان اور رنگ کا اختلاف بھی ہے"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا لیکن یہ کہ وہ اسی قوم کا ہم زبان تھا (جس میں ان کی بعثت ہوئی ؛

۳۱۴۔ حدثنا عمرو بن علی حدثنا ابو عاصم اخبرنا حنظلة بن ابی سفیان اخبرنا سعید بن میناء قال سمعت جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال قلت یا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال انت ونفر فصاح النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا اهل الخندق ان جابرا قد صنع سورا فحی هلا بکم ؛

۳۱۴۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی انہیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، انہیں سعید بن میناء نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور کچھ گیہوں پیس لئے ہیں اس لئے آپ دو چار آدمیوں کو ساتھ لے کر تشریف لائیں اور کھانا ہمارے گھر پر تناول فرمائیں (لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بآواز بلند فرمایا، اے خندق کھودنے والو! جابر نے دعوت کا کھانا تیار کر لیا ہے، اب تاخیر نہ کرو، بمسرت تمام چلے چلو ؛

۳۱۵۔ حدثنا حبان بن موسی اخبرنا عبد الله عن خالد بن سعید عن ابیه عن ام خالد بنت خالد بن سعید قالت اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم مع ابی وعلی قمیص اصفر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سنه سنه قال عبد الله وهی بالحبشیة حسنة قالت فذهبت العب بخاتم النبوة فزبرنی ابی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعها ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی ثم ابلی واخلقی قال عبد الله فبقیت حتی ذکر ؛

۳۱۵۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں خالد بن سعید نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی، حضور اکرم نے اس پر فرمایا "سنہ سنہ" عبد اللہ نے کہا کہ یہ لفظ حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں آتا ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں مہر نبوت کے ساتھ (جو پشت مبارک پر تھی) کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آنحضور نے فرمایا اسے ڈانٹو مت، پھر آپ نے (درازی عمر کی) دعا دی کہ اس قمیص کو خوب پہنو، اور پرانی کرو، پھر پہنو اور پرانی کرو، عبد اللہ نے کہا کہ چنانچہ یہ قمیص اتنے دنوں تک باقی رہی کہ زبانوں پر اس کا چرچا آ گیا ؛

۳۱۶۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة رضی الله عنه ان الحسن بن علی اخذ تمرة من تمر الصدقة فجعلها فی فیه فقال النبی صلی الله علیه وسلم بالفارسیة کخ کخ اما تعرف انا لا ناکل الصدقة ؛

۳۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے (جو بیت المال میں آئی تھی) ایک کھجور اٹھالی اور اپنے منہ کے قریب لے گئے۔ لیکن آں حضور نے انہیں فارسی زبان کا یہ لفظ کہہ کر روک دیا کہ "کخ کخ" کیا نہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے

باب ۲۳۲۔ الغلول وقول الله تعالیٰ ومن یغلل یأت بما غل۔

۲۳۲۔ خیانت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور جو کوئی خیانت کرے گا، وہ قیامت میں اسے لے کر آئے گا"۔

۱۳۱۷۔ حدثنا۔ مسدد حدثنا یحیی عن ابی حیان قال حدثنی ابو زرعة قال حدثنی ابوهریرة رضی الله عنه قال قام فینا النبی صلی الله علیه وسلم فذکر الغلول فعظمه وعظم امره قال لا الفین احدکم یوم القیامة علی رقبته شاة لها ثغاء علی رقبته فرس له حمحمة یقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املك لك شیئا قد ابلغتك وعلی رقبته بعیر له رغاء یقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املك لك شیئا قد ابلغتك وعلی رقبته صامت فیقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املك لك شیئا قد ابلغتك او علی رقبته رقاع تخفق فیقول یا رسول الله اغثنی فاقول لا املك لك شیئا قد ابلغتك وقال ایوب عن ابی حیان فرس له حمحمة۔

۱۳۱۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے بیان کیا ان سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا اور خیانت (غلول) کا ذکر فرمایا اور اس جرم کی ہولناکی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں گا کہ اس کی گردن پر بکری ہو اور چلا رہی ہو۔ یا اس کی گردن پر گھوڑا ہو اور وہ چلا رہا ہو اور وہ شخص یہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے لیکن میں یہ جواب دے دوں گا کہ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ میں تو (خدا کا پیغام) تم تک پہنچا چکا ہوں، اور اس کی گردن پر اونٹ ہو اور چلا رہا ہو اور وہ شخص فریاد کر رہا ہو کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے، لیکن میں یہ جواب دے دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا میں تو خدا کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا، یا (وہ اس حال میں آئے) کہ اس کی گردن پر سونا چاندی ہو اور مجھ سے کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے لیکن میں اس سے یہ کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا، یا اس کی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے، اور میں کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں تو پہلے ہی پہنچا چکا تھا۔ اور ایوب نے بیان کیا اور ان سے ابو حیان نے کہ "فرس له حمحمة"

باب ۲۳۳۔ القلیل من الغلول ولم یذکر عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم انه حرق متاعه وهذا اصح۔

۲۳۳۔ معمولی خیانت، اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اس کا ذکر نہیں کیا ہے کہ آنحضورؐ نے اس شخص کے (جسے مال غنیمت میں خیانت کرلی تھی) چرائے ہوئے مال کو جلوا یا بھی تھا۔ اور یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۱۸۔ حدثنا۔ علی بن عبد الله حدثنا سفیان عن عمرو عن سالم بن ابی الجعد عن عبد الله بن عمرو قال کان علی ثقل النبی صلی الله علیه وسلم رجل یقال له کرکرة فمات فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هو فی النار فذهبوا ینظرون الیه فوجدوا

۱۳۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے سالم بن ابی الجعد نے، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان و اسباب پر ایک صاحب متعین تھے جن کا نام کرکرہ تھا ان کا انتقال ہوگیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو جہنم میں گیا، صحابہ انہیں دیکھنے گئے تو ایک عباء ان

عَبَاءَةٌ قَدْ غَلَّهَا قَالَ ابوعبد الله قَالَ ابن سلام كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا ؛

کے یہاں سے ملی جسے خیانت کرکے انہوں نے رکھ لی تھی، ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن اسلام نے کرکرہ کاف کے فتح کے ساتھ بیان کیا اور یہی روایت محفوظ ہے؛

باب ۲۳۴ ـ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ ؛

۲۳۴ ـ مال غنیمت کے اونٹ اور بکریاں ذبح کرنے پر ناپسندیدگی؛

۳۱۹ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بن إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بن مسروق عن عَبَايَةَ بن رفاعة عن جده رافع قال كنا مع النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فاصاب الناس جُوعٌ واصبنا ابلاً وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اخوياتِ الناس فعجلوا فنصبوا القدور فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ هٰذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّي أَنَا نَرْجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ ؛

۳۱۹ ـ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مقام ذوالحلیفہ میں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑاؤ کیا (کسی غزوہ کے موقعہ پر) لوگوں کے پاس کھانے پینے کی چیزیں ختم ہوگئی تھیں، ادھر غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے پیچھے تھے اور لوگوں نے جلدی سے کام لیا اور مال غنیمت کے بہت سے جانور تقسیم سے پہلے ذبح کرکے) ہانڈیاں (پکنے کے لئے) چڑھا دیں لیکن بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان ہانڈیوں کا گوشت نکال لیا گیا اور پھر آپ نے غنیمت تقسیم کی، (تقسیم میں) دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر آپ نے رکھا تھا۔ اتفاق سے مال غنیمت کا ایک اونٹ بھاگ گیا، لشکر میں گھوڑوں کی کمی تھی لوگ اسے پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن اونٹ نے سب کو تھکا دیا آخر ایک صحابی (خود رافع رضی اللہ عنہ) نے تیر سے اسے مار گرایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اونٹ جہاں تھا وہیں رہ گیا اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان (پالتو) جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے، اس لئے ان میں سے اگر کوئی قابو میں نہ آئے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

میرے دادا (رافع رضی اللہ عنہ) نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ ہمیں توقع ہے یا (یہ کہا کہ) خوف ہے کہ کل کہیں ہماری، دشمن سے مڈبھیڑ نہ ہوجائے، ادھر ہمارے پاس چھری نہیں ہے (تلوار دشمن کے مقابلے کے لئے ہے) تو کیا ہم بانس سے ذبح کرسکتے ہیں، حضور اکرم نے فرمایا کہ جس چیز سے خون جانور کی گردن پر اسے پھیرنے سے) نکل جائے اور اس سے ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کا گوشت کھانا حلال ہے، البتہ وہ چیز (جس سے ذبح کیا گیا ہو) دانت اور ناخن نہ ہونی چاہیئے، اس کی میں تمہارے سامنے

ـــــــــــــــــــ

[۱] یعنی عبادہ کی خیانت اگرچہ ایک معمولی خیانت تھی، لیکن اس کی بھی سزا انہیں بھگتنی پڑے گی، اسی گناہ کی وجہ سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جہنم میں دخول کے متعلق فرمایا؛

وضاحت کردی گا، دانت، تو اس لئے نہیں کہ وہ ہڈی ہے اور ناخن اس لئے نہیں کہ وہ حبشیوں کی چھری ہے (حدیث گزرچکی ہے)

باب ۲۲۵۔ البِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ ؛

۱۲۲۵۔ فتح کی خوشخبری ؛

۳۲۰ ۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيهِ خَثْعَمُ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ اَحْمَسَ وَكَانُوا اَصْحَابَ خَيْلٍ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَاَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ، قَالَ مُسَدَّدٌ بَيْتٌ فِي خَثْعَمَ ؛

۳۲۰ ۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذی الخلصہ سے مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے یہ ذی الخلصہ (یمن کے قبیلہ) خثعم کا ایک بتکدہ تھا، جسے کعبۃ الیمانیہ کہتے تھے۔ چنانچہ میں (اپنے قبیلہ) احمس کے ایک سو پچاس آدمیوں کو لے کر تیار ہوگیا، یہ سب شہسوار تھے، پھر میں نے حضور اکرمؐ سے عرض کیا کہ میں گھوڑے کی اچھی سواری نہیں کر پاتا تو آپؐ نے میرے سینے پر دست مبارک، مارا اور میں نے آں حضورؐ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے پر محسوس کیا۔ حضور اکرمؐ نے پھر یہ دعاء دی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے اور اسے صحیح راستہ دکھانے والا اور خود بھی راہ یاب کر دیجئے" پھر وہ مہم پر روانہ ہوئے اور اسے توڑ کر جلا دیا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خوشخبری بھجوائی (خدمت نبوی میں) حاضر ہوکر جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک وہ بتکدہ ایسا (سیاہ) نہیں ہوگیا تھا جیسا خارش زدہ اونٹ ہوا کرتا ہے (جس کا چمڑہ خارش کی وجہ سے بالکل سیاہ ہوجاتا ہے) آں حضورؐ نے یہ سن کر قبیلہ احمس کے سواروں اور اس کے جوانوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔ مسدد نے اپنی روایت میں "بیت فی خثعم" کے الفاظ نقل کئے ہیں ؛

باب ۲۲۶۔ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ وَاَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ ؛

۲۳۶۔ خوشخبری سنانے والے کو انعام دینا، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے جب انہیں ان کی توبہ کے قبول ہونے کی خوشخبری سنائی گئی، تو دو کپڑے دیئے تھے ؛

باب ۲۲۷۔ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ؛

۲۳۷۔ فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی[1] ؛

[1] مراد خاص مکہ معظمہ سے، مدینہ منورہ کی ہجرت ہے۔ یعنی پہلے، جب مکہ دار اسلام نہیں تھا اور مسلمانوں کو احکام اسلام بجا لانے کی وہاں آزادی نہیں تھی تو وہاں سے ہجرت ضروری اور باعث اجر و ثواب تھی، لیکن اب مکہ اسلامی اور الٰہی حکومت کے تحت آچکا ہے اس لئے یہاں سے ہجرت کا کوئی سوال باقی نہیں رہا، یہ معنی ہرگز نہیں کہ سرے سے ہجرت کا حکم ہی ختم ہوگیا کیونکہ جب تک دنیا قائم ہے اور جب تک کفر و اسلام کی کشمکش باقی ہے اس وقت تک ہر اس خطہ سے جہاں مسلمانوں کو احکام الٰہی پر عمل کی آزادی حاصل نہیں ہے ہجرت ضروری اور فرض ہے۔

۲۱ ۳۔ حَدَّثَنَا۔ آدم بن ابی ایاس حدثنا شیبان عن منصور عن مُجاهد عن طاؤس عن ابن عباس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قال النبی صلی اللّٰهُ عَلَیه وسلم یوم فتح مکۃ لَاهِجرَۃَ ولکن جهادٌ وَنِیَّۃٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فانفروا ؛

۲۱ ۳۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت (مکہ سے مدینہ کے لئے) باقی نہیں رہی۔ البتہ حسن نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ۔

۲۲ ۳۔ حَدَّثَنَا۔ ابراهیم بن موسٰی اخبرنا یزید بن زُرَیع عن خالد عن ابی عثمان النهدی عن مُجَاشِعِ بن مسعود قال جاء مُجَاشِعٌ بِاَخِیهِ مُجَالِدِ بن مسعود الی النَّبِیِّ صلی اللّٰه عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مُجَالِدٌ یُبَایِعُكَ عَلَی الهجرۃ فقال لا هجرۃ بَعْدَ فتحِ مَکَّۃَ ولکِنْ اُبَایِعُهُ عَلَی الاِسْلَامِ ؛

۲۲ ۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن زریع نے خبر دی، انہیں خالد نے، انہیں ابو عثمان مہدی نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجاشع رضی اللہ عنہ اپنے بھائی مجالد بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ مجالد ہیں، آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتے ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی، ہاں میں اسلام پر ان سے عہد (بیعت) لوں گا۔

۲۳ ۳۔ حَدَّثَنَا۔ عَلِیُّ بنُ عبد اللّٰه حَدَّثَنَا سُفْیَان قال عمرو وابن جریج سَمِعْتُ عَطَاءً یَقُولُ ذهبتُ مَعَ عُبَیدِ بن عُمَیرٍ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عنہ وهی مُجَاوِرَۃٌ بِثَبِیرٍ فَقَالَتْ لَنَا انقَطَعَتِ الهِجْرَۃُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وسلم مَکَّۃَ ؛

۲۳ ۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمر اور ابن جریج بیان کرتے تھے اور انہوں نے سنا تھا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ثبیر پہاڑ کے قریب قیام فرما تھیں۔ آپ نے ہم سے فرمایا کہ جب اللہ تعالٰی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر فتح دی تھی اسی وقت سے ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔

بَاب ۲۳۸۔ اِذَا اضْطُرَّ الرَّجُلُ اِلَی النَّظَرِ فِی شُعُوْرِ اَهْلِ الذِّمَّۃِ والمؤمنات اِذَا عَصَیْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِیدِهِنَّ ؛

۲۳۸۔ ذمی عورت کے بال دیکھنے یا کسی مسلمان خاتون کے جس نے اللہ تعالٰی کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہو، بال دیکھنے اور اس کے کپڑے اتارنے کی اگر ضرورت پیش آجائے ؟

۲۴ ۳۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بن عبد اللّٰه بن حَوْشَبٍ الطَّائِفِیُّ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اخبرنا حصین عن سعد بن عُبَیدَۃَ عَنْ ابی عبد الرحمٰن وَکان عُثْمَانِیًّا فقال لابن عَطِیَّۃَ وکان عَلَوِیًّا انی لَاَعْلَمُ مَا الَّذِی جَرَّاَ صَاحِبَكَ

۲۴ ۳۔ مجھ سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب الطائفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انہیں حصین نے خبر دی، انہیں ابی عبد الرحمٰن نے اور آپ عثمانی[1] تھے۔ آپ نے ابن عطیہ سے کہا جو علوی تھے۔ کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہارے صاحب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو کس چیز نے خون بہانے سے جری[2] بنا دیا تھا، میں

حاشیہ ۱، ۲ اگلے صفحہ پر

عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَعَثَنِي النبی صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوا روضة كذا وتَجِدُوْنَ بها امرأة اعطاها حَاطِبٌ كِتَابًا فَاتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي فقلنا لَتُخْرِجِنَّ اَوْ لَاُجَرِّدَنَّكِ فَاَخْرَجَتْ من حُجْزَتِهَا فارسل الى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَل وَاللّٰهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْاِسْلَامِ الا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ احد من اصحابك اِلَّا وله بمكة مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ اَهلِه وماله وَلَمْ يَكُنْ لِي اَحَدٌ فاحببتُ ان اتخذ عندهم يدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قال عمر دعنی اَضْرِبُ عُنُقَه فَاِنَّهُ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِي جَرَّاهُ ؎

نے خود ان سے سنا، بیان فرماتے تھے کہ مجھے اور زبیر بن عوام (رضی اللہ عنہما) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور ہدایت فرمائی کہ فلاں باغ پر جب تم لوگ پہنچو گے تو تمہیں ایک عورت ملے گی جسے حاطب (رضی اللہ عنہ) نے ایک خط دے رکھا ہے چنانچہ جب ہم اس باغ تک پہنچے (تو ایک عورت ہمیں ملی) ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ، اس نے کہا کہ حاطب (رضی اللہ عنہ) نے مجھے کوئی خط نہیں دیا ہے، ہم نے اس سے کہا کہ خط خود بخود نکال کر دے دو، ورنہ (تلاشی کے لئے) تمہارے کپڑے اتارے جائیں گے۔ تب کہیں اس نے خط اپنے ازار سے نکال کر دیا (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خط پیش ہوا تو) آپ نے حاطب رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، انہوں نے (خدمت نبوی میں حاضر ہو کر) عرض کیا، آں حضورؐ میرے بارے میں جلدی نہ فرمائیں، خدا کی قسم! میں نے نہ کفر کیا ہے اور نہ اسلام سے ہٹا ہوں، صرف (اپنے خاندان کی) محبت نے اس پر مجبور کیا تھا، آپ کے اصحاب (مہاجرین) میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کے مکہ میں ایسے لوگ نہ ہوں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان والوں اور ان کی جائداد کی حمایت و حفاظت نہ کرتا ہو، لیکن میرا وہاں کوئی بھی آدمی نہیں، اس لئے میں نے چاہا تھا کہ ان پر ایک احسان کر دوں (تاکہ میرے خاندان کے لوگوں کو کوئی گزند نہ پہنچے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی بات کی تصدیق فرمائی۔ عمر رضی اللہ عنہ تو فرمانے لگے کہ مجھے اس کی گردن مارنے دیجئے، اس نے تو نفاق کا کام کیا ہے، لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا، تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال سے بخوبی واقف تھا اور وہ خود (اہل بدر کے متعلق) فرما چکا ہے کہ "جو چاہو کرو" اور اسی لئے انہیں بھی اس کی جرأت ہو گئی تھی،

باب ۲۳۹ ـ استقبال الغزاة ؎

۲۳۹ ـ غازیوں کا استقبال ؎

۳۲۵ ـ حدثنا عبد الله بن ابی الاسود حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بن زريع وحميد بن الاسود

۳۲۵ ـ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع اور حمید بن الاسود نے حدیث بیان کی ان سے حبیب

؎ سلف جو لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے انہیں عثمانی کہتے تھے اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے انہیں علوی کہتے تھے، یہ اصطلاح ایک زمانہ تک باقی رہی، پھر ختم ہو گئی تھی۔

؎ درحقیقت اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھوڑے سے سوء ادب کا پہلو نکلتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ عدل و انصاف کے پیکر تھے اور معاذ اللہ، آپ نے ناحق کسی کا خون نہیں بہایا تھا، لیکن جب دو فریق میں اس طرح کی گفتگو ہوتی ہے تو الفاظ کچھ تند و ترش زبان سے نکل آتے ہیں۔ یہ بات بھی نہیں کہ حضرت ابی عبد الرحمٰن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت اور ان کے مرتبہ سے غافل تھے۔ صرف افضلیت و مفضولیت کی حد تک بات تھی !!

عن حبيب بن الشهيد عن ابن ابی مليكة قال ابن الزبير لابن جعفر رضي الله عنهم اتذكر اذ تلقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وانت وابن عباس قال نعم فحملنا وتركك ؛

بن شہید نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تمہیں یاد ہے، جب میں اور تم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے آگئے تھے (غزوے سے واپسی پر) انہوں نے کہا کہ ہاں اور حضور اکرمؐ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

۳۲۶۔ حدثنا مالك بن اسمٰعيل حدثنا ابن عيينة عن الزهري قال قال السائب بن يزيد رضي الله عنه ذهبنا نتلقى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الصبيان الى ثنية الوداع ؛

۳۲۶۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو) ہم بچوں کو ساتھ لے کر آپ کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

باب ۲۴۰۔ مايقول اذا رجع من الغزو ؛

۲۴۰۔ غزوے سے واپس ہوتے ہوئے کیا دعا پڑھنی چاہیئے ؛

۳۲۷۔ حدثنا موسى ابن اسماعيل حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قفل كبر ثلاثا قال آيبون ان شاء الله تائبون عابدون حامدون لربنا ساجدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ؛

۳۲۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کسی غزوے سے) واپس ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے "ہم انشاء اللہ (اللہ کے پاس) واپس جانے والے ہیں، ہم توبہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں، اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اور اس کا سجدہ بجا لانے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا تمام جماعتوں کو شکست دی؛

۳۲۸۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث قال حدثني يحيى بن ابي اسحاق عن انس بن مالك رضي الله عنه قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم مقفله من عسفان ورسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته وقد اردف صفية بنت حيي فعثرت ناقته فصرعا جميعا فاقتحم ابو طلحة فقال يا رسول الله جعلني الله فداءك قال عليك المرأة فقلب ثوبا على وجهه واتاها فالقاه عليها واصلح لهما مركبهما فركبا واكتنفنا رسول الله صلى

۳۲۸۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عسفان سے واپس ہوتے ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور اکرمؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ کی سواری پر پیچھے (ام المومنین) صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اتفاق سے آپ کی اونٹنی پھسل گئی اور آپ دونوں گر گئے اتنے میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی فوراً اپنی سواری سے کود پڑے اور بولے، یا رسول اللہ، اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پہلے عورت کا خیال کرو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا، پھر صفیہ رضی اللہ عنہا کے قریب آئے اور وہی کپڑا (جواب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ:

تک اپنے اوپر ڈالے ہوئے تھے، تاکہ ام المومنینؓ پر نظر نہ پڑے، ان کے اوپر ڈال دیا، اس کے بعد دونوں حضرات کی سواری درست کی، جب آپ سوار ہوگئے تو ہم رسول اکرمؐ کے چاروں طرف آگئے، پھر جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آں حضورؐ نے یہ دعا پڑھی "ہم اللہ کے پاس واپس جانے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد پڑھنے والے ہیں۔" آں حضورؐ یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہوگئے:

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بن ابى اسحاق عَنْ انس بن مالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اقبل هو و ابو طلحة مَعَ النبى صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مع النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ يُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ وَاِنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ اَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بعيرة فاتى رسول اللّٰه صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال يَا نَبِيَّ اللّٰه جعلنى اللّٰه فِدَاءَكَ هَلْ اَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْاَةِ فَاَلْقٰى اَبُوْ طَلْحَةَ ثوبه على وجهه فقصد قَصْدَهَا فالقى ثوبه عَلَيْهَا فقامت المَرْاَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ قَالَ اَشْرَفُوْا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ:

۳۲۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن منفصل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آپ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا بھی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں، ایک موقعہ ایسا آیا کہ اونٹنی پھسل گئی اور حضور اکرمؐ گر گئے ام المومنین بھی گر گئیں بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے متعلق انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ اپنے اونٹ سے کود پڑے اور آں حضورؐ کے پاس پہنچ کر عرض کیا۔ یا نبی اللہ! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے کوئی چوٹ تو آں حضور کو نہیں آئی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن پہلے عورت کی خبر لو، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال دیا، پھر ام المومنین کی طرف بڑھے اور کپڑا ان پر ڈال دیا، اب ام المومنین کھڑی ہوگئیں پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ دونوں کے لئے سواری درست کی، تو آپ سوار ہوئے اور سفر شروع کیا جب مدینہ منورہ کے بالائی علاقے پر پہنچ گئے، یا یہ کہا کہ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی "ہم اللہ کی طرف واپس جانے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہوگئے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

بَاب ۲۴۱۔ الصَّلٰوةِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ:

۲۴۱۔ سفر سے واپسی پر نماز:

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن محارب بن دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ

۳۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نبی

مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ قَالَ لِیْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ ؛

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا، پھر جب ہم مدینہ پہنچے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ پہلے مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھ لو ؛

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْہِ وَعَمِّہٖ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًی دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ ؛

۲۳۱۔ ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے، ان سے ان کے والد (عبداللہ) اور چچا عبیداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس ہوتے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے ؛

بَابٌ ۲۴۲۔ اَلطَّعَامُ عِنْدَ الْقُدُوْمِ وَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یُفْطِرُ لِمَنْ یَغْشَاہُ ؛

۲۴۲۔ سفر سے واپسی پر کھانا کھلانے کی مشروعیت۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما (جب سفر سے واپس آتے تو) مزاج پرسی کے لئے آنے والوں کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے ؛

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَۃً زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اشْتَرٰی مِنِّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا بِاُوْقِیَّتَیْنِ وَدِرْھَمٍ اَوْ دِرْھَمَیْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا اَمَرَ بِبَقَرَۃٍ فَذُبِحَتْ فَاَکَلُوْا مِنْھَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ اَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ وَوَزَنَ لِیْ ثَمَنَ الْبَعِیْرِ ؛

۲۳۲۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں وکیع نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں محارب بن دثار نے اور انہیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے (کسی غزوہ سے) تو اونٹ یا گائے ذبح کی (راوی کو شبہ ہے) معاذ نے (اپنی روایت میں) زیادتی کی ہے، ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے محارب نے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ مجھ سے خریدا تھا، دو اوقیہ اور ایک درہم یا (راوی کو شک ہے کہ دو اوقیہ) دو درہم میں۔ جب حضور اکرمؐ مقام صرار پر پہنچے تو آپ نے حکم دیا اور گائے ذبح کی گئی اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا، پھر جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو مجھے حکم دیا کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں اس کے بعد مجھے اور میرے اونٹ کی قیمت وزن کر کے عنایت فرمائی ؛

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ

۲۳۳۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محارب بن دثار نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ

لے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے نہ فرض نہ نفل۔ البتہ جب گھر پر مقیم ہوتے تو بکثرت روزے رکھا کرتے مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عادت حالت اقامت میں بکثرت روزے رکھنے کی تھی لیکن جب آپ سفر سے واپس آتے تو دو ایک دن اس خیال سے روزہ نہیں رکھتے تھے کہ مزاج پرسی کے لئے لوگ آئیں گے اور ان کی ضیافت ضروری ہے۔

من سفر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صل رکعتین صرار موضع ناحیۃ بالمدینۃ: بیان کی، ان سے محارب بن دثار نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سفر سے واپس مدینہ پہنچا تو حضور اکرم نے مجھے حکم دیا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں۔ صرار، اطرافِ مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے (مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر، جانب مشرق میں)

باب ۲۴۳۔ فرض الخمس:

۲۴۳۔ مال غنیمت میں سے (بیت المال کیلئے) پانچویں حصے (خمس) کی فرضیت

۴۳۳ حدثنا عبدان اخبرنا عبداللہ اخبرنا یونس عن الزہری قال اخبرنی علی بن الحسین ان حسین بن علی علیہما السلام اخبرہ ان علیاً قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی شارفاً من الخمس فلما اردت ان ابتنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدت رجلاً صواغاً من بنی قینقاع ان یرتحل معی فناتی باذخر اردت ان ابیعہ الصواغین واستعین بہ فی ولیمۃ عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعاً من الاقتاب والغرائر والحبال وشارفای مناختان الی جنب حجرۃ رجل من الانصار رجعت حین جمعت ما جمعت فاذا شارفای قد اجتبت اسنمتھما وبقرت خواصرھما واخذ من اکبادھما فلم املک عینی حین رایت ذلک المنظر منھما فقلت من فعل ھذا فقالوا فعل حمزۃ بن عبد المطلب وھو فی ھذا البیت فی شرب من الانصار فانطلقت حتی ادخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجھی الذی لقیت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مالک فقلت یا رسول اللہ ما رایت کالیوم قط عدا حمزۃ علی ناقتی فاجب

۴۳۳۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں علی بن حسین نے خبر دی اور انہیں حسین بن علی علیہما السلام نے خبر دی کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جنگ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھے ایک اونٹنی خمس کے مال میں سے دی تھی پھر جب میرا ارادہ ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رخصت کرا کے لاؤں تو بنی قینقاع کے ایک صاحب سے جو سنار تھے، میں نے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلیں اور ہم اذخر (گھاس) تلاش کر کے لائیں (جو سناروں کے کام آتی ہے) میرا ارادہ یہ تھا کہ میں وہ گھاس سناروں کو بیچ دوں گا اور اس کی قیمت سے ولیمہ کی دعوت کروں گا، ابھی میں ان دونوں اونٹنیوں کا سامان، کجاوے، ٹوکریاں، اور رسیاں جمع کر رہا تھا اور یہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے گھر کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ جب سارا سامان کر کے واپس آیا تو یہ منظر میرے سامنے تھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ دیئے گئے تھے اور ان کے کوکھے چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی گئی تھی، جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا میں نے پوچھا یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب نے۔ اور وہ اسی گھر میں کچھ انصار کے ساتھ شراب کی محفل جمائے بیٹھے ہیں۔ میں وہاں سے واپس آگیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، حضور اکرم مجھے دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ کوئی بات ضرور پیش آئی ہے اس لئے آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آج جیسا صدمہ مجھے کبھی نہیں ہوا تھا، حمزہ (رضی اللہ عنہ) نے میری دونوں اونٹنیوں پر ہاتھ صاف کر دیا، دونوں

اسنمتهما وبقر خواصرهما وهاهو ذا في بيت
معه شرب فدعا النبي صلى الله عليه وسلم
بردائه فارتدى ثم انطلق يمشي واتبعته
انا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي
فيه حمزة فاستأذن فأذنوا لهم فإذا هم شرب
فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم .....
يلوم حمزة فيما فعل فإذا حمزة قد ثمل
محمرة عيناه فنظر حمزة رسول الله صلى
الله عليه وسلم ثم صعد النظر فنظر الى
ركبته ثم صعد النظر فنظر الى سرته ثم
صعد النظر فنظر الى وجهه ثم قال حمزة
هل انتم الا عبيد لابي۔ فعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه قد ثمل فنكص
رسول الله صلى الله عليه وسلم على عقبيه
القهقرى وخرجنا معه۔

۳۳۵۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله
حدثنا ابراهيم بن سعد عن صالح عن ابن
شهاب قال اخبرني عروة بن الزبير ان عائشة
ام المؤمنين رضي الله عنها اخبرته ان فاطمة
عليها السلام ابنة رسول الله صلى الله عليه
وسلم سألت ابا بكر الصديق بعد وفاة رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان يقسم لها ميراثها
مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم مما
افاء الله عليه فقال لها ابو بكر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا
صدقة فغضبت فاطمة بنت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فهجرت ابا بكر فلم تزل
مهاجرته حتى توفيت وعاشت بعد رسول
الله صلى الله عليه وسلم ستة اشهر قالت

کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے کولہے چیر ڈالے، ابھی وہ اسی گھر میں
شراب کی محفل میں موجود ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
چادر مانگی، اور اسے اوڑھ کر چلنے لگے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ
کے پیچھے ہو لئے، آخر جب وہ گھر آگیا جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ موجود
تھے تو آپؐ نے اندر آنے کی اجازت چاہی، اور اندر موجود لوگوں نے
آپ کو اجازت دے دی شراب کی مجلس جمی ہوئی تھی حمزہ رضی اللہ
عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ملامت
کرنے لگے، حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں شراب کے نشے میں مخمور اور
سرخ تھیں ...... وہ نظر اٹھا کر حضور اکرمؐ کو دیکھنے لگے، پھر نظر
ذرا اور اوپر اٹھائی پھر آں حضورؐ کے گھٹنوں پر نظریں گئے اس کے
بعد نگاہ اور اٹھا کے آپؐ کی ناف کے قریب دیکھنے لگے پھر چہرے پر
نظر جما دی اور کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو، حضور اکرمؐ
نے جب محسوس کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نشے میں ہیں تو آپ الٹے پاؤں
واپس آگئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے (حدیث پہلے گزر چکی
ہے) واقعہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا ہے)

۳۳۵۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم
بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب
نے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں ام المؤمنین عائشہ
رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
فاطمہ علیہا السلام نے مطالبہ کیا تھا کہ آں حضورؐ کے اس ترکہ سے انہیں
ان کی میراث کا حصہ ملنا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ نے آں حضورؐ کو فیٔ کی صورت
میں دیا تھا، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آں حضورؐ نے (اپنی
حیات میں) فرمایا تھا کہ ہماری (انبیاء علیہم السلام کی) میراث تقسیم نہیں ہوتی
ہمارا ترکہ صدقہ ہے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ سے تعلقات منقطع کر لئے۔ یہ انقطاع ان کی وفات تک رہا آپؐ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہی تھیں، عائشہ رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ کے خیبر اور فدک اور
مدینہ کے صدقے کا مطالبہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا، انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں

وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ.

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكٌ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ إِذَا رَسُولُ اللّٰهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي فَقَالَ أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِمَالِ سَرِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِكُ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي قَالَ اقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَسْتَأْذِنُونَ

چھوڑ سکتا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کرتے رہے ہوں میں ہر ایسے عمل کو ضرور کروں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے حضور اکرمؐ کا کوئی عمل بھی چھوڑا تو میں حق سے منحرف ہو جاؤں گا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) پھر آں حضور کا مدینہ کا جو صدقہ تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو (اپنے عہد خلافت میں) دے دیا (ان کی ملکیت میں نہیں بلکہ صرف انتفاع کے لئے ان کے عمومی حق کے مطابق) البتہ خیبر اور فدک کی جائداد عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو نہیں دی اور فرمایا کہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہیں اور ان حقوق کے لئے جو وقتی طور پر پیش آتے تھے یا وقتی حادثات کے لئے خاص تھا، حضور اکرمؐ نے ان کے انتظامات پر خلیفہ کو مختار بنایا تھا، زہری نے بیان کیا، چنانچہ ان دونوں جائدادوں کا انتظام آج تک اسی طرح ہوتا چلا آتا ہے۔

۲۳۶۔ ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر نے مجھ سے (اسی آنے والی حدیث کا ذکر کیا تھا اس لئے میں نے مالک بن اوس کی خدمت میں خود حاضر ہو کر ان سے اس حدیث کے متعلق (مزید علم ویقین کے لئے) پوچھا، انہوں نے بیان کیا کہ دن چڑھ آیا تھا اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا کہ، امیر المومنین آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں قاصد کے ساتھ ہی چلا گیا اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی ایک چارپائی پر بیٹھے تھے جس پر کوئی بستر وغیرہ بھی نہیں بچھا تھا اور ایک چمڑے کے تکیئے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں سلام کر کے بیٹھ گیا، پھر آپ نے فرمایا، مالک! تمہاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے (اور قحط اور فقر و فاقہ کی شکایت کر رہے تھے) میں نے ان کے لئے ایک معمولی سے عطیئے کا فیصلہ کر لیا ہے تم اسے اپنی نگرانی میں قوم کے درمیان تقسیم کرا دو، میں نے عرض کیا یا امیر المومنین! اگر آپ اس کام پر کسی اور کو مامور فرما دیتے تو بہتر تھا، لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے یہی اصرار کیا کہ نہیں اپنی ہی تحویل میں کام لے لو، ابھی میں وہیں حاضر تھا کہ امیر المومنین کے حاجب یرفا آئے

قَالَ نَعَمْ فَاذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَسَلَّمُوْا وَجَلَسُوْا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيْرًا۔ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَاذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيْمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ اَنَا وَلِيَّ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِيْ اَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ تُكَلِّمَانِيْ وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِيْ يَا عَبَّاسُ تَسْاَلُنِيْ نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَجَاءَنِيْ هٰذَا يُرِيْدُ عَلِيًّا يُرِيْدُ نَصِيْبَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقُلْتُ لَكُمَا اِنَّ ......

....

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِيْ اَنْ اَدْفَعَهٗ اِلَيْكُمَا قُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَتَعْمَلَانِ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيْهَا مُنْذُ وَلِيْتُهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا اِلَيْنَا فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ۔ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ لَا اَقْضِيْ فِيْهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ فَاِنِّيْ اَكْفِيْكُمَاهَا؛

اور کہا کہ عثمان بن عفان، عبدالرحمٰن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ کیا آپ کی طرف سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں انہیں اندر بلا لو آپ کی اجازت پر یہ لوگ داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ یرفا بھی تھوڑی دیر بیٹھے رہے اور پھر اندر آ کر عرض کیا، کیا علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، انہیں بھی اندر بلا لو آپ کی اجازت پر یہ حضرات بھی اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے، عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا امیر المومنین! میرا اور ان کا فیصلہ کر دیجئے، (ان حضرات کا نزاع اس فئی کے بارے میں تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نضیر کے اموال میں سے (خمس کے طور پر) عنایت فرمائی تھی اس پر حضرت عثمان اور ان کے ساتھ جو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے انہوں نے کہا، امیر المومنین! ان دونوں حضرات میں کوئی فیصلہ فرما دیجئے، اور معاملہ ختم کر دیجئے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا تو پھر ذرا صبر کیجئے، میں آپ لوگوں سے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ" ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم (انبیاء) چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے، جس سے حضور اکرم کی مراد (تمام دوسرے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ) خود اپنی ذات بھی تھی؟ ان حضرات نے تصدیق کی کہ آں حضورؐ نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں آپ لوگوں سے اس مسئلہ پر گفتگو کروں گا (جو مابہ النزاع بنا ہوا ہے) یہ واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس فئی کا ایک حصہ مخصوص کر دیا تھا جسے آں حضورؐ نے بھی کسی دوسرے کو نہیں دیا تھا پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی" ما افاء اللہ علی رسولہ منھم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد" قدیر" تک (جس میں اس تخصیص کا ذکر ہے) اور وہ حصہ آنحضورؐ کے لئے خاص رہا، خدا گواہ ہے میں نے وہ حصہ کوئی اپنے لئے مخصوص نہیں کر لیا ہے اور نہ میں آپ لوگوں کو نظر انداز کر کے اس حصہ کا تنہا مالک بن گیا ہوں، فئی کا مال آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود سب کو عطا فرماتے تھے اور سب میں اس کی تقسیم ہوتی تھی، بس صرف یہ مال اس میں سے باقی رہ گیا تھا اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اس سے اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچ دے دیا کرتے تھے اور اگر کچھ تقسیم کے بعد باقی بچ جاتا تو اسے اللہ کے مال کے مصرف میں خرچ کر دیا کرتے تھے (رفاہِ عام اور دوسرے دینی مصالح میں) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی میں اس مال کے معاملے میں یہی طرزِ عمل رکھا، اللہ کا واسطہ دے کر آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کیا آپ لوگوں کو یہ بات معلوم ہے؟ سب حضرات نے کہا ہاں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو خاص طور سے مخاطب کیا اور ان سے پوچھا، میں آپ حضرات سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا اس کے متعلق آپ لوگوں کو معلوم ہے؟ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (جب ان سے تمام مسلمانوں نے بیعت خلافت کر لی) فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوں اور اس لئے انہوں نے (آں حضورؐ کے اس مخصوص) مال پر قبضہ کیا اور جس طرح آں حضورؐ اس میں تصرفات کیا کرتے تھے انہوں نے بھی بالکل وہی طرزِ عمل اختیار کیا۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اپنے اس طرزِ عمل میں سچے مخلص نیکوکار اور حق کی پیروی کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے پاس بلا لیا اور اب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نائب مقرر ہوا، میری خلافت کو دو سال ہو گئے ہیں اور میں نے بھی اس مال کو تحویل میں رکھا ہے جو تصرفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اس میں کیا کرتے تھے، میں نے بھی خود کو اسی کا پابند بنایا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اپنے اس طرزِ عمل میں سچا، مخلص اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس مجھ سے گفتگو کرنے آئے تھے اور دونوں حضرات کا معاملہ یکساں ہے۔ جناب عباس! آپ تو اس لئے تشریف لائے تھے کہ آپ کو اپنے بھتیجے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث کا دعویٰ میرے سامنے پیش کرنا تھا اور آپ (عمر رضی اللہ عنہ) کا خطاب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تھا۔ اس لئے تشریف لائے تھے کہ آپ کو اپنی بیوی (فاطمہ رضی اللہ عنہا) کا دعویٰ پیش کرنا تھا کہ ان کے والد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث انہیں ملنی چاہیئے، میں نے آپ دونوں حضرات سے عرض کر دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما گئے ہیں کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے لیکن پھر جب میرے سامنے یہ صورت آئی کہ مال آپ لوگوں کے انتظام میں (ملکیت میں نہیں) منتقل کر دوں تو میں نے آپ لوگوں سے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر آپ لوگ چاہیں تو مال مذکور آپ لوگوں کے انتظام میں منتقل کر سکتا ہوں، لیکن آپ لوگوں کے لئے ضروری ہوگا کہ اللہ کے عہد اور اس کی میثاق پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اس مال میں وہی مصارف باقی رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کئے تھے اور جن پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور میں نے، جب سے مسلمانوں کا والی بنایا گیا، عمل کیا، آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ مال ہمارے انتظام میں دے دیں اور میں نے اسی شرط پر اسے آپ لوگوں کے انتظام میں دے دیا اب میں آپ حضرات سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، میں نے انہیں وہ مال اسی شرط پر دیا تھا نا؟ عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ آنے والے حضرات نے کہا کہ جی ہاں اسی شرط پر دیا تھا اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں آپ حضرات سے بھی خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، میں نے آپ لوگوں کو وہ مال اسی شرط پر دیا تھا؟ ان دونوں حضرات نے بھی یہی کہا کہ جی ہاں، (اسی شرط پر دیا تھا) عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کیا اب آپ حضرات مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں اس کے سوا میں اس معاملے میں کوئی دوسرا فیصلہ نہیں کر سکتا اور اگر آپ لوگ اس مال کے (شرط کے مطابق) انتظام پر قادر نہیں تو مجھے واپس کر دیجئے میں خود اس کا انتظام کر لوں گا۔[1]

---

[1] اس طویل روایت میں یہ ملحوظ رہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وراثت کے مسئلہ پر نہیں ہوئی تھی، کیونکہ یہ سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نفی پہلے ہی کر دی تھی کہ انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی اور تمام صحابہ نے اسے مان بھی لیا تھا، خود حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت عباس رضی اللہ عنہم سے بھی کسی موقعہ پر اس کی نفی منقول نہیں بلکہ نزاع

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

باب ۲۴۴۔ اداءُ الخُمسِ مِنَ الدِّینِ۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعمانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عن ابی حمزۃ الضُّبَعِی قال سمعت ابن عباس رضی اللّٰہُ عنھما یقولُ وَفدَ عبدِ القیس فقالوا یارسُولَ اللّٰہِ اِنّا ھٰذا الحَیَّ من ربیعۃ بیننا وبینکَ کُفّارُ مُضَرَ فَلَسنا نَصِلُ اِلَیکَ اِلَّا فی الشَّھرِ الحرامِ فَمُرنا بِاَمرٍ نَأخُذُ منہُ وَنَدعُوا الیہ من وَرَاءَنا قالَ آمُرُکُم بِاَربَعٍ وَاَنھاکُم عن اَربَعٍ الایمانِ باللّٰہِ شَھادَۃَ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَعَقَدَ بِیَدِہٖ وَاِقامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیتاءِ الزَّکوٰۃِ وَصِیامِ رَمَضانَ وَاَن تُؤَدُّوا لِلّٰہِ خُمُسَ مَا غَنِمتُم وَاَنھاکُم عن الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیرِ وَالحَنتَمِ وَالمُزَفَّتِ۔

۲۴۴۔ خمس کی ادائیگی دین کا جزء ہے۔

۳۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ ضبعی نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا آپ بیان کرتے تھے کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد (خدمت نبوی میں) حاضر ہوا، اور عرض کی یارسول اللہ! ہمارا تعلق قبیلہ ربیعہ سے ہے اور قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان میں پڑتے ہیں (اس لئے ان کے خطرے کی وجہ سے ہم لوگ بار بار آپ کی خدمت میں حاضری نہیں دے سکتے، بلکہ ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضر ہوسکتے ہیں، پس آنحضور ہمیں کوئی ایسا واضح حکم عطا فرمادیں جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکتے ہیں انہیں بھی بتادیں، آں حضورؐ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں (میں تمہیں حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے کا، زکوٰۃ دینے کا، رمضان کے روزے رکھنے کا، اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ (خمس) اللہ کے لئے نکال لیا کرنا، اور تمہیں میں دباء، نقیر، حنتم اور مزفت کے استعمال سے روکتا ہوں۔

باب ۲۴۵۔ نَفَقَۃُ نِسَاءِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بعد وفاتہ۔

۲۴۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ازواج مطہرات کا نفقہ۔

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰہِ بن یوسف اخبرنا مالکٌ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہُ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قالَ لَا یَقتَسِمُ وَرَثَتِی دِینَارًا مَا تَرَکتُ بَعدَ نَفَقَۃِ نِسَائِی وَمُؤنَۃِ عَامِلِی فَھُوَ صَدَقَۃٌ۔

۳۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری وراثت دینار کی صورت میں تقسیم نہیں ہوگی، اپنی ازواج کے نفقہ اور اپنے عاملوں (جو اسلامی حکومت کی طرف سے مختلف اطراف میں متعین تھے) کی تنخواہ کے بعد جو کچھ بچ جائے، وہ صدقہ ہے[۲]۔

---

[۱] بقیہ) صرف اس مال کے انتظام و انصرام کے معاملہ پر ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا انتظام اہل بیت رضوان اللہ علیہم کے ہاتھ میں بھی دے دیا تھا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے قطع تعلق کر لیا تھا اور اپنی وفات تک ناراض رہی تھیں، مشہور روایات میں اسی طرح ہے لیکن بعض روایات سے ثابت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہوئیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں پہنچے اور اس وقت تک نہیں اٹھے جب تک وہ راضی نہیں ہوگئیں، معتبر مصنفین نے اس کی توثیق بھی کی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ صحابہ کی زندگی خصوصاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سیرت سے یہی طرز عمل زیادہ جوڑ بھی کھاتا ہے (حاشیہ صفحہ ہذا) [۲] یعنی جس طرح اسلامی حکومت کے عاملوں کی تنخواہیں دی جائیں گی۔ ازواج مطہرات کا نفقہ بھی اسی طرح بیت المال

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بنُ ابِی شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِی بَیْتِی مِنْ شَیْئٍ یَاکُلُهُ ذُوْکَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِیْرٍ فِی رَفٍّ لِی فَاَکَلْتُ مِنْهُ حَتّٰی طَالَ عَلَیَّ فَکِلْتُهُ فَفَنِیَ ؛

۳۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں تھوڑے سے جَو کے سوا جو ایک طاق میں رکھے ہوئے تھے، اور کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو کسی انسان کی خوراک بن سکتی، میں اسی میں سے کھاتی رہی اور بہت دن گزر گئے، پھر میں نے اس میں سے ناپ کر نکالنا شروع کیا تو جلدی ختم ہو گئے ؛

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عمرو بن الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِیُّ صلی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَہٗ وَبَغْلَتَهُ البیضاء وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَۃً ۔

۳۴۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے کہا کہ مجھ سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی وفات کے بعد) اپنے ہتھیار، ایک سفید خچر اور ایک زمین جو آپ کی طرف سے صدقہ تھی، کے سوا اور کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا ؛

باب ۲۴۶۔ مَا جَآءَ فِی بُیُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُیُوْتِ اِلَیْهِنَّ وقول الله تعالیٰ وَقَرْنَ فِی بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا یُؤْذَنَ لَکُمْ

۲۴۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے گھر، اور یہ کہ ان گھروں کی نسبت ازواج مطہرات کی طرف کی گئی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "تم لوگ (ازواج مطہرات) اپنے گھروں ہی میں رہا کرو" اور نبی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو "جب تک تمہیں اجازت نہ ملے"۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بنُ موسیٰ و محمد قالا اخبرنا عبد الله اخبرنا مَعْمَرٌ وَیُوْنُس عن الزهری قال اخبرنی عبید الله بن عبد الله بن عتبہ بن مسعود ان عَائِشَۃَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا زوج النَّبِیِّ صلی اللهُ علیہ وسلم قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عَلَیْهِ وسلم اسْتَاذَنَ اَزْوَاجَہٗ اَنْ یُمَرَّضَ فِی بَیْتِی فَاَذِنَّ لَہٗ ؛

۳۴۱۔ ہم سے حبان بن موسیٰ اور محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (مرض الوفات میں) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا تو آپ نے اپنی تمام ازواج سے اس کی اجازت چاہی کہ مرض کے ایام آپ میرے گھر میں گزاریں، اس کی اجازت آپ کو (ازواج مطہرات کی طرف سے) مل گئی تھی۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا ابنُ ابی مَرْیَمَ حَدَّثَنَا

۳۴۲۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے،

نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ نَوْبَتِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِہٖ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِسِوَاکٍ فَضَعُفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَمَضَغْتُہٗ ثُمَّ سَنَنْتُہٗ بِہٖ ؛

حدیث بیان کی، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر، میری باری کے دن، میری گردن اور سینے کے درمیان ٹیک لگائے ہوئے وفات پائی، اللہ تعالیٰ نے میرے تھوک اور آں حضورؐ کے تھوک کو ایک ساتھ جمع کر دیا تھا، بیان کیا (وہ اس طرح کہ) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی) مسواک لئے ہوئے اندر آئے حضور اکرمؐ اسے چبا نہ سکے اس لئے میں نے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور چبانے کے بعد اس سے آپؐ کو مسواک کرائی۔

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ اَنَّ صَفِیَّۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُہٗ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فِی الْمَسْجِدِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ قَرِیْبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی مَرَّ بِھِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِکُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَبُرَ عَلَیْھِمَا ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا شَیْئًا ؛

۲۴۴۳۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ان سے علی بن حسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آں حضورؐ رمضان کے آخری عشرہ کا مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے پھر آپ واپس ہونے کے لئے اٹھیں تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ اٹھے آنحضورؐ کی زوجۂ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ کے قریب جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے جو مسجد نبوی کے دروازے سے متصل تھا تو دو انصاری صحابی وہاں سے گزرے اور آں حضورؐ کو انہوں نے سلام کیا اور آگے بڑھنے لگے، لیکن آں حضورؐ نے ان سے فرمایا تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جاؤ (میرے ساتھ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں، یعنی کوئی دوسرا نہیں) ان دونوں حضرات نے عرض کیا سبحان اللہ، یا رسول اللہ! ان حضرات پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا (کہ آنحضورؐ ہماری طرف سے اور بھی اپنی ذات کے متعلق اس طرح کے شبہ کی امید رکھ سکتے ہیں آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر اس طرح دوڑتا رہتا ہے جیسے جسم میں خون دوڑتا ہے اور مجھے یہی خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی بات پیدا نہ ہو جائے ؛

۲۴۴۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ ارْتَقَیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَۃَ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۲۴۴۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبیداللہ نے ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے کہ ان سے واسع بن حبان نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں (ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا، ابن عمرؓ کی بہن کے گھر کے اوپر چڑھا تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء

يقضي حاجته مستدبر القبلة مستقبل الشام

حاجت کر رہے تھے، پشتِ مبارک قبلہ کی طرف تھی اور چہرۂ مبارک شام کی طرف تھا (پھر آپ جلدی سے دیوار سے اتر گئے)

۳۴۵۔ حدثني إبراهيم بن المنذر حدثنا انس بن عياض عن هشام عن ابيه ان عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي العصر والشمس لم تخرج من حجرتها۔

۳۴۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تو دھوپ ابھی ان کے حجرے میں باقی رہتی تھی۔

۳۴۶۔ حدثنا موسى بن المنذر حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا فاشار نحو مسكن عائشة فقال هنا الفتنة ثلثا من حيث يطلع قرن الشيطان۔

۳۴۶۔ ہم سے موسٰی بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسی طرف سے (یعنی مشرق کی طرف سے) فتنے برپا ہوں گے، تین مرتبہ آپ نے اسی طرح فرمایا، جدھر سے شیطان کا سر نکلتا ہے (طلوعِ آفتاب کے ساتھ)

۳۴۷۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن عبد الله بن ابي بكر عن عمرة ابنة عبد الرحمن ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عندها وانها سمعت صوت انسان يستأذن في بيت حفصة فقلت يا رسول الله هذا رجل يستأذن في بيتك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اراه فلانا لعم حفصة من الرضاعة الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة۔

۳۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن ابی بکرہ نے، انہیں عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تشریف رکھتے تھے، اس وقت انہوں نے سنا کہ کوئی صاحب حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت لے رہے تھے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کیا، یا رسول! آپ دیکھتے نہیں، یہ شخص آپ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا ہے آنحضورؐ نے اس پر فرمایا کہ میرا خیال ہے، یہ فلاں صاحب ہیں، حفصہ کے رضاعی چچا! رضاعت بھی ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں ولادت حرام کرتی ہے۔

باب ۲۴۷۔ ما ذكر من درع النبي صلى الله عليه وسلم وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه وما استعمل الخلفاء بعده من ذلك مما لم يذكر قسمته ومن شعره ونعله وآنيته مما يتبرك اصحابه وغيرهم بعد وفاته

۲۴۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ، عصاء مبارک آپ کی تلوار، پیالہ اور انگوٹھی سے متعلق روایات۔ اور آپ کی وہ چیزیں جنہیں خلفاء نے آپ کی وفات کے بعد استعمال کیا، جن کا (صدقات کے طور پر) تقسیم میں ذکر نہیں آیا ہے، اور آپ کے بال، چپل اور برتن جن سے آپ کی وفات کے بعد آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دوسرے

لوگ تبرک حاصل کیا کرتے تھے۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدُ بْنُ عبد الله الانصاری قال حَدَّثَنِي ابی عن ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ ان آبَا بكر رضی الله عَنْهُ لَمَّا اُسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وختمه بِخَاتِمِ النَّبِی صلی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةِ اسطر مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ ؛

۳۴۸۔ ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہاکہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے انہیں (انس رضی اللہ عنہ کو) بحرین (عامل بنا کر) بھیجا اور یہ خط انہیں لکھا (جس کا دوسری طویل روایتوں میں ذکر ہے) اور اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی مہر لگائی، مہر مبارک پر تین سطر یں نقش تھیں، ایک سطر میں "محمد" دوسری میں "رسول" تیسری میں "اللہ" کندہ تھا۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُاللّٰه بن محمد حَدَّثَنَا محمد بن عبدالله الاسدیُّ حدثنا عِيسٰى بن طَهْمَانَ قَالَ اخرج إِلَيْنَا اَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِي ثابت الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عن انس اَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۳۴۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبداللہ اسدی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن طہمان نے حدیث بیان کی کہاکہ انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے ہمیں دو بوسیدہ چپل نکال کر دکھائے۔ جن میں دو تسمے لگے ہوئے تھے اس کے بعد پھر ثابت بنانی نے مجھ سے انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حدیث بیان کی کہ وہ دونوں چپل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنِي۔ محمد بن بشار حدثنا عبدالوهاب حدثنا ايوب عن حُمَيْد بن هلال عن ابی بردة قال اَخْرَجَتْ الينا عائشة رضی اللّٰهُ عنها كساءً مُلَبَّدًا وقالت فی هٰذَا نُزِعَ رُوْحُ النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وزاد سليمان عن حميد عن ابی بردة قال اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ ازارًا غليظًا مِمَّا يُصْنَعُ باليمن وكساءً من هٰذَا الَّتِي يَدْعُوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ ؛

۳۵۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ اسی کپڑے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض ہوئی تھی اور سلیمان نے حمید کے واسطہ سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ابو بردہ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یمن کی بنی ہوئی ایک موٹی ازار (تہبند) اور اسی طرح کی کساء (کرتے کی جگہ پہننے کا کپڑا) جسے لوگ ملبدہ کہتے تھے، ہمیں نکال کر دکھائی۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا۔ عبدان عن ابی حمزة عن عاصم عن ابن سيرين عن انس بن مالك رَضِيَ اللّٰهُ عنه ان قدح النبی صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انكسر فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ رایتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ ؛

۳۵۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحمزہ نے ان سے عاصم نے، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے ٹوٹی ہوئی جگہوں کو چاندی سے جوڑ دیا، عاصم نے بیان کیا کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا ہے اور اس میں میں نے پانی بھی پیا ہے (تبرکاً)

۳۵۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَأَيْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى يُبْلَغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ أَبَدًا ؛

۳۵۱ - ہم سے سعید بن محمد جرمی نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ دُؤلی نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن حسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) نے حدیث بیان کی کہ جب آپ سب حضرات حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقعہ پر یزید بن معاویہ کے یہاں سے (رہائی پاکر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیجئے (امام زین العابدین نے بیان کیا کہ) میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار آپ مجھے عنایت فرمائیں گے؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کچھ لوگ اسے آپ سے چھین لیں گے اور خدا کی قسم، اگر وہ تلوار آپ مجھے عنایت فرادیں گے تو کوئی شخص بھی جب تک میری جان باقی ہے، چھین نہیں سکے گا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ علیہا السلام کی موجودگی میں ابوجہل کی ایک بیٹی (جویریہ کو پیغام نکاح دیا تھا) میں نے خود سنا کہ اسی مسئلہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسی منبر پر کھڑے ہو کر صحابہ کو خطاب فرمایا، میں اس وقت بالغ تھا آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ (سوکن کے ساتھ غیرت کی وجہ سے) اپنے دین کے معاملہ میں آزمائش میں نہ مبتلا ہو جائے، (رضی اللہ عنہا) اس کے بعد آپ نے اپنے بنی عبد شمس کے ایک داماد (عاص بن ربیع) کا ذکر کیا اور حق دامادی کی ادائیگی کے سلسلے میں آپ نے ان کی تعریف کی، آپ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کہی سچ کہی، جو وعدہ کیا، اسے پورا کیا، میں کسی حلال کو حرام نہیں کر سکتا اور نہ کسی حرام کو حلال بناتا ہوں، لیکن خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتیں،

۳۵۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ

۳۵۳ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سوقہ نے ان سے منذر نے اور ان سے ابن الحنفیہ نے (ان سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کے والد علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا کرتے تھے تو) انہوں نے فرمایا کہ اگر

نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَغْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هَذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ ؛

علی رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کو (برائی کے ساتھ) یاد کر سکتے تو اس دن کرتے جس دن کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر (عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) عثمان رضی اللہ عنہ کے ساعیوں (حکومت کی طرف سے صدقات وغیرہ وصول کرنے والے) کی شکایت کی تھی اور علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں اس کی اطلاع دے دو کہ اس[1] میں (مکتوب میں جسے آپ نے ان کے ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ صدقات کی تفصیلات ہیں اس لئے آپ اپنے ساعیوں کو حکم دے دیں کہ وہ اسی کے مطابق عمل کریں چنانچہ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں پیغام پہنچا دیا، لیکن آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، ان کا یہ جملہ جب میں نے علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس صحیفہ کو جہاں سے اٹھایا تھا وہیں رکھ دو، حمیدی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سوقہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے منذر ثوری سے سنا، وہ ابن الحنفیہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ میرے والد (علی رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے فرمایا کہ یہ صحیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کو لے جا کر دے آؤ، اس میں صدقہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ احکام ہیں۔

باب ۲۴۸۔ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَإِيثَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلَ حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللَّهِ

۲۴۸۔ اس کی دلیل کہ غنیمت کا پانچواں حصہ (خمس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش آنے والی مہمات و حوادث اور محتاجوں کے لئے تھا اور اس لئے تھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اہل صفہ اور بیوؤں کو دیتے تھے، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آں حضورؐ سے اپنی مشکلات پیش کیں، اور چکی پیسنے کی دشواریوں کی شکایت کر کے عرض کیا کہ قیدیوں میں سے کوئی ایک ان کی خدمت کے لئے دے دیا جائے، تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ کے سپرد کر دیا تھا۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ

۳۵۴۔ ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی کہا کہ مجھے حکم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن ابی لیلی سے سنا اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ فاطمہ علیہا السلام نے چکی پیسنے

[1] یہ ایک صحیفہ تھا جس میں صدقہ کی تفصیلات اسی طرح لکھی ہوئی تھیں جس طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، صدقات سے متعلق آں حضورؐ کی حدیث مکتوب صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جو موجود تھی وہی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجی تھی، عثمان رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کی بھیجی ہوئی تفصیلات اس لئے واپس کر دی تھیں کہ خود ان کے پاس بھی اس سلسلے کی تفصیلات موجود تھیں۔

ماتلقی من الرحی مما تطحن فبلغها ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بسبی فاتتہ تسالہ خادما فلم توافقہ فذکرت لعائشۃ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک عائشۃ لہ فاتانا وقد دخلنا مضاجعنا فذھبنا لنقوم فقال علی مکانکما حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری فقال الا ادلکما علی خیر مما سالتماہ اذا اخذتما مضاجعکما فکبرا اللہ اربعا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین وسبحا ثلاثا وثلاثین فان ذلک خیر لکما مما سالتماہ ۔

کی اپنی دشواریوں کی شکایت کی تھی پھر انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں، اس لئے وہ بھی اس میں سے ایک خادم کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں، لیکن آنحضورؐ موجود نہیں تھے، چنانچہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق کہہ کر (واپس چلی آئیں) پھر آں حضور جب تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سامنے ان کی درخواست پیش کر دی اس پر آں حضورؐ ہمارے یہاں تشریف لائے ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے (جب آں حضورؐ کو دیکھا) تو ہم لوگ کھڑے ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جس طرح ہو ویسے ہی لیٹے رہو (پھر آں حضورؐ درمیان میں آکر بیٹھ گئے اور اپنے قریب ہو گئے کہ) میں نے آپؐ کے دونوں قدموں کی ٹھنڈ اپنے سینے پر محسوس کی، اس کے بعد آپ نے فرمایا، جو کچھ تم لوگوں نے مانگا ہے، میں تمہیں اس سے بہتر بات کیوں نہ بناؤں، جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جاؤ (سونے کے لئے) تو اللہ اکبر چونتیس مرتبہ، الحمد للہ تنتیس مرتبہ اور سبحان اللہ تنتیس مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ عمل اس سے بہتر ہے جو تم دونوں نے مانگا ہے،

باب ۲۴۹۔ قول اللہ تعالیٰ فان للہ خمسہ وللرسول یعنی للرسول قسم ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا قاسم وخازن واللہ یعطی

۲۴۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "پس بے شک اللہ کے لئے ہے اس کا خمس اور رسول کے لئے"۔ مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ اس کی تقسیم پر مامور ہیں (خمس کے مالک نہیں ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں صرف تقسیم کرنے والا اور خازن ہوں، دینا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

۵۵ ۳۔ حدثنا ابو الولید حدثنا شعبۃ عن سلیمان ومنصور وقتادۃ سمعوا سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال ولد لرجل منا من الانصار غلام فاراد ان یسمیہ محمدا قال شعبۃ فی حدیث منصور ان الانصاری قال حملتہ علی عنقی فاتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث سلیمان ولد لہ غلام فاراد ان یسمیہ محمدا قال سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانی انما جعلت قاسما اقسم بینکم وقال حصین بعثت قاسما اقسم بینکم قال عمرو اخبرنا

۵۵ ۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان، منصور اور قتادہ نے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمارے انصار کے قبیلہ میں ایک صاحب کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے کہا کہ بچے کا نام محمد رکھنا چاہیئے اور شعبہ نے منصور سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ان انصاری نے بیان کیا (جن کے یہاں ولادت ہوئی تھی) کہ میں بچے کو اپنی گردن پر اٹھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے کہا کہ اس کا نام محمد رکھنا چاہیئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت (ابو القاسم) پر کنیت نہ رکھنا، کیونکہ مجھے تقسیم کرنے والا

شعبۃ عن قتادۃ قال سمعت سالما عن جابر اراد ان یسمیہ القاسم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی

(قاسم) بنا کر مبعوث کیا گیا ہے، میں تم میں تقسیم کرتا ہوں، عمرو نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے سالم سے سنا اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ان انصاری صحابی نے اپنے بچے کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن کنیت پر نہ رکھو،

۳۵۶ - حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی سالم عن ابی الجعد عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال ولد لرجل منا غلام فسماہ القاسم فقالت الانصار لا نکنیک ابا القاسم ولا ننعمک عینا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی غلام فسمیتہ القاسم فقالت الانصار لا نکنیک ابا القاسم ولا ننعمک عینا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسنت الانصار سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانما انا قاسم :

۳۵۶ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابو سالم نے ان سے ابوالجعد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا (اب قاعدہ کے لحاظ سے ان کی کنیت ابوالقاسم ہوتی تھی،) لیکن انصار نے کہا کہ ہم تمہیں ابوالقاسم کہہ کر کبھی نہیں پکاریں گے ہم اس طرح تمہارا دل کبھی خوش نہ ہونے دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ انصار نے نہایت مناسب طرز عمل اختیار کیا، میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم (تقسیم کرنے والا) ہوں۔

۳۵۷ - حدثنا حبان اخبرنا عبد اللہ عن یونس عن الزہری عن حمید بن عبد الرحمن انہ سمع معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین واللہ المعطی وانا القاسم ولا تزال ہذہ الامۃ ظاہرین علی من خالفہم حتی یاتی امر اللہ وہم ظاہرون :

۳۵۷ - ہم سے حبان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں حمید بن عبد الرحمن نے، انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے اور دینے والا تو اللہ ہے، میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، اور اپنے مخالفوں کے مقابلے میں یہ امت (مسلمہ) ہمیشہ ایک مضبوط اور توانا امت کی حیثیت سے باقی رہے گی، تاآنکہ اللہ کا امر (قیامت) آجائے اور اس وقت بھی اسے غلبہ حاصل رہے گا۔

۳۵۸ - حدثنا محمد بن سنان حدثنا فلیح حدثنا ہلال عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اعطیکم ولا امنعکم انا قاسم اضع حیث امرت :

۳۵۸ - ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی ان سے ابی ہریرہ بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں نہ میں کوئی چیز دیتا نہ تم سے کسی چیز کو روکتا ہوں میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں جہاں کا مجھے حکم ہے بس میں رکھ دیتا ہوں۔

۳۵۹ - حدثنا عبد اللہ بن زید حدثنا

۳۵۹ - ہم سے عبد اللہ بن زید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن

سعید بن ابی ایوب قال حدثنی ابو الاسود عن ابن عیاش و اسمہ نعمان عن خولۃ الانصاریۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان رجالاً یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار یوم القیامۃ

ابی ایوب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عباس نے اور ان کا نام نعمان ہے، ان سے خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں غلط طریقہ پر تصرف کرتے ہیں اور انہیں قیامت کے دن آگ ملے گی۔

باب ۲۵۰۔ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلت لکم الغنائم وقال اللہ تعالیٰ وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ تاخذونھا فعجل لکم ھذہ وھی للعامۃ حتی یبینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ غنیمت تمہارے لئے حلال کی گئی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جس میں سے یہ (خیبر کی غنیمت) پہلے ہی دے دی ہے"۔ یہ آیت تمام مسلمانوں کو شامل تھی، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت فرما دی[1]۔

۲۶۰۔ حدثنا مسدد حدثنا خالد حصین عن عامر عن عروۃ البارقی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الاجر والمغنم الی یوم القیامۃ

۲۶۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے خالد حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عروہ بارقی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیاں قیامت تک خیر کا نشان رہیں گی، آخرت میں (اس پر جہاد کرنے کی وجہ سے) ثواب اور (دنیا میں مال) مال غنیمت۔

۲۶۱۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ۔

۲۶۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ پر بربادی آئے گی تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہوگا اور جب قیصر پر بربادی آئے گی تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا (شام میں) اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کروگے (ان پر فتح حاصل کرنے کے بعد)

۲۶۲۔ حدثنا اسحٰق سمع جریراً عن عبد الملک عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک

۲۶۲۔ ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی انہوں نے جریر سے سنا، انہوں نے عبد الملک سے اور ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کسریٰ پر بربادی آئے گی تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہوگا اور جب قیصر پر بربادی

---

[1] یعنی آیت میں تو تعمیم اور اس وجہ سے ایک اجمال تھا، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ غنیمت کا مستحق ہر شخص نہیں بلکہ کچھ خاص لوگ ہیں۔ گویا آیت میں جو اجمال تھا اس کی تفصیل و وضاحت سنت نے کر دی۔

قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقُنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ؛

آئے گی تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کروگے ۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ ؛

۳۶۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں سیار نے خبر دی ، ان سے یزید فقیر نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، میرے لئے (مراد امت ہے) غنیمت جائز کی گئی ہے ۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ۔

۳۶۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور جس کی جنگ میں شرکت صرف اللہ کے راستے میں جہاد کا مخلصانہ جذبہ اور اللہ کے دین کی تصدیق و تائید کے لئے تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے (اگر لڑتے ہوئے شہادت پائی ہو) ورنہ پھر اسے اس کے گھر کی طرف اجر اور غنیمت کے ساتھ واپس بھیجتا ہے جہاں سے وہ نکلا تھا ،

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا محمد بن العلاء حَدَّثَنَا ابن المبارك عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا

۳۶۵۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ، ان سے ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، انبیاء میں سے ایک نبی (علیہ السلام) نے غزوہ کا ارادہ کیا تو اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے کہا کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جس نے ابھی نئی شادی کی ہو کہ دلہن کے ساتھ کوئی رات بھی نہ گزاری ہو ، اور وہ رات گزارنا چاہتا ہو ، وہ شخص جس نے گھر بنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ بنا سکا ہو ، اور وہ شخص جس نے (حاملہ) بکری یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوں اور اسے ان کے بچے جننے کا انتظار ہو تو (ایسے لوگوں میں سے کوئی بھی) ہمارے ساتھ غزوہ میں نہ چلے ، پھر انہوں نے غزوہ کیا اور جب اس آبادی سے قریب ہوئے تو عصر کا وقت ہو گیا یا اس کے قریب وقت ہوا ، انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تم بھی مامور ہو اور ہم بھی مامور ہیں ، اے اللہ ! اسے ہمارے لئے اپنی جگہ پر روک کے رکھئے (تاکہ غروب نہ

فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا :

ہو اور لڑائی سے فارغ ہو کر ہم عصر کی نماز پڑھ سکیں) چنانچہ سورج رک گیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرمائی، پھر انہوں نے غنیمت جمع کی اور آگ اسے جلانے کے لئے آئی لیکن نہ جلا سکی، نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے (اسی وجہ سے آگ نے اسے نہیں جلایا) اس لئے ہر قبیلہ کا ایک فرد آکر میرے ہاتھ پر بیعت کرے (جب بیعت کرنے لگے تو) ایک قبیلہ کے شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا، انہوں نے فرمایا کہ خیانت تمہارے ہی قبیلے میں ہوئی ہے اب تمہارے قبیلے کے تمام افراد آئیں اور بیعت کریں۔ چنانچہ اس قبیلے کے دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ اسی طرح ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا تو آپ نے فرمایا کہ خیانت تمہیں لوگوں نے کی ہے (آخر خیانت تسلیم کر لی گئی اور) وہ لوگ گائے کے سر کی طرح سونے کا ایک سر لائے (جو غنیمت میں سے اٹھا لیا گیا تھا) اور اسے رکھ دیا (غنیمت میں) تب آگ آئی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیونکہ پچھلی امتوں میں غنیمت کا استعمال کرنا جائز نہیں تھا) اور اسے جلا گئی۔ پھر غنیمت اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جائز قرار دے دی، ہماری کمزوری اور عجز کو دیکھا اس لئے ہمارے لئے جائز قرار دی۔

باب ۲۵۱۔ الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ :

۲۵۱۔ غنیمت اسے ملتی ہے جو جنگ میں موجود رہا ہو :

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا صدقة اخبرنا عبد الرحمٰن عن مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه قال قال عمر رضي الله عنه لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية إلا قسمتها بين أهلها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر :

۳۶۶۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی انہیں عبد الرحمٰن نے خبر دی انہیں مالک نے انہیں زید بن اسلم نے انہیں ان کے والد نے، کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اسے فاتحوں میں اس طرح تقسیم کر دیا کرتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی تقسیم کی تھی۔

باب ۲۵۲۔ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ :

۲۵۲۔ جہاد میں شرکت کے وقت جس کے دل میں غنیمت کا لالچ تھا تو کیا اس کا ثواب کم ہو جائے گا ؟

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عمرو قال سمعت أبا وائل قال حدثنا موسى الأشعري رضي الله عنه قال قال أعرابي للنبي صلى الله عليه وسلم الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل ليذكر ويقاتل ليرى مكانه من في سبيل الله فقال من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله :

۳۶۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا، انہوں نے ابو وائل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، ایک شخص ہے جو غنیمت حاصل کرنے کے لئے جہاد میں شریک ہوتا ہے، ایک شخص ہے اس لئے شرکت کرتا ہے کہ اس کی بہادری کے چرچے زبانوں پر آجائیں، ایک شخص ہے جو اس لئے لڑتا ہے تاکہ اس کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں کونسا ہوگا؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنگ میں شرکت اس لئے کرتا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ ہی (دین) بلند رہے

تو وہی اللہ کے راستے میں ہے۔

باب ۲۵۳۔ تَسْتُرُ الْإِمَامِ مَا يَقْدُمُ عَلَيْهِ وَيَخْبَأُ لِمَنْ لَّمْ يَحْضُرْهُ أَوْ غَابَ عَنْهُ ؛

۲۵۳۔ دار الحرب سے ملنے والے اموال کی تقسیم اور جو لوگ موجود نہ ہوں ان کا حصہ محفوظ رکھنا۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن عبد الوہاب حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيْبَاجٍ مُزَرَّرَةٌ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُهُ لِي فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَأَخَذَ قَبَاءً فَتَلَقَّاهُ بِهِ وَاسْتَقْبَلَهُ بِأَزْرَارِهِ فَقَالَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ يَا أَبَا الْمِسْوَرِ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شِدَّةٌ وَرَوَاهُ ابن علیۃ عن أَيُّوبَ۔ قَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا ایوب عن ابی مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عن ابن ابی ملیکۃ۔

۳۶۸۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے اور ان سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیبا کی کچھ قبائیں ہدیہ کے طور پر آئی تھیں جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں انہیں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند اصحاب میں تقسیم کر دیا اور ایک قباء مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے لئے رکھ لی، پھر مخرمہ رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ ان کے صاحبزادے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میرا نام لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سنی تو قباء لے کر باہر تشریف لائے اور اس کی گھنڈیاں ان کے سامنے کر دیں، پھر فرمایا ابو مسور! یہ قباء میں نے تمہارے لئے رکھ لی تھی ابو مسور! یہ قباء میں نے تمہارے لئے رکھ لی تھی، مخرمہ رضی اللہ عنہ ذرا تیز طبیعت کے آدمی تھے ابن علیہ نے ایوب کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی (مرسلاً ہی) روایت کی ہے اور حاتم بن وردان نے بیان کیا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے مسور رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں کچھ قبائیں آئی تھیں۔ اس روایت کی متابعت لیث نے ابن ملیکہ کے واسطے سے کی ہے

باب ۲۵۴۔ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ وَمَا أَعْطَى مِنْ ذٰلِكَ فِي نَوَائِبِهِ ؛

۲۵۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ اور نضیر کی تقسیم کس طرح کی تھی؟ اور کتنا حصہ اس میں سے حکومت کی ضروریات و مصالح کے لیے محفوظ رکھا تھا؟

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن ابی الاسود حَدَّثَنَا معتمر عن أَبِيْهِ قال سمعت انس بن مالك رَضِيَ اللّٰهُ عنہ يَقُوْلُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ للنبی صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ ؛

۳۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ صحابہ (انصار) کچھ کھجور کے درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کر دیا کرتے تھے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے قریظہ اور نضیر کے قبائل پر فتح دی تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد اس طرح کے ہدایا واپس کر دیا

کرتے تھے۔

باب ۲۵۵۔ بَرَكَةُ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةِ الْأَمْرِ

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا إسحٰق بن ابراهيم..... قال قلت لأبي اسامة أحَدَّثكم هِشَامُ بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الزبير قال لمّا وَقَفَ الزبير يوم الجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إلى جَنْبِهِ فقال يا بني انّه لَا يُقْتَلُ اليوم الا ظَالِمٌ أو مَظْلُومٌ وانّي لا أراني إلّا سَأُقْتَلُ اليوم مظلومًا وإن من أكبر همّي لَدَيْنِي أفترى يُبْقِي دَيْنُنَا من مالنا شيئًا فَقَالَ يا بني بِعْ مَالَنَا فاقضِ دَيْنِي وأَوْصَى بالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ يعني عبد الله بن الزبير يقول ثُلُثُ الثُّلُثِ فَإِنْ فَضَلَ مِن مالنا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ قَالَ هِشَامٌ وكَانَ بَعْضُ وُلْدِ عبد الله قَدْ وَازَى بَعْضَ بني الزبير خُبَيْبٌ وعبادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ وَتِسْعُ بنات قَالَ عبد الله فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ يا بُنَيّ ان عجزت عَنْهُ فِي شَيْءٍ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ فوالله مَا دَرَيْتُ حَتّٰى قُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ الله قَالَ فَوَاللّٰه ما وقعت في كربة من دينه الا قُلْتُ يا مولى الزبير اقض عنه دينه فَيَقْضِيهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ الله عنه وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ واحدى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بمصرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا وَلٰكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي أخشى

۲۵۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے ساتھ غزوہ کرنے والے کے مال میں برکت، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۳۷۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا آپ لوگوں سے ہشام بن عروہ نے یہ حدیث اپنے والد کے واسطہ سے بیان کی ہے کہ ان سے عبد الرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمل کی جنگ کے موقعہ پر جب زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو مجھے بلایا، میں آپ کے پہلو میں جاکر کھڑا ہوگیا، آپ نے فرمایا بیٹے! آج کی لڑائی میں یا ظالم مارا جائے گا یا مظلوم، اور میرا وجدان کہتا ہے کہ آج میں مظلوم قتل کیا جاؤں گا، ادھر مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرضوں کی ہے، کیا تمہیں بھی کچھ اندازہ ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد ہمارا مال کچھ بچ جائے گا؟ پھر انہوں نے فرمایا، بیٹے، ہمارا مال فروخت کرکے اس سے قرض ادا کر دینا، اس کے بعد آپ نے ایک تہائی کی میرے لئے اور اس تہائی کے تیسرے حصہ کی وصیت میرے بچوں کے لئے کی، یعنی عبد اللہ بن زبیر کے بچوں کے لئے، انہوں نے فرمایا تھا کہ اس تہائی کے تین حصے کرلینا اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہمارے اموال میں سے کچھ بچ جائے، تو اس کا ایک تہائی تمہارے بچوں کے لئے ہوگا، ہشام نے بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے بعض لڑکے زبیر رضی اللہ عنہ کے بعض لڑکوں کے برابر تھے جبیب اور عباد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اس وقت دو لڑکے تھے) اور زبیر رضی اللہ عنہ کے اس وقت نو لڑکے اور نو لڑکیاں تھیں، عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے قرض کے سلسلے میں وصیت کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اگر قرض کی ادائیگی کے کسی مرحلہ پر بھی دشواریاں پیش آئیں تو میرے مالک و مولا سے اس میں مدد چاہنا انہوں نے بیان کیا کہ بخدا! میں ان کی بات نہ سمجھ سکا کہ مولا سے ان کی کیا مراد ہے، آخر میں نے پوچھا کہ آپ کے مولا کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ! انہوں نے بیان کیا کہ پھر خدا گواہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں جو دشواری بھی سامنے آئی تو میں نے اسی طرح دعا کی کہ اے زبیر کے مولا! ان کی طرف سے ان کا قرض ادا کر دیجئے اور ادائیگی کی صورت میں

عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ..... فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ..... قَالَ مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَا. قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ

پیدا ہوجاتی تھی، چنانچہ جب زبیر رضی اللہ عنہ (اسی موقعہ پر) شہید ہوئے تو انہوں نے ترکہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے تھے بلکہ ان کا ترکہ کچھ تو اراضی تھا، اور اسی میں غابہ کی زمین بھی شامل تھی، گیارہ مکانات مدینہ میں تھے دو مکان بصرہ میں تھے، ایک مکان کوفہ میں تھا اور ایک مصر میں تھا (زبیر رضی اللہ عنہ بڑے امین اور اتقیاء صحابہ میں سے تھے) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان پر جو اتنا سارا قرض ہوگیا تھا اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ جب ان کے پاس کوئی شخص اپنا مال لے کر امانت رکھنے آتا تو آپ اس سے کہتے کہ نہیں (امانت کی صورت میں اسے میں اپنے پاس نہیں رکھوں گا) البتہ اس صورت میں رکھ سکتا ہوں کہ یہ میرے ذمے قرض رہے[1] کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہوجانے کا بھی خوف ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کسی علاقے کے امیر کبھی نہیں بنے تھے، نہ وہ خراج کی وصول یابی پر کبھی مقرر ہوئے تھے اور نہ کوئی دوسرا عہدہ انہوں نے قبول کیا تھا، البتہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوات میں شرکت ضرور کی تھی۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب میں نے اس رقم کا حساب کیا جو ان پر قرض کی صورت میں تھی تو اس کی تعداد بائیس لاکھ تھی۔ بیان کیا کہ پھر حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملے تو دریافت فرمایا بیٹے! میرے (دینی) بھائی پر کتنا قرض ہے؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے چھپانا چاہا، اور کہہ دیا کہ ایک لاکھ! اس پر حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بخدا، میں تو نہیں سمجھتا کہ تمہارے پاس موجود سرمایہ سے یہ قرض ادا ہوسکے گا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اب کہا کہ اگر قرض کی تعداد بائیس لاکھ ہوئی پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ پھر تو یہ قرض تمہاری برداشت سے باہر ہے خیر اگر کوئی دشواری پیش آئے تو مجھ سے کہنا، بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے غابہ کی جائیداد ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی، لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سولہ لاکھ میں بیچی۔ پھر انہوں نے اعلان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ پر جس کا قرض ہو وہ غابہ میں ہم سے آکر مل لے، چنانچہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے، ان کا زبیر رضی اللہ عنہ پر چار لاکھ چاہیئے تھا تو انہوں نے یہی پیش کش کی کہ اگر تم چاہو تو میں یہ قرض چھوڑ سکتا ہوں، لیکن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں پھر انہوں نے

(حاشیہ[1] بر صفحہ آئندہ)

سہم بقی فقال سہم ونصف قال اخذتہ بخمسین ومائۃ الف قال وباع عبد اللہ بن جعفر نصیبہ من معاویۃ بستمائۃ الف فلما فرغ ابن الزبیر من قضاء دینہ قال بنو الزبیر اقسم بیننا میراثنا قال لا اقسم بینکم حتی انادی بالموسم اربع سنین الا من کان لہ علی الزبیر دین فلیاتنا فلنقضہ قال فجعل کل سنۃ ینادی بالموسم فلما مضی اربع سنین قسم بینہم قال فکان للزبیر اربع نسوۃ ورفع الثلث فاصاب کل امراۃ الف الف ومائتا الف فجمیع مالہ خمسون الف الف ومائتا الف ؛

کہا کہ اگر تم چاہو تو میں سارے قرض کی ادائیگی کے بعد لے لوں گا، عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس پر بھی یہی فرمایا کہ تاخیر کی بھی کوئی ضرورت نہیں، آخر انہوں نے فرمایا کہ پھر اس میں میرے حصہ کا قطعہ متعین کر دو، عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ یہاں سے یہاں تک لے لیجئے (اپنے قرض کے بدلہ میں) بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی جائیداد اور مکانات وغیرہ بیچ کر ان کا قرض ادا کر دیا گیا اور سارے قرض کی ادائیگی ہو گئی۔ غابہ کی جائیداد میں ساڑھے چار حصے ابھی نہیں بک سکے تھے اس لئے عبد اللہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے یہاں (شام) تشریف لے گئے۔ وہاں عمرو بن عثمان منذر بن زبیر اور ابن زمعہ بھی موجود تھے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ غابہ کی کل جائیداد کی قیمت کتنی طے ہوئی تھی انہوں نے بتایا کہ ہر حصے کی قیمت ایک لاکھ طے پائی تھی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اب باقی کتنے حصے رہ گئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ساڑھے چار حصے! اس پر منذر بن زبیر نے فرمایا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں لیتا ہوں، عمرو بن عثمان نے فرمایا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں لیتا ہوں ابن زمعہ نے فرمایا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں لیتا ہوں اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اب کتنے حصے باقی بچے؟ انہوں نے کہا کہ ڈیڑھ حصہ! معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اسے میں ڈیڑھ لاکھ میں لیتا ہوں۔ بیان کیا کہ عبد اللہ بن جعفرؓ نے اپنا حصہ بعد میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو چھ لاکھ میں بیچ دیا، پھر جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ قرض کی ادائیگی کر چکے تو زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد نے کہا کہ اب ہماری میراث تقسیم کر دیجئے لیکن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی میں تمہاری میراث اس وقت تک تقسیم نہیں کر سکتا جب تک چار سال تک ایام حج میں اس کا اعلان نہ کر لوں کہ جس کا بھی زبیر رضی اللہ عنہ پر قرض ہے وہ ہمارے پاس آئے اور اپنا قرض لے جائے۔ بیان کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اب ہر سال ایام حج میں اس کا اعلان کرانا شروع کیا جب چار سال گزر گئے تو ان کی میراث تقسیم کی، بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے (وصیت کے مطابق) تہائی حصہ باقیماندہ رقم سے نکال لیا تھا۔ پھر بھی ہر بیوی کے حصے میں بارہ لاکھ کی رقم آئی، زبیر رضی اللہ عنہ کا سارا مال بچاس حصوں میں تھا (اور ہر حصہ) بارہ لاکھ کا تھا۔

---

[1] حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ یوں امانت کے طور پر اگر تم نے میرے پاس رکھ دیا تو بے کار پڑا رہے گا اور ضائع ہو جانے کے خطرے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اگر ضائع ہو گیا تو تمہارا مال ضائع جائیگا اور میں بھی اس سے کوئی نفع نہ اٹھا سکوں گا لیکن اگر قرض کی صورت میں، اسے میں اپنے پاس جمع کروں گا تو اس کے ضائع ہو جانے کی صورت میں بھی، بہر حال اس کی ادائیگی میرے لئے ضروری ہو گی اور دوسرا مفید پہلو اس کا یہ ہو گا کہ تمہارا مال میرے پاس بیکار نہیں پڑا رہے گا بلکہ میں اسے تجارتی کاروبار میں بھی لگا سکوں گا اور اس سے نفع حاصل کر سکوں گا، بہت سے لوگ آج کل کہتے ہیں کہ ہر طرح کے سودی کاروبار کو حرام کر کے اسلام نے تجارتی ترقی کی بہت سی راہیں مسدود کر دی ہیں اور بینکنگ کی تو کوئی صورت سرے سے اسلام میں ہے ہی نہیں آپ نے غور کیا ہو گا کہ زبیر رضی اللہ عنہ سودی لین دین کے بغیر جس صورت پر عمل کرتے تھے وہ بلا سود بینکنگ ہی کی شکل تھی اس طرح کی مثالیں عہد صحابہ میں متعدد ہیں، اور بعض دوسرے اکابر صحابہ نے بھی اپنے تجارتی کاروبار کو اس طرح ترقی دی تھی یعنی سودی لین دین کی لعنت سے بھی محفوظ رہئے، جس کی بعض جزوی احادیث کو تسلیم کر لینے کے بعد، مولانا کیوں کا سب کو اعتراف ہے اور تجارتی کاروبار کی اجتماعی لائن پر ترقیات کی صورتیں ابھی پیدا کیجئے۔

باب ۲۵۶۔ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ؛

۲۵۶۔ اگر امام کسی کو ضرورت کے لئے قاصد بنا کر بھیجے یا کسی خاص جگہ ٹھہرنے کا حکم دے تو کیا اس کا بھی حصہ (غنیمت میں) ہوگا۔

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ؛

۳۷۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن موہب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں اور (اس وقت) بیمار تھیں (اسی لئے شریک نہ ہو سکے تھے) ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا بدر میں شریک ہونے والے دوسرے کسی شخص کو ملے گا اور اتنا ہی حصہ بھی (غنیمت میں سے)

باب ۲۵۷۔ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ وَمَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَمْرَ خَيْبَرَ؛

۲۵۷۔ خمس، مسلمانوں کی ضرورتوں اور مصالح میں خرچ ہوگا، اس کی دلیل یہ واقعہ ہے کہ جب قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے رضاعی رشتے کا واسطہ دے کر اپنا مطالبہ پیش کیا تھا تو آنحضورؐ نے مسلمانوں سے (ان سے حاصل شدہ غنیمت) معاف کرا دی تھی۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں سے وعدہ فرمایا کرتے تھے کہ فی اور خمس میں سے اپنی طرف سے عطیہ کے طور پر انہیں دیں گے اور آں حضورؐ نے حضرت جابر اور دوسرے انصار رضی اللہ عنہم کو خیبر کی کھجوریں عطا فرمائی تھیں۔

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عُرْوَةُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ

۳۷۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عروہ کہتے تھے کہ مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ جب ہوازن کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اموال اور قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ پیش کیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے ان دونوں چیزوں میں سے تم ایک ہی واپس لے سکتے ہو، اپنے قیدی واپس لے لو، یا پھر مال واپس لے لو، اور میں نے تو تمہارا انتظار بھی کیا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً دس دن تک

وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَ آخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاؤُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا فَأَذِنُوا فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ

طائف سے واپسی پر ان کا انتظار کیا تھا اور جب یہ بات ان پر واضح ہوگئی کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی صرف ایک ہی چیز (قیدی یا مال) واپس کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدی واپس چاہتے ہیں، اب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب فرمایا، اللہ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا، امابعد! تمہارے یہ بھائی اب ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں، اس لئے جو شخص اپنی خوشی سے (غنیمت کے اپنے حصے کے قیدی) واپس کرنا چاہے وہ بھی واپس کر دے اور جو شخص چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے اور ہمیں جب اس کے بعد سب سے پہلی غنیمت ملے تو اس میں سے اس کے حصے کی ادائیگی کر دی جائے تو وہ بھی اپنے قیدی واپس کر دے (اور جب ہمیں دوسری غنیمت ملے گی تو اس کا حصہ ادا کر دیا جائے گا)، اس پر صحابہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنی خوشی سے انہیں اپنے حصے واپس کرتے ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لیکن ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ کن لوگوں نے اپنی خوشی سے اجازت دی ہے اور کن لوگوں نے نہیں دی ہے اس لئے سب لوگ (اپنے خیموں میں) واپس چلے جائیں اور تمہارے امیر تمہارے رحجان کی ترجمانی ہمارے سامنے آکر کریں۔ سب لوگ واپس چلے گئے اور ان کے امیروں نے ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کی، اور پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر اطلاع دی کہ سب لوگ خوشی سے اجازت دیتے ہیں (اس کا کوئی بدلہ نہیں چاہتے) یہی وہ خبر ہے جو ہوازن کے قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے۔

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَأُتِيَ ذَكَرَ دَجَاجَةً وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ

۳۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا اور (ایوب نے ایک دوسری سند کے ساتھ روایت اس طرح کی ہے کہ) مجھ سے قاسم بن عاصم کلیبی نے حدیث بیان کی اور (کہا کہ) قاسم کی حدیث (ابو قلابہ کی حدیث کی بہ نسبت) مجھے زیادہ اچھی طرح یاد ہے، زہدم کے واسطہ سے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعریؓ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ (کھانا لایا گیا اور) وہاں مرغی کا ذکر چلا، بنی تیم اللہ کے ایک صاحب وہاں موجود تھے، رنگ سرخ تھا، غالباً موالی میں سے تھے انہیں بھی ابوموسیٰ رضی اللہ نے کھانے پر بلایا

مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ اَيْنَ النَّفَرُ الْاَشْعَرِيُّوْنَ فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا اِنَّا سَأَلْنَاكَ اَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ اَنْ لَا تَحْمِلَنَا اَفَنَسِيْتَ قَالَ لَسْتُ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

دکھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا، وہ کہنے لگے کہ میں نے مرغی کو گندی چیزیں کھاتے ایک مرتبہ دیکھا تھا، مجھے بڑی ناگواری ہوئی اور میں نے قسم کھالی کہ اب کبھی مرغی کا گوشت نہ کھاؤں گا، حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریب آجاؤ، میں تم سے ایک حدیث اس سلسلے کی بیان کرتا ہوں، قبیلہ اشعر کے چند اشخاص کو ساتھ لے کر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سواری کی درخواست کی (غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں تمہارے لئے سواری کا انتظام نہ کر سکوں گا، میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہاری سواری کے کام آسکے پھر آں حضورؐ کی خدمت میں غنیمت کے کچھ اونٹ آئے تو آپ نے ہمارے متعلق دریافت فرمایا اور فرمایا کہ قبیلہ اشعر کے لوگ کہاں ہیں؟ چنانچہ آپؐ نے پانچ اونٹ ہمیں دیئے جانے کا حکم عنایت فرمایا، خوب موٹے تازے اور فربہ! جب ہم چلنے لگے تو ہم نے آپس میں کہا کہ ہم نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے، اس سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عطیہ میں ہمارے لئے کوئی برکت نہیں ہو سکتی، چنانچہ پھر ہم آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم نے پہلے جب آں حضورؐ سے درخواست کی تھی تو آپ نے بحلف فرمایا تھا کہ میں تمہاری سواری کا انتظام نہیں کر سکوں گا، شاید آں حضورؐ کو یاد نہ رہا ہو، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام واقعی نہیں کیا، وہ اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے تمہیں سواریاں دی ہیں، خدا کی قسم[1] تم اس پر یقین رکھو کہ انشاءاللہ جب بھی میں کوئی قسم کھاؤں گا اور پھر مجھ پر بات واضح ہو جائے گی کہ بہتر اور مناسب طرز عمل اس کے سوا میں ہے تو میں وہی کروں گا جس میں اچھائی ہوگی اور کفارہ قسم دے دوں گا۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا۔

۳۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف سے ایک مہم روانہ کی، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مہم کے ساتھ تھے، غنیمت کے طور پر اونٹنیوں کی ایک بڑی تعداد اس مہم کو ملی تھی، اس لئے اس کے شرکاء کو حصے میں بھی بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ ملے تھے اور ایک ایک اونٹ واجبی حصوں کے علاوہ بھی انہیں دیا گیا تھا۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

۳۷۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی انہیں ابن شہاب نے، انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض مہموں کے موقعہ پر اس کے افراد

[1] عربی میں واللہ وغیرہ قسم کے لئے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور مقصود صرف تاکید ہوتی ہے یہاں مراد اسی طرح کا قسم سے ہے جو گفتگو کے درمیان عربی کا ایک عام محاورہ سا بن گیا ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ:

کو غنیمت کے عام حصوں کے علاوہ اپنے طور پر بھی عنایت فرمایا کرتے تھے (خمس وغیرہ سے)

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ فِي بِضْعٍ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ:

۳۷۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر ہمیں ملی تو ہم یمن میں تھے اس لئے ہم بھی آپ کی خدمت میں مہاجر کی حیثیت سے حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوگئے میں تھا، میرے ساتھ دو بھائی تھے، میری عمران دونوں سے کم تھی (دونوں بھائیوں میں) ایک ابو بردہ رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے ابو رہم، یا انہوں نے یہ فرمایا کہ اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ یا یہ کہا کہ تریپن یا باون افراد کے ساتھ (یہ لوگ روانہ ہوئے تھے) ہم کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نجاشی کے ملک حبشہ پہنچ گئی اور وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ جا ملے، جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہاں بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ ہم یہیں رہیں، اس لئے آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ یہیں ٹھہر جائیے، چنانچہ ہم بھی وہیں ٹھہر گئے اور پھر سب ایک ساتھ (مدینہ) حاضر ہوئے، جب ہم خدمت نبوی میں پہنچے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیبر فتح کر چکے تھے، لیکن آنحضور نے (دوسرے مجاہدوں کے ساتھ) ہمارا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا انہوں نے بیان کیا کہ غنیمت میں سے آپ نے ہمیں بھی عطا فرمایا، حالانکہ آپ نے کسی ایسے شخص کا غنیمت میں حصہ نہیں لگایا تھا جو لڑائی میں شریک نہ رہا ہو، صرف انہیں لوگوں کو حصہ ملا تھا جو لڑائی میں شریک تھے البتہ ہمارے کشتی کے ساتھیوں اور جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو بھی آپ نے غنیمت میں شریک کیا تھا (حالانکہ ہم لوگ لڑائی میں شریک نہیں تھے۔)

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنِي مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ

۳۷۷۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بحرین سے وصول ہو کر میرے پاس مال آئے گا تو میں تمہیں اس طرح، اس طرح دوں گا (تین لپ) اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور بحرین کا مال اس وقت تک نہ آیا، پھر جب وہاں

آمَرَ اَبُوْبَکْرٍ مُنَادِیًا فَنَادٰی مَنْ کَانَ لَہٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْ عِدَۃٌ فَلْیَاْتِنَا فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ کَذَا وَکَذَا فَحَثَالِیْ ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفْیَانُ یَحْثُوْ بِکَفَّیْہِ جَمِیْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ھٰکَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْکَدِرِ وَقَالَ مَرَّۃً فَاَتَیْتُ اَبَابَکْرٍ فَسَاَلْتُ فَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُہُ الثَّالِثَۃَ فَقُلْتُ سَاَلْتُکَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ ثُمَّ سَاَلْتُکَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّیْ قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَیَّ مَا مَنَعْتُکَ مِنْ مَرَّۃٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اُعْطِیَکَ قَالَ سُفْیَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَالِیْ حَثْیَۃً وَقَالَ عُدَّھَا فَوَجَدْتُّھَا خَمْسَمِائَۃٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَھَا مَرَّتَیْنِ وَقَالَ یَعْنِیْ ابْنَ الْمُنْکَدِرِ وَاَیُّ دَاءٍ اَدْوَاُ مِنَ الْبُخْلِ۔

سے مال آیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے منادی نے اعلان کیا کہ جس کا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرض ہو یا آپ کا کوئی وعدہ ہو تو ہمارے پاس آئے۔ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا، چنانچہ انہوں نے تین لپ بھر کر مجھے عنایت فرمایا، سفیان بن عیینہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (لپ بھرنے کی کیفیت بتائی) پھر ہم سے سفیان نے بیان کیا (سابقہ سند کے ساتھ) کہ (جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، پھر میں حاضر ہوا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، پھر میں تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک مرتبہ آپ سے مانگا اور آپ نے مجھے عنایت نہیں فرمایا، دوبارہ مانگا پھر بھی آپ نے نہیں عنایت فرمایا اور پھر مانگا لیکن آپ نے عنایت نہیں فرمایا، اب یا آپ مجھے دیجئے یا پھر میرے معاملے میں بخل سے کام لیجئے! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ میرے معاملے میں بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ تجھے دینے سے جب بھی میں نے اعراض کیا تو میرے دل میں یہ بات ہوتی تھی کہ تجھے دینا ضرور ہے (اور وقتی انکار صرف مصلحت کی وجہ سے ہوتا تھا) سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا اور فرمایا کہ اسے شمار کر لو (کہ تعداد کتنی ہے) میں نے شمار کیا تو پانچ سو کی تعداد تھی اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اتنا ہی دو مرتبہ اور لے لو۔ اور ابن منکدر نے بیان کیا (کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا) کہ بخل سے زیادہ بدترین اور کیا بیماری ہو سکتی ہے۔

۲۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا قُرَّۃُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ غَنِیْمَۃً بِالْجِعْرَانَۃِ اِذْ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ اعْدِلْ فَقَالَ لَہٗ شَقِیْتَ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ۔

۲۷۸۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا، انصاف سے کام لیجئے! آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بھی انصاف سے کام نہ لوں تو تم گمراہ ہو جاؤ۔

باب ۲۵۸۔ مَامَنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاُسَارٰی مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّخَمِّسَ

۲۵۸۔ پانچواں حصہ نکالنے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں پر غنیمت کے مال سے احسان کیا۔

۲۷۸۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدٍ

۲۷۸۹۔ ہم سے اسحٰق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں عبدالرزاق نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں محمد بن جبیر نے

ابن جبیر عن ابیہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اساری بدر لو کان المطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لترکتھم لہ ؛

اور انہیں ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا کہ اگر مطعم بن عدی (جو کفر کی حالت میں مر گئے تھے) زندہ ہوتے اور ان کافروں کی سفارش کرتے تو میں ان کی وجہ سے انہیں (فدیہ لئے بغیر) چھوڑ دیتا۔

باب ۲۵۱۔ ومن الدلیل علی ان الخمس للامام وانہ یعطی بعض قرابتہ دون بعض ما قسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی المطلب وبنی ھاشم من خمس خیبر قال عمر بن عبد العزیز لم یعمھم بذلک ولم یخص قریبا دون من احوج الیہ وان کان الذی اعطی لما یشکو الیہ من الحاجۃ ولما مستھم فی جنبہ من قومھم وحلفائھم

۲۵۹۔ اس کی دلیل کہ غنیمت کے پانچویں حصے میں امام کو تصرف کا حق ہوتا ہے اور وہ اسے اپنے بعض (مستحق) رشتہ داروں کو بھی دے سکتا ہے، یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت میں سے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو بھی دیا تھا، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آں حضورؐ نے تمام رشتہ داروں کو نہیں دیا تھا اور اس کی بھی رعایت نہیں کی کہ جو قریبی رشتہ دار ہو اسی کو دیں بلکہ جو زیادہ محتاج ہوتا، اسے آپ عنایت فرماتے تھے، خواہ رشتہ میں دور ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ لوگ بھی اپنی محتاجی کی شکایت کرتے تھے (اور اسلام لانے کی وجہ سے) ان کی قوم (قریش) اور ان کے حلیفوں سے انہیں اذیتیں اٹھانی پڑتی تھیں۔

۳۸۰۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن ابن المسیب عن جبیر بن مطعم قال مشیت انا وعثمان بن عفان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ اعطیت بنی المطلب وترکتنا ونحن وھم منک بمنزلۃ واحدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بنو المطلب وھاشم شیء واحد ؛ قال اللیث حدثنی یونس وزاد قال جبیر ولم یقسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی عبد شمس ولا لبنی نوفل۔ وقال ابن اسحاق عبد شمس وھاشم والمطلب اخوۃ لام وامھم عاتکۃ بنت مرۃ وکان نوفل اخاھم لابیھم ؛

۳۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن المسیب نے اور ان سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے بنو مطلب کو تو عنایت فرمایا، لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ ہم اور وہ آپ کی نظر میں ایک جیسے ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ بنو مطلب اور ہاشم ایک جیسے ہیں لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی اور (اس روایت میں) یہ زیادتی کی کہ جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو شمس اور بنو نوفل کو نہیں دیا تھا اور ابن اسحٰق (صاحب مغازی) نے کہا ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب ایک ماں سے تھے اور ان کی ماں کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا اور نوفل باپ کی طرف سے ان کے بھائی تھے (ماں دوسری تھیں)

- - - - - - - - - -

باب ۲۶۔ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَسَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ۔

۲۶۰۔ جس نے کافر مقتولوں کے سازوسامان میں سے خمس نہیں لیا اور جس نے کسی کو (لڑائی میں) قتل کیا تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا، بغیر اس میں سے خمس نکالے ہوئے، اور اس کے متعلق امام کا حکم۔

۲۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے، ان سے ان کے والد (ابراہیم) نے اور ان سے صالح کے دادا (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا تھا، میں نے جو دائیں بائیں نظر کی، تو میرے دونوں طرف قبیلۂ انصار کے دو نوعمر لڑکے کھڑے تھے، میں نے سوچا، کاش میں ان کی وجہ سے مضبوط ہوتا! ایک نے میری طرف اشارہ کیا اور پوچھا، چچا، آپ ابوجہل کو بھی پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہاں، لیکن بیٹے تم لوگوں کو اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا مجھے معلوم ہوا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہ ہوں گا، جب تک ہم سے کوئی، جس کے مقدر میں پہلے مرنا ہوگا، مر نہ جائے گا، مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی (کہ اس نوعمری میں اتنے جرأت مندانہ حوصلے رکھتا ہے) پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا، جو لوگوں میں (کفار کے لشکر میں) برابر پھر رہا تھا، میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم پوچھ رہے تھے وہ سامنے (پھرتا ہوا نظر آرہا ہے) دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اطلاع دی، آں حضور نے دریافت فرمایا کہ تم دونوں میں سے اسے قتل کس نے کیا ہے؟ دونوں نوجوانوں نے کہا کہ میں نے کیا ہے۔ اس لئے آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے قتل کیا ہے اور اس کا سازوسامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا۔ یہ دونوں نوجوان معاذ بن عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے (رضی اللہ عنہما)

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

۲۸۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک

عن مالك عن يحيى بن سعيد عن ابن افلح عن ابى محمد مولى ابى قتادة عن ابى قتادة رضى الله عنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حنين فلما التقينا كانت للمسلمين جولة فرايت رجلا من المشركين علا رجلا من المسلمين فاستدرت حتى اتيته من وراءه ضربته بالسيف على حبل عاتقه فاقبل على فضمنى ضمة وجدت منها ريح الموت. ثم ادركه الموت فارسلنى فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر الله ثم ان الناس رجعوا وجلس النبى صلى الله عليه وسلم فقال من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه فقمت فقلت من يشهد لى ثم جلست ثم قال الثالثة مثله فقال له رجل صدق يا رسول الله وسلبه عندى فارضه عنى فقال ابوبكر الصديق رضى الله عنه لاها الله اذا يعمد الى اسد من اسد الله يقاتل عن الله ورسوله صلى الله عليه وسلم يعطيك سلبه فقال النبى صلى الله عليه وسلم صدق فاعطاه فبعت الدرع فابتعت به مخرفا فى بنى سلمة فانه لاول مال تاثلته فى الاسلام

نے، ان سے یحیٰی بن سعید نے، ان سے ابن افلح نے، ان سے ابوقتادہ کے مولا ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقعہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے پھر جب ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو (ابتداء میں) اسلامی لشکر پسپا ہونے لگا، اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... جو امیرالجیش تھے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ اپنی جگہ سے پیچھے نہیں ہٹے تھے) اتنے میں، میں نے دیکھا کہ مشرکین کے لشکر کا ایک شخص ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا تھا اس لئے میں فوراً ہی گھوم پڑا اور اس کے پیچھے سے آکر تلوار اس کی گردن پر ماری اب وہ شخص مجھ پر ٹوٹ پڑا اور مجھے اتنی زور سے اس نے بھینچا کہ میری روح جیسے قبض ہونے کو تھی آخر جب اسے موت نے آدبوچا (میری تلوار کے زخموں سے) تب کہیں جا کر اس نے مجھے چھوڑا اس کے بعد مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملے تو میں نے ان سے پوچھا، کہ مسلمان اب کس پوزیشن میں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جو اللہ کا حکم تھا وہی ہوا۔ لیکن مسلمان (پسپائی کے بعد) پھر مقابلہ پر جم گئے (اور مشرکین کو شکست ہوئی) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے اور فرمایا کہ جس نے بھی کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر وہ گواہی بھی پیش کر دے تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ) کہ اس لئے میں بھی کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ (کہ میں نے اس شخص کو قتل کیا تھا) لیکن (جب میری طرف سے گواہی دینے کے لئے کوئی نہ اٹھا تو) میں بیٹھ گیا، پھر دوبارہ آں حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ (آج) جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہوگا اور اس پر اس کی طرف سے کوئی گواہ بھی ہوگا؟ تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا، اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ اور پھر مجھے بیٹھنا پڑا (گواہ نہ ملنے کی وجہ سے) تیسری مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری طرف سے کون گواہی دے گا تیسری مرتبہ پھر آں حضورؐ نے وہی ارشاد دہرایا، اور اس مرتبہ جب میں کھڑا ہوا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کہ کس چیز کے متعلق کہہ رہے ہو ابوقتادہ! (کہ میری طرف سے کوئی گواہ ہے) میں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے واقعہ کی پوری تفصیل بیان کر دی، تو ایک صاحب نے بتایا کہ ابوقتادہ سچ کہتے ہیں، یا رسول اللہ! اور اس مقتول کا سامان میرے پاس محفوظ ہے اور میرے حق میں اسے راضی کر دیجئے (کہ مقتول کا سامان مجھ سے نہ لیں) لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، خدا کی قسم! اللہ کے ایک شیر کے ساتھ، جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لڑتا ہے۔ آں حضورؐ ایسا نہیں کریں گے کہ ان کا سامان، تمہیں دے دیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر نے سچ کہا اور پھر سامان آپ نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا (انہوں

نے بیان کیا کہ) پھر اس کی زرہ بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ پہلا مال تھا، جو اسلام لانے کے بعد میں نے حاصل کیا تھا۔

باب ۲۶۱۔ ماكان النبي صلى الله عليه وسلم يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه رواه عبد الله بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

۲۶۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ مولفۃ القلوب اور دوسرے لوگوں کو خمس وغیرہ دیا کرتے تھے، اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کرتے ہیں۔

۳۸۳۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا الاوزاعي عن الزهري عن سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير ان حكيم بن حزام رضي الله عنه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاني ثم سألته فاعطاني ثم قال لي يا حكيم ان هذا المال خضر حلو فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف نفس لم يبارك له فيه كان كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شيئا حتى افارق الدنيا فكان ابوبكر يدعوا حكيما ليعطيه العطاء فيابى ان يقبل منه شيئا ثم ان عمر دعاه ليعطيه فابى ان يقبل فقال يا معشر المسلمين اني اعرض عليه حقه الذي قسم الله له من هذا الفيء فيابى ان يأخذه فلم يرزأ حكيم احدا من الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم حتى توفي۔

۳۸۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا، پھر دوبارہ میں نے مانگا اور اس مرتبہ بھی آپ نے عطا فرمایا، پھر ارشاد فرمایا، حکیم! یہ مال بڑا شاداب، بہت شیریں اور لذیذ ہے، لیکن جو شخص اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے اس کے مال میں تو برکت ہوتی ہے اور جو شخص لالچ اور حرص کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی، بلکہ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کھائے جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا، اور اوپر کا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہوتا ہے حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ کے بعد اب کسی سے کچھ نہیں لوں گا، یہاں تک کہ اس دنیا سے اٹھ جاؤں۔ چنانچہ (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں دینے کے لئے بلاتے تھے لیکن وہ اس سے ذرہ برابر بھی لینے سے انکار کر دیتے تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ (اپنے زمانہ خلافت میں) انہیں دینے کے لئے بلاتے تھے اور ان سے بھی لینے سے انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، مسلمانو! میں انہیں کا حق دیتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے فئی کے مال سے ان کا حصہ مقرر کیا ہے لیکن یہ اسے بھی قبول نہیں کرتے! حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے کسی سے کوئی چیز نہیں لی۔

۳۸۴۔ حدثنا ابوالنعمان حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال يا رسول الله

۳۸۴۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں میں

إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ
أَنْ يَفِيَ بِهِ قَالَ وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ
سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ
قَالَ فَمَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ
عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ انْظُرْ مَا هَذَا فَقَالَ مَنَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ
قَالَ اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَ
لَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ
وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ

نے ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی ؛ تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا، حضرت نافع نے بیان کیا کہ حنین کے قیدیوں
میں سے عمر رضی اللہ عنہ کو دو باندیاں ملی تھیں، تو آپ نے انہیں مکہ کے
کسی گھر میں رکھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے حنین کے قیدیوں
پر احسان کیا (اور سب کو آزاد کر دیا) تو گلیوں میں وہ دوڑنے لگے، عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عبداللہ ادھر دیکھو، کیا بات پیش آئی ؟ انہوں
نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان کیا ہے (اور
حنین کے تمام قیدی چھوڑ دیئے گئے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر
جاؤ دونوں لڑکیوں کو بھی آزاد کر دو، نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا تھا، اگر
آں حضورؐ وہاں سے عمرہ کے لئے تشریف لاتے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے
یہ بات پوشیدہ نہ رہتی اور جریر بن حازم نے ایوب کے واسطہ سے
(اپنی روایت) میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ان سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا کہ (وہ باندیاں دونوں جو عمر رضی اللہ
عنہ کو ملی تھیں) غنیمت کے پانچویں حصے (خمس) میں سے تھیں۔ (اعتکاف سے متعلق یہ روایت) معمر نے ایوب کے واسطہ سے نقل کی
ہے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نذر کے ذکر کے ساتھ کی ہے لیکن لفظ "یوم" کا اس میں ذکر نہیں ہے۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو
بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَكَأَنَّهُمْ
عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ
وَجَزَعَهُمْ وَأَكِلُ قَوْمًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ
مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ
مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ وَزَادَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرٍ
قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهَذَا

۳۸۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جریر
بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ
سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو
نہیں دیا۔ غالباً جن لوگوں کو آں حضورؐ نے نہیں دیا تھا وہ اس پر کچھ
ملول خاطر ہوئے (انہوں نے سمجھا کہ شاید آں حضورؐ ہم سے اعراض
کرتے ہیں) تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ
مجھے ان کے دل کے مرض اور ان کی جلد بازی سے ڈر لگتا ہے، اور کچھ
لوگ وہ ہیں جن پر اعتماد کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں
میں بھلائی اور بے نیازی رکھی ہے عمرو بن تغلب بھی انہیں
اصحاب میں شامل ہیں، عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملے کے مقابلے میں سرخ اونٹوں
کی بھی میری نظر میں کوئی وقعت نہیں ہے اور ابو عاصم نے جریر کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے حسن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم
سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے تھے اور انہیں کی آپ نے تقسیم کی تھی،

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا ابوالولید حدثنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی قریشا اتالفھم لانھم حدیث عھد بجاھلیۃ ؛

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیب حدثنا الزھری قال اخبرنی انس بن مالک ان ناسا من الانصار قالوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین افاء اللہ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم من اموال ھوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش المائۃ من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائھم قال انس فحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتھم فارسل الی الانصار فجمعھم فی قبۃ من ادم ولم یدع معھم احدا غیرھم فلما اجتمعوا جاءھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما کان حدیث بلغنی عنکم قال لہ فقھاؤھم اما ذوو آرائنا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانھم فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویترک الانصار وسیوفنا تقطر من دمائھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا حدیث عھدھم بکفر اما ترضون ان یذھب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ ما تنقلبون بہ خیر مما ینقلبون بہ قالوا بلی یا رسول اللہ قد رضینا فقال لھم انکم ستروں بعدی اثرۃ شدیدۃ فاصبروا حتی تلقوا اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الحوض قال انس فلم نصبر ؛

۳۸۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش کو میں تالیف قلب کے لئے دیتا ہوں، کیوں کہ جاہلیت سے ابھی نکلے ہیں،

۳۸۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ ہوازن کے اموال میں سے غنیمت دی اور آں حضور قریش کے چند اصحاب کو (تالیف قلب کی غرض سے) سو سو اونٹ دینے لگے تو بعض انصاری صحابہ نے کہا، اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے آں حضور قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ان کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اس گفتگو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا ان کے سوا کسی دوسرے صحابی کو آپ نے نہیں بلایا تھا جب سب حضرات جمع ہو گئے تو آں حضور بھی تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کے بارے میں جو بات مجھے معلوم ہوئی وہ کہاں تک صحیح ہے؟ انصار کے سمجھدار صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمارے صاحب فہم و رائے افراد کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لائے ہیں، ہاں چند لڑکے ہیں نو عمر، انہوں نے ہی یہ کہا ہے کہ اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے، آں حضور قریش کو تو دے رہے ہیں اور انصار کو آپ نے نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ہماری تلواریں ان کے خون سے ٹپک رہی ہیں اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کچھ دن پہلے کافر تھے (اور نئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں) کیا تم لوگ اس پر خوش نہیں ہو کہ جب دوسرے لوگ مال و دولت لے کر واپس جا رہے ہوں گے تو تم لوگ اپنے گھروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس جا رہے ہو نگے ؟ خدا گواہ ہے کہ تمہارے ساتھ جو کچھ واپس جا رہا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو دوسرے لوگ اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ سب حضرات نے کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ! ہم

راضی اور خوش ہیں پھر آں حضورؐ نے ان سے فرمایا، میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جا رہی ہو گی اور اس وقت تم صبر کرنا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملو، اور اس کے رسول سے حوض پر! انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لیکن ہم نے صبر سے کام نہ لیا۔

۳۸۸۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی حدثنا ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب قال اخبرنی عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم ان محمد بن جبیر قال اخبرنی جبیر بن مطعم انہ بینا ھو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ الناس مقبلا من حنین علقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاعراب یسألونہ حتی اضطروہ الی سمرۃ فخطفت رداءہ فوقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطونی ردائی فلو کان عدد ھذہ العضاہ نعما لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا۔

۳۸۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی ان سے محمد بن جبیر نے کہا اور انہیں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کے ساتھ صحابہ کی فوج تھی، حنین کے غزوے سے واپسی ہو رہی تھی، راستے میں کچھ بدو آپؐ سے مانگنے لگے اور اتنا اصرار شروع کر دیا کہ آپ کو ایک ببول کے سایہ میں آنا پڑا، آں حضورؐ وہیں رک گئے، چادر مبارک ببول کے کانٹوں سے الجھ کر اوپر چلی گئی (اور بدوؤں نے اسے اپنے قبضہ میں کر لیا) آں حضورؐ نے فرمایا کہ میری چادر واپس کر دو، اگر میرے پاس اس کانٹے دار بڑے درخت کی تعداد میں مویشی ہوتے تو وہ بھی میں تم میں تقسیم کر دیتا۔ مجھے تم بخیل، جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

۳۸۹۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا مالک عن اسحاق بن عبد اللہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ برد نجرانی غلیظ الحاشیۃ فادرکہ اعرابی فجذبہ جذبۃ شدیدۃ حتی نظرت الی صفحۃ عاتق النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اثرت بہ حاشیۃ الرداء من شدۃ جذبتہ ثم قال مر لی من مال اللہ الذی عندک فالتفت الیہ فضحک ثم امر لہ بعطاء۔

۳۸۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آپ کے قریب پہنچے اور انہوں نے بڑی شدت کے ساتھ چادر پکڑ کر کھینچی، میری نظر شانۂ مبارک پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ کھینچنے والے کی شدت کی وجہ سے چادر کے حاشیہ پر اثر پڑ گیا ہے، پھر اعرابی نے کہا کہ اللہ کا جو مال آپ کے ساتھ ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم فرمایئے، آں حضور ان کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، پھر آپ نے انہیں دینے کا حکم فرمایا۔

۳۹۰۔ حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا جریر عن منصور عن ابی وائل عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال لما کان یوم حنین آثر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناسا فی القسمۃ

۳۹۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو وائل نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، حنین کی لڑائی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غنیمت کی) تقسیم میں بعض حضرات کے ساتھ (تالیف قلب

فاعطی الاقرع بن حابس مائة من الابل واعطی عیینة مثل ذلك واعطی اناسا من اشراف العرب فآثرھم یومئذ فی القسمة قال رجل واللہ ان ھذہ القسمة ما عدل فیھا وما ارید بھا وجه اللہ فقلت واللہ لاخبرن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیته فاخبرته فقال فمن یعدل اذا لم یعدل اللہ ورسوله رحم اللہ موسی قد اوذی باکثر من ھذا فصبر۔

کے لئے) ترجیحی معاملہ کیا، اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دیئے، اتنے ہی اونٹ عیینہ رضی اللہ عنہ کو دیئے، اسی طرح اس روز بعض دوسرے اشراف عرب کے ساتھ بھی تقسیم میں آپ نے ترجیحی سلوک کیا، اس پر ایک شخص (معتب بن قیشر منافق) نے کہا کہ خدا کی قسم اس میں نہ تو عدل کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس سے مقصود رہی ہے میں نے کہا کہ واللہ، اس کی اطلاع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور دوں گا، چنانچہ میں آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی آں حضورؐ نے سن کر فرمایا، اگر اللہ اور اس کا رسول بھی عدل نہ کرے تو پھر کون کرے گا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیتیں پہنچائی گئی تھیں اور انہوں نے صبر کیا تھا۔

۳۹۱۔ حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو اسامة حدثنا ھشام قال اخبرنی ابی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنھما قالت کنت انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راسی وھی منی علی ثلثی فرسخ وقال ابو ضمرة عن ھشام عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع الزبیر ارضا من اموال بنی النضیر۔

۳۹۱۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جو زمین عنایت فرمائی تھی، میں اس میں سے گٹھلیاں اپنے سر پر لایا کرتی تھی، وہ جگہ میرے گھر سے دو تہائی فرسخ دور تھی، ابو ضمرہ نے ہشام کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کو بنو نضیر کے اموال میں سے ایک قطعۂ زمین عنایت فرمایا تھا۔

۳۹۲۔ حدثنا احمد بن المقدام حدثنا الفضیل بن سلیمان حدثنا موسی بن عقبة قال اخبرنی نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان عمر بن الخطاب اجلی الیھود والنصاری من ارض الحجاز وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ظھر علی اھل خیبر اراد ان یخرج الیھود منھا وکانت الارض لما ظھر علیھا للیھود وللرسول وللمسلمین فسال الیھود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یترکھم علی ان یکفوا العمل ولھم نصف الثمر

۳۹۲۔ مجھ سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سر زمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو دوسری جگہ منتقل کر دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا تھا تو آپ کا بھی ارادہ ہوا تھا کہ یہودیوں کو یہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے جب آپ نے فتح پائی تو وہاں کی زمین یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں کی ہو گئی تھی، لیکن پھر یہودیوں نے آں حضورؐ سے کہا کہ آپ انہیں وہیں رہنے دیں، وہ (کھیتوں اور باغوں میں) کام کیا کریں گے اور آدھی پیداوار انہیں ملتی رہے گی آں حضور صلی اللہ علیہ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰی اَجْلَاھُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِہٖ اِلٰی تَیْمَاءَ وَاَرِیْحَاءَ ۔

وسلم نے فرمایا، جب تک ہم چاہیں، اس وقت تک کے لئے تمہیں یہاں رہنے دیں گے، چنانچہ یہ لوگ وہیں رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے دور خلافت میں مقام تیما اور اریحا میں منتقل کر دیا تھا (مسلمانوں کے خلاف ان کے فتنوں اور سازشوں کی وجہ سے)

باب ۲۶۲۔ مَا یُصِیْبُ مِنَ الطَّعَامِ فِیْ اَرْضِ الْحَرْبِ

۲۶۲۔ دار الحرب میں کھانے کے لئے جو چیزیں ملیں۔

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا ابو الولید حدثنا شعبۃ عن حمید بن ھلال عن عبد اللہ بن مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا محاصرین قصر خیبر فرمی انسان بجراب فیہ شحم فنزوت لاٰخذہ فالتفت فاذا النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فاستحییت منہ

۳۹۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم قصر خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کسی شخص نے ایک کپی پھینکی جس میں چربی بھری ہوئی تھی، میں اسے لینے کے لئے بڑی تیزی سے بڑھا، لیکن مڑ کر جو دیکھا، تو قریب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، میں شرم سے پانی پانی ہوگیا،

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کُنَّا نصیب فی مغازینا العسل والعنب فنأکلہ ولا نرفعہ ۔

۳۹۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں) غزوں میں ہمیں شہد اور انگور ملتا تھا ہم اسے کھاتے تھے (جتنا کھا سکتے تھے) لیکن اسے جمع نہیں کرتے تھے۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا موسی بن اسماعیل حَدَّثَنَا عبد الواحد حدثنا شیبانی قال سمعت ابن ابی اوفی رَضِیَ اللّٰہُ عنھما یَقُوْلُ اَصَابَتْنَا مَجَاعَۃٌ لَیَالِیَ خَیْبَرَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ وَقَعْنَا فِی الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ فَانْتَحَرْنَاھَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُوْرُ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ فَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَیْئًا قَالَ عبد اللہ فَقُلْنَا اِنَّمَا نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّھَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ آخَرُوْنَ حَرَّمَھَا الْبَتَّۃَ وَسَاَلْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ فَقَالَ حَرَّمَھَا الْبَتَّۃَ ۔

۳۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جنگ خیبر کے موقع پر فاقوں پہ فاقے ہونے لگے، آخر جس دن خیبر فتح ہوا تو مال غنیمت میں گدھے بھی ہمیں ملے تھے، چنانچہ انہیں ذبح کرکے پکانا شروع کر دیا، جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھے کا گوشت چکھو بھی نہیں، عبد اللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے اس پر کہا کہ غالباً آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے روک دیا ہے کہ ابھی تک پانچواں حصہ (خمس) اس میں سے نہیں نکالا گیا تھا لیکن بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آں حضور نے گدھے کا گوشت قطعی طور پر حرام قرار دے دیا ہے (شیبانی نے بیان کیا کہ) میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قطعی طور پر حرام قرار دے دیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ۲۶۳ ۔ الجزیۃ والموادعۃ مع اھل الحرب وقول اللّٰہ تعالٰی قاتلوا الذین لا یؤمنون باللّٰہ ولا بالیوم الاخر، ولا یحرمون ما حرم اللّٰہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتّٰی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون اذلاء وما جاء فی اخذ الجزیۃ من الیھود والنصارٰی والمجوس والعجم، وقال ابن عیینۃ عن ابن ابی نجیح قلت لمجاھد ما شأن اھل الشام علیھم اربعۃ دنانیر واھل الیمن علیھم دینار، قال جعل ذلک من قبل الیسار "

۲۶۳ ۔ ذمیوں سے جزیہ لینے اور دارالحرب سے معاہدہ کرنے سے متعلق تفصیلات اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ" ان لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ پر ایمان نہیں لائے اور نہ آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام مانتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے حرام قرار دیا ہے اور نہ دین حق انہوں نے قبول کیا، ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی (مثلاً یہود و نصاریٰ) یہاں تک کہ وہ تمہارے غلبہ کی وجہ سے جزیہ دینا قبول کرلیں اور وہ تم سے مغلوب ہوگئے ہیں" (صاغرون کے معنی) اذلاء کے ہیں۔ اور وہ تفصیلات جن میں یہود، نصاریٰ، مجوس اور اہل عجم سے جزیہ لینے کا بیان ہوا ہے۔ ابن عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابن ابی نجیح نے کہ میں نے مجاہد سے پوچھا، اس کی کیا وجہ ہے کہ شام کے اہل کتاب پر چار دینار (جزیہ) ہے اور یمن کے اہل کتاب پر صرف ایک دینار! تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا خوش حالی اور سرمایہ کے (تفاوت کے) پیش نظر کیا گیا ہے۔

۳۹۶ ۔ حدثنا علی بن عبد اللّٰہ حدثنا سفیان قال سمعت عمروا قال کنت جالسا مع جابر بن زید وعمرو بن اوس فحدثھما بجالۃ سنۃ سبعین عام حج مصعب بن الزبیر باھل البصرۃ عند درج زمزم قال کنت کاتبا لجزء بن معاویۃ عم الاحنف فاتانا کتاب عمر بن الخطاب قبل موتہ بسنۃ فرقوا بین کل ذی محرم من المجوس ولم یکن عمر اخذ الجزیۃ من المجوس حتّٰی شھد عبد الرحمٰن بن عوف ان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اخذھا من مجوس ھجر

۳۹۶ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان دونوں حضرات سے بجالہ نے حدیث بیان کی سنہ ۷۰ھ میں جس سال مصعب بن زبیر نے بصرہ والوں کے ساتھ حج کیا تھا، زمزم کی سیڑھیوں کے پاس انہوں نے بیان کیا تھا کہ میں احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا جزء بن معاویہ کا کاتب تھا تو وفات سے ایک سال پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب ہمارے پاس آیا کہ مجوسیوں کے ہر ذی رحم میں (اگر انہوں نے اس کے باوجود آپس میں شادی کرلی ہو تو) جدائی کرا دو۔ عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، لیکن جب عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا (تو آپ بھی لینے لگے تھے)

۳۹۷ ۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب

۳۹۷ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر

عن الزھری قال حدثنی عروۃ بن الزبیر عن المسور بن مخرمۃ انہ اخبرہ ان عمرو بن عوف الانصاری وھو حلیف لبنی عامر بن لؤی وکان شھد بدرا اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا عبیدۃ بن الجراح الی البحرین یأتی بجزیتھا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو صالح اھل البحرین وامر علیھم العلاء بن الحضرمی فقدم ابو عبیدۃ بمال من البحرین فسمعت الانصار بقدوم ابی عبیدۃ فوافت صلاۃ الصبح مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما صلی بھم الفجر انصرف فتعرضوا لہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین راٰھم وقال اظنکم قد سمعتم ان ابا عبیدۃ قد جاء بشیء قالوا اجل یا رسول اللہ قال فابشروا واملوا ما یسرکم فواللہ لا الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا وتھلککم کما اھلکتھم ؎

دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی ان سے مسور بن مخرمہ نے اور انہیں عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے، آپ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے لوگوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا تھا، جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے تو انصار کو بھی معلوم ہوا کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ آگئے ہیں، چنانچہ فجر کی نماز سب حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، جب نماز آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا چکے تو لوگ آں حضورؐ کے سامنے آئے، آں حضورؐ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ میرا خیال ہے، تم نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہؓ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں خوش خبری ہو، اور اس چیز کے لئے تم پر امید رہو جس سے تمہیں خوشی ہو گی لیکن خدا کی قسم، میں تمہارے بارے میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا مجھے خوف ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے دروازے تم پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کھول دیئے گئے تھے، اور پھر جس طرح انہوں نے اس کے لئے منافست کی تھی تم بھی منافست میں پڑ جاؤ گے اور یہی چیز تمہیں بھی اسی طرح ہلاک کر دے گی جیسے تم سے پہلی امتوں کو اس نے ہلاک کیا تھا۔

۲۹۸ - حدثنا الفضل بن یعقوب حدثنا عبد اللہ بن جعفر الرقی حدثنا المعتمر بن سلیمان حدثنا سعید بن عبید اللہ الثقفی حدثنا بکر بن عبد اللہ المزنی وزیاد بن جبیر عن جبیر بن حیۃ قال بعث عمر الناس فی افناء الامصار یقاتلون المشرکین فاسلم الھرمزان فقال انی مستشیرک فی مغازی ھذہ قال نعم مثلھا ومثل من فیھا من الناس من عدو المسلمین مثل طائر

۲۹۸ - ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن جعفر الرقی نے حدیث بیان کی ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن عبید اللہ ثقفی نے حدیث بیان کی ان سے بکر بن عبد اللہ مزنی اور زیاد بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے جبیر بن حیہ نے بیان کیا کہ کفار سے جنگ کے لئے عمر رضی اللہ عنہ نے فوجوں کو فارس کے شہروں کی طرف بھیجا تھا (جب لشکر قادسیہ پہنچا اور لڑائی کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں نکلا) تو ہرمزان (شوستر کا حاکم) نے اسلام قبول کر لیا (عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد اہم معاملات میں اس سے مشورہ لیتے تھے) عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم سے

لہ رأس وله جناحان وله رجلان فإن كسر أحد
الجناحين نهضت الرجلان .... بجناح
والرأس فإن كسر الجناح الآخر نهضت الرجلان
والرأس وإن شدخ الرأس ذهبت الرجلان
والجناحان فالرأس كسرى والجناح
قيصر والجناح الآخر فارس فمر المسلمين
فلينفروا إلى كسرى. وقال بكر وزياد جميعا
عن جبير بن حية قال فندبنا عمر واستعمل
علينا النعمان بن مقرن حتى إذا كنا بأرض
العدو وخرج علينا عامل كسرى في أربعين
ألفا فقام ترجمان فقال ليكلمني رجل منكم
فقال المغيرة سل عما شئت قال ما أنتم
قال نحن أناس من العرب كنا في شقاء
شديد وبلاء شديد نمص الجلد والنوى
من الجوع ونلبس الوبر والشعر ونعبد
الشجر والحجر فبينا نحن كذلك إذ بعث
رب السموات ورب الأرضين تعالى ذكره
وجلت عظمته إلينا نبيا من أنفسنا نعرف
أباه وأمه فأمرنا نبينا رسول ربنا صلى الله عليه
وسلم أن نقاتلكم حتى تعبدوا الله وحده أو
تؤدوا الجزية وأخبرنا نبينا صلى الله عليه
وسلم عن رسالة ربنا أنه من قتل منا
صار إلى الجنة في نعيم لم ير مثلها قط ومن
بقي منا ملك رقابكم فقال النعمان ربما
أشهدك الله مثلها مع النبي صلى الله
عليه وسلم فلم يندمك ولم يخزك ولكني
شهدت القتال مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان إذا لم يقاتل في أول النهار انتظر
حتى تهب الأرواح وتحضر الصلوات.

ان (ممالک فارس وغیرہ) پر مہم بھیجنے کے سلسلے میں مشورہ چاہتا ہوں
اس نے کہا کہ جی ہاں، اس ملک کی مثال اور اس میں رہنے والے اسلام
دشمن باشندوں کی مثال ایک ایسے پرندے جیسی ہے جس کے سر ہے
دو بازو ہیں اور دو پاؤں ہیں اگر اس کا ایک بازو توڑ دیا جائے تو وہ
اپنے دونوں پاؤں پر ایک بازو اور ایک پر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے اگر
دوسرا بازو بھی توڑ دیا جائے تو وہ اپنے دونوں پاؤں اور سر کے ساتھ کھڑا
رہ سکتا ہے، لیکن اگر سر توڑ دیا جائے تو دونوں پاؤں، دونوں بازو اور
سر سب بے کار رہ جاتا ہے پس سر تو کسریٰ ہے ایک بازو قیصر ہے اور
دوسرا فارس، اس لئے آپ مسلمانوں کو حکم دیجئے کہ پہلے وہ کسریٰ پر حملہ کریں
بکر بن عبداللہ اور زیاد بن جبیر دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ان سے
جبیر بن حیہ نے بیان کیا (اسی مشورہ کے مطابق) ہمیں عمر رضی اللہ عنہ
نے طلب فرمایا (غزوہ کے لئے) اور نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو
ہمارا امیر مقرر کیا، جب ہم دشمن کی سرزمین (نہاوند) کے قریب پہنچے تو کسریٰ
کا عامل چالیس ہزار کا لشکر لے کر ہماری طرف بڑھا، پھر ایک ترجمان
نے سامنے آ کر کہا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص (معاملات پر) گفتگو کرے
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے (مسلمانوں کی نمائندگی کی اور) فرمایا کہ جو
تمہارے مطالبات ہوں انہیں بیان کرو، اس نے پوچھا آخر تم لوگ
ہو کون؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں ہم
انتہائی بدبختیوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھے، بھوک کی شدت میں ہم چمڑے
اور گٹھلیاں چوسا کرتے تھے اون اور بال ہماری پوشاک تھی اور پتھروں
اور درختوں کی ہم پرستش کیا کرتے تھے، ہماری مصیبتیں اسی طرح قائم
تھیں کہ آسمان اور زمین کے رب نے، جس کا ذکر اپنی تمام عظمت و
جلال کے ساتھ سربلند ہے، ہماری طرف، ہماری ہی طرح (کے انسانی
عادات وخصائص رکھنے والا) نبی بھیجا، ہم اس کے باپ اور ماں،
(یعنی خاندان کی عالی نسبی) کو جانتے ہیں، الٰہی ہمارے نبی، اللہ کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تم سے جنگ اس
اس وقت تک کرتے رہیں جب تک تم اللہ وحدہ کی عبادت نہ کرنے
لگو، یا پھر (عدم اسلام کی صورت میں) جزیہ دینا نہ قبول کر لو، اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے رب کا یہ پیغام بھی پہنچایا

ہے کہ (اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے لڑتے ہوئے) ہمارا جو فرد بھی قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا، جہاں اسے آرام و راحت ملے گی اور جو افراد ان میں سے زندہ باقی رہ جائیں گے وہ (فتح حاصل کرکے) تم پر حاکم بن سکیں گے۔ پھر (اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہ جنگ کب شروع کی جائے) نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسی جیسی جنگوں کے مواقع پر بارہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا اور ان تمام مواقع پر تمہیں کوئی ندامت نہ اٹھانی پڑی اور نہ کوئی رسوائی! اسی طرح میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں۔ اور آں حضورؐ کا معمول تھا کہ اگر آپ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ شروع نہ کرتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا (تب جنگ شروع کرتے، نماز ظہر سے فارغ ہو کر)

باب ۲۶۴۔ اِذَا وَادَعَ الْاِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ ؛

۲۶۴۔ اگر امام کسی شہر کے حاکم سے کوئی معاہدہ کرے تو کیا شہر کے تمام دوسرے افراد پر بھی معاہدہ کے احکام نافذ ہوں گے؛

۲۹۹۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوْكَ وَاَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ ؛

۲۹۹۹۔ ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے عباس ساعدی نے اور ان سے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوہ تبوک میں شریک تھے اور ایلہ کے حاکم نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر اور ایک چادر ہدیہ میں بھیجی تھی اور آں حضورؐ نے ایک دستاویز کے ذریعہ اس کے ملک پر اسے حاکم باقی رکھا؛

باب ۲۶۵۔ الوصايا باهل ذِمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والذمة۔ العهد۔ وَالْاِلُّ القرابة ؛

۲۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں آنے والوں کے متعلق وصیت ذمہ، عہد کے معنی میں ہے، اور الّ (قرآن مجید میں) قرابت کے معنی میں ہے؛

۳۰۰۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ ابْنَ قُدَامَةَ التَّمِيْمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا اَوْصِنَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ ؛

۳۰۰۰۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جویریہ بن قدامہ تمیمی سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، آپ سے ہم نے عرض کیا تھا ہمیں کوئی وصیت کیجئے، تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کی (جو تم نے ذمیوں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں (کہ اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرو) کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے گھر والوں کی روزی ہے (کہ جزیہ سے آمدنی ہوتی ہے)

باب ۲۶۶۔ مَا اَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الْفَيْءُ وَالْجِزْيَةُ ؛

۲۶۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی اراضی کی تقسیم جس طرح کی تھی اور جو آپ نے وہاں سے آنے والے مال اور جزیہ کے متعلق (صحابہؓ سے انہیں دینے کا) وعدہ کیا تھا اور اس شخص کے متعلق جو فئی اور جزیہ کی تقسیم کرتا ہے؛

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَكْتُبَ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ ؛

۴۰۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین میں ان کے لئے کچھ زمین لکھ دیں، لیکن انہوں نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم ! ہمیں اسی وقت وہاں زمین عنایت فرمایئے ! جب اتنی زمین ہمارے بھائی قریش (مہاجرین) کے لئے بھی آپ لکھیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان کے لئے بھی اس کا موقعہ آئے گا، لیکن انصار مصر رہے (کہ مہاجرین کو بھی دیا جائے) پھر آں حضورؐ نے فرمایا کہ میرے بعد تم دیکھوگے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، لیکن تم صبر سے کام لینا، تاآنکہ تم حوض پر مجھ سے آملو ؛

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِيْ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ لِيْ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَاَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَقَالَ لِي احْثُهْ فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لِيْ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَاَعْطَانِيْ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ ؛ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ ..... مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۴۰۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے روح بن قاسم نے خبر دی انہیں محمد بن منکدر نے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس اگر بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا، اتنا دوں گا، پھر جب آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور اس کے بعد بحرین کا مال آیا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے ہم وعدہ پورا کرنے کی کوشش کریں گے (چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال ہمارے یہاں آیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا، اتنا دوں گا اس پر انہوں نے فرمایا کہ اچھا ایک لپ بھرو، میں نے ایک لپ بھری تو انہوں نے فرمایا کہ اسے اب شمار کرو، میں نے شمار کیا تو پانچ سو تھا، پھر انہوں نے مجھے ڈیڑھ ہزار عنایت فرمایا (تین لپ آنحضورؐ کے فرمانے کے مطابق) اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بحرین سے مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں پھیلا دو، بحرین کا وہ مال، ان تمام اموال میں سب سے زیادہ تھا جواب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آچکے تھے اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ

اَعْطِنِيْ اِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا قَالَ خُذْ فَحَثَا فِيْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ اُمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا۔ فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَرْفَعْهُ فَقَالَ اُمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا۔ قَالَ فَارْفَعْهُ اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا۔ فَنَثَرَ ثُمَّ احْتَمَلَهٗ عَلٰى كَاهِلِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهٖ فَمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ ؛

تشریف لائے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ! مجھے بھی عنایت فرمائیے کیونکہ میں نے (بدر کے موقعہ پر) اپنا بھی فدیہ ادا کیا تھا اور عقیل رضی اللہ عنہ کا بھی! آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا لے لیجئے چنانچہ انہوں نے اپنے کپڑے میں بھر لیا (لیکن اٹھ نہ سکا) تو اس میں سے کم کرنے لگے، لیکن کم کرنے کے بعد بھی نہ اٹھ سکا تو عرض کیا کہ آں حضورؐ کسی کو حکم دیں کہ اٹھانے میں میری مدد کرے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا، انہوں نے کہا کہ پھر آپ خود ہی اٹھوا دیں آں حضورؐ نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا (آپ جتنا اٹھا سکتے ہیں اٹھا کر لے جائیے) پھر عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کم کیا لیکن اس پر بھی نہ اٹھا سکے تو کہا کہ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ اٹھا دیں آں حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، انہوں نے کہا پھر آپ ہی اٹھا دیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر اس میں سے پھر انہیں کم کرنا پڑا، اور تب کہیں جا کے اسے اپنے کاندھے پر اٹھا سکے اور لے کر جانے لگے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک انہیں دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے چھپ نہ گئے۔ ان کے لالچ پر آپ کو تعجب ہوا تھا۔ (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مال وہیں تقسیم کر دیا) اور آپ اس وقت تک وہاں سے نہ اٹھے جب تک وہاں ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

بَابٌ ۲۶۷۔ اِثْمُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

۲۶۷۔ جس کسی نے کسی جرم کے بغیر کسی معاہد کو قتل کیا!

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا ؛

۴۰۳۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے حسن بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے مجاہد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

بَابٌ ۲۶۸۔ اِخْرَاجُ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؛

۲۶۸۔ یہودیوں کا جزیرۂ عرب سے اخراج، عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ میں تمہیں اس وقت تک (عرب میں) رہنے دوں گا، جب تک اللہ کی مرضی ہو گی؛

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

۴۰۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم ابھی

بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ؛

مسجد نبوی میں موجود تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو، چنانچہ ہم روانہ ہوئے اور جب بیت المدراس (یہودیوں کا مدرسہ) پر پہنچے تو آں حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ اسلام لاؤ تو سلامتی کے ساتھ رہوگے اور سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، اور میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اس زمین (حجاز) سے دوسری جگہ منتقل کر دوں، اس لئے جس شخص کی ملکیت میں کوئی (ایسی) چیز ہو (جسے منتقل نہ کیا جا سکتا ہو) تو وہ اسے یہیں بیچ دے۔ اگر تم اس پر تیار نہیں ہو تو سمجھ لو اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا محمد حدثنا ابن عيينة عن سليمان الاحول سمع سعيد بن جبير سمع ابن عباس رضي الله عنه يَقُولُ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الحصبى قلت يا ابا عباس مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ، قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فقال ائْتُونِي بِكَتِفٍ اكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ۔ فَقَالُوا مَا لَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَقَالَ ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ ؛

۴۰۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان احول نے انہوں نے سعید بن جبیر سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے جمعرات کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جمعرات کا دن کونسا دن ہے؟ اس کے بعد آپ اتنا روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہوگئیں میں نے عرض کیا، یا ابن عباس، جمعرات کا دن کونسا دن ہے؟ آپ نے بیان فرمایا کہ اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں (مرض وفات کی) شدت پیدا ہوئی تھی اور آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے (لکھنے کا) ایک چمڑا دے دو، تاکہ میں تمہارے لئے ایک ایسی دستاویز لکھ جاؤں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے، اس پر لوگوں کا اختلاف ہوگیا (بعض صحابہؓ نے کہا کہ آں حضورؐ کو اس شدت تکلیف میں مزید تکلیف نہ دینی چاہیئے، پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کہ) نبی کی موجودگی میں اختلاف ونزاع غیر مناسب ہے۔ (اس لئے سب لوگ یہاں سے چلے جائیں) صحابہ نے کہا کہ بہتر ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت زیادہ تکلیف نہ دینی چاہیئے، البتہ آپؐ سے پوچھا جائے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، کیونکہ اس وقت جس عالم میں، میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا حکم دیا، فرمایا کہ مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا اور وفود کے ساتھ اسی طرح انعام ونوازش کا معاملہ کرنا جس طرح میں کیا کرتا تھا۔ تیسرے حکم کے متعلق یا آپؐ نے ہی کچھ نہیں فرمایا تھا یا اگر آپ نے فرمایا تھا تو میں بھول گیا ہوں سفیان نے بیان کیا کہ یہ آخری جملہ سلیمان نے کہا تھا۔

باب ۲۶۹۔ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ ؛

۲۶۹۔ کیا مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے توڑنے والے غیر مسلموں کو معاف کیا جا سکتا ہے ؛

۴۰۶ - حدثنا۔ عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث قال حدثنی سعید عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال لما فتحت خیبر اھدیت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیھا سم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا الی من کان ھٰھنا من یھود فجمعوا لہ فقال انی سائلکم عن شیء فھل انتم صادقی عنہ فقالوا نعم قال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان فقال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت قال فھل انتم صادقی عن شیء ان سألت عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم وان کذبنا عرفت کذبنا کما عرفتہ فی ابینا فقال لھم من اھل النار قالوا نکون فیھا یسیرا ثم تخلفونا فیھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخسأوا فیھا واللہ لا نخلفکم فیھا ابدا ثم قال ھل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم قال ھل جعلتم فی ھٰذہ الشاۃ سما قالوا نعم قال ما حملکم علی ذٰلک قالوا اردنا ان کنت کاذبا نستریح وان کنت نبیا لم یضرک۔

۴۰۶ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو (یہودیوں کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کے) ایسے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔ اس پر آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو چنانچہ سب آگئے اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو میں تم سے ایک بات پوچھوں گا، کیا تم لوگ صحیح صحیح واقعہ بیان کر دوگے؟ سب نے کہا کہ جی ہاں، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے والد کون تھے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں، آں حضورؐ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو، تمہارے والد تو فلاں تھے سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں پھر آں حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک اور بات پوچھوں تو تم صحیح واقعہ بیان کر دوگے؟ سب نے کہا، جی ہاں، یا ابا القاسم! اور اگر ہم جھوٹ بھی بولیں تو آپ ہمارے جھوٹ کو اسی طرح پکڑ لیں گے جس طرح آپ نے ابھی ہمارے والد کے بارے میں ہمارے جھوٹ کو پکڑ لیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد دریافت فرمایا کہ دوزخ میں جانے والے لوگ کون ہیں انہوں نے کہا کہ کچھ دنوں کے لئے تو ہم اس میں جائیں گے لیکن پھر آپ لوگ ہماری جگہ داخل کر دیئے جائیں گے (اور ہم جنت میں چلے جائیں گے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس میں برباد رہو، خدا گواہ ہے کہ ہم تمہاری جگہ اس میں کبھی داخل نہیں کئے جائیں گے، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم مجھ سے صحیح واقعہ بتا دوگے؟ اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ ہاں اے ابو القاسم! آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ ایسا تم نے کیوں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں (نبوت میں) تو ہمیں آرام مل جائے گا (آپ کے زہر کھا لینے کے بعد) اور اگر آپ واقعی نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

باب ۲۰۷۔ دعاء الامام علی من نکث عھدا۔

۲۰۷۔ عہد شکنی کرنے والوں کے حق میں امام کی بددعاء

۴۰۷ - حدثنا۔ ابو النعمان حدثنا ثابت بن یزید حدثنا عاصم قال سألت انسا رضی اللہ عنہ عن القنوت قال قبل الرکوع فقلت

۴۰۷ - ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے ثابت بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دعاء قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع

إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْقُرَّاءِ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هَؤُلَاءِ فَقَتَلُوهُمْ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلَى أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ۔

سے پہلے ہونی چاہیئے میں نے عرض کیا کہ فلاں صاحب تو کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ رکوع کے بعد ہوتی ہے انس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ انہوں نے غلط کہا ہے پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعا کی تھی اور آپ نے اس میں قبیلہ بنو سلیم کی شاخوں کے حق میں بددعاء کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس یا ستر قرآن کے عالم صحابہ کی ایک جماعت۔ راوی کو شک تھا کہ چالیس صحابہ تھے یا ستر۔) مشرکین کے پاس بھیجی تھی (انہیں کی درخواست پر) لیکن ان لوگوں نے تمام صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا معاہدہ تھا۔ میں نے آں حضورؐ کو کسی معاملہ پر اتنا رنجیدہ اور غمگین نہیں دیکھا جتنا آپ ان صحابہؓ کی شہادت پر تھے۔

باب ۲۷۱۔ أَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ۔

۲۷۱۔ عورتوں کی امان اور ان کی طرف سے کسی کو پناہ دینا۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ ابْنَةَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضُحًى۔

۴۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر نے، انہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابو مرہ نے خبر دی انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا آپ بیان کرتی تھیں، کہ فتح مکہ کے موقعہ پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی (مکہ میں) میں نے دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر رہے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا، آں حضورؐ کی صاحبزادی پردہ کئے ہوئے تھیں، میں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کون صاحبہ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خوش آمدید، ام ہانی، پھر جب آپؐ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آپ نے آٹھ رکعت نماز پڑھی آپ صرف ایک کپڑا جسم اطہر پر لپیٹے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی (علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کو جسے میں پناہ دے چکی ہوں، قتل کئے بغیر نہیں رہیں گے، یہ شخص ہبیرہ کا فلاں لڑکا ہے، آں حضورؐ نے فرمایا، ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی اسے ہماری طرف سے بھی پناہ ہے۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وقت چاشت کا تھا۔

باب ۲۷۲۔ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ

۲۷۲۔ مسلمانوں کا عہد اور ان کی پناہ ایک ہے، کسی ادنیٰ حیثیت کے فرد نے بھی اگر پناہ دے دی تو اس کی حفاظت کی جائے گی۔

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ

۴۰۹۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے خبر دی انہیں

الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه قال خطبنا علي فقال ما عندنا كتاب نقرؤه الا كتاب الله وما في هذه الصحيفة فقال فيها الجراحات واسنان الابل والمدينة حرم ما بين عير الى كذا فمن احدث فيها حدثا او آوى فيها محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل ومن تولى غير مواليه فعليه مثل ذلك وذمة المسلمين واحدة فمن اخفر مسلما فعليه مثل ذلك۔

اعمش نے، انہیں ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ فرمایا کہ اس کتاب اللہ اور اس صحیفہ میں جو کچھ ہے اس کے سوا اور کوئی کتاب (احکام شریعت کی) ایسی ہمارے پاس نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں زخموں کے احکام ہیں (یعنی اگر کسی نے کسی کو زخمی کر دیا ہو) اور دیت میں دیئے جانے والے اونٹ کے احکام ہیں اور یہ کہ مدینہ حرم ہے، عیر پہاڑی سے فلاں (احد پہاڑی تک) اس لئے اس میں جس شخص نے کوئی نئی بات (شریعت کے اندر داخل کی) یا کسی ایسے شخص کو پناہ دی تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان / سب کی لعنت ہے۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہو گی اور نہ نفل۔ اور جس نے اپنے موالی کے سوا دوسرے موالی بنائے ان پر اسی طرح (لعنت ہے) اور تمام مسلمانوں کا عہد ایک ہے (کسی ایک فرد کا عہد اور پناہ کسی غیر مسلم کے لئے) پس جس شخص نے کسی مسلمان کی پناہ میں جو کسی کافر کو دی گئی ہو، مداخلت کی تو اس پر بھی اسی طرح (لعنت) ہے

باب ۲۷۳۔ اذا قالوا صبانا ولم يحسنوا اسلمنا، وقال ابن عمر فجعل خالد يقتل فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابرأ اليك مما صنع خالد وقال عمر مترس فقد امنه ان الله يعلم الالسنة كلها وقال تكلم لا باس۔

۲۷۳۔ جب کسی نے کہا "صبانا" اور "اسلمنا" کہنا انہیں نہیں آتا تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (واقعہ کی تفصیل میں) بیان کیا کہ (دیہات کے مشرک باشندوں کے صرف یہ کہنے پر کہ ہم صابی ہو گئے) خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا شروع کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے اللہ) خالد نے جو کچھ کیا، میں تیرے حضور میں اس کی برأت کرتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی (مسلمان) نے (کسی فارسی وغیرہ سے) کہا کہ مترس (ڈرو مت) تو گویا اس نے اسے امان دے دی، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے (ہرمز سے جب اسے مسلمان پکڑ کر لائے تھے) فرمایا تھا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو، ڈرو مت۔

باب ۲۷۴۔ الموادعة والمصالحة مع المشركين بالمال وغيره واثم من لم

۲۷۴۔ مشرکین کے ساتھ مال وغیرہ کے ذریعہ صلح اور معاہدہ اور عہد شکنی کرنے والے پر گناہ کا بیان اور اللہ

---

[1] صابی کے معنی بے دین کے ہیں، یا اپنے آبائی دین سے نکل جانا۔ مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم اسلام میں داخل ہونے کے لئے صرف یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا، کیونکہ اسے اسلام کے متعلق کچھ زیادہ معلومات نہیں اس لئے وہ اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ اسلام لایا، تو گیا اسے مسلمان سمجھ لیا جائے گا۔ جب کہ قرینہ بھی موجود ہو کہ اس کی مراد اسلام میں داخل ہونے سے ہی ہے، اس طرح کے احکام کی ضرورت اصل میں ہنگامی حالات کے متعلق پڑتی ہے چنانچہ جو واقعہ بیان ہوا وہ بھی اسی نوعیت کا ہے، مشرکین کا قبیلہ یہ کہنا نہیں جانتا تھا کہ ہم اسلام لائے، اس لئے اس نے صرف اس پر اکتفاء کیا کہ ہم صابی (بے دین) ہو گئے۔ یاد رہے کہ مسلمانوں کو ابتداءً عرب میں صابی ہی کہا جاتا ہے۔

یَف بِالْعَهْدِ وَقَوْلُهُ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا الْاٰيَةَ ؛

تعالیٰ کا ارشاد کہ اگر کفار صلح چاہیں تو تم بھی اس کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آخر آیت تک ؛

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِيْكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ ؛

۴۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے بشیر بن یسار نے اور ان سے سہل بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہ خیبر گئے، ان دنوں خیبر (کے یہودیوں سے مسلمانوں کی) صلح تھی۔ پھر دونوں حضرات (خیبر پہنچ کر اپنے اپنے کاموں کے لئے) جدا ہو گئے۔ اس کے بعد محیصہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن سہل کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ انہیں کسی نے شہید کر دیا ہے اور وہ خون میں تڑپ رہے ہیں (جب روح قبض ہو گئی تو) انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا۔ پھر مدینہ آئے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بن سعد (عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھائی) اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گفتگو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے شروع کی تو آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صاحب عمر میں بڑے ہوں انہیں گفتگو کرنی چاہیئے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سب سے کم عمر تھے۔ چنانچہ وہ خاموش ہو گئے اور محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہم نے گفتگو شروع کی آں حضورؐ نے دریافت فرمایا، کیا تم لوگ اس پر حلف اٹھا سکتے ہو، تاکہ جس شخص کی نشاندہی قاتل کی حیثیت سے تم کر رہے ہو اس پر تمہارا حق ثابت ہو سکے، ان حضرات نے عرض کیا کہ ہم ایک ایسے معاملے میں قسم کس طرح کھا سکتے ہیں جس کا ہم نے خود مشاہدہ نہ کیا ہو، آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر کیا یہود تمہارے دعوے سے اپنی برأت اپنی طرف سے پچاس قسمیں پیش کر کے کر دیں ؟ ان حضرات نے عرض کیا کہ کفار کی قسموں کا ہم کس طرح اعتبار کر سکتے ہیں! چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے پاس سے ان کی دیت ادا کر دی۔

بَابُ ۲۷۵۔ فَضْلُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ ؛

۲۷۵۔ ایفائے عہد کی فضیلت ؛

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .... بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ كَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ مَادَّ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۱۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل (فرمان روائے روم) نے انہیں قریش کے قافلے کے ساتھ بھیجا تھا۔ یہ لوگ شام اس زمانے میں تجارت کی غرض سے گئے تھے، جب ابوسفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار قریش کے نمائندہ کی حیثیت

ابا سفیان فی کفّارِ قریش ؛

سے صلح کی تھی (صلح حدیبیہ)؛

باب ۲۷۶ ۔ هَلْ يُعْفٰى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ وَقَالَ ابن وهب اخبرنی یونس عن ابن شهاب سُئِلَ أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذٰلِكَ فَلَمْ يُقْتَلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ؛

۲۷۶ ۔ اگر کسی ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو کیا اسے معاف کیا جا سکتا ہے ؟ ابن وہب نے بیان کیا، انہیں یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا تھا کیا اگر کسی ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا ؟ انہوں نے بیان کیا کہ یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا تھا، لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ سے سحر کرنے والے کو قتل نہیں کروایا تھا۔ اور آپ پر سحر کرنے والا اہل کتاب میں سے تھا؛

۴۱۲ ۔ حَدَّثَنِیْ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ ؛

۴۱۲ ۔ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کر دیا گیا تھا تو (اس سحر کے اثر کی وجہ سے بعض اوقات ایسا ہوتا)[1] کہ آپ سمجھتے کہ آپ نے فلاں کام کر لیا ہے، حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔

باب ۲۷۷ ۔ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَإِنْ يُرِيْدُوْا أَنْ يَخْدَعُوْكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ ؛

۲۷۷ ۔ عہد شکنی سے بچا جائے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ " اور اگر یہ لوگ آپ کو دھوکا دینا چاہیں (اے نبی!) تو اللہ آپ کے لئے کافی ہے " آخر آیت تک ؛

۴۱۳ ۔ حَدَّثَنِیْ ۔ الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ

۴۱۳ ۔ مجھ سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے ولید بن مسلم نے

---

[1] علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عورتوں کے معاملہ میں سحر کر دیا گیا تھا، یعنی آپ محسوس کرتے کہ آپ جماع پر قادر ہیں، حالانکہ ایسا نہ ہوتا، آپ نے لکھا ہے کہ سحر کی یہ قسم عوام میں معروف و مشہور ہے اور اردو میں اس کے لئے کہتے ہیں کہ " فلاں مرد کو باندھ دیا "! آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سحر ہوا تھا وہ اسی حد تک .... تھا۔ ظاہر ہے کہ اس سے وحی اور شریعت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نبی اپنی زندگی میں بہر حال انسان ہی ہوتا ہے اور انسان کی طرح نفع نقصان بھی اٹھاتا ہے، البتہ وحی اور شریعت کے تمام طریقے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ اس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہے، وہ قادر و توانا ہے اس لئے وہ خود اپنے پیغام اور وحی کی حفاظت کر سکتا ہے۔ اس بحث سے قطع نظر کہ سحر کی کیا حقیقت ہے، ہمارے یہاں اتنی بات تسلیم شدہ ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح کا بھی سحر کیا گیا ہو اور آپ جس درجہ بھی اس سے متاثر رہے ہوں۔ بہر حال آپ کی دعوت، خدا کا پیغام اور وحی اس سے قطعاً بے غبار رہی، آپ کو ذہول و نسیان یوں بھی کسی وجہ سے ہو جایا کرتا تھا تو وہ نبوت و رسالت کے منافی نہیں ہے، کیونکہ نبوت سے متعلق کسی بھی معاملہ میں اور وحی کی حفاظت کے کسی بھی طریقہ میں آپ کو کبھی کوئی ذہول یا نسیان نہیں ہوا۔ یہ ملحوظ رہے کہ سحر کا اثر جس درجہ بھی آپ پر ہوا تھا وہ ایک معمولی مدت تک تھا، پھر وہ اتر جاتا رہا تھا، جیسا کہ روایات سے ثابت ہے۔

مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا عبدالله بن العلاءِ بن زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بن عُبَيْدُالله أَنَّهُ سَمِعَ اباادریس قال سمعت عَوْفَ بن مَالِكٍ قال اتيت النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ ادمٍ فقال اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاخُذُكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ الْفًا ؛

حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن علاء بن زبر نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے بسر بن عبداللہ سے سنا انہوں نے ابوادریس سے سنا کہا کہ میں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں غزوہ تبوک کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف رکھتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیام قیامت کی چھ شرطیں شمار کر لو میری موت، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر ایک وبا جو تم میں اتنی شدت سے پھیلے گی جیسے بکریوں میں طاعون پھیل جاتا ہے۔ پھر مال کی کثرت اس درجہ میں کہ ایک شخص سو دینار بھی اگر کسی کو دے گا تو اسے اس پر ناگواری ہوگی۔ پھر فتنہ، اتنا ہلاکت خیز کہ عرب کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا جو اس کی لپیٹ میں نہ آگیا ہوگا، پھر صلح، جو تمہارے اور بنی الاصفر (روم) کے درمیان ہوگی، لیکن وہ عہد شکنی کرینگے اور ایک عظیم لشکر کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے اس میں اسی عَلَم ہوں گے اور ہر عَلَم کے تحت بارہ ہزار فوج ہوگی۔

بَابٌ ۲۷۸۔ كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلُهُ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ الْآيَةَ ؛

۲۷۸۔ معاہدہ کو کب فسخ کیا جائے گا؟ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگر آپ کو کسی قوم کی جانب سے نقض عہد کا اندیشہ ہو تو آپ اس معاہدہ کو انصاف کے ساتھ ختم کر دیجئے" آخر آیت تک۔

۴۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوالْيَمَانِ اخبرنا شعيب عن الزهري اخبرنا حميد بن عبدالرحمن ان اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي اَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عنه فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى لَا يَحُجُّ بعد العَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَنَبَذَ اَبُوبَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ الْحَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ ؛

۴۱۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (حجۃ الوداع سے پہلے والے حج کے موقعہ پر) قربانی کے دن منجملہ بعض دوسرے حضرات کے مجھے بھی منیٰ میں یہ اعلان کرنے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کر سکے گا کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر نہ کر سکے گا، اور حج اکبر کا دن یوم النحر (قربانی کا دن) کو کہتے ہیں، اسے حج اکبر اس لئے کہا گیا کہ لوگ (عمرہ کو) حج اصغر کہنے لگے تھے۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کفار کے معاہدہ کو اسی موقعہ پر کالعدم قرار دے دیا تھا (کیونکہ معاہدہ کی خلاف ورزی پہلے کفار قریش کی طرف سے ہو چکی تھی) چنانچہ حجۃ الوداع کے سال، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا، کوئی مشرک حج نہ کر سکا تھا۔

باب ۲۷۹ اِثْمُ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلُهُ الَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ؛

۲۷۹۔ معاہدہ کرنے کے بعد عہد شکنی کرنے والے پر گناہ" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ" وہ لوگ جن سے آپ معاہدہ کرتے ہیں اور پھر ہر مرتبہ وہ عہد شکنی کرتے ہیں اور ان کے اندر تقویٰ نہیں ہے۔"

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جرير عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا۔ مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا

۴۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار عادتیں ایسی ہیں کہ اگر یہ چاروں کسی ایک شخص میں جمع ہو جائیں تو وہ پکا منافق ہے، وہ شخص جو بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب معاہدہ کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے اور جب کسی سے لڑتا ہے تو گالی گلوچ پر اتر آتا ہے اور اگر کسی شخص کے اندر ان چاروں عادات میں سے ایک عادت ہے تو اس کے اندر نفاق کی ایک عادت ہے، یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن كثير اخبرنا سفيان عَنِ الْاَعْمَشِ عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن علي رضي اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هاشم بن القاسم حدثنا اسحاق بن سعيد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا

۴۱۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی انہیں اعمش نے، انہیں ابراہیم تیمی نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید اور (احادیث کے مجموعہ) اس صحیفہ کے سوا اور کوئی چیز نہیں لکھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدینہ، عائر پہاڑی اور فلاں پہاڑی کے درمیان، حرم ہے، پس جس نے (دین میں) کوئی نئی چیز داخل کی یا کسی ایسے شخص کو اس کے حدود میں پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل، اور مسلمانوں کا عہد ایک ہے، معمولی سے معمولی فرد کے عہد کی حفاظت کے لئے بھی کوشش کی جائے گی (جو اس نے کسی کافر سے کیا ہوگا) اور جو شخص بھی کسی مسلمان کے عہد کو توڑے گا، اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے، اور نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل اور جس نے اپنے مولا کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو اپنا مولا بنا لیا تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل۔ ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان

دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَقِيلَ لَهُ فَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِيْ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ؛

سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب نہ تمہیں درہم ملے گا اور نہ دینار (جزیہ اور خراج کے طور پر) اس پر کسی نے کہا کہ جناب ابوہریرہ! آپ کس بنیاد پر فرماتے ہیں کہ ایسا ہو سکے گا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے، یہ صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لوگوں نے پوچھا تھا کہ یہ کیسے ہو جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا عہد (جو اسلامی حکومت غیر مسلموں سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے لئے کرے گی) توڑا جانے لگے گا تو اللہ تعالیٰ بھی ذمیوں کے دلوں کو سخت کر دے گا اور وہ اپنا مال دینا بند کر دیں گے۔

باب ۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ شَهِدْتَ صِفِّينَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرِ أَمْرِنَا هَذَا ؛

۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں ابوحمزہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے اعمش سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابووائل سے پوچھا کیا آپ صفین کی جنگ میں شریک تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہاں (میں شریک تھا) اور میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم لوگ خود اپنی رائے کو الزام دو، میں تو (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) ابوجندل رضی اللہ عنہ کے (مکہ سے فرار ہو کر آنے کے) دن کو دیکھ چکا ہوں (کہ کوئی مسلمان یہ نہیں چاہتا تھا کہ انہیں دوبارہ کفار کے حوالے کر دیا جائے، معاہدہ کے مطابق) اگر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو رد کر سکتا تو اس دن رد کرتا (اور کفار سے جنگ کرتا) کسی بھی خوفناک کام کے لئے جب بھی ہم نے اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر اٹھائیں تو ہماری تلواروں نے ہمارا کام آسان کر دیا، اس کام کے سوا (جس میں مسلمان خود باہم دست و گریباں ہیں اور اس کی گرہیں کسی طرح نہیں کھلتیں)،

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى

۱۷۴۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابووائل نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم مقام صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، پھر سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم خود کو الزام دو، ہم صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر ہمیں لڑنا ہوتا تو اس وقت لڑتے، عمر رضی اللہ عنہ اس موقعہ پر آئے، اور عرض

(حاشیہ صفحہ آئندہ)

الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَى مَا نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَ فَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ ؛

کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں کیوں دبیں؟ کیا ہم (مدینہ) واپس چلے جائیں گے اور ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ اللہ نہیں کرے گا (جنگ کے بعد) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی برباد نہیں کرے گا اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے اور ان سے وہی سوالات کئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابھی کر چکے تھے، انہوں نے بھی (وہی جواب دیا اور) کہا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انہیں کبھی برباد نہیں ہونے دے گا۔ پھر سورۂ فتح نازل ہوئی اور آں حضورؐ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اسے آخر تک پڑھ کر سنائی تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا یہی فتح ہے؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا ؛

۴۱۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قریش سے جس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی تھی (صلح حدیبیہ) اسی مدت میں میری والدہ اپنے والد کو ساتھ لے کر میرے پاس تشریف لائیں، وہ اسلام میں داخل نہیں ہوئی تھیں (عروہ نے بیان کیا کہ) اسماء رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میری والدہ آئی ہوئی ہیں اور وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں، تو کیا مجھے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنی چاہیئے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

بَابُ ۲۸۱۔ الْمُصَالَحَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ ؛

۲۸۱۔ تین دن یا کسی متعین وقت کے لئے صلح؛

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ

۴۱۹۔ ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن یوسف بن

سلہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ لڑائی میں کسی طرف سے بھی شریک نہیں تھے، اس لئے دونوں فریق انہیں الزام دیتے تھے اس کا جواب انہوں نے دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسلمانوں سے لڑنے کا حکم نہیں دیا تھا یہ تو خود تمہاری غلطی ہے کہ اپنی ہی تلوار سے اپنے بھائیوں کا خون بہا رہے ہو، بہت سے دوسرے صحابہ بھی حضرت معاویہؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے جھگڑے میں شریک نہیں تھے۔ صفین، فرات کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اس لڑائی کی ہلاکت خیزیوں سے مسلمانوں کی قوت کس درجہ متاثر ہوئی تھی،

یوسف ابن ابی اسحاق قال حدثنی ابی عن ابی اسحاق قال حدثنی البراء رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یعتمر ارسل الی اھل مکۃ یستاذنھم لیدخل مکۃ فاشترطوا علیہ ان لا یقیم بھا الا ثلاث لیال ولا یدخلھا الا بجلبان السلاح ولا یدعوا منھم احدا قال فاخذ یکتب الشرط بینھم علی بن ابی طالب فکتب ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقالوا لو علمنا انک رسول اللہ لم نمنعک ولبایعناک ولکن اکتب ھذا ما قاضی علیہ محمد بن عبد اللہ فقال انا واللہ محمد بن عبد اللہ وانا واللہ رسول اللہ قال وکان لا یکتب قال فقال لعلی امح رسول اللہ فقال علی واللہ لا امحاہ ابدا قال فارنیہ قال فاراہ ایاہ فمحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فلما دخل ومضی الایام اتوا علیا فقالوا مر صاحبک فلیرتحل فذکرت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم ثم ارتحل۔

ابی اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا اور ان سے براء بن عازبؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کرنا چاہا تو آپ نے مکہ کے لوگوں سے اجازت لینے کے لئے آدمی بھیجا، مکہ میں داخلہ کے لئے، انھوں نے اس شرط کے ساتھ (اجازت دی) کہ مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں، ہتھیار نیام میں رکھے بغیر داخل نہ ہوں اور (مکہ کے) کسی فرد کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں (اگرچہ وہ جانا ہی چاہے) انھوں نے بیان کیا کہ پھر ان شرائط کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے لکھنا شروع کیا اور اس طرح لکھا، "یہ محمدؐ اللہ کے رسول کے صلح کی دستاویز ہے کفار نے کہا کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر آپ کو روکتے ہی نہیں، بلکہ آپ پر ایمان لاتے اس لئے نہیں یوں لکھنا چاہئے " یہ محمد بن عبد اللہ کے صلح کی دستاویز ہے"۔ اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ میں محمد بن عبد اللہ ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا نہیں جانتے تھے۔ بیان کیا کہ آپؐ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، رسول کا لفظ مٹا دو، علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا خدا کی قسم! یہ لفظ تو میں کبھی نہ مٹاؤں گا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر مجھے دکھاؤ (یہ لفظ کہاں ہے) بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ لفظ دکھایا اور آں حضورؐ نے خود اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دیا، پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے اور (تین) دن گزر گئے تو قریش علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اب اپنے ساتھی سے کہو کہ یہاں سے چلے جائیں (علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے اس کا ذکر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں (اب چلنا چاہیے) چنانچہ آپ وہاں سے روانہ ہوئے۔

باب ۲۸۲۔ الموادعۃ من غیر وقت وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرکم ما اقرکم اللہ بہ۔

۲۸۲۔ غیر معین مدت کے لئے صلح، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اس وقت تک تمہیں یہاں رہنے دوں گا، جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

باب ۲۸۳۔ طرح جیف المشرکین فی البئر ولا یوخذ لھم ثمن۔

۲۸۳۔ مشرکوں کی لاشوں کو کنویں میں ڈالنا اور ان کی لاشوں کی (اگر ان کے ورثاء کے حوالے کیا جائے) قیمت نہیں لی جائے گی۔

۴۲۰۔ حدثنا عبدان بن عثمان قال

۴۲۰۔ ہم سے عبدان بن عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے

اخبرنی ابی عن شعبۃ عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَحَوْلَہٗ نَاسٌ مِنْ قُرَیْشٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِذْ جَاءَ عُقْبَۃُ ابْنُ اَبِیْ مُعَیْطٍ بِسَلَی جَزُوْرٍ فَقَذَفَہٗ عَلٰی ظَھْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرْفَعْ رَاْسَہٗ حَتّٰی جَاءَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْہَا السَّلَامُ فَاَخَذَتْ مِنْ ظَھْرِہٖ وَدَعَتْ عَلٰی مَنْ صَنَعَ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَیْشٍ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ اَبَا جَھْلِ بْنَ ھِشَامٍ وَعُتْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنَ رَبِیْعَۃَ وَعُقْبَۃَ بْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَاُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ فَلَقَدْ رَاَیْتُھُمْ قُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِیْ بِئْرٍ غَیْرَ اُمَیَّۃَ اَوْ اُبَیٍّ فَاِنَّہٗ کَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوْہُ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّلْقٰی فِی الْبِئْرِ ؛

والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ابو اسحاق نے، انہیں عمرو بن میمون نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ میں، (ابتداء اسلام کے دور میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں تھے اور قریب ہی قریش کے مشرکین بیٹھے ہوئے تھے، پھر عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر اسے ڈال دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے اپنا سر نہ اٹھا سکے، آخر فاطمہ علیہا السلام آئیں اور حضور اکرمؐ کی پیٹھ سے اوجھڑی کو ہٹایا اور جس نے یہ حرکت کی تھی اسے برا بھلا کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بددعا کی کہ اے اللہ! کفار کی اس جماعت کو پکڑ لے، اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف اور ابی بن خلف کو برباد کر۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ یہ سب بدر کی لڑائی میں قتل کردیئے گئے تھے اور ایک کنویں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا، سوا امیہ یا ابی کے، کہ یہ شخص بہت بھاری بھر کم تھا، جب اسے صحابہ نے کھینچا تو کنویں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے تمام جوڑ الگ ہو گئے تھے۔

باب ۲۸۴۔ اِثْمُ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ ؛

۲۸۴۔ عہد شکنی کرنے والے پر گناہ، خواہ عہد نیک کے ساتھ رہا ہو، یا بے عمل کے ساتھ ؛

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا ابو الولید حَدَّثَنَا شعبۃ عن سلیمان الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ وَعَنْ ثابت عن انس عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ اَحَدُھُمَا یُنْصَبُ وَقَالَ الْاٰخَرُ یُرٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ ؛

۴۲۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان اعمش نے ان سے ابو وائل اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ اور ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہو گا ان میں سے ایک صاحب نے یہ بیان کیا کہ وہ جھنڈا گاڑ دیا جائے گا (اس کے غدر کی علامت کے طور پر) اور دوسرے صاحب نے بیان کیا کہ اسے قیامت کے دن سب دیکھیں گے اس کے ذریعہ اسے پہچانا جائے گا۔

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بن حرب حَدَّثَنَا حَمَّاد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ

۴۲۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ بِغَدْرَتِهٖ۔

وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہر غدار کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جو اس کے غدر کی علامت کے طور پر گاڑ دیا جائے گا۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يُحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

۴۲۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا اب (مکہ سے) ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ خلوص نیت کے ساتھ جہاد کا حکم باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے، اسی دن اس شہر (مکہ) کو حرم قرار دیا تھا پس یہ شہر اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک کے لئے حرم ہے مجھ سے پہلے یہاں کسی کے لئے قتال جائز نہیں ہوا تھا اور میرے لئے بھی دن کے صرف ایک حصے میں جائز کیا گیا تھا، پس یہ مبارک شہر اللہ تعالیٰ کی حرمت کے ساتھ حرم ہے اس کے حدود میں (کسی درخت کا) کانٹا نہ کاٹا جائے۔ یہاں کے شکار کو بھڑکایا نہ جائے، سوا اس شخص کے جو (مالک تک چیز کو پہنچانے کے لئے) اعلان کا ارادہ رکھتا ہو اور کوئی یہاں کی گری ہوئی کوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ! اذخر (ایک گھاس) کا اس سے استثناء کر دیجئے، کیونکہ یہ یہاں کے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اذخر کا استثناء فرما دیا۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا بارھواں پارہ مکمل ہوا

تیرھواں پارہ !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ ...... مخلوق کی ابتداء !!

بَابُ ۲۸۵ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ مِثْلُ لَيْنٍ وَلَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ وَضَيْقٍ وَضَيِّقٍ أَفَعَيِينَا أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا حِيْنَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ لُغُوبٌ النَّصَبُ ۔ أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا عَدَا طَوْرَهٗ أَيْ قَدْرَهٗ ۔

۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایات کہ اللہ ہی ہے جس نے مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہی پھر دوبارہ (موت کے بعد) زندہ کرے گا اور یہ (دوبارہ زندہ کرنا) تو اور بھی آسان ہے (تمہارے مشاہدے کی حیثیت سے) ربیع بن خثیم اور حسن نے فرمایا کہ یوں تو دونوں (پہلی مرتبہ پیدا کرنا اور پھر دوبارہ زندہ کرنا) اس کے لئے آسان ہے (لیکن ایک کو زیادہ آسان تمہارے مشاہدہ کے اعتبار سے کہا) هَيِّنٌ اور هَيْنٌ کو لَيْنٌ اور لَيِّنٌ مَيْتٌ اور مَيِّتٌ۔ ضَيْقٌ اور ضَيِّقٌ کی طرح (مشدد اور مخفف دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے) (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) أَفَعَيِينَا کے معنی ہیں کہ کیا ہمیں، جب تمہیں اور ساری مخلوق کو ہم نے پیدا کیا تھا، کوئی دشواری اور تعب پیدا ہوا تھا، (کہ دوبارہ زندہ کرنے میں کوئی دشواری ہوگی؟) (اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں) لُغُوبٌ کے معنی تھکن کے ہیں، (اور دوسرے موقعہ پر) أَطْوَارًا کے معنی یہ ہیں کہ مختلف مراحل پر تمہیں پیدا کیا۔ (عربی کے محاورہ میں بولتے ہیں) عَدَا طَوْرَهٗ یعنی اپنے مرتبہ سے (تجاوز کر گیا)

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَمِيْمٍ أَبْشِرُوا قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ فَجَاءَهٗ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيْمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ

۲۲۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں جامع بن شداد نے، انہیں صفوان بن محرز نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے بنی تمیم کے لوگو، تمہیں خوشخبری ہو، وہ کہنے لگے، کہ بشارت جب آپ نے دی تو اب کچھ ہمیں دیجئے بھی! اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ کی خدمت میں یمن کے لوگ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے یمن کے لوگو! جب بنو تمیم کے لوگوں نے خوشخبری کو قبول نہیں کیا تو اب تم اسے قبول کر لو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا، پھر آں حضور مخلوق اور عرش

تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ ؛

۴۲۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَنَادَى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ فَوَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوَى عِيسَى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ ؛

الٰہی کی ابتداء کے متعلق گفتگو فرمانے لگے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ عمران! تمہاری سواری بھاگ گئی (عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کاش (اس اطلاع پر) میں حضور کریمؐ کی مجلس سے نہ اٹھتا،

۴۲۵۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے جامع بن شداد نے حدیث بیان کی ان سے صفوان بن محرز نے، اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اونٹ کو دروازے پر باندھ دیا اس کے بعد بنی تمیم کے کچھ لوگ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے آں حضورؐ نے ان سے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو وہ کہنے لگے کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو اب دوسری مرتبہ مال دیجئے۔ پھر یمن کے چند اصحاب خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی یہی فرمایا کہ بشارت قبول کر لو، اے یمن کے لوگو! بنو تمیم والوں نے تو نہیں قبول کی انہوں نے عرض کی، ہم نے قبول کی، یا رسول اللہ، پھر انہوں نے عرض کی، ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آں حضور سے اس (عالم کی پیدائش وغیرہ) کے معاملے کے متعلق سوال کریں، حضور اکرمؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موجود تھا (ازل سے) اور اس کے سوا کوئی چیز موجود نہ تھی، اس کا عرش پانی پر تھا، لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ دیا گیا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کی (ابھی یہ کلمات ارشاد فرما رہے تھے کہ) ایک صاحب نے ان سے (راوی، حضرات عمران رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابن الحصین تمہاری سواری بھاگ گئی، میں اس کے پیچھے دوڑا، لیکن وہ اتنا طویل فاصلہ طے کر چکی تھی کہ سراب بھی وہاں سے نظر نہیں آتا تھا، خدا گواہ ہے، میرا دل بہت پچھتایا کہ کاش میں نے اسے چھوڑ دیا ہوتا (اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنی ہوتی) اور عیسیٰ نے رقبہ کے واسطہ سے روایت کی انہوں نے قیس بن مسلم سے، انہوں نے طارق بن شہاب سے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں خطاب کیا اور ابتداءِ خلق کے متعلق ہمیں خبر دی (شروع سے آخر تک یعنی) جب جنت کے مستحق اپنی منزلوں میں داخل ہو جائیں گے اور جہنم کے مستحق اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے جسے

حدیث کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنِیْ۔ عبد اللہ بن ابی شیبۃ عن ابی احمد عن سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراہ یقول اللہ شتمنی ابن آدم وما ینبغی لہ ان یشتمنی ویکذبنی وما ینبغی لہ اما شتمہ فقولہ ان لی ولدا واما تکذیبہ فقولہ لیس یعیدنی کما بدانی ۔

۴۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو احمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا، اس نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لئے یہ بھی مناسب نہ تھا اس کی گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے 'میرے لڑکا ہے' اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ نے مجھے پیدا کیا، دوبارہ (موت کے بعد) زندہ نہیں کر سکتا،

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا۔ قتیبۃ بن سعید حدثنا مغیرۃ بن عبد الرحمن القرشی عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قضی اللہ الخلق کتب فی کتابہ فھو عندہ فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی ۔

۴۲۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن عبد الرحمن قرشی نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب اللہ تعالیٰ ۔۔ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے اس نے لکھا[1] کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے

باب ۲۸۶۔ ما جاء فی سبع ارضین وقول اللہ تعالیٰ اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن یتنزل الامر بینھن لتعلموا ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما۔ والسقف المرفوع السماء سمکھا بناءھا کان فیھا حیوان الحبک استواؤھا وحسنھا واذنت سمعت واطاعت والقت اخرجت ما فیھا من الموتی وتخلت عنھم

۲۸۶۔ سات زمینوں کے متعلق روایات، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات گرامی ہیں جنہوں نے پیدا کئے سات آسمان اور آسمان ہی کی طرح سات زمینیں، اللہ تعالیٰ ہی کے احکام جاری ہوتے ہیں ان کے درمیان۔ یہ اس لئے تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر اپنے علم کے اعتبار سے قادر ہے" (قرآن مجید میں) والسقف المرفوع سے مراد آسمان ہے۔ سمکھا بمعنی بناء آسمان، الحبک بمعنی آسمان کا استواء اور حسن، واذنت کے معنی سمع وطاعت کی، والقت کے معنی زمین میں جو مردے دفن تھے انہیں اس نے باہر ڈال دیا اور خود کو۔۔

[1] آپ جانتے ہیں کہ اس طرح کے تمام الفاظ اور جملے اللہ تعالیٰ کی شان ہیں، ہماری فہم اور ذہن کی مناسبت سے استعمال کئے جاتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ جہاں بھی ہے اور جس طرح بھی، اپنی شان حقیقی کے ساتھ ہے اور اس کی حقیقت سمجھنے سے ہم فانی اور ضعیف انسانوں کے ذہن عاجز ہیں۔

طَحَاهَا دَحَاهَا السَّاهِرَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ

ان کو الگ کر دیا۔ طحاہا کے معنی اسے پھیلایا، الساھرہ روئے زمین کہ جس پر انسان کا سونا جاگنا ہوتا ہے ؛

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِي اَرْضٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ ؛

۴۲۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی انہیں ابن علیہ نے خبر دی، انہیں علی بن مبارک نے ان سے یحیٰی بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے، ان کا ایک دوسرے صاحب سے ایک زمین کے بارے میں نزاع ہو گیا تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے واقعہ بیان کیا، انہوں نے (سب کچھ سن کر) فرمایا، ابو سلمہ! زمین کے معاملات میں بڑی احتیاط رکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر ایک بالشت کے برابر بھی کسی نے زمین کے معاملے میں (ظلم کیا تو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق اسے پہنایا جائے گا۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى سَبْعِ اَرَضِينَ ؛

۴۲۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں سے بغیر حق کے لیا تو قیامت کے دن سات زمینوں تک اسے دھنسایا جائے گا۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ؛

۴۳۰۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے ابوبکرہ کے صاحبزادے (عبدالرحمٰن) نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سال اپنی اصلی حالت پر آ گیا، اس دن کے مطابق جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کی تھی، سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، چار مہینے اس میں سے حرمت کے ہیں، تین تو متواتر، ذی قعدہ ذی الحجہ اور محرم اور (چوتھا) رجب مضر، جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان پڑتا ہے ؛

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُ

۴۳۱۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نے کہ اروی بنت ابی

خاصمته اروی فی حق زعمت انه انتقصه لها الی مروان فقال سعید انا انتقص من حقها شیئا اشهد لسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اخذ شبرا من الارض ظلما فانه یطوقه یوم القیامة من سبع ارضین قال ابن ابی الزناد عن هشام عن ابیه قال قال لی سعید بن زید دخلت علی النبی صلی الله علیه وسلم۔

اروی سے ان کا ایک حق (زمین) کے بارے میں نزاع، جس کے متعلق اروی کا خیال تھا کہ سعید رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں کچھ کمی کردی ہے، مروان خلیفہ کے یہاں فیصلہ کے لئے گیا، سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا میں ان کے حق میں کوئی کمی کرسکتا ہوں، میری گواہی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً کسی سے لے لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا، ابن ابی الزناد نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا (تو آپ نے یہ حدیث بیان کی تھی)

باب ۲۸۷۔ فی النجوم

وقال قتادة ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح خلق هذه النجوم لثلاث جعلها زینة السماء ورجوما للشیاطین وعلامات یهتدی بها فمن تأول فیها بغیر ذلك اخطأ واضاع نصیبه وتكلف ما لا علم له به وقال ابن عباس هشیما متغیرا والاب ما یاكل الانعام الانام الخلق برزخ حاجب وقال مجاهد الفافا ملتفة والغلب الملتفة فراشا مهادا كقوله ولكم فی الارض مستقر نكدا قلیلا۔

۲۸۷۔ ستاروں کے بارے میں، قتادہ نے (قرآن مجید کی اس آیت) "اور ہم نے زینت دی آسمان دنیا کو (تاروں کے) چراغ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین مقاصد کے لئے پیدا کیا ہے، انہیں آسمان کی زینت بنایا، شیاطین پر چلانے کے لئے بنایا اور (رات کی اندھیریوں میں) انہیں صحیح راستہ پر چلتے رہنے کے لئے علامتیں بنایا، بس جس شخص نے ان مقاصد کے سوا (جن کی طرف اشارے قرآن مجید میں ہیں) دوسری باتیں کہیں اس نے غلطی کی، اپنے نصیب کو ضائع کیا اور ایسے مسئلے میں بلاوجہ دخل دیا جس کے متعلق اسے کوئی (واقعی اور حقیقی) علم نہ تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہشیما بمعنی متغیرا، الاب کے معنی مویشیوں کا چارہ، الانام بمعنی مخلوق اور برزخ بمعنی حاجب مجاہد نے کہا کہ الفافا بمعنی ملتفة الغلب بھی بمعنی الملتفة، فراشا بمعنی مہادا جیسے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے ولکم فی الارض مستقر (مستقر بمعنی مہاد) نکدا بمعنی قلیلا۔

باب ۲۸۸۔ صفة الشمس والقمر

بحسبان قال مجاهد كحسبان الرحی وقال غیره بحساب ومنازل لا یعدوا نها حسبان جماعة حساب مثل شهاب

۲۸۸۔ چاند اور سورج کے اوصاف (قرآن مجید میں) بحسبان کے متعلق مجاہد نے بیان فرمایا کہ (معنی یہ ہیں) جیسے چکی گھومتی ہے، دوسرے حضرات نے فرمایا کہ معنی ہے، حساب اور منزلوں کے حدود میں جس سے وہ تجاوز

وشهبان ضحاها ضوءها ان تدرك القمر لا يستر ضوء احدهما ضوء الآخر ولا ينبغي لهما ذلك سابق النهار يتطالبان حثيثان. نسلخ نخرج احدهما من الآخر ويجري كل واحد منهما واهية وهيها تشققها. ارجائها ما لم ينشق منها فهي على حافتيه كقولك على ارجاء البئر. اغطش وجن اظلم وقال الحسن كورت تكور حتى يذهب ضوءها والليل وما وسق جمع من دابة اتسق استوى بروجا منازل الشمس والقمر. الحرور بالنهار مع الشمس وقال ابن عباس الحرور بالليل والسموم بالنهار يقال يولج يكور. وليجة كل شيء ادخلته في شيء:

نہیں کرتے۔ حسبان، حساب کرنے والوں کی جماعت کو کہتے ہیں، جیسے شہاب اور شہبان، ضحاہا سے مراد اس کی روشنی ہے، ان تدرک القمر کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی روشنی چھین نہیں سکتا اور ان سے یہ ممکن بھی نہیں، سابق النہار کے معنی یہ ہیں کہ دونوں تیزی سے حرکت کرتے ہیں اور اپنی حدود معینہ سے آگے نہیں بڑھتے نسلخ کے معنی یہ ہیں کہ ہم ایک میں سے دوسرے کو نکالتے ہیں (یعنی دن اور رات میں کوئی حد فاصل نہیں، اور دونوں کو ہم مسلسل ان کے کاموں پر لگائے رہتے ہیں واہیتہ، وہیہا سے مشتق ہے یعنی وہ ٹکڑے ٹکڑے (تباہ و برباد ہوا)، ارجاہا، جو حصہ پھٹا ہوا نہ ہو پس ملائکہ آسمان کے دونوں کناروں پر ہوں گے، عام محاورہ میں ارجاء البئر اسی معنی میں ہے اغطش اور جن (دونوں) تاریک ہونے کے معنی میں ہیں۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رات تکور کے معنی میں ہے یعنی جب اس کی روشنی بالکل ختم ہو جائے۔ واللیل وما وسق (میں وسق کے معنی ہیں) چوپایوں کو جمع کیا، اتسق بمعنی استوی۔ بروجا، منازل شمس وقمر۔ الحرور کا تعلق دن کے سورج کے ساتھ ہے، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الحرور کا تعلق رات سے ہے اور دن سے جس کا تعلق ہو اسے سموم کہتے ہیں۔ یولج بمعنی یکور۔ ولیجہ، ہر اس چیز کو کہتے ہیں، جسے کسی دوسری چیز میں داخل کر دیا جائے۔

۴۳۲۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي ذر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لابي ذر حين غربت الشمس تدري اين تذهب قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تذهب حتى تسجد تحت العرش فتستاذن فيؤذن لها ويوشك ان تسجد فلا يقبل منها وتستاذن فلا يؤذن لها يقال لها ارجعي من حيث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله تعالى والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم:

۴۳۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب سورج غروب ہوا، تو ان سے فرمایا کہ معلوم ہے، یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے اور پھر اجازت چاہتا ہے (دوبارہ آنے کی) اور اسے اجازت دی جاتی ہے، اور وہ دن بھی قریب ہے، جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی (قیامت

کے دن) بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلے جاؤ، چنانچہ اس دن وہ مغرب ہی سے طلوع ہو گا، اللہ تعالیٰ کے ارشاد " والشمس تجری لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم " میں اسی طرف اشارہ موجود ہے۔

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عبد العزيز بن المختار حَدَّثَنَا عبد الله الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؛

۴۳۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ داناج نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سورج اور چاند کو لپیٹ دیا جائے گا۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بن سليمان قَالَ حدثني ابن وهب قال اخبرني عمرو اَنَّ عبد الرحمن بن قاسم حدثه عن ابيه عَنْ عبد الله بن عمر رضي الله عنه انه كان يخبر عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا ؛

۴۳۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے عبد الرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا اسماعيل بن اَبِي اُوَيْسٍ قال حَدَّثَنِي مَالِكٌ عن زيد بن اَسْلَمَ عن عطاء بن يسار عن عبد اللّٰهِ بن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ؛

۴۳۵۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ایک نشانی ہے کسی کی موت وحیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا اس لئے جب گرہن ہو تو اللہ کی یاد میں لگ جایا کرو۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عن ابن شهاب قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ اَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا وَهِيَ اَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا

۴۳۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ جس دن سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مصلی پر) کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہا اور بڑی دیر تک قرأت کرتے رہے پھر جب آپ نے رکوع کیا ایک طویل رکوع؛ پھر سر اٹھا کر کہا، سمع اللہ لمن حمدہ اور پہلے کی طرح کھڑے ہو گئے اس قیام میں بھی طویل قرأت کی، اگرچہ پہلی قرأت سے کم تھی اور پھر رکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے، اگرچہ پہلی رکوع سے یہ کم طویل تھی، اس کے بعد سجدہ کیا ایک طویل سجدہ، دوسری رکعت

طَوِیلًا ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِی کُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّ لَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ ؛

میں بھی آپ نے اسی طرح کیا اور اس کے بعد سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا اب آں حضورؐ نے صحابہ کو خطاب کیا اور سورج اور چاند گرہن کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ان میں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ ؛

۴۳۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّ لَا لِحَیَاتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَصَلُّوْا ؛

۴۳۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات پر گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لئے جب تم ان میں گرہن دیکھو تو نماز پڑھو ؛

بَاب ۲۸۹۔ مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِہٖ وَھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ نُشُرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ

قَاصِفًا تَقْصِفُ کُلَّ شَیْءٍ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَۃً اِعْصَارٌ رِیْحٌ عَاصِفٌ تَھُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَی السَّمَآءِ کَعَمُوْدٍ فِیْہِ نَارٌ۔ صِرٌّ۔ بَرْدٌ۔ نُشُرًا مُتَفَرِّقَۃً ؛

۲۸۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایات کہ " وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی رحمت سے پہلے مختلف قسم کی ہواؤں کو بھیجتا ہے۔" (اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں مختلف مواقع پر) قاصفًا بمعنی تقصف کل شئی، لواقح بمعنی ملاقح، اس کا واحد ملقحۃ ہے۔ اعصار کے معنی ہوا کا وہ جھکڑ جو ستون کی طرح زمین سے آسمان کی طرف اٹھتا ہے اور

[illegible]

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُّجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُھْلِکَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ ؛

۴۳۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، باد صبا کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور قوم عاد باد دبور سے ہلاک کی گئی تھی۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَی مَخِیْلَۃً فِی السَّمَآءِ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَیَّرَ وَجْھُہٗ فَاِذَا اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ سُرِّیَ عَنْہُ فَعَرَّفَتْہُ عَائِشَۃُ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِیْ لَعَلَّہٗ کَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَاَوْہُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِھِمْ الْاٰیَۃَ ؛

۴۳۹۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بادل کا کوئی ایسا ٹکڑا دیکھتے جس سے بارش کی توقع ہوتی تو آپ کبھی آگے آتے کبھی پیچھے جاتے، کبھی پیچھے جاتے کبھی اندر تشریف لاتے، کبھی باہر جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا، لیکن جب بارش ہونے لگتی تو پھر یہ کیفیت باقی نہ رہتی، ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق آں حضورؐ سے پوچھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا (اس بادل کے متعلق) میں کچھ نہیں جانتا، ممکن ہے یہ بادل بھی ویسا ہی ہو جس کے متعلق قوم عاد نے کہا تھا، جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف جاتے دیکھا تھا، آخر آیت تک (کہ

ان کے لئے رحمت کا بادل ہے، حالانکہ وہی عذاب تھا)

باب ۲۹۰ - ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ، وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُّونَ الْمَلَائِكَةُ۔

۲۹۴۴ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ

۲۹۰ - ملائکہ کا ذکر، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جبریل علیہ السلام کو یہودی ملائکہ میں سے اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لنحن الصافون میں مراد ملائکہ سے ہے ؛

۲۹۴۴ - ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ح۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید اور ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کے قریب میں نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا، پھر آں حضورؐ نے دو آدمیوں کے درمیان ایک تیسرے واقعہ کی تفصیل بیان کی[1] اس کے بعد میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا، میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا، میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور پھر اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا، اس کے بعد میرے پاس ایک سواری لائی گئی، سفید، خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق! میں اس پر جبریل علیہ السلام کے ساتھ چلا، جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو پوچھا گیا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جبریل، پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کہ کیا انہیں کو لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! اس پر جواب آیا کہ انہیں خوش آمدید، آنے والے کیا ہی مبارک ہیں! پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، خوش آمدید، بیٹے اور نبی! اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے، یہاں بھی وہی سوال ہوا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبریل! سوال ہوا، آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سوال ہوا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں، اب ادھر سے جواب آیا، خوش آمدید! آنے

فَاَتَيْتُ يُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ
اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قِيْلَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِدْرِيْسَ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا
السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ
فَاَتَيْنَا عَلٰى هٰرُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ قِيْلَ مَنْ
هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ
وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ
بَكٰى فَقِيْلَ مَا اَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ
بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَفْضَلُ
مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِيْ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ
قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ
قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ
الْمَعْمُوْرُ فَسَاَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ
الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّيْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَكٍ اِذَا خَرَجُوْا لَمْ يَعُوْدُوْا اِلَيْهِ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ
وَرُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا كَاَنَّهٗ
قِلَالُ هَجَرَ وَوَرَقُهَا كَاَنَّهٗ اٰذَانُ الْفُيُوْلِ فِيْ اَصْلِهَا
اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
فَسَاَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ

والے کیا ہی مبارک ہیں! اس کے بعد میں عیسٰی اور یحیٰی علیہما السلام
کی خدمت میں حاضر ہوا ان حضرات نے بھی خوش آمدید کہا، اپنے بھائی
اور نبی کو! پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا، کون
صاحب ہیں؟ جواب، جبریل! سوال ہوا، آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے
کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سوال ہوا، انہیں بلانے کے لئے آپ
کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں! اب آواز آئی، خوش آمدید!
میرے بھائی اور نبی، آنے والے کیا ہی صالح ہیں، یہاں میں یوسف
علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے
فرمایا، خوش آمدید، میرے بھائی اور نبی! یہاں سے ہم چوتھے آسمان
پر آئے، اس پر بھی یہی سوال ہوا اور کون صاحب؟ جواب دیا
کہ جبریل، سوال ہوا، آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں، کہا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا
جواب دیا کہ ہاں۔ پھر آواز آئی، انہیں خوش آمدید! کیا ہی اچھے آنے
والے ہیں یہاں میں ادریس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا
اور سلام کیا انہوں نے فرمایا، خوش آمدید بھائی اور نبی، یہاں
سے ہم پانچویں آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب؟
جواب دیا کہ جبریل علیہ السلام! پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون صاحب
ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا انہیں بلانے کے
لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں، آواز آئی، انہیں خوش آمدید آنے
والے کیا ہی اچھے ہیں! یہاں ہم ہارون علیہ السلام کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا میرے بھائی
اور نبی، خوش آمدید! یہاں سے ہم چھٹے آسمان پر آئے، یہاں یہی
سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل! پوچھا گیا آپ
کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا، کیا انہیں
بلایا گیا تھا؟ خوش آمدید، اچھے آنے والے، یہاں میں موسٰی علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا میرے
بھائی اور نبی، خوش آمدید! جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا، تو
آپ رونے لگے، میں نے پوچھا، آں محترم کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں
نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی (اور

وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَاَلْتُهُ فَجَعَلَهَا اَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَاَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَاَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ اِنِّي قَدْ اَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَاَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ همام عن قتادة عن الحسن عن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ؛

عمر... بھی کچھ زیادہ نہ ہوگی) اس کی امت میں سے جنت میں داخل ہونے والے، میری امت کے جنت میں داخل ہونے والے افراد سے افضل ہوں گے۔ اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل! سوال ہوا کہ کوئی صاحب آپ کے ساتھ بھی ہیں، جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا، خوش آمدید! اچھے آنے والے! یہاں میں ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، میرے بیٹے اور نبی! خوش آمدید! اس کے بعد مجھے بیت معمور دکھایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بیت معمور ہے اس میں ستر ہزار ملائکہ روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ پڑھ کر جو اس میں سے نکل جاتا ہے تو پھر کبھی داخل نہیں ہوتا اور مجھے سدرۃ المنتہیٰ بھی دکھایا گیا اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام ہجر کے مٹکے ہوتے ہیں اور پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان! اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں۔ دو نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری نہریں، نیل اور فرات ہیں۔ اس کے بعد مجھ پر (اور تمام امت مسلمہ پر) پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں، میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کیا کر کے آئے ہو۔؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئیں ہیں انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہو چکا ہے تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی، اس لئے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دیجئے اور کچھ تخفیف کی درخواست کیجئے، میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات (تخفیف) پر مصر رہے اس مرتبہ تیس وقت کی رہ گئیں، پھر انہوں نے وہی فرمایا تو اب بیس وقت کی اللہ تعالیٰ نے کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ (بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی پر) اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا، جب میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں اس مرتبہ حاضر ہوا تو اب بھی انہوں نے اپنا اصرار جاری رکھا اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں اب میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں اس مرتبہ بھی انہوں نے اصرار کیا، میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ کے سپرد کر چکا ہوں پھر آواز آئی، میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) نافذ کر دیا اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا

لے یہ معراج کا واقعہ بیان ہو رہا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے قریب دو، دوسرے حضرات کے ساتھ آرام فرما رہے تھے آپ کے ایک طرف حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری طرف جعفر رضی اللہ عنہ، درمیان میں آپ لیٹے ہوئے تھے، ملائکہ جب وہاں آئے تو انہوں نے آپس میں پوچھا کہ ان تینوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اسی واقعہ کی طرف اشارہ اس جملہ میں کیا گیا ہے ؛ (یہ حاشیہ صفحہ ۲۴۸ کا ہے)

بدلہ دس گنا دیتا ہوں اور ہمام نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے حسن نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، بیت معمور کے متعلق (الگ اس کی روایت کی ہے)

۱۴۴- حَدَّثَنَا الحسن بن الربیع حدثنا ابوالاحوص عن الاعمش عن زید بن وهب قال عبد الله حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق قال إن أحدكم يجمع خلقه في بطن أمه أربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله ملكا فيؤمر بأربع كلمات، و يقال له اكتب عمله ورزقه وأجله وشقي أو سعيد ثم ينفخ فيه الروح فإن الرجل منكم ليعمل حتى ما يكون بينه وبين الجنة إلا ذراع فيسبق عليه كتابه فيعمل بعمل أهل النار ويعمل حتى ما يكون بينه وبين النار إلا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل أهل الجنة

۱۴۴- ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے زید بن وہب نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے صادق المصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی فرمایا کہ تمہاری تخلیق کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک کی جاتی ہے۔ (نطفہ کی صورت میں) اتنے ہی دنوں تک وہ پھر ایک بستہ خون کی صورت اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغۂ گوشت رہتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتے ہیں اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا رزق، اس کی مدت حیات اور یہ کہ شقی ہے یا سعید، لکھ لے۔ اب اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے (خدا کی متعین کی ہوئی تقدیر اس قدر ناقابل تغیر ہے کہ) ایک شخص (زندگی بھر نیک) عمل کرتا رہتا ہے اور جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر سامنے آجاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر برے) اعمال کرتا رہتا ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے (موت کے قریب) تو اس کی تقدیر آڑے آتی ہے اور جنت والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ (توبہ کر کے)

۱۴۲- حَدَّثَنَا محمد بن سلام أخبرنا مخلد أخبرنا ابن جريج قال أخبرني موسى بن عقبة عن نافع قال قال أبو هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وتابعه أبو عاصم عن ابن جريج قال أخبرني موسى بن عقبة عن نافع عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أحب الله العبد نادى جبريل إن الله يحب فلانا فأحببه فيحبه جبريل فينادي جبريل في أهل السماء إن الله يحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء ثم يوضع له القبول في الأرض۔

۱۴۲- ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں مخلد نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہیں نافع نے، انہوں نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور اس روایت کی متابعت ابوعاصم نے ابن جریج کے واسطہ سے کی ہے کہا کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہیں نافع نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت رکھو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں پھر جبریل علیہ السلام تمام اہل آسمان کو ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتے ..... ہیں اس

لئے سب لوگ اس سے محبت رکھیں، چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں اس کے بعد روئے زمین پر بھی اسے مقبولیت حاصل ہوجاتی ہے!

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ ؛

۴۴۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی ان سے ابن ابی جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبدالرحمٰن نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ ملائکہ عنان میں اترتے ہیں اور عنان سے مراد بادل (یا آسمان ہے راوی کی رائے میں) یہاں ملائکہ ان امور کا تذکرہ کرتے ہیں جن کا فیصلہ آسمان میں (جناب باری کی بارگاہ سے) ہوچکا ہوتا ہے اور یہیں سے شیاطین کچھ چوری چھپے سن لیتے ہیں، پھر کاہنوں کو اس کی اطلاع دیتے ہیں اور یہ کاہن سو جھوٹ اپنی طرف سے لگا کر اسے بیان کرتے ہیں ؛

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَالْاَغَرِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاؤُا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ ؛

۴۴۴۔ ہم سے احمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ اور اغر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے متعین ہوجاتے ہیں اور سب سے پہلے آنے والے اور پھر اس کے بعد آنے والوں کو ترتیب کے ساتھ لکھتے جاتے ہیں، پھر جب امام بیٹھ جاتا ہے (منبر پر خطبے کے لئے)، تو یہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سننے لگ جاتے ہیں ؛

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ اُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّي اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ ؛

۴۴۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حسان رضی اللہ عنہ اشعار پڑھ رہے تھے (عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں اشعار پڑھنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا) تو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس دور میں یہاں اشعار پڑھا کرتا تھا، جب آپ سے بہتر (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں تشریف رکھتے تھے، پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے تم نے نہیں سنا کہ (اے حسان! کفار مکہ کو) میری طرف سے جواب دو (اشعار میں) اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد

کیجئے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جی ہاں (میں نے سنا تھا)

۴۴۶۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبۃ عن عدی بن ثابت عن البراء رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحسان اھجھم اوھاجھم وجبریل معک ؛

۴۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، مشرکین مکہ کی تم بھی ہجو کرو یا (یہ فرمایا کہ) ان کی ہجو کا جواب دو، جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں ؛

۴۴۷۔ حدثنا اسحاق اخبرنا وھب بن جریر حدثنا ابی قال سمعت حمید بن ھلال عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کانی انظر الی غبار ساطع فی سکۃ بنی غنم زاد موسی موکب جبریل ؛

۴۴۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں وہب بن جریر نے خبر دی ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حمید بن ہلال سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے وہ غبار میری نظروں کے سامنے ہے جو قبیلہ بنی غنم کی گلی میں اٹھا تھا۔ موسیٰ نے روایت میں اضافہ کیا ہے کہ "جبریل علیہ السلام کے (ساتھ آنے والے) سواروں کی وجہ سے ۔"

۴۴۸۔ حدثنا فروۃ حدثنا علی بن مسھر عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان الحارث بن ھشام سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف یاتیک الوحی قال کل ذالک یاتی الملک احیانا فی مثل صلصلۃ الجرس فیفصم عنی وقد وعیت ما قال وھو اشدہ علی ویتمثل لی الملک احیانا رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول ؛

۴۴۸۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وحی آپ کے پاس کس طرح آتی ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو بھی وہی آتی ہے وہ فرشتہ کے ذریعہ آتی ہے (البتہ نزول وحی کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں) کبھی تو وہ گھنٹی بجنے کی آواز کی طرح نازل ہوتی ہے، جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوتا ہے تو جو کچھ فرشتے نے نازل کیا ہوتا ہے، میں اسے پوری طرح محفوظ کر چکا ہوتا ہوں، نزول وحی کی یہ صورت میرے لئے بہت سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے سامنے انسان کی صورت میں آجاتا ہے، وہ مجھ سے (عام آدمیوں کی طرح) گفتگو کرتا ہے اور جو کچھ کہہ جاتا ہے میں اسے پوری طرح محفوظ کر لیتا ہوں ؛

۴۴۹۔ حدثنا آدم حدثنا شیبان حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعتہ خزنۃ الجنۃ ای فل ھلم فقال ابوبکر ذاک الذی لا توی علیہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجوا ان تکون منھم ؛

۴۴۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں جو شخص ایک جوڑا دے گا تو جنت کے داروغے اسے بلائیں گے کہ اے فلاں، اس دروازے سے اندر آجاؤ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ وہ شخص ہوگا جسے کوئی نقصان نہ ہوگا (خواہ کسی بھی دروازے سے جنت میں داخل ہو جائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہوگے ؛

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عبداللہ بن محمد حدثنا ہشام اخبرنا معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا یا عائشۃ ہذا جبریل یقرأ علیک السلام فقالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تری مالا اری تریدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ؛

۴۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا، اے عائشہ! یہ جبریلؑ آئے ہیں انہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ وہ چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں میں نہیں دیکھ سکتی، عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی ؛

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا ابونعیم حدثنا عمر بن ذرح قال حدثنی یحیی بن جعفر حدثنا وکیع عن عمر بن ذر عن ابیہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجبریل الا تزورنا اکثر مما تزورنا قال فنزلت وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا الآیۃ ؛

۴۵۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن ذرح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحیی بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ذر نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے ایک مرتبہ فرمایا ہم سے ملاقات کے لئے جتنی مرتبہ آپ آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ بیان کیا کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور ہم نہیں اترتے لیکن آپ کے رب کے حکم سے" اسی کا ہے جو کچھ کہ ہمارے سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے" آخر آیت تک" !

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا اسماعیل قال حدثنی سلیمانؒ عن یونس عن ابن شہاب عن عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرأنی جبریل علی حرف فلم ازل استزیدہ حتی انتہی الی سبعۃ احرف ؛

۴۵۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل علیہ السلام نے قرآن مجید مجھے (عرب کے) ایک ہی لغت کے مطابق پڑھ کر سکھایا تھا لیکن میں اس میں برابر اضافہ کی خواہش کا اظہار کرتا رہا، تاآنکہ سات لغاتِ عرب پر اس کا نزول ہوا[1] ؛

---

[1] قرآن مجید کی سات قرأتوں کی طرف اشارہ ہے جن کا تفصیلی ثبوت صحیح روایات واحادیث سے ہے، جیسا کہ ہر زبان میں مختلف مقامات کی زبان کا اختلاف ہوتا ہے اردو، اپنے محدود دائرے کے باوجود، اپنے محاوروں اور زبان کا بڑا اختلاف رکھتی ہے، لکھنو اور دلی کی ٹکسالی بولیوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے، عرب میں تو یہ حال تھا کہ ہر قبیلہ ایک الگ دنیا میں رہتا تھا اور محاورے، بلکہ، زیر تک کے فرق کو انتہائی درجے میں ملحوظ رکھا جاتا ہے، مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید اپنے معنی اور مقصد کے اعتبار سے اگرچہ ایک ہے لیکن قرأت میں نزول کے اعتبار سے خود خداوند کریم نے اس کی سات قرأتیں عرب کے فصیح وبلیغ قبیلوں کی زبان کے اعتبار سے۔ قرار دی ہیں ؛

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا يونس عن الزهري قال حدثني عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عنهما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رمضان حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الاسنادِ نحوه. وروى اَبُوْهُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عنهما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ:

۴۵۳۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت رمضان المبارک کے مہینے میں اور بڑھ جاتی تھی جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کے لئے (روزانہ) آنے لگے تھے جبریل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہر رات میں ملاقات کے لئے آتے تھے اور آپ سے قرآن کا دور کرتے تھے یہ واقعہ کہ آں حضورؐ خصوصاً اس دور میں جب جبریل علیہ السلام مسلسل) آپ سے ملاقات کے لئے آتے تو آپ خیر و برکات کی اشاعت و شیوع میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ جواد اور سخی تھے۔ اور عبداللہ سے روایت ہے ان سے معمر نے حدیث بیان کی اسی اسناد کے ساتھ، اسی طرح اور ابوہریرہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہما نے روایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے جبریل علیہ السلام آں حضورؐ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ليث عَنْ ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز اخر العصر شَيْئًا فقال لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ:

۴۵۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ .... (خلیفۃ المسلمین) نے ایک دن عصر کی نماز کچھ تاخیر سے پڑھائی، اس پر عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا، لیکن جبریل علیہ السلام (نماز کا طریقہ آں حضور کو سکھانے کے لئے) نازل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر آپ کو نماز پڑھائی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عروہ! آپ کو معلوم بھی ہے، کیا کہہ رہے ہیں آپ! انہوں نے کہا کہ میں نے حدیث بشیر بن ابی مسعود سے سنی تھی اور انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے اسے سنا تھا، آپ نے بیان کیا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ نے مجھے نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر (دوسرے وقت کی) ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، اپنی انگلیوں پر آپ نے پانچ نمازوں کو گن کر بتایا

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن بشار حَدَّثَنَا ابن ابي عدي عن شُعْبَةَ عن حبيب بن ابي ثابت عن زيد بن وهب عن ابي ذر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۴۵۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جِبْرِیْلُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِکَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَوْلَمْ یَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ ؛

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام کہہ گئے ہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہ تمہاری امت کا جو فرد اس حالت میں مرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا ہوگا (کم از کم اپنی موت سے پہلے) تو جنت میں داخل ہوگا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) جہنم میں نہیں داخل ہوگا (یعنی ہمیشہ کے لئے) خواہ اس نے اپنی زندگی میں زنا کی ہو، خواہ چوری کی ہو اور خواہ ......

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شعیب حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الاعرج عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَلَائِکَۃُ یَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلَائِکَۃٌ بِالنَّھَارِ، وَ یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ فَیَقُوْلُ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنٰھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنٰھُمْ یُصَلُّوْنَ ؛

۴۵۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فرشتوں کی ڈیوٹی بدلتی رہتی ہے، کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ دن کے اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں (جو ڈیوٹی بدلنے کے اوقات) پھر وہ فرشتے جنہوں نے تمہارے یہاں ڈیوٹی دی تھی (رب العزت کے حضور میں) جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا، وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے (فجر کی) اور اسی طرح جب ہم ان کے یہاں گئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (عصر کی)

بَاب ۲۹۱۔ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ ، وَالْمَلَائِکَۃُ فِی السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ اِحْدَاھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ؛

۲۹۱۔ جب کوئی بندہ آمین کہتا ہے اور فرشتے بھی آسمان پر آمین کہتے ہیں اور اس طرح دونوں کی زبان سے ایک ساتھ آمین نکلتی ہے تو بندے کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مخلد اَخْبَرَنَا ابن جریج عن اِسْمَاعِیْل بن اُمَیَّۃَ ان نافعا حَدَّثَنَا ان القاسم بن مُحَمَّدٍ حدثہ عن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عنھا قالت حشوت للنبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِسَادَۃً فِیْھَا تماثیل کَاَنَّھَا نُمْرُقَۃٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَیْنَ الْبَابَیْنِ وَجَعَلَ یَتَغَیَّرُ وجھہ فقلت مالنا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا بَالُ ھٰذِہِ الْوِسَادَۃِ قَالَتْ وِسَادَۃٌ جَعَلْتُھَا لَکَ لِتَضْطَجِعَ عَلَیْھَا قَالَ اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَاَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّوْرَۃَ یُعَذَّبُ یَوْمَ

۴۵۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں مخلد نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں اسماعیل بن امیہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک تکیہ بنایا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، وہ ایسا ہو گیا جیسے چھوٹا سا گدا۔ پھر آں حضور تشریف لائے تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا، میں نے عرض کیا ہم سے کیا غلطی ہوئی یا رسول اللہ! آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا، یہ تو میں نے آپ کے لئے بنایا ہے تاکہ آپ اس پر ٹیک لگا سکیں، اس پر آں حضور نے فرمایا کیا تمہیں

الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ أَحْيُوْا مَاخَلَقْتُمْ ۔

معلوم نہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہوتی ہے اور یہ کہ جو شخص بھی تصویر بنائے گا، قیامت کے دن اسے اس پر عذاب دیا جائے گا، اس سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی تھی، اب اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ۔

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا ابن مقاتل اخبرنا عبداللہ اخبرنا معمر عن الزہری عن عبید اللہ بن عبداللہ انہ سمع ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول سمعت ابا طلحۃ یقول سمعت رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ ۔

۴۵۸۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور اس میں بھی نہیں جہاں تصویر ہو!

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا احمد حدثنا ابن وھب اخبرنا عمرو ان بکیر بن الاشج حدثہ ان بسر بن سعید حدثہ ان زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ حدثہ ومع بسر بن سعید عبید اللہ الخولانی الذی کان فی حجر میمونۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہما زید بن خالد ان ابا طلحۃ حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ قال بسر فمرض زید بن خالد فعدناہ فاذا نحن فی بیتہ بستر فیہ تصاویر فقلت لعبید اللہ الخولانی الم یحدثنا فی التصاویر فقال انہ قال الا رقما فی ثوب الا سمعتہ قلت لا قال بلی قد ذکرہ ۔

۴۵۹۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی انہیں عمرو نے خبر دی، ان سے بکیر بن اشج نے حدیث بیان کی ان سے بسر بن سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور (راوی حدیث) بسر بن سعید کے ساتھ عبیداللہ خولانی بھی روایت حدیث میں شریک ہیں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھے ان دونوں حضرات نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ان سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ملائکہ اس گھر میں نہیں ہوتے جس میں (جاندار کی) تصویر ہو، بسر نے بیان کیا کہ پھر زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیمار پڑے اور ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کے گھر گئے، گھر میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا، اور اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا، کیا انہوں نے ہم سے تصویروں کے متعلق ایک حدیث نہیں بیان کی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کپڑے پر اگر نقش و نگار ہوں (جاندار کی تصویر نہ ہو) تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے، کیا آپ نے حدیث کا یہ حصہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں مجھے یاد نہیں ہے، انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، حضرت زید نے یہ بھی بیان کیا تھا۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا یحییٰ بن سلیمان قال حدثنی ابن وھب قال حدثنی عمرو عن سالم عن ابیہ قال وعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبریل فقال انا لا ندخل بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ۔

۴۶۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جبریل علیہ السلام نے آنے کا وعدہ کیا تھا

دلیکن نہیں آئے، پھر جب آئے تو آں حضورؐ نے ان سے وجہ پوچھی، انہوں نے کہا کہ ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو!

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا اسماعیل قال حدثنی مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه ؛

۴۶۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سمی نے، ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب (نماز میں) امام کہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہا کرو، ربنا لک الحمد، کیونکہ جس کا یہ ذکر ملائکہ کے ساتھ ادا ہو جاتا ہے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؛

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا ابراهیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح حدثنا ابی عن هلال بن علی عن عبدالرحمن بن ابی عمرة عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان احدكم فی صلاة ما دامت الصلوة تحبسه والملائكة تقول اللهم اغفر له وارحمه مالم یقم من صلاته او یحدث ؛

۴۶۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص نماز کی وجہ سے جب تک کہیں ٹھہرا رہے گا اس کا یہ سارا وقت نماز میں شمار ہوگا اور ملائکہ اس کے لئے یہ دعا کرتے رہیں گے کہ "اے اللہ! اس کی مغفرت کیجئے اور اس پر اپنی رحمت نازل کیجئے (یہ اس وقت تک رہے گا) جب تک نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ نہ جائے یا بات نہ کرے!

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا علی بن عبدالله حدثنا سفیان عن عمرو عن عطاء عن صفوان بن یعلی عن ابیه رضی الله عنه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالك قال سفیان فی قراءة عبدالله ونادوا یا مال ؛

۴۶۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلی نے اور ان سے ان کے والد (یعلی بن امیہ) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ منبر پر اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے "ونادوا یا مالک" (اور وہ پکاریں گے اے مالک، (داروغہ جہنم کا نام) اور سفیان نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یوں ہے "ونادوا یا مال"!

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عبدالله بن یوسف اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب قال حدثنی عروة ان عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم حدثته انها قالت للنبی صلی الله علیه وسلم هل اتی علیك یوم كان اشد من یوم احد قال لقد لقیت من قومك ما لقیت وكان اشد ما لقیت منهم یوم العقبة

۴۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ پر کوئی دن اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت گزرا ہے؟ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا (تمہیں معلوم ہی ہے کہ) تمہاری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس

إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

سارے دور میں یوم عقبہ کا واقعہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا، یہ وہ موقعہ ہے جب میں نے (طائف کے سردار) ابن عبد یالیل بن عبد کلال کی پناہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا لیکن اس نے میرے مطالبے کو رد کر دیا تھا[1]۔ میں وہاں سے انتہائی ملول اور رنجیدہ واپس ہوا، پھر جب میں قرن الثعالب پہنچا تب میرا غم کچھ ہلکا ہوا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا اوپر ہے اور اس نے مجھ پر سایہ کر رکھا ہے، میں نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اس میں موجود ہیں انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن چکا ہے اور جو انہوں نے رد کر دیا ہے وہ بھی! آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اس کا اسے حکم دیجئے۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، انہوں نے مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمدؐ! پھر انہوں نے وہی بات کہی (جو جبریل علیہ السلام کہہ چکے تھے) آپ جو چاہیں (اس کا حکم مجھے فرمائیے) اگر آپ چاہیں تو میں اخشبین[2] ان پر لا کر گرا دوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلب سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو تنہا اسی اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ۔

۴۶۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو (اپنی اصلی صورت میں) دیکھا تو ان کے چھ سو بازو تھے!

---

[1] یہ طائف کا وہ واقعہ ہے جب وہاں کے سرداروں کے اشارے پر آپ پر پتھر برسائے گئے تھے، جب ابو طالب کا انتقال ہوا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس امید پر طائف گئے تھے کہ ممکن ہے وہاں کے لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو جائیں اور آپ کے ساتھ ہمدردی کریں، آپؐ نے وہاں پہنچ کر وہاں کے تین سرداروں کو اسلام کی دعوت دی، اپنی قوم کی کج روی، اسلام بیزاری اور آپ کے ساتھ غلط طرز عمل کی داستان انہیں سنائی لیکن ان سب نے آپ کی دعوت کو نہایت بدتمیزی کے ساتھ رد کیا اور جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو آپ کو مزید ستانے کے لئے ظالموں نے آپ پر پتھر برسائے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

[2] مکہ کے دو مشہور پہاڑ مراد ہیں، جبل ابو قبیس اور قعیقعان۔ محدثین نے اس کے علاوہ دوسرے پہاڑوں کے نام بھی لئے ہیں۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا۔ حفص بن عمر حدثنا شعبة عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله رضي الله عنه لقد رأى من آيات ربه الكبرى قال رأى رفرفا اخضر سد افق السماء ؛

۴۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) لقد رأی من آیات ربہ الکبریٰ" کے متعلق فرمایا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز رنگ کا بچھونا دیکھا تھا جو آسمان میں افق پر محیط تھا۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا۔ محمد بن عبد الله بن اسمٰعيل حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري عن ابن عون انبانا القاسم عن عائشة رضي الله عنها قالت من زعم ان محمدا رأى ربه فقد اعظم ولكن قد رأى جبريل في صورته وخلقه سادا ما بين الافق ؛

۴۶۷۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے انہیں قاسم نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا تو وہ بری بات زبان سے نکالتے ہیں البتہ آپ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت اور خلقت میں دیکھا تھا، افق کے درمیان وہ محیط تھے ؛

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا۔ محمد بن يوسف حدثنا ابو اسامة حدثنا زكرياء بن ابي زائدة عن ابن الاشوع عن الشعبي عن مسروق قال قلت لعائشة رضي الله عنها فاين قوله ثم دنى فتدلى فكان قاب قوسين او ادنى قالت ذالك جبريل كان يأتيه في صورة الرجل وانه اتاه هذه المرة في صورته التي هي صورته فسد الافق ؛

۴۶۸۔ مجھ سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے زکریا بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن الاشوع نے، ان سے شعبی نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا (ان کے اس کہنے پر کہ آں حضور نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تھا) پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "ثم دنی فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ" کے متعلق آپ کیا کہیں گی؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت تو جبریل علیہ السلام کے متعلق ہے، وہ ہمیشہ انسانی شکل میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے، اور اس مرتبہ اپنی اس شکل میں آئے تھے جو اصلی اور واقعی تھی اور افق پر محیط ہو گئے تھے !!

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا۔ موسیٰ حدثنا جرير حدثنا ابو رجاء عن سمرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم رأيت الليلة رجلين اتياني قالا الذي يوقد النار مالك خازن النار وانا جبريل وهذا ميكائيل ؛

۴۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی ان سے سمرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے ان دونوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو آگ جلا رہے ہیں، جہنم کے داروغہ مالک ہیں میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں !

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا۔ مسدد حدثنا ابو عوانة عن الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

۴۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر

وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔ تابعہ ابوحمزۃ وابن داؤد وابو معاویۃ عن الاعمش ؛

کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلایا، لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا اور مرد اس پر غصہ ہو کر سو گیا تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں (اگر یہ واقعہ رات میں پیش آیا ہو) اس روایت کی متابعت ابو حمزہ، ابن داؤد ابو معاویہ نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے!

۱۷۴۷۔ حَدَّثَنَا عبد اللّٰہ بن یوسف اخبرنا اللیث قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قال اخبرنی جابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّی الْوَحْیُ فَتْرَةً فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ قِبَلَ السَّمَاءِ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَاءَنِیْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْہُ حَتّٰی هَوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِیْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اِلٰی فَاهْجُرْ۔ قال ابوسلمۃ وَالرِّجْزُ الْاَوْثَانُ ؛

۱۷۴۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابو سلمہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ ایک مرتبہ مجھ پر وحی کا نزول (تین سال تک کے لئے) بند ہو گیا تھا، ان دنوں میں کہیں جا رہا تھا کہ آسمان سے میں نے ایک آواز سنی اور نظر آسمان کی طرف اٹھائی میں نے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آئے تھے (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں میں انہیں دیکھ کر اتنا مرعوب ہوا کہ زمین پر گر پڑا، پھر میں اپنے گھر آیا اور کہنے لگا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا المدثر" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فاہجر" تک۔ ابو سلمہ نے بیان کیا کہ (آیت میں) الرجز بتوں کے معنی میں ہے

۲۷۴۷۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شعبۃ عن قتادۃ وقال لی خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا یزید بن زریع حدثنا سعید عن قتادۃ عن ابی العالیۃ حَدَّثَنَا ابن عم نبیکم یعنی ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عن النبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْۤ اٰیَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰہُ اِیَّاہُ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَائِہٖ قال انسٌ وابوبکرۃ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِکَةُ الْمَدِیْنَةَ مِنَ الدَّجَّالِ ؛

۲۷۴۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے تمہارے نبی کے چچا زاد بھائی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شب معراج میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تھا، گندمی رنگ، قد نکلتا ہوا اور بال گھنگھریالے تھے، ایسے لگتے تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کا کوئی شخص۔ اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا تھا، درمیانہ قد، سڈول جسم رنگ سرخی اور سفیدی لیے ہوئے اور سر کے بال سیدھے تھے (یعنی گھنگھریالے نہیں تھے) اور میں نے جہنم کے داروغہ کو بھی دیکھا تھا اور دجال کو بھی، منجملہ ان آیات کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائی تھیں، پس (اے نبی) ان سے ملاقات

کے بارے میں آپ کسی شک وشبہ میں نہ رہیے۔" انس اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ فرشتے دجال سے مدینہ کی حفاظت کریں گے (اور اسے شہر کے اندر داخل نہیں ہونے دیں گے)

باب ۲۹۲ ۔ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوا۔ أُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ أُتِينَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُومِ۔ قُطُوفُهَا يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا دَانِيَةٌ قَرِيبَةٌ الْأَرَائِكُ السُّرُرُ وَقَالَ الْحَسَنُ۔ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِيلًا حَدِيدَةُ الْجِرْيَةِ۔ غَوْلٌ۔ وَجَعُ الْبَطْنِ يُنْزَفُونَ۔ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ دِهَاقًا مُمْتَلِئًا۔ كَوَاعِبَ۔ نَوَاهِدَ الرَّحِيقُ۔ الْخَمْرُ۔ التَّسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ خِتَامُهُ۔ طِينُهُ مِسْكٌ نَضَّاخَتَانِ۔ فَيَّاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُونَةٌ مَنْسُوجَةٌ مِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ وَالْكُوبُ مَا لَا أُذُنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ وَالْأَبَارِيقُ ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَا۔ عُرُبًا۔ مُثَقَّلَةً۔ وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ۔ يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحٌ۔ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ۔ وَالرَّيْحَانُ۔ الرِّزْقُ وَالْمَنْضُودُ۔ الْمَوْزُ۔ وَالْمَخْضُودُ الْمُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ۔ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ۔ وَيُقَالُ مَسْكُوبٌ جَارٍ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔

۲۹۲ ۔ جنت کی صفت کے متعلق روایات اور یہ کہ جنت مخلوق ہے، ابوالعالیہ نے فرمایا کہ جنت (کی عورتیں) حیض پیشاب اور تھوک سے پاک ہوں گی۔ آیت "کلما رزقوا" یعنی جب بھی ان کے پاس کوئی چیز لائی جائے گی اور پھر دوبارہ لائی جائے گی، تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے دی گئی تھی، یعنی ہمارے پاس پہلے لائی گئی تھی کیونکہ ان کے پاس متشابہ چیزیں لائی جائیں گی۔ جو ایک دوسرے کی (صورت میں) مشابہ ہوں گی، لیکن مزے میں مختلف ہوں گی، "قطوفہا" سے مراد ہے کہ جنت کے پھل جب اور جس طرح چاہیں گے توڑ سکیں گے، "دانیہ" بمعنی قریب "الارائک" بمعنی مسہری۔ حسن نے فرمایا کہ نضرہ کا تعلق چہروں سے ہے اور سرور کا دل سے۔ مجاہد نے فرمایا کہ سلسبیلا بمعنی تیزی سے بہنے والا، غول کے معنی درد شکم ینزفون بمعنی ان کی عقلیں جاتی نہیں رہتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دہاقا بمعنی بھرا ہوا کواعب بمعنی ابھرے ہوئے پستان والیاں، الرحیق بمعنی شراب۔ التسنیم وہ چیز جو اہل جنت کے مشروب کے اوپر ہوگی۔ ختامہ یعنی ان کا تلچھٹ مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا۔

نضاختان بمعنی فیاضتان بولتے ہیں موضونۃ بمعنی بنی ہوئی چیز، وضین الناقہ اسی سے آتا ہے۔ الکوب۔ ایسا برتن جس کے نہ ٹونٹی ہو نہ دستہ۔ اور الاباریق۔ ٹونٹی اور دستے والے برتن کو کہتے ہیں، عُرُبًا بمعنی مثقلۃ واحد عروب ہے، جیسے صبور اور صبر۔ اہل مکہ اسے عربہ کہتے ہیں اہل مکہ غنجہ اور اہل عراق شکلہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ روح باغ اور آرام کی زندگی کے لئے بولتے ہیں اور الریحان بمعنی رزق المنضود بمعنی موز (کیلا) المخضود بمعنی نہ بنہ اور اسے بھی کہتے ہیں جس میں کانٹے نہ ہوں، العرب وہ عورتیں

لَغْوًا بَاطِلًا۔ تَأْثِيمًا۔ كَذِبًا۔ أَفْنَانٌ۔ أَغْصَانٌ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ۔ مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ۔ مُدْهَامَّتَانِ۔ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ ؛

جو اپنے شوہروں کو پسند ہوں کہا جاتا ہے مسکوب، یعنی جاری۔ فرش مرفوعۃ۔ یعنی بعض بعض کے اوپر، لغواً یعنی باطل۔ تاثیماً بمعنی جھوٹ۔ افنان بمعنی شاخیں وجنی الجنتین۔ دان۔ یعنی جو پھل بہت قریب سے توڑے جا سکتے ہوں۔ مدہامتان یعنی سیرابی کی وجہ سے (سبزی مائل بہ) سیاہی ؛

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا۔ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ ؛

۴۷۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مرتا ہے تو (روزانہ) صبح و شام اس کی قیام گاہ اس کے سامنے لائی جاتی ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنت کی قیام گاہ اس کے سامنے لائی جاتی ہے اگر وہ دوزخی ہے تو دوزخ کی۔

۴۷۴۔ حَدَّثَنَا۔ أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ ؛

۴۷۴۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے سلم بن زریر نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے عمران بن حصین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنتیوں میں زیادتی فقراء کی نظر آئی اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا تو دوزخیوں میں زیادتی عورتوں کی کی نظر آئی [2]۔

۴۷۵۔ حَدَّثَنَا۔ سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۴۷۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ مزاج لخمر اہل الجنۃ، یلقی فیہا لطیب رائحتہ (وہ مونی جو شراب پر خوشبو کے لئے ڈالتے ہیں) (فیض الباری)

[2] یہ ملحوظ رہے کہ یہ اس وقت کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف مشاہدہ ہے۔ ممکن ہے اس وقت عورتوں کی تعداد جہنم میں زیادہ رہی ہو، بہرحال حدیث میں جنس عورت کا کوئی حکم نہیں بیان ہوا ہے اور نہ ہر زمانے کی کیفیت کا مشاہدہ تھا، عورتوں میں کچھ عیب ایسے ہوتے ہیں جو عام طور پر مردوں میں نہیں ہوتے، بعض احادیث میں عورتوں کی جہنم میں کثرت کی وجہ انہیں عیوب کا پایا جانا بتایا گیا ہے۔ بہرحال حدیث میں عورتوں کی تنقیص نہیں کی گئی ہے بلکہ جیسا کہ بعض دوسری احادیث میں اشارہ ہے عورتوں کو اپنے مخصوص عیوب سے دامن بچانے کی ترغیب دی گئی ہے!!

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؛

کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی، میں نے اس میں ایک عورت کو دیکھا جو ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے مجھے بتایا کہ عمر بن خطابؓ کا۔ مجھے اس وقت ان کی غیرت یاد آئی اور میں وہاں سے لوٹ آیا (اندر داخل نہیں ہوا) یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے اور کہنے لگے، کیا آپ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا، یا رسول اللہؐ!

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا حجاج بن منهال حدثنا همام قال سمعت ابا عمران الجونی یحدث عن ابی بکر بن عبد الله بن قیس الاشعری عن ابیه ان النبی صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلٰثُوْنَ مِيْلًا مِنْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ اَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْاٰخَرُوْنَ۔ قال ابو عبد الصمد والحارث عن عبید عن ابی عمران سِتُّوْنَ مِيْلًا ؛

۴۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو عمران جونی سے سنا ان سے ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس اشعری نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جنتیوں) کا خیمہ موتیوں کا ایک مکان ہو گا آسمان میں اس کا طول تیس میل ہو گا، اس کے ہر کنارے پر مومن کی ایک بیوی ہو گی جسے دوسرے نہ دیکھ سکیں گے ابو عبد الصمد اور حارث بن عبید نے ابو عمران کے واسطے سے بیان کیا کہ ساٹھ میل (بجائے تیس میل کے)

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فاقرأوا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ؛

۴۷۷۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے سفیان نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا ہے نہ کانوں نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی خیال گزرا ہے، اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو" پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی تازگی اور سرور کے لئے کیا چیزیں پوشیدہ کر کے رکھی گئی ہیں!

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا الذَّهَبُ اَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ

۴۷۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعتوں والوں کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند اور نہ اس میں تھوکیں گے، نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ وہ بول و براز کریں گے ان کے برتن سونے کے ہوں گے، کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے انگیٹھیوں

مَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

کا ایندھن عود کا ہوگا، پسینہ مشک جیسا ہوگا اور ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی حسن وخوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا، نہ جنتیوں میں کوئی اختلاف ہوگا اور نہ بغض وعناد۔ ان کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح شام تسبیح پڑھتے رہیں گے۔

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا ابو اليمان اخبرنا شعيب حَدَّثَنَا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ان رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى آثَرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ ابو اليمان يعني العود وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَقَالَ مجاهد الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ ان تراه تَغْرُبُ.

۴۷۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعت والوں کے چہرے ایسے منور ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند، جو جماعت اس کے بعد داخل ہوگی ان کے چہرے سب سے زیادہ چمکدار ستارے جیسے ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے کہ کوئی بھی اختلاف ان میں نہ ہوگا اور نہ ایک دوسرے سے بغض وحسد کا کوئی سوال ہوگا، ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی ان کی حسن وخوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا۔ اس میں صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے، نہ ان کے پاس سے کسی بیماری کا گذر ہوگا، نہ ان کی ناک میں کوئی آلائش آئے گی اور نہ تھوک آئے گی، ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن الوہ کا ہوگا، ابوالیمان نے بیان کیا کہ الوہ سے مراد عود ہے اور ان کا پسینہ مشک جیسا ہوگا، مجاہد نے فرمایا کہ ابکار سے مراد اول فجر ہے اور العشی سے مراد سورج کا اتنا ڈھل جانا ہے کہ غروب ہوتا نظر آنے لگے۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا محمد بن ابی بكر المُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فضيل بن سليمان عن ابی حازم عن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عنه عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

۴۸۰۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے ستر ہزار یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) سات لاکھ کی ایک جماعت جنت میں بیک وقت داخل ہوگی اور ان سب کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن مُحَمَّدٍ

۴۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے

الجُعفی حَدَّثَنَا یُونس بن محمد حَدَّثَنَا شیبان عَنْ قتادۃ حَدَّثَنَا انس رَضِیَ اللّٰہ عنہ قَالَ اُھْدِیَ للنّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم جبۃ سندسٍ وکَانَ یَنھٰی عَنِ الحریر فعجب النَّاسُ منھا فَقَالَ وَالّذِی نفسُ مُحمّدٍ بیدہ لَمَنَادِیلُ سعد بن معاذٍ فِی الجَنّۃِ اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا۔

یونس بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس (ایک خاص قسم کا ریشم) کا ایک جبہ ہدیہ پیش کیا گیا۔ آں حضورؐ (مردوں کے لئے) ریشم کے استعمال سے پہلے ہی منع کر چکے تھے، صحابہ نے اس جبے کو بہت ہی پسند کیا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا یحیی بن سعید عن سفیان قَالَ حَدَّثَنِی ابو اسحاق قَالَ سَمِعْتُ البَرَاءِ بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اُتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بثوب من حریر فجعلوا یَعْجَبُوْنَ من حُسنہ ولینہ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِیْلُ سَعْدِ بن مُعَاذٍ فِی الجَنّۃِ افضل من ھٰذَا۔

۴۸۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک کپڑا پیش کیا گیا اس کی خوبصورتی اور نزاکت نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر اور افضل ہیں!!

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا علی بن عبد اللّٰہ حَدَّثَنَا .... سفیان عن ابی حازم عن سھل بن سعد الساعدی قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الجَنّۃِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔

۴۸۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے،

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا روح بن عبد المؤمن حدثنا یزید بن زریع حَدَّثَنَا سعید عن قتادۃ حدثنا انس بن مالك رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال اِنَّ فِی الجنۃ لَشَجَرَۃً یَسِیرُ الرَّاکِبُ فِی ظِلِّھَا مِائَۃَ عَامٍ لَا یقطعھا۔

۴۸۴۔ ہم سے روح بن عبد المؤمن نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چل سکتا ہے اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا محمد بن سنان حَدَّثَنَا فُلَیحُ بن سلیمان حَدَّثَنَا ھلال بن علی عن عبد الرحمٰن بن ابی عمرۃ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ

۴۸۵۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ

اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لشجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ سنۃ واقرؤا ان شئتم وظل ممدود ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چل سکے گا۔ اور اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "اور لمبا سایہ" اور کسی شخص کے لئے ایک کمان کے برابر جنت میں جگہ اس پوری کائنات سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۴۸۶۔ حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح حدثنا ابی عن ھلال عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والذین علی اثارھم کاحسن کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبھم علی قلب رجل واحد لا تباغض بینھم ولا تحاسد لکل امرئ زوجتان من الحور العین یری مخ سوقھن من وراء العظم واللحم۔

۴۸۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے۔ جو جماعت اس کے بعد داخل ہوگی، ان کے چہرے آسمان پر موتی کی طرح چمکنے والے ستاروں میں جو سب سے زیادہ روشن ستارہ ہوتا ہے، اس جیسے ہوں گے سب کے دل ایک جیسے ہوں گے نہ ان میں بغض فساد ہوگا اور نہ حسد۔ ہر جنتی کی دو حورعین بیویاں ہوں گی (ان کے حسن وجمال کا یہ عالم ہوگا کہ) پنڈلی کی ہڈی اور گوشت کے اندر کا گودا بھی دیکھا جا سکے گا۔

۴۸۷۔ حدثنا حجاج بن منھال حدثنا شعبۃ قال عدی بن ثابت اخبرنی قال سمعت البراء رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما مات ابراھیم قال ان لہ مرضعا فی الجنۃ۔

۴۸۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں اسے ایک دودھ پلانے والی خاتون کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

۴۸۸۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنی مالک بن انس عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اھل الجنۃ یتراءیون اھل الغرف من فوقھم کما یتراءیون الکوکب الدری الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل

۴۸۸۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت پانے والوں کو ان سے اوپر کے بالاخانوں میں رہنے والے (یعنی دوسرے ان سے بلند تر مرتبہ جنتی) ایسے نظر آئیں گے جیسے مشرق ومغرب کی جانب، بہت دور، افق پر چمکنے والا کوئی ستارہ تمہیں نظر آتا ہے ان میں ایک طبقہ کو دوسرے

مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۔

پر جو فضیلت حاصل ہوگی اس کی وجہ سے مراتب میں یہ فرق ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں انبیاء کے سوا اور کوئی نہ پا سکے گا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کے محلات ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہوں گے اور انبیاء کی تصدیق کی ہوگی (اور ایمان اور تصدیق کا پورا پورا حق ادا کیا ہوگا۔

باب ۲۹۳۔ صفة ابواب الجنة وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من انفق زوجين دعي من باب الجنة فيه عبادة عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم

۲۹۳۔ جنت کے دروازوں کے اوصاف! اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے (اللہ کے راستے میں) ایک جوڑے کا اتفاق کیا اسے جنت کے دروازے سے بلایا جائے گا اس حدیث (کے راویوں) میں عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے!!

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا سعيد بن ابي مريم حدثنا محمد بن مطرف قال حدثني ابو حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في الجنة ثمانية ابواب فيها باب يسمى الريان لا يدخله الا الصائمون۔

۴۸۹۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن مطرف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے ایک دروازے کا نام "ریان" ہوگا جس سے داخل ہونے والے صرف روزے دار ہوں گے!!

باب ۲۹۴۔ صفة النار وانها مخلوقة غساقا يقال غسقت عينه ويغسق الجرح وكان الغساق والغسق واحد غسلين كل شيء غسلته فخرج منه شيء فهو غسلين فعلين من الغسل من الجرح والدبر وقال عكرمة حصب جهنم حطب بالحبشية وقال غيره حاصبا الريح العاصف والحاصب ما ترمي الريح ومنه حصب جهنم يرمى به في جهنم هم حصبها ويقال حصب في الارض ذهب والحصب مشتق من حصباء الحجارة صديد قيح

۲۹۴۔ دوزخ کے اوصاف، اور یہ کہ وہ مخلوق ہے (قرآن مجید میں) "غساقا" "غسقت عينه" (اس وقت بولتے ہیں (جب آنکھوں سے پانی آنے لگے، اور یغسق الجرح (جب زخم سے پیپ بہنے لگے، گویا الغسق اور الغساق ہم معنی ہیں "غسلین" کوئی بھی چیز جب دھوئی جائے گی تو اس سے جو دھوون نکلے گا اسے غسلین کہیں گے فِعْلِيْنٌ کے وزن پر زخم اور خاص طور سے اونٹ کے زخم کے دھوون کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ حصب جہنم میں لفظ حصب) حبشی زبان میں لکڑی کے معنی میں آتا ہے اور اسی معنی میں پھر عربی میں استعمال ہونے لگا) اور دوسرے حضرات نے کہا کہ حاصب تیز ہوا کو کہتے ہیں، حاصب اسے بھی کہتے ہیں جسے ہوا اڑا لے جائے اور اسی سے

وَدَمٌ۔ خَبَتْ طَفِئَتْ۔ تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ لِلْمُقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ۔ وقال ابن عباس۔ صِرَاطُ الْجَحِيْمِ سَوَاءُ الْجَحِيْمِ وَوَسَطُ الْجَحِيْمِ لَشَوْبًا مِنْ حَمِيْمٍ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ زَفِيْرٌ وَشَهِيْقٌ صَوْتٌ شَدِيْدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيْفٌ۔ وِرْدًا۔ عِطَاشًا۔ غَيًّا خُسْرَانًا۔ وَقَالَ مجاهد يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُؤُسِهِمْ يقال ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا۔ وليس هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ مَارِجٌ۔ خَالِصٌ مِنَ النَّارِ۔ مَرَجَ الْأَمِيْرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ مَرِيْجٍ مُلْتَبِسٍ۔ مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ۔ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا۔

حصب جھنم ہے جو چیزیں بھی جہنم میں ڈالی جائیں گی وہی اس کا حصب ہوں گی بولتے ہیں حصب فی الارض بمعنی ذھب حصب، حصباء الحجارۃ (کنکری) سے مشتق ہے۔ صدید پیپ اور خون۔ خبت بجھ گئی توردن۔ نکالتے ہو، بولتے ہیں اوریت، یعنی میں نے روشن کیا۔ للمقوین۔ یعنی مسافروں کے لئے۔ القی بمعنی بے آب وگیاہ میدان، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے صراط الجحیم کے معنی بیان فرمائے کہ جہنم کا وسط اور درمیانی حصہ۔ لشوبا من حمیم یعنی ان کے کھانوں میں گرم پانی ملا دیا جائے گا زفیر و شھیق بمعنی تیز آواز اور نرم آواز۔ وردًا یعنی پیاس کی حالت میں غیًّا یعنی خاسر و نامراد۔ مجاہد نے فرمایا کہ یسجرون یعنی انہیں آگ کا ایندھن بنایا جائے گا ونحاس سے مراد ہے تانبا جو ان کے سروں پر (پگھلا کر گرم گرم) بہایا جائے گا بولتے ہیں ذوقوا بمعنی برتو اور تجربہ کرو یہ لفظ ذوق فم سے ماخوذ نہیں ہے۔ مارج۔ یعنی خالص آگ (محاورہ میں بولتے ہیں) مرج الامیر رعیتہ جب امیر رعایا کو آزاد چھوڑ دے کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرتے رہیں مَرِیْج۔ بمعنی مُلْتَبِس کہتے ہیں۔ مَرِجَ اَمْرُ النَّاسِ جب التباس پیدا ہو جائے مَرَجَ الْبَحْرَیْن اسی محاورہ سے ماخوذ ہے۔ مَرَجْتَ دَابَّتَکَ جب تم نے اسے چھوڑ دیا ہو!!

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا ابو الولید حَدَّثَنَا شعبة عن مهاجر ابی الحسن قال سمعت زید بن وهب يقول سمعت اباذر رضى الله عنه يقول كان النبى صلى الله عليه وسلم في سفر فقال ابرد ثم قال ابرد حتى فاء الفيء يعنى للتلول ثم قال ابردوا بالصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم ؛

۴۹۰۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے مہاجر ابو الحسن نے بیان کیا کہ میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان دینے اٹھے تو آپ نے فرمایا کہ وقت ذرا ٹھنڈا ہو لینے دو، پھر دوبارہ (جب وہ اذان کے لئے اٹھے تو پھر) آپ نے انہیں یہی حکم دیا کہ وقت اور ٹھنڈا ہو لینے دو، یہاں تک کہ ٹیلوں کے سائے نیچے اتر جائیں اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ نماز، ٹھنڈے اوقات میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے[1]

[1] اس سے پہلے بھی ہم لکھ آئے ہیں کہ اشیا کے وجود کے لئے ظاہری اسباب کے ساتھ کچھ باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں ظاہری

۴۹۱ ۔ حَدَّثَنَا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن الاعمش عن ذکوان عن ابی سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوا بِالصَّلاَۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ ؛

۴۹۱ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے،

۴۹۲ ۔ حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیب عن الزُّھْرِی قَالَ حَدَّثَنِی ابوسلمۃ بن عبد الرحمٰن انہ سَمِعَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یقول قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّہَا فَقَالَتْ رَبِّ اَکَلَ بعضی بَعْضًا فَاَذِنَ لَہَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَاَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ فِی الْحَرِّ وَاَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْہَرِیْرِ ؛

۴۹۲ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے حضور میں شکایت کی اور کہا کہ میرے رب! میرے ہی بعض حصے بعض کو کھالیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک گرمی میں، تم انتہائی گرمی اور انتہائی سردی جوان موسموں میں محسوس کرتے ہو (یہ اسی جہنم کے سانس لینے کا نتیجہ ہے)

۴۹۳ ۔ حَدَّثَنَا عبد اللّٰہ بن محمد حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ حدثنا ھمام عن ابی جمرۃ الضبعی قَالَ کُنْتُ اُجَالِسُ ابن عباس بِمَکَّۃَ فاخذتنی الْحُمّٰی فقال ابرِدْھَا عنک بماء زمزم فان رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ فَابْرِدُوْھَا بِالْمَاءِ اَوْقَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَکَّ ھَمَّامٌ

۴۹۳ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابوعامر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے ابوجمرہ ضبعی نے بیان کیا کہ میں، مکہ میں، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا، وہاں مجھے بخار آنے لگا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بخار کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرلو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار، جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے، اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو، یا یہ فرمایا کہ زمزم کے پانی سے" ہمام کو شبہ تھا[1]

۴۹۴ ۔ حَدَّثَنِیْ ۔ عمرو بن عباس حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن حدثنا سفیان عن ابیہ عن عَبَایَۃَ بن رفاعۃ قال اخبرنی رافع بن خدیج قال سمعت النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ یقول الْحُمّٰی مِنْ فَوْرِ جَہَنَّمَ فَابْرِدُوْھَا عَنْکُمْ بِالْمَاءِ ؛

۴۹۴ ۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عبایہ بن رفاعہ نے بیان کیا انہیں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا تھا کہ بخار جہنم کے جوش مارنے کے اثر سے ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو،

---

[1] ابن سینا نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ صفراوی بخار رہا ہوگا، کیونکہ صفراوی بخار میں نہانا طبعی حیثیت سے مفید ہو سکتا ہے، بہرحال موسم اور آب وہوا پر یہ موقوف ہے

۴۹۵ - حدثنا ، مالك بن اسماعيل حدثنا زهير حدثنا هشام عن عروة عن عائشة رضى الله عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء ؛

۴۹۵ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو ؛

۴۹۶ - حدثنا ، مسدد عن يحيى عن عبيد الله قال حدثنى نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الحمى من فيح جهنم فابردوها بالماء ؛

۴۹۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخار جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو،

۴۹۷ - حدثنا ، اسماعيل بن ابى اويس قال حدثنى مالك عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم قيل يا رسول الله ان كانت لكافية قال فضلت عليهن بتسعة وستين جزءا كلهن مثل حرها ؛

۴۹۷ - ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے مقابلے میں سترواں حصہ ہے (اپنی گرمی اور ہلاکت خیزی میں) کسی سے پوچھا، یا رسول اللہ! (کفار اور گنہگاروں کے عذاب کے لئے تو) یہ ہماری دنیا کی آگ بھی بہت تھی! آں حضور نے فرمایا کہ دنیا کی آگ کے مقابلے میں، جہنم کی آگ انہتر گنا بڑھ کر ہے۔[1]

۴۹۸ - حدثنا ، قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو سمع عطاء يخبر عن صفوان بن يعلى عن ابيه سمع النبى صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك ؛

۴۹۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، انہوں نے عطاء سے سنا انہوں نے صفوان بن یعلیٰ کے واسطہ سے خبر دی، انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر اس طرح آیت پڑھتے سنا "ونادوا یا ملک" (اور وہ پکاریں گے "اے مالک!)

۴۹۹ - حدثنا ، على حدثنا سفيان عن الاعمش عن ابى وائل قال قيل لاسامة لو اتيت فلانا فكلمته قال انكم لترون انى لا اكلمه الا اسمعكم انى اكلمه فى السر دون ان افتح بابا لا اكون اول من فتحه ولا اقول

۴۹۹ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا اگر فلاں صاحب (عثمان رضی اللہ عنہ) کے یہاں جا کر ان سے (مسلمانوں کے باہمی اختلاف و نزاع کو ختم کرنے کے لئے) گفتگو کریں (تو شاید بہتر صورت پیدا ہو جائے)

---

[1] اس حدیث کی بعض روایتوں میں عدد کی کمی بیشی بھی ہے۔ مقصد صرف انتہائی شدت کو بیان کرنا ہے عام طور سے یہ اعداد عرب کے محاورے میں مبالغہ اور کسی چیز کی انتہائی (زیادتی کو بیان کرنے کے لئے بولے جاتے تھے، مراد ان اعداد میں منحصر نہیں ہوتی تھی ؛

لِرَجُلٍ اِنْ کَانَ عَلَیَّ اَمِیْرًا اِنَّہٗ خَیْرُ النَّاسِ بعد شَیْئٍ سمعتہ من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قالوا وما سمعتہ یقول قال سمعتہ یقول یُجَاءُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُہٗ فِی النَّارِ فَیَدُوْرُ کَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاہُ فَیَجْتَمِعُ اَھْلُ النَّارِ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُوْنَ اَیْ فُلَانُ مَا شَأْنُکَ اَلَیْسَ کُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَانَا عَنِ الْمُنْکَرِ قَالَ کُنْتُ اٰمُرُکُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْہِ وَاَنْھَاکُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاٰتِیْہِ رَوَاہُ غُنْدَرٌ عن شعبۃ عن الاعمش ؛

انہوں نے فرمایا غالباً تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اگر میں تم لوگوں کی موجودگی میں ان سے اس معاملے پر کوئی گفتگو نہیں کرتا تو گویا کبھی نہیں کرتا ہوں، حالانکہ میں ان سے (اس مسئلہ پر) تنہائی میں باتیں کیا کرتا ہوں بغیر کسی (فتنے کے) دروازے کو کھولے ہوئے میں یہ ہرگز نہیں پسند کرتا کہ کسی فتنے کے دروازے کو سب سے پہلے کھولنے والا بنوں، اور میں کسی بھی شخص کے متعلق صرف اس لئے کہ وہ میرا حاکم ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ سب سے اچھا آدمی وہی ہے، کیونکہ میں نے ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے آں حضورؐ سے جو حدیث سنی ہے وہ کیا ہے؟ حضرت اسامہ نے فرمایا آں حضورؐ کو میں نے یہ فرماتے سنا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا۔ جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کیا کرتا ہے (تیزی کے ساتھ) جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب آکر جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے، اے فلاں! یہ تمہاری کیا درگت بنی! کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لئے نہیں کہتے تھے اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں، میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا، برے کام سے تمہیں منع بھی کرتا تھا لیکن میں اسے خود کیا کرتا تھا۔ اس حدیث کی روایت غندر نے شعبہ کے واسطہ سے اور انہوں نے اعمش کے واسطہ سے کی ؛

باب ۲۹۵۔ صِفَۃُ اِبلیس وجنودہ

وقال مجاھد یُقْذَفُوْنَ۔ یُرْمَوْنَ دُحُوْرًا مَطْرُوْدِیْنَ۔ وَاصِبٌ۔ دَائِمٌ۔ وَقَالَ ابن عباسؓ مَدْحُوْرًا۔ مَطْرُوْدًا۔ یُقَالُ مَرِیْدًا مُتَمَرِّدًا۔ بَتَّکَہٗ۔ قَطَعَہٗ۔ وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَیْلِکَ الْفُرْسَانُ۔ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَۃُ واحدھا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ۔ لَاَحْتَنِکَنَّ۔ لَاَسْتَاْصِلَنَّ۔ قَرِیْنٌ شَیْطَانٌ ؛

۲۹۵۔ ابلیس اور اس کی فوج کے اوصاف، مجاہد نے فرمایا کہ یقذفون کے معنی ہیں، پھینک کر مارا جاتا ہے"! دحورًا" بمعنی دھتکارے ہوئے. واصب بمعنی دائم۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مدحورا بمعنی دھتکارا ہوا۔ مرید بمعنی متمرد استعمال ہوگا، اور بتکہ۔ یعنی چیز کو کاٹ دیا استفزز بمعنی استخف بخیلک یعنی گھوڑے سوار۔ رجل اور رجالہ کا واحد راجل آتا ہے جیسے صاحب اور صحب تاجر اور تجر۔ لاحتنکن۔ بمعنی لاستاصلن قرین۔ یعنی شیطان ؛

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا ابراھیم بن موسٰی اخبرنا عیسٰی عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سُحِرَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہُ

۵۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے حدیث بیان کی انہیں عیسٰی نے خبر دی، انہیں ہشام نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر

عليه وسلم ۔ وقال الليث ۔ كتب اليّ هشام انه سمعه ووعاه عن ابيه عن عائشة قالت سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْئَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتُ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشُطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَأَنَّهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللّٰهُ وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ ؛

ہوا تھا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھے ہشام نے لکھا تھا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا تھا اور محفوظ رکھا تھا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر ہو گیا تھا، آپ کے ذہن میں یہ بات ہوتی تھی کہ فلاں کام میں کر سکتا ہوں لیکن آپ اسے کر نہیں پاتے تھے، ایک دن آپ نے بلایا (عائشہ رضی اللہ عنہا کو) اور پھر دوبارہ بلایا، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم بھی ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز بتا دی ہے جس میں میری شفا مقدر ہے، میرے پاس دو حضرات آئے ایک صاحب تو میرے سر کی طرف بیٹھ گئے اور دوسرے پاؤں کی طرف، پھر ایک صاحب نے دوسرے سے کہا انہیں (آں حضور کو) بیماری کیا ہے؟ دوسرے صاحب نے جواب دیا کہ ان پر سحر ہوا ہے انہوں نے پوچھا، سحر ان پر کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے، پوچھا کہ وہ سحر (ٹونا) رکھا کس چیز میں ہے؟ کہا کہ کنگھے میں، کتان میں اور کھجور کے خشک خوشے کے غلاف میں۔ پوچھا اور وہ چیزیں ہیں کہاں؟ کہا کہ بیر ذروان میں! پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیر ذروان تشریف لے گئے، اور واپس آئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا وہاں کے کھجور کے درخت ایسے ہیں جیسے شیطان کی کھوپڑی! میں نے آں حضور سے پوچھا، وہ ٹونا آپ نے نکلوایا بھی؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے خود شفا دے دی ہے اور میں نے اسے اس خیال سے نہیں نکلوایا کہ کہیں اس کی وجہ سے لوگوں میں کوئی مفسدہ نہ پھیل جائے اس کے بعد وہ کنواں پاٹ دیا گیا ؛

۱۰۵ ۔ حَدَّثَنَا اسماعيل بن ابی اويس قَالَ حَدَّثَنِي اخي عن سُلَيمان بن بلال عن يحيٰى بن سعيد بن المسيب عن ابي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنه ان رسول الله صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَ

۱۰۵ ۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان جب سویا ہوا ہوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے خوب اچھی طرح سے! اور کہتا ہے ابھی بہت رات باقی ہے پڑے سوتے رہو، لیکن اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر شروع کر دیتا ہے تو گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اس کی صبح نشاط اور پاکیزہ مسرت سے بھرپور

اِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ ؛

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا جریر عن منصور عن ابی وائل عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ قال ذکر عند النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رجل نام لیلۃ حتی اصبح قال ذاک رجل بال الشیطان فی اُذُنَیْہِ او قال فی اُذُنِہٖ ؛

ہوتی ہے ورنہ بد باطنی اور دل میں ناپاکی لئے ہوئے اٹھتا ہے

۵۰۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر خدمت تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کا تذکرہ فرمایا جو رات بھر دن چڑھنے تک پڑا سوتا رہا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کے دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ کان میں ؛

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا موسیٰ بن اسماعیل حدثنا ھمام عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اما ان احدکم اذا اتی اھلہ وقال بسم اللّٰہ اللّٰھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فرزقا ولدا لم یضرہ الشیطان ؛

۵۰۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے سالم بن ابی جعد نے (ان) سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ ہم سے شیطان کو دور رکھ اور جو کچھ ہمیں دے (اولاد) اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔" پھر اگر ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ؛

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا محمد اخبرنا عبدۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تغیب ولا تحینوا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فانھا تطلع بین قرنی شیطان او الشیطان لا ادری ای ذلک قال ھشام ؛

۵۰۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبدہ نے خبر دی انہیں ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سورج طلوع ہو تو اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دو جب تک وہ پوری طرح ظاہر نہ ہو جائے اور جب غروب ہونے لگے تب بھی اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دو، جب تک بالکل غروب نہ ہو جائے، اور نماز سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نہ پڑھو، کیونکہ یہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے (شیطان یا الشیطان، مجھے یقین نہیں کہ ہشام نے ان دو الفاظ میں سے کون سا لفظ استعمال کیا تھا) ؛

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا یونس عن حمید بن ھلال عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی

۵۰۵۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم

اللہ علیہ وسلم اذا مر بین یدی احدکم شئی وھو یصلی فلیمنعہ فان ابی فلیمنعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ھو شیطان وقال عثمان ابن الھیثم حدثنا عوف عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکاۃ رمضان فاتانی ات فجعل یحثو من الطعام فاخذتہ فقلت لارفعنک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث فقال اذا اویت الی فراشک فاقرا ایۃ الکرسی لن یزال علیک من اللہ حافظ ولا یقربک شیطان حتی تصبح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقک وھو کذوب ذاک شیطان ؛

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر نماز پڑھتے میں کسی شخص کے سامنے سے کوئی گزرے تو اسے گزرنے سے روکنا چاہیئے۔ اگر وہ نہ رکے۔ تو پھر روکنا چاہیئے اور اگر اب بھی نہ رکے تو اسے بشدت رکنے کی کوشش کرنی چاہیئے (لیکن نماز کے منافی کوئی عمل نہ کرنا چاہیئے) کیونکہ ایسا کرنے والا آدمی شیطان ہے (جو قصداً نمازی کے آگے سے گزرتا ہے اور روکنے سے بھی نہیں رکتا) اور عثمان بن ہیثم نے بیان کیا ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صدقہ فطر کی حفاظت پر مجھے مامور کیا، ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھر بھر کر لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تجھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا، پھر انہوں نے (تفصیل کے ساتھ) حدیث بیان کی، (آخر الامر) اس چور نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لئے لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہ آسکے گا، صبح تک، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات تو اس نے سچی کہی، اگرچہ وہ ہے جھوٹا، وہ شیطان تھا؛

۵۰۶۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ قال ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغہ فلیستعذ باللہ ولینتہ ؛

۵۰۶۔ ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی فلاں چیز کس نے پیدا کی اور آخر میں بات یہاں تک پہنچا تا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا، جب اس حد تک پہنچ جائے تو اللہ سے پناہ مانگنی چاہیئے اور تصورات کا سلسلہ ختم کر دینا چاہیئے ؛

۵۰۷۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب قال ابن ابی انس مولی التیمیین ان اباہ انہ سمع اباھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین ؛

۵۰۷۔ ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے تیمیین کے مولیٰ ابن ابی یونس نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے انہوں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے ؛

۵۰۸ ۔ حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان حدثنا عمرو قال اخبرنی سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس فقال حدثنا ابی بن کعب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان موسٰی قال لفتاہ اٰتنا غداءنا قال ارایت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ ولم یجد موسٰی النصب حتی جاوز المکان الذی امر اللہ بہ ؛

۵۰۸ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے خبر دی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تھی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ موسٰی علیہ السلام نے اپنے رفیق سفر (یوشع بن نون) سے فرمایا کہ ہمارا کھانا لاؤ، اس پر انہوں نے بتایا کہ آپ کو معلوم بھی ہے، جب ہم نے چٹان پر پڑاؤ ڈالا تھا، تو میں مچھلی وہیں بھول گیا تھا (اور اپنے ساتھ نہ لا سکا تھا) اور مجھے اسے یاد رکھنے سے صرف شیطان نے غافل رکھا، اور موسٰی علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکن محسوس نہیں کی جب تک اس حد سے نہ گزر لئے جہاں کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا ؛

۵۰۹ ۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر الی المشرق فقال ھا ان الفتنۃ ھھنا ان الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان ؛

۵۰۹ ۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے کہ ہاں! فتنہ اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے ؛

۵۱۰ ۔ حدثنا یحیٰی بن جعفر حدثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری حدثنا ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استجنح او کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم فان الشیاطین تنتشر حینئذ فاذا ذھب ساعۃ من العشاء فحلوھم واغلق بابک واذکر اسم اللہ واطفی مصباحک واذکر اسم اللہ واوک سقائک واذکر اسم اللہ وخمر اناءک واذکر اسم اللہ ولو تعرض علیہ شیئا ؛

۵۱۰ ۔ ہم سے یحیٰی بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رات شروع ہوتے ہی اپنے بچوں کو اپنے پاس (گھر میں) جمع کر لیا کرو کیونکہ شیاطین اسی وقت ہجوم کرنا شروع کرتے ہیں پھر جب رات کی کچھ تاریکی پھیل جائے تو انہیں چھوڑ دو (سونے کے لئے) پھر اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو، اللہ کا نام لے کر چراغ بجھا دو، پانی کے برتن اللہ کا نام لے کر ڈھک دو اور دوسرے برتن بھی اللہ کا نام لے کر ڈھک دو اور اگر ڈھکن نہ ہو) تو عرض میں ہی کوئی چیز رکھ دو ؛

۵۱۱ ۔ حدثنا محمود بن غیلان حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزھری عن علی بن حسین عن صفیۃ ابنۃ حیی قالت کان

۵۱۱ ۔ ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں علی بن حسین نے اور ان سے ام المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاتيته ازوره ليلاً فحدثته ثُمَّ قمت فانقلبت فقام معي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مسكنها في دار اسامة بن زيد فمر رجلان من الانصار فلما رايا النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسرعا فقال النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قال اِنَّ الشَّيطانَ يجري مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيْتُ اَن يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا سُوْءً اَوْ قَالَ شَيْئًا:

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے تو میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لئے (مسجد میں) آئی میں آپ سے باتیں کرتی رہی پھر جب واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئی تو آں حضورؐ بھی مجھے چھوڑانے کے لئے کھڑے ہوئے ام المومنین کا مسکن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے مکان میں تھا اسی وقت دو انصاری صحابہؓ گزرے۔ جب انہوں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیز تیز چلنے لگے آں حضورؐ نے ان سے فرمایا ٹھہر جاؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہیں ان دونوں صحابہؓ نے عرض کیا سبحان اللہ! یا رسول اللہ (کیا ہم بھی آپؐ کے بارے میں کوئی شبہ کر سکتے ہیں) آں حضورؐ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے اس لئے مجھے ڈر لگا کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی بری بات پیدا نہ ہو جائے یا آپؐ نے (سوءً کی بجائے) شیئًا فرمایا۔

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش عن عدي بن ثابت عن سليمان ابن صرد قَالَ كُنْتُ جالسًا مع النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ورجلان يستبان فاحدهما احمر وجهه وانتفخت اوداجه فقال النبي صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فقالوا له اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِيْ جُنُوْنٌ:

۵۱۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور (قریب ہی) دو آدمی گالی گلوچ کر رہے تھے کہ ان میں ایک شخص کا چہرہ (غصے سے سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر یہ شخص پڑھ لے (ترجمہ) میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان سے، تو اس کا غصہ جاتا رہے گا لوگوں نے اس پر اس سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تمہیں شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے، اس نے کہا کیا میں کوئی دیوانہ ہوں!

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا آدم حَدَّثَنَا شعبة حَدَّثَنَا منصور عن سالم بن ابي الجعد عن كُرَيْبٍ عن ابن عباس قَالَ قَالَ النبي صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتَى اَهْلَهُ قَالَ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي فَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قال وَحَدَّثَنَا الاعمش عن سالم

۵۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن ابی الجعد نے ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس جائے اور یہ دعاء پڑھ لے (ترجمہ) "اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھیئے، اور میری جو اولاد پیدا ہو اسے بھی شیطان سے دور رکھئے پھر اس قربت کے نتیجہ میں اگر کوئی بچہ پیدا ہو گا تو شیطان اسے کوئی

عن کریب عن ابن عباس مثلہ ؛

نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ اس پر تسلط قائم کر سکے گا ، شعبہ نے بیان کیا اور ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ، مذکورہ حدیث کی طرح ؛

۵۱۴ - حدثنا محمود حدثنا شبابۃ حدثنا شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلاۃ فقال ان الشیطان عرض لی فشد علی یقطع الصلاۃ علی فامکننی اللہ منہ فذکرہ ؛

۵۱۴ - ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز پڑھی اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آگیا تھا اور نماز تڑوانے کی بڑی کوششیں شروع کر دیں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی ، پھر حدیث (تفصیل کے ساتھ) ذکر کی ؛

۵۱۵ - حدثنا محمد بن یوسف حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نودی بالصلوۃ ادبر الشیطان ولہ ضراط[1] فاذا قضی اقبل فاذا ثوب بہا ادبر فاذا قضی اقبل حتی یخطر بین الانسان وقلبہ فیقول اذکر کذا وکذا حتی لا یدری اثلثا صلی ام اربعا فاذا لم یدر ثلثا صلی او اربعا سجد سجدتی السھو ؛

۵۱۵ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت پھیر کر بھاگتا ہے ، گوز مارتا ہوا ، لیکن جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے پھر جب اقامت ہونے لگتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور جب ختم ہوتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں وساوس ڈالنے لگتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو ، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کو بھی یاد نہیں رہتا کہ تین رکعت نماز پڑھی تھی یا چار رکعت - ایسی صورت میں سجدۂ سہو کرنا چاہئیے ؛

۵۱۶ - حدثنا ابوالیمان اخبرنا شعیب عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعہ حین یولد غیر عیسی بن مریم ذھب یطعن فطعن فی الحجاب ؛

۵۱۶ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی انہیں ابوالزناد نے ، انہیں اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، شیطان ہر انسان کی پیدائش کے وقت اپنی انگلی سے اس کے پہلو میں کچوکے لگاتا ہے سوا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ، کہ جب وہ کچوکے لگانے گیا تو پردے پر لگا آیا تھا ؛

---

[1] یہ "ولہ ضراط" کا ترجمہ ہے ، شدید گھبراہٹ اور انتہائی پریشان حالی کے بیان کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا تھا اور غالباً حدیث میں بھی اسی مفہوم کے لئے آیا ہے حقیقی معنی پر بھی محمول ہو سکتا ہے لیکن بہر حال مفہوم وہی ہوگا کہ انتہائی پریشان حالی میں بھاگتا ہے کہ پیچھے دیکھنے کی فرصت نہیں ہوتی - یہ تعبیر اسی لئے اختیار کی گئی ہے تاکہ اذان سنتے ہی شیطان پر جو پریشانی اور گھبراہٹ کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اس کی تصویر سامنے آجائے ؛

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا۔ مالك بن اسماعيل حدثنا اسرائيل عن المغيرة عن اِبْرَاهِيْم عن علقمة قال قدمت الشام فقلتُ من ههُنَا قالُوا ابوالدرداء قَالَ اَفِيكُمُ الَّذِي اجاره الله مِنَ الشيطان عَلٰى لسان نبيه صلى الله عليه وَسَلَّمَ ؛

۵۱۷۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں شام پہنچا تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں (صحابہ میں سے) کن کا قیام رہتا ہے لوگوں نے بتایا کہ ابو درداء کا، ابو درداء کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد علقمہ سے آپ نے دریافت فرمایا، اچھا جنہیں (عمار رضی اللہ عنہ کو) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ میں لینے کا اعلان کیا ہے، وہ آپ میں سے ہی ہیں ؛

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا۔ سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن مغيرة۔ وقَالَ الَّذِي اجاره الله على لسان نبيه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعني عمارؓ۔ قال وقال الليث حَدَّثَنِي خالد بن يزيد عن سعيد بن ابي هلال عن ابا الاسود اخبره عروة عن عائشة رضى الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الملائكة تتحدث فِي العَنَانِ وَالعَنَانُ الغَمَامُ بِالْاَمْرِ يكُونُ فِي الاَرْضِ فَتَسْمَعُ الشياطينُ الكَلِمَةَ فتقُرُّهَا فِي اُذُنِ الكَاهِنِ كَمَا تَقَرُّ القَارُورَةُ فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ ؛

۵۱۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ نے (سابقہ سند کے ساتھ) کہ انہوں نے فرمایا، وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ میں لینے کا اعلان کیا تھا آپ کی مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی، بیان کیا کہ لیث نے کہا کہ مجھ سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے ابو الاسود نے، انہیں عروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملائکہ، عنان میں آپس میں کسی ایسے معاملے سے گفتگو کرتے ہیں جو زمین میں ہونے والا ہوتا ہے، عنان سے مراد بادل ہے تو شیاطین اس میں سے کوئی ایسا کلمہ سن لیتے ہیں اور وہی کاہنوں کے کان میں اس طرح لاکر ڈالتے ہیں جیسے شیشی میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے اور یہ کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر (لوگوں سے بیان کرتے ہیں)

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا۔ عاصم بن على حدثنا ابن ابي ذهب عن سعيد المقبرى عن ابيه عن ابي هريرة رَضِيَ اللهُ عنه عن النبي صَلَّى اللهُ عليه وسلم قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيطَانِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ ها ضَحِكَ الشَّيطَانُ ؛

۵۱۹۔ ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ذہب نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمائی[1] شیطان کی طرف سے ہے پس جب کسی کو جمائی آئے تو اسے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے، کیونکہ جب (جمائی لیتے ہوئے) آدمی "ہا" کرتا ہے شیطان اس پر ہنستا ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا۔ زكرياء بن يَحْيٰى حَدَّثَنَا

۵۲۰۔ ہم سے زکریا بن یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ

---

[1] جس طرح جمائی کو شیطان کی طرف سے کہا گیا ہے، چھینک کی اسناد دوسری احادیث میں رحمان کی طرف سے کی گئی ہے، وجہ یہ ہے کہ جمائی سستی اور کسل کی علامت ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے اس لئے اس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے، کیونکہ خباثت اور برائیوں کی نسبت شیطان کی طرف ہوتی ہے دوسری طرف، اگر کسی بیماری کا نتیجہ نہ ہو تو عام حالات میں چھینک سے طبیعت میں نشاط اور جودت پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کی نسبت رحمان کی طرف کی گئی، کیونکہ طیبات اور تمام اچھائیاں اللہ کی طرف منسوب ہیں ؛

ابو اسامة قال هشام اخبرنا عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت لما كان يوم احد هزم المشركون فصاح ابليس ای عباد الله اخركم فرجعت اولاهم فاجتلدت هي و اخراهم فنظر حذيفة فاذا هو بابيه اليمان فقال ای عباد الله ابي ابي فوالله ما احتجزوا حتى قتلوه فقال حذيفة غفر الله لكم. قال عروة فما زالت في حذيفة منه بقية خير حتى لحق بالله ؛

نے حدیث بیان کی کہا کہ ہشام نے ہمیں اپنے والد کے واسطہ سے خبر دی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین کو شکست ہوگئی تو ابلیس نے چلّا کر کہا کہ اے اللہ کے بندو! یعنی مسلمانو، دشمن تمہارے پیچھے ہے۔ چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے کی طرف پل پڑے اور پیچھے والوں کو انہوں نے مارنا شروع کر دیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کے والد یمان رضی اللہ عنہ بھی پیچھے تھے انہوں نے بہتیرا کہا کہ اے اللہ کے بندو! یہ میرے والد ہیں یہ میرے والد ہیں، لیکن خدا گواہ ہے کہ لوگوں نے جب تک انہیں قتل نہ کر لیا نہ چھوڑا، بعد میں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا کہ خیر، اللہ تمہیں معاف کرے (کہ یہ فعل صرف غلط فہمی کی وجہ سے ہوگیا ہے) عروہ نے بیان کیا کہ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے قاتلوں کے لئے (جو صحابہ ہی تھے) برابر مغفرت کی دعا کرتے رہے تاآنکہ اللہ سے جا ملے۔

۵۲۱۔ حدثنا الحسن بن الربيع حدثنا ابو الاحوص عن اشعث عن ابيه عن مسروق قال قالت عائشة رضي الله عنها سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن التفات الرجل في الصلاة فقال هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة احدكم ؛

۵۲۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک دست درازی ہے جو شیطان تمہاری نماز میں کرتا ہے۔

۵۲۲۔ حدثنا ابو المغيرة حدثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ؛

۵۲۲۔ ہم سے ابو المغیرہ نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ؛

۵۲۳۔ حدثني سليمان بن عبد الرحمن حدثنا ابو الوليد حدثنا الاوزاعي قال حدثني يحيى بن ابي كثير قال حدثني عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان فاذا حلم احدكم حلما يخافه فليبصق عن يساره وليتعوذ بالله من شرها فانها لا تضره ؛

۵۲۳۔ مجھ سے سلیمان بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے الاوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف ہے اس لئے اگر کوئی برا اور ڈراونا اور خواب دیکھے تو بائیں طرف تھو تھو کرکے اللہ کی شیطان کے شر سے پناہ مانگے اس وقت شیطان اسے کوئی

نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن سمی مولی ابی بکر عن ابی صالح عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ان رسول اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ؕ

۵۲۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوبکر کے مولی سمی نے انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا (ترجمہ) "نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"، تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی، اس روز، دن بھر یہ دعا، شیطان سے اس کی نگہبانی کرتی رہے گی، تاآنکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس وقت تک اس سے زیادہ افضل عمل کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا جب تک وہ اس سے بھی زیادہ عمل نہ کر لے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا علی بن عبد اللہ حدثنا یعقوب بن ابراهیم حدثنا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید ان محمد بن سعد بن ابی وقاص اخبره ان اباه سعد بن وقاص قال اسْتَاْذَنَ عمر علی رسول اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسَاءٌ من قریش یُكَلِّمْنَهٗ ویستكثرنه عَالِیَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ یَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْحَكُ فَقَالَ عمر اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فقال عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فقال عمر فانت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ اَحَقَّ اَنْ یَهَبْنَ ۔ ثُمَّ قَالَ اَیْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَ

۵۲۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید نے خبر دی انہیں محمد بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اور ان سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی، اس وقت چند قریشی خواتین (ازواج مطہرات) آپ کے پاس بیٹھی آپ سے گفتگو کر رہی تھیں اور آپ سے (نفقہ میں) اضافہ کا مطالبہ کر رہی تھیں، خوب آواز بلند کر کر کے لیکن جوں ہی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی (ازواج مطہرات جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی (عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو) آں حضورؐ مسکرا رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو راضی اور خوش رکھے، یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے ان پر تعجب ہوا، ابھی ابھی میرے پاس تھیں لیکن جوں ہی تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ گئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، لیکن آپ، یا رسول اللہ! زیادہ اس کے مستحق تھے کہ

اَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ علیه وَسَلَّمَ قَالَ رسول اللّٰه صلی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ ؛

آپ سے یہ ڈرتیں پھر انہوں نے کہا، اے اپنی جانوں کی دشمن! مجھ سے تو تم ڈرتی ہو لیکن آں حضورؐ سے نہیں ڈرتیں (ازواج مطہرات بولیں کہ واقعہ یہی ہے، کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف بہت سخت گیر ہیں آں حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، اگر شیطان بھی کہیں راستے میں تم سے مل جاتا ہے تو اپنا راستہ بدل دیتا ہے۔

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا ابراهیم بن حمزة قال حدثنی ابن ابی حازم عن یزید عن محمد بن ابراهیم عن عیسی بن طلحة عن ابی هُرَیْرَةَ رضی اللّٰهُ عنه عن النبی صلی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اُرَاهُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ ؛

۵۲۶۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن حازم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسٰی بن طلحہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا چاہیئے، کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے سرے پر رہتا ہے۔

بَاب ۲۹۶ ۔ ذِکْرُ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

بِقَوْلِهٖ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیَاتِیْ اِلٰی قَوْلِهٖ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ بخسًا۔ نقصًا۔ قَالَ مجاهد وَجَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَیْشٍ الْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ ۔ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ ؛

۲۹۶۔ جنوں کا ذکر، ان کا ثواب اور ان پر عقاب!!! اللہ تعالٰی کے ارشاد کی روشنی میں کہ "اے معشر جن والنس! کیا انبیاء تمہارے پاس میری نشانیاں بیان کرنے کے لئے نہیں آئے" اللہ تعالٰی کے ارشاد "عما یعملون" تک (قرآن مجید میں) بَخْسًا۔ یعنی نقص ہے مجاہد نے (قرآن کی آیت) وجعلوا بینه وبین الجنة نسبًا" کے متعلق فرمایا کہ کفار قریش کہا کرتے تھے کہ ملائکہ اللہ تعالٰی کی بیٹیاں ہیں اور جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ان کی مائیں ہیں (اس کی تردید میں) اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ "فرشتوں کو خوب معلوم ہے کہ یہ کفار حاضر کئے جائیں گے" یعنی حساب کے لئے (اللہ کے حضور) حاضر ہوں گے جند محضرون سے مراد بھی حساب کے وقت حاضر ہونا ہے۔

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عن مالك عن عبد الرحمٰن بن عبد اللّٰه بن عبد الرحمٰن ابن ابی صَعْصَعَةَ الانصاری عن اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ ان ابا سعید ن الخدری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ

۵۲۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری نے اور انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ تم بکریوں کے ساتھ جنگل و بیابان کی زندگی کو پسند کرتے ہو اس لئے جب کبھی اپنی بکریوں کے ساتھ تم

فَاذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

کسی بیابان میں موجود ہو اور (وقت ہونے پر) نماز کے لئے اذان دو تو، اذان دیتے ہوئے اپنی آواز خوب بلند کیا کرو، کیونکہ مؤذن کی آواز اذان کو جہاں تک بھی کوئی انسان، جن یا کوئی چیز بھی سنے گی تو قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دے گی، ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی ؛

باب ۲۹۶ ۔ وَقَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ۔ مُصْرِفًا ۔ مَعْدِلًا صَرَفْنَا اَيْ وَجَّهْنَا ؛

۲۹۶ ۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم نے آپ کی طرف جنوں کی جماعت کا رخ کر دیا اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اولٰئك فی ضلال مبین" تک مصرف بمعنی لوٹنے کی جگہ صرفنا یعنی ہم نے رخ کر دیا ؛

باب ۲۹۷ ۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۔ قَالَ ابن عباس ۔ الثعبان الْحَيَّةُ الذكر منها يقال الحيات اَجْنَاسٌ ۔ الجان والافاعی والاساود ۔ اٰخِذٌ بناصِيَتِهَا ۔ فِي مُلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ يُقَالُ ۔ صٰٓفّٰتٍ ۔ بُسُطٌ اَجْنِحَتَهُنَّ يَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِهِنَّ ؛

۲۹۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور پھیلا دیئے ہم نے زمین پر ہر طرح کے جانور" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں لفظ) ثعبان نر سانپ کے لئے آتا ہے سانپوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں، جان، افعی اور اسود (وغیرہ) (آیت میں) آخذ بنا صیتھا" سے مراد اس کے زیر فرمان اور زیر حکم ہونا ہے صافات بمعنی اپنے بازوؤں کو پھیلائے ہوئے یقبضن بمعنی اپنے بازوؤں کو پھڑپھڑاتے ہوئے ؛

۵۲۸ ۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد حدثنا هشام بن يوسف حدثنا معمر عن الزهری عن سالم عن ابن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عنهما انه سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اطارد حية لاقتلها فنادانی ابو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ ان رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ اِنَّهٗ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ ۔ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۵۲۸ ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ سانپوں کو مار ڈالا کرو (خصوصاً) ان کو جن کے سروں پر دو نقطے ہوتے ہیں ۔ اور دم بریدہ سانپ کو بھی، کیونکہ یہ دونوں آنکھ کی روشنی تک کو زائل کر دیتے ہیں (اگر آدمی کی نظر ان پر پڑ جائے) اور حمل تک گرا دیتے ہیں (اگر کوئی عورت انہیں دیکھ لے) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کی کوشش کر رہا تھا کہ مجھ سے ابو لبابہ رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا کہ اسے نہ مارئیے میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم

عن معمر فرآنی ابو لبابۃ او زید بن الخطاب وتابعہ یونس وابن عیینۃ واسحاق الکلبی والزبیدی وقال صالح وابن ابی حفصۃ وابن مجمع عن الزہری عن سالم عن ابن عمر رآنی ابو لبابۃ وزید بن الخطاب ؓ ٭

دیا تھا لیکن انہوں نے بتایا کہ بعد میں پھر آں حضورؐ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا، ایسے سانپ عوامر کہتے ہیں اور عبدالرزاق نے معمر کے واسطہ سے بیان کیا اور ان سے زہری نے کہ پھر مجھے ابو لبابہ رضی اللہ یا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا (شبہ کے ساتھ) معمر کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی۔ صالح، ابن، ابی حفصہ اور ابن مجمع نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے ابو لبابہ اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے بتایا ٭

باب ۲۹۸۔ خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شعف الجبال ٭

۲۹۸۔ مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ وہ بکریاں ہونگی جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹی پر لے کر چلا جائے گا ٭

۵۲۹۔ حدثنا اسماعیل بن ابی اویس قال حدثنی مالک عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعۃ عن ابیہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال الرجل غنم یتبع بھا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن ٭

۵۲۹۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ آئے گا جب مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ اس کی وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر اور وادیوں میں لے کر چلا جائے گا تاکہ اس طرح اپنے دین و ایمان کو فتنوں سے بچالے ٭

۵۳۰۔ حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال راس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اھل الخیل والابل والفدادین اھل الوبر والسکینۃ فی اھل الغنم ٭

۵۳۰۔ ہم سے محمد عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی بنیاد مشرق میں ہے اور فخر اور تکبر گھوڑے والوں، اونٹ والوں، اور کسانوں میں ہوتا ہے جو (عموماً) گاؤں کے رہنے والے ہوتے ہیں لیکن بکری والوں میں سکینت ہوتی ہے ٭

لے حدیث کے ظاہری الفاظ سے تعمیم مفہوم ہوتی ہے، لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ممانعت خاص مدینہ منورہ کے گھروں کے سانپوں کو مارنے سے آئی ہے بعض حضرات نے شہروں کے مرکانات میں رہنے والے سانپ کو مارنے کی حد تک ممانعت کی تعمیم کی ہے بہرحال ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ عموماً گھروں کے سانپ جنات ہوتے ہیں جو کبھی کبھی سانپ کی صورت متشکل ہو جاتے ہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں منقول ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں میں رہنے والے سانپ عوامر ہوتے ہیں، اس لئے جب تم انہیں دیکھو تو تین (مرتبہ یا دن) انہیں متنبہ کرو اگر اس کے بعد بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں مار ڈالو ٭

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ هَاهُنَا أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ ۔

۵۳۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی اور ان سے عقبہ بن عمرو ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے، یمن میں! ہاں، اور قساوت اور سخت دلی اس طرف ہے جدھر سے شیطان کے دونوں سینگ طلوع ہوتے ہیں (سورج کے طلوع کے وقت، مشرق کی طرف سے) قبیلہ ربیعہ اور مضر کے کسانوں میں، ان کی اونٹوں کی دُم کے پیچھے ۔

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا ۔

۵۳۲۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے اعرج نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مرغ کو بانگ دیتے سنا کرو (سحر کے وقت) تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کے لئے دعا کیا کرو، کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر (بانگ دیتا ہے) اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، کہ وہ شیطان کو دیکھ کر (آواز دیتا ہے)

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَ مَا أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ ۔

۵۳۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں روح نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی اور انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات کی تاریکی محیط ہونے لگے یا (آپؐ نے یہ فرمایا کہ) جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس بلا لیا کرو، کیونکہ شیاطین... اسی وقت پھیلتے ہیں پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو (سونے، کھانے وغیرہ کے لئے) اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا ذکر کرو، کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھول سکتا، بیان کیا اور مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بعینہ اسی طرح حدیث سنی تھی جس طرح مجھے عطاء نے خبر دی تھی البتہ انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ "اللہ کا ذکر کرو" ۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۳۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل کا

قَالَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَاِنِّیْ لَا اَرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِیْ مِرَارًا فَقُلْتُ اَفَاَقْرَأُ التَّوْرَاةَ:

ایک طبقہ (مسخ ہونے کے بعد) ناپید ہو گیا کچھ معلوم نہیں ان کا کیا ہوا، میرا تو خیال ہے کہ انہیں چوہے کی صورت میں مسخ کر دیا گیا تھا چوہوں کے سامنے جب اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے، لیکن اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتے ہیں، پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے (حیرت سے) پوچھا کیا واقعی آپ نے آں حضورؐ سے یہ حدیث سنی ہے؟ کئی مرتبہ انہوں نے یہ سوال کیا میں اس پر بولا، کیا کوئی میں نے توراۃ پڑھی ہے (کہ اس میں سے دیکھ کر بیان کر دوں گا)

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سعید بن عُفَیرٍ عن ابن وهب قال حدثنی یونس عن ابن شهابٍ عن عروة یحدث عن عائشةُ رضی اللّٰه عنها ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلّم قال للوزغ الْفُوَیْسِقُ وَلَمْ اسمعه امر بقتله۔ وزعم سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم امر بقتله:

۵۳۵۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے بیان کیا ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ موذی (فویسق) ہے لیکن میں نے آپ سے اسے مار ڈالنے کا حکم نہیں سنا تھا اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بتاتے تھے کہ آں حضور نے اسے مار ڈالنے کا حکم دیا تھا:

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اخبرنا ابن عیینة حَدَّثَنَا عبد الحمید بن جُبَیْرِ ابن شیبة عن سعید بن المسیب ان اُمَّ شریك اخبرته ان النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ:

۵۳۶۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی ان سے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن المسیب نے اور انہیں ام شریک رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا تھا:

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْد بن اسماعیل حَدَّثَنَا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة رضی اللّٰه عنه قالت قال النبی صلی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ فَاِنَّهُ یَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَیُصِیْبُ الْحَبَلَ:

۵۳۷۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سانپ کے سر پر دو نقطے ہوتے ہیں اسے (اگر وہ کہیں مل جائے تو) مار ڈالا کرو، کیونکہ وہ اندھا بنا دیتے ہیں اور حمل کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں:

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مسدد حَدَّثَنَا یحیٰی عن هشام قال حدثنی ابی عن عائشة قالت امر النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَقَالَ اِنَّهُ یُصِیْبُ الْبَصَرَ وَیُذْهِبُ الْحَبَلَ:

۵۳۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ سانپ کو مار ڈالنے کا حکم دیا ۔۔۔۔۔ تھا اور فرمایا تھا کہ بینائی کو نقصان پہنچاتا ہے اور حمل کو ساقط کر دیتا ہے:

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عمرو بن علی حدثنا ابن ابی عدی عن ابی یونس القشیری عن ابن ابی ملیکۃ ان ابن عمر کان یَقْتُلُ الحَیَّاتِ ثُمَّ نَھٰی قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَدَمَ حَائِطًا لَّہٗ فَوَجَدَ فِیْہِ سِلْخَ حَیَّۃٍ فَقَالَ اُنْظُرُوْا اَیْنَ ھُوَ فَنَظَرُوْا فَقَالَ اُقْتُلُوْہُ فَکُنْتُ اَقْتُلُھَا لِذٰلِکَ فَلَقِیْتُ اَبَا لُبَابَۃَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ اِلَّا کُلَّ اَبْتَرَ ذِیْ طُفْیَتَیْنِ فَاِنَّہٗ یُسْقِطُ الْوَلَدَ وَیُذْھِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوْہُ ؛

۵۳۹۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے حدیث بیان کی ان سے ابو یونس قشیری نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے لیکن بعد میں انہیں مارنے سے منع کرنے لگے تھے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گروائی تو اس میں سے ایک سانپ کی کینچلی نکلی، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اب تلاش کرو، سانپ کہاں ہے، صحابہؓ نے تلاش کیا (اور وہ مل گیا) تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو، میں بھی اسی وجہ سے سانپوں کو مار ڈالا کرتا تھا، پھر میری ملاقات ایک دن ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، سانپوں کو نہ مارا کرو، سوا دم بریدہ سانپ کے جس کے سر پر دو نقطے ہوتے ہیں کہ یہ حمل کو ساقط کر دیتا ہے اور آدمی کو اندھا بنا دیتا ہے اس لئے اس سانپ کو مار ڈالا کرو ؛

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مالک بن اسماعیل حدثنا جریر بن حازم عن نافع عن ابن عمر انہ کان یقتل الحیات فحدثہ ابو لُبَابَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عن قتل جِنَّانِ البیوت فامسک عنھا ؛

۵۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے (جب بھی انہیں موقعہ مل جاتا) پھر ان سے ابو لبابہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے سانپوں کو مارنے سے منع کیا تھا اس لئے انہیں نہ مارا کیجئے ؛

باب ۲۹۹۔ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ دَاءً وَّفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً وَخَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ ؛

۲۹۹۔ اگر کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو لینا چاہیئے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری (کے جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے پر میں (ان جراثیم سے پیدا ہونے والی بیماری کی) شفاء ہوتی ہے اور پانچ جانور موذی ہیں، انہیں حرم میں مارا جا سکتا ہے ؛

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا یزید بن زُرَیع حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فواسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ الْفَارَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَیَّا وَالْغُرَابُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ ؛

۵۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور موذی ہیں، انہیں حرم میں مارا جا سکتا ہے۔ چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور کاٹ لینے والا کتا ؛

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا۔ عبد اللہ بن مسلمۃ اخبرنا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب من قتلھن وھو محرم فلا جناح علیہ العقرب والفارۃ والکلب العقور والغراب والحداۃ ؛

۵۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن دینار نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں بھی مار ڈالے تو اس کے لئے کوئی مضائقہ نہیں، بچھو، چوہا، کاٹ لینے والا کتا، کوا، اور چیل ؛

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا۔ مسدد حدثنا حماد بن زید عن کثیر عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما رفعہ قال خمروا الآنیۃ واوکوا الاسقیۃ واجیفوا الابواب واکفتوا صبیانکم عند العشاء فان للجن انتشارا وخطفۃ واطفئوا المصابیح عند الرقاد فان الفویسقۃ ربما اجترت الفتیلۃ فاحرقت اھل البیت قال ابن جریج وحبیب عن عطاء فان الشیطان ؛

۵۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے کثیر نے ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آپؐ نے فرمایا برتنوں کو ڈھک لیا کرو، مشکیزوں (کے منہ) کو باندھ لیا کرو، دروازے بند کر لیا کرو اور اپنے بچوں کو اپنے پاس جمع کر لیا کرو، شام ہوتے ہی کیونکہ شیطان اسی وقت (روئے زمین پر) پھیلتے ہیں اور دست درازی کرتے ہیں۔ اور سوتے وقت چراغ بجھا لیا کرو، کیونکہ موذی (چوہا) بعض اوقات جلتی بتی کو کھینچ لاتا ہے اور اس طرح گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔ ابن جریج اور حبیب نے عطاء کے واسطہ سے بیان کیا کہ "بعض اوقات شیطان" (بجائے لفظ فویسق بمعنی موذی کے) ؛

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا۔ عبدۃ بن عبد اللہ اخبرنا یحیی بن آدم عن اسرائیل عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غار فنزلت والمرسلات عرفا فانا لنتلقاھا من فیہ اذ خرجت حیۃ من حجرھا فابتدرناھا لنقتلھا فسبقتنا فدخلت فی حجرھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیت شرکم کما وقیتم شرھا۔ وعن اسرائیل عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ مثلہ قال وانا لنتلقاہ من فیہ رطبۃ وتابعہ ابو عوانۃ عن مغیرۃ وقال حفص

۵۴۴۔ ہم سے عبدہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی، انہیں اسرائیل نے، انہیں منصور نے انہیں ابراہیم نے، انہیں علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (مقام منیٰ میں) ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں قیام کئے ہوئے تھے کہ آیت "والمرسلات عرفاً" نازل ہوئی۔ ابھی ہم آں حضورؐ کی زبان مبارک سے اسے سیکھ رہے تھے کہ ایک سانپ ایک سوراخ سے نکلا، ہم اسے مارنے کے لئے آگے بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا اور اپنے سوراخ میں داخل ہو گیا، آنحضورؐ نے اس پر فرمایا، تمہارے ضرر سے وہ اسی طرح، جیسے تم اس کے ضرر سے محفوظ رہے اور اسرائیل سے روایت ہے ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بیان کیا، کہا کہ ہم آں حضورؐ کی زبان سے آیت تازہ

و ابو معاویۃ و سلیمان بن قرم عن الاعمش عن ابراھیم عن الاسود عن عبد اللہ ؛

بتازہ سیکھ رہے تھے اور اس کی متابعت ابو عوانہ نے مغیرہ کے واسطہ سے کی اور حفص، ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ؛

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا نصر بن علی اخبرنا عبد الاعلی حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رَضِیَ اللہ عنہما عن النبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتْ اِمْرَاَۃٌ النَّارَ فِی ھِرَّۃٍ رَبَطَتْھَا فَلَمْ تُطْعِمْھَا وَلَمْ تَدَعْھَا تَاکُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ قال وَحَدَّثَنَا عبید اللہ عن سعید الْمَقْبُرِیِّ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ عن النبی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ؛

۵۷۵۔ ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی انہیں عبد الاعلیٰ نے خبر دی ان سے عبید اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی، اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا، نہ تو اسے کھانے کے لئے دیتی تھی اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ کیڑے مکوڑے کھا کر (اپنی جان بچالے) کہا اور ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اسی طرح ؛

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا اسماعیل بن ابی اویس قَالَ حَدَّثَنِی مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رَضِیَ اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہُ علیہ وسلم قال نزل نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ تحت شَجَرَۃٍ فَلَدَغَتْہُ نَمْلَۃٌ فَاَمَرَ بِجَھَازِہٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِھَا ثُمَّ اَمَرَ بِبَیْتِھَا فَاُحْرِقَ بِالنَّارِ فَاَوْحَی اللہُ اِلَیْہِ فَھَلَّا نَمْلَۃً وَاحِدَۃً ؛

۵۷۶۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروہ انبیاء میں سے ایک نبی ایک درخت کے سائے میں ٹھہرے۔ وہاں انہیں کسی چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اس کے چھتے کو درخت کے نیچے سے نکالنے کا حکم دیا، وہ نکالا گیا، پھر انہوں نے اس کے گھر کو جلا دینے کا حکم دیا اور وہ آگ سے جلا دیا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ آپ نے ایک ہی چیونٹی پر اکتفا کیوں نہیں کیا (جس نے کاٹا تھا، سزا صرف اسے ہی ملنی چاہئے تھی)

باب ۳۰۰۔ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی شرابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ فَاِنَّ فِی اِحْدٰی جَنَاحَیْہِ دَاءً وَفِی الْاُخْرٰی شِفَاءً ؛

۳۰۰۔ جب مکھی کسی کے مشروب میں پڑ جائے تو اسے ڈبو لینا چاہیئے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری (کے جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے میں اس کی شفاء ہوتی ہے ؛

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا خالد بن مَخْلَدٍ حدثنا سلیمان بن بلال قال حَدَّثَنِی عتبۃ بن مسلم قال اخبرنی عبید بن حُنَیْنٍ قال سمعت ابا ھریرۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی شرابِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ ثُمَّ لِیَنْزِعْہُ فَاِنَّ فِی اِحْدٰی جَنَاحَیْہِ

۵۷۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عتبہ بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عبید بن حنین نے خبر دی کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکھی کسی کے مشروب میں پڑ جائے تو اسے ڈبو لینا چاہیئے اور پھر نکال کر پھینک دینا چاہیئے، کیونکہ اس کے ایک پر میں (بیماری کے

دَاءً وَالْاُخْرٰی شِفَاءً ؛

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا الحسن بن الصباح حدثنا اسحاق الازرق حدثنا عوف عن الحسن وابن سيرين عن ابی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قَالَ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ ؛

جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے میں اس کی شفا ہوتی ہے ؛

۵۴۸۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق ارزق نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے حسن اور ابن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فاحشہ عورت کی اس وجہ سے مغفرت ہوگئی تھی کہ وہ ایک کتے کے قریب سے گزر رہی تھی جو ایک کنویں کے قریب کھڑا ہانپ رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پیاس کی شدت کی وجہ سے ابھی مر جائے گا اس عورت نے اپنا جوتا نکالا اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر اس کے لئے پانی نکالا اور کتے کو پانی پلا کر اس کی جان بچائی) تو اس کی مغفرت اسی (عمل) کی وجہ سے ہوگئی تھی ؛

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا علی بن عبد الله حدثنا سفيان قال حفظته من الزهری كما انك ههنا اخبرنی عبيد الله عن ابن عباس عن ابی طلحة رضی الله عنهم عن النبی صلی الله عليه وسلم قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ ؛

۵۴۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے اسی طرح (سن کر) یہ حدیث یاد کی تھی، جیسے تم یہاں موجود ہو (انہوں نے بیان کیا کہ) مجھے عبید اللہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس نے اور انہیں ابو طلحہ رضی اللہ عنہم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے ان گھروں میں نہیں داخل ہوتے جن میں کتا یا تصویر ہو ؛

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بقتل الكلاب ؛

۵۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کو مارنے کا حکم دیا تھا[1] ؛

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا موسٰی بن اسماعيل حدثنا همام عن يحيٰی قَالَ حَدَّثَنِی ابو سلمة ان ابا هريرة رضی الله عنه حدثه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من اَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ ؛

۵۵۱۔ ہم سے موسٰی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے یحیٰی نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کتا پالتا ہے، اس کے عمل نیک سے روزانہ ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے (ثواب) کا کھیت کے لئے

---

[1] آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کے لئے یا گھر بار کی رکھوالی کے لئے کتے پالنے کی اجازت دی تھی، محدثین نے لکھا ہے کہ پاگل یا جو کتے انسانوں کے دشمن ہوں اور کاٹنے کے لئے دوڑتے ہوں انہیں آپ نے مارنے کا حکم دیا تھا، آپ کی مراد تمام کتوں سے نہیں تھی اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی نظر میں کتا ایک بدترین مخلوق ہے اور صرف مجبوریوں کی صورت میں ہی اسے برداشت کیا گیا ہے اس لئے حتی الامکان اسے دور رکھنے کی تاکید کی گئی ہے ؛

یا مویشی کے لئے جو کتے پالے جائیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں ؛

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن مسلمة حَدَّثَنَا سليمان قال اخبرني يزيد بن خصيفة قَالَ اخبرني السائب بن يزيد سمع سفيان بن ابي زُهَيرٍ الشَّنَوِيَّ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ اَنْتَ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ ؛

۵۵۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھے سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ بیان فرما رہے تھے کہ جس نے کوئی کتا پالا، نہ تو پالنے والے کا مقصد کھیت کی حفاظت تھی اور نہ مویشیوں کی، تو روزانہ اس کے عمل خیر میں سے ایک قیراط (ثواب) کی کمی ہو جایا کرے گی، سائب نے پوچھا، کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، انہوں نے فرمایا ہاں، اس قبلہ کے رب کی قسم، (میں نے خود سنا تھا) ؛

كِتَابُ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ !!

ذکر انبیاء علیہم السلام !!

بَابٌ ۳۰۱۔ خَلْقِ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهٖ صَلْصَالٌ۔ طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ۔ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ۔ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْاِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ فَمَرَّتْ بِهٖ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَاَتَمَّتْهُ اَنْ لَا تَسْجُدَ اَنْ تَسْجُدَ ؛

۳۰۱۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش (قرآن مجید میں لفظ) صَلْصَالٌ کے معنی ایسی مٹی کے ہیں جس میں ریت ملایا گیا ہو، اور وہ اس طرح بجنے لگے جیسے پکی ہوئی مٹی بجتی ہے مُنْتِنٌ بولتے ہیں اور اس سے صَلَّ مراد لیتے ہیں (اور اس کا مضاعف صلصل ہے، اسی کے ہم معنی) کہتے ہیں۔ صر الباب اور صرصر (مضاعف کر کے) دروازہ بند کرتے وقت کی آواز کے لئے، جیسے کَبْکَبْتُہٗ، کببتہ کے معنی میں ہے (تضعیف اور بغیر تضعیف کے)۔ (قرآن مجید میں) مَرَّتْ بِهٖ کے معنی یہ ہیں کہ (حوا علیہا السلام)، ایام حمل گزارتی رہیں یہاں تک کہ دن پورے کر لئے۔ اَنْ لَا تَسْجُدَ معنی میں اَنْ تَسْجُدَ کے ہے ؛

بَابٌ ۳۰۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالَ ابن عباس۔ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ، اِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ۔ فِيْ كَبَدٍ۔ فِيْ

۳۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں "۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) " لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ " اِلَّا عليها حَافِظٌ

یا مویشی کے لئے جو کتے پالے جائیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں :

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن مسلمة حَدَّثَنَا سليمان قال اخبرني يزيد بن خصيفة قَالَ اخبرني السائب بن يزيد سمع سفيان بن ابي زُهَيْرٍ الشَّنَوِيَّ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ اَنْتَ سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ قَالَ اِيْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ :

۵۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھے سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ بیان فرمارہے تھے کہ جس نے کوئی کتا پالا، نہ تو پالنے والے کا مقصد کھیت کی حفاظت تھی اور نہ مویشیوں کی، تو روزانہ اس کے عمل خیر میں سے ایک قیراط (ثواب) کی کمی ہوجایا کرے گی، سائب نے پوچھا، کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، انہوں نے فرمایا ہاں، اس قبلہ کے رب کی قسم (میں نے خود سنا تھا) :

كِتَابُ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ !!

ذکر انبیاء علیہم السلام !!

باب ۳۰۱۔ خَلْقَ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَذُرِّيَّتَهٗ صَلْصَالٌ۔ طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ۔ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ۔ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْاِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ فَمَرَّتْ بِهٖ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَاَتَمَّتْهُ اَنْ لَا تَسْجُدَ اَنْ تَسْجُدَ :

۳۰۱۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش (قرآن مجید میں لفظ) صَلْصَالٌ کے معنی ایسی مٹی کے ہیں جس میں ریت ملایا گیا ہو، اور وہ اس طرح بجنے لگے جیسے پکی ہوئی مٹی بجتی ہے مُنْتِنٌ بولتے ہیں اور اس سے صَلَّ مراد لیتے ہیں (اور اس کا مضاعف صلصل ہے، اسی کے ہم معنی) کہتے ہیں۔ صر الباب اور صرصر (مضاعف کرکے) دروازہ بند کرتے وقت کی آواز کے لئے، جیسے کَبْکَبْتُہٗ، کببتہ کے معنی میں ہے (تضعیف اور بغیر تضعیف کے)۔ (قرآن مجید میں) مَرَّتْ بِهٖ کے معنی یہ ہیں کہ (حوا علیہا السلام، ایام حمل گزارتی رہیں یہاں تک کہ دن پورے کرلئے۔ اَنْ لَا تَسْجُدَ معنی میں اَنْ تَسْجُدَ کے ہے :

باب ۳۰۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالَ ابن عباس۔ لَمَّا عَلَيْهَا، حَافِظٌ، اِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ۔ فِيْ كَبَدٍ۔ فِيْ

۳۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) "لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ" اِلَّا عليها حافظ

شِدَّةِ خَلْقٍ وَرِيَاشًا. اَلْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَاظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ. مَا تُمْنُوْنَ النُّطْفَةَ فِي اَرْحَامِ النِّسَاءِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ. اَلنُّطْفَةُ فِي الْاِحْلِيْلِ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوِتْرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. فِي اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ فِي اَحْسَنِ خَلْقٍ. اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ. خُسْرٍ. ضَلَالٍ. ثُمَّ اسْتَثْنٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ. لَازِبٍ. لَازِمٌ. نُنْشِئَكُمْ فِي اَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ نُعَظِّمُكَ. وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَهُوَ قَوْلُهٗ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا. فَاَزَلَّهُمَا فَاسْتَزَلَّهُمَا وَيَتَسَنَّهْ. يَتَغَيَّرْ. اٰسِنٌ. مُتَغَيِّرٌ. وَالْمَسْنُوْنُ. اَلْمُتَغَيِّرُ. حَمَاٍ جَمْعُ حَمَاَةٍ وَهُوَ الطِّيْنُ الْمُتَغَيِّرُ. يَخْصِفَانِ اَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ. يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهٗ اِلٰى بَعْضٍ سَوْاٰتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ هٰهُنَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. اَلْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰى مَالَا يُحْصٰى عَدَدُهٗ. قَبِيْلُهٗ جِيْلُهُ الَّذِيْ، هُوَ مِنْهُمْ:

کے معنی میں ہے (قبیلہ ہذیل کی زبان کے مطابق) فِي كَبَدٍ. بمعنی فِي شِدَّةِ خَلْقٍ. وَرِيَاشًا (حسن کی قرأت کے مطابق، قرأت متواترہ وَرِيْشًا ہے، حسن کی قرأت کے مطابق۔ بمعنی مال۔ دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ رِيَاش اور رِيش ہم معنی ہیں لباس کا جو حصہ اوپر ہو اس کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مَا تُمْنُوْنَ یعنی نطفہ جو عورت کے رحم میں (جاتا ہے) مجاہد نے "اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ" کے متعلق فرمایا (مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ) نطفہ کو پھر دوبارہ احلیل ذکر میں (لوٹا دے) جتنی چیزیں بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں انہیں جوڑا کر کے پیدا کیا، آسمان کا بھی جوڑا بنایا (زمین کو) یکتا ذات صرف اللہ کی ہے فِي اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ بمعنی سب سے عمدہ پیدائش میں (اللہ تعالیٰ انسان کو) عمر کے سب سے ناقص حصے (پیری وضعیفی) میں پہنچا دیتے ہیں (کہ کوئی کام نہیں کر سکتا اور حسنات کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے) سوا ان کے جو ایمان لائے (اور آخر تک اعمال خیر کرتے رہے) خسر بمعنی گمراہی اور بے راہی) پھر "اِلَّا مَنْ اٰمَنَ" سے استثناء کیا (یعنی مومن اس سے مستثنیٰ ہیں) لازب بمعنی لازم نُنْشِئَكُمْ یعنی جس صورت وہیئت میں بھی ہم چاہیں گے۔ نسبح بحمدك" یعنی ہم تیری تعظیم و تنزیہ کرتے ہیں، ابو العالیہ نے کہا ہے کہ آیت فتلقی آدم من ربہ کلمات سے مراد کلمات دعائیہ یہ ہیں "ربنا ظلمنا انفسنا" الخ فَاَزَلَّهُمَا یعنی انہیں لغزش

اور غلطی پر اکسایا یَتَسَنَّهْ بمعنی یتغیر، آسِنٌ بمعنی متغیر، مَسْنُوْنٌ بمعنی متغیر، حَمَاٍ، حَمَاَةٍ کی جمع ہے ایسی مٹی کو کہتے ہیں جس کا رنگ (امتداد زمانہ سے) بدل گیا ہو۔ يَخْصِفَانِ یعنی ملانے لگے، من ورق الجنۃ مطلب یہ ہے کہ پتوں کو ملا کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑنے لگے تھے (تاکہ ستر پوشی کر سکیں) سَوْاٰتِهِمَا شرمگاہ سے کنایہ ہے مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ سے اس موقع پر مراد قیامت تک کا وقت ہے لفظ "حِيْنٌ" عربی محاورہ میں تھوڑی دیر سے لے کر زمانہ کے غیر متناہی سلسلے تک کے لئے بولا جاتا ہے، قَبِيْلُهٗ یعنی وہ طبقہ جس سے اس کا

تعلق ہے !!

۵۵۳ ۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خلق الله آدم وطوله ستون ذراعا ثم قال اذهب فسلم على أولئك من الملائكة فاستمع ما يحيونك تحيتك وتحية ذريتك فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله فزادوه ورحمة الله فكل من يدخل الجنة على صورة آدم فلم يزل الخلق ينقص حتى الآن ۔

۵۵۳ ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ بنائی پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان ملائکہ کو سلام کرو، دیکھو، کن الفاظ سے وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری ذریت کا سلام وجواب ہوگا، آدم علیہ السلام (گئے اور) کہا السلام علیکم ملائکہ نے جواب دیا، السلام وعلیک ورحمۃ اللہ، گویا انہوں نے "ورحمۃ اللہ علیہ" کا اضافہ کیا۔ پس جو کوئی بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی شکل وصورت میں داخل ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے بعد انسانوں میں (حسن وجمال اور طول وعرض کی) کمی ہوتی رہی، تاآنکہ نوبت اس دور تک پہنچی۔

۵۵۴ ۔ حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد حدثنا جرير عن عمارة عن أبي زرعة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر ثم الذين يلونهم على أشد كوكب دري في السماء إضاءة لا يبولون ولا يتغوطون ولا يتفلون ولا يمتخطون أمشاطهم الذهب ورشحهم المسك ومجامرهم الألوة الأنجوج عود الطيب وأزواجهم الحور العين على خلق رجل واحد على صورة أبيهم آدم ستون ذراعا في السماء ۔

۵۵۴ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلا جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں ایسی ہونگی جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے پھر جو لوگ اس کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، نہ تو ان لوگوں کو پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ قضائے حاجت کی، نہ وہ تھوکیں گے نہ ناک سے الائش نکالیں گے ان کے کنگھے سونے کے ہونگے اور پسینہ مشک کی طرح، ان کی انگیٹھیوں میں الوہ یعنی انجوج پڑا ہوا ہوگا، یہ نہایت پاکیزہ عود ہے ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، سب کی صورتیں ایک ہونگی، یعنی اپنے والد آدم علیہ السلام کی صورت پر، ساٹھ گز لمبی، آسمان سے باتیں کرتی ہوئیں۔

۵۵۵ ۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا يحيى عن هشام بن عروة عن أبيه عن زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة أن أم سليم قالت يا رسول الله إن الله لا يستحيي من الحق فهل على المرأة الغسل إذا احتلمت قال

۵۵۵ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے، ان سے (ام المومنین) ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! (قرآن مجید میں ہے کہ) اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا، تو کیا اگر عورت کو احتلام ہو تو اس پر بھی غسل

نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ :

واجب ہوجاتا ہے ؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، بشرطیکہ پانی دیکھ لے! ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر ہنسی آگئی اور فرمانے لگیں اچھا، عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے ؟ آں حضورؐ نے فرمایا (اگر ایسا نہیں ہے) تو پھر بچے میں (ماں کی) شباہت کہاں سے آتی ہے ؛

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ۔ بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ۔ اول اشراط الساعة۔ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ۔ ومن اى شئ يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ ومن اى شئ ينزع الى اخواله فقال رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِيْ بِهِنَّ اٰنِفًا جِبْرِيْلُ فقال فقال عبد اللہ ذاك عدو اليهود مِنَ الْمَلَائِكَةِ فقال رسول اللہ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ الساعة فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَشِيَ الْمَرْاَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَاِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ ثم قال يا رسول اللہ ان اليهود قوم بُهُتٌ ان علموا با سلامى قبل ان تسالهم بَهَتُوْنِيْ عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ ودخل عبد اللہ البيت فقال رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعْلَمُنَا وابن اعلمنا وَاَخْيَرُنَا وَابْنُ اَخْيَرِنَا فقال رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ

۵۵۶ ۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں فزاری نے خبر دی، انہیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو (جو توراۃ اور شریعت موسوی کے نہایت اونچے درجے کے عالم تھے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کی اطلاع ملی تو وہ آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا، جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، قیامت کی سب سے پہلی علامت ؟ وہ کون کھانا ہے جو سب سے پہلے اہل جنت کو کھانے کے لئے دیا جائے گا ؟ اور کس چیز کی وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے ؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے بھی ابھی مجھے آکر اس کی اطلاع دی ہے اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے کہ ملائکہ میں یہی تو یہودیوں کے دشمن ہیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ کی صورت میں ظہور پذیر ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت کی ضیافت کے لئے پیش کیا جائے گا۔ وہ مچھلی کی کلیجی کا ایک منفرد ٹکڑا ہو گا (جو سب سے زیادہ لذیذ اور پاکیزہ ہوتا ہے) اور بچے کی شباہت کا جہاں تک تعلق ہے، تو جب مرد، عورت کے قریب جاتا ہے اس وقت اگر مرد کی منی سبقت کر جاتی ہے تو بچہ اس کی شکل و صورت پر ہوتا ہے لیکن اگر عورت کی منی سبقت کر جاتی ہے تو پھر بچہ عورت کی شکل و صورت پر ہوتا ہے (یہ سن کر) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے " میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں" پھر عرض کیا یا رسول اللہ! یہود حیرت انگیز حد تک جھوٹی قوم ہے اگر آپ کے دریافت کرنے سے پہلے میرے اسلام کے متعلق انہیں علم ہو گیا تو آپ کے سامنے مجھ پر ہر طرح کی تہمتیں دھرنی شروع کر دیں گے (اس لئے ابھی انہیں میرے اسلام کے

إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فقالوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَوَقَعُوْا فِيْهِ ؛

متعلق کچھ نہ بتائیے ! چنانچہ کچھ یہودی آئے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر کے اندر بیٹھ گئے آں حضور نے ان سے دریافت فرمایا تم لوگوں میں عبداللہ بن سلام کون صاحب ہیں ؟ سارے یہودی کہنے لگے، ہم میں سب سے بڑے عالم اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے صاحبزادے، ہم میں سب سے زیادہ بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے صاحبزادے، آں حضور نے ان سے دریافت فرمایا، اگر عبداللہ مسلمان ہو جائیں پھر تمہارا کیا طرز عمل ہوگا ؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے محفوظ رکھے اتنے میں عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور کہا " میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ سب ان کے متعلق کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بدترین اور سب سے بدترین کا بیٹا ! وہیں ساری حقیقت کھل گئی ؛

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا بشر بن محمد اخبرنا عبداللہ اخبرنا معمر عن همام عن ابی هريرةَ رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه يَعْنِي لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا ؛

۵۵۷۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں ہمام نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے (عبدالرزاق کی) روایت کی طرح، یعنی اگر قوم بنی اسرائیل نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑا کرتا اور اگر حوا علیہا السلام نہ ہوتیں تو عورت اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کیا کرتی[1] ؛

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ وَمُوْسٰى بن حزام قالا حدثنا حسين بن علی عن زائدة عن ميسرة الاشجعی عن ابی حازم عن ابی هريرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ ؛

۵۵۸۔ ہم سے ابوکریب اور موسیٰ بن حزام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حسین بن علی نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے، ان سے میسرہ اشجعی نے، ان سے ابوحازم نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کے معاملے میں میری وصیت کا ہمیشہ خیال رکھنا، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے پسلی میں بھی سب سے ٹیڑھا اوپر کا حصہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اسے بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو انجام کار توڑ کے رہے گا اور اگر (اس کی اصلاح و استقامت کی طرف سے بے توجہی برتے گا) اور اسے یونہی چھوڑ دے گا تو پھر وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی، پس عورتوں کے بارے میں میری وصیتوں پر ہمیشہ عامل رہنا (کہ ان کے ساتھ معاملے میں میانہ روی اور سوجھ بوجھ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا) ؛

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عمر بن حفص حَدَّثَنَا الاعمش حَدَّثَنَا زيد بن وهب حَدَّثَنَا عبداللہ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

۵۵۹۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے

---

[1] بنی اسرائیل کو من سلویٰ انعام الٰہی کے طور پر ملا تھا اور انہیں اس کے جمع کر کے رکھنے کی ممانعت کر دی گئی تھی لیکن وہ نہ مانے اور انہوں نے جمع کرنا شروع کر دیا، سزا کے طور پر سلویٰ کا گوشت سڑا دیا گیا اسی طرف حدیث میں اشارہ ہے لیکن اسی طرح سب سے پہلے حضرت حوا علیہا السلام نے شیطان کی سازش کے نتیجہ میں حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے درخت کے کھانے کی ترغیب دی تھی، یہی عادت ان کی اولاد میں بھی منتقل ہوگئی۔ خیانت سے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے ؛

الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُ النَّارَ۔

حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی اور آپ صادق المصدوق تھے کہ انسان کی خلقت اس کے ماں کے پیٹ میں پہلے چالیس دن تک پوری کی جاتی ہے پھر وہ اتنے ہی دنوں تک علقہ و غلیظ اور جامد خون کی صورت میں باقی رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں کے لئے مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ پھر (چوتھے مرحلہ پر) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے پس وہ فرشتہ اس کے عمل، اس کی مدت حیات، روزی، اور یہ کہ سعید ہے یا شقی کو لکھ لیتا ہے اس کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے چنانچہ انسان (زندگی بھر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آجاتی ہے اور وہ جنتیوں جیسے اعمال کرنے لگتا ہے اور جنت میں جاتا ہے اسی طرح ایک شخص جنتیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے اور جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کی کتاب (تقدیر) سامنے آتی ہے اور وہ دوزخیوں کے اعمال شروع کر دیتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا ابو النعمان حَدَّثَنَا حماد بن زید عن عبید اللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ فِی الرَّحِمِ مَلَکًا فَیَقُوْلُ یَارَبِّ نُطْفَۃٌ شَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَیَکْتُبُ کَذٰلِکَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ۔

۵۶۰۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم مادر کے لئے ایک فرشتہ متعین کر دیا ہے، وہ فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! نطفہ ہے، اے رب مضغہ ہے، اے رب، علقہ ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ انہیں پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے، اے رب! یہ مرد ہے یا اے رب! یہ عورت ہے؟ اے رب یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کی روزی کیا ہے؟ اور مدت حیات کتنی ہے؟ چنانچہ اسی کے مطابق ماں کے پیٹ ہی میں سب کچھ فرشتہ لکھ لیتا ہے۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا قیس بن حفص حدثنا خالد بن الحارث حَدَّثَنَا شعبۃ عن ابی عمران الجَوْنِیِّ عن اَنَسٍ یرفعہ اَنَّ اللّٰہَ یقول لِاَھْوَنِ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ اَنَّ لَکَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ کُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ قَالَ نَعَمْ۔ قَالَ فَقَدْ سَاَلْتُکَ مَا ھُوَ اَھْوَنُ مِنْ ھٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِکَ بِیْ فَاَبَیْتَ اِلَّا الشِّرْکَ۔

۵۶۱۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عمران جونی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص سے پوچھے گا جسے جہنم کا سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہوگا کہ اگر دنیا میں تمہاری کوئی چیز ہوتی تو کیا تم اس عذاب سے نجات پانے کے لئے

اسے بدلے میں دے سکتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں، اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ جب تم آدم کی پیٹھ میں تھے تو میں نے تم سے اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا (یوم میثاق میں) کہ میرا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا لیکن (جب تم دنیا میں آئے تو) اسی شرک کا راستہ اختیار کیا۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عمر بن حفص بن غیاث حَدَّثَنَا ابی حَدَّثَنَا الاعمش قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بن مُرَّةَ عن مسروق عن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

۵۶۲۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن مرہ نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی کوئی انسان ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو آدم علیہ السلام کے سب سے پہلے بیٹے (قابیل) کے نامۂ اعمال میں بھی اس قتل کا گناہ لکھا جاتا ہے، کیونکہ قتل کا طریقہ سب سے پہلے اسی نے ایجاد کیا تھا۔

باب ۳۰۳۔ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ

قَالَ وَقَالَ اللیث عن یحیٰی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ رَضِيَ اللّٰهُ عنها قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔ وَقَالَ يحيٰی بن ايوب حَدَّثَنِي يحيٰی بن سعيد بِهٰذَا۔

۳۰۳۔ ارواح ایک جگہ جمع لشکر کی صورت میں تھیں

مصنفؒ بیان کرتے ہیں اور لیث نے روایت بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ارواح ایک جگہ لشکر کی صورت میں تھیں، پس وہاں جن روحوں میں باہم اتفاق واتحاد طبیعت ہوا وہ (اس دنیا میں جسم کے اندر آنے کے بعد بھی) باہم طبیعت اور اخلاق کے اعتبار سے متفق ومتحد رہیں اور جن میں باہم وہاں اجنبیت رہی وہ یہاں بھی مختلف رہیں اور یحییٰ بن ایوب نے کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۳۰۴۔ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّاْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا اَقْلِعِي۔ اَمْسِكِي۔ وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ وقال مجاهد۔ الْجُوْدِيُّ۔ جَبَلٌ بِالْجَزِيْرَةِ دَاْبٌ مِثْلُ حَالٌ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ

۳۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس اپنا رسول بنا کر بھیجا" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (قرآن مجید کی آیت میں) بَادِيَ الرَّاْيِ کے متعلق فرمایا کہ وہ چیز جو ہمارے سامنے (بغیر کسی غور وفکر کے) واضح ہو۔ اَقْلِعِي یعنی روک لو۔ فَارَ التَّنُّوْرُ یعنی پانی اس میں سے ابل پڑے اور عکرمہ نے فرمایا کہ (تنور بمعنی) روئے زمین اور مجاہد نے فرمایا کہ الجُوْدِيُّ جزیرہ کا ایک پہاڑ ہے۔ دَاْبٌ۔ بمعنی حال۔ اور نوح کی خبر کی ان پر تلاوت کیجئے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے

بِاٰيَاتِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ،

قوم! اگر میرا یہاں ٹھہرنا اور اللہ تعالیٰ کی آیات تمہارے سامنے بیان کرنا تمہیں زیادہ ناگوار رہے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد من المسلمین تک۔

باب ۳۰۵ ۔ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ ؛

۳۰۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈراؤ، اس سے پہلے کہ انہیں دردناک عذاب آپکڑے آخر سورہ تک ؛

۵۶۳ ۔ حَدَّثَنَا عبدان اخبرنا عبد الله عن يونس عن الزهري قال سالم وقال ابن عمر رضي الله عنهما قام رسول الله صلى الله عليه وَسَلَّمَ في النَّاس فَاَثْنٰى على الله بما هو اهله ثُمَّ ذكر الدَّجَّال فقال اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ ؛

۵۶۳ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں یونس نے انہیں زہری نے کہ سالم نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب فرمایا پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا بیان کی پھر دجّال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ میں تمہیں دجّال کے فتنے سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ دجّال کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے ؛

۵۶۴ ۔ حَدَّثَنَا ابو نعيم حَدَّثَنَا شيبان عن يَحْيٰى عن ابي سلمة سمعت ابا هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ ؛

۵۶۴ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ میں تمہیں دجّال کے متعلق ایک ایسی بات بتادوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو اب تک نہیں بتائی تھی، وہ کانا ہوگا اور جنت اور جہنم جیسی چیز لائے گا پس جسے وہ جنت کہے گا درحقیقت وہی دوزخ ہوگی اور میں تمہیں اس کے فتنے سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا ؛

۵۶۵ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بن اسماعيل حَدَّثَنَا عبد الواحد بن زياد حدثنا الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ يَجِيْءُ نُوْحٌ وَاُمَّتُهٗ فَيَقُوْلُ

۵۶۵ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن، نوح علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ بَلَّغْتُ فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ فَیَقُوْلُ لِاُمَّتِہٖ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِیٍّ فَیَقُوْلُ لِنُوْحٍ مَنْ یَشْھَدُ لَکَ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُہٗ فَنَشْھَدُ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ وَھُوَ قَوْلُہٗ جَلَّ ذِکْرُہٗ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ والوسط العدل:

دریافت فرمائے گا، کیا (میرا پیغام) تم نے پہنچا دیا تھا۔ نوح علیہ السلام عرض کریں گے میں نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا، اے رب العزت! اب اللہ تعالیٰ ان کی امت سے دریافت فرمائیں گے کیا (نوح علیہ السلام نے) تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، ہمارے پاس آپ کا کوئی نبی نہیں آیا اس پر اللہ تعالیٰ نوح (علیہ السلام سے دریافت فرمائیں گے اس لئے آپ کی طرف سے کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت (کے لوگ میرے گواہ ہیں) چنانچہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے پیغام خداوندی اپنی قوم تک پہنچایا تھا، اور یہی مفہوم اللہ جل ذکرہ کے اس ارشاد کا ہے کہ "اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا، تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو، اور وسط کے معنی درمیانی کے ہیں؛

۵۶۶۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بن نصر حدثنا محمد بن عبید حدثنا ابوحیان عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ قال کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دَعْوَۃٍ فَرُفِعَ الیہ الذراع وکانت تُعْجِبُہٗ فَنَھَسَ مِنْھَا نَھْسَۃً وقال اَنَا سَیِّدُ الْقَوْمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ھَلْ تَدْرُوْنَ بِمَنْ یَجْمَعُ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَیُبْصِرُھُمُ النَّاظِرُ وَیُسْمِعُھُمُ الدَّاعِیْ وَتَدْنُوْ مِنْھُمُ الشَّمْسُ فَیَقُوْلُ بعض الناس اَلَا تَرَوْنَ اِلٰی مَا اَنْتُمْ فِیْہِ اِلٰی مَا بَلَغَکُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰی مَنْ یَّشْفَعُ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ فَیَقُوْلُ بعض الناس اَبُوْکُمْ اٰدَمُ فیاتونہ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اٰدَمُ اَنْتَ ابو البشر خَلَقَکَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِکَۃَ فسجدوا لک واَسْکَنَکَ الْجَنَّۃَ اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْہِ وَمَا بَلَغَنَا فیقول رَبِّیْ غَضِبَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَلَا یَغْضَبُ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ وَنَھَانِیْ عَنِ الشَّجَرَۃِ فَعَصَیْتُہٗ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اذھبوا اِلٰی نُوْحٍ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُوْنَ یَا نُوْحُ اَنْتَ اول

۵۶۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی ان سے ابوحیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت میں شریک تھے آں حضورؐ کی خدمت میں دست کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ کو بہت مرغوب تھا آپؐ نے اس کی ہڈی کا گوشت دانتوں سے نکال کر تناول فرمایا پھر فرمایا کہ میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا تمہیں معلوم ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن) تمام مخلوق کو ایک چٹیل میدان میں جمع کرے گا اس طرح کہ دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا (کیونکہ جگہ برابر ہوگی) اور حجاب کوئی نہ ہوگا) آواز دینے ولے کی آواز ہر جگہ سنی جا سکے گی اور سورج بالکل قریب ہو جائے گا ایک شخص اپنے قریب کے دوسرے شخص سے کہے گا، دیکھتے نہیں کہ سب لوگ کیسی پریشانی میں مبتلا ہیں اور مصیبت کس حد تک پہنچ چکی ہے، کیوں نہ کسی ایسے شخص کی تلاش کی جائے جو رب العزت کی بارگاہ میں ہم سب کی شفاعت کے لئے جائے کچھ لوگوں کا مشورہ ہوگا کہ جدّ امجد آدم علیہ السلام! آپ انسانوں کے جدّ امجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا، اپنی روح آپ کے اندر پھونکی تھی، ملائکہ کو حکم دیا تھا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا اور جنت میں آپ کو (پیدا کرنے کے بعد) ٹھہرایا تھا آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری

الرُّسُلِ اِلٰی اھل الارض وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اَمَا تری الی ما نحن فیہ اَلَا تَری اِلٰی مَا بَلَغَنا اَلَا تَشْفَعُ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ فَیَقُوْلُ رَبِّي غَضِبَ الیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یغضب قبلہٗ مثلہٗ وَلَا یَغْضَبُ بَعْدَہٗ مثلہ نَفْسِی نَفْسِی اِئْتُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَاتُوْنِی فَاَسْجُدُ تَحْتَ العَرْشِ فَیُقَالُ یا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہٗ قال محمد بن عبید اللہ لا احفظ سائرہ ؛

شفاعت کر دیں آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس درجہ الجھن اور پریشانی میں مبتلا ہیں وہ فرمائیں گے کہ (گناہ گاروں پر) اللہ تعالیٰ آج اس درجہ غضبناک ہیں کہ کبھی اتنے غضبناک نہیں ہوئے تھے، اور آئندہ کبھی نہ ہوں گے اور مجھے پہلے ہی درخت (جنت) کے کھانے سے منع کر چکے تھے لیکن میں اس فرمان کو بجالانے میں کوتاہی کر گیا تھا آج تو مجھے اپنی ہی پڑی ہے (نفسی نفسی) تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کرینگے، اے نوح علیہ السلام! آپ (آدم علیہ السلام کے بعد) روئے زمین پر سب سے پہلے نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو "عبدالشکور" کہہ کر پکارا ہے آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ آج ہم کیسی مصیبت و پریشانی میں مبتلا ہیں آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجئے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی اس کے بعد اتنا غضبناک ہوگا، آج تو مجھے خود اپنی ہی فکر ہے (نفسی نفسی) تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں (ان کی شفاعت کے لئے) عرش کے نیچے سجدے میں گر پڑوں گا۔ پھر آواز آئے گی، اے محمد! سر اٹھاؤ اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا، محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ ساری حدیث میں یاد نہ رکھ سکا۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا نصر بن علی بن نصر اخبرنا ابو احمد عن سفیان عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید عن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَھَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مثل قراءۃ العامۃ ؛

۵۶۷۔ ہم سے نصر بن علی بن نصر نے حدیث بیان کی انہیں ابو احمد نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں ابو اسحاق نے، انہیں اسود بن یزید نے اور انہیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آیت) "فہل من مدکر" مشہور قراءت کے مطابق تلاوت کی تھی (ادغام کے ساتھ)

باب ۳۰۶۔ وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ اَلَا تَتَّقُوْنَ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ اللهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَائِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ فَكَذَّبُوْہُ فَاِنَّھُمْ لَمُحْضَرُوْنَ اِلَّا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِیْنَ وَتَرَكْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ قال ابن عباس یُذْکَرُ بِخَیْرٍ سَلٰمٌ عَلٰی اٰلِ یَاسِیْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ یُذْکَرُ عَنْ ابن

۳۰۶۔ اور بے شک الیاس رسولوں میں سے تھے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم (خدا کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرنے سے) ڈرتے کیوں نہیں (خدا کے عذاب سے) تم بعل (بت) کی تو عبادت کرتے ہو۔ اور سب سے اچھے پیدا کرنے والے کی عبادت سے اعراض کرتے ہو، اللہ ہی تمہارا رب ہے اور تمہارے آباء اجداد کا بھی۔ لیکن ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا پس بے شک وہ سب لوگ (عذاب کے لئے) حاضر کئے جائیں گے، سوا اللہ کے ان بندوں کے جو مخلص تھے (کہ انہیں جنت

مسعود و ابن عباس اَنَّ الیاس ھُوَ اِدْرِیْسُ ؛

میں داخل کیا جائے گا ، اور ہم نے بعد میں آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر چھوڑا ہے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (تركنا عليه فی الآخرین کے متعلق، فرمایا کہ بھلائی کے ساتھ انہیں یاد کیا جاتا رہے گا ، سلامتی ہو الیاسین (الیاس علیہ السلام اوران کے متبعین) پر ، بے شک ہم اسی طرح مخلصین کو بدلہ دیتے ہیں ، بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے۔ ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ الیاس ، ادریس علیہ السلام کا نام تھا ؛

باب ۳۰۷ - ذِكْرُ ادريس عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلُ اللهِ تَعالىٰ وَهُوَ جَدُّ اَبِی نوحٍ وَ يُقَالُ جَدُّ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ط قَالَ عَبْدَانُ اخبرنا عبد الله اخبرنا عبد الله اخبرنا يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۳۰۷ - ادریس علیہ السلام کا تذکرہ آپ نوح علیہ السلام کے والد کے دادا تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خود نوح علیہ السلام کے دادا تھے ، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور ہم نے ان کو بلند مکان (آسمان) پر اٹھا لیا تھا ، عبدان نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ نے خبر دی ، انہیں یونس نے خبر دی اور انہیں زہری نے ؛

۵۶۸ - **حَدَّثَنَا** احمد بن صالح حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُس عن ابن شهاب قال قال انس كَانَ ابوذر رضی الله عنه يحدث ان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبرئيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيمَانًا وَافرغها فِي صَدْرِي ثُمَّ اطبقه ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي اِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا جِبْرِيلُ فَقَالَ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ اِذَا رجلٌ عَنْ يَمِينِهِ اَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ اَسْوِدَةٌ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَاَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ

۵۶۸ - ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، میرے گھر کی چھت کھولی گئی (شب معراج میں) میرا قیام ان دنوں میں مکہ میں تھا ، پھر جبریلؑ اترے اور میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا ، اسے میرے سینے میں انڈیل دیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چلے۔ جب آسمان دنیا پر پہنچے ، تو جبریلؑ علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھولو پوچھا کہ کون صاحب ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ جبریل ! پھر پوچھا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے ؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا ؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اب دروازہ کھلا ، جب ہم آسمان پر پہنچے تو وہاں ایک بزرگ سے ہماری ملاقات ہوئی کچھ انسانی روحیں ان کے دائیں طرف تھیں اور کچھ بائیں طرف ، جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رو پڑتے ، انہوں نے کہا خوش آمدید ، صالح نبی اور صالح بیٹے ! میں نے پوچھا جبریل ، یہ کون صاحب ہیں ؟ تو

الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ
ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى ثُمَّ عَرَجَ
بِي جِبْرِيْلُ حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ
لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ
الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ فِي
السَّمٰوٰتِ اِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ
وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ
ذَكَرَ اَنَّهُ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمٰوٰتِ الدُّنْيَا وَاِبْرَاهِيْمَ
فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِاِدْرِيْسَ
قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ
مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى
فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ
قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ
بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ
هٰذَا قَالَ عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ
وَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا
يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى
ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ
بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلَاةً
فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى
مَا الَّذِي فَرَضَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ
خَمْسِيْنَ صَلَاةً قَالَ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ
لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ
شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ
فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى
مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ
اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ رَبِّي

انہوں نے بتایا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو انسانی روحیں ان کے
دائیں اور بائیں طرف تھیں ان کی اولاد (بنی آدم) کی روحیں تھیں،
ان میں جو روحیں دائیں طرف تھیں، وہ جنتی تھیں اور جو بائیں طرف
تھیں وہ دوزخی تھیں اس لئے جب وہ دائیں طرف دیکھتے تھے تو وہ
مسکراتے تھے اور جب بائیں طرف دیکھتے تھے تو روتے تھے، پھر جبرئیل
علیہ السلام مجھے اوپر لے کر چڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے اس
آسمان کے داروغہ سے بھی انہوں نے کہا کہ دروازہ کھولو انہوں نے
بھی اسی طرح کے سوالات کئے جو پہلے آسمان پر ہو چکے تھے پھر دروازہ
کھولا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے تفصیل
بتایا کہ آں حضورؐ نے مختلف آسمانوں پر ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور
ابراہیم علیہ السلام کو پایا لیکن انہوں نے ان انبیاء کرام کے مراتب
کی کوئی تعیین نہیں کی صرف اتنا کہا کہ آں حضورؐ نے آدم علیہ السلام
کو آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر پایا اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے پر۔
اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب جبریل علیہ السلام،
ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا، خوش آمدید
صالح نبی اور صالح بھائی! میں نے جبریل سے پوچھا، یہ کون صاحب
ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں پھر میرا گزر موسیٰ
علیہ السلام کے قریب سے ہوا تو انہوں نے بھی کہا کہ خوش آمدید،
صالح نبی اور صالح بھائی! میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ جبرئیل
علیہ السلام نے بتایا کہ موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں عیسیٰ علیہ السلام
کے پاس سے گزرا انہوں نے بھی کہا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح
بھائی، میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ تو بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام
پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا خوش
آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے، میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب
ہیں؟ جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، ابن شہاب زہری نے
بیان کیا اور مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابو حبہ انصاری
رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
پھر مجھے اوپر لے کر چڑھے اور میں اتنے بلند مقام پر پہنچ گیا جہاں
سے قلم کے لکھنے کی آواز صاف سننے لگا تھا ابن حزم نے بیان کیا

فقال هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَى بِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَنَابِذُ اللُّؤْلُؤُ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ ؛

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نمازیں مجھ پہ فرض کیں میں اس فریضہ کے ساتھ واپس ہوا اور جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر کیا چیز فرض کی گئی ہے ؟ میں نے جواب دیا کہ پچاس وقت کی نمازیں ان پر فرض ہوئی ہیں ، انہوں نے کہا کہ آپ اپنے رب سے مراجعت کیجئے کیونکہ آپ کی امت میں اتنی نمازوں کی طاقت نہیں ہے چنانچہ میں واپس ہوا اور رب العزت کے حضور میں مراجعت کی ، اس کے نتیجے میں اس کا ایک حصہ کم ہوگیا پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے مراجعت کیجئے (اور مزید کمی کرائیے) پھر انہوں نے (پہلی تفصیلات کا) ذکر کیا کہ رب العزت نے ایک حصہ کی کمی کر دی۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں خبر کی ، انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے مراجعت کیجئے ، کیونکہ آپ کی امت میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے میں پھر واپس ہوا اور اپنے رب سے مراجعت کی ، اللہ تعالیٰ نے اس مرتبہ فرمایا کہ نمازیں پانچ وقت کی کر دی گئیں اور ثواب پچاس نمازوں کا ہی باقی رکھا گیا ، ہمارا قول بدلا نہیں کرتا ، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے اب بھی اسی پر زور دیا کہ اپنے رب سے آپ کو مراجعت کرنی چاہیئے ، لیکن میں نے کہا کہ مجھے رب العزت سے شرم آتی ہے (بار بار درخواست کرتے ہوئے) پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر آگے بڑھے اور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس لائے جہاں مختلف قسم کے رنگ محیط تھے ، مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی ، اس کے بعد مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ موتی کے قبے بنے ہوئے ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے ؛

باب ۳۰۸ - قول الله تعالى - وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ

وقوله إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ إِلَى قوله كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ فيه عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ عن عائشة عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۳۰۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو (نبی بنا کر بھیجا) انہوں نے کہا ، اے قوم اللہ کی عبادت کرو " اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ " جب ہود نے اپنی قوم کو ریت کے مرتفع اور مستطیل سلسلوں میں (جہاں ان کی قوم رہتی تھی) ڈرایا " اللہ تعالیٰ کے ارشاد " یوں ہی ہم بدلہ دیتے ہیں ، مجرم قوموں کو " تک " اس باب میں عطاء اور سلیمان کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے بحوالہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے ؛

باب ۳۰۹ - قول الله عز وجل وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ شَدِيدَةٍ عَاتِيَةٍ

قال ابن عيينة - عتت على الخزان سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا مُتَتَابِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ

۳۰۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " لیکن قوم عاد تو انہیں ایک نہایت سخت قسم کی آندھی سے ہلاک کیا گیا جو بڑی ہی غضب ناک تھی " ابن عیینہ نے (آیت کے لفظ عاتیہ کی تشریح میں فرمایا کہ (ای) عتت علی الخزان " جوان پر متواتر سات رات اور آٹھ دن تک مسلط رہی تھی " (آیت میں لفظ حسوما بمعنی) متتابعۃ

اصولها فهل ترى لهم من باقية۔ بقية۔ سہے۔" پس تو اس قوم کو وہاں یوں گرا ہوا دیکھتا ہے کہ گویا گری ہوئی کھجور کے تنے پڑے ہیں، سو کیا تجھ کو ان میں سے بچا ہوا کچھ نظر آتا ہے" باقیہ بمعنی بقیہ:

۵۶۹۔ حدثنا محمد بن عرعرة قال حدثنا شعبة عن الحكم عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور قال قال ابن كثير عن سفيان عن ابيه عن ابن ابي نعم عن ابي سعيد رضي الله عنه قال بعث علي رضي الله عنه الى النبي صلى الله عليه وسلم بذهيبة فقسمها بين الاربعة الاقرع بن حابس الحنظلي ثم المجاشعي۔ وعيينة بن بدر الفزاري۔ وزيد الطائي ثم احد بني نبهان وعلقمة بن علاثة العامري ثم احد بني كلاب فغضبت قريش والانصار قالوا يعطي صناديد اهل نجد ويدعنا قال انما اتألفهم فاقبل رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناتي الجبين كث اللحية محلوق الراس فقال اتق الله يا محمد فقال من يطع الله اذا عصيت ايأمنني الله على اهل الارض فلا تامنوني فسأله رجل قتله احسبه خالد بن الوليد فمنعه فلما ولى قال ان من ضئضئ هذا او في عقب هذا قوم يقرؤن القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن انا ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد:

۵۶۹۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (غزوہ خندق کے موقعہ پر) پروا ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد پچھوا ہوا سے ہلاک کی گئی تھی (مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے) کہا کہ ابن کثیر نے بیان کیا ان سے سفیان نے ان سے ان کے والد نے ان سے ابن ابی نعیم نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے (یمن سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا تو آں حضورؐ نے اسے چار حضرات میں تقسیم کر دیا، اقرع بن حابس حنظلی ثم المجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، زید طائی، جو بعد میں بنو نبہان میں شامل ہو گئے تھے اور علقمہ بن علاثہ عامری جو بعد میں بنو کلاب میں شامل ہو گئے تھے اس پر قریش اور انصار نے ناگواری محسوس کی اور کہنے لگے کہ آں حضورؐ نے نجد کے سرداروں کو دیا لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں صرف ان کی تالیف قلب کے لئے انہیں دیتا ہوں۔ پھر ایک شخص سامنے آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار بھدے طریقے پر ابھرے ہوئے تھے، پیشانی بھی اٹھی ہوئی تھی۔ ڈاڑھی بہت گھنی تھی اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈریئے، صلی اللہ علیہ وسلم آں حضورؐ نے فرمایا اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کرنے لگوں گا تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے روئے زمین پر امین بنا کر بھیجا ہے لیکن کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ اس شخص کی اس گستاخی پر ایک صحابی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی میرا خیال ہے کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے لیکن آں حضورؐ نے انہیں اس سے روک دیا۔ پھر جب وہ شخص وہاں سے چلنے لگا تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے یا (آپؐ نے فرمایا کہ) اس شخص کے بعد (اسی کی قوم سے) ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو قرآن کی تلاوت تو کرے گی لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہی تو میں اس کا اس طرح استیصال کروں گا جیسے قوم عاد کا استیصال (عذاب

الہی سے) ہوا تھا۔

۵۷۰۔ حدثنا۔ خالد بن یزید حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن الاسود قال سمعت عبد اللہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فھل من مدکر:

۵۷۰۔ ہم سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے، کہا کہ میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ آیت " فھل من مدکر " کی تلاوت فرما رہے تھے:

باب ۳۱۰۔ قصۃ یاجوج وماجوج:

وقول اللہ تعالیٰ قالوا یاذا القرنین، إن یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض:

۳۱۰۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " انہوں نے کہا کہ اے ذو القرنین، یاجوج اور ماجوج زمین پر فساد مچاتے ہیں:

باب ۳۱۱۔ قول اللہ تعالیٰ ویسئلونک

عن ذی القرنین۔ قل سأتلو علیکم منہ ذکرا إنا مکنا لہ فی الارض وآتیناہ من کل شیء سببا فاتبع سببا الی قولہ ائتونی زبر الحدید واحدھا۔ زبرۃ وھی القطع حتی إذا ساوی بین الصدفین یقال عن ابن عباس الجبلین والسدین۔ الجبلین۔ خرجا اجرا قال انفخوا حتی إذا جعلہ نارا قال آتونی افرغ علیہ قطرا۔ اصبب علیہ رصاصا ویقال الحدید، ویقال الصفر وقال ابن عباس النحاس۔ فما اسطاعوا ان یظھروہ۔ یعلوہ استطاع استفعل من اطعت لہ فلذلک فتح اسطاع یسطیع وقال بعضھم استطاع یستطیع وما استطاعوا لہ نقبا قال ھذا رحمۃ من ربی فاذا جاء وعد ربی جعلہ دکا۔ الزقہ بالارض۔ وناقۃ دکاء۔ لاسنام لھا والدکداک من الارض مثلہ حتی صلب من الارض وتلبد وکان وعد

۳۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور آپ سے ذو القرنین کے متعلق یہ لوگ پوچھتے ہیں آپ کہیے کہ ان کا ذکر میں ابھی تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں ہم نے انہیں زمین پر حکومت دی تھی اور ہم نے ان کو ہر طرح کا سامان دیا تھا پھر وہ ایک راہ پر ہو لئے " اللہ تعالیٰ کے ارشاد " تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ " تک زبر کا واحد زبرۃ ہے اور ٹکڑے کو کہتے ہیں۔ " یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں کے درمیان کو برابر کر دیا " ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (بین الصدفین کی تفسیر میں) منقول ہے کہ " دو پہاڑوں کے درمیان " اور السدین (الصدفین کی دوسری قرأت) بھی الجبلین (دو پہاڑ) کے معنی میں ہے۔ خرجا بمعنی اجر عظیم (دونوں پہاڑوں کے سروں کے درمیان کو برابر کرنے کے بعد) " ذو القرنین نے (عملہ سے) کہا کہ اب دھونکو، یہاں تک کہ جب اسے آگ بنا دیا تو کہا کہ اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ کہ میں اس پر ڈال دوں (افرغ علیہ قطرا کے معنی ہیں کہ) میں اس پر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دوں (قطر کے معنی) بعض نے لوہے (پگھلے ہوئے) سے کئے ہیں اور بعض نے پیتل سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے معنی تانبا

رَبِّیْ حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ. حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ قَالَ قتادة. حدب. اكمة. قال رجل للنبی صلی اللّٰہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ البرد المحبر قال رأيته ؛

بتایا ہے" سو قوم یاجوج و ماجوج کے لوگ (اس سد کے بعد) نہ اس پر چڑھ سکتے تھے (یظھروہ بمعنی) یعلوہ استطاع اطعت لہ سے استفعال کا صیغہ ہے اسی لئے اسطاع یسطیع (کے ہمزہ کو تا کے حذف کے بعد) فتح کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، لیکن بعض حضرات اسے استطاع یستطیع ہی پڑھتے ہیں۔" اور نہ وہ اس میں نقب ہی لگا سکتے ہیں، ذوالقرنین نے کہا کہ یہ بھی میرے پروردگار کی ایک رحمت ہی ہے پھر جب میرے پروردگار کا وعدہ آپہنچے گا تو وہ اسے ڈھا کر برابر کر دے گا" یعنی اسے زمین کے برابر کر دے گا، اسی سے بولتے ہیں" ناقۃ دکاء" جس اونٹ کے کوہان نہ ہو، اور الدکداک من الارض. زمین کی اس ہموار سطح کو کہتے ہیں جو خشک ہو چکی ہو اور کہیں سے اٹھی ہوئی نہ ہو۔" اور میرے پروردگار کا ہر وعدہ برحق ہے اور اس روز ہم انہیں ایک کو دوسرے سے گڈمڈ کر دیں گے" یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے نکلنے لگیں گے" قتادہ نے بیان کیا کہ "حدب" بمعنی ٹیلہ ہے ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے سدِ سکندری کو منقش چادر کی طرح دیکھا ہے تو آں حضورؐ نے فرمایا، اچھا تم اسے دیکھ چکے ہو۔

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير ان زينب ابنة ابی سلمة حدثته عن ام حبيبة بنت ابی سفيان عن زينب ابنة جحش رضی اللّٰه عنهن ان النبی صلی اللّٰه عليه وسلم دخل عليها فزعا يقول لا اله الا اللّٰه ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل هذه وحلق باصبعه الابهام والتی تليها قالت زينب ابنة جحش فقلت يا رسول اللّٰه انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث ؛

۵۷۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، ان سے ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے ان سے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے آپ گھبرائے ہوئے تھے، پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، عرب میں اس شر کی وجہ سے تباہی مچ جائے گی جس کے دن اب قریب آنے کو ہیں آج یاجوج و ماجوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کر لیا ہے، پھر آں حضورؐ نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقہ بنا کر بتایا ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں گے کہ ہم میں صالح اصحاب بھی موجود ہوں گے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، جب فسق و فجور بڑھ جائے گا۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مسلم بن ابراهيم حدثنا وهيب حدثنا ابن طاؤس عن ابيه عن ابی

۵۷۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی ان سے

هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فتح الله من ردم ياجوج وماجوج مثل هذا وعقد بيده تسعين ؃

ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے یاجوج وماجوج کی دیوار سے اتنا کھول دیا ہے پھر آپؐ نے اپنی انگلیوں سے نوے کے عدد کی طرح کر کے واضح کیا ؃

۵۷۳ - حدثني اسحاق بن نصر حدثنا ابو اسامة عن الاعمش حدثنا ابو صالح عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تعالى يا آدم فيقول لبيك وسعديك والخير في يديك فيقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين فعنده يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد قالوا يا رسول الله واينا ذلك الواحد قال ابشروا فان منكم رجلا ومن ياجوج وماجوج الفا ثم قال والذي نفسي بيده اني ارجو ان تكونوا ربع اهل الجنة فكبرنا فقال ارجو ان تكونوا ثلث اهل الجنة فكبرنا فقال ارجو ان تكونوا نصف اهل الجنة فكبرنا فقال ما انتم في الناس الا كالشعرة السوداء في جلد ثور ابيض او كشعرة بيضاء في جلد ثور اسود ؃

۵۷۳ - مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم! آدم علیہ السلام عرض کریں گے، ہر وقت میں آپ کی اطاعت وبندگی کے لئے حاضر ہوں، ساری بھلائیاں صرف آپ ہی کے قبضے میں ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو باہر نکالو، آدم علیہ السلام عرض کریں گے، اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے! اس وقت (کی ہولناکی کا اور وحشت کا یہ عالم ہوگا کہ) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل ساقط کر دے گی اس وقت تم (خوف ووحشت کی وجہ سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے" صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! (ایک ہزار میں سے) وہ ایک شخص (جنت کا مستحق) ہم میں سے کون ہوگا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار (جہنم میں جانے والے) یاجوج وماجوج کی قوم سے ہوں گے، پھر آں حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مجھے توقع ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام اہل جنت کے چوتھائی ہوں گے اس پر ہم نے (خوشی میں) اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ تم تمام اہل جنت کا ایک تہائی ہوگے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپؐ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ تم لوگ تمام اہل جنت کے نصف ہوگے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہوگے جتنے کسی سفید بیل کے جسم پر سیاہ بال ہوتے ہیں یا جتنے کسی سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں ؃

باب ۳۱۲ - قول الله تعالى واتخذ الله ابراهيم خليلا وقوله ان ابراهيم كان امة قانتا وقوله ان ابراهيم

۳۱۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور اللہ نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بے شک ابراہیمؑ (تمام عمدہ خصائل کے جامع ہونے کی حیثیت سے)

لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ وَقَالَ ابو ميسرة الرحيم بلسان الحبشة ۔

ایک امت تھے اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرماں بردار"۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بے شک ابراہیمؑ نہایت نرم طبیعت اور بڑے ہی بردبار تھے"۔ ابو میسرہ نے کہا کہ (اواہ) حبشی زبان میں رحیم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔

۵۷۴۔ حدثنا محمد بن كثير اخبرنا سفيان حدثنا المغيرة بن النعمان قال حدثني سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انكم محشورون حفاة عراة غرلا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين واول من يكسى يوم القيامة ابراهيم وان اناسا من اصحابي يؤخذ بهم ذات الشمال فاقول اصحابي اصحابي فيقول انهم لم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم فاقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم الى قوله الحكيم ۔

۵۷۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ حشر میں ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ" جیسا کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ ایسے ہی لوٹائیں گے، یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ ہے جس کو ہم پورا کرکے رہیں گے"۔ اور انبیاء میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ اور میرے اصحاب میں سے بعض کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو میں پکار اٹھوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی وفات کے بعد ان لوگوں نے پھر کفر اختیار کر لیا تھا[1]، اس وقت میں بھی وہی جملہ کہوں گا جو عبد صالح (عیسیٰ علیہ السلام) کہیں گے کہ" جب تک میں ان کے ساتھ تھا ان پر نگراں تھا اللہ تعالیٰ کے ارشاد الحکیم تک ۔

۵۷۵۔ حدثنا اسماعيل بن عبد الله قال اخبرني اخي عبد الحميد عن ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلقى ابراهيم اباه آزر يوم القيامة وعلى وجه آزر قترة وغبرة فيقول له ابراهيم الم اقل لك لا تعصني ،

۵۷۵۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میرے بھائی عبدالحمید نے خبر دی، انہیں ابن ابی ذئب نے، انہیں سعید مقبری نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آذر سے قیامت کے دن جب ملیں گے تو ان کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہو گا۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری رسالت کی مخالفت نہ کیجئے

---

[1] یہ دیہات کے وہ سخت دل اور اکھڑ بدوی ہوں گے جو برائے نام اسلام میں داخل ہو گئے تھے اور آنحضورؐ کی وفات کے ساتھ ہی پھر مرتد ہو گئے تھے اور اسلام کے خلاف صف آراء ہوئے تھے۔ چنانچہ ایسے بہت سے بدوی عربوں کا ذکر تاریخ میں موجود ہے جو یا تو منافق تھے اور اسلام کے غلبہ سے خوف زدہ ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے، یا پھر برائے نام اسلام میں داخل ہو کر مسلمان ہو گئے تھے اور انہوں نے اسلام سے کبھی کوئی دلچسپی سرے سے لی ہی نہیں تھی ایسے کمزور ایمان مسلمانوں کا ہی ایک طبقہ وہ تھا جو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ہی مرتد ہوا اور خلافت اسلامیہ کے خلاف جنگ کی۔ پھر شکست کھائی یا قتل کئے گئے۔ معتمد اور مشہور صحابہ میں سے کوئی بھی اس حدیث کا مصداق نہیں اور بحمداللہ ان میں سے ہر ایک کی زندگی کے اوراق آئینے کی طرح صاف اور واضح ہیں ۔

فَيَقُولُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُولُ اِبْرَاهِيْمُ يَارَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنِي اَنْ لَّا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ ؛

وہ کہیں گے کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ اے رب! آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کریں گے آج اس رسوائی سے بڑھ کر اور کون رسوائی ہوگی کہ میرے والد (آپ کی رحمت سے) سب سے زیادہ دور ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے پھر کہا جائے گا کہ اے ابراہیم تمہارے قدموں کے نیچے کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا ہوا وہاں پڑا ہوگا اور پھر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا ؛

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال اخبرني عمرو ان بُكَيْرًا حدثه عن كُرَيْبٍ مولى ابن عباس ان ابن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البيت فوجد فيه صورة ابراهيم وصورة مريم فقال اَمَا لَهُمْ فقد سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهٗ يَسْتَقْسِمُ ؛

۵۷۶۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے بکیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن عباس کے مولیٰ کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں ابراہیم علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصویریں دیکھیں، پھر آپ نے فرمایا کہ قریش کو کیا ہو گیا ہے حالانکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویریں رکھی ہوں، یہ ابراہیم علیہ السلام کی تصویر ہے اور وہ بھی پانسے پھینکتے ہوئے ؛

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بن مُوْسٰى اخبرنا هشام عن معمر عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ان النبي صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما رای الصُّوَرَ فِي البيت لم يدخل حتى امر بها فَمُحِيَتْ ورای ابراهيم واسماعيل عليهما السلام بِاَيْدِيْهِمَا الازلام فقال قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْاَزْلَامِ قَطُّ ؛

۵۷۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں ہشام نے خبر دی، انہیں معمر نے، انہیں ایوب نے، انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اندر اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک وہ مٹا نہ دی گئیں، اور آپ نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں تیر (پانسے کے) تھے تو آپ نے فرمایا، اللہ ان پر بربادی لائے، واللہ، ان حضرات نے کبھی تیر (پانسے کے) نہیں پھینکے تھے ؛

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بن عبد اللّٰه حَدَّثَنَا يحيى بن سعيد حدثنا عبيد اللّٰه قَالَ حَدَّثَنِي سعيد بن ابي سعيد عن ابيه عن ابي هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ فَقَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا

۵۷۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا جو سب سے زیادہ پرہیزگار

نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا قال ابُو اسامة وَمُعْتَمِرٌ عن عبيد الله عن سعيد عن ابی هريرة عن النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

ہو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم آں حضورؐ سے اس کے متعلق نہیں پوچھتے آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ، بن خلیل اللہ (سب سے زیادہ شریف ہیں) صحابہ نے کہا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھتے آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا، عرب کے خانوادوں کے متعلق تم پوچھنا چاہتے ہو، جو جاہلیت میں شریف تھے، اسلام میں بھی وہ شریف ہیں (بلکہ اس سے بڑھ کر) جب کہ دین کی سمجھ انہیں آ جائے۔ ابو اسامہ اور معتمر نے عبید اللہ کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے :

۵۷۹ - حَدَّثَنَا مؤمل حدثنا اسماعيل حدثنا عوفٌ حَدَّثَنَا ابو رجاء حدثنا سمرة قال قال رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وسلم أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا وَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۵۷۹ - ہم سے موئل نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات میرے پاس (خواب میں) دو فرشتے (جبرائیل ومیکائیل) آئے پھر یہ دونوں حضرات مجھے ساتھ لے کر ایک لمبے بزرگ کے پاس گئے وہ اتنے لمبے تھے کہ ان کا سر میں نہیں دیکھ پاتا تھا اور یہ ابراہیم علیہ السلام تھے :

۵۸۰ - حَدَّثَنَا بيان بن عمرو حدثنا النضر اخبرنا ابن عون عن مجاهد أَنَّهُ سمع ابن عباس رَضِيَ اللهُ عنهما وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ اولك ف ر قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسٰى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِنْحَدَرَ فِي الْوَادِي :

۵۸۰ - ہم سے بیان عمرو نے حدیث بیان کی ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عون نے خبر دی، انہیں مجاہد نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ کے سامنے دجال کا لوگ تذکرہ کر رہے تھے کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "کافر" یا (یوں لکھا ہوگا) "ک، ف، ر" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آں حضورؐ سے میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی، البتہ آپ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی کہ ابراہیم علیہ السلام (کی شکل و وضع معلوم کرنے) کے لئے تم اپنے صاحب کو دیکھ سکتے ہو[1]، اور موسیٰ علیہ السلام میانہ قد، گندم گوں، ایک سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی جیسے میں انہیں اس وقت بھی وادی میں اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں :

۵۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بن سعيد حدثنا مغيرة بن عبد الرحمن القُرَشِيُّ عن ابی الزناد عن الْأَعْرَجِ عن ابی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۵۸۱ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن القرشی نے حدیث بیان کی ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی

[1] صاحبکم کے لفظ سے اشارہ آں حضورؐ نے اپنی ذاتِ مبارک کی طرف کیا تھا، کیوں کہ آں حضورؐ ابراہیم علیہ السلام سے بہت زیادہ مشابہ تھے :

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السلام وَھُوَ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً بِالْقَدُوْمِ ؛

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسّی سال کی عمر میں ختنہ کرایا تھا، مقام قدوم میں ؛

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد بالقدوم مُخَفَّفَۃً تابعہ عبدالرحمٰن بن اسحاق عن ابی الزناد تابعہ عجلان عن ابی ھریرۃ ورواہ محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ

۵۸۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبردی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی "بالقدوم" بالتخفیف اس روایت کی متابعت عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ابوالزناد کے واسطہ سے کی ہے۔ ان کی (عبدالرحمٰن بن اسحاق یا شعیب کی) متابعت عجلان نے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے، اور محمد بن عمرو نے اس کی روایت ابوسلمہ سے کی ہے ؛

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا سعید بن تَلِیْدٍ الرُّعَیْنِیُّ اَخْبَرَنَا ابن وھب قال اخبرنی جریر بن حازم عن ایوب عن مُحَمَّدٍ عن ابی ھریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاھِیْمُ اِلَّا ثَلٰثًا ؛

۵۸۳۔ ہم سے سعید بن تلید رعینی نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی انہیں ایوب نے انہیں محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے توریہ[۱] (کذب) تین مرتبہ کے سوا اور کبھی نہیں کیا ؛

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا محمد بن محبوب حَدَّثَنَا حماد بن زید عن ایوب عن محمد عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلَّا ثَلَاثَ کَذَبَاتٍ ثِنْتَیْنِ مِنْھُنَّ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُہٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُہٗ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا۔ وَقَالَ بَیْنَا ھُوَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَارَۃُ اِذْ اَتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ ھٰھُنَا رَجُلًا مَعَہُ امْرَاَۃٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَسَاَلَہٗ عَنْھَا فَقَالَ مَنْ ھٰذِہٖ قَالَ

۵۸۴۔ ہم سے محمد بن محبوب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا، دو ان میں سے خالص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے تھے ایک تو ان کا فرمانا (بطور توریہ کے) کہ "میں بیمار ہوں" اور دوسرا ان کا یہ فرمانا کہ "بلکہ یہ کام تو ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے" اور بیان کیا کہ ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام اور سارہ رضی اللہ عنہا ایک ظالم بادشاہ کی حدود سلطنت سے گزر رہے تھے بادشاہ کو اطلاع ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوبصورت

---

[۱] توریہ کا مفہوم یہ ہے کہ واقعہ کچھ اور ہو، لیکن کوئی شخص کسی خاص مصلحت کی وجہ سے اسے ذو معنیین الفاظ کے ساتھ اس انداز میں بیان کرے کہ مخاطب اصل واقعہ کو نہ سمجھ سکے بلکہ اس کا ذہن خلاف واقعہ چیز کی طرف منتقل ہو جائے۔ شریعت نے بعض حالات میں اس کی اجازت دی ہے، چونکہ حقیقت کے اعتبار سے یہ ایک طرح کی مغالطہ دہی ہے، اس لئے حدیث میں اس کے لئے کذب (جھوٹ) کا لفظ استعمال کیا گیا۔ حدیث تفصیل کے ساتھ آ رہی ہے ؛

[۲] روایتوں میں اختلاف ہے بعض روایتوں میں "قدُّوم" دال کے تشدید کے ساتھ آیا ہے اور بعض روایتوں میں دال کی تخفیف کے ساتھ، دال کی تخفیف کے ساتھ اگر پڑھا جائے تو بڑھئی کا آلہ (بسولہ) بھی مراد ہو سکتا ہے ویسے یہ مختلف مقامات کا نام بھی ہے اور اگر تشدید کے ساتھ پڑھا جائے تو یقینی طور پر کسی مقام کا نام ہی ہوگا ؛

أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا، أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ فِي نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ۔

ترین عورت ہے بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا آدمی بھیجکر انہیں بلوایا اور سارہ رضی اللہ عنہا کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں ؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری بہن (دینی رشتے کے اعتبار سے پھر آپ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں میرے اور تمہارے سوا اور کوئی بھی مؤمن نہیں ہے اور اس بادشاہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ تم میری بہن ہو (دینی اعتبار سے) اس لئے اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا بنوں، پھر اس ظالم نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور جب آپ اس کے پاس گئیں تو اس نے آپ کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا، لیکن فوراً ہی پکڑ لیا گیا (خدا کی طرف سے) پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے مجھے نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ آپ نے اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح پکڑ لیا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت! اور کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لئے دعاء کرو، میں اب تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاؤں گا حضرت سارہ نے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا اس کے بعد اس نے اپنے کسی حاجب (ایک معزز درباری عہدہ) کو بلا کر کہا کہ تم لوگ میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو، یہ تو کوئی سرکش جن ہے (جاتے ہوئے) حضرت سارہ کو اس نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے دیا جب حضرت سارہ آئیں تو .... تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کا حال پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر یا (یہ کہا کہ) فاجر کے فریب کو اسی کے منہ پر دے مارا، اور ہاجرہ کو خدمت کے لئے دیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے بنی ماء السماء (اہل عرب) تمہاری والدہ یہی (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا) ہیں۔

(صفحہ گذشتہ کا حاشیہ)

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کے لوگ انہیں اپنے قومی میلے میں لے جانا چاہتے تھے اس کے علاوہ کہ وہاں مشرکانہ رسوم خود باعث کوفت تھیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے بت خانے کے بتوں کو توڑنا بھی چاہتے تھے، ایک خاص مقصد کے پیش نظر! اس لئے آپ نے ان کے ساتھ جانے سے گریز کیا اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں واقعتاً آپ بیمار نہیں تھے، لیکن دل برداشتہ فروز تھے انتہائی درجہ میں اور اس دل برداشتگی کے لئے آپ نے بیمار کا لفظ استعمال کیا جو ایک حیثیت سے صحیح بھی ہے اگرچہ مخاطب کا ذہن یقینی طور پر عام قسم کی بیماری کی طرف ہی منتقل ہو سکتا ہے پھر جب وہ لوگ آپ کو چھوڑ کر چلے گئے تو آپ نے بت خانے کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا اور جس کلہاڑے سے توڑا تھا اسے سب سے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جسے آپ نے مصلحتاً نہیں توڑا تھا پھر جب قوم کے لوگ واپس آئے اور آپ سے پوچھا، تو آپ نے طنزاً کہا کہ "یہ سارا کام اس بڑے بت نے کیا ہے" واقعی کلہاڑا بھی اس کے کندھے پر تھا مقصد ان کی بت پرستی کی نامعقولیت کی طرف توجہ دلائی تھی کہ جن کے تم پجاری ہو ان کی حیثیت صرف اتنی ہے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ واقعی اور حقیقی جھوٹ کا ان دونوں باتوں سے کوئی تعلق بھی ہے۔

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عبید اللّٰہ بن موسیٰ او ابن سلام عنہ اخبرنا ابن جُرَیج عَن عبد الحمید بن جبیر عن سعید بن المسیب عن اُمِّ شریک رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وسلم امر بقتل الوزغ وَقالَ کانَ یَنفخُ عَلٰی اِبرَاہِیمَ عَلَیہِ السَّلامُ۔

۵۸۵۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی یا ابن سلام نے (ہم سے حدیث بیان کی) عبید اللہ بن موسیٰ کے واسطہ سے انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں عبد الحمید بن جبیر نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں ام شریک رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا اس نے ابراہیم کی آگ پر پھونکا تھا (تاکہ اور بھڑکے، جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا)

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عمر بن حفص بن غیاث حدثنا ابی حَدَّثَنَا الاعمش قال حدثنی اِبرَاہِیمُ عن علقمۃ عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَلَم یَلبِسُوا اِیمَانَھُم بِظُلمٍ قُلنَا یَارَسُولَ اللّٰہ اَیُّنَا لَا یَظلِمُ نَفسَہٗ قَالَ لَیسَ کَمَا تَقُولُونَ لَم یَلبِسُوا اِیمَانَھُم بِظُلمٍ بِشِرکٍ اَوَلَم تَسمَعُوا اِلٰی قَولِ لُقمَانَ لِابنِہٖ یَابُنَیَّ لَا تُشرِک بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرکَ لَظُلمٌ عَظِیمٌ۔

۵۸۶۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی قسم کے ظلم (گناہ) کی آمیزش نہ کی، تو ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم میں کون ایسا ہو گا جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو گا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ واقعہ وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی" (میں ظلم سے مراد) شرک ہے کیا تم نے لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ "اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے

بَابُ ۳۱۳ یَزِفُّونَ۔ النَّسَلَانُ فِی المَشیِ۔

۳۱۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یَزِفُّونَ یعنی تیز چلتے ہوئے۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا اسحاق بن ابراہیم بن نصر حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَۃَ عَن اَبِی حَیَّانَ عَن اَبِی زُرعَۃَ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ قال اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ یَومًا بِلَحمٍ فقال اِنَّ اللّٰہ یَجمَعُ یَومَ القِیَامَۃِ الاَوَّلِینَ وَالاٰخِرِینَ فِی صَعِیدٍ وَاحِدٍ فَیُسمِعُھُمُ الدَّاعِی وَیَنفُذُھُمُ البَصَرُ وَتَدنُو الشَّمسُ مِنھُم فَذَکَرَ حَدِیثَ الشَّفَاعَۃِ فَیَاتُونَ اِبرَاھِیمَ فَیَقُولُونَ اَنتَ نَبِیُّ اللّٰہِ وَخَلِیلُہٗ مِنَ الاَرضِ اشفَع لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فَیَقُولُ فَذَکَرَ کَذَبَاتِہٖ نَفسِی نَفسِی اذھَبُوا اِلٰی مُوسٰی تابعہ انس عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ۔

۵۸۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو حیان نے ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اولین و آخرین کو ایک ہموار اور وسیع علاقے میں جمع کرے گا، اس طرح کہ پکارنے والا سب کو اپنی بات سنا سکے گا، اور دیکھنے والا سب کو ایک ساتھ دیکھ سکے گا (سطح کے ہموار ہونے کی وجہ سے) اور لوگوں سے سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت ذکر کی کہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے کہ آپ روئے زمین پر اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں، ہمارے لئے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کیجئے، پھر انہیں اپنے جھوٹ (توریہ) یاد آجائیں گے اور کہیں گے کہ آج تو مجھے اپنی ہی جان کی پڑی ہے، تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے یہاں جاؤ اس روایت کی متابعت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنِي۔ اَحْمَدُ بن سعيد ابو عبد الله حدثنا وهب بن جرير عن ابيه عن ايوب عن عبد الله بن سعيد بن جبير عن ابيه عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قَالَ يَرْحَمُ اللهُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْ لَا اَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا۔ قَالَ الانصاري حَدَّثَنَا ابن جُرَيْج اما كثير بن كثير فحدثني قال اني وعثمان بن ابي سليمان جلوس مَعَ سعيد بن جبير فقال مَا هٰكَذَا حَدَّثَنِي ابن عباس قَالَ اقبل ابراهيم باسماعيل وامه عليهم السلام وهي ترضعه معها شَنَّةٌ لَمْ يَرْفَعه ثم جَاءَ بِهَا ابراهيم وبابنها اسماعيل ؏

۵۸۸۔ مجھ سے ابو عبد اللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے عبد اللہ بن سعید بن جبیر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے اگر انہوں نے جلدی نہ کی ہوتی (اور زمزم کے پانی کو بہنے سے روک نہ دیا ہوتا) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا (تمام روئے زمین پر) محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا کہ ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا) کہ کثیر بن کثیر نے مجھ سے جو حدیث بیان کی کہ میں اور عثمان بن ابی سلیمان، سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس نے مجھ سے اس طرح حدیث نہیں بیان کی تھی بلکہ انہوں نے بیان کیا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل اور ان کی والدہ علیہم السلام کو لے کر آئے، وہ ابھی اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں ان کے پاس ایک مشکیزہ تھا اس روایت حدیث کو آں حضور کی طرف سے منسوب کر کے نہیں بیان کیا ہے۔ پھر انھیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم لے کر آئے علیہم السلام۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنِي۔ عبد الله بن محمد حَدَّثَنَا عبد الرزاق اخبرنا مَعْمَرٌ عن ايوب السَّخْتِيَانِيِّ وكثير بن كثير بن المطلب بن ابي وداعة يزيد احدهما عَلَى الآخر عن سعيد بن جبير قال ابن عباس اَوَّلَ مَا اتخذ النِّسَاءُ المنطق من قبل ام اسماعيل اتخذت مِنْطَقًا لَتُعَفِّيَ اثرها على سارة ثُمَّ جَاءَ بها ابراهيم وبابنها اسماعيل وهي ترضعه حتى وضعهما عند البيت عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ في اعلى المسجد وليس بمكة يَوْمَئِذٍ احد وليس بِهَا ماء فوضعهما هنالك ووضع عندهما جِرَابًا فِيْهِ تمر وسقاءً فِيْهِ ماء ثُمَّ قَفَّى ابراهيم منطلقًا فَتَبِعَتْهُ ام اسماعيل فقالت يا ابراهيم اين تذهب وَتَتْرُكُنَا بهٰذا الوادي الَّذِي ليس فيه اِنْسٌ وَلَا شئ فقالت له ذلك مرارًا وجعل لا يلتفت اليها۔ فقالت

۵۸۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں سختیانی اور کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ نے۔ دونوں حضرات اضافہ و کمی کے ساتھ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر کے واسطہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، عورتوں میں (کام اور معرو فیت کے وقت کمر پر) پٹکا باندھنے کا طریقہ (اسماعیل علیہم السلام کی والدہ (ہاجرہ علیہا السلام) سے چلا ہے، سب سے پہلے انہوں نے پٹکا اس لئے باندھا تھا تاکہ سارہ علیہا السلام کی ناراضگی کو دور کر دیں (پٹکا باندھ کر خود کو خادمہ کی صورت میں پیش کر کے) پھر انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل کو ابراہیم (علیہم السلام) ساتھ لے کر نکلے، اس وقت ابھی آپ اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں اور بیت اللہ کے قریب ایک بڑے درخت کے پاس جو زمزم کے کے اوپر مسجد الحرام کے بالائی حصے میں تھا، انہیں لا کر بٹھا دیا، ان دنوں مکہ کسی بھی انسان کے وجود سے خالی تھا اور ہاجرہ کے ساتھ پانی بھی نہیں تھا ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں حضرات کو وہیں چھوڑ دیا، اور ان کے لئے ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجور اور ایک مشکیزہ میں پانی

لَہ اللہ الذی امرک بھذا؟ قال نعم قالت اِذَن
لا یُضَیِّعُنَا۔ ثُمَّ رجعت فانطلق ابراھیم حتی اذا
کان عند الثنیۃ حیث لا یرونہ استقبل بوجھہ
البیت ثُمَّ دعا بھؤلاء الکلمات ورفع یدیہ
فقال رَبِّ اِنِّی اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِی بِوَادٍ غَیْرِ
ذِی زَرْعٍ حَتّٰی بَلَغَ یَشْکُرُوْنَ وجعلت ام اسماعیل
ترضع اسماعیل وتشرب من ذلک الماء حتی اذا نفد ما فی
السِّقَاءِ عَطِشَتْ وعطش ابنھا وجعلت تَنْظُرُ
اِلَیْہِ یتلوی او قال یَتَلَبَّطُ فانطلقت کراھیۃ
ان تنظر الیہ فوجدت الصفا اقرب جبل فی الارض
یلیھا فقامت علیہ ثم استقبلت الوادی تنظر
ھل تری احدًا فلم ترا احدًا فَھَبَطَتْ من الصفا حتی
اِذَا بلغت الوادی رفعت طرف درعھا ثم سعت
سعی الانسان المجھود حتی جاوزت الوادی ثم اتت
المروۃ فقامت علیھا ونظرت ھل تری احدًا
فلم ترا احدًا ففعلت ذلک سبع مرات قال ابن
عباس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذلک
سعی النَّاسِ بَیْنَھُمَا فَلَمَّا اشرفت علی المروۃ
سمعت صوتًا فقالت صَہٍ تُرِیْدُ نفسھا ثم تسمعت
فسمعت ایضًا فقالت قد اَسْمَعْتَ ان کان عندک
غِوَاثٌ فَاِذَا ھی بالملک عند مَوْضِعِ زَمْزَمَ فبحث
بِعَقِبِہٖ او قال بجناحہ حتی ظھر الماء فجعلت
تُحَوِّضُہُ وَتَقُوْلُ بِیَدِھَا ھٰکَذَا وجعلت تغرف
من الماء فی سقائھا وھو یفور بعد ما تغرف
قال ابن عباس قال النبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَرْحَمُ اللّٰہُ اُمَّ اسماعیل لَوْ تَرَکَتْ زمزم او قال
لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَکَانَتْ زَمْزَمُ عینا معینًا
قال فشربت وارضعت ولدھا فقال لھا الملک
لا تخافوا الضیعۃ فَاِنَّ ھٰھُنَا بَیْتُ اللّٰہِ یَبْنِی

رکھ دیا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی تھا) پھر ابراہیم علیہ السلام (گھر
شام آنے تک کے لئے) روانہ ہوئے اس وقت اسماعیل علیہ السلام
کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہا کہ اے ابراہیم! اس آب وگیاہ
وادی میں جہاں کوئی بھی متنفس موجود نہیں، آپ ہمیں چھوڑ کہاں جا
رہے ہیں؟ انھوں نے بار بار اس جملے کو دہرایا لیکن ابراہیم علیہ السلام
ان کی طرف دیکھتے نہیں تھے آخر ہاجرہ علیہا السلام نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ
نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں، اس
پر ہاجرہ علیہا السلام بول اٹھیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے
گا، چنانچہ وہ واپس آگئیں اور ابراہیم علیہ السلام روانہ ہوگئے جب وہ
مقام ثنیتہ پر، جہاں سے یہ لوگ آپ کو دیکھ نہیں سکتے تھے تو آپ نے
بیت اللہ کی طرف رخ کرکے ان الفاظ میں دعا کی آپ نے ہاتھ اٹھاکر
عرض کی "میرے رب! میں نے اپنے خاندان کو اس وادی غیر ذی.....
زرع میں ٹھہرایا ہے" (قرآن مجید کی آیت) یشکرون تک آپ کے دعائیہ
کلمات نقل ہوئے ہیں اسماعیل علیہ السلام کی والدہ انہیں دودھ پلانے
لگیں اور خود پانی پینے لگیں آخر جب مشکیزہ کا سارا پانی ختم ہوگیا تو وہ
پیاسی رہنے لگیں، اور ان کے صاحبزادے بھی پیاسے رہنے لگے، وہ اب
دیکھ رہی تھیں کہ سامنے ان کا لخت جگر (پیاس کی شدت سے پیچ وتاب
کھا رہا ہے یا کہا کہ زمین پر لوٹ رہا ہے، وہ وہاں سے ہٹ گئیں، کیونکہ
اس حالت میں انہیں دیکھنے سے دل بے چین ہوتا تھا صفا پہاڑی،
وہاں سے سب سے زیادہ قریب تھی وہ اسی پر چڑھ گئیں (پانی کی تلاش
میں) اور وادی کی طرف رخ کرکے دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی متنفس
نظر آتا ہے، لیکن کوئی انسان نظر نہ آیا وہ صفا سے اتر گئیں اور جب
وادی میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھا لیا (تاکہ دوڑتے وقت نہ الجھیں)
اور کسی پریشان حال کی طرح دوڑنے لگیں پھر وادی سے نکل کر مروہ
پہاڑی پر آئیں اس پر کھڑی ہوکر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی متنفس نظر
آتا ہے، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح انہوں نے سات مرتبہ کیا۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
(صفا اور مروہ کے درمیان) لوگوں کے لئے سعی اسی وجہ سے مشروع
ہوئی (ساتویں مرتبہ) جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انہیں ایک آواز

هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوْهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَهْلَهُ وَكَانَ
الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيْهِ السيول
فتاخذ عن يمينه وَشماله فكانت كَذَلِكَ حتى
مرت بِهِمْ رُفْقَةٌ من جرهم او اهل بيت من
جُرْهُمْ مُقْبِلِيْنَ من طريق كَدَاءٍ فَنَزَلُوْا فى اسفل
مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فقالوا ان هٰذَا الطائر
لَيَدُوْرُ على ماء لعهدنا بهٰذَا الوادى وما فيه
ماء فارسلوا جَرِيًّا اَوْ جَرِيَّيْنِ فاذا هم بالماء
فَرَجَعُوْا فاخبروهم بالماء فاقبلوا قال وام
اسماعيل عند الماء فقالوا أَتَأْذَنِيْنَ لَنَا ان
نَنْزِلَ عندك فقالت نعم ولكن لاحق لكم
فى الماء قَالُوْا نَعَمْ ۔ قال ابن عباس قال النبى
صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم فَأَلْفَى ذٰلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيْلَ
وَهِيَ تُحِبُّ الْإِنْسَ فَنَزَلُوْا وارسلوا الى أَهْلِيْهِمْ
فَنَزَلُوْا معهم حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا اهل أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ
وشب الغلام وتعلم العربية مِنْهُمْ وَأَنْفَسَهُمْ
وَأَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا ادرك زوجوه امْرَأَةً
منهم وماتت ام اسماعيل ۔ فجاء ابراهيم بعد
مَا تزوج اسماعيل يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يجد
اسماعيل فسال امراته عنه فقالت خرج يبتغى
لَنَا ثُمَّ سالها عن عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فقالت
نَحْنُ بشر نحن فى ضيق وَشدة فشكت اليه
قَالَ فاذا جاء زوجك فَاقْرَئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ
وقولى له يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بابه فلما جاء اسماعيل
كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هل جاءكم من احد
قالت نعم جاءنا شيخ كذا وكذا فسالنا عنك
فاخبرته ۔ وسالنى كيف عيشنا فاخبرته انا فى
جهد وشدة قال فهل اوصاك بشئ قالت
نعم امرنى ان اقرا عليك السلام ويقول غير

سنائی دی انہوں نے کہا، خاموش! یہ خود اپنے ہی سے وہ کہہ رہیں تھیں
اور آواز کی طرف انہوں نے کان لگا دیئے آواز اب بھی سنائی دے
رہی تھی پھر انہوں نے کہا کہ تمہاری آواز میں نے سنی اگر تم میری مدد
کر سکتے ہو تو کرو کہا، کیا دیکھتی ہوں کہ جہاں اب زمزم (کا کنواں ہے) وہیں
ایک فرشتہ موجود ہے فرشتے نے اپنی ایڑی سے زمین میں گڑھا کر دیا
یا یہ کہا کہ اپنے بازو سے، جس سے وہاں پانی ظاہر ہو گیا، حضرت ہاجرہ
نے اسے حوض کی شکل میں بنا دیا اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کر دیا (تاکہ
پانی بہنے نہ پائے) اور چلو سے پانی اپنے مشکیزہ میں ڈالنے لگیں، جب
وہ بھر چکیں تو وہاں سے چشمہ ابل پڑا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ! ام اسماعیل پر رحم کرے
اگر زمزم کو انہوں نے یوں ہی چھوڑ دیا ہوتا، یا آپ نے فرمایا کہ چلو سے
مشکیزہ نہ بھرا ہوتا تو زمزم (تمام روئے زمین پر) ایک بہتے ہوئے چشمے
کی صورت اختیار کر لیتا بیان کیا کہ حضرت ہاجرہ نے خود بھی وہ پانی پیا
اور اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو بھی پلایا اس کے بعد ان سے
فرشتے نے کہا کہ اپنے ضیاع کا خوف ہرگز نہ کرنا، کیونکہ یہیں خدا کا گھر
ہوگا، جسے یہ بچہ اور اس کے والد تعمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو
ضائع نہیں کرتا اب جہاں بیت اللہ ہے، اس وقت وہاں ٹیلے کی
طرح زمین اٹھی ہوئی تھی۔ سیلاب کا دھارا آتا اور اس کے دائیں بائیں
سے زمین کاٹ کر لے جاتا اس طرح وہاں کے شب و روز گزرتے رہے
اور آخر ایک دن قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وہاں سے گزرے یا آپ نے
یہ فرمایا) کہ قبیلہ جرہم کے چند گھرانے، مقام کداء (مکہ کا بالائی حصہ)
کے راستے سے گزر کر مکہ کے نشیبی علاقے میں انہوں نے پڑاؤ کیا (قریب
ہی) انہوں نے منڈلاتے ہوئے کچھ پرندے دیکھے ان لوگوں نے کہا کہ
یہ پرندہ پانی پر منڈلا رہا ہے، حالانکہ اس سے پہلے جب بھی ہم اس
وادی سے گزرے، یہاں پانی کا نام و نشان بھی نہ پایا آخر انہوں نے
اپنا ایک آدمی یا دو آدمی بھیجے، وہاں انہوں نے واقعی پانی پایا چنانچہ
انہوں نے واپس آکر پانی کی موجودگی کی اطلاع دی، اب یہ سب
لوگ یہاں آئے بیان کیا کہ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس وقت
پانی پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ ہمیں اپنے

عتبة بابك قال ذَالِكِ ابي وقد امرني ان افا
رقك الحقي باهلك فطلقها وتزوج منهم اخرى
فلبثَ عنهم ابراهيم ما شاء الله ۔ ثم اتاهم
بعد فلم يجده فدخل على امرأته فسألها
عنه فقالتْ خَرَجَ يبتغي لنا قال كَيْفَ اَنْتُمْ وسألها
عن عيشهم وهيئتهم فقالت نَحْنُ بِخَيْرٍ
وَّسَعَةٍ واثنت عَلَى الله فقَالَ مَاطعامكم قالت
اللحم قال فما شرابكم قالت ماءٌ قال اللّٰهم
بارك لهم في اللحم والماءِ قال النبي صَلَّى الله
عليه وسلم وَلَمْ يَكُنْ لهم يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ
لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ قَالَ فهما لا يخلو اعليهما
احد بغير مكة الّا لم يوافقاه قالَ فاذا جاء زوجكِ
فَاقْرَئِي عليه السلام ومريه يثبت عُتبة بابه
فلما جاء اسماعيل قال هل اتاكم من احد قالت
نَعَمْ اَتَانَا شيخ حسن الهيئة وَاَثْنَت عليه فسَاَلَنِي
عَنْكَ فاخبرته فسالني كيف عيشنا فاخبرته انا
بخير قال فَاَوْصَاكِ بِشَيْئٍ قالت نعم هو يقرأُ عليك
السلام ويامرك ان تثبت عتبة بابك قَالَ
ذَالِكِ ابي وانت العتبة امرني ان امسكك ثم
لبثَ عنهم مَا شاء الله ثم جاء بعد ذلك واسماعيل
يَبْرِي نبلاً لَهُ تحت دوحة قريبًا من زَمْزَمَ فَلَمَّا
رآه قام اليه فصنعا كما يصنع الوالد بالولد
والولد بالوالد ثم قال يا اسماعيل ان الله اَمَرَنِي بِاَمْرٍ
قال فاصنع ما امرك ربك قال وتعينني قَالَ
وَاُعِيْنُكَ قال فان الله امرني ان ابني هٰهُنَا بَيْتًا
وَاَشَارَ الى اكمة مرتفعة على ما حولها قال فعند
ذلك رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فجعل اسماعيل
يَاتي بالحجارة وابراهيم يبني حتى اذا ارتفع البناءُ
جاء بهذا الحجر فوضعه لَهُ فقام عَلَيْهِ وَهُوَ

پڑوس میں قیام کی اجازت دیں گی؟ ہاجرہ علیہا السلام نے فرمایا کہ
ہاں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ پانی پر تمہارا کوئی حق (ملکیت) کا نہیں
قائم ہوگا انہوں نے اسے تسلیم کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ام اسماعیل کو پڑوسی مل
گئے تھے بنی آدم کی موجودگی ان کے باعث انس و دل بستگی تو تھی ہی
چنانچہ ان لوگوں نے خود بھی یہاں قیام کیا اور اپنے قبیلے کے دوسرے
لوگوں کو بھی بلوایا اور سب لوگ بھی یہیں آکر قیام پذیر ہوگئے اس
طرح یہاں ان کے کئی گھرانے آکر آباد ہو گئے اور بچہ (اسماعیل علیہ السلام
جرہم کے بچوں میں) جوان ہوا اور ان سے عربی سیکھ لی، جوانی میں
اسماعیل علیہ السلام ایسے تھے کہ آپ پر سب کی نظریں اٹھتی تھیں اور
سب سے زیادہ آپ بھلے لگتے چنانچہ جرہم والوں نے آپ کی اپنے
قبیلے کی ایک لڑکی سے شادی کر لی، پھر اسماعیل علیہ السلام کی والدہ
(ہاجرہ علیہ السلام) کا بھی انتقال ہوگیا حضرت اسماعیل کی شادی کے
بعد ابراہیم علیہ السلام یہاں، اپنے چھوڑے ہوئے سرمایہ کو دیکھنے
تشریف لائے اسماعیل علیہ السلام گھر پر موجود نہیں تھے اس لئے آپ
نے ان کی بیوی سے ان کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے بتایا، کہ
روزی کی تلاش میں کہیں گئے ہیں۔ پھر آپ نے ان سے ان کی معاش
وغیرہ کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ حالت اچھی نہیں
ہے بڑی تنگی ترشی میں گزر اوقات ہوتی ہے اس طرح انہوں نے
شکایت کی ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آئے تو ان
سے میرا سلام کہنا اور یہ بھی کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو بدل ڈالیں
پھر جب اسماعیل علیہ السلام واپس تشریف لائے تو جیسے انہوں نے
کچھ انسیت سی محسوس کی اور فرمایا کیا کوئی صاحب یہاں آئے تھے؟
ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں ایک بزرگ اس اس صورت کے یہاں آئے
تھے اور آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے میں نے انہیں بتایا کہ آپ
باہر گئے ہوئے ہیں) پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہاری معیشت کا کیا حال
ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ ہماری گزر اوقات بڑی تنگی ترشی سے ہوتی
ہے اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ انہوں نے تمہیں کچھ نصیحت بھی کی
تھی؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ ہاں، مجھ سے انہوں نے کہا تھا کہ آپ کو

یبنی واسماعیل یناولہ الحجارۃ وھما یقولون رَبَّنَا تقبل مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ قال فَجَعَلَا یَبْنِیَانِ حَتّٰی یَدُوْرَا حَوْلَ البیت وَھُمَا یقولان رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ؛

سلام کہہ دوں اور کہہ گئے ہیں کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں، اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والد تھے اور مجھے یہ حکم دے گئے ہیں کہ میں تمہیں جدا کر دوں، اب تم اپنے گھر جا سکتی ہو، چنانچہ اسماعیل علیہ السلام نے انہیں طلاق دے دی اور بنو جرہم ہی میں ایک دوسری عورت سے شادی کر لی، جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور رہا، ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں آئے پھر جب کچھ دنوں کے بعد تشریف لائے تو اس مرتبہ بھی وہ اپنے گھر موجود نہیں تھے آپ ان کی بیوی کے یہاں گئے اور ان سے اسماعیل کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا ہمارے لئے روزی تلاش کرنے گئے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تم لوگوں کا کیسا حال ہے؟ آپ نے ان کی گزر بسر اور دوسرے حالات کے متعلق دریافت فرمایا انہوں نے بتایا کہ ہمارا حال بہت اچھا ہے، بڑی فراخی ہے انہوں نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت! آپ نے دریافت فرمایا اور پیتے کیا ہو؟ بتایا کہ پانی! ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی، اے اللہ! ان کے گوشت اور پانی میں برکت نازل فرمائیے ان دنوں انہیں اناج میسر نہیں تھا اگر اناج بھی ان کے کھانے میں شامل ہوتا تو ضرور آپ اس میں بھی برکت کی دعا کرتے آں حضورؐ نے فرمایا کہ صرف گوشت اور پانی پر خوراک میں انحصار، مداومت کے ساتھ مکہ کے سوا اور کسی خطۂ زمین پر بھی موافق نہیں (مکہ میں اس پر انحصار مداومت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں موافق آجاتا ہے) ابراہیمؑ نے جلتے ہوئے ان سے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر واپس آجائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور ان سے کہہ دینا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں جب اسماعیل علیہ السلام تشریف لائے تو پوچھا کہ یہاں کوئی آیا تھا، انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، ایک بزرگ، بڑی اچھی وضع و شکل کے آئے تھے، بیوی نے آنے والے بزرگ کی تعریف کی، پھر انہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق پوچھا اور میں نے بتا دیا پھر انہوں نے پوچھا کہ تمہارے گزر بسر کا کیا حال ہے تو میں نے بتایا کہ ہم اچھی حالت میں ہیں اسماعیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا کیا انہوں نے تمہیں کوئی وصیت بھی کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں آپ کو انہوں نے سلام کہا تھا اور حکم دیا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بزرگ میرے والد تھے چوکھٹ تم ہو اور آپ مجھے حکم دے گئے ہیں کہ تمہیں اپنے ساتھ رکھوں پھر جتنے دنوں اللہ تعالیٰ کو منظور رہا ابراہیم علیہ السلام ان کے یہاں نہیں تشریف لے گئے جب تشریف لائے تو دیکھا کہ اسماعیل علیہ السلام زمزم کے قریب ایک بڑے درخت کے سائے میں (جہاں ابراہیم علیہ السلام انہیں چھوڑ گئے تھے) اپنے تیر بنا رہے تھے جب اسماعیل علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو سرو قد کھڑے ہو گئے۔ اور جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہی طرز عمل ان دونوں حضرات نے ایک دوسرے کے ساتھ اختیار کیا پھر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم دیا ہے اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کے رب نے جو حکم آپ کو دیا ہے آپ اسے ضرور انجام دیجئے۔ انہوں نے فرمایا اور تم بھی میری مدد کر سکو گے؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مدد کروں گا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسی مقام پر ایک گھر بناؤں (اللہ کا) اور آپ نے ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا کہ اس کے چاروں طرف! آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیاد پر عمارت کی تعمیر شروع کی اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے تھے جب دیواریں بلند ہو گئیں تو اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے اسے رکھ دیا اب ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے اسماعیل علیہ السلام پتھر دیتے جاتے تھے اور یہ دونوں حضرات یہ دعا پڑھتے جاتے تھے "ہمارے رب" ہماری طرف سے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جاننے

والے ہیں" فرمایا کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے رہے اور بیت اللہ کے چاروں طرف گھوم گھوم کر یہ دعا پڑھتے رہے " ہمارے رب! ہماری طرف سے یہ قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جاننے والے ہیں "

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد حدثنا ابو عامر عبد الملك بن عمرو قال حدثنا ابراهيم بن نافع عن كثير بن كثير عن سعيد بن جُبَيْرٍ عن ابن عباس رضي الله عنهما قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ ابراهيم وبين اهله ما كان خرج باسماعيل وَأُمِّ اسماعيل ومعهم شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ فجعلت ام اسماعيل تشرب من الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا على صبيها حتى قدم مكة فوضعها تحت دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ ابراهيم الى اهله فَاتَّبَعَتْهُ ام اسماعيل حتى لَمَّا بلغوا كَدَاءً نَادَتْهُ من ورائه يا ابراهيم إِلَى من تتركنا قال الى الله فَاتَّبَعَتْهُ قالت رَضِيتُ بِاللهِ قال فرجعت فجعلت تشرب من الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لبنها على صبيها حتى لما فني الماء قالت لو ذهبت فَنَظَرْتُ لعلي أُحِسُّ أحدًا قال فذهبت فصعدت الصفا فنظرت ونظرت هل تُحِسُّ احدًا فلم تحس احدًا فلما بلغت الوادي سعت واتت المروة ففعلت ذلك اشواطًا ثم قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل تعني الصَّبِيَّ فذهبت فنظرت فاذا هو على حاله كأنه يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فلم تقره نفسها فقالت لو ذهبت فنظرت لعلي أُحِسُّ احدًا فذهبت فصعدت الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ احدًا حتى اتمت سبعًا ثُمَّ قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل فاذا هي بصوت فقالت اغث ان كان عندك خير فاذا جبريل فقال بعقبه هكذا وغمز عقبه على الارض قَالَ فَانْبَثَقَ الماء فَدَهَشَتْ ام اسماعيل فجعلت تَحْفِزُ قال فقال ابو القاسم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ

۵۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر عبدالملک بن عمرو نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی ان سے کثیر بن کثیر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اہلیہ (حضرت سارہ رضی اللہ عنہا) کے درمیان جو کچھ ہونا تھا جب وہ ہوا، تو آپ اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ (حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا) کو لے کر نکلے، ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا۔ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اسی مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے کو پلاتی رہیں، جب ابراہیم علیہ السلام مکہ پہنچے تو انہیں ایک بڑے درخت کے پاس ٹھہرا کر اپنے گھر واپس آنے لگے، اسماعیل علیہ السلام کی والدہ آپ کے پیچھے پیچھے آئیں (اسماعیل علیہ السلام کو گود میں اٹھائے ہوئے) جب مقام کداء پر پہنچے تو آپ نے پیچھے سے آواز دی کہ اے ابراہیم! ہمیں کس پر چھوڑے جا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ پر! ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر میں اللہ پر خوش ہوں بیان کیا کہ پھر حضرت ہاجرہ اپنی جگہ پر واپس چلی آئیں اور اسی مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ بچے کو پلاتی رہیں، جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے سوچا کہ ادھر ادھر دیکھنا چاہئے ممکن ہے کوئی متنفس نظر آجائے۔ بیان کیا کہ یہی سوچ کر وہ صفا پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف دیکھا کہ شاید کوئی نظر آجائے، لیکن کوئی نظر نہ آیا، پھر جب وادی میں اتریں تو دوڑ کر مروہ تک آئیں اسی طرح کئی چکر لگائے۔ پھر سوچا، کہ چلوں، ذرا بچے کو تو دیکھوں کہ کس حالت میں ہے، چنانچہ آئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا جیسے موت کے لئے تڑپ رہا ہو۔ ان کا دل بہت بے چین ہوا، سوچا، چلوں دوبارہ دیکھوں ممکن ہے کوئی متنفس نظر آجائے۔ آئیں اور صفا پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف نظر پھیر پھیر کر دیکھتی رہیں، لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے سات چکر لگائے پھر سوچا، چلوں دیکھوں، بچہ کس حالت میں ہے اسی وقت انہیں ایک آواز سنائی دی انہوں نے (آواز سے مخاطب

تَرَكَتْهُ كَانَ الماءِ ظَاهِرًا فجعلت تشرب من الماء ويدرُّ لبنها على صبيها قال فمر ناس من جُرْهُمٍ ببطن الوادي فَاذا هم بطير كانهم انكروا ذالك وقالوا ما يكون الطير الا على ماء فبعثوا رسولهم فنظر فاذا هم بالماء فاتاهم فاخبرهم فاتوا اليها فقالوا يا ام اسماعيل اَتَاذَنِينَ لنا ان نكون معك او نسكن مَعَكِ فبلغ ابنها فَنَكَحَ فيهم امرأة قال ثم انه بدا لابراهيم فقال لاهله انى مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قال فجاء فسلم فقال اين اسمٰعيل فقالت امرأته ذهب يصيد قال قولى له اذا جاء غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ فَلَمَّا جاء اخبرته قال انت ذاكِ فاذهبى الى اهلك قال ثم انه بدا لابراهيم فقال لاهله انى مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي قال فجاء فقال اين اسمٰعيل فقالت امرأته ذهب يصيد فقالت الا تنزل فَتَطْعَمُ وَتَشْرَبَ فقال وما طعامكم وما شرابكم قالت طعامنا اللحم وشرابنا الماء قال اللهم بارك لهم فى طعامهم وشرابهم۔ قال فقال ابو القاسم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثُمَّ انه بدا لابراهيم فقال لاهله انى مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فجاء فوافق اسماعيل من وراء زمزم يصلح نبلاً له فقال يا اسماعيل ان ربك امرنى ان اَبْنِي لَهُ بَيْتًا قال اطع ربك قال انه قد امرنى ان تعيننى عليه قال اذن افعَلُ اوكما قال۔ قال فقاما فجعل ابراهيم يبنى واسماعيل يناوله الحجارة ويقولان رَبَّنا تقَبَّل مِنا اِنَّكَ اَنتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ قَالَ حتى ارتفع البناءِ وَضَعُفَ الشيخ على نقل الحجارة فقام على حجر المقام فجعل يناوله الحجارة ويقولان رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ؀

ہو کر) کہا کہ اگر تمہارے پاس کوئی بھلائی ہے تو میری مدد کرو، وہاں جبریل موجود تھے انہوں نے اپنی ایڑی سے یوں کیا (اشارہ کرکے بتایا) اور زمین ایڑی سے کھود دی بیان کیا کہ اس عمل کے نتیجے میں پانی پھوٹ پڑا۔ ام اسماعیل دہشت زدہ ہوگئیں پھر وہ زمین کھودنے لگیں بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ پانی کو یوں ہی رہنے دیتیں تو پانی پھیل جاتا۔ بیان کیا کہ پھر حضرت ہاجرہ زمزم کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کو پلاتی رہیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد قبیلہ جرہم کے کچھ افراد وادی کے نشیب سے گزرے انہیں وہاں پرندے نظر آئے انہیں کچھ عجیب سا معلوم ہوا (کیونکہ اس سے پہلے انہوں نے کبھی اس وادی میں پانی نہیں دیکھا تھا) انہوں نے آپس میں کہا کہ پرندہ تو صرف پانی ہی پر (اس طرح) منڈلا سکتا ہے، ان لوگوں نے اپنا آدمی وہاں بھیجا اس نے جاکر دیکھا تو واقعی وہاں پانی موجود تھا، اس نے آکر اپنے قبیلہ والوں کو اطلاع دی تو یہ سب لوگ یہاں آگئے اور کہا کہ اے ام اسماعیل! کیا آپ ہمیں اپنے ساتھ رہنے کی یا (یہ کہا کہ) اپنے ساتھ قیام کی اجازت دیں گی؟ پھر ان کے بچے (اسماعیل علیہ السلام) بالغ ہوئے اور قبیلہ جرہم کی ہی ایک لڑکی سے ان کا نکاح ہوگیا، بیان کیا کہ پھر ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور انہوں نے اپنی اہل (سارہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ میں جن لوگوں کو (مکہ) چھوڑ آیا تھا ان کی خبر لینے جاؤں گا، بیان کیا کہ پھر ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور سلام کرکے دریافت فرمایا کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے لئے گئے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب وہ آئیں تو ان سے کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ بدل ڈالیں (جب اسماعیل علیہ السلام آئے تو ان کی بیوی نے واقعہ کی اطلاع دی) اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تمہیں ہو (جسے بدلنے کے لئے ابراہیم علیہ السلام کہہ گئے ہیں) اب تم اپنے گھر جا سکتی ہو، بیان کیا کہ پھر دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور انہوں نے اپنی اہل سے فرمایا کہ میں جن لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں انہیں دیکھنے جاؤں گا، بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے

لئے گئے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ ٹھہریئے اور کچھ تناول فرمایئے (پھر تشریف لے جایئے گا) ابراہیم علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کھاتے پیتے کیا ہو؟ انہوں نے بتایا کہ گوشت کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کے کھانے اور ان کے پانی میں برکت نازل فرمایئے۔ بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کی برکت اب تک چلی آرہی ہے (کہ اگر مکہ میں کوئی مسلسل صرف انہیں دونوں چیزوں پر کھانے پینے میں انحصار کرے پھر بھی انہیں کوئی نقصان نہیں ہوتا) بیان کیا کہ پھر (تیسری بار) ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک صورت آئی اور اپنی اہل سے انہوں نے کہا کہ جن کو میں چھوڑ آیا ہوں ان کی خبر لینے جاؤں گا۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور اس مرتبہ اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جو زمزم کے پیچھے اپنے تیر ٹھیک کر رہے تھے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اے اسماعیل! تمہارے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کا ایک گھر بناؤں' بیٹے نے عرض کی کیا کہ پھر اپنے رب کا حکم بجا لایئے، انہوں نے فرمایا اور مجھے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم اس کام میں میری مدد کرو۔ عرض کیا کہ میں اس کے لئے تیار ہوں او کما قال۔ بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات اٹھے اور ابراہیم علیہ السلام ردے رکھتے تھے اور اسماعیل علیہ السلام انہیں پتھر لا لا کر دیتے تھے اور دونوں حضرات یہ دعا کرتے جاتے تھے "ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول کیجئے، بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جاننے والے ہیں"، بیان کیا کہ آخر جب دیوار بلند ہوگئی اور بزرگ (حضرت ابراہیم) کو پتھر (دیوار پر) رکھنے میں دشواری ہوئی تو وہ مقام (ابراہیم) کے پتھر پر کھڑے ہوئے اور اسماعیل علیہ السلام آپ کو پتھر اٹھا اٹھا کر دیتے جاتے تھے اور یہ دعا زبان پر جاری تھی "اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول کیجئے' بے شک آپ بڑے سننے والے بہت جاننے والے ہیں"!!

۵۹۱۔ حدثنا موسیٰ بن اسماعیل حدثنا عبدالواحد حدثنا الاعمش حدثنا ابراهيمُ التيميُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعتُ ابا ذر رضی الله عنه قال قلت یا رَسُولَ الله اَيُّ مسجد وضع فی الارض اَوَّلُ قال المسجد الحَرَامُ قال قلت ثم اَيٌّ قَالَ المسجدُ الاقصٰی قلت كم كَانَ بينهما قال اَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ اَيْنَمَا ادركتك الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَاِنَّ الفَضْلَ فِيهِ :

۵۹۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے روئے زمین پر کون سی مسجد تعمیر ہوئی تھی؟...... آنحضورؐ نے فرمایا کہ مسجد حرام! انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے عرض کیا اور اس کے بعد؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے عرض کیا ان دونوں مساجد کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ رہا ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ چالیس سال۔ لیکن اب جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے فوراً اسے ادا کر لو کہ فضیلت اسی میں ہے (کہ وقت پر نماز پڑھی جائے)

۵۹۲۔ حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالك عن عمرو بن ابی عمرو مولی المُطَّلِبِ عن انس بن مالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طلع له اُحُدٌ فقال هٰذا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ ابراهيم حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّي احرمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا رَوَاهُ عبدالله بن زيد عن النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے مطلب کے مولیٰ عمرو بن ابی عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑی کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اے اللہ!... ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو باحرمت شہر قرار دیا تھا اور میں مدینہ کے دو پتھریلے علاقے کے درمیانی حصے کو باحرمت قرار دیتا ہوں اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے:

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبداللہ ان ابن ابی بکر اخبرنا عبداللہ بن عمر عن عائشۃ رضی اللہ عنهم زوج النبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان رسول اللہ صلی اللہ عَلَیہِ وسلم قَالَ اَلَمْ تَرِیْ اَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عن قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللہ اَلَا تَرُدَّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فقال عبداللہ بن عمر لئن كانت عائشة سمعت هذا من رسول اللہ صلی اللہُ عَلَيہ وسلم ما اُرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہُ عليه و سلم ترك استلام الركنين اللذين يليان الحجر الا ان البيت لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ ابراهيمَ وقال اسماعيل عبداللہ بن ابی بکر:

۵۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے انہیں سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ابن ابی بکر نے خبر دی اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں معلوم نہیں کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ کی (نئی) تعمیر کی تو قواعد ابراہیم کو چھوڑ دیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر آپ اسے قواعد ابراہیم کے مطابق دوبارہ اس کی تعمیر کیوں نہیں کر دیتے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا (تو میں ایسا ہی کرتا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ آں حضورؐ نے ان دونوں رکنوں کے، جو مقام ابراہیم کے قریب ہیں، استلام کو صرف اسی وجہ سے چھوڑا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر مکمل طور پر بناء ابراہیمؑ کے مطابق نہیں ہوئی تھی اور اسماعیل نے کہا کہ عبداللہ بن ابی بکر (بجائے ابن ابی بکر کے)

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالك بن انس عن عبداللہ بن ابی بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن عمرو بن سليم الزُّرَقِيِّ اَخْبَرَنِيْ ابو حميد السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عَنْہُ انهم قالوا يا رسول اللہ كيف نصلی عليك فقال رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ:

۵۹۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک بن انس نے خبر دی انہیں عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے انہیں ان کے والد نے انہیں عمرو بن سلیم زرقی نے اور انہیں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ "اے اللہ" رحمت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ان کی ذریت پر، جیسی کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر، اور اپنی برکت نازل فرما محمد پر، ان کی ازواج اور ذریت پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو انتہائی ستودہ صفات ہے اور عظمت والا ہے:

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا قیس بن حفص وموسٰی بن اسماعيل قالا حدثنا عبدالواحد بن زياد حدثنا ابو قُرَّة مسلم بن سالم الهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عبداللہ بن عيسى سمع عبد الرحمٰن

۵۹۵۔ ہم سے قیس بن حفص نے اور موسٰی بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی ان سے ابو قرہ مسلم بن سالم ہمدانی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عیسٰی نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلٰی سے

بن ابی لیلیٰ قَالَ لَقِیَنِی کعب بن عُجْرَۃَ فقال الا اھدی لک ھدیۃ سمعتھا من النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فقلت بلی فاھدھا لی فقال سألنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ فقلنا یا رسول اللّٰہ کیف الصلاۃ علیکم اھل البیت فان اللّٰہ قد علّمنا کیف نسلم قال قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؛

سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا، کیوں نہ میں نہیں (حدیث کا) ایک ہدیہ پہنچاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا میں نے عرض کی، جی ہاں یہ ہدیہ مجھے ضرور عنایت فرمایئے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آں حضورؐ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر اور اہلبیت پر صلاۃ (درود) کس طرح بھیجا کریں، اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے (نماز کے قعدہ التحیات میں) آں حضورؐ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو "اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرمایئے محمد پر آل محمد پر، جیسا کہ آپ نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک آپ ستودہ صفات اور عظمت والے ہیں۔ اے اللہ! برکت نازل فرمایئے محمد پر اور آل محمد پر، جیسا کہ آپ نے برکت فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بے شک آپ ستودہ صفات اور عظمت والے ہیں"؛

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عثمان بن ابی شیبۃ حَدَّثَنَا جریر عن منصور عن المنھال عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ عنھما قال کان النبی صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم یُعَوِّذُ الحسن والحسین و یقول اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِھَا اِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ و من کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ ؛

۵۹۶۔ ہم سے ابن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے منہال نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لئے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے تمہارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے طلب کیا کرتے تھے، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کے ذریعہ ہر جنس کے شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے، اور ہر ضرر رساں نظر سے؛

بَابُ ۳۱۴۔ قَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ وَنَبِّئْھُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرَاھِیْمَ وَقَوْلُہٗ وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؛

۳۱۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کے واقعہ کی خبر کر دیجئے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے میرے رب مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کرتے ہیں" ارشاد "اور لیکن اس لئے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے" تک؛

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا احمد بن صالح حَدَّثَنَا ابن وھب قَالَ اخبرنی یونس عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن و سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ رَضِیَ اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّکِّ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ

۵۹۷۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور سعید بن مسیب نے، انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کے زیادہ مستحق ہیں جب انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس

اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِی وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ کَانَ یَأْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ طُوْلَ مَالَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ۔

طرح زندہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یہ صرف اس لئے تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے (پوری طرح) اور اللہ لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہوں نے رکن شدید کی پناہ چاہی تھی اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا (جب وہ بادشاہ کی طرف سے انہیں بلانے آیا تھا)۔

باب ۳۱۵۔ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ اِسْمَاعِیْلَ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ۔

۳۱۵۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور یاد کرو اسماعیل کو کتاب قرآن مجید میں، بے شک وہ وعدے کے سچے تھے۔

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قتیبۃ بن سعید حدثنا حاتم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی نفرٍ من اَسْلَمَ یَنْتَضِلُوْنَ فقال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْمُوْا بَنِی اِسْمَاعِیْلَ فَاِنَّ اَبَاکُمْ کَانَ رَامِیًا وَاَنَا مَعَ بَنِی فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَکَ اَحَدُ الْفَرِیْقَیْنِ بِاَیْدِیْھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَکُمْ لَا تَرْمُوْنَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْمِیْ وَاَنْتَ مَعَھُمْ قَالَ اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ کُلِّکُمْ۔

۵۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حاتم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی ایک جماعت سے گزرے جو تیر اندازی میں مقابلہ کر رہی تھی آں حضورؐ نے فرمایا، بنو اسماعیل! تیر اندازی کئے جاؤ کہ تمہارے جد امجد بھی تیر انداز تھے۔ اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں بیان کیا کہ یہ سنتے ہی دوسرے فریق نے تیر اندازی بند کر دی آں حضورؐ نے فرمایا، کیا بات ہوئی تم لوگ تیر کیوں نہیں چلاتے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! جب آپ فریق مقابل کے ساتھ ہو گئے تو اب ہم کس طرح تیر چلا سکتے ہیں؟ اس پر آں حضورؐ نے فرمایا کہ اچھا، مقابلہ جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

باب ۳۱۶۔ قِصَّۃُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ فِیْہِ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۳۱۶۔ اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کا واقعہ اس سلسلے میں ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہے۔

باب ۳۱۷۔ اَمْ کُنْتُمْ شُھَدَاءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِلٰی قَوْلِہٖ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ۔

۳۱۷۔ کیا تم لوگ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کی وفات ہو رہی تھی" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ تک۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا اسحاق بن ابراھیم سمع المعتمر عن عبید اللہ عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکرم الناس قَالَ اَکْرَمُھُمْ اَتْقَاھُمْ قالوا یا نبی اللہ لیس عن ھٰذَا نسالک قال فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ

۵۹۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہوں نے معتمر سے سنا انہوں نے عبید اللہ سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو وہ سب سے زیادہ شریف ہے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے

ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا لیس عن ھذا نسالک قال فعن معادن العرب تسالونی قالوا نعم قال فخیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقھوا ؛

آں حضورؐ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف یوسف بن نبی اللہ (یعقوبؑ) بن خلیل اللہ (ابراہیم علیہم السلام) تھے، صحابہ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ عرب کے شرفاء کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر جاہلیت میں جو لوگ شریف اور اچھے اخلاق وعادات کے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف اور اچھے سمجھے جائیں گے، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں آجائے ؛

باب ۳۱۸ - ولوطا اذ قال لقومہ اتاتون الفاحشۃ وانتم تبصرون ائنکم لتاتون الرجال شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم تجھلون فما کان جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوا آل لوط من قریتکم انھم اناس یتطھرون فانجیناہ واھلہ الا امراتہ قدرناھا من الغابرین وامطرنا علیھم مطرا فساء مطر المنذرین ؛

۳۱۸ - "اور لوطؑ نے جب اپنی قوم سے کہا کہ تم جانتے ہوئے بھی کیوں فحش کام کا ارتکاب کرتے ہو تم آخر کیوں عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرتے ہو کچھ نہیں تم محض جاہل لوگ ہو اس پر ان کی قوم کا جواب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آلِ لوط کو اپنی بستی سے نکالدو، یہ لوگ بڑے پاک باز بنتے ہیں پس ہم نے انہیں اور ان کے متبعین کو نجات دی سوا ان کی بیوی کے کہ ہم نے اس کے متعلق فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ عذاب میں باقی رہنے والی ہے اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی، پس ڈرائے ہوئے لوگوں پر بارش (کا عذاب) بڑا ہی بُرا تھا ؛

۶۰۰ - **حدثنا** ابوالیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یغفر اللہ للوط ان کان لیاوی الی رکن شدید ؛

۶۰۰ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے کہ وہ رکنِ شدید کی پناہ میں آنا چاہتے تھے ؛

باب ۳۱۹ - فلما جاء آل لوط المرسلون قال انکم قوم منکرون برکنہ بمن معہ لانھم قوتہ ترکنوا تمیلوا فانکرھم ونکرھم واستنکرھم واحد یھرعون یسرعون دابر آخر صیحۃ ھلکۃ للمتوسمین للناظرین لبسبیل لبطریق ؛

۳۱۹ - "پھر جب آلِ لوط کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے آئے تو لوط نے کہا کہ آپ لوگ کسی دوسری جگہ کے معلوم ہوتے ہیں (موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں) "برکنہ" سے مراد وہ لوگ ہیں جو فرعون کے ساتھ تھے، کیونکہ وہ اس کی قوت بازو تھے ترکنوا بمعنی تمیلوا۔ فانکرھم، نکرھم اور استنکرھم کے معنی ہیں ایک ہیں یھرعون بمعنی یسرعون۔ دابر بمعنی آخر صیحۃ بمعنی ھلکۃ۔ للمتوسمین ای للناظرین لبسبیل ای لبطریق ؛

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا محمود حدثنا ابو احمد حدثنا سفیان عن ابی اسحاق عن الاسود عَنْ عبدالله رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قال قرأ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فهل من مُّدَّکِرٍ ؛

۶۰۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے ابو احمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فہل من مذکر" پڑھا تھا۔

باب ۳۲۰۔ قَولِ اللّٰهِ تعالٰی وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا کَذَّبَ اَصْحَابُ الْحِجْرِ اَلْحِجْرُ موضع ثمود وامّا حَرْثٌ حِجْرٌ حَرَام۔ وَکُلُّ مَمْنُوْعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُوْرٌ۔ وَالْحِجْرُ کُلُّ بناءٍ بنیتہٗ وَمَا حَجَرْتَ عَلَیْهِ مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّیَ حَطِیْمُ الْبَیْتِ حَجْرًا کَاَنَّهٗ مُشْتَقٌّ من مَحْطُوْمٍ مِثْلَ قَتِیْلٍ مِنْ مَقْتُوْلٍ وَیُقَالُ لِلْاُنْثٰی من الخیل الحجر۔ وَیقال لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وحِجًی۔ واما حِجْرُ الیمامۃ فَھُوَ منزلٌ ؛

۳۲۰۔ "اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور قوم ثمود کے پاس ہم نے ان کے (قومی) بھائی صالح کو بھیجا "حجر والوں نے (اپنے نبی کو) جھٹلایا" حجر، ثمود کی بستی تھی اور حرث حجر کے معنی حرام کے ہیں۔ ہر ممنوع چیز کو حجر محجور کہتے ہیں۔ جو بھی عمارت تم تعمیر کرو اسے حجر کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح جو زمین احاطہ کے ذریعہ گھیر دو اسے بھی حجر کہتے ہیں گویا وہ محطوم سے مشتق ہے۔ جیسے قتیل مقتول سے۔ گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں۔ عقل کو حجر کہتے ہیں اور حِجیٰ بھی۔ لیکن حجر الیمامۃ بستی تھی (قوم ثمود کی)

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا اَلْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سفیان حدثنا هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله زمعة قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الَّذِیْ عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُوْعِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِیْ قُوَّةٍ کَاَبِیْ زَمْعَةَ ؛

۶۰۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ خطبہ دے رہے تھے (اور خطبہ کے درمیان) آپ نے اس قوم کا ذکر کیا جنہوں نے اونٹنی کو ذبح کر دیا تھا آں حضورؐ نے فرمایا خدا کی بھیجی ہوئی، اس (اونٹنی کو ذبح کرنے والا، قوم کا ایک ہی بہت با اقتدار اور باعزت فرد تھا، ابو زمعہ کی طرح ؛

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا محمد بن مسکین ابوالحسن حَدَّثَنَا یحیٰی بن حسّان بن حَیَّانَ اَبُوْ زکریا حَدَّثَنَا سلیمان عن عبدالله بن دینار عن ابن عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ عنهما اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلم لما نزل الْحِجْرَ فِیْ غَزْوَةِ تبوک اَمَرَهُمْ ان لا یَشْرَبُوْا من بئرها ولا یستقوا منها فَقَالُوْا قد عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتقینا فَاَمَرَهُمْ اَنْ

۶۰۳۔ ہم سے محمد بن مسکین ابو الحسن نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن حسان بن حیان ابو ذکریا نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن دینار نے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حجر (ثمود کی بستی) میں پڑاؤ کیا، غزوۂ تبوک کے لئے جاتے ہوئے تو آپ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ یہاں کے کنووں کا پانی نہ پئیں اور نہ اپنے برتنوں میں ساتھ لیں، صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم نے تو اس سے اپنا آٹا بھی

يَطْرَحُوا ذٰلِكَ الْعَجِيْنَ وَيُهَرِيْقُوْا ذٰلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَاَبِى الشُّمُوسِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِلْقَاءِ الطَّعَامِ۔ وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهٖ ؛

گوندھ لیا اور پانی اپنے برتنوں میں بھی رکھ لیا آں حضورؐ نے انہیں حکم دیا کہ گندھا ہوا آٹا پھینک دیں اور پانی بہا دیں اور سبرہ بن معبد اور ابوالشموش کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کو پھینک دینے کا حکم دیا تھا اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جس نے آٹا اس پانی سے گوندھ لیا ہو (وہ اسے پھینک دے)

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضَ ثَمُوْدَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّهَرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاَنْ يَّعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِىْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ۔ تَابَعَهٗ اُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ ؛

۶۰۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثمود کی بستی حجر میں پڑاؤ کیا تو وہاں کے کنوؤں کا پانی اپنے برتنوں میں بھر لیا اور آٹا بھی اس پانی سے گوندھ لیا لیکن آں حضورؐ نے انہیں حکم دیا کہ جو پانی انہوں نے اپنے برتنوں میں بھر لیا ہے اسے انڈیل دیں اور گندھا ہوا آٹا جانوروں کو کھلا دیں اس کے بجائے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا کہ اس کنویں سے پانی لیں جس سے صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی ؛

۶۰۵۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ ؛

۶۰۵ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں معمر نے ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والد (عبد اللہ) رضی اللہ عنہم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام حجر سے گزرے تو فرمایا کہ ان لوگوں کی بستی میں جنہوں نے ظلم کیا تھا نہ داخل ہو اس صورت میں تم روتے ہوئے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر آپؐ نے اپنی چادر چہرہ مبارک پر ڈال لی۔ آپ کجاوے پر تشریف رکھتے تھے۔

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَبِيْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ ؛

۶۰۶۔ مجھ سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے وہب نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی انہوں نے یونس سے سنا، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم سے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ تمہیں ان لوگوں کی بستی سے گزرنا پڑ رہا ہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تو روتے ہوئے گزرو کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ آپکڑے جس میں ظالم لوگ گرفتار کئے گئے تھے ؛

باب ۳۲۱۔ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ ؛

۳۲۱۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا ؛"

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا۔ اسحاق بن منصور اَخْبَرَنَا عبد الصمد حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن بن عبد الله عن ابيه عن ابن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قال الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابن الكريم يُوسُفُ بن يعقوب بن اِسْحَاقَ ابن اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ؛

۶۰۷۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں عبد الصمد نے خبر دی، ان سے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شریف بن شریف بن شریف بن شریف، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام تھے ؛

باب ۳۲۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِّلسَّائِلِيْنَ ؛

۳۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک یوسف اور ان کے بھائیوں کے واقعات میں، پوچھنے والوں کے لئے عبرتیں ہیں ؛

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا۔ عبيد بن اِسماعيل عن ابی اسامة عن عبيد الله قال اخبرنی سعيد بن ابی سعيد عن ابی هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عنه سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابن نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذا نسألك قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا ؛

۶۰۸۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، انہیں سعید بن ابی سعید نے خبر دی انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، سب سے زیادہ شریف آدمی کون ہے ؟ آں حضورؐ نے فرمایا جو اللہ کا خوف سب سے زیادہ رکھتا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر سب سے زیادہ شریف، اللہ کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے ؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تم لوگ عرب کے خانوادوں کے متعلق پوچھ چاہتے ہو، انسانی برادری (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں (کہ ان میں اچھے اور برے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں) جو لوگ تم میں زمانہ جاہلیت میں شریف اور بہتر اخلاق کے تھے اسلام کے بعد بھی وہ ویسے ہی ہیں، جب کہ دین کی سمجھ بھی انہیں آجائے ؛

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا۔ محمد اخبرنا عبدة عن عبيد الله عن سعيد عن ابی هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ؛

۶۰۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں عبید اللہ نے، انہیں سعید نے، انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، اسی طرح ؛

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا۔ بَدَلُ ابْنُ الْمُحَبَّرِ اَخْبَرَنَا شعبة عن سعد بن اِبْرَاهِيْمَ قال سمعت عروة بن الزبير عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنها ان النبی

۶۱۰۔ ہم سے بدل بن محبر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی ان سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا مری ابا بکر یصلی بالناس قالت انہ رجل اسیف متی یقم مقامک رق فعاد فعادت قال شعبۃ فقال فی الثالثۃ او الرابعۃ انکن صواحب یوسف مروا ابا بکر۔

ہیں) ان سے فرمایا ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ وہ بہت رقیق القلب ہیں آپ کی جگہ جب کھڑے ہونگے تو ان پر رقت طاری ہو جائے گی آں حضورؐ نے انہیں دوبارہ یہی حکم دیا، لیکن انہوں نے بھی دوبارہ یہی عذر بیان کیا، شعبہ نے بیان کیا کہ آں حضورؐ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تم لوگ بھی صواحب یوسف ہی ہو، ابو بکر سے کہو۔

۶۱۱۔ حدثنا الربیع بن یحیی البصری حدثنا زائدۃ عن عبد الملک بن عمیر عن ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابیہ قال مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت عائشۃ ان ابا بکر رجل فقال مثلہ فقال مروہ فانکن صواحب یوسف فام ابو بکر فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال حسین عن زائدۃ رجل رقیق۔

۶۱۱۔ ہم سے ربیع بن یحیی بصری نے حدیث بیان کی ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد الملک بن عمیر نے ان سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑے تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ابو بکر رضی اللہ رقیق القلب انسان ہیں لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی حکم دیا اور انہوں نے بھی یہی عذر دہرایا آخر آں حضورؐ نے فرمایا کہ ان سے کہو تم لوگ بھی صواحب یوسف ہی ہو۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں امامت کی تھی اور حسین نے زائدہ کے واسطہ سے "رجل رقیق" کے الفاظ بیان کیے۔

۶۱۲۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انج عیاش بن ابی ربیعۃ اللھم انج سلمۃ بن ہشام اللھم انج الولید بن الولید اللھم انج المستضعفین من المومنین اللھم اشدد وطاتک علی مضر اللھم اجعلھا سنین کسنی یوسف۔

۶۱۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے، اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دیجئے، اے اللہ! تمام ضعیف اور کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے (مشرکوں کی زیادتی اور ظلم سے) اے اللہ! قبیلہ مضر کو سخت گرفت میں لے لیجئے، اے اللہ یوسف علیہ السلام کے عہد کی سی قحط سالی ان پر نازل فرمائیے۔

۶۱۳۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء ابن اخی جویریۃ حدثنا جویریۃ بن اسماء عن مالک عن الزہری ان سعید بن المسیب وابا عبید اخبراہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن ما لبث یوسف

۶۱۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء ابن اخی جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے انہیں سعید بن مسیب اور ابو عبیدہ نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ رکن شدید کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں اتنی طویل مدت تک قید میں رہتا جتنی یوسف علیہ السلام رہے تھے اور پھر میرے پاس (بادشاہ کا آدمی) بلانے

ثُمَّ اَتَانِي الدَّاعِي لَاَجَبْتُهُ۔

کے لئے آتا تو میں ضرور اس کے ساتھ چلا جاتا۔

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا۔ محمد بن سلام اخبرنا ابن فضيل حدثنا حصين عن سفيان عن مسروق قال سألت ام رومان وهى ام عائشة لما قيل فيها ما قيل قالت بينما انا مع عائشة جالستان اذ ولجت علينا امرأة من الانصار وهى تقول فعل الله بفلان وفعل قالت فقلت لم قالت انه نمى ذكر الحديث فقالت عائشة اى حديث فاخبرتها قالت فسمعه ابو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قالت نعم فخرت مغشيا عليها فما افاقت الا وعليها حمى بنافض فجاء النبى صلى الله عليه وسلم فقال مالهذه قلت حمى اخذتها من اجل حديث تحدث به فقعدت فقالت والله لئن حلفت لا تصدقونى ولئن اعتذرت لا تعذرونى فمثلى ومثلكم كمثل يعقوب وبنيه فالله المستعان على ما تصفون۔ فانصرف النبى صلى الله عليه وسلم فانزل الله ما انزل فاخبرها فقالت بحمد الله لا بحمد احد۔

۶۱۴۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں ابن فضیل نے خبر دی ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے ام رومان رضی اللہ عنہا سے (آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں) عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو افواہ اڑائی گئی تھی اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں عائشہؓ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک انصاری خاتون ہمارے یہاں آئیں اور کہا کہ اللہ فلاں (مسطح رضی اللہ عنہ) کو بدلہ دے اور وہ بدلہ بھی دے چکا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے ادھر کی ادھر لگائی ہے، پھر انصاری خاتون نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تہمت کا سارا) واقعہ بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنی والدہ سے) پوچھا کہ کون سا واقعہ ہے؟ تو ان کی والدہ نے انہیں واقعہ کی تفصیل بتائی، عائشہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم ہوگیا؟ ان کی والدہ نے بتایا کہ ہاں۔ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ بے ہوش ہوگئیں اور گر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی کہ ایک بات اس سے کہی گئی تھی اور اسی کے صدمے سے بخار آگیا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہا کہ بخدا، اگر میں قسم کھاؤں، جب بھی آپ لوگ میری بات نہیں مان سکتے اور اگر کوئی عذر بیان کروں تو اسے بھی نہیں تسلیم کر سکتے، بس میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کی سی ہے (کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کی من گھڑت کہانی سن کر فرمایا تھا کہ) "جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں اس پر اللہ ہی کی مدد چاہتا ہوں، اس کے بعد آں حضور واپس تشریف لے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کو جو کچھ منظور تھا وہ نازل فرمایا (حضرت عائشہ کی برأت کے سلسلے میں) جب آں حضورؐ نے اس کی اطلاع عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی تو انہوں نے کہا کہ اس کے لئے صرف اللہ کی حمد و ثنا ہے کسی اور کی نہیں۔

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا۔ يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال اخبرنى عروة انه سأل عائشة رضى الله عنها زوج النبى صلى الله عليه وسلم ارأيت قوله حتى اذا استيأس الرسل وظنوا انهم قد كذبوا قالت بل كذبهم قومهم

۶۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق پوچھا "حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انهم قد كذبوا۔" (بالتشدید) ہے یا کذبوا (بالتخفیف)

فقلت واللہ لقد استیقنوا ان قومھم کذبوھم وما ھُوَ بالظنِ فقالت یا عُرَیَّۃُ لقد استیقنوا بذالک قلت فلعلھا اَوکُذِبُوا قالت معاذ اللہ لم تکن الرسل تظن ذلک بربھا واما ھٰذہ الایۃ قالت ھُم اَتبَاعُ الرُّسل الَّذِینَ اٰمَنُوا بِرَبِّھِم وَصَدَّقُوھُم وَطَالَ عَلَیھِمُ البَلَآءُ وَاستَاخَرَ عَنھُمُ النَّصرُ حَتّٰی اِذَا استَیأَسَت مِمَّن کَذَّبَھُم مِن قَومِھِم وَظَنُّوا ان اتباعھم کذبوا جَاءَھُم نَصرُ اللہ قال ابو عبد اللہ استَیاسُوا افتعلوا من یئست منہ من یوسف۔ لاتیاسوا من روح اللہ معناہ الرجاء۔ اخبرنی عبدۃ حدثنا عبد الصمد عن عبد الرحمٰن عن ابیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنھما عن النبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وسلم قال الکَرِیمُ ابنُ الکَرِیم ابنِ الکَرِیمِ ابنِ الکَرِیمِ یُوسُفُ بن یَعقُوبَ بنِ اِسحَاقَ بنِ اِبرَاھِیمَ عَلَیھِمُ السَّلَامُ ؛

یہاں تک کہ جب انبیاء نا امید ہو گئے اور انہیں خیال گزرنے لگا کہ اب انہیں جھٹلا دیا جائے گا، تو اللہ کی مدد پہنچی، تو انہوں نے فرمایا کہ (یہ بالتشدید ہے اور مطلب یہ ہے کہ) ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا تھا میں نے عرض کی کہ اس کا تو انہیں یقین تھا ہی کہ قوم انہیں جھٹلا رہی ہے پھر قرآن میں لفظ "ظن" (گمان وخیال کے معنی میں) استعمال کیوں کیا گیا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "عریہ! انبیاء اسے پوری طرح جانتے تھے اور یقین رکھتے تھے (کہ ان کی قوم انہیں جھٹلا رہی ہے) میں نے عرض کی" شاید یہ" اوکذبوا (بالتخفیف) ہو انہوں نے فرمایا معاذ اللہ! انبیاء اپنے رب کے ساتھ اس طرح کا گمان نہیں کر سکتے (خلاف وعدہ کا) لیکن یہ آیت، انہوں نے فرمایا، ...... تو اس کا تعلق انبیاء کے ان متبعین سے ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور اپنے انبیاء کی تصدیق کی تھی، پھر جب آزمائشوں اور مشکلات کا سلسلہ طویل ہوا اور اللہ کی مدد پہنچنے میں تاخیر پر تاخیر ہوتی رہی (کیونکہ اس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا) انبیاء اپنی قوم کے ان افراد سے تو بالکل مایوس ہو گئے تھے جنہوں نے ان کی تکذیب کی تھی اور (مدد کی تاخیر کی وجہ سے) انہیں یہ گمان ہوا (شدت مایوسی کی وجہ سے) کہ کہیں ان کے متبعین بھی تکذیب نہ کر بیٹھیں تو ایک دم اللہ کی مدد آ پہنچی۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ استیاسوا، افتعلوا کے وزن پر ہے یئست سے۔ منہ اے من یوسف۔ لا تیأسوا من روح اللہ کے معنی رجاء امید کے ہیں۔ مجھے عبدہ نے خبر دی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمٰن نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شریف بن شریف بن شریف، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں ؛

باب ۳۲۳۔ قول اللہ تعالیٰ وَاَیُّوبَ اِذ نَادٰی رَبَّہٗ اَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنتَ اَرحَمُ الرَّاحِمِینَ ارکض ؛ اضرب یرکضون یعدون ؛

۳۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ایوب (علیہ السلام) نے جب اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف اور مرض نے آگھیرا ہے اور آپ ارحم الراحمین ہیں" ارکض بمعنی اضرب۔ یرکضون اے یعدون ؛

۶۱۶۔ حدثنا عبد اللہ بن محمد الجُعفِیُّ حَدَّثَنَا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ رَضِیَ اللہُ عنہ عن النبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَینَمَا اَیُّوبُ یَغتَسِلُ عُریَانًا خَرَّ عَلَیہِ رِجلُ جَرَادٍ مِن ذَھَبٍ فَجَعَلَ یَحتَثِی

۶۱۶۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں ان پر گرنے لگیں آپ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے ان کے پروردگار نے ان

فِي ثَوْبِهِ فَنَادَىٰ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَىٰ قَالَ بَلَىٰ يَا رَبِّ وَلَٰكِنْ لَا غِنَىٰ لِي عَنْ ..... بَرَكَتِكَ ؛

سے کہا کہ اے ایوب! جو کچھ تم دیکھ رہے ہو (سونے کی ٹڈیاں) کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ صحیح ہے، اے رب العزت! لیکن آپ کی برکت سے میں کس طرح بے نیاز ہو سکتا ہوں ؛

باب ۳۲۴۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا. كلمه. وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا يقال للواحد وللاثنين والجميع نجيٌّ. ويقال خَلَصُوا نجيًّا اعتزلوا نجيًّا والجميع انجية يتناجون. تلقف. تلقم ؛

۳۲۴۔ اور یاد کرو کتاب (قرآن مجید) میں موسیٰ کو کہ وہ (اپنی عبادات و ایمان میں) مخلص اور موحد تھے اور رسول و نبی تھے، جب کہ ہم نے طور کی داہنی جانب سے انہیں آواز دی اور سرگوشی کے لئے انہیں قریب بلایا اور ان کیلئے اپنی رحمت سے ہم نے ان کے بھائی ہارون کو نبوت سے سرفراز کیا ؛ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لئے لفظ نجیٌّ استعمال ہوتا ہے بولتے ہیں خلصوا نجیًّا، یعنی سرگوشی کے لئے علیحدہ جگہ چلے گئے (اگر نجیٌّ کا لفظ مفرد کے لئے استعمال ہوا ہو تو اس کی جمع انجیہ ہو گی تلقف بمعنی تلقم ؛

باب ۳۲۵۔ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ إِلَىٰ قوله مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ؛

۳۲۵۔ "اور فرعون کے خاندان کے ایک مومن فرد نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد مسرف کذاب تک ؛

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني عُقَيْلٌ عن ابن شهاب سمعت عروة قال قالت عائشة رضي الله عنها فرجع النبي صلى الله عليه وسلم الى خديجة يرجف فؤاده فانطلقت به الى ورقة بن نوفل وكان رجلاً تنصر يقرأ الانجيل بالعربية فقال ورقة ماذا ترى فاخبره فقال ورقة هذا الناموس الذي انزل الله على موسى وان ادركني يومك انصرك نصرًا مؤزرًا. الناموس صاحب السر الذي يطلعه بما يستره عن غيره ؛

۶۱۷۔ ہم سے محمد عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، انہوں نے عروہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (غار حرا سے) سب سے پہلی مرتبہ وحی کے نازل ہونے کے بعد) ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ بہت گھرائے ہوئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا آں حضورؐ کو (اپنے عزیز) ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، وہ نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھتے تھے ورقہ نے پوچھا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں ؟ آں حضورؐ نے انہیں بتایا تو انہوں نے بتایا کہ یہی وہ ہیں "ناموس" جنہیں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا تھا اور اگر میں تمہارے زمانے تک زندہ رہا تو میں تمہاری پوری پوری مدد کروں گا۔ ناموس، راز دار کو کہتے ہیں۔ جو ایسے راز پر بھی مطلع ہو جو آدمی دوسروں سے چھپاتا ہے ؛

باب ۳۲۶۔ قول الله عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ

۳۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام)

آتاكَ حَدِيثُ مُوسٰى اِذْ رَاٰى نَارًا اِلٰى قولہ
بِالْوَادِی الْمُقَدَّسِ طُوًى ، اٰنَسْتُ اَبصرتُ
نارًا لَعَلِّی اٰتِيكُم منها بقبسٍ الاٰية ۔ قال
ابن عباس المقدس المبارك طُوًى ۔ ...
اسم الوادی ۔ سيرتها ۔ حالتها ۔ والنُّهٰى
التُّقٰى ۔ بملكنا ۔ بامرنا ۔ هوٰى ۔ شقى ۔ فارِغًا
الا من ذكر موسٰى ردأً ، كَیْ يُصَدِّقُنِی ۔
وَيُقَالُ مُغِيثًا اَوْ مُعِينًا ۔ يَبْطُشُ وَيَبطِشُ
وَيَبْطِشُ يأتمرون ۔ يتشاورون ۔ وَالْجِذْوَةُ
قطعة غليظة من الخشب ليس فيها
لهب سَنَشُدُّ سنعينك ، كُلَّمَا عَزَّزْتَ
شَيْئًا فقد جعلت له عضدًا ۔ وقال ،
غيره كلما لم ينطق بحرف او فيه
تَمْتَمَةٌ اَوْ فَأْفَأَةٌ فهي عُقْدَةٌ ۔ اَزْرِی ظهری
فَيُسْحِتَكُمْ فَيُهْلِكَكُمْ الْمُثْلٰى تأنيث
الْاَمْثَلِ يقول بدينكم ۔ يقال خذ المثلى
خذ الامثل ۔ ثم ائْتُوا صَفًّا ، يقال هل
اتيت الصف اليوم يعنی المصلّى الَّذِی
يُصَلَّى فيه ۔ فاوجس ، اضمر خوفًا ،
فذهبت الواو من خيفة لكسرة الخاء
فِی جذوع النخل ۔ علی جذوع خَطْبُكَ
بَالُكَ ۔ مِسَاس مصدر ماسَّه مِسَاسًا
لَنَنْسِفَنَّهُ ، لَنُذْرِيَنَّهُ ۔ الضَّحَاءُ الحَرُّ ۔
قُصِّيهِ ۔ اتبعی اثره ۔ وقد يكون ان
تقُصَّ الكلام نحن نقصُّ عليك ۔ عن
جُنُبٍ ۔ عن بُعْدٍ ۔ وعن جنابة وعن
اجتنابٍ واحدٌ ۔ قال مجاهد علی قَدَرٍ
مَوْعِدٌ ۔ لَا تَنِيَا لا تضعفا ۔ يَبَسًا يابسًا
من زينة القوم الحلی الذی استعاروا

کا واقعہ معلوم ہوا جب انہوں نے آگ دیکھی (اللہ تعالیٰ
کے ارشاد "بالوادی المقدس طوی" تک "انست
ای ابصرت" میں نے آگ دیکھی ہے ، ممکن ہے تمہارے
لئے اس میں سے کوئی انگارہ لاسکوں" (تاپنے کے لئے)
....آخر آیت تک ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
المقدس مبارک کے معنی میں ہے " طُوًی " وادی کا
نام ہے ۔ سیرتھا یعنی اس کی حالت ۔ النہی یعنی ...
پرہیزگاری ۔ بملکنا یعنی اپنے حکم سے ۔ ھوی یعنی
بدبخت رہا ۔ فارغا یعنی (ہر چیز، خوف وڈر سے موسیٰ
علیہ السلام کی والدہ کا دل) خالی تھا سوا موسیٰ علیہ
السلام کے ذکر کے ۔ ردأ کی یصدقنی (یعنی میرے
ساتھ ہارون علیہ السلام کو مددگار کے طور پر بھیجئے تاکہ فرعون
کے دربار میں میری رسالت کی تصدیق کریں) ردأ کے معنی
فریادرس کے بھی آتے ہیں اور مددگار کے بھی یبطش اور
یبطش (طاء کے ضمہ اور کسرہ کے ساتھ) یاتمرون بمعنی
یتشاورون ۔ الجذوۃ لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑا جس میں
لپٹ نہ ہو (اگرچہ آگ ہو) سنشد یعنی ہم تمہاری
مدد کریں گے کہ جب تم نے کسی کی مدد کی تو گویا تم اس کے
دست و بازو بن گئے اور دوسرے حضرات نے کہا کہ جب
کوئی حرف زبان سے نہ ادا ہو پائے لکنت ہو یا فازبان
پر آجاتا ہے تو اس کے لئے لفظ " عقدہ " استعمال کرتے
ہیں ازری بمعنی ظہری فیسحتکم بمعنی فیھلککم
المثلی ، امثل کی تانیث ہے (بمعنی افضل) کہتے ہیں
خذ المثلی ، خذ الامثل ۔ ثم ائتوا صفا ، کہتے ہیں
ھل اتیت الصف الیوم ۔ (یہاں الصف سے مراد)
وہ جگہ ہے جہاں نماز پڑھی جاتی ہو ۔ فاوجس ۔ یعنی
دل میں پیدا ہوا ، خوف ۔ ضعیفۃ (دراصل میں خوفۃ
تھا) کا واؤ خاء کے کسرہ کی وجہ سے یا سے بدل گیا ہے ۔
فی جذوع النخل ای علی جذوع النخل ۔ خطبك

من آل فرعون۔ فقذ فتھا۔ القیتھا الُقی۔ صنع۔ فنسی موسٰی ھم یقولونہ اخطا الرّبّ ان لا یرجع الیھم قولا فی العجل

بمعنی، بالك۔ مساس مصدر ہے ماسہ مساسًا سے لننسفنّہ یعنی لنذرینہ۔ الضحاءُ بمعنی الحرّ۔ قصیہ یعنی اس کے پیچھے پیچھے چلی جا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نقصّ الکلام سے اس کے معنی ماخوذ ہوں (جیسے آیت) نحن نقصّ علیك۔ میں ہے عن جنب یعنی عن بعد۔ اور عن جنابۃ وعن اجتناب ایک معنی میں ہیں مجاہد نے فرمایا کہ علی قدر (میں قدر کا ترجمہ) وعدہ متعینہ ہے۔ لا تنیا یعنی لا تضعفا یبسًا بمعنی یابسًا۔ من زینۃ القوم سے مراد وہ زیورات ہیں جو انہوں نے آل فرعون سے مستعار لئے تھے فقذ فتھا ای القیتھا۔ القٰی بمعنی صنع۔ فنسی موسی، یعنی سامری اور اس کے متبعین یہ کہتے تھے کہ موسٰی علیہ السلام، پروردگار (ان کی مراد گوسالہ سے تھی، معاذ اللہ) کو چھوڑ کر دوسری جگہ (طور پر) چلے گئے۔ ان لا یرجع الیھم قولًا، گوسالہ کے بارے میں ہے۔

۶۱۸۔ حدثنا ھدبۃ بن خالد حدثنا ھمام حدثنا قتادۃ عن انس بن مالك عن مالك بن صعصعۃ ھذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثھم عن لیلۃ اسری بہ حتی اتی السماء الخامسۃ فاذا ھارون قال ھذا ھارون فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبًا بالاخ الصالح والنبی الصالح۔ تابعہ ثابت وعباد بن ابی علی عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

۶۱۸۔ ہم سے ہدبۃ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس رات کے متعلق حدیث بیان کی جس سے آپ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ جب آپ پانچویں آسمان پر۔۔۔ تشریف لائے تو وہاں ہارون علیہ السلام تشریف رکھتے تھے، جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا خوش آمدید، صالح بھائی اور صالح نبی! اس روایت کی متابعت ثابت اور عباد بن ابی علی نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے:

باب ۳۲۷۔ قول اللہ تعالٰی وھل اتاك حدیث موسٰی وکلم اللہ موسٰی تکلیمًا:

۳۲۷۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد اور کیا آپ کو موسٰی کا واقعہ معلوم ہوا، اور اللہ تعالٰی نے موسٰیؑ کو اپنے کلام سے نوازا:

۶۱۹۔ حدثنا ابراھیم بن موسٰی اخبرنا ھشام بن یوسف اخبرنا معمر عن الزھری عن عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ رأیت موسٰی واذا رجل ضرب رجل کانہ من رجال شنوءۃ ورأیت عیسٰی فاذا ھو رجل ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس وانا اشبہ ولد ابراھیم ثم اتیت باناءین

۶۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسٰی نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی سرگذشت بیان کی جس میں آپؐ معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ میں نے موسٰی علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گٹھے ہوئے بدن کے تھے، بال گھنگھریالے۔۔۔۔ تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوءۃ کے افراد میں سے ہوں اور میں نے عیسٰی علیہ السلام کو بھی دیکھا وہ میانہ قد اور نہایت سرخ

فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ ؛

وسفید تھے (چہرے پر اتنی شادابی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل خانے سے نکلے ہیں، اور میں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں، پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو جی چاہے پیجئے میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دودھ پی گیا مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت (اسلام اور استقامت) کو اختیار کیا اگر اس کے بجائے آپ نے شراب پی ہوتی تو، آپ کی امت گمراہ ہو جاتی ؛

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت ابا العالية حَدَّثَنَا ابن عم نبيكم يعني ابن عباس عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا ينبغي لعبد ان يقول انا خير من يونس بن مَتّٰى ونسبه الى ابيه وذكر النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اسرى به فقال موسى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وقال عيسى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وذكر مالك خازن النار وذكر الدَّجَّال ؛

۶۲۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے ابوالعالیہ سے سنا اور ان سے تمہارے نبی کے چچازاد بھائی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام پر ترجیح دے آں حضورؐ نے آپ کا نام آپ کے والد کی طرف سے منسوب کر کے لیا۔ اور آں حضورؐ نے شب معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام گندم گوں اور دراز قد تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے قبیلۂ شنوءہ کے کوئی صاحب ہوں اور فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام درمیانہ قد تھے اور آں حضورؐ نے داروغۂ جہنم، مالک کا بھی ذکر فرمایا اور دجّال کا بھی ذکر فرمایا ؛

۶۲۱۔ حَدَّثَنَا علي بن عبد الله حَدَّثَنَا سفيان حَدَّثَنَا ايوب السَّخْتِيَانِيُّ عن ابن سعيد بن جبير عن ابيه عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عنهما ان النبي صلى اللهُ عليه وسلم لما قدم المدينة وجدهم يصومون يومًا يعني عاشوراء فقالوا هذا يوم عظيم وهو يوم نَجَّى الله فيه مُوسٰى واغرق آل فرعون فصام موسى شكرًا لله فقال انا اولى بموسى مِنْهُمْ فصامه وامر ؛

۶۲۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب سختیانی نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن جبیر کے صاحبزادے (عبداللہ) نے، اپنے والد کے واسطہ سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ ایک دن یعنی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے ان لوگوں (یہودیوں) نے بتایا کہ یہ بڑا باعظمت دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور آل فرعون کو غرق کیا تھا۔ اس کے شکرانہ میں موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کا ان سے زیادہ قریب ہوں، چنانچہ آپ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھنا شروع کیا اور صحابہؓ کو بھی اس کا حکم دیا ؛

باب ۳۲۸۔ قول الله تعالى وَوَاعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَقَالَ

۳۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے موسیٰ سے تیس دن کا وعدہ کیا، پھر اس میں دس دن کا مزید اضافہ کر دیا اور اس طرح ان کے رب کے متعین کردہ چالیس دن پورے

مُوسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَلَمَّا جَاءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِي اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ يقال دكه ـ زلزله ـ فدكتا ـ فدككن ـ جعل الجبال كالواحدة كما قال الله عزوجل . اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ يقل كُنَّ رِتقًا ملتصقتين ـ اشْرِبُوْا ـ ثوب ـ مشرب ـ مصبوغ ـ قال ابن عباس انبجست انفجرت واذ نتقنا الجبل رفعنا ه ؛

ہو گئے" اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میری غیر موجودگی میں میری قوم کی نگرانی کرتے رہنا، اور ان کے ساتھ نرم رویہ رکھنا اور مفسدوں کے راستے کی پیروی نہ کرنا، پھر جب موسیٰ ہمارے متعین کردہ وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے (بلا واسطہ) گفتگو کی تو انہوں نے عرض کی میرے پروردگار مجھے اپنا دیدار کرا دیجئے، میں آپ کو دیکھ لوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد" وانا اول المؤمنین" تک بولتے ہیں دکہ یعنی اسے جھنجھوڑ دیا۔ (آیت میں) فدکتا معنی میں فدککن کے ہے " الجبال" کو واحد کے حکم میں تسلیم کر کے (اور اسی طرح الارض کو آیت میں تثنیہ کا صیغہ لائے) جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا (بصیغہ تثنیہ) اس کے بجائے کن رتقاً (بصیغہ جمع) نہیں فرمایا (رتقا کے معنی) ملے ہوئے کے ہیں۔ اُشْرِبُوْا (یعنی ان کے دلوں میں گوسالے کی محبت رس بس گئی تھی) ثوب مشرب رنگا ہوا کپڑا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انبجست کے معنی پھوٹ پڑی وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ، یعنی پہاڑ کو ہم نے ان کے اوپر اٹھایا؛

۶۲۲ ـ حَدَّثَنَا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن عمرو بن يحيى عن ابي عن ابي سعيد رَضِيَ اللهُ عنه عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يَفِيْقُ فَاِذَا اَنَا بموسى اٰخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي اَفَاقَ قَبْلِي اَمْ جُوْزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ ؛

۶۲۲ ـ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں، اب مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے ہوں گے یا (بے ہوش ہی نہیں کئے گئے ہوں گے بلکہ) انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کا بدلہ ملا ہو گا ؛

۶۲۳ ـ حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد الجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عبد الرَّزَّاق اخبرنا مَعْمَرٌ عن همام عن ابي هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بنو اسرائيل لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا

۶۲۳ ـ مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوا کرتا اور اگر حواء علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت کبھی نہ

الدَّهْرُ ؛

کرتی (حدیث پر نوٹ گزر چکا ہے ؛

باب ۳۲۹- طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِيقٌ - حَقٌّ. سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ ؛

۳۲۹- قرآن مجید میں طوفان سے مراد سیلاب کا طوفان ہے۔ بکثرت اموات کا وقوع ہونے لگے تو اسے بھی طوفان کہتے ہیں۔ القمل اس چیچڑی کو کہتے ہیں جو چھوٹی جوں کے مشابہ ہوتی ہے حقیق بمعنی حق۔ سقط (بمعنی نادم ہوا) جو شخص بھی نادم ہوتا ہے تو (گویا) وہ اپنے ہاتھ میں گر پڑتا ہے (یعنی کبھی ہاتھ کو دانتوں سے، شدت غم میں کاٹتا ہے اور کبھی ہاتھ سے دوسری حرکتیں کرتا ہے جو غم والم پر دلالت کرتی ہیں)؛

باب ۳۳۰- حَدِيثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ؛

۳۳۰- خضر علیہ السلام کا واقعہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ؛

۶۲۴- حَدَّثَنَا عمرو بن محمد حَدَّثَنَا يعقوب بن إبراهيم قال حدثني أبي عن صالح عن ابن شهاب أن عبيد الله بن عبد الله أخبره عن ابن عباس أنه تمارى هو والحر بن قيس الفزاري فِي صاحب موسى قال ابن عباس هُوَ خَضِرٌ فمر بهما أُبَيُّ بن كعب فدعاه ابن عباس فقال إِنِّي تماريت أنا وصاحبي هذا فِي صاحب موسى الَّذِي سأل السبيل إلى لُقِيِّهِ هل سمعت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يذكر شأنه قَالَ نعم سمعت رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا موسى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ فقال هَلْ تعلمُ أحدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَأَوْحَى اللهُ إِلَى موسى بلى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ موسى السَّبِيلَ إليه فَجَعَلَ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فقدت الحوت فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتْبَعُ الْحُوتَ فِي الْبَحْرِ فقال لموسى فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وما أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فقال مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا الَّذِي قَصَّ

۶۲۴- ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حر بن قیس فزاری رضی اللہ عنہ سے صاحب موسیٰ (علیہما السلام) کے بارے میں ان کا اختلاف ہوا پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ..... وہاں سے گزرے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرا اپنے ان ساتھی سے صاحب موسیٰ کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے جن سے ملاقات کے لئے موسیٰ علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ان کے حالات کا تذکرہ سنا ہے ..؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! میں نے آں حضورؐ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے ان سے آکر پوچھا، کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو اس روئے زمین پر آپ سے زیادہ علم رکھنے والا ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ہے (جنہیں ان امور کا علم ہے جن کا آپ کو نہیں) موسیٰ علیہ السلام نے ان تک پہنچنے کا راستہ پوچھا تو انہیں مچھلی کو اس کی نشانی کے طور پر بتایا گیا اور کہا گیا کہ جب مچھلی گم ہو جائے (تو جہاں گم ہوئی ہو وہاں) واپس آجانا وہیں ان سے ملاقات ہوگی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام دریا میں (سفر کے دوران) مچھلی کی برابر نگرانی کرتے

اللہ فی کتابہ ؛ رہے پھر ان سے ان کے رفیق سفر نے کہا کہ آپ نے خیال نہیں کیا جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تو میں مچھلی (کے متعلق بتانا) بھول گیا تھا اور مجھے محض شیطان نے اسے یاد رکھنے سے غافل رکھا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی کی تو ہمیں تلاش تھی، چنانچہ یہ حضرات اسی راستے سے پیچھے کی طرف لوٹے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ان دونوں حضرات کے ہی وہ حالات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے ؛

۶۲۵۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان حدثنا عمرو بن دینار قال اخبرنی سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ان نوفاً البکالی یزعم ان موسیٰ صاحب الخضر لیس ھو موسیٰ بنی اسرائیل انما موسیٰ اٰخر فقال کذب عدو اللہ حدثنا اُبی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان موسیٰ قام خطیباً فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم فقال انا فعتب اللہ علیہ اذ لم یرد العلم الیہ فقال لہ بلی لی عبد بمجمع البحرین ھو اعلم منک قال ای رب ومن لی بہ وربما قال سفیان ای رب وکیف لی بہ قال تاخذ حوتاً فتجعلہ فی مکتل حیثما فقدت الحوت فھو ثم وربما قال فھو ثمہ واخذ حوتا فجعلہ فی مکتل ثم انطلق ھو وفتاہ یوشع بن نون حتی اتیا الصخرۃ وضعا رؤسھما فرقد موسیٰ واضطرب الحوت فخرج فسقط فی البحر فاتخذ سبیلہ فی البحر سرباً فامسک اللہ عن الحوت جریۃ الماء فصار مثل الطاق فقال ھکذا مثل الطاق فانطلقا یمشیان بقیۃ لیلتھما ویومھما حتی اذا کان من الغد قال لفتاہ اٰتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصباً ولم یجد موسیٰ النصب حتی جاوز حیث امرہ اللہ قال لہ فتاہ ارایت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ واتخذ سبیلہ فی البحر

۶۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ، موسیٰ، صاحب خضر بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں، بلکہ وہ دوسرے موسیٰ ہیں (علیہم السلام) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دشمن خدا نے قطعاً بے بنیاد بات کہی، ہم سے ابن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو کھڑے ہو کر خطاب کر رہے تھے کہ ان سے پوچھا گیا، کون سا شخص سب سے زیادہ جاننے والا ہے ؟ انہوں نے فرمایا کہ میں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پہ عتاب فرمایا کیونکہ (جیسا کہ چاہیئے تھا) انہوں نے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ کیوں نہیں! میرا ایک بندہ ہے جہاں دو دریا آکر ملتے ہیں وہاں رہتا ہے اور تم سے زیادہ جاننے والا ہے، انہوں نے عرض کیا، اے رب العزت! میں ان سے کس طرح مل سکوں گا ؟ سفیان نے (اپنی روایت میں یہ الفاظ) بیان کئے کہ اے رب وکیف لی بہ ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک مچھلی پکڑ کر اپنے تھیلے میں رکھ لو، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے بس میرا بندہ وہیں تمہیں ملے گا۔ بعض اوقات انہوں نے (بجائے فہو ثم کے) فہو ثمہ کہا، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی لی اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لیا۔ پھر آپ اور آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے، جب یہ حضرات چٹان پر پہنچے تو سر سے ٹیک لگا لی، موسیٰ علیہ السلام کو نیند آگئی اور مچھلی تڑپ کر نکلی اور دریا کے اندر چلی گئی اور اس نے دریا میں اپنا راستہ اچھی طرح بنا لیا، اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کے بہاؤ کو روک دیا اور وہ محراب کی طرح ہو گئی، انہوں نے واضح کیا کہ یوں محراب کی طرح ! پھر دونوں حضرات اس دن اور رات کے باقیماندہ حصے

عَجَبًا فكان للحوت سَرَبًا ولهما عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسٰى ذٰلك مَاكُنَّا نَبغي فارتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قصصًا رجعًا يقصان اثارهما حتّٰى انتهيا اِلَى الصخرة فاذا رجل مُسَجًّى بثوب فسلم موسٰى فرد عليه فقال وَاَنّٰى بارضك السّلامُ قال انا مُوسٰى قال مُوسٰى بنى اسرائيل قال نعم اتيتك لتعلمنى مِمَّا عُلِّمْتَ رُشدًا قال يا موسٰى انى على علم من علم الله علمنيه الله لا تعلمه وانت على علم من علم الله علمكه الله لا اعلمه قال هل اَتَّبِعُكَ قال اِنَّكَ لَن تستطيع مَعِىَ صبرًا وَكَيفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا، اِلٰى قوله اَمْرًا فانطلقا يمشيان عَلٰى سَاحِلِ البحر فمرت بهما سفينة فكلموهم ان يحملوهم فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فحملوه بغير نول فلما ركبا فِى السَّفِينة جاء عصفور فوقع على حرف السفينة فنقر فِى البحر نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ قال له الخضر يا موسٰى ما نقص علمى وعلمك من علم الله اِلَّا مثل ما نقص هٰذا العُصفُور بِمِنقارِهٖ من البحر اِذا اخذ الناس فنزع لوحًا قال فلم يفجأ مُوسٰى الا وقد قلع لوحًا بِالْقَدُّومِ فقال له مُوسٰى ما صنعت قوم حملونا بغير نول عمدت اِلٰى سفينتهم فخرقتها ليغرق اهلها لقد جئت شيئًا اِمْرًا قال الم اقل انك لن تستطيع معى صَبرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِى بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِى مِن اَمْرِى عُسْرًا فكانت الاولى من موسٰى نسيانًا فلما خرجا من البحر مَرُّوا بغلام يلعب مَعَ الصبيان فاخذ الخضر براسه فقلعه بِيَدِهٖ هٰكذا واَوْمَاَ سفيان باطراف اصابعه كانه يقطف شيئًا فقال له موسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا

میں چلتے رہے جب دوسرا دن آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ اب ہمارا کھانا لاؤ، کیونکہ ہم اپنے اس سفر میں بہت تھک گئے ہیں . . . .

. . . .

موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت تک کوئی تھکان محسوس نہیں کی تھی جب تک وہ اس متعینہ جگہ سے آگے نہ بڑھ گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا ان کے رفیق نے کہا کہ دیکھئے تو سہی جب ہم چٹان پر اترے ہوئے تھے تو میں مچھلی (کے متعلق کہنا) آپ سے بھول گیا اور مجھے اس کی یاد سے صرف شیطان نے غافل رکھا اور اس مچھلی نے تو (وہیں چٹان کے قریب) دریا میں اپنا راستہ حیرت انگیز طریقہ پر بنا لیا تھا، مچھلی کو تو راستہ مل گیا تھا اور یہ حضرات (خدا کی اس قدرت پر) حیرت زدہ تھے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی جگہ تھی جس کی ہم تلاش میں ہیں چنانچہ دونوں حضرات اسی راستے سے پیچھے کی طرف واپس ہوئے اور جب اس چٹان پر پہنچے تو وہاں ایک صاحب موجود تھے سارا جسم ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے، موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا اس خطے میں تو سلام کا رواج نہیں تھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں انہوں نے پوچھا، بنی اسرائیل کے موسیٰ! فرمایا کہ جی ہاں، میں اس کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ علم مفید سکھا دیں، جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا، اے موسیٰ، میرے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں اسے نہیں جانتا اسی طرح آپ کے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ علم سکھایا ہے اور آپ اس کو نہیں جانتے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں انہوں نے کہا آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے، اور واقعی آپ ان امور کے متعلق صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جو آپ کے احاطہ علم میں نہیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "امرا" تک۔ آخر موسیٰ اور خضر علیہ السلام چلے، دریا کے کنارے کنارے پھر ان کے قریب سے ایک کشتی گزری، ان حضرات نے کہا کہ انہیں بھی کشتی والے کشتی پر سوار کر لیں، کشتی والوں نے خضر علیہ السلام

زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ تَسْتَطِيعُ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ مَائِلًا أَوْمَأَ بِيَدِهِ هكذا واشار سفيان كانه يمسح شيئًا إلى فوق فلم اسمع سفيان يذكر مائلا إلا مرة قال قوم أتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيفونا عمدت إلى حائطهم لو شئت لاتخذت عليه أجرًا قال هذا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى كَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سفيان قال النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ يُقَصُّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا وقرأ ابن عباس أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ لِي سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ. قيل لسفيان حفظته قبل ان تسمعه من عمرو أَوْ تَحَفَّظْتَهُ من انسان فقال ممن أتحفظه ورواه أحد عن عمرو غيري سمعته منه مَرَّتَيْنِ أو ثلاثا وحفظته مِنْهُ ؛

کو پہچان لیا اور کسی اجرت کے بغیر اس پر سوار کر لیا۔ جب یہ اصحاب اس پر سوار ہو گئے تو ایک چڑیا آئی اور کشتی کے ایک کنارے پر بیٹھ کر اس نے پانی اپنی چونچ میں ایک یا دو مرتبہ ڈالا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا ،، اے موسٰی! میرے اور آپ کے علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں ہوئی جتنی اس چڑیا کے دریا میں چونچ مارنے سے دریا کے پانی میں کمی ہوگی، اتنے میں خضر علیہ السلام نے کلہاڑی اٹھائی اور کشتی میں سے ایک تختہ نکال لیا، موسٰی علیہ السلام نے جو نظر اٹھائی تو وہ اپنی کلہاڑی سے نکال چکے تھے اس پر وہ بول پڑے کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ جن لوگوں نے ہمیں بغیر کسی اجرت کے سوار کر لیا انہیں کی کشتی پر آپ نے بری نظر ڈالی اور اسے چیر دیا کہ سارے کشتی والے ڈوب جائیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ نے نہایت ناگوار کام کیا خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ (یہ بے صبری اپنے وعدہ کو بھول جانے کی وجہ سے ہوئی، اس لئے) آپ اس چیز کا مجھ سے مواخذہ کریں جو میں بھول گیا تھا اور (میرے معاملے میں تنگی نہ فرمائیں، یہ پہلی بات موسٰی علیہ السلام سے بھول کر ہوئی تھی پھر جب دریائی سفر ختم ہوا تو ان کا گزر ایک بچے کے پاس سے ہوا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے (دھڑ سے) جدا کر دیا، سفیان نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے (جدا کرنے کی کیفیت بتانے کے لئے) اشارہ کیا، جیسے وہ کوئی چیز اچک رہے ہوں، اس پر موسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے ایک جان کو ضائع کر دیا، کسی دوسرے کی جان کے بدلے میں بھی یہ نہیں تھا، بلاشبہ آپ نے ایک برا کام کیا، خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے موسٰی علیہ السلام نے فرمایا ،، اچھا اس کے بعد اگر میں نے آپ سے کوئی بات پوچھی تو پھر آپ مجھے ساتھ نہ لے چلئے گا بے شک آپ میرے بارے میں حد عذر کو پہنچ چکے یہ دونوں حضرات آگے بڑھے اور جب ایک بستی میں پہنچے تو بستی والوں سے کہا کہ وہ انہیں اپنا مہمان بنا لیں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر اس بستی میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی، خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا، سفیان نے (کیفیت بتانے کے لئے) اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کوئی چیز اوپر کی طرف پھیر رہے ہوں، میں نے سفیان سے ”مائلا“ کا لفظ صرف ایک مرتبہ سنا تھا موسٰی علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ تو ایسے تھے ہم ان کے یہاں آئے اور انہوں نے ہماری

میزبانی سے بھی انکار کیا، پھر ان کی دیوار آپ نے ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت ان سے لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بس یہاں سے میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہو گئی جن باتوں پر آپ صبر نہیں کر سکتے تھے میں ان کی تاویل و توجیہہ آپ پر واضح کروں گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہماری تو یہ خواہش تھی کہ موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے اور اللہ تعالیٰ تکوینی واقعات ہمارے لئے بیان کرتا، سفیان نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے اگر انہوں نے صبر کیا ہوتا تو ان کے مزید واقعات ہمیں معلوم ہوتے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (جمہور کی قرأت وراءھم کے بجائے) اماھم، ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا، پڑھا ہے۔ اور وہ بچہ (جس کی خضر علیہ السلام نے جان لی تھی) کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے پھر مجھ سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو مرتبہ سنی تھی اور انہیں سے (سن کر) یاد کی تھی سفیان سے کسی نے پوچھا تھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے عمرو بن دینار سے سننے سے پہلے ہی کسی دوسرے شخص سے سن کر (جس سے عمرو بن دینار سے سنی ہو) یاد کی تھی: یا (اس کے بجائے یہ جملہ کہا) تحفظتہ، من انسان " (تنک علی بن عبداللہ کو تھا) تو سفیان نے فرمایا کہ دوسرے کسی شخص سے سن کر میں یاد کرتا، کیا اس حدیث کو عمرو بن دینار کے واسطہ سے میرے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے؟ میں نے ان سے یہ حدیث دو یا تین مرتبہ سنی تھی اور انہیں سے سن کر یاد کی تھی؛

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا محمد بن سعید الاصبہانی اخبرنا ابن المبارک عن معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انما سمی الخضر انه جلس علی فروة بیضاء فاذا هی تهتز من خلفه خضراء؛

۶۲۶۔ ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے حدیث بیان کی انہیں ابن مبارک نے خبر دی، انہیں معمر نے انہیں ہمام بن منبہ نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خضر علیہ السلام کا یہ نام اس وجہ سے پڑا کہ وہ ایک صاف اور بے آب و گیاہ زمین پر بیٹھے تھے، لیکن جوں ہی اٹھے تو وہ جگہ سرسبز و شاداب تھی؛

باب ۳۳

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا اسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه انه سمع ابی هریرة رضی الله عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة فبدلوا فدخلوا یزحفون علی استاههم وقالوا حبة فی شعرة؛

۶۲۷۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے ان سے ہمام بن منبہ نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازے سے جھک کر خشوع و خضوع کے ساتھ داخل ہوں یہ کہتے ہوئے کہ ہمارا سوال صرف مغفرت کا ہے لیکن انہوں نے اس کے برعکس کیا اور اپنے سرین کے بل گھسٹے ہوئے داخل ہوئے اور یہ کہتے ہوئے "حبۃ فی شعرۃ" (ایک مہمل جملہ)

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا اسحاق بن ابراهیم حدثنا روح بن عبادة حدثنا عوف عن الحسن ومحمد وخلاس عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان موسی کان رجلا حییا ستیرا لا یری من جلده شیء استحیاء منه فاذاه من اذاه من بنی

۶۲۸۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے حسن، محمد بن سیرین اور خلاس نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام بڑے ہی باحیا اور ستر پوشی کے معاملہ میں انتہائی محتاط تھے، ان کی حیاء اور شرم کا یہ عالم تھا کہ ان کے بدن کا کوئی حصہ بھی نہیں دیکھا

إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ، إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوا لِمُوسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَأَبْرَأَهُ مِمَّا يَقُولُونَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا۔

جاسکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے جو لوگ انہیں اذیت پہنچانے کے درپے تھے وہ کیوں باز رہ سکتے تھے ان لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اس درجہ ستر پوشی کا اہتمام صرف اس لئے ہے کہ ان کے جسم میں عیب ہے یا برص ہے یا انتفاخ خصیتین ہے یا پھر کوئی اور بیماری ہے ادھر اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی ان کے ہفوات سے برأت کرے گا، ایک دن موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کرنے کے لئے آئے اور ایک پتھر پر اپنے کپڑے (اتار کر) رکھ دیئے، پھر غسل کیا جب فارغ ہوئے تو کپڑے اٹھانے کے لئے بڑھے، لیکن پتھر ان کے کپڑوں کے سمیت بھاگنے لگا (خدا کے حکم سے) موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا اٹھایا اور پتھر کے پیچھے پیچھے دوڑے، یہ کہتے ہوئے کہ پتھر میرا کپڑا دے دے۔ آخر بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے (بے خبری میں) ان سب نے آپ کو ننگا دیکھ لیا، اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر حالت میں، اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی تہمت سے آپ کی برأت کر دی اب پتھر بھی رک گیا اور آپ نے کپڑا اٹھا کر پہنا، پھر پتھر کو اپنے عصا سے مارنے لگے۔ بخدا، اس پتھر پر، موسیٰ علیہ السلام کے مارنے کی وجہ سے تین یا چار یا پانچ جگہ نشانات پڑ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "تم ان کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰؑ کو اذیت دی تھی، پھر ان کی تہمت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا اور وہ اللہ کی بارگاہ میں وجیہ اور باعزت تھے" میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

۶۲۹۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن الأعمش قال سمعت أبا وائل قال سمعت عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عنه قال قسم النبي صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم قسمًا فقال رجل إِنَّ هٰذِهِ القسمة ما أريد بها وجه الله فأتيت النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأخبرته فغضب حتى رأيت الغضب في وجهه ثم قال يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

۶۲۹۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابو وائل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال) ایک مرتبہ تقسیم کیا ایک شخص نے کہا کہ یہ ایک ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کی رضا کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا ہے میں نے آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آں حضورؐ غصہ ہوئے اور میں نے آپ کے چہرۂ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے، پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی تھی اور انہوں نے صبر کیا تھا۔

باب ۳۳۱۔ يَعْكُفُونَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَهُمْ
متبر۔ خسران۔ وليتبروا۔ يدمروا۔
ما علوا ما غلبوا۔

۳۳۱۔ "وہ اپنے بتوں کے پاس (ان کی عبادت کے لئے) آکر بیٹھتے ہیں، متبر کے معنی خسران۔ وليتبروا ای يدمروا۔ ما علوا ای ما غلبوا۔

۶۳۰۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال۔ کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجنی الکباث وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بالاسود منہ فانہ اطیبہ قالوا اکنت ترعی الغنم قال وھل من نبی وقد رعاھا،

۶۳۰۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں تھے) پیلو کے پھل توڑنے لگے، آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو سیاہ ہو گئے ہوں انہیں توڑو ا کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا آں حضورؐ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں؛

باب ۳۳۲۔ واذ قال موسٰی لقومہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ الایۃ

قال ابو العالیۃ۔ العوان۔ النصف بین البکر والھرمۃ۔ فاقع۔ صاف۔ لا ذلول۔ لم یذلھا العمل۔ تثیر الارض۔ لیست بذلول تثیر الارض ولا تعمل فی الحرث مسلمۃ من العیوب۔ لاشیۃ۔ بیاض صفراء ان شئت سوداء۔ ویقال صفراء کقولہ جمالات صفر فادارأتم۔ اختلفتم؛

۳۳۲۔ اور جب موسٰی نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔" آخر آیت تک ابو العالیہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں لفظ) العوان نوجوان اور بوڑھے کے درمیان کے معنی میں ہے۔ فاقع، یعنی صاف، لاذلول۔ یعنی جسے کام نے نڈھال اور لاغر نہ کر دیا ہو۔ تثیر الارض یعنی وہ اتنی کمزور نہ ہو کہ نہ زمین جوت سکے اور نہ کھیتی باڑی کے کام کی ہو۔ مسلمۃ یعنی عیوب سے پاک ہو، لاشیۃ، یعنی سفیدی (نہ ہو) صفراء اگر تم چاہو تو اس کے معنی سیاہ کے بھی ہو سکتے ہیں اور (اپنے معنی مشہور پر بھی محمول ہو سکتا ہے یعنی) زرد۔ جیسے جمالات صفر ہیں۔ فادارأتم بمعنی فاختلفتم؛

باب ۳۳۳۔ وفاۃ موسٰی وذکر مابعدہ؛

۳۳۳۔ موسٰی علیہ السلام کی وفات اور ان کے بعد کے حالات؛

۶۳۱۔ حدثنا یحیی بن موسٰی حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال ارسل ملک الموت الی موسٰی علیہما السلام فلما جاءہ صکہ فرجع الی ربہ فقال ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت۔ قال ارجع الیہ فقل لہ یضع یدہ علی متن ثور فلہ بما غطت یدہ بکل شعرۃ سنۃ قال ای رب ثم ماذا قال ثم الموت قال فالآن قال فسال اللہ ان یدنیہ

۶۳۱۔ ہم سے یحیٰی بن موسٰی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ابن طاؤس نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے موسٰی علیہ السلام کے پاس ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا جب ملک الموت، موسٰی علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے اسے چانٹا مارا (کیونکہ انسان کی صورت میں آئے تھے) ملک الموت، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے اپنے ایک ایسے بندے کے پاس مجھے بھیجا جو موت کے لئے تیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، کہ دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پیٹھ پر

من الارض المقدسة رمیة بحجر قال ابو هریرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت ثم لاریتکم قبره الی جانب الطریق تحت الکثیب الاحمر قال واخبرنا معمر عن همام حدثنا ابو هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ؛

رکھیں ان کے ہاتھ میں جتنے بال اس کے آجائیں اس کے ہر بال کے بدلے میں ایک سال کی عمر انہیں دی جائے گی (ملک الموت دوبارہ آئے اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنایا) موسیٰ علیہ السلام بولے، اے رب! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر موت ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ ابھی کیوں نہ آجائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ بیت المقدس سے مجھے اتنا قریب کر دیا جائے کہ (جہاں ان کی قبر ہو وہاں سے) اگر کوئی پتھر پھینکنے والا پھینکے تو بیت المقدس تک پہنچ سکے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا، راستے کے کنارے ریت کے سرخ ٹیلے کے نیچے، عبدالرزاق بن ہمام نے بیان کیا، اور ہمیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے، اسی طرح ؛

۶۳۲۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن وسعید ابن المسیب ان ابا هریرة رضی الله عنه قال استب رجل من المسلمین ورجل من الیهود فقال المسلم۔ والذی اصطفی محمدا صلی الله علیه وسلم علی العالمین فی قسم یقسم به، فقال الیهودی۔ والذی اصطفی موسی علی العالمین فرفع المسلم عند ذلك یده فلطم الیهودی فذهب الیهودی الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره الذی کان من امره وامر المسلم فقال لا تخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی الله ؛

۶۳۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسلمانوں کی جماعت کے ایک فرد اور یہودیوں سے ایک شخص کا باہم جھگڑا ہوا، مسلمانوں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا، قسم کھاتے ہوئے انہوں نے یہ جملہ کہا اس پر یہودی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو ساری دنیا میں برگزیدہ بنایا اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اور مسلمان کے معاملے کی آپ کو اطلاع دی آں حضورؐ نے اسی موقع پر فرمایا تھا کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دیا کرو، لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، پھر دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے تھے یا انہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوش ہونے والوں میں ہی نہیں رکھا تھا؛

۶۳۳۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد الله حدثنا ابراهیم بن سعد عن ابن شهاب عن حمید بن عبد الرحمن ان ابا هریرة قال

۶۳۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتج آدم وموسٰی فقال له موسٰی انت آدم الذی اخرجتك خطیئتك من الجنة فقال له آدم انت موسی الذی اصطفاك الله برسالاته وبكلامه ثم تلومنی علی امر قدر علی قبل ان اخلق فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فحج آدم موسٰی مرتین ؛

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ اور آدم علیہ السلام نے آپس میں بحث کی (آسمان پر) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ آپ آدم ہیں (علیہ السلام تمام انسانوں کے جدامجد اور عظیم المرتبت پیغمبر) جنہیں ان کی لغزش نے جنت سے نکالا تھا آدم علیہ السلام نے فرمایا، اور آپ موسیٰ ہیں (علیہ السلام) کہ جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے نوازا، پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے معاملے پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے مقدر کر دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے آنحضورؐ نے یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا؛

۶۳۴ - حدثنا مسدد حدثنا حصین بن نمیر عن حصین بن عبد الرحمٰن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال خرج علینا النبی صلی الله علیه وسلم یوما قال عرضت علی الامم ورایت سوادا کثیرا سد الافق فقیل هذا موسٰی فی قومه ؛

۶۳۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حصین بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرے سامنے تمام امتیں لائی گئیں اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت افق پر محیط ہے، پھر بتایا گیا کہ یہ موسیٰ ہیں اپنی قوم کے ساتھ؛

باب ۳۳۴ - قول الله تعالٰی وضرب الله مثلا للذین امنوا امراة فرعون الی قوله وکانت من القانتین ؛

۳۳۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وکانت من القانتین" تک؛

۶۳۵ - حدثنا یحیٰی بن جعفر حدثنا وکیع عن شعبة عن عمرو ابن مرة عن مرة الهمدانی عن ابی موسٰی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا اٰسیة امراة فرعون ومریم بنت عمران وان فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ؛

۶۳۵ - ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہمدانی نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردوں میں سے تو بہت کامل اٹھے، لیکن عورتوں میں فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا اور مریم بنت عمران علیہا السلام کے سوا اور کوئی کامل نہیں پیدا ہوئی اور عورتوں پر عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی۔

باب ۳۳۵ - ان قارون کان من قوم موسٰی. الایة. لتنوء لتثقل. قال

۳۳۵ - "بے شک قارون، موسیٰؑ کی قوم کا ایک فرد تھا"۔ الایۃ۔ (آیت میں) لتنوء بمعنی لتثقل

ابن عباس اولی القوۃ. لا یرفعها العصبة من الرجال یقال الفرحین. المرحین ویکان الله مثل الم تر ان الله یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر. ویوسع علیه ویضیق ؛

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اولی القوۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کی کنجیوں کو لوگوں کی ایک پوری جماعت بھی نہ اٹھا پاتی تھی، الفرحین بمعنی المرحین، ویکان الم تر ان کی طرح ہے۔ الله یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں وسعت پیدا کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی پیدا کر دیتا ہے ؛"

باب ۳۳۵ ۔ والی مدین اخاهم شعیبا الی اهل مدین لان مدین بلد ومثله واسال القریة. واسال العیر یعنی اهل القریة واهل العیر وراءکم ظهریا لم یلتفتوا الیه یقال. اذا لم یقض حاجته ظهرت حاجتی وجعلتنی ظهریا. قال الظهری ان تاخذ معك دابة او وعاء تستظهر به مکانتهم ومکانهم واحد یغنوا یعیشوا یائس. یحزن اسی احزن وقال الحسن انك لانت الحلیم الرشید یستهزءون وقال مجاهد. لیکة الایکة. یوم الظلة اظلال الغمام العذاب علیهم ؛

۳۳۵ ۔ "والی مدین اخاهم شعیبا" سے اہل مدین مراد ہیں، کیونکہ مدین ایک شہر تھا (اور مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب نبی بنا کر بھیجے گئے۔) اسی طرح واسال القریة اور واسال العیر سے اہل قریہ اور اہل عیر مراد ہیں۔ وراءکم ظهریا یعنی ان کی طرف انہوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ جب کوئی کسی کی ضرورت پوری نہ کر سکے تو کہتے ہیں۔ ظهرت حاجتی اور جعلتنی ظهریا امام بخاری نے فرمایا کہ الظهری یہ ہے کہ تم اپنے ساتھ کوئی چوپایہ یا برتن رکھو جس سے تمہیں مدد حاصل ہوتی رہے مکانتهم اور مکانهم ایک چیز ہے یغنوا بمعنی یعیشوا یائس بمعنی یحزن. آسی بمعنی احزن اور حسن نے فرمایا کہ انك لانت الحلیم الرشید کہہ کر وہ ان کا مذاق بنایا کرتے تھے۔ مجاہد نے فرمایا کہ لیکة اور الایکة ہم معنی ہیں۔ یوم الظلة سے مراد یہ ہے کہ عذاب کے بادلوں نے ان پر (سایہ ڈالا تھا) ؛

باب ۳۳۶ ۔ قول الله تعالی وان یونس لمن المرسلین الی قوله وهو ملیم قال مجاهد مذنب المشحون الموقر فلولا انه کان من المسبحین الایة فنبذناه بالعراء بوجه الارض وهو سقیم وانبتنا علیه شجرة من یقطین من غیر ذات اصل الدباء ونحوه وارسلناه الی مائة الف او یزیدون فامنوا فمتعناهم الی ،

۳۳۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بے شک یونس رسولوں میں سے تھے" ارشاد خداوندی "وهو ملیم" تک مجاہد نے فرمایا کہ (ملیم بمعنی) مذنب ہے) المشحون بمعنی الموقر "پس اگر وہ اللہ کی تسبیح پڑھنے والے نہ ہوتے" الآیۃ فنبذناه بالعراء (میں العراء سے مراد) زمین (خشکی کا علاقہ) ہے (یعنی ہم نے ان کو خشکی پر ڈال دیا اور وہ نڈھال تھے اور ہم نے ان کے قریب بغیر تنے کا ایک پودا، جیسے کدو وغیرہ، پیدا کر دیا تھا اور ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ آدمیوں کے

حِينٍ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ كَظِيمٌ وَهُوَ مَغْمُومٌ ؕ

پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ لوگ ایمان لائے اور ہم نے ایک مدت تک انہیں نفع اٹھانے کا موقعہ دیا۔" اور (اے محمد ! صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صاحب حوت (یونس علیہ السلام کی طرح نہ ہو جائیے کہ جب انہوں نے (مچھلی کے پیٹ سے) مغموم حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارا" آیت میں مکظوم، کظیم کے معنی میں ہے۔ یعنی مغموم۔

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني الاعمش . حَدَّثَنَا ابو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سفيان عن الاعمش عن ابي وائل ...... عن عبد الله رَضِيَ اللهُ عنه عن النبي صَلَّى اللهُ عليه وسلم قَالَ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يونس بن مَتَّى ؕ

۶۳۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ح۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص میرے متعلق یہ نہ کہے کہ میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں، مسدد نے اس اضافہ کے ساتھ روایت کی ہے کہ یونس بن متی ؕ

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَقُولَ اِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بن مَتَّى ونسبه الى ابيه ؕ

۶۳۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر قرار دے، آپ نے ان کے والد کی طرف منسوب کر کے ان کا نام لیا تھا ؕ

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا يحيى بن بكير عن الليث عن عبد العزيز بن ابي سلمة عن عبد الله بن الفضل عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه قال بينما يهودي يَعْرِضُ سلعته اُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كرهها فقال لا والذي اصطفى موسى على البشر فسمعه رجل من الانصار فقام فلطم وجهه وقال تقول والذي اصطفى موسى على البشر والنبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بين اظهرنا فذهب اليه فقال ابا القاسم اِنَّ لِي ذِمَّةً وعهدًا فما بَالُ فلان لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فذكره فغضب النبي صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتى رأى في وجهه ثم قَالَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ

۶۳۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے ان سے عبد العزیز بن ابو سلمہ نے، ان سے عبد اللہ بن فضل نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایک یہودی اپنا سامان دکھا رہا تھا (لوگوں کو بیچنے کے لئے) لیکن اسے اس کی جو قیمت دی گئی اس پر وہ راضی نہ تھا، اس لئے کہنے لگا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا یہ جملہ ایک انصاری صحابی نے سن لیا اور کھڑے ہو کر انہوں نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر مارا اور کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ابھی موجود ہیں اور تم اس طرح قسم کھاتے ہو کہ اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں برگزیدہ قرار دیا، اس پر وہ یہودی آں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، اے ابو قاسم ! میرا مسلمانوں کے ساتھ امن و صلح

اللّٰہِ فَاِنَّہٗ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَیَصْعَقُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ اُخْرٰی فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰی اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِہٖ یَوْمَ الطُّوْرِ اَمْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی ؛

کا عہد و پیمان ہے، پھر فلاں شخص کا کیا حال ہوگا (جو مسلمان ہے اور) اس نے میرے منہ پر چانٹا مارا ہے آں حضورؐ نے صحابی سے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر کیوں چانٹا مارا تھا؟ انہوں نے وجہ بیان کی تو آنحضورؐ غصے ہوگئے اور غصہ کے آثار چہرۂ مبارک پر نمایاں ہوگئے پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں باہم ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو، جب صور پھونکا جائے گا، تو آسمان و زمین کی تمام مخلوق پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی سوا ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر دوسرے مرتبہ صور پھونکا جائیگا اور سب سے پہلے مجھے اٹھایا جائے گا، لیکن میں دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام عرش پکڑے ہوئے کھڑے ہوں گے، اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ انہیں طور کی بے ہوشی کا بدلہ دیا گیا تھا یا مجھ سے بھی پہلے ان کی بے ہوشی ختم کر دی گئی تھی اور میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے ؛

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا ابوالولید حدثنا شعبۃ عن سعد بن ابراھیم سمعت حمید بن عبدالرحمٰن عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متّٰی ؛

۶۳۹۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے سنا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں ؛

باب ۳۳۷۔ وَاسْاَلْھُمْ عَنِ الْقَرْیَۃِ الَّتِیْ کَانَتْ حَاضِرَۃَ الْبَحْرِ اِذْ یَعْدُوْنَ فِی السَّبْتِ یتعدون۔ یجاوزون فی السبت۔ اِذْ تَاْتِیْھِمْ حِیْتَانُھُمْ یَوْمَ سَبْتِھِمْ شُرَّعًا، شوارع الی قولہ کونوا قردۃ خاسئین:

۳۳۷۔ "اور ان سے اس بستی کے متعلق پوچھئے جو دریا کے کنارے تھی" اذ یعدون فی السبت "(میں یعدون) یعتدون کے معنی میں ہے یعنی سبت کے دن انہوں نے حد سے تجاوز کیا" جب سبت کے دن ان کی مچھلیاں ان کے گھاٹ پر آجاتی تھیں " شرعا بمعنی شوارع۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کونوا قردۃ خاسئین" تک۔

باب ۳۳۸۔ قول اللّٰہ تعالٰی وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا الزبر۔ الکتب واحدھا زبور۔ زبرت۔ کتبت۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ۔ قال مجاھد سبحی معہ وَالطَّیْرَ وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ۔ الدروع وقدر فی السرد المسامیر والحلق ولا یدق المسمار فیتسلسل ولا یعظم

۳۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور دی ہم نے داؤد علیہ السلام کو زبور"۔ الزبر بمعنی الکتب اس کا واحد زبور ہے زبرت بمعنی کتبت۔" اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنے پاس سے فضل دیا تھا (اور ہم نے کہا تھا کہ اے پہاڑ! ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کر" مجاہدؒ نے فرمایا کہ) اوّبی معہ (معنی) سبحی معہ ہے۔ اور پرندوں کو بھی (ہم نے ان کے ساتھ تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا) اور لوہے کو ان کے لئے نرم کیا تھا کہ اس سے زرہیں بنائیں"......

نيفصهم. وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؛

سابغات بمعنی دروع " اور بنانے میں ایک خاص انداز رکھو، (یعنی زرہ کی) کیلوں اور حلقے بنانے میں، یعنی کیلوں کو اتنا باریک بھی نہ کرو کہ ڈھیلی ہو جائیں اور نہ اتنی بڑی ہوں کہ حلقہ ٹوٹ جائے " اور اچھے عمل کرو، بے شک تم جو عمل کرو گے میں اسے دیکھ رہا ہوں "۔

۶۷۰. حَدَّثَنَا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابي هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عنه عن النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ. رَوَاهُ موسى بن عقبة عن صفوان عن عطاء بن يَسَارٍ عن هريرة عن النبي صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۷۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی انہیں ہمام نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن (یعنی زبور) کی قرأت بہت آسان کر دی گئی تھی، چنانچہ وہ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم دیتے تھے اور زین، کسی جانے سے پہلے ہی پوری زبور کی تلاوت کر لیتے تھے اور آپ صرف اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے اس کی روایت موسیٰ بن عقبہ نے کی ان سے صفوان نے، ان سے عطاء بن یسار نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ؛

۶۷۱. حَدَّثَنَا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب ان سعيد بن المسيب اخبره وابا سلمة بن عبد الرحمن ان عبد الله بن عمرو رضي اللّٰهُ عنهما قال اخبر رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اني اقول والله لَا صُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَا قُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عشت فقال لَهٗ رسول الله صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَاعِشْتُ قلت قد قلته قَالَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وافطر وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ من ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وافطر يَوْمَيْنِ قال قلت اني اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قال فَصُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا وَ ذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ عَدْلُ الصِّيَامِ قلت اني اُطِيْقُ اَفْضَلَ

۶۷۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے انہیں سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں نے کہا ہے کہ خدا کی قسم، جب تک زندہ رہوں گا دن کے روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت میں گزار دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہیں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم جب تک زندہ رہوں گا دن کے روزے رکھوں گا اور رات بھر عبادت میں گزاروں گا؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں میں نے یہ جملہ کہا تھا آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم اسے نبھا نہیں سکو گے اس لئے روزہ بھی رکھا کرو اور بغیر روزے کے بھی رہا کرو، اور رات میں بھی عبادت کیا کرو اور سویا بھی کرو، ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرو کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح روزے کا یہ طریقہ بھی (ثواب کے اعتبار سے) زندگی بھر کے روزے جیسا ہو جائے گا میں نے عرض کی کہ میں اس سے افضل طریقہ کی طاقت رکھتا ہوں، یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو اور دو دن بغیر روزے کے رہا

منه يارسول الله قال لا افضل من ذلك ؛ کرو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، میں اس سے بھی افضل طریقے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کرو، اور ایک دن روزہ کے بغیر رہا کرو، داؤد علیہ السلام کے روزے کا طریقہ بھی یہی تھا اور یہی سب سے افضل طریقہ ہے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اس سے بھی افضل طریقے کی طاقت رکھتا ہوں لیکن آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس سے افضل اور کوئی طریقہ نہیں۔

۶۴۲۔ حدثنا خلاد بن يحيى حدثنا مسعر حدثنا حبيب بن ابی ثابت عن ابی العباس عن عبد الله ابن عمرو بن العاص قال قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم الم انبا انك تقوم الليل وتصوم النهار فقلت نعم فقال انك اذا فعلت ذلك هجمت العين ونفهت النفس صم من كل شهر ثلاثة ايام فذلك صوم الدهر او كصوم الدهر قلت انی اجد بی قال مسعر يعنی قوة قال فصم صوم داؤد عليه السلام وكان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا لاقى ؛

۶۴۲۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے مسعر نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی، ان سے ابو العباس نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے رہو اور دن میں (روزانہ) روزے رکھتے رہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آں حضورؐ نے فرمایا، لیکن اگر تم اسی طرح کرتے رہو تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تمہارا جی اکتا جائے گا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو کہ یہی (ثواب کے اعتبار سے) زندگی بھر کا روزہ ہے یا (آپؐ نے فرمایا کہ) زندگی بھر کے روزے کی طرح ہے میں نے عرض کی کہ اپنے میں، میں محسوس کرتا ہوں، مسعر نے بیان کیا کہ آپ کی مراد قوت سے تھی، آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھا کرو آپ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہا کرتے تھے اور دشمن سے مڈبھیڑ ہو جاتی تو راہ فرار نہیں اختیار کرتے تھے ؛

باب ۳۳۹۔ احب الصلوة الى الله صلاة داؤد واحب الصيام الى الله صيام داؤد كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ويصوم يوما ويفطر يوما قال علی وهو قول عائشة ما الفاه السحر عندی الا نائما ؛

۳۳۹۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے اور سب سے پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کے روزے کا طریقہ ہے، آپ (ابتدائی) آدھی رات سویا کرتے تھے، اور ایک تہائی رات میں عبادت کیا کرتے تھے پھر جب رات کا چھٹا حصہ باقی رہ جاتا تو سویا کرتے تھے اسی طرح ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہا کرتے تھے۔ علی نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی کے متعلق فرمایا تھا کہ جب بھی سحر کے وقت میرے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود رہے تو سوئے ہوئے ہوتے تھے ؛

۶۴۳۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عمرو بن اوس الثقفی سمع عبد الله بن عمرو قال قال لی

۶۴۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عمرو بن اوس ثقفی نے، انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم احب الصیام الی اللّٰہ صیام داؤد کان یصوم یومًا ویفطر یومًا واحب الصلاۃ الی اللّٰہ صلاۃ داؤد کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ

بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے کا سب سے پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ داؤد علیہ السلام کی نماز کا طریقہ ہے آپ آدھی رات تک سوتے تھے اور ایک تہائی حصے میں عبادت کرتے تھے پھر بقیہ چھٹے حصے میں بھی سوتے تھے۔

باب ۳۴۰۔ واذکر عبدنا داؤد ذا الایدانہ اواب الی قولہ وفصل الخطاب قال مجاھد الفھم فی القضاء۔ ولا تشطط لا تسرف۔ واھدنا الی سواء الصراط ان ھذا اخی لہ تسع وتسعون نعجۃ یقال للمراۃ نعجۃ۔ ویقال لھا ایضًا شاۃ ولی نعجۃ واحدۃ فقال اکفلنیھا مثل وکفلھا زکریاء ضمھا۔ وعزنی غلبنی صار اعز منی۔ اعززتہ۔ جعلتہ عزیزًا فی الخطاب یقال المحاورۃ قال لقد ظلمک بسؤال نعجتک الی نعاجہ وان کثیرًا من الخلطاء الشرکاء لیبغی الی قولہ انما فتناہ۔ قال ابن عباس اختبرناہ وقرأ عمر فتّناہ بتشدید التاء فاستغفر ربہ وخر راکعًا واناب؛

۳۴۰۔ اور یاد کیجئے ہمارے بندے داؤد بڑی قوت والے کو، وہ بڑے رجوع کرنے والے تھے" اللہ تعالیٰ کے ارشاد، وفصل الخطاب (فیصلہ کرنے والی تقریر ہم نے انہیں عطا کی تھی) تک مجاہد نے فرمایا (فصل الخطاب سے مراد) فیصلے کی سوجھ بوجھ ہے، ولا تشطط یعنی بے انصافی نہ کیجئے" اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے۔ یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے ننانوے نعجۃ (دنبیاں) ہیں" عورت کے لئے بھی نعجۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور نعجۃ بکری کو بھی کہتے ہیں "اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے سو یہ کہتا ہے وہ بھی مجھ کو دے ڈال یہ کفلھا زکریا کی طرح ہے بمعنی ضمھا "اور گفتگو میں مجھے دباتا ہے۔ داؤد نے کہا کہ اس نے تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کی درخواست کرکے واقعی تجھ پر ظلم کیا اور اکثر شرکاء یوں ہی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد" انما فتناہ" تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "فتناہ" کے معنی ہیں ہم نے ان کا امتحان کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ اس کی قرأت تاء کی تشدید کے ساتھ "فتّناہ" کیا کرتے تھے "سو انہوں نے اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کی اور وہ جھک پڑے اور رجوع ہوئے۔

۶۴۴۔ **حدثنا** محمد حدثنا سھل بن یوسف قال سمعت العوام عن مجاھد قال قلت لابن عباس، اسجد فی ص فقرا ومن ذریتہ داؤد وسلیمان حتی اتی فبھداھم اقتدہ فقال نبیکم صلی اللّٰہ علیہ وسلم ممن امر ان یقتدی بھم؛

۶۴۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے سہل بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے العوام سے سنا، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں سورۂ ص میں سجدہ کیا کروں؟ تو آپ نے آیت "ومن ذریتہ داؤد وسلیمان" کی تلاوت کی "فبھداھم اقتدہ" تک۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں سے تھے جنہیں انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کا حکم تھا؛

۶۴۵- حَدَّثَنَا موسیٰ بن اسماعیل حدثنا وهيبٌ حَدَّثَنَا ايوب عن عكرمة عن ابن عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قال ليس ص من عزائم السجود رأيت النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يسجد فيها۔

۶۴۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سورۂ صٓ کا سجدہ ضروری نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورۃ میں سجدہ کرتے دیکھا ہے ؛

باب ۱۴۳۱۔ قول الله تعالیٰ وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهُ اَوَّابٌ الراجع المنيب۔ وقوله هب لي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِي وقوله وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ، وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَاَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ. اذبنا له عين الحديد۔ وَمِنَ الْجِنِّ من يعمل بين يديه الى قوله من محاريب قال مجاهد بنيان ما دون القصور۔ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ كالحياض للابل۔ وقال ابن عباس۔ كالجوبة مِنَ الْاَرْضِ۔ وقدور راسيات الى قول الشكور۔ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهِ اِلَّا دَابَّةُ الارض تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهُ عصاه فلما خر الى قوله المهين۔ حب الخير عن ذكر ربي نطفق مَسْحًا بالسوق والاعناق۔ يمسح اعراف الخيل وعراقيبها۔ الاصفاد۔ الوثاق۔ قال مجاهد الصافنات صَفَنَ الفرس رفع احدى رجليه حتّٰى تكُوْنَ عَلٰى طَرَفِ الحافر۔ الجياد۔ السراع جسدًا شيطانًا رخاء۔ طيبة۔ حيث اصاب۔ حيث شاء فامنن۔ اعط۔ بغير حساب۔ بغير حرج؛

۱۴۳۱- اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا، وہ بہت اچھے بندے تھے وہ بہت رجوع ہونے والے تھے "۔ الراجع بمعنی المنیب اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا کی) "مجھے ایسی سلطنت دیجئے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور یہ لوگ پیچھے لگ گئے اس علم کے جو سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان پڑھا کرتے تھے" اور (ہم نے) سلیمان کے لئے ہوا کو (مسخر کر دیا) کہ اس کی صبح کی منزل مہینہ بھر کی ہوتی اور اس کی شام کی منزل مہینہ بھر کی ہوتی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا"۔ (واسلنا له عين القطر بمعنی) اذبنا له عين الحديد) ہے" اور جنات میں کچھ وہ تھے جو ان کے آگے ان کے پروردگار کے حکم سے خوب کام کرتے تھے" ارشاد " من محاریب " تک مجاہد نے فرمایا کہ (محاریب سے مراد بڑی عمارتیں ہیں) جو محلات سے چھوٹی ہوں" اور مجسمے اور لگن جیسے حوض جیسے اونٹوں کے لئے حوض ہوا کرتے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جیسے زمین میں گڑھے (بڑے بڑے) ہوا کرتے ہیں" اور (بڑی بڑی اجمی ہوئی) دیگیں" ارشاد "الشکور" تک "پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے ان کی موت کا پتہ نہ دیا بجز ایک زمین کے کیڑے کے کہ وہ سلیمانؑ کے عصا کو کھاتا رہا، سو جب وہ گر پڑے تب جنات پر حقیقت واضح ہوئی اللہ تعالیٰ کے ارشاد المھین تک " سلیمانؑ کہنے لگے کہ میں اس مال کی محبت میں پروردگار کی یاد سے غافل ہو گیا" پھر آپ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں

پر ہاتھ پھیرنے لگے"، یعنی گھوڑوں کے ایال اور ان کی کونچیں کاٹنے لگے (یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے) الاصفاد بمعنی الوثاق۔ مجاہد نے فرمایا کہ الصافنات، صفن الفرس سے مشتق ہے، اس وقت بولتے ہیں جب گھوڑا ایک پاؤں اٹھا کر کھر کی نوک پر کھڑا ہو جائے۔ الجیاد یعنی دوڑنے میں تیز۔ جسداً بمعنی شیطان۔ رخاء یعنی پاکیزہ۔ حیث اصاب یعنی جہاں چاہے۔ فامنن، اعط کے معنی میں ہے۔ بغیر حساب یعنی بغیر کسی مضائقے کے ؛

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن محمد بن زياد عن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان عِفرِيْتًا مِنَ الجِنِّ تَفَلَّتَ البَارِحَةَ لِيَقطَعَ عَلَىَّ صَلَاتِي فَامْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهُ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْبُطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي المَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا۔ عِفْرِيتٌ مُتَمَرِّدٌ من انس او جان مثل زبنية جماعتها الزبانية ؛

۶۴۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سرکش جن کل رات میرے سامنے آگیا، تاکہ میری نماز خراب کرے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے اسے پکڑ لیا پھر میں نے چاہا، کہ اسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں کہ تم سب لوگ بھی دیکھ سکو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی کہ "مجھے ایسی سلطنت دیجئے جو میرے سوا کسی کو میسّر نہ ہو" اس لئے میں نے اسے نامراد واپس کر دیا، عفریت سرکش کے معنی میں ہے خواہ انسانوں میں سے ہو یا جنوں میں سے ؛

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا خالد بن مخلد حدثنا مغيرة بن عبد الرحمٰن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَاَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا اِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا اَحَدُ شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ قَالَ شُعَيْبٌ وَابنِ ابی الزناد تِسْعِيْنَ وَهُوَ اَصَحُّ ؛

۶۴۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نے کہا کہ آج رات میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا ان کے رفیق نے کہا ان شاء اللہ لیکن انہوں نے نہیں کہا، چنانچہ کسی بیوی کے یہاں بچہ پیدا نہیں ہوا صرف ایک کے یہاں ہوا اور اس کی بھی ایک جانب بیکار تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ لیتے تو (سب کے یہاں بچے پیدا ہوتے) اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے شعیب اور ابن ابی الزناد نے "نوے" بیان کیا (بجائے ستر کے) اور یہی زیادہ صحیح ہے ؛

۶۴۸۔ حَدَّثَنِي عمر بن حفص حدثنا اَبِي حَدَّثَنَا الاعمش حَدَّثَنَا ابراهيم التَّيْمِيُّ عن ابيه عن ابی ذر رَضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اى مسجد وضع اَوَّلَ۔ قَالَ المَسْجِدُ الحَرَامُ

۶۴۸۔ مجھ سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ! سب

قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ کَانَ بَیْنَھُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ ثُمَّ قَالَ حَیْثُمَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ وَالْاَرْضُ لَکَ مَسْجِدٌ ؛

سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تھی ؟ فرمایا کہ مسجد حرام ۔ میں نے سوال کیا کہ اس کے بعد کونسی ؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ ۔ میں نے سوال کیا اور ان دونوں کی تعمیر کا درمیانی فاصلہ کتنا تھا ؟ فرمایا چالیس سال، پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس جگہ بھی نماز کا وقت ہو جائے ۔ فوراً نماز پڑھ لو تمہارے لئے (امت مسلمہ کے لئے) تمام روئے زمین مسجد ہے ؛

۶۴۹ ۔ حَدَّثَنَا ۔ ابو الیمان اخبرنا شعیب حَدَّثَنَا ابو الزناد عن عبد الرَّحمٰن حَدَّثَنَا اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّاسِ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَھٰذِہِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِی النَّارِ وَقَالَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَھُمَا ابْنَاھُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَھَبَ بِابْنِ اِحْدٰھُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُھَا اِنَّمَا ذَھَبَ بِابْنِکِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَھَبَ بِابْنِکِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِہٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاہُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّہٗ بَیْنَھُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ھُوَ ابْنُھَا فَقَضٰی بِہٖ لِلصُّغْرٰی قَالَ ابوھریرۃ ۔ واللّٰہ اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّکِّیْنِ اِلَّا یَوْمَئِذٍ وَمَا کُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْیَۃَ ؛

۶۴۹ ۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمٰن نے حدیث بیان کی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری اور تمام انسانوں کی مثال ایک ایسے شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی ہو، پھر پروانے اور کیڑے مکوڑے اس آگ میں گرنے لگے ہوں اور آں حضورؐ نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور دونوں کے بچے تھے اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو اٹھا لے گیا ان دونوں میں سے ایک عورت نے کہا کہ بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے دونوں داؤد علیہ السلام کے یہاں اپنا مقدمہ لے گئیں آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا اس کے بعد وہ دونوں سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے یہاں آئیں اور انہیں صورت حال کی اطلاع دی انہوں نے فرمایا کہ اچھا، چھری لاؤ اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کے حصے دے دوں، چھوٹی عورت نے یہ سن کر کہا ۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے میں نے مان لیا کہ یہ اسی بڑی کا لڑکا ہے اس پر سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سکین (چھری) کا لفظ اسی دن سنا ۔ ورنہ ہم ہمیشہ (چھری کے لئے) مدیہ کا لفظ استعمال کرتے تھے ؛

باب ۳۴۲ ۔ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمَانَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ اِلٰی قَوْلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۔ وَلَا تُصَعِّرْ ۔ الْاِعْرَاضُ بِالْوَجْہِ ؛

۳۴۲ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ " اور بے شک دی تھی ہم نے لقمان کو حکمت کہ اللہ کا شکر ادا کرو " ارشاد " اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ " تک ۔ لا تصعر یعنی چہرہ نہ پھیرو ۔

۶۵۰ ۔ حَدَّثَنَا ۔ ابو الولید حدثنا شعبۃ عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللّٰہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ اَیُّنَا لَمْ یَلْبِسْ اِیْمَانَہٗ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ لَا تُشْرِکْ

۶۵۰ ۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہیں اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت " جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی " نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی ہم میں ایسا کون ہو گا

بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ؛

اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ بے شک شرک ظلم عظیم ہے ؛

۶۵۱ - حَدَّثَنَا اسحاق اخبرنا عیسٰی بن یونس حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عنه قَالَ لما نزلت اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ على المسلمین فقالوا یا رَسُوْلَ الله اینا لا یظلم نفسه قال لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ؛

۶۵۱ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں عیسٰی بن یونس نے خبر دی ...... ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے ،ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی ، نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بڑا شاق گزرا اور انہوں نے عرض کی ، ہم میں کون ایسا ہو سکتا ہے جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہ کی ہوگی ؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا ، یہ مطلب نہیں ،ظلم سے مراد آیت میں شرک ہے ،کیا تم نے نہیں سنا، کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا تھا ، اسے نصیحت کرتے ہوئے : کہ "اے بیٹے ! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک ،عظیم ظلم ہے ؛

باب ۳۴۳ - وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحَابَ الْقَرْيَةِ الاٰية نَعَزَّزْنَا ۔ قَالَ مجاهد شَدَّدْنَا ۔ وَقَالَ ابن عَبَّاسٍ ۔ طائركم مصائبكم ؛

۳۴۳ - "اور ان کے سامنے اصحاب قریہ کی مثال بیان کیجئے" الاٰیۃ ۔ نعززنا کے معنی کے متعلق مجاہد نے فرمایا کہ "ہم نے انہیں تقویت پہنچائی" ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طائرکم کے معنی تمہاری مصیبتیں ہیں ! ؛

باب ۳۴۴ - قول الله تعالٰى ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَاءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اِلٰى قوله لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ ابن عباس ۔ مثلاً يقال رَضِيًّا مَرْضِيًّا ۔ عَتِيًّا ۔ عصيًّا عتا يعتوا قال رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ الی قوله ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ويقال صَحِيْحًا فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا فاوحى ۔ فاشار ۔ يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ الی قوله وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۔ حَفِيًّا ۔ لَطِيْفًا عَاقِرًا الذكر والانثى سَوَاءٌ ؛

۳۴۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(یہ) تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کی رحمت (فرمانے کا) اپنے بندے زکریا پر) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو خفیہ طور پر پکارا ، کہا اے میرے پروردگار ! میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں ، اور سر میں بالوں کی سفیدی پھیل پڑی ہے ۔" ارشاد" لم نجعل له من قبل سميًّا تك ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "رضیا" مرضیًّا کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔ عتیا بمعنی عصیا ۔ عتا یعتوا ، رسویا بمعنی) صحیحًا ۔" پھر وہ اپنی قوم کے روبرو حجرہ سے برآمد ہوئے اور ان سے ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ کی پاکی صبح و شام بیان کیا کرو ۔" فاوحیٰ ای فاشار ۔" اے یحییٰ ! کتاب کو مضبوط پکڑلو ۔" ارشاد " ویوم یبعث حیًّا " تک ۔ حفیًّا بمعنی لطیفًا ۔ عاقرًا ، مؤنث اور

مذکر دونوں کے لئے آتا ہے:

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا۔ هدبة بن خالد حَدَّثَنا همام بن يحيى حدثنا قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن صَعْصَعَةَ ان نبي الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم حدثهم عن ليلة اسرى بِهِ ثُمَّ صَعِدَ حتى اتى السماء الثانية فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جبريل قيل ومن معك قال محمد قِيلَ وَ ارسل اليه قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاذا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وهما ابنا خالة قال هذا يحيٰى وعيسٰى فسلم عليهما فسلمت اتم قالا مرحبًا بالاخ الصَّالِحِ وَالنَّبِي الصَّالِحِ:

۶۵۲۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے متعلق حدیث بیان کی کہ آپ اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر تشریف لائے پھر دروازہ کھولنے کے لئے کہا پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا، کیا انہیں لانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ جی ہاں۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو عیسٰی اور یحیٰی علیہ السلام وہاں تشریف رکھتے تھے، یہ دونوں حضرات آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں، جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ یحیٰی اور عیسٰی (علیہم السلام) ہیں، انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا، دونوں حضرات نے جواب دیا اور کہا، خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی:

باب ۳۴۵۔ قول الله تعالى وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ إلى قوله يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابن عباس وَآلِ عمران المؤمنين مِنْ آل ابراهيم وَآلِ عمران وآل ياسين وآل محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهُمُ المومنون۔ ويقال آل يعقوب۔ اهل يعقوب فاذا صَغَّرُوا آلَ ثُمَّ رَدُّوهُ الى الاصل قالوا أُهَيْل:

۳۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں" (اور وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم، اللہ آپ کو خوش خبری دے رہا ہے"۔ اپنی طرف سے ایک کلمہ کی" "بے شک اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آلِ عمران کو تمام جہان میں منتخب کیا ہے ارشاد "یرزق من یشاء بغیر حساب۔" تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آلِ عمران آل ابراہیم آل عمران آل یاسین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی سائر الانبیاء کے مومنین ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی اتباع کی ہے اور یہ مؤمنین کا طبقہ ہے۔ آل یعقوب کی اصل اہل یعقوب بتاتے ہیں، چنانچہ جب اس کی تصغیر کی جائے گی تو اپنی اصل حالت پر آجائے گا اور کہیں گے۔ اهيل:

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا۔ ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حَدَّثَنِي سعيد بن المسيب قال قال ابو هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رسول

۶۵۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے

اللہ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یقول مَا مِنْ بنی آدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا یَمَسُّہٗ الشَّیْطَانُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّیْطَانِ غَیْرَ مَرْیَمَ وَابْنِھَا ثُمَّ یقول ابوھریرۃ وَاِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِكَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ؛

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہر ایک، بنی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیختا ہے، سوا مریم علیہا السلام اور ان کے صاحبزادے عیسٰی علیہ السلام کے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) اس کی وجہ مریم علیہا السلام کی والدہ کی یہ دعا ہے کہ اے اللہ! میں اسے (مریم علیہا السلام) اور اس کی ذریت کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

باب ۳۴۶ ۔ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللہَ اصْطَفٰكِ وَطَھَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰی نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ اَیُّھُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ یُقَالُ یکفل یضمّ۔ کفلھا ضمھا مخففۃ لیس من کفالۃ الدیون وشبھھا ؛

۳۴۶ ۔ اور وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم، بے شک اللہ نے آپ کو برگزیدہ بنایا ہے، اور پاک کر دیا ہے اور آپ کو دنیا جہاں کی بیویوں کے مقابلے میں برگزیدہ کر لیا ہے، اے مریم! اپنے پروردگار کی عبادت کرتی رہ اور سجدہ کرتی رہ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ، یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں، ہم آپ کے اوپر ان کی وحی کر رہے ہیں اور آپ ان لوگوں کے پاس نہیں جاتے، اس وقت جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے اور نہ آپ اس وقت ان کے پاس تھے جب وہ باہم اختلاف کر رہے تھے۔" یکفل یضم کے معنی میں بولتے ہیں، کفلھا یعنی ضمھا، (بعض قرأتوں میں) تخفیف کے ساتھ ہے، یہاں کفالت دیون وغیرہ سے ماخوذ ہو کر استعمال ہوا ہے (بلکہ ضم واخذ کے معنی میں ہے۔

۶۵۴ ۔ حَدَّثَنَا ۔ احمد ابن ابی رجاء حَدَّثَنَا النضر عن ھشام قال اخبرنی ابی قال سمعت عبد اللہ بن جعفر قال سمعت عَلِیًّا رَضِیَ اللہُ عنہ یقول سمعت النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلم یقول خَیْرُ نِسَائِھَا مَرْیَمُ بنتِ عمران وَخَیْرُ نسائھا خَدِیْجَۃُ ؛

۶۵۴ ۔ مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی ان سے نضر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، کہا کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر سے سنا، کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آں حضورؐ فرما رہے تھے کہ مریم بنت عمران علیہا السلام) اپنے زمانہ میں) سب سے بہترین خاتون تھیں اور اس امت کی سب سے بہترین خاتون خدیجہ ہیں (رضی اللہ عنہا)

باب ۳۴۷ ۔ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَۃُ یٰمَرْیَمُ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ كُنْ فَیَكُوْنُ یُبَشِّرُكِ وَیَبْشُرُكِ واحد وَجِیْھًا۔ شَرِیْفًا وَقَالَ ابراھیم۔ المسیح۔

۳۴۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم" ارشاد " فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ كُنْ فَیَكُوْنُ" یبشرك (بالتشدید) اور یبشرك (بالتخفیف) ایک ہی چیز ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ الکھل بمعنی حلیم ہے۔۔

الصدیق۔ وقال مجاهد۔ الکهل۔ الحلیم
والاکمه۔ من یبصر بالنهار ولا یبصر
وقال غیره من یولد اعمیٰ ؛

اور الاکمہ اس شخص کو کہتے ہیں جو دن میں تو دیکھ سکتا
ہو لیکن رات میں اُسے کچھ نظر نہ آتا ہو اور دوسرے حضرات
نے کہا ہے کہ اسے کہتے ہیں جو پیدائشی نابینا ہو ؛

۴۵۵۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة
عن عمرو بن مرة قال سمعت مرة الهمدانی
یحدث عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله عنه
قال قال النبی صلی الله علیه وسلم فضل
عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر
الطعام کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من
النساء الا مریم بنت عمران وآسیة امرأة
فرعون۔ وقال ابن وهب اخبرنی یونس عن
ابن شهاب قال حدثنی سعید بن المسیب
ان اباهریرة قال سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول نساء قریش خیر نساء
رکبن الابل احناه علی طفل وارعاه علی زوج
فی ذات یده یقول ابوهریرة علی اثر ذلک
ولم ترکب مریم بنت عمران بعیرا قط تابعه
ابن اخی الزهری واسحاق الکلبی عن الزهری ؛

۴۵۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے، کہا کہ میں نے مرہ ہمدانی سے سنا
وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے
تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں پر عائشہ کی فضیلت
ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی! مردوں میں تو بہت سے کامل
اٹھے، لیکن عورتوں میں مریم علیہا السلام اور فرعون کی بیوی آسیہ
رضی اللہ عنہا کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور ابن وہب
نے بیان کیا کہ مجھے یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا
کہا کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والیوں (عربی خواتین) میں سب
سے بہترین قریشی خواتین ہیں، اپنے بچے پر سب سے زیادہ شفقت
و محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال و اسباب کی سب سے بہتر
نگران و محافظ! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ہی فرمایا کہ
مریم ابنت عمران رضی اللہ عنہا اونٹ پر کبھی سوار نہیں ہوئی تھیں
اس روایت کی متابعت زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم) نے اور اسحاق کلبی نے۔ زہری کے واسطے سے کی ؛

باب ۳۴۷۔ قوله یا اهل الکتاب
لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی الله
الا الحق انما المسیح عیسی بن مریم
رسول الله وکلمته القاها الی مریم
وروح منه فآمنوا بالله ورسله ولا
تقولوا ثلاثة انتهوا خیرا لکم انما
الله اله واحد سبحانه ان یکون
له ولد له ما فی السموات وما
فی الارض وکفی بالله وکیلا۔ قال ابوعبید
کلمته۔ کن فکان۔ وقال غیره وروح

۳۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے اہل کتاب! اپنے
دین میں غلو نہ کرو، اور اللہ کے بارے میں کوئی بات حق
کے سوا نہ کہو، مسیح عیسیٰ بن مریم تو بس اللہ کے ایک
پیغمبر ہیں اور اس کا ایک کلمہ جسے اللہ نے پہنچا دیا تھا مریم
تک اور ایک جان ہیں اس کی طرف سے، پس اللہ اور
اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں
اس سے باز آجاؤ، تمہارے حق میں یہی بہتر ہے اللہ تو
بس ایک ہی معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس
کے بیٹا ہو، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
اور اللہ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے" ! ابوعبید نے بیان

منه. احياه فجعله روحًا. وَلَا تَقُولُوا ثلاثة ؛

کیا کہ کلمتہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے کہ ہو جاؤ اور وہ ہو گئے۔ دوسرے حضرات نے کہا کہ وروح منہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے انہیں زندہ کیا اور روح ڈالی، اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں ؛

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا صدقة بن الفضل حدثنا الوليد عن الاوزاعي قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بن ابي امية عن عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عن النبي صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شهد ان لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ. قَالَ الوليد حَدَّثَنِي ابن جابر عن عُمَيْر عن جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثمانية اَيُّهَا شَاءَ ؛

۶۵۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جنادہ بن ابی امیہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے پہنچا دیا تھا مریم تک اور ایک جان ہیں اس کی طرف سے اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہو گا، (آخر الامر) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔ ولید نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، ان سے عمیر نے اور جنادہ نے اور اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے (ایسا شخص) جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا (داخل ہو گا)

باب ۳۴۸۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا نبذناه. القيناه اعتزلت شرقيًا. مما يلي الشرق. فَاَجَاءَهَا افعلتُ من جئت. ويقال. جاءها. اضطرها. تساقط تسقط. قصيًّا. قاصيًا. فريًّا. عظيمًا. قال ابن عباس نسيًا لم اكن شيئًا. وقال غيره النسي الحقير. وقال ابو وائل. علمت مريم ان التقى ذو نهية حين قالت ان كنت تقيًّا. قَالَ وكيع عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن البراء. سَرِيًّا نهر صغير بالسريانية

۳۴۸۔ اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک شرقی مکان میں گئیں۔ نبذناہ ای القیناہ۔ اعتزلت۔ شرقیا یعنی شرقی گوشہ کی طرف۔ فاجاءھا، جئت سے افعال (مزید) کا صیغہ ہے۔ الجاھا۔ اضطرھا کے معنی ہیں استعمال کرتے ہیں۔ تساقط بمعنی تسقط قصیا یعنی قاصیا۔ فریا بمعنی عظیما، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نسیا کے معنی یہ ہیں کہ میں کچھ ہوتا ہی نہ" دوسرے حضرات نے کہا کہ (النسی حقیر کے معنی میں ہے، ابو وائل نے فرمایا کہ مریم علیہا السلام کو اس پر یقین تھا کہ تقوی ہی دانائی ہے اسی وجہ سے انہوں نے فرمایا تھا (جبریل علیہ السلام سے) کہ کاش تم متقی ہوتے۔" اور وکیع نے بیان کیا، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے کہ، سریا، سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں ؛

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

۶۵۷۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن

حدثنا جریر بن حازم عن محمد بن سیرین عن
ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال
لم یتکلم فی المهد الا ثلاثة عیسی وکان فی بنی
اسرائیل رجل یقال له جریج کان یصلی جاءته
امه فدعته فقال اجیبها او اصلی فقالت
اللهم لا تمته حتی تریه وجوه المومسات
وکان جریج فی صومعته فتعرضت له امرأة
وکلمته فابی فاتت راعیا فامکنته من نفسها
فولدت غلاما فقالت من جریج فاتوه فکسروا
صومعته وانزلوه وسبوه فتوضأ وصلی ثم
اتی الغلام فقال من ابوك یا غلام قال الراعی
قالوا نبنی صومعتك من ذهب قال لا الا من
طین. وکانت امرأة ترضع ابنا لها من بنی
اسرائیل فمر بها رجل راکب ذو شارة فقالت
اللهم اجعل ابنی مثله فترك ثدیها واقبل
علی الراکب فقال اللهم لا تجعلنی مثله ثم
اقبل علی ثدیها یمصه قال ابو هریرة کانی انظر
الی النبی صلی الله علیه وسلم یمص اصبعه
ثم مر بامة فقالت اللهم لا تجعل ابنی مثل
هذه فترك ثدیها فقال اللهم اجعلنی مثلها
فقالت لم ذاك فقال الراکب جبار من الجبابرة
وهذه الامة یقولون سرقت زنیت ولم تفعل.

حاتم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گہوارہ میں تین
بچوں کے سوا اور کسی نے گفتگو نہیں کی اول عیسیٰ علیہ السلام (دوسرے
کا واقعہ یہ ہے کہ) بنی اسرائیل میں ایک بزرگ تھے، نام جریج تھا، وہ
نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کی والدہ نے انہیں پکارا، انہوں نے (اپنے
دل میں) کہا کہ میں اپنی والدہ کا جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں؟ آخر
انہوں نے نماز نہیں توڑی) اس پر ان کی والدہ نے (غصہ ہوکر) بددعا
کی، اے اللہ! اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ زانیہ عورتوں
کا چہرہ نہ دیکھ لے، جریج اپنے عبادت خانے میں رہا کرتے تھے۔ ایک
مرتبہ ان کے سامنے ایک عورت آئی اور ان سے گفتگو کی، لیکن انہوں
نے (اس کی خواہش پوری کرنے سے) انکار کیا۔ پھر ایک چرواہے کے
پاس آئی اور اسے اپنے اوپر قابو دے دیا اس سے ایک بچہ پیدا ہوا اور
اس نے ان پر یہ تہمت دھری کہ یہ جریج کا بچہ ہے۔ ان کی قوم کے لوگ
آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا، انہیں نیچے اتار کر لائے اور انہیں
گالی دی۔ پھر انہوں نے وضو کرکے نماز پڑھی اس کے.... بعد بچے کے
پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ تعالیٰ کے
حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا! اس پر (ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور کہا، کہ
ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنائیں گے، لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں،
مٹی ہی کا بنے گا۔ تیسرا واقعہ) ایک بنی اسرائیل کی عورت تھی، اپنے
بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ قریب سے ایک سوار نہایت وجیہ اور خوش پوش
گزرا۔ اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو بھی اسی جیسا بنا دے
لیکن بچہ (اللہ کے حکم سے بول پڑا کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، پھر
اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی انگلی چوس رہے ہیں (بچے کے دودھ پینے لگنے کی کیفیت بیان کرتے وقت!) پھر ایک باندی اس کے پاس قریب سے لے جائی گئی!!
(جسے اس کے مالک مار رہے تھے) تو اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا بچے نے پھر اس کا پستان چھوڑ دیا اور
کہا اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے اس عورت نے پوچھا، ایسا تم کیوں کہہ رہے ہو؟ بچے نے کہا کہ وہ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم شخص
تھا، اور اس باندی سے لوگ کہہ رہے تھے کہ تم نے چوری اور زنا کی، حالانکہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تھا؛

۶۵۸۔ حدثنا ابراهیم بن موسی اخبرنا
هشام عن معمر حدثنی محمود حدثنا عبد الرزاق

۶۵۸۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام نے
خبر دی، انہیں معمر نے۔ ح اور مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے

اخبرنا معمر عن الزهری قال اخبرنی سعید بن المسیب عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة اسری بہ لقیت موسی قال فنعته فاذا رجل حسبته قال مضطرب رجل الراس کانه من رجال شنوءة قال ولقیت عیسی فنعته النبی صلی الله علیه وسلم فقال ربعة احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام ورأیت ابراهیم وانا اشبه ولده به قال واتیت باناءین احدهما لبن والآخر فیه خمر فقیل لی خذ ایهما شئت فاخذت اللبن فشربته فقیل لی هدیت الفطرة او اصبت الفطرة اما انك لو اخذت الخمر غوت امتك ؛

عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس رات میری معراج ہوئی تھی میں نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ، میرا خیال ہے کہ معمر نے کہا، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے، جیسے قبیلہ شنوءہ کے افراد ہوتے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی آں حضورؐ نے ان کا بھی حلیہ بیان فرمایا کہ درمیانہ قد اور سرخ و سپید تھے، جیسے ابھی ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملاقات کی تھی اور میں ان کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں، آں حضورؐ نے بیان فرمایا، کہ میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب مجھ سے کہا گیا کہ جو آپ کا جی چاہے لے لیجئے۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور پی لیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ فطرت کی طرف آپ نے راہ پالی، یا فطرت کو آپ نے پالیا۔ اس کے بجائے اگر آپ شراب کا برتن لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی ؛

۶۵۹۔ حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا اسرائیل اخبرنا عثمان بن المغیرة عن مجاهد عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال النبی صلی الله علیه وسلم رأیت عیسی وموسی وابراهیم فاما عیسی فاحمر جعد عریض الصدر واما موسی فآدم جسیم سبط کانه من رجال الزط ؛

۶۵۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں اسرائیل نے خبر دی، انہیں عثمان بن مغیرہ نے خبر دی انہیں مجاہد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ، گھنگھریالے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے۔ اور موسیٰ علیہ السلام گندم گوں، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے، جیسے کوئی قبیلہ زط کا فرد ہو ؛

۶۶۰۔ حدثنا ابراهیم بن المنذر حدثنا ابو ضمرة حدثنا موسی عن نافع قال عبدالله ذکر النبی صلی الله علیه وسلم یوما بین ظهری الناس المسیح الدجال فقال ان الله لیس باعور الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی کان عینه عنبة طافیة واراني اللیلة عند الکعبة فی المنام فاذا رجل آدم کاحسن ما یری من ادم الرجال تضرب لمته بین منکبیه

۶۶۰۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے، لیکن دجال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا (اس لئے اس کا خدائی کا دعویٰ بداہتہً غلط ہوگا) اس کی آنکھ اٹھے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ اور میں نے رات کعبہ کے پاس خواب میں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا، گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل وصورت کے اعتبار

رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ۔

سب سے زیادہ حسین وجمیل! ان کے سر کے بال شانوں تک لٹک رہے تھے، سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ آپ مسیح بن مریم ہیں اس کے بعد میں نے ایک شخص کو دیکھا سخت اور مڑے ہوئے بالوں والا اور داہنی آنکھ سے کانا تھا، اسے میں نے ابن قطن سے سب سے زیادہ شکل وصورت میں ملتا ہوا پایا، وہ بھی ایک شخص کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ دجال ہے اس روایت کی متابعت عبداللہ نے نافع کے واسطہ سے کی ۔

۶۶۱ - حَدَّثَنَا احمد بن محمد المكي قال سمعت ابراهيم بن سعد قال حدثني الزهري عن سالم عن ابيه قال لا والله ما قال النبي صلى الله عليه وسلم لعيسى احمر ولكن قال بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قال الزهري رجل من خزاعة هلك فِي الْجَاهِلِيَّةِ ۔

۶۶۱ - ہم سے احمد بن مکی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابراہیم بن سعد سے سنا، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہرگز نہیں، خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ سرخ تھے، بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اپنے کو دیکھا تھا، اس وقت مجھے ایک صاحب نظر آئے جو گندمی رنگ لٹکے ہوئے بال والے تھے، دو آدمیوں کے درمیان ان کا سہارا لئے ہوئے اور سر سے پانی صاف کر رہے تھے، میں نے پوچھا کہ آپ کون صاحب ہیں؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ آپ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ اس پر میں نے انہیں غور سے جو دیکھا تو مجھے ایک اور شخص بھی دکھائی دیا جو سرخ موٹا سر کے بال مڑے ہوئے، اور داہنی آنکھ سے کانا تھا۔ اس کی آنکھ ایسے دکھائی دیتی تھی جیسے اٹھا ہوا انگور ہو، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے اس سے شکل وصورت میں ابن قطن بہت زیادہ مشابہ تھا، زہری نے بیان کیا کہ یہ قبیلۂ خزاعہ کا ایک شخص تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا۔

۶۶۲ - حَدَّثَنَا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني ابو سلمة ان ابا هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال سمعت رسول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول انا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ ۔

۶۶۲ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میں ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) سے دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہوں انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں اور

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں مبعوث ہوا۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا۔ محمد بن سنان حدثنا فليح بن سليمان حدثنا هلال بن على عن عبد الرحمن ابن ابى عمرة عن ابى هريرة قال قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ الْأَنْبِيَاءِ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بن طهمان عن موسى بن عقبة عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن ابى هريرة رَضِيَ اللهُ عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۶۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں عیسیٰ بن مریم سے اور لوگوں کی بہ نسبت سب سے زیادہ قریب ہوں، دنیا میں بھی، اور آخرت میں بھی، اور انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں۔ مسائل فروع میں اگرچہ اختلاف ہے، لیکن دین و عقیدہ سب کا ایک ہی ہے اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے صفوان بن سلیم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۶۶۴۔ وَحَدَّثَنَا۔ عبد الله بن محمد حَدَّثَنَا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابى هريرة عن النبى صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عيسى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فقال له أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسَى آمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي۔

۶۶۴۔ اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا، پھر اس سے دریافت فرمایا تم نے چوری کی؟ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا۔ الحميدى حدثنا سفيان قال سمعت الزهرى يقول اخبرنى عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس سمع عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يقول على المنبر سمعت النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول لَا تُطْرُوْنِي كَمَا أَطْرَتِ النصارى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ۔

۶۶۵۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے زہری سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے مرتبے سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم کو نصاریٰ نے ان کے مرتبے سے زیادہ بڑھا دیا ہے میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں اس لئے یہی کہا کرو (میرے متعلق) کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا۔ مُحَمَّد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنى صالح بن حى ان رجلا من اهل خراسان قال للشعبى فقال الشعبى اخبرنى

۶۶۶۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں صالح بن حی نے خبر دی کہ خراسان کے ایک شخص نے شعبی سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابوبردہ نے خبر دی اور

ابوبردة عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادب الرجل امتہ فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوجھا کان لہ اجران واذا آمن بعیسیٰ ثم آمن بی فلہ اجران والعبد اذا اتقی ربہ واطاع موالیہ فلہ اجران ؛

اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اگر کوئی شخص اپنی باندی کی نہایت عمدہ طریقے پر تربیت کرے اور تمام رعایتوں کے ساتھ اسے تعلیم دے پھر اسے آزاد کرکے اس سے نکاح کرے تو اسے دہرا اجر ملتا ہے ۔ اور اگر کوئی شخص جو پہلے سے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا ، پھر مجھ پر ایمان لایا تو اسے بھی دہرا اجر ملتا ہے اور غلام جو اپنے رب کا بھی تقویٰ رکھتا ہے اور اپنے آقا کی بھی اطاعت کرتا ہے تو اسے بھی دہرا اجر ملتا ہے ؛

۶۶۷ ۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن المغیرة بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحشرون حفاة عراة غرلا ثم قرا کما بدانا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین فاول من یکسیٰ ابراہیم ثم یؤخذ برجال من اصحابی ذات الیمین وذات الشمال فاقول اصحابی فیقال انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم فاقول کما قال العبد الصالح عیسیٰ بن مریم وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھیدا الی قولہ العزیز الحکیم قال محمد بن یوسف ذکر عن ابی عبد اللہ عن قبیصة قال ھم المرتدون الذین ارتدوا علی عھد ابی بکر فقاتلھم ابوبکر رضی اللہ عنہ ؛

۶۶۷ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے مغیرہ بن نعمان نے ، انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، (قیامت کے دن) تم لوگ ننگے پاؤں ، ننگے بدن اور بغیر ختنے کے اٹھائے جاؤ گے ۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ، جس طرح ہم نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے ، یہ ہماری جانب سے وعدہ ہے اور بے شک ہم اسے کرنے والے ہیں ، پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا ۔ پھر میرے اصحاب کو داہنی (جنت کی) طرف لے جایا جائے گا لیکن کچھ کو بائیں (دوزخ کی) جانب لے جایا جائے گا ، میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں ، لیکن مجھے بتایا جائے گا کہ جب آپ ان سے جدا ہوئے اسی وقت انہوں نے ارتداد اختیار کر لیا تھا میں اس وقت وہی کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا ، کہ جب تک میں ان میں موجود ان کی نگرانی کرتا رہا لیکن جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو آپ ہی ان کے نگہبان ہیں ، اور آپ ہر چیز پر نگہبان ہیں " ارشاد " العزیز الحکیم تک " ، محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ سے روایت ہے اور ان سے قبیصہ نے بیان کیا کہ یہ وہ مرتدین ہیں جنہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ارتداد اختیار کیا تھا اور جن سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی ؛

باب ۳۴۹ ۔ نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ؛

۳۴۹ ۔ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ؛

۶۶۸ ۔ حدثنا اسحاق اخبرنا یعقوب بن ابراھیم حدثنا ابی عن صالح عن ابن شھاب

۶۶۸ ۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی ، انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے

ان سعید بن المسیب سمع اباھریرۃ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ، وَیَضَعَ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ثُمَّ یقول ابوھریرۃ واقرأوا ان شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا ؛

ان سے ابن شہاب نے ان سے سعید بن مسیب نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نزول کریں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ قبول نہیں کریں گے اس وقت مال و دولت کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور ایک سجدہ دنیا اور ما فیہا سے بڑھ کر ہوگا، پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو " اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ کی وفات سے پہلے ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہونگے ؛

۶۶۹۔ حَدَّثَنَا ابن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شھاب عن نافع مولی ابی قتادۃ الانصاری ان اباھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ تابعہ عُقَیْلٌ وَالْاَوْزَاعِیُّ ؛

۶۶۹۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے مولا نافع نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہوگے) اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی ؛

باب ۳۵۔ مَاذُکِرَ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۳۵۔ بنی اسرائیل کے واقعات کا تذکرہ ؛

۶۷۰۔ حَدَّثَنَا موسی بن اسماعیل حدثنا ابوعوانۃ حدثنا عبد الملک عن ربعی بن حراش قَالَ قَالَ عُقْبَۃُ بن عمرو لحذیفۃ الا تحدثنا ما سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ اِذَا خَرَجَ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ اَنَّھَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَی النَّاسُ اَنَّہٗ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرٰی اَنَّھَا نَارٌ فَاِنَّہٗ عَذْبٌ بَارِدٌ۔ قَالَ حذیفۃ وسمعتہ یقول۔ اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ ... قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہٗ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ

۶۷۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا کہ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آں حضورؐ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب دجّال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہونگے لیکن جو لوگوں کو آگ دکھائی دے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جو لوگوں کو ٹھنڈا پانی دکھائی دے گا وہ تو جلانے والی آگ ہوگی اس لئے تم میں سے جو کوئی اس زمانے میں ہو تو اسے اس میں گرنا چاہیئے جو آگ دکھائی دیتی ہو کیونکہ وہ انتہائی شیریں اور ٹھنڈا پانی ہوگا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آں حضورؐ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ عہد گزشتہ میں ایک شخص کے پاس ملک الموت آئے، ان کی روح قبض کرنے (اور ان کی روح قبض کی) پھر ان سے پوچھا گیا، کوئی اپنی نیکی تمہیں یاد ہے؟

شَيْئًا غَيْرَ اِنِّي كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ اَوْصَى اَهْلَهُ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَاَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتّٰى اِذَا اَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ اِلٰى عَظْمِي فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَاَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ وَكَانَ نَبَّاشًا۔

انہوں نے کہا کہ مجھے تو یاد نہیں پڑتی ان سے کہا گیا کہ یاد کرو، انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی اپنی نیکی یاد نہیں، سوا اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اور لین دین کیا کرتا تھا، جو لوگ خوشحال اور مال دار ہوتے انہیں تو میں (اپنا قرض وصول کرتے وقت) مہلت دیا کرتا تھا اور تنگ دستوں کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی پر جنت میں داخل کیا۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ایک شخص کی موت کا جب وقت آگیا اور وہ اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت واقع ہو جائے تو میرے لئے بہت ساری لکڑیاں جمع کرنا اس میں آگ لگانا (پھر میری نعش اس میں ڈال دینا) جب آگ میرے گوشت کو جلا چکے اور آخر ہڈی کو بھی جلا دے تو ان جلی ہوئی ہڈی کو پیس لینا اور کسی تند ہوا والے دن کا انتظار کرنا۔ اور (ایسے کسی دن) میری راکھ کو دریا میں بہا دینا۔ اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ کو جمع کیا اور اس سے دریافت کیا، ایسا تم نے کیوں کروایا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف سے، اے اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی۔ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آں حضورؐ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ یہ شخص کفن چور تھا۔

۶۷۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً عَلٰى وَجْهِهِ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا۔

۶۷۱۔ مجھ سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر اور یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی کہ عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو آں حضورؐ اپنی چادر چہرہ مبارک پر بار بار ڈال لیتے تھے پھر جب شدت بڑھتی تو اسے ہٹا دیتے آں حضورؐ نے اسی حالت میں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا، آں حضورؐ (اس شدید وقت میں بھی ان کی گمراہی کا ذکر کر کے اپنی امت کو) ان کے کئے سے ڈرانا چاہتے تھے۔

۶۷۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ

۶۷۲۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے فرات قزاز نے بیان کیا انہوں نے ابو حازم سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں ... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پانچ سال تک بیٹھا ہوں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے سنا کہ آں حضورؐ نے فرمایا، بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی راہنمائی بھی کیا کرتے تھے

بَعْدِیْ وَسَیَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ ؕ

جب بھی ان کے کوئی نبی ہلاک ہو جاتے تو دوسرے ان کی قائم مقامی کے لئے موجود ہوتے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ ان کے متعلق آپ کا ہمیں کیا حکم ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلے جس سے بیعت کر لو، بس اسی کی وفاداری کو لازم جانو اور ان کا جو حق ہے اس کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا (کہ انہیں جو فرض سونپا گیا تھا اس سے کس طرح وہ عہدہ برآ ہوئے)

۶۷۳۔ حَدَّثَنَا سعید بن ابی مریم حَدَّثَنَا ابو غسان قال حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ ؕ

۶۷۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے ابو غسان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ پہلی امتوں کی قدم بقدم پیروی کرو گے، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو گے، ہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ کی مراد پہلی امتوں سے یہود و نصاریٰ ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اور کون ہو سکتا ہے؛

۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عمران بن میسرۃ حَدَّثَنَا عبدالوارث حَدَّثَنَا خَالِدٌ عن ابی قلابة عن انس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بلال ان یشفع الاذان وَاَنْ یُوْتِرَ الْاِقَامَةَ ؕ

۶۷۴۔ ہم سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (نماز کے لئے اعلان کے طریقے پر بحث کرتے وقت) صحابہ نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا لیکن بعض حضرات نے کہا کہ یہ تو یہود اور نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ آخر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا کہ اذان میں (کلمات) دو دو دفعہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک دفعہ؛

۶۷۵۔ حَدَّثَنَا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشة رضی اللّٰهُ عنها كَانَتْ تَكْرَهُ اَنْ یَجْعَلَ یَدَهٗ فِیْ خَاصِرَتِهٖ وَتَقُوْلُ اِنَّ الْیَهُوْدَ تَفْعَلُهٗ۔ تابعه شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ ؕ

۶۷۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کوکھ پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند کرتی تھیں، اور فرماتی تھیں کہ اس طرح یہود کرتے ہیں۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے اعمش کے واسطہ سے کی؛

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا قتیبة بن سعید حَدَّثَنَا لیث عن نافع عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما عن رسول اللّٰه صلی اللّٰهُ علیه وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَیْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۶۷۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا زمانہ پچھلی امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت (بقیہ دن کے

إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ ۔

مقابلے میں) تمہاری مثال یہود و نصاریٰ کے ساتھ ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے کچھ مزدور رکھے اور کہا کہ میرا کام آدھے دن پر کون ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کرے گا؟ یہود نے آدھے دن تک ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کام کرنا طے کر لیا، پھر ایک شخص نے کہا کہ آدھے دن سے عصر کی نماز تک میرا کام کون شخص ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کرے گا۔ اب نصاریٰ ایک ایک قیراط کی مزدوری پر آدھے دن سے عصر کی وقت تک مزدوری کرنے پر تیار ہو گئے، پھر اس شخص نے کہا کہ عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر کون شخص میرا کام کرے گا؟ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ تمہیں لوگ ہو جو دو دو قیراط کی مزدوری پر عصر سے سورج ڈوبنے تک کام کرو گے، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تمہاری مزدوری دگنی ہے۔ یہود و نصاریٰ اس فیصلہ پر غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کام تو ہم زیادہ کریں اور مزدوری ہمیں کو کم ملے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا میں نے تمہیں تمہارا حق دینے میں کوئی کمی کی ہے۔؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔

۱۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا. تابعه جابر وابو هريرة عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۴۷۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے طاؤس نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فلاں کو غارت کرے۔ کیا انہیں معلوم نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، یہود پر اللہ کی لعنت ہو، ان کے لئے چربی حرام ہوئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا، اس روایت کی متابعت جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی۔

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔

۱۴۷۸۔ ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی انہیں اوزاعی نے خبر دی، ان سے حسان بن عطیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوکبشہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ، اگرچہ ایک آیت ہی ہو سکے اور بنی اسرائیل کے واقعات تم بیان کر سکتے ہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، اور جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو اسے اپنے جہنم کے ٹھکانے کے

تئے تیار رہنا چاہیئے۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنی ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب قال قال ابو سلمۃ بن عبد الرحمٰن ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ الیَھُودَ وَالنَّصَارٰی لا یصبغون فخالفوھم۔

۱۷۹۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہود و نصاریٰ (داڑھی وغیرہ میں) خضاب نہیں دیتے تم لوگ اس کے خلاف طریقہ اختیار کرو (یعنی خضاب دیا کرو)۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنِی۔ محمد قال حدثنی حجاج حدثنا جریر عن الحسن حدثنا جندب بن عبد اللہ فی ھذا المسجد وما نسینا منذ حدثنا وما نخشی ان یکون جندب کذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بھا یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ تعالیٰ بادرنی عبدی بنفسہ حرمت علیہ الجنۃ۔

۱۸۰۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے حجاج نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے اور ان سے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی (حسن نے کہا کہ) انہوں نے جب ہم سے حدیث بیان کی ہم اسے بھولے نہیں (بلکہ برابر حفظ و مذاکرہ کرتے رہے) اور نہ ہمیں اس کا اندیشہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس حدیث کی نسبت غلط کی ہوگی، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پچھلے زمانہ میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہوگیا تھا اور اسے اس سے بڑی تکلیف تھی آخر اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ لیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون مسلسل بہنے لگا، اور اسی سے وہ مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے والی عجلت کی اس لئے میں نے بھی جنت اس پر حرام کر دی۔

باب ۳۵۱۔ حدیث ابرص واعمٰی واقرع فی بنی اسرائیل۔

۳۵۱۔ بنی اسرائیل کے ابرص، نابینا اور گنجے کا واقعہ۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا۔ احمد بن اسحاق حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا ھمام حدثنا اسحاق بن عبد اللہ قال حدثنی عبد الرحمٰن بن ابی عمرۃ ان ابا ھریرۃ حدثہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدثنی محمد حدثنا عبد اللہ بن رجاء اخبرنا ھمام عن اسحاق بن عبد اللہ قال اخبرنی عبد الرحمٰن ابن ابی عمرۃ ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ حدثہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول۔ اِنَّ ثَلٰثَۃً فِی بَنِی اِسْرَائِیلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی بَدَا لِلّٰہِ اَنْ یَبْتَلِیَھُمْ فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ مَلَکاً فَاَتَی الاَبْرَصَ فَقَالَ

۱۸۱۔ مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عاصم نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ح۔ اور مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی انہیں ہمام نے خبر دی ان سے اسحاق بن عبداللہ نے بیان کیا، انہیں عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک ابرص، دوسرا اندھا اور تیسرا کوڑھی، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے، چنانچہ اللہ تعالیٰ

أيُّ شيءٍ أحبُّ إليك قال لونٌ حسنٌ وجلدٌ حسنٌ
قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب عنه
فأُعطي لونًا حسنًا وجلدًا حسنًا فقال أيُّ المال
أحبُّ إليك قال الإبلُ أو قال البقرُ هو شاكٌّ في
ذلك إنّ الأبرص والأقرع قال أحدهما الإبلُ وقال
الآخرُ البقرُ فأُعطي ناقةً عُشَراء فقال يُبارَكُ لك
فيها وأتى الأقرعَ فقال أيُّ شيءٍ أحبُّ إليك قال
شعرٌ حسنٌ ويذهبُ عنّي هذا قد قذرني الناسُ
قال فمسحه فذهب وأُعطي شعرًا حسنًا قال فأيُّ
المال أحبُّ إليك قال البقرُ قال فأعطاه بقرةً
حاملاً وقال يُبارَكُ لك فيها وأتى الأعمى فقال أيُّ
شيءٍ أحبُّ إليك قال يردُّ اللهُ إليَّ بصري فأُبصِرُ به
الناس قال فمسحه فردَّ اللهُ إليه بصرَه قال فأيُّ
المال أحبُّ إليك قال الغنمُ فأعطاه شاةً والدًا
فأُنتِجَ هذان وولَّدَ هذا فكان لهذا وادٍ من إبلٍ
ولهذا وادٍ من بقرٍ ولهذا وادٍ من الغنم ثمّ إنّه
أتى الأبرصَ في صورته وهيئته فقال رجلٌ مسكينٌ
تقطّعت بي الحبالُ في سفري فلا بلاغَ اليومَ إلّا بالله
ثمّ بك أسألك بالذي أعطاك اللونَ الحسنَ
والمالَ بعيرًا أتبلّغُ عليه في سفري فقال له إنّ
الحقوقَ كثيرةٌ فقال له كأنّي أعرفك ألم تكن
أبرصَ يقذرك الناسُ فقيرًا فأعطاك الله فقال
لقد ورثتُ لكابرٍ عن كابرٍ فقال إن كنتَ كاذبًا فصيّرك
الله إلى ما كنتَ وأتى الأقرعَ في صورته وهيئته
فقال له مثلَ ما قال لهذا فردّ عليه مثلَ ما ردّ
عليه هذا فقال إن كنتَ كاذبًا فصيّرك الله إلى
ما كنتَ وأتى الأعمى في صورته فقال رجلٌ مسكينٌ
وابنُ سبيلٍ وتقطّعت بي الحبالُ في سفري فلا
بلاغَ اليومَ إلّا بالله ثمّ بك أسألك بالذي

نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ پہلے ابرص کے پاس آیا، اور اس سے
پوچھا، تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ
اور اچھی جلد، کیونکہ (ابرص ہونے کی وجہ سے) مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔
بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اس
کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور جلد بھی اچھی ہو گئی فرشتے نے پوچھا کس طرح
کا مال تم زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا اس نے گائے کو کہا
اسحاق بن عبداللہ کو اس سلسلے میں شک تھا کہ ابرص اور گنجے (دونوں میں
ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی۔ (اس کی
تعیین کے سلسلے میں شک تھا) چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا
کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا، اور
اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال، اور موجودہ
عیب میرا ختم ہو جائے، کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں،
بیان کیا کہ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا، اور
اس کے بجائے عمدہ بال آ گئے۔ فرشتے نے پوچھا، کس طرح کا مال پسند کرو گے؟
اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتہ نے اسے گائے حاملہ دے دی اور کہا
کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا، اور
کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا ..... کہ اللہ تعالیٰ مجھے بصارت دے
دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ
تعالیٰ نے اس کی بصارت اسے واپس کر دی پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم
پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی
پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے (اور کچھ دنوں بعد ان میں اتنی برکت
ہوئی) ابرص کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنجے کے گائے بیل سے
اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی، پھر دوبارہ
فرشتہ اپنی اسی پہلی ہیئت وصورت میں ابرص کے یہاں آیا اور کہا کہ میں
ایک نہایت مسکین آدمی ہوں، سفر کا تمام سامان واسباب ختم ہو چکا ہے
اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے مقصد برآری کی توقع نہیں، لیکن میں تم
سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھی جلد اور
مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کی ضروریات پوری
کر سکوں اس نے فرشتے سے کہا کہ حقوق اور بہت سے ہیں (تمہارے لئے

رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِي وَفَقِيْرًا فَقَدْ اَغْنَانِي فَخُذْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ. فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ ۔

گنجائش نہیں) فرشتے نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں برص کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کیا کرتے تھے ایک فقر اور قلاش! پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں! اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو پشت ہا پشت سے چلی آرہی ہے، فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اپنی پہلی اسی ہیئت وصورت میں آیا اور اس سے وہی درخواست کی اس نے بھی وہی ابرص والا جواب دیا، فرشتہ نے کہا اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اپنی اسی پہلی صورت میں! اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، سفر کے تمام اسباب ووسائل ختم ہو چکے ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے مقصد برآری کی توقع نہیں، میں تم سے، اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بصارت دی ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بصارت عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر ومفلس تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا، تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو۔ بخدا جب تم نے خدا کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے لو، میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا، فرشتہ نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف امتحان تھا، اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ۔

باب ۳۵۲ ۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ

الكهف. الفتح في الجبل. والرقيم. الكتاب. مرقوم. مكتوب. من الرقم ربطنا على قلوبهم. الهمناهم صبرًا. شططًا اِفْرَاطًا. الوصيد. الفناء. وجمعه وصائد وَوُصُدٌ. ويقال الوصيد الباب. مؤصدة مطبقة. آصد الباب. واوصد. بعثناهم احييناهم. ازكى. اكثر ريعًا. فضرب الله على آذانهم فناموا. رجمًا بالغيب. لم يستبن وقال مجاهد تقرضهم تتركهم ۔

مجاہدؒ نے فرمایا کہ تقرضهم۔ یعنی تترکھم ہے ۔

۳۵۲۔ "کیا تمہارا خیال ہے کہ اصحاب کہف ورقیم" الکہف پہاڑ میں شگاف کو کہتے ہیں اور رقیم بمعنی کتاب مرقوم بمعنی مکتوب، رقم ہی سے مشتق ہے۔ ربطنا علی قلوبهم، یعنی ہم نے ان کے دل میں صبر ڈال دیا تھا شططا بمعنی افراطا الوصید بمعنی فنا اس کی جمع وصائد اور وصد آتی ہے، بولتے ہیں، وصد الباب مرصدة یعنی مطبقة، اسی سے اصد الباب (بمعنی اغلق!) آتا ہے اور اوصد بھی بولتے ہیں۔ بعثنا هم ای احییناهم۔ ازکی ای اکثر ریعًا۔ فضرب الله علی اذانهم یعنی وہ سوگئے۔ رجما بالغیب۔ یعنی جو چیز واضح نہ ہو۔

الحمدللہ تفہیم البخاری کا تیرھواں پارہ پورا ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھواں ۱۴ پارہ

باب ۳۵۲ حدیث الغار

۶۸۲ - حدثنا اسماعیل بن خلیل اخبرنا علی بن مسھر عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما ثلاثۃ نفر ممن کان قبلکم یمشون اذا اصابھم مطر فاووا الی غار فانطبق علیھم فقال بعضھم لبعض انہ واللہ یا ھؤلاء لا ینجیکم الا الصدق فلیدع کل رجل منکم بما یعلم انہ قد صدق فیہ فقال واحد منھم اللھم ان کنت تعلم انہ کان لی اجیر عمل لی علی فرق من ارز فذھب وترکہ وانی عمدت الی ذلک الفرق فزرعتہ فصار من امرہ انی اشتریت منہ بقرا وانہ اتانی یطلب اجرہ فقلت اعمد الی تلک البقر فسقھا فقال لی انما لی عندک فرق من ارز فقلت لہ اعمد الی تلک البقر فانھا من ذلک الفرق فساقھا فان کنت تعلم انی فعلت ذلک من خشیتک ففرج عنا فانساحت عنھم الصخرۃ - فقال الاخر اللھم ان کنت تعلم انہ کان لی ابوان شیخان کبیران فکنت اتیھما کل لیلۃ بلبن غنم لی فابطات علیھما لیلۃ فجئت وقد رقدا واھلی وعیالی یتضاغون من الجوع فکنت لا اسقیھم

۳۵۲ - غار کا واقعہ

۶۸۲ - ہم سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی۔ انھیں علی بن مسہر نے خبر دی۔ انھیں عبید اللہ بن عمر نے انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھلے زمانے میں تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں بارش نے انھیں آلیا۔ تینوں نے ایک غار میں پناہ لی لیکن (جب وہ اندر گئے تو) غار کا منہ بند ہو گیا۔ اس موقعہ پر ایک نے دوسرے سے کہا، بخدا انھیں اس مصیبت سے اب صرف سچائی (نیک عمل) ہی نجات دلا سکتی ہے، اب ہر شخص کو اپنے کسی ایسے عمل کا واسطہ دے کر دعا کرنی چاہیے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے تھا۔ چنانچہ ایک نے اس طرح دعا کی، اے اللہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا جس نے ایک فرق چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا تھا۔ لیکن وہ شخص (کام کر کے) چلا گیا اور اپنی مزدوری چھوڑ گیا۔ پھر میں نے اس ایک فرق چاول کو لیا اور اس کی کاشت کی۔ اس سے اتنا کچھ ہو گیا کہ میں نے پیداوار سے ایک گائے خرید لی۔ اس کے بعد وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا۔ میں نے کہا کہ یہ گائے کھڑی ہے اسے لے جاؤ۔ اس نے کہا کہ میرا تو صرف ایک فرق چاول تم پر چاہیے تھا۔ میں نے اس سے کہا اس گائے کو لے جاؤ، کیونکہ یہ اسی ایک فرق کی ہے۔ آخر وہ گائے کو لے کر چلا گیا۔ پس اے اللہ! اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیری خشیت سے کیا تھا تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ چٹان (جو ان کے اندر داخل ہونے کے بعد غار کے منہ پر گر پڑی تھی) تھوڑی سی ہٹ گئی۔ پھر دوسرے نے اس طرح دعا کی، اے اللہ! تجھے خوب علم ہے کہ میرے والدین جب بوڑھے ہو گئے تھے تو میں ان کی خدمت میں روزانہ رات میں اپنی بکریوں کا دودھ لا کر پیش

حَتّٰی یَشْرَبَ اَبَوَایَ فَکَرِھْتُ اَنْ اُوْقِظَھُمَا وَکَرِھْتُ اَنْ اَدَعَھُمَا فَیَسْتَکِنَّا لِشَرْبَتِھِمَا فَلَمْ اَزَلْ اَنْتَظِرُ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ مِنْ خَشْیَتِکَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْھُمُ الصَّخْرَۃُ حَتّٰی نَظَرُوْا اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ کَانَ لِیْ ابْنَۃُ عَمٍّ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاَنِّیْ رَاوَدْتُھَا عَنْ نَفْسِھَا فَاَبَتْ اِلَّا اَنْ اٰتِیَھَا بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ فَطَلَبْتُھَا حَتّٰی قَدَرْتُ فَاَتَیْتُھَا بِھَا فَدَفَعْتُھَا اِلَیْھَا فَاَمْکَنَتْنِیْ مِنْ نَفْسِھَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَیْنَ رِجْلَیْھَا فَقَالَتْ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّہٖ فَقُمْتُ وَتَرَکْتُ مِائَۃَ دِیْنَارٍ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ مِنْ خَشْیَتِکَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰہُ عَنْھُمْ فَخَرَجُوْا۔

کیا کرتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے میں دیر میں آیا اور جب آیا تو وہ سو چکے تھے، ادھر میری بیوی اور بچے بھوک سے بے چین تھے لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لوں، بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا۔ مجھے انھیں بیدار کرنا بھی پسند نہیں تھا اور چھوڑنا بھی پسند نہ تھا (کیونکہ یہی ان کا شام کا کھانا تھا اور اس کے نہ پینے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتے۔ چنانچہ میں ان کا وہیں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام صرف تیرے خوف و خشیت کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ چٹان تھوڑی سی اور ہٹ گئی اور اب آسمان نظر آنے لگا۔ پھر آخری شخص نے یوں دعا کی۔ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اسے اپنے پاس بلایا۔ لیکن اس نے انکار کیا اور صرف ایک شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو دینار لا کر دے دوں میں نے یہ رقم حاصل کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کی اور آخر مجھے مل گئی تو میں اس کے پاس آیا اور رقم اس کے حوالے کر دی۔ (شرط کے مطابق) اس نے مجھے اپنے اوپر قدرت دے دی۔ جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ چکا تھا تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑو۔ میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہو گیا اور سو دینار بھی واپس نہیں لیے، پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ عمل تیرے خوف و خشیت کی وجہ سے کیا تھا تو ہمارا راستہ صاف کر دے۔ اب راستہ صاف ہو چکا تھا اور وہ تینوں باہر نکل آئے تھے۔

باب ۳۵۳

۶۸۳ - حَدَّثَنَا ابوالیمان اخبرنا شعیب حَدَّثَنَا ابو الزناد عن عبدالرحمٰن حدثہ انہ سمع اَبا ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ بَیْنَا امْرَاَۃٌ تُرْضِعُ ابْنَھَا اِذْ مَرَّ بِھَا رَاکِبٌ وَھِیَ تُرْضِعُہٗ فقالت اللّٰھُمَّ لَا تُمِتْ ابْنِیْ حَتّٰی یَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ مِثْلَہٗ ثُمَّ رَجَعَ فِی الثَّدْیِ وَمُرَّ

۶۸۳ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار ادھر سے گذرا، وہ اس وقت بھی بچے کو دودھ پلا رہی تھی (سوار کو دیکھ کر) عورت نے دعا کی، اے اللہ! میرے بچے کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک اس سوار جیسا نہ ہو لے۔ اسی وقت بچہ بول پڑا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، اور پھر دودھ پینے

بامرأة تجرّ و يلعب بها فقالت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقال اللهم اجعلني مثلها فقال اما الراكب فانه كافر و اما المرأة فانهم يقولون لها تزني و تقول حسبي الله و يقولون تسرق و تقول حسبي الله۔

لگا۔ اس کے بعد ایک عورت کو ادھر سے لے جایا گیا۔ اسے لے جانے والے اسے گھسیٹ رہے تھے اور اس کا مذاق بنا رہے تھے۔ ماں نے دعا کی، اے اللہ! میرے بچے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ لیکن بچے نے کہا کہ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنا دے۔ پھر اس بچے نے (بطور خرق عادت) بتایا کہ سوار تو کافر تھا اور اس عورت کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ تم نے زنا کی ہے تو وہ جواب دیتی کہ حسبی اللہ (اللہ میرے لیے کافی ہے) لوگ کہتے کہ تم نے چوری کی ہے تو وہ جواب دیتی کہ حسبی اللہ (اللہ میرے لیے کافی ہے)۔

۶۸۴۔ حدثنا سعيد بن تليد حدثنا ابن وهب قال اخبرني جرير بن حازم عن ايوب عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم بينما كلب يطيف بركية كاد يقتله العطش اذ راته بغي من بغايا بني اسرائيل فنزعت موقها فسقته فغفر لها به۔

۶۸۴۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے جریر بن حازم نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئیں کے چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا، جیسے پیاس کی شدت سے اس کی جان نکل جانے والی ہو کہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔ اس عورت نے اپنا چرموق اتار کر کتے کو پانی پلایا (کنوئیں سے کھینچنے کے بعد) اور اس کی مغفرت اسی عمل کی وجہ سے ہو گئی۔

۶۸۵۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن انه سمع معاوية بن ابي سفيان عام حج على المنبر فتناول قصة من شعر كانت في يدي حرسي فقال يا اهل المدينة اين علماؤكم سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذا و يقول انما هلكت بنو اسرائيل حين اتخذها نساؤهم۔

۶۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور انھوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا ایک سال جب وہ حج کے لیے گئے ہوئے تھے تو منبر نبوی پر کھڑے ہو کر انھوں نے پیشانی پر کے بالوں کا ایک لچھا لیا جو ان کے محافظ کے ہاتھ میں تھا اور فرمایا، اے اہل مدینہ! تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے اس طرح (بال سنوارنے کی) ممانعت فرمائی تھی، اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل پر بربادی اس وقت آئی تھی جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال سنوارنے شروع کر دیئے تھے۔

۶۸۶۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن ابي سلمة عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انه قد كان فيما مضى

۶۸۶۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ امتوں میں محدَّث حضرات ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں

قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هٰذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۔

کوئی ایسا ہے ۔ تو وہ عمر بن خطاب ہیں ۔ (رضی اللہ عنہ)

۶۸۷ ۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حدثنا محمد بن أبي عدي عن شعبة عن قتادة عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ ۔

۶۸۷ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے ابوصدیق ناجی نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے[99] قتل کئے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا اس گناہ سے توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا کہ نہیں ۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا پھر وہ (دوسروں سے) پوچھنے لگا ۔ آخر اس سے ایک راہب نے بتایا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا، لیکن آدھے راستے بھی نہیں پہنچا تھا کہ) اس کی موت واقع ہو گئی، موت کے وقت اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر لیا ۔ آخر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں باہم نزاع ہوا (کہ کون اسے لے جائے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں توبہ کے لیے وہ جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اب دونوں کا فاصلہ دیکھو اور (جب ناپا تو) اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا ۔ ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت ہو گئی ۔

۶۸۸ ۔ حَدَّثَنَا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي سلمة عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ

۶۸۸ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ۔ ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، ایک شخص (بنی اسرائیل کا) اپنی گائے ہانکے لئے جا رہا تھا کہ اس پہ سوار ہو گیا اور پھر اسے مارا ۔ اس گائے نے (خرق عادت کے طور پہ) کہا کہ ہم اس کے لیے نہیں پیدا کئے گئے ہیں، ہماری پیدائش تو کھیتی کے لیے

(صفحہ گذشتہ) لہ محدّث (دال کے فتحہ کے ساتھ) ان حضرات کو کہتے ہیں جن کی زبان پہ بغیر وحی و نبوت کے سچی اور حق بات جاری ہو جاتی ہے ۔ یہ مرتبہ اولیاء اور صدیقین کا ہے ۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اس طرح کے واقعات ملتے ہیں ۔

فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن مسعر عن سعد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي هُرَيْرَةَ عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله۔

۶۸۹۔ حَدَّثَنَا إسحاق بن نصر أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن همّام عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا۔

۶۹۰۔ حَدَّثَنَا۔ عبد العزيز بن عبد الله قال حَدَّثَنِي

ہوئی ہے۔ لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! بیل بول رہا ہے۔ پھر آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر ایمان لاتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ اسی طرح ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔ ریوڑ والا دوڑا اور اس نے بکری کو بھیڑیئے سے چھڑا لیا۔ اس پر بھیڑیا بولا۔ آج تو تم نے مجھ سے اسے چھڑا لیا ہے۔ لیکن بھیڑیئے والے دن (قرب قیامت میں) اسے کون بچائے گا! جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا نگہبان نہ ہوگا؟ لوگوں نے کہا سبحان اللہ! بھیڑیا (آدمیوں کی زبان میں) باتیں کر رہا ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں اس واقعہ کی صداقت پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی اس پر ایمان لائے۔ حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود نہیں تھے۔ اور ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اسی حدیث کی طرح۔

۶۸۹۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں ہمام نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص نے دوسرے شخص سے اس کی جائیداد خریدی، جائیداد کے خریدار کو اس جائداد میں ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا جس سے وہ جائداد اس نے خریدی تھی اس سے اس نے کہا کہ مجھ سے اپنا سونا لے لو۔ کیونکہ میں نے تم سے زمین خریدی تھی (سونا نہیں خریدا تھا) لیکن سابق مالک نے کہا کہ میں نے تو زمین کو ان تمام چیزوں سمیت تمھیں فروخت کر دیا تھا جو اس کے اندر موجود ہو۔ یہ دونوں ایک تیسرے شخص (حضرت داؤد علیہ السلام) کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ فیصلہ کرنے والے نے ان دونوں سے پوچھا! کیا تمھارے کوئی اولاد بھی ہے؟ اس پر ایک شخص نے کہا کہ میرے ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میرے ایک لڑکی ہے فیصلہ کرنے والے نے ان سے کہا کہ لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور سونا انھیں پر خرچ کر دو اور یوں کار خیر میں لگا دو۔

۶۹۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

مالك عن محمد بن المنكدر وعن أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله عن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه أنه سمعه يسأل أسامة بن زيد ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطاعون فقال أسامة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ - قَالَ أَبُو النضر لا يخرجكم إلا فرارا منه ؛

مالک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابوالنضر نے، ان سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور انھوں نے اپنے والد کو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھتے سنا تھا کہ طاعون کے بارے میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا تھا؟ انھوں نے بیان کیا کہ آں حضورؐ نے فرمایا، طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ ایک گذشتہ امت پر (بجائے اسرائیل کے) اس لیے جب کسی جگہ کے متعلق تمھیں معلوم ہو جائے (کہ وہاں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہے) تو وہاں نہ جاؤ۔ لیکن اگر کسی ایسی جگہ یہ وبا پھیل جائے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے راہ فرار بھی نہ اختیار کرو۔ ابوالنضر نے بیان کیا کہ ایسا ہونا چاہیئے کہ صرف بھاگنے کی غرض سے نکلو۔ (یعنی اگر کوئی دوسری ضرورت طبعی کی وجہ سے وہاں سے کہیں جانا ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں)۔

۶۹۱ - حَدَّثَنَا موسى بن إسماعيل حدثنا داود بن أبي الفرات حدثنا عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت سألت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الطاعون فأخبرني أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ

۶۹۱ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے داؤد بن ابی فرات نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن یعمر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے آں حضورؐ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اسی کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون کی وبا پھیل جائے اور وہ صبر کے ساتھ خدا کی رحمت سے امید لگائے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے تو اسے ایک شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

۶۹۲ - حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت - فقالوا ومن يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه إلا أسامة بن زيد حِبُّ رَسُولِ

۶۹۲ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مخزومی خاتون جس نے (غزوۂ فتح کے موقع پر) چوری کر لی تھی، کے معاملہ سے قریش بہت غمگین اور رنجیدہ تھے (کہ ایک معزز خاتون کا چوری کی سزا میں اسلامی شریعت کے مطابق کس طرح ہاتھ کٹے گا) انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ اسامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أتشفع فی حد من حدود اللہ ثم قام فاختطب ثم قال إنما أهلک الذین قبلکم أنهم کانوا إذا سرق فیهم الشریف ترکوہ وإذا سرق فیهم الضعیف أقاموا علیه الحد وایم اللہ لو أن فاطمۃ ابنۃ محمد سرقت لقطعت یدھا ؛

آں حضورؐ سے گفتگو کون کرسکتا ہے ؟ آخر یہ طے پایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو حضور اکرمؐ کو بہت عزیز ہیں، ان کے سوا اور کوئی اس کی جرأت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آں حضورؐ سے اس معاملہ پر کچھ کہنا چاہا ، لیکن آں حضورؐ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرنے آئے ہو ؟ پھر آپ اٹھے اور خطبہ دیا ، (خطبہ میں) آپ نے فرمایا ، پچھلی بہت سی امتیں اس لیے ہلاک ہوئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے ۔ اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے ۔ اور خدا کی قسم ! اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا ۔ (اعاذہا اللہ تعالیٰ منہ)

۶۹۳۔ حدثنا آدم حدثنا شعبۃ حدثنا عبد الملک بن میسرۃ قال سمعت النزال بن سبرۃ الهلالی عن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال سمعت رجلاً قرأ آیۃ وسمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقرأ خلافها فجئت به النبی صلی اللہ علیه وسلم فأخبرته فعرفت فی وجهه الکراهیۃ وقال کلاکما محسن ولا تختلفوا فإن من کان قبلکم اختلفوا فهلکوا ؛

۶۹۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے سنا اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ایک صحابی کو قرآن مجید کی ایک آیت پڑھتے سنا ۔ وہی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف قرأت کے ساتھ سن چکا تھا ۔ اس لیے میں انھیں ساتھ لے کر آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی لیکن میں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر اس کی وجہ سے ناپسندیدگی کے آثار دیکھے اور آپ نے فرمایا ، تم دونوں کی قرأت درست ہے ، اختلافات نہ اٹھایا کرو ، تم سے پہلی امتیں باہم اختلافات پیدا کیا کرتی تھیں اور اسی کی وجہ سے وہ ہلاک ہوگئیں ۔

۶۹۴۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا الأعمش قال حدثنی شقیق قال عبد اللہ کأنی انظر إلی النبی صلی اللہ علیه وسلم یحکی نبیا من الأنبیاء ضربه قومه فأدموه وهو یمسح الدم عن وجهه ویقول اللهم اغفر لقومی فإنهم لا یعلمون ؛

۶۹۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے شقیق نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ، گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور میری نظروں کے سامنے ہے ۔ جب آپ انبیاء سابقین میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہ ان کی قوم نے انھیں مارا اور خون آلود کردیا ۔ لیکن وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خون صاف کرتے جاتے تھے اور یہ دعا کرتے جاتے تھے ۔ "اے اللہ ! میری قوم کی مغفرت فرمائیے کہ یہ لوگ جانتے نہیں ۔"

۶۹۵ - حَدَّثَنَا ابو الولید حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَة عن قَتَادَةَ عن عقبۃ بن عبد الغافر عن ابی سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا کَانَ قَبْلَکُمْ رَغَسَہُ اللّٰہُ مالاً فَقَالَ لِبَنِیْہِ لَمَّا حُضِرَ اَیَّ اَبٍ کُنْتُ لَکُمْ قَالُوْا خَیْرَ اَبٍ قَالَ فَاِنِّیْ لَمْ اَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاِذَا مِتُّ فَاحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ففعلوا فَجَمَعَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ قَالَ مَخَافَتُکَ فَتَلَقَّاہُ بِرَحْمَتِہٖ وقال معاذ حدثنا شعبۃ عن قتادۃ سمعت عقبۃ ابن عبد الغافر سمعت ابا سعید الخدری عن النبی صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۶۹۶ - حَدَّثَنَا مسدد حَدَّثَنَا ابو عوانۃ عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن حراش قال قال عقبۃ لحذیفۃ اِلَا تحدثنا ما سمعت من النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال سمعتہ یقول اِنَّ رَجُلًا حَضَرَہُ الْمَوْتُ لَمَّا اَیِسَ مِنَ الْحَیَاۃِ اَوْصٰی اَھْلَہٗ اِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا کَثِیْرًا ثُمَّ اَوْرُوْا نَارًا حَتّٰی اِذَا اَکَلَتْ لَحْمِیْ وَخَلَصَتْ اِلٰی عَظْمِیْ فَخُذُوْھَا فَاطْحَنُوْھَا فَذَرُّوْنِیْ فِی الْیَمِّ فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ اَوْ رَاحٍ فَجَمَعَہُ اللّٰہُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ فَغَفَرَ لَہٗ قَالَ

۶۹۵ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذشتہ امتوں میں ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت دی تھی جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا، میں تمھارے حق میں کس طرح کا باپ ثابت ہوا، بیٹوں نے کہا کہ آپ ہمارے بہترین باپ تھے اس شخص نے کہا، لیکن میں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا، اس لیے جب میری موت ہو جائے تو میری میت کو جلا ڈالنا پھر میری (باقیماندہ ہڈیوں کو) پیس لینا اور (راکھ کو) کسی سخت آندھی کے دن اڑا دینا۔ بیٹوں نے یوں ہی کیا۔ لیکن اللہ عزوجل نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف و خشیت سے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دی۔ معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، انھوں نے عقبہ بن عبد الغافر سے سنا۔ انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۹۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمیر نے، ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا کہ عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیثیں سنیں ہیں وہ ہم سے بھی بیان کیجئے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے آں حضورؐ کو یہ کہتے سنا تھا کہ ایک شخص کی موت کا وقت جب قریب ہوا اور وہ زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میری موت ہو جائے تو پہلے میرے لیے خوب زیادہ لکڑیاں جمع کرنا اور اس سے آگ جلانا پھر میرے جسم کو اس آگ میں ڈال دینا جب آگ میرے جسم کو خاکستر بنا چکے اور صرف ہڈی ہی باقی رہ جائے تو ہڈیوں کو پیس لینا اور کسی شدید گرمی کے دن یا (فرمایا کہ) شدید ہوا کے دن اسے دریا میں اڑا دینا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیری ہی خشیت سے! چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس

عقبة و انا سمعته
يقول :

۶۹۷ - حدثنا موسى حدثنا ابو عوانة حدثنا عبد الملك و قال فى يوم راح :

۶۹۸ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان الرجل يداين الناس فكان يقول لفتاه إذا أتيت معسرا فتجاوز عنه لعل الله أن يتجاوز عنا قال فلقى الله فتجاوز عنه :

۶۹۹ - حدثنى عبد الله بن محمد حدثنا هشام اخبرنا معمر عن الزهرى عن حميد بن عبد الرحمن عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال كان رجل يسرف على نفسه فلما حضره الموت قال لبنيه إذا أنا مت فاحرقونى ثم اطحنونى ثم ذرونى فى الريح فوالله لئن قدر على ربى ليعذبنى عذابا ما عذبه احدا فلما مات فعل به ذلك فامر الله الارض فقال اجمعى ما فيك منه ففعلت فاذا هو قائم فقال ما حملك على ما صنعت قال
غيره مخافتك
يا رب :

۷۰۰ - حدثنى عبد الله بن محمد بن اسماء

مغفرت فرما دی۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی آں حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا۔

۶۹۷ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی اور کہا کہ "کسی تیز ہوا کے دن" (یعنی اس روایت میں راوی کو شک نہیں تھا)

۶۹۸ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے کارندے کو اس نے یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ جب تمہارا سابقہ کسی تنگدست سے پڑے (جو میرا مقروض ہو) تو اسے معاف کر دیا کرو، ممکن ہے اللہ تعالیٰ بھی ہمیں (اس عمل کی وجہ سے) معاف فرما دے۔ آں حضور ﷺ نے فرمایا۔ چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا۔

۶۹۹ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں حمید بن عبدالرحمٰن نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص تھا جس نے اپنی جان پر بڑی زیادتیاں کر رکھی تھیں (گناہ کر کے) پھر جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے اس نے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا پھر میری ہڈیوں کو پیس کر ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم، اگر میرے رب نے مجھے پا لیا تو مجھے اتنا شدید عذاب دے گا جو پہلے کسی کو بھی اس نے نہیں دیا ہوگا۔ جب وہ مر گیا تو (اس کی وصیت کے مطابق) اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا اور فرمایا، اگر ایک ذرہ بھی کہیں اس کا تمہارے پاس ہے تو اسے جمع کر کے لاؤ، زمین حکم بجا لائی اور وہ شخص اب (اپنے رب کے حضور) کھڑا تھا، اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا، تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا اے رب! تیری خشیت کی وجہ سے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔ دوسرے حضرات نے یوں بیان کیا مخافتك یا رب" (تیرے خوف کی وجہ سے، اے میرے رب!)

۷۰۰ - مجھ سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ

حدثنا جویریة بن اسماء عن نافع عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ ؛

بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے باندھ رکھا تھا جس سے بلی مر گئی تھی اور اسی کی پاداش میں وہ جہنم میں گئی، جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو نہ اس نے اسے کھانے کے لیے کوئی چیز دی تھی، نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ گھاس پھونس ہی کھا لیتی۔

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بن یونس عن زهیر حدثنا منصور عن رِبْعِيِّ بن حراش حدثنا ابو مسعود عقبة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ ؛

۷۰۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ربعی بن حراش نے اور ان سے ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کلام نبوت سے جو چیز تمام انسانوں کو ملی ہے (اور جس پر تمام انبیاء نے ہر زمانہ میں متفقہ طور پر تنبیہ کی) وہ یہ جملہ ہے کہ "جب حیاء نہ ہو تو پھر جو جی چاہے کرو"۔

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا آدم حدثنا شعبة عن منصور قال سمعت رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عن ابی مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ؛

۷۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے بیان کیا۔ انھوں نے ربعی بن حراش سے سنا اور وہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کلام نبوت سے جو چیز تمام انسانی برادری کو ملی ہے وہ یہ جملہ ہے کہ "جب حیاء نہ ہو پھر جو جی چاہے کرو"۔

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا بشر بن محمد اخبرنا عبداللہ اخبرنا یونس عن الزهری اخبرنی سالم ان ابن عمر حدثه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ تابعه عبدالرحمن بن خالد عن الزهری ؛

۷۰۳۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند زمین سے گھسیٹتا ہوا جا رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور اب وہ قیامت تک یوں ہی زمین میں دھنستا اور پیچ و تاب کھاتا چلا جائے گا۔ اس روایت کی متابعت عبدالرحمن بن خالد نے زہری کے واسطہ سے کی۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا موسی بن اسماعیل حَدَّثَنَا وهیب قال حَدَّثَنِي ابن طاؤس عن ابیه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ

۷۰۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم (اس دنیا میں) تمام امتوں سے بعد میں آئے لیکن

الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

(قیامت کے دن) پہلے ہوں گے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ انھیں کتاب پہلے دی گئی تھی اور ہمیں ان کے بعد میں ملی ہے۔ اور یہی وہ (جمعہ کا) دن ہے جس کے بارے میں امتوں کا اختلاف ہوگیا تھا۔ یہودیوں نے تو اسے اس کے دوسرے دن (سبت کو) کرلیا اور نصاریٰ نے تیسرے دن (اتوار کو) پس ہر مسلمان کو ہفتے میں ایک دن تو ضرور ہی اپنے جسم اور اپنے سر کو دھولینا چاہیئے (یعنی جمعہ کے دن)

۷۰۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ قَدْمَةً قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعْرِ۔ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

۷۰۵ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا آپ نے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے اپنے آخری سفر میں ہمیں خطاب فرمایا۔ (خطبہ کے دوران) آپ نے ایک بالوں کا گچھا نکالا اور فرمایا، میں نہیں سمجھتا کہ یہودیوں کے سوا اور کوئی اس طرح کرتا ہوگا (مراد ان کی عورتیں ہیں) اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بال سنوارنے کا نام "الزور" (فریب اور جھوٹ) رکھا تھا۔ آپ کی مراد "وصال فی الشعر"[51] سے تھی۔ اس روایت کی متابعت غندر نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے۔

باب ۳۵۴ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ وَقَوْلُهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ الشُّعُوبُ النَّسَبُ الْبَعِيدُ وَالْقَبَائِلُ دُونَ ذٰلِكَ

۳۵۴ - مفاخر و مکارم

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنادیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بلاشبہ تم سب میں سے پرہیزگار تر اللہ کے نزدیک معزز تر ہے" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطہ سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور قرابتوں کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو) بے شک اللہ تمہارے اوپر نگہبان ہے" شعوب کا اطلاق دور دور کے نسب پر ہوتا ہے اور قبائل کا اس کے مقابلے میں قریبی نسب پر۔

۷۰۶ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۷۰۶ - ہم سے خالد بن یزید الکاہلی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے سعید بن

[51] یعنی سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگا کر چوٹی گوندھنا۔

جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ قَالَ الشعوب القبائل العظام والقبائل البُطُون ؛

جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (آیت) وجعلناکم شعوبا و قبائل کے متعلق فرمایا کہ شعوب بڑے قبیلوں کے معنی میں ہے اور قبائل کو بڑے قبیلے کی شاخیں۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حدثنا یحیی بن سعید عن عبید اللہ قال حدثنی سعید بن ابی سعید عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ من اکرم الناس قال اتقاهم قالوا لیس عن هذا نسالك قال فیوسفُ نبی اللہ ؛

۷۰۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پوچھا گیا، یا رسول اللہ! سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آں حضور نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارا سوال اس کے متعلق نہیں ہے اس پر آں حضور نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی یوسفؑ (سب سے زیادہ شریف ہیں)

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا قیس بن حفص حدثنا عبد الواحد حَدَّثَنَا کلیب بن وائل قال حدثتنی ربیبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب ابنة ابی سلمة قال قلت لها ارایت النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اکان من مضر قالت فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرٍ من بنی النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ ؛

۷۰۸۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے کلیب بن وائل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر پرورش رہ چکی تھیں۔ کلیب نے بیان کیا کہ میں نے آپ سے پوچھا، آپ کا کیا خیال ہے، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق قبیلۂ مضر سے تھا؟ انھوں نے فرمایا پھر کس سے تھا؟ یقیناً آں حضورؐ مضر کی شاخ بنی النضر بن کنانہ سے تعلق رکھتے تھے۔

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا موسی حدثنا عبد الواحد حَدَّثَنَا کلیب حدثتنی ربیبة النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واظُنُّهَا زینب قالت نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ والمقیر والمُزَفَّتِ وقلت لها اخبرینی النبی صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم ممن کان من مضر کان قالت فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِن مُضَرٍ كَانَ من وُلْدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ ؛

۷۰۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے کلیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ربیبۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے، میرا خیال ہے کہ مراد زینب رضی اللہ عنہا سے ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حنتم، مقیر اور مزفت[۵۱] کے استعمال سے منع فرمایا تھا، اور میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ مجھے بتائیے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق کس قبیلے سے تھا، کیا واقعی آپ کا تعلق مضر سے تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ پھر اور کس سے ہو سکتا ہے؟ یقیناً آپ کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا۔ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے۔

---

۵۱ یہ چاروں شراب کے برتن تھے جس میں عرب شراب بنایا اور استعمال کیا کرتے تھے۔ ان کی وجہ منع کچھ ایسی تھی کہ شراب ان میں جلد تیار ہو جایا کرتی تھی۔ جب شراب کی ممانعت نازل ہوئی تو احتیاطاً ان برتنوں کے استعمال سے بھی کچھ دنوں کے لیے روک دیا گیا تھا۔ ان پر نوٹ پہلے گذر چکا ہے۔

۷۱۰۔ حدثنی اسحاق بن ابراھیم اخبرنا جریر عن عمارۃ عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تجدون الناس معادن خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا وتجدون خیر الناس فی ھذا الشان اشدھم لہ کراھیۃ وتجدون شر الناس ذا الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ ویاتی ھؤلاء بوجہ۔

۷۱۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر نے خبر دی، انھیں عمارہ نے، انھیں ابو زرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤ گے (بھلائی اور برائی میں) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بہتر اور اچھی صفات کے تھے وہ اسلام کے بعد بھی بہتر اور اچھی صفات والے ہیں جبکہ انھوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو اور تم دیکھو گے کہ اس (خلافت و امارت کے) معاملے میں سب سے بہترین وہ لوگ ثابت ہوں گے جو سب سے زیادہ اسے ناپسند کرتے ہوں اور تم دیکھو گے کہ سب سے بدترین دوزخی لوگ ہیں جو اس کے منہ پر اس کے جیسی باتیں بناتے ہیں اور اس کے منہ پر اس کے جیسی۔

۷۱۱۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا المغیرۃ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم والناس معادن خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا۔ تجدون من خیر الناس اشد الناس کراھیۃ لھذا الشان حتی یقع فیہ۔

۷۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس (خلافت کے) معاملے میں لوگ قریش کے تابع رہیں گے، عام مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع رہیں گے، جس طرح عام کفار، قریشی کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں۔ اور انسانوں کی مثال کان سی ہے۔ جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں، جبکہ انھوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو۔ تم دیکھو گے کہ بہترین اور لائق وہی ثابت ہوں گے جو خلافت و امارت کے عہدے کو بہت زیادہ ناپسند کرتے رہے ہوں، یہاں تک کہ جب انھیں اس کی ذمہ داری قبول کرنی ہی پڑی (تو نہایت کامیاب اور بہتر ثابت ہوئے۔)

باب ۳۵۵

۷۱۲۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن شعبۃ حدثنی عبد الملک عن طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ عنھما الا المودۃ فی القربی قال فقال سعید بن جبیر قربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان النبی

۷۱۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے "الا المودۃ فی القربیٰ" کے متعلق، (طاؤس نے) بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہیں تھی جس میں آنحضور

صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن بطن من قریش الا وله فیه قرابة فنزلت علیه الا ان تصلوا قرابة بینی وبینکم ۔

کی قرابت نہ رہی ہو اور اسی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ (میرا اور تم سے کوئی مطالبہ نہیں بلکہ) صرف یہ ہے کہ تم لوگ میری اور اپنی قرابت کا لحاظ کرو (اور دعوتِ اسلام کو قبول کر لو)

۷۱۳ - حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان عن اسماعیل عن قیس عن ابی مسعود یبلغ به النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من ههنا جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب فی الفدادین اهل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر فی ربیعة ومضر ۔

۷۱۳ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آں حضور نے فرمایا، اسی طرف سے فتنے اٹھیں گے یعنی مشرق سے۔ اور شقاوت اور سخت دلی ان چیختے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں ہے، ان کے اونٹ اور گائے کی دموں کے پیچھے، ربیعہ اور مضر والوں میں۔

۷۱۴ - حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة ابن عبد الرحمن ان ابا هریرة رضی اللہ عنه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول الفخر والخیلاء فی الفدادین اهل الوبر والسکینة فی اهل الغنم والایمان یمان والحکمة یمانیة قال ابو عبد اللہ سمیت الیمن لانها عن یمین الکعبة والشام لانها عن یسار الکعبة المشأمة المیسرة والید الیسری الشؤمی والجانب الایسر الاشأم ۔

۷۱۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ فخر اور تکبر ان چیختے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں (زیادہ) ہوتا ہے اور بکری چرانے والوں میں وقار و تواضع ہوتی ہے اور ایمان تو یمن میں ہے اور حکمت و معرفت بھی یمنی ہے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) نے کہا کہ یمن کا نام یمن اس لیے پڑا کہ یہ کعبہ کے دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے بائیں طرف ہے "الشأمۃ" بائیں جانب کو کہتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کو "الشؤمی" کہتے ہیں اور بائیں جانب کو "الأشأم" کہتے ہیں۔

باب ۳۵۶ مناقب قریش

۳۵۶ - قریش کے مناقب

۷۱۵ - حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال کان محمد بن جبیر بن مطعم یحدث انه بلغ معاویة وهو عنده فی وفد من قریش ان عبد اللہ بن عمرو بن العاص یحدث انه سیکون ملک من قحطان فغضب معاویة فقام فاثنی علی اللہ بما هو اهله ثم قال اما بعد فانه بلغنی

۷۱۵ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی۔ انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچائی۔ محمد بن جبیر آپ کی خدمت میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے کہ عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب (قرب قیامت میں) بنی قحطان سے ایک حکمران اٹھے گا۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ غصے ہو گئے، پھر آپ اٹھے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان

ان رجالاً منکم یتحدثون احادیث لیست فی کتاب اللہ ولا تؤثر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاولئک جہالکم فایاکم والامانی التی تضل اھلھا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجھہ ما اقاموا الدین۔

کے مطابق حمد وثنا کے بعد فرمایا، امابعد! مجھے معلوم ہوا کہ بعض حضرات ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ قرآن مجید میں موجود ہیں اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ان کی روایت کی ہے[1] تم میں سب سے جاہل یہی لوگ ہیں۔ پس گمراہ کن خیالات سے بچتے رہو، میں نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی اور ان سے جو بھی چھیننے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا (لیکن یہ صورتِ حال اسی وقت تک رہے گی) جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے (انفرادی اور اجتماعی طور پر)

۷۱۶۔ حدثنا ابوالولید حدثنا عاصم بن محمد قال سمعت ابی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان۔

۷۱۶۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت اس وقت تک قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی جب تک ان میں دو افراد بھی ایسے ہوں گے (جو علیٰ منہاج النبوۃ حکومت کرنے کی پوری صلاحیتیں رکھتے ہوں)

۷۱۷۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن ابن المسیب عن جبیر بن مطعم قال مشیت انا وعثمان بن عفان فقال یا رسول اللہ اعطیت بنی المطلب وترکتنا وانما نحن وھم منک بمنزلۃ

۷۱۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن مسیب نے اور ان سے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چل رہے تھے کہ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! بنو مطلب کو تو آپ نے عطا فرمایا اور ہمیں نظرانداز کر دیا۔ حالانکہ آپ کے لیے ہم اور وہ ایک درجے کے تھے۔

[1] عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تورات کا مطالعہ کیا تھا، یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم میں بھی رہی ہو گی۔ ادھر ان کی بیان کردہ حدیث کا جسے محمد بن جبیر نے نقل کیا تھا، انھیں علم نہیں تھا۔ اس لیے انھیں شبہ ہوا کہ یقیناً یہ حدیث انھوں نے توراۃ سے نقل کر کے یوں ہی بے سند بیان کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ سنتے ہی غصے ہو گئے اور لوگوں کو جو ان کے علم میں حقیقتِ حال تھی اس سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ بھی نہیں دیا تھا۔ اس لیے معاویہ رضی اللہ عنہ کا شبہ یقین میں بدل گیا۔ ورنہ واقعہ یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث بھی صحیح تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھی۔ خود صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔ بنی قحطان کے جس حکمران کا ذکر حدیث میں ہے، ان کے متعلق روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوں گے اور غالباً اسلام کے آخری حکمران ہوں گے۔

وَاحِدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ ح قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ؕ

۷۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ

آں حضورؐ نے فرمایا کہ (صحیح کہا) بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے ابوالاسود محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بنی زہرہ کے چند افراد کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے حضرت عائشہ رضؓ بنی زہرہ کے ساتھ نہایت اچھی طرح پیش آتی تھیں کیونکہ ان لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت تھی۔

۷۱۸ ۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے سعد نے ۔ح۔ یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن ہرمز الاعرج نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش، انصار، جہینہ مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار میرے مولا (مددگار اور سب سے زیادہ قریب) ہیں اور ان کا بھی مولا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی نہیں۔

۷۱۹ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کو سب سے زیادہ محبت تھی۔ حضرت عائشہ رضؓ کی عادت تھی کہ اللہ کی جو رزق بھی انہیں ملتی تھی وہ اسے صدقہ کر دیا کرتی تھیں (جمع نہیں کرتی تھیں) ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے (کسی سے) کہا کہ ام المومنین کو اس سے روکنا چاہیے۔ (جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ جملہ پہنچا تو) آپ نے فرمایا، اچھا، مجھے روکا جائے گا؟ اب اگر میں نے اس سے بات کی تو مجھ پر نذر واجب ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے (ام المومنین کو راضی کرنے کے لیے) قریش کے چند اصحاب اور خاص طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہالی رشتہ داروں (بنی زہرہ) کو ان کی خدمت میں سفارش کے لیے بھیجا لیکن حضرت عائشہ رضؓ پھر بھی نہ مانیں۔ اس پر بنو زہرہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (رشتے میں) ماموں ہوتے تھے اور ان میں عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (آپ ہمارے ساتھ

ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تعتقهم
حَتّٰى بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ
فَقَالَتْ وَدِدْتُ
انی جَعَلْتُ حِيْنَ
حَلَفْتُ عملاً
اعمله
فافرغ.

باب ۳۵۷ نُزِلَ الْقُرْاٰنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

۷۲۰- حَدَّثَنَا عبد العزيز بن عبد الله حَدَّثَنَا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن انس ان عثمان دعا زيد بن ثابت و عبد الله بن الزبير و سعيد بن العاص وعبد الرحمٰن بن الحارث بن هشام فنسخوها فی المصاحف - و قال عثمان للرهط القرشيين الثلاثة اذا اختلفتم انتم و زيد بن ثابت فی شئ من القرآن فاكتبوه بلسان قريش فانما نزل بلسانهم - ففعلوا ذالك.

باب ۳۵۸ نِسْبَةُ الْيَمَنِ اِلٰى اِسْمَاعِيْلَ

مِنْهُمْ اَسْلَمُ بن اَفْصٰى بن حارثة بن عمرو بن عامر من خُزَاعَةَ

۷۲۱- حَدَّثَنَا مسدد حدثنا يحيى عن يزيد بن ابی عبيد حدثنا سلمة رضی الله عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم من اسلم يتناضلون بالسوق فقال ارموا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكم كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا

عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں چلیئے) اور جب ہم ان سے اجازت چاہیں تو آپ (بلا اجازت) اندر چلی آئیں ۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا (جب عائشہ رضی اللہ عنہا خوش ہوگئیں تو) انھوں نے ان کی خدمت میں دس غلام بھیجے (آزاد کرنے کے لیے بطور کفارہ قسم) اور ام المومنین نے انھیں آزاد کردیا ۔ پھر آپ برابر غلام آزاد کرتی رہیں ۔ یہاں تک کہ چالیس غلام آزاد کر دیئے پھر آپ نے فرمایا ، قسم کھا لینے کے بعد میں چاہتی تھی کہ کوئی ایسا عمل کر دوں جس کی وجہ سے اس قسم کا کفارہ ادا ہو جاتے ۔

۳۵۷ ۔ قرآن کا نزول ، قریش کی زبان میں

۷۲۰ ۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت ، عبد اللہ بن زبیر ، سعید بن العاص اور عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو بلایا اور (آپ کے حکم سے) ان حضرات نے قرآن مجید کو کئی مصحفوں میں نقل کیا ۔ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے (ان چار حضرات میں) تین قریشی صحابہ سے فرمایا تھا کہ جب آپ لوگوں کا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے (جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے) قرآن کے کسی موقعہ پر (اس کے کلمات کی ہجے میں) اختلاف ہو جائے تو اس کی کتابت قریش کی زبان کے مطابق کرنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول قریش کی زبان میں ہوا ہے ۔ ان حضرات نے یوں ہی کیا ۔

۳۵۸ ۔ اہل یمن کی نسبت اسماعیل علیہ السلام کی طرف

قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو اسلم بن افصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر اہل یمن میں سے تھے ۔

۷۲۱ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کیا ، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کو صحابہ کی طرف سے گذرے جو بازار (کے میدان) میں تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ بنو اسماعیل ! خوب تیر اندازی کرو ۔ کہ تمھارے جد امجد (اسماعیل علیہ السلام) بھی تیر انداز تھے اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں ، فریقین میں سے ایک کی طرف (آپ ہو گئے) اس پر دوسرے فریق نے

لَهُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

اپنے ہاتھ روک لیے۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ انھوں نے عرض کیا، جب آں حضور بنی فلاں (فریق مخالف) کے ساتھ ہوگئے تو پھر ہمارے لیے تیراندازی میں ان سے مقابلہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟ آں حضورؐ نے فرمایا، اچھا تیراندازی جاری رکھو، میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں۔

باب ۳۵۹

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا ابو معمر حدثنا عبد الوارث عن الحسين عن عبد الله بن بريدة قال حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بن يَعْمَرُ ان ابا الاسود الدِّيلِيَّ حدثه عن ابي ذر رضي الله عنه انه سمع النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ اِدَّعَى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيْهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۷۲۲۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی۔ ان سے حسین نے، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا ان سے یحییٰ بن یعمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاسود دیلی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا دوسرے اپنا نسب ملایا تو اس نے کفر کیا اور جس شخص نے بھی اپنا نسب کسی ایسی قوم سے ملایا جس سے اس کا کوئی (نسبی) تعلق نہیں تھا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھنا چاہیئے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بن عياش حدثنا حَرِيْزٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عبد الواحد ابن عبد الله النَّصْرِيُّ قَالَ سمعت وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يقول قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَى اَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ اَوْ يَقُوْلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ۔

۷۲۳۔ ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی، ان سے حریز نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد الواحد بن عبداللہ نصری نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے سوا اپنا نسب کسی دوسرے سے ملائے یا جو چیز اس نے نہیں دیکھی ہے (خواب میں) اس کے دیکھنے کا دعویٰ کرے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی حدیث منسوب کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا حماد عن ابي جمرة قَالَ سمعت ابن عباس رضي الله عنهما يقول قدم وفد عبد القيس على رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يا رسول الله انا من هذا الحي من ربيعة قد حالت بيننا وبينك كفار مضر فلسنا نخلص اليك

۷۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جمرہ نے بیان کیا اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرمارہے تھے کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ! ہمارا تعلق اسی قبیلہ ربیعہ سے ہے اور ہمارے اور آں حضور کے درمیان (راستے میں) کفار مضر کا قبیلہ پڑتا ہے۔ اس لیے ہم آں حضورؐ کی

الا فی کل شھر حرام فلو امرتنا بامر ناخذہ عنک و نبلغہ من وراءنا قال اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَ اَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ ۞

خدمت میں صرف حرمت کے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں، مناسب ہوتا اگر آنحضورؐ ہمیں ایسے احکام و ہدایات دے دیں جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے ساتھ (ہمارے قبیلے کے) نہیں آسکے ہیں، انھیں بھی بتا دیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے روکتا ہوں (حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمھیں مال غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کو ادا کرو۔ اور میں تمھیں دباء، حنتم، نقیر اور مزفت (کے استعمال سے) منع کرتا ہوں۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزہری عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۞

۷۲۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ منبر پر فرما رہے تھے، آگاہ ہو جاؤ، فتنہ اسی طرف ہے آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ جملہ فرمایا۔ جدھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

بَابٌ ۳۶۰ ذِكْرُ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ

۳۶۰۔ قبیلۂ اسلم، مزینہ اور جہینہ کا تذکرہ

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا ابو نعیم حدثنا سفیان عن سعد عن عبد الرحمٰن بن ہرمز عن ابی ھریرۃ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۞

۷۲۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عبد الرحمٰن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے مولا (انصار و مددگار) ہیں اور ان کا بھی مولیٰ اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی نہیں۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنِيْ محمد بن غریر الزھری حدثنا یعقوب بن ابراھیم عن ابیہ عن صالح حدثنا نافع ان عبد اللہ اخبرہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۞

۷۲۷۔ مجھ سے محمد بن غریر زہری نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح نے، ان سے نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ارشاد فرمایا، قبیلۂ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے اور قبیلۂ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔ اور قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ کی عصیان و نافرمانی کی۔

۷۲۷ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اخبرنا عبد الوهاب الثقفیُّ عن ایوب عن محمد عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا۔

۷۲۷ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی۔ انھیں عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں محمد نے، انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا، کہ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

۷۲۸ - حَدَّثَنَا قبیصة حَدَّثَنَا سفیان حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بن بَشَّار حَدَّثَنَا ابن مهدی عن سفیان عن عبد الملك ابن عُمَیْر عن عبد الرحمن ابن ابی بکرة عن ابیه قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَیْتُمْ اِنْ کَانَ جُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَیْرًا مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَبَنِیْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِیْ عبد الله بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ هُوَ خَیْرٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَمِنْ بَنِیْ اَسَدٍ وَمِنْ بَنِیْ عَبْدِ اللهِ بن غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ۔

۷۲۸ - ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ اور مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبدالملک بن عمیر نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے، کیا جہینہ، مزینہ، اسلم۔ اور غفار کے قبیلے بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے مقابلے میں بہتر ہیں؟ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو ناکام و نامراد ہوتے، آنحضور نے فرمایا کہ یہ قبیلے بنو تمیم، بنو اسد، بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے قبیلے سے بہتر ہیں[1]

۷۲۹ - حَدَّثَنِیْ محمد بن بشار حَدَّثَنَا غندر حَدَّثَنَا شعبة عن محمد بن ابی یعقوب قال سمعت عبد الرحمٰن بن ابی بکرة عن ابیه ان الاقرع بن حابس قال للنبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انما بایعك سراق الحُجیج من اسلم وغفار ومزینة وَاَحْسِبُهُ وَجُهَیْنَةُ ابن ابی یعقوب شك قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ وَاَحْسِبُهُ وَجُهَیْنَةُ خَیْرًا مِنْ بَنِیْ تمیم وبَنِیْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ

۷۲۹ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن ابی یعقوب نے بیان کیا، انھوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آں حضور سے اسلم، غفار اور مزینہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے جہینہ کا بھی نام لیا۔ کے قبائل نے بیعت کی ہے (اسلام پر)۔ اس موقعہ پر شک راوی حدیث محمد بن ابی یعقوب کو تھا۔ آں حضور نے دریافت فرمایا تمھارا کیا خیال ہے، کیا اسلم، غفار، مزینہ۔ میرا خیال ہے کہ آں حضور نے جہینہ کا بھی نام لیا۔ کے قبائل بنو تمیم، بنو عامر، اسد اور غطفان کے قبائل سے بہتر ہیں یا ناکام و نامراد ہیں؟ انھوں نے عرض کیا کہ یہ لوگ ناکام و نامراد ہیں۔ اس پر آں حضور

[1] جاہلیت کے دور میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبیلے بنی تمیم، بنی اسد وغیرہ سے کم درجہ کے سمجھے جاتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو انھوں نے اسے قبول کرنے میں سبقت کی اور اسلام میں نمایاں کام انجام دیئے، اس لیے شرف و فضیلت میں بنو تمیم وغیرہ۔ قبائل سے بڑھ گئے۔ حدیث میں یہی ارشاد ہوا ہے۔

خابوا وخسروا قال نعم قال والذي نفسي بيده انهم لخير منهم۔

باب ۳۶۱ ابن اخت القوم ومولى القوم منهم

۷۳۰۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن قتادة عن انس رضي الله عنه قال دعا النبي صلى الله عليه وسلم الانصار فقال هل فيكم احد من غيركم قالوا لا الا ابن اخت لنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن اخت القوم منهم۔

باب ۳۶۲ قصة زمزم

۷۳۱۔ حدثنا زيد هو ابن اخزم قال ابو قتيبة سلم بن قتيبة حدثني مثنى بن سعيد القصير قال حدثني ابو جمرة قال قال لنا ابن عباس الا اخبركم باسلام ابي ذر قال قلنا بلى قال قال ابو ذر كنت رجلا من غفار فبلغنا ان رجلا قد خرج بمكة يزعم انه نبي فقلت لاخي انطلق الى هذا الرجل كلمه واتني بخبره فانطلق فلقيه ثم رجع فقلت ما عندك فقال والله لقد رايت رجلا يامر بالخير وينهى عن الشر فقلت له لم تشفني من الخبر فاخذت جرابا وعصا ثم اقبلت الى مكة فجعلت لا اعرفه واكره ان اسال عنه واشرب من ماء زمزم واكون في المسجد قال فمر بي علي فقال كان الرجل غريب قال قلت نعم قال فانطلق

نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اول الذکر قبائل آخر الذکر کے مقابلے میں بہتر ہیں۔

۳۶۱۔ کسی قوم کا بھانجہ یا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

۷۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو خاص طور سے ایک مرتبہ بلایا، پھر ان سے دریافت فرمایا، کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص بھی رہتا ہے جس کا تعلق تمہارے قبیلے سے نہ ہو؟ انھوں نے عرض کیا کہ صرف ہمارا ایک بھانجہ ایسا ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ بھانجہ بھی اسی قوم کا ایک فرد ہوتا ہے۔

۳۶۲۔ زمزم کا واقعہ

۷۳۱۔ ہم سے زید نے، جو اخزم کے بیٹے ہیں۔ بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابو قتیبہ سالم بن قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مثنیٰ بن سعید قصیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو جمرہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا واقعہ تمھیں سناؤں؟ ہم نے عرض کی، ضرور۔ انھوں نے بیان کیا، کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا تعلق قبیلہ غفار سے تھا ہمارے یہاں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے (پہلے تو) میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے پاس جاؤ، اس سے گفتگو کرو اور پھر اس کے سارے حالات آکر مجھے بتاؤ۔ چنانچہ میرے بھائی خدمتِ نبوی میں حاضر ہوئے، آں حضورؐ سے ملاقات کی اور واپس آگئے۔ میں نے پوچھا کہ کیا خبر لائے؟ انھوں نے کہا۔ بخدا میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اچھے کاموں کے لیے کہتا ہے اور برے کاموں سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا کہ تمہاری باتوں سے مجھے تشفی نہیں ہوئی۔ اب میں نے ناشتے کا تھیلا اور چھڑی اٹھائی اور مکہ آگیا۔ میں آں حضورؐ کو پہچانتا نہیں تھا اور آپ کے متعلق کسی سے پوچھتے ہوئے بھی ڈر لگتا تھا۔ (کہ پریشان کرنا شروع کر دیں گے) میں (صرف) زمزم کا پانی پی لیا کرتا تھا اور مسجد حرام میں ٹھہرا

الى المنزل قال فانطلقت معه لا يسألني عن شئ ولا اخبره فلما اصبحت غدوت الى المسجد لاسأل عنه وليس احد يخبرني عنه بشئ قال فمر بي علىٌّ فقال اما نال للرجل يعرف منزله بعد قال قلت لا قال انطلق معي قال فقال ما امرك وما اقدمك هذه البلدة. قال قلت له ان كتمت عليّ اخبرتك قال فاني افعل قال قلت له بلغنا انه قد خرج ههنا رجل يَزْعُمُ اَنَّهٗ نبيٌّ فارسلت اخي ليكلمه فرجع ولم يشفني من الخبر فاردت ان القاه فقال له اَمَا اِنَّكَ قد رَشَدت هذا وَجْهِي اِلَيْهِ فاتبعني ادخل حيث ادخل فاني اِن رأيت اَحدًا اخافه عليك قمت الى الحائط كأني اصلح نعلي وامض انت فمضى ومضيت معه حتى دخل ودخلت معه على النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ له اعْرِضْ على الاِسْلَامَ فعرضه فاسلمت مكاني فقال لي يا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُم هذَا الاَمْرَ وَارْجِعْ اِلَى بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِي بعثك بالحق لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ اظهرهم فجَاء الى المسجد وقريش فيه فقَالَ يا معشر قريش اني اشهد اَنْ لَّا اِلٰهَ

ہوا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے اور بولے کہ معلوم ہوتا ہے آپ اس شہر میں اجنبی ہیں؟ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا جی ہاں۔ بیان کیا کہ پھر وہ مجھے اپنے گھر ساتھ لے گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے ساتھ ساتھ گیا، نہ انھوں نے مجھ سے کوئی بات پوچھی اور نہ میں نے کچھ کہا۔ صبح ہوئی تو پھر مسجد حرام میں آگیا، تاکہ آں حضورؐ کے بارے میں کسی سے پوچھوں، لیکن آپ کے بارے میں کوئی بتانے والا نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے اور فرمایا، کیا ابھی تک آپ اپنی منزل کو نہیں پا سکے؟ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ نہیں، انھوں نے فرمایا کہ اچھا پھر میرے ساتھ آئیے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر حضرت علیؓ نے پوچھا، آپ کا معاملہ کیا ہے۔ آپ اس شہر میں کیوں تشریف لائے ہیں؟ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا، اگر آپ رازداری سے کام لیں تو میں آپ کو اپنے معاملے کے متعلق بتا سکتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ میری طرف سے مطمئن رہئیے۔ بیان کیا کہ میں نے ان سے کہا، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو اس سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تھا لیکن جب وہ واپس ہوئے تو انھوں نے مجھے کوئی تشفی بخش اطلاعات نہیں دیں۔ اس لیے میں اس ارادہ سے آیا ہوں کہ ان سے خود ملاقات کر دں۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر اب آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں انھیں کے یہاں جارہا ہوں، آپ میرے پیچھے پیچھے چلیں، جہاں میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہو جائیں، اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں گا جس سے آپ کے بارے میں مجھے خطرہ ہوگا تو میں کسی دیوار کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جاؤں۔ گویا میں اپنا چپل ٹھیک کرنے لگا ہوں۔ اس وقت آپ آگے بڑھ جائیں چنانچہ وہ چلے اور میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا اور آخر وہ اندر گئے اور میں بھی ان کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اندر داخل ہو گیا۔ میں نے آنحضورؐ سے عرض کیا کہ اسلام کے اصول ومبادی مجھے سمجھا دیجئے، آں حضورؐ نے میرے سامنے ان کی وضاحت کی اور میں مسلمان ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا، اے ابوذر! اس معاملے کو ابھی راز میں رکھنا اور اپنے شہر چلے جانا۔ پھر جب تمھیں ہمارے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ ہم نے دین کی اشاعت کی کوششیں پوری طرح شروع کر دی ہیں تب یہاں دوبارہ آنا۔ میں نے عرض کی، اس ذات

إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله فقالوا قوموا إلى هذا الصابئ فقاموا فضربت لأموت فأدركني العباس فأكب علي ثم أقبل عليهم فقال ويلكم تقتلون رجلا من غفار ومتجركم وممركم على غفار فأقلعوا عني فلما أن أصبحت الغد رجعت فقلت مثل ما قلت بالأمس فقالوا قوموا إلى هذا الصابئ فصنع بي مثل ما صنع بالأمس وأدركني العباس فأكب علي وقال مثل مقالته بالأمس. قال فكان هذا أول إسلام أبي ذر رحمه الله۔

۷۳۲۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن أيوب عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال أسلم وغفار وشيء من مزينة وجهينة أو قال شيء من جهينة أو مزينة عند الله أو قال يوم القيامة من أسد وتميم وهوازن وغطفان۔

باب ۳۶۲ ذكر قحطان

۷۳۳۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان بن بلال عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا

کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں سب کے سامنے ڈنکے کی چوٹ اس کا اعلان کروں گا۔ چنانچہ وہ مسجد حرام میں آئے، قریش وہاں موجود تھے اور کہا، اے معشر قریش! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ قریشیوں نے کہا۔ پکڑو اس بد دین کو! چنانچہ وہ میری طرف بڑھے اور مجھے اتنا مارا کہ میں موت کے قریب پہنچ گیا، اتنے میں عباس (رضی اللہ عنہ) آگئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے چھپا لیا اور قریشیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، بدبختو! قبیلۂ غفار کے آدمی کو قتل کرتے ہو، غفار سے تو تمھاری تجارت بھی ہے اور تمھارے قافلے بھی اس طرف سے گذرتے ہیں۔ اس پر انھوں نے مجھے چھوڑ دیا پھر جب دوسری صبح ہوئی تو پھر میں وہیں آیا اور جو کچھ میں نے کل کہا تھا اسی کو پھر دہرایا، قریشیوں نے پھر کہا، پکڑو، اس بد دین کو! جو کچھ انھوں نے میرے ساتھ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ اتفاق سے پھر عباس رض آگئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے انھوں نے چھپا لیا اور جو کچھ انھوں نے قریشیوں سے کل کہا تھا اسی کو آج بھی دہرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ ہے ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی ابتداء۔

۷۳۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ اسلم، غفار، اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ افراد یا انھوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے کچھ افراد یا (بیان کیا کہ) جہینہ کے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک، یا بیان کیا کہ قیامت کے دن، قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۳۶۲۔ قحطان کا تذکرہ

۷۳۳۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید نے ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک قبیلہ

تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

باب ۳۶۴ مَا يُنْهٰى مِنْ دعوة الجاهلية

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا محمد اخبرنا مخلد بن يزيد اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عَمْرُو ابن دينار انه سمع جابرًا رضي الله عنه يقول غزونا مع النبي صلى الله عَلَيْهِ وسلم وَقد ثاب معه ناس من المهاجرين حتى كَثُرُوا وكان من المهاجرين رجل لَعَّابٌ فَكَسَعَ انصاريا فغضب الانصاري غَضَبًا شَدِيدًا حتى تداعوا وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يا لَلْاَنْصَارِ وقال المهاجريُّ يا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَخَرَجَ النبي صَلَّى اللهُ عليه وسلم فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَاْنُهُمْ فاخبر بِكَسْعَةِ المهاجريِّ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا خَبِيْثَةٌ وقَالَ عبد الله بن ابي سلول اقد تداعوا علينا لئن رجعنا الى المدينةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الاذل فَقَال عمر الا نقتلُ يا رسول الله هذا الخبيث لعبد الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اِنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ۔

۷۳۵۔ حَدَّثَنِيْ ثابت بن محمد حَدَّثَنَا سفيان عن الاعمش عن عبد الله بن مُرَّةَ عن مسروق عن عبد الله رضي الله عَنْهُ عن النبي صلى الله عليه وسلم وعن سفيان عن زُبَيْدٍ عن ابراهيم عن مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ

قحطان میں ایک شخص نہیں پیدا ہو لیں گے جو مسلمانوں کی قیادت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لیں گے۔

۳۶۴۔ جاہلیت کے دعووں کی ممانعت

۷۳۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں مخلد بن یزید نے خبر دی انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوں میں شریک تھے کہ مہاجرین بڑی تعداد میں ایک جگہ جمع ہو گئے، وجہ یہ ہوئی کہ مہاجرین میں ایک صحابی تھے، بڑے زندہ دل! انھوں نے ایک انصاری صحابی کو (مزاحاً) مار دیا۔ اس پر انصاری بہت غصے ہو گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ (جاہلیت کے طریقے پر اپنے اپنے اعوان وانصار کی) ان حضرات نے دہائی دی، انصاری نے کہا، اے قبائل انصار! مدد کو پہنچو اور مہاجر نے کہا! مدد کو پہنچو۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیا بات ہے، یہ جاہلیت کے دعوے کیسے؟ آپ کے صورت حال دریافت کرنے پر مہاجر صحابی کے انصاری صحابی کو مار دینے کا واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا، جاہلیت کے دعوے ختم ہونے چاہئیں کیونکہ یہ نہایت بدترین چیز ہے۔ عبداللہ بن ابی سلول (منافق) نے کہا کہ یہ مہاجرین اب ہمارے خلاف اپنے اعوان والضار کی دہائی دینے لگے ہیں، مدینہ واپس ہو کر باعزت، ذلیل کو یقیناً نکال دے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی یا رسول اللہ! ہم اس خبیث عبداللہ بن ابی کو قتل کیوں نہ کر دیں؟ لیکن آں حضور نے فرمایا، ایسا نہ ہونا چاہیئے کہ (بعد میں آنے والی نسلیں) کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا کرتے تھے۔

۷۳۵۔ ہم سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے عبداللہ بن مرہ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور سفیان نے زبید کے واسطے سے انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے

وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ ۔

جو نوحہ کرتے ہوئے) اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کے دعوے کرے۔

باب ۳۶۵ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

۳۶۵۔ قبیلہ خزاعہ کا واقعہ

۷۳۶۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ ۔

۷۳۶۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن آدم نے حدیث بیان کی، انھیں اسرائیل نے خبر دی، انھیں ابو حصین نے، انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمرو بن لحی بن قمعہ ابن خندف قبیلہ خزاعہ کا جد امجد ہے۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ ۔

۷۳۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بحیرہ (اس اونٹنی کو کہا جاتا تھا) جن کے دودھ کی ممانعت ہوتی تھی، کیونکہ وہ بتوں کے لیے وقف ہوتی تھیں۔ اس لیے کوئی شخص بھی ان کا دودھ نہیں دوہتا تھا اور سائبہ سے کہتے تھے جنھیں وہ اپنے معبودوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور ان پر بار برداری نہیں کی جاتی تھی (اور نہ سواری) انھوں نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ اور یہی عمرو وہ پہلا شخص تھا جس نے سائبہ کی بدعت نکالی تھی۔

باب ۳۶۶ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

۳۶۶۔ زمزم کا واقعہ اور عرب کی جہالت

۷۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۔

۷۳۸۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اگر تم عرب کی جہالت کے متعلق جاننا چاہتے ہو تو سورۂ انعام میں ایک سو تیس آیتوں کے بعد یہ آیتیں پڑھ لو "یقیناً وہ لوگ نامراد ہوئے جنھوں نے اپنی اولاد، (خصوصاً لڑکیوں) کو بیوقوفی کی وجہ سے بلا کسی علم کے مار ڈالا" ارشاد قد ضلوا وما کانوا مھتدین "تک۔

باب ۳۶۷ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

۳۶۷۔ جس نے اسلام اور جاہلیت کے زمانے میں اپنی نسبت اپنے آباء و اجداد کی طرف کی۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْکَرِیْمَ بْنَ الْکَرِیْمِ بِنِ الْکَرِیْمِ بنِ الکریم یوسف بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ خلیل اللہ وَ قَالَ البراء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

علیہ وسلم نے فرمایا، کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم الصلوات والسلام تھے، اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ میں "ابن عبد المطلب" ہوں۔

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا عمر ابن حفص حَدَّثَنَا ابی حدثنا الاعمش حَدَّثَنَا عمرو بن مرة عن سعید بن جبیر عَنِ ابْنِ عباس رضی اللہ عنہما قال لما نزلت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ جَعَلَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینادی یا بَنِیْ فِهْرٍ یا بَنِیْ عَدِیٍّ بِبُطُوْنِ قُرَیْشٍ۔ وقال لنا قبیصة اخبرنا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال نزلت وَاَنْذِرْ عشیرتك الْاَقْرَبِیْنَ جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعوهم قبائل قبائل۔

۷۴۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری "آپ اپنے قریبی عزیزوں کو ڈرا دیجئے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی مختلف شاخوں کو بلایا "اے بنی فہر! اے بنی عدی!"، اور ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں حبیب بن ابی ثابت نے، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت "اور آپ اپنے قریبی عزیزوں کو ڈرا دیجئے" اتری تو آں حضور نے ایک ایک قبیلے کو بلایا۔

۷۴۱۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب اخبرنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ اِنَّ النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال یا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ یا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ یا اُمَّ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اشْتَرِیَا اَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ لَا اَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا سَلَانِیْ مِنْ مَالِیْ مَا شِئْتُمَا۔

۷۴۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے خبر دی، انھیں اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو (یعنی انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لو) اے بنی عبد المطلب! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔ اے زبیر بن عوام کی والدہ، رسول اللہ کی پھوپھی، اے فاطمہ بنت محمد! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو، میں تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ نہیں کر سکتا، تم دونوں میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ سکتی ہو۔

باب ۳۶۸ قِصَّةُ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ارفدة

۳۶۸۔ حبشہ کے لوگوں کا واقعہ اور ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اے بنی ارفدہ

۷۴۲۔ حَدَّثَنَا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عُقَیل عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان ابا بکر رضی اللہ عنہ دخل عَلَیْهَا وعندها

۷۴۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان

جاریتان فی ایام منیٰ تدففان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرھما ابو بکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجھہ فقال دعھما یا ابا بکر فانھا ایام عید وتلک الایام ایام منیٰ وقالت عائشۃ رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی وانا انظر الی الحبشۃ وھم یلعبون فی المسجد فزجرھم عمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھم امنا بنی ارفدۃ یعنی من الامن۔

کے یہاں تشریف لائے تو وہاں دو لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں۔ یہ حج کے ایام (بقرعید) کا واقعہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روئے مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے (دوسری طرف رخ کرکے لیٹے ہوئے تھے)۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو آں حضورؐ نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، ابوبکرؓ! انہیں گانے دو، یہ عید کے دن ہیں یہ دن منیٰ (بقرعید) کے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے چھپانے کی (پوری طرح) کوشش فرما رہے ہیں اور میں حبشہ کے صحابہ کو دیکھ رہی تھی جو (حراب کے) کھیل کا مظاہرہ مسجد میں (مسجد کے سامنے صحن میں) کر رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا (جب وہ تشریف لائے) لیکن آنحضورؐ نے فرمایا، بنی ارفدہ! اطمینان وسکون کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ جاری رکھو۔

* * *

باب ۳۶۹ من احب ان لا یسب نسبہ

۷۴۳۔ حدثنی عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا عبدۃ عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت استأذن حسان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھجاء المشرکین قال کیف بنسبی فقال حسان لاسلنک منھم کما تسل الشعرۃ من العجین۔ وعن ابیہ قال ذھبت اسب حسان عند عائشۃ فقالت لا تسبہ فانہ کان ینافح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۶۹۔ جس نے اپنے نسب کو سب وشتم سے بچانا چاہا

۷۴۳۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین (قریش) کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ (کیونکہ آپ بھی قریشی تھے) اس پر حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں آپ کو اس طرح نکال لے جاؤں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے اور (ہشام نے) اپنے والد کے واسطہ سے، کہ انھوں نے فرمایا، عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں میں حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا، انہیں برا بھلا نہ کہو، وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے (اشعار کے ذریعہ)

* * *

باب ۳۷۰ باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وقول اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار وقولہ من بعدی اسمہ احمد۔

۳۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی کے متعلق روایات۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "محمدؐ، اللہ کے رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ کفار کے حق میں انتہائی سخت ہیں" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "من بعدی اسمہ احمد"۔

۷۴۴۔ حَدَّثَنِیْ إبراهيم بن المنذر قال حَدَّثَنِیْ مَعْنٌ عن مالك عن ابن شهاب عن محمد بن جبير بن مُطْعِمٍ عن ابيه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لِيْ خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِيْ وَأَنَا الْعَاقِبُ۔

۷۴۴۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معن نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد (جبیر بن مطعم) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پانچ نام ہیں، مَیں محمد، احمد اور ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں "حاشر" ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہوگا اور میں "عاقب" ہوں (بعد میں آنے والا)۔

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا علي بن عبد الله حَدَّثَنَا سفيان عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ۔

۷۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمھیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کے سب وشتم اور لعنت وملامت کو مجھ سے کس طرح دور کرتا ہے، مجھے وہ "مُذَمَّم" کہہ کر سب وشتم کرتے ہیں مذمم کہہ کر مجھے لعنت ملامت کرتے ہیں حالانکہ میرا نام (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب ۳۷۱ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۱۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا محمد بن سنان حَدَّثَنَا سليم حدثنا سعيد بن ميناء عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم مَثَلِيْ وَمَثَلُ الانبياء كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

۷۴۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی مکان بنایا، دلآویزی اور ہر حیثیت سے اسے کامل ومکمل کر دیا، صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی تھی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور (اس کے حسن ودلآویزی سے) حیرت زدہ رہ جاتے اور کہتے، کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ رہتی (اور اس اینٹ کی جگہ پُر کرنے والے اور مکان کی دلآویزی کو ہر حیثیت سے تکمیل تک پہنچانے والے آں حضور ہیں)۔

۷۴۷۔ حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد حدثنا اسماعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ

۷۴۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن دینار نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عليه وسلم قال إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأنبياء مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتاً فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا، میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا ہو اور اس میں ہر طرح حسن و دلآویزی پیدا کی ہو، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی ہو۔ اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے اور حیرت زدہ رہ جاتے ہیں، لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی ؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توفي وهو ابن ثلاث وستين۔ وقال ابن شهاب واخبرني سعيد بن المسيب مثله۔

۷۴۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ اور ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اسی طرح۔

باب ۳۷۳ كُنْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن حميد عن انس رضي الله عنه قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلم في السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

۷۴۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک صاحب کی آواز آئی، یا ابا القاسم! آں حضورؐ ان کی طرف متوجہ ہوئے (معلوم ہوا کہ انھوں نے کسی اور کو پکارا تھا) اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، میرے نام پہ نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا محمد بن كثير اخبرنا شعبة عن منصور عن سالم عن جابر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

۷۵۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں منصور نے، انھیں سالم نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پہ نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بن عبد الله حدثنا سفيان عن ايوب عن ابن سيرين قَالَ سَمِعْتُ ابا هريرة يقول قال ابو القاسم صلى اللهُ عَلَيْهِ وسلم سَمُّوا باسمي ولا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

۷۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے نام پہ نام رکھو لیکن میری کنیت نہ اختیار کرو۔

۷۵۲ - حَدَّثَنِیْ اسحاق اخبرنا الفضل بن موسیٰ عن الجعید بن عبد الرحمٰن رَأَیْتُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ ابْنَ اَرْبَعٍ وَّ تِسْعِیْنَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهٖ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ اِلَّا بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اِنَّ خَالَتِیْ ذَهَبَتْ بِیْ اِلَیْهِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ شَاکٍ فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ فَدَعَا لِیْ ؛

۷۵۲ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی، انھیں جعید بن عبد الرحمٰن نے کہ میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو چورانوے سال کی عمر میں دیکھا کہ نہایت قوی و توانا تھے کمر ذرا بھی نہیں جھکی تھی، انھوں نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ میرے اعضاء و حواس میں جو اتنی توانائی ہے وہ صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعا کے نتیجے میں ہے۔ میری خالہ مجھے ایک مرتبہ آنحضور کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجہ بیمار ہو رہا ہے: آپ اس کے لیے دعاء فرما دیجیے انھوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضور نے میرے لیے دعا فرمائی۔

بَابُ ۳۷۵ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ

۳۷۵ - مہرِ نبوت

۷۵۳ - حَدَّثَنَا محمد بن عبید الله حَدَّثَنَا حاتم عن الجعید بن عبد الرحمٰن قال سمعت السائب بن یزید قال ذَهَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلٰی رسول الله صلی الله علیه وسلم فَقَالَتْ یا رسول الله اِنَّ ابْنَ اختی وَقِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِیْ وَدَعَا لِیْ بِالْبَرَکَةِ وَ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمٍ بَیْنَ کَتِفَیْهِ ـ وَقَالَ ابْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الحجلة مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِیْ بَیْنَ عَیْنَیْهِ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ ؛

۷۵۳ - ہم سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے جعید بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا، اور انھوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہو گیا ہے۔ اس پر آں حضور نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے وضو کی تو میں نے آپ کے وضو کا پانی (جو آنحضور کے جسم اطہر سے ٹپکتا تھا) پیا، پھر آپ کی پیٹھ کی طرف جا کے کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت کو دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا، ابن عبید اللہ نے فرمایا کہ حجلہ حجل الفرس سے مشتق ہے جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔ ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ (مہر نبوت) عروس کے پردے کی گھنڈی کی طرح تھا۔

بَابُ ۳۷۶ صِفَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۶ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

۷۵۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ عن ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ - صَلّٰی اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ فَرَاَی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰی عَاتِقِهٖ وَقَالَ بِاَبِیْ

۷۵۴ - ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپ نے انھیں اپنے کندھے پر بٹھا لیا اور فرمایا، میرے باپ تم پر فدا ہوں، تم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شباہت ہے علی کی

شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ ۔

نہیں ۔ اس پر علی رضی اللہ عنہ ہنس دیئے ۔

۷۵۵ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ ۔

۷۵۵ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ۔ ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حسن رضی اللہ عنہ میں آپ کی پوری شباہت موجود ہے ۔

۷۵۶ ۔ حَدَّثَنِيْ عمرو بن علي حَدَّثَنَا ابن فُضَيْل حَدَّثَنَا اسماعيل بن ابي خالد قال سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوْصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا ۔

۷۵۶ ۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حسن بن علی علیہما السلام میں آپؐ کی شباہت پوری طرح موجود تھی ۔ میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان فرمادیجئے ۔ انھوں نے فرمایا، آں حضورؐ سرخ و سفید تھے، کچھ بال سفید ہوگئے تھے (آخر عمر میں) آں حضورؐ نے ہمیں تیرہ اونٹنیوں کے دیئے جانے کا حکم دیا تھا، لیکن ابھی ان اونٹنیوں کو ہم نے اپنے قبضہ میں بھی نہیں لیا تھا کہ آپؐ کی وفات ہوگئی ۔

۷۵۷ ۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن رجاء حَدَّثَنَا إسرائيل عن أبي إسحاق عن وهب أبي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ ۔

۷۵۷ ۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی ۔ ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے، ان سے وہب نے، ان سے ابوجحیفہ السوائی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ۔ میں نے دیکھا کہ نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے ٹھوڑی کے کچھ بال سفید تھے ۔

۷۵۸ ۔ حَدَّثَنَا عصام بن خالد حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم قال أرأيت النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شعرات بِيْضٌ ۔

۷۵۸ ۔ ہم سے عصام بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حریز بن عثمان نے حدیث بیان کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آخر عمر میں) بوڑھے دکھائی دیتے تھے ؟ انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ کی ٹھوڑی کے چند بال سفید ہوگئے تھے ۔

۷۵۹ ۔ حَدَّثَنِيْ ابن بكير قال حدثني الليث عن خالد عن سعيد بن أبي هلال عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ

۷۵۹ ۔ مجھ سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے ربیعہ بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا،

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ. لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ. قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ ؛

آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا حضور اکرمؐ درمیانہ قد تھے، نہ بہت لمبے اور نہ چھوٹے قد کے، رنگ کھلتا ہوا تھا (سرخ وسفید) نہ خالی سفید تھے اور نہ بالکل گندم گوں، آپؐ کے بال نہ بالکل مڑے ہوئے سخت قسم کے تھے اور نہ سیدھے لٹکے ہوئے ہی۔ آپؐ پر نزول وحی کا جب سلسلہ شروع ہوا تو اس وقت آپؐ کی عمر چالیس سال تھی۔ مکہ میں آپؐ نے دس سال تک قیام فرمایا[1]۔ اور اس پورے عرصے میں آپؐ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی آپؐ کا قیام دس سال رہا۔ آپؐ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں ہوتے تھے۔ ربیعہ (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضور اکرمؐ کا ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے۔

۷۶۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ ؛

۷۶۰ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے، نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی رنگ کے، نہ آپؐ کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے سخت تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اور آپؐ نے مکہ میں دس سال تک قیام کیا اور مدینہ میں دس سال تک قیام کیا، جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وفات دی تو آپؐ کے سر اور داڑھی کے بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

۷۶۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

۷۶۱ ۔ ہم سے ابوعبداللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان

[1] مکہ میں نزول وحی کے سلسلے کے شروع ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی مدت تیرہ سال ہے۔ روایت میں صرف دس سال کا ذکر ہے۔ علماء نے اس کی مختلف توجیہات کی ہیں۔ بعض اوقات جب راوی مختصر طور پر حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں تو تفصیلات سے گریز کے خیال سے واقعہ سے بہت سی چیزیں حذف کر دیتے ہیں۔ حضور اکرم پر وحی کے سلسلہ کے شروع ہونے کے بعد تقریباً تین سال ایسے گذرے ہیں جن میں آپ پر وحی کا سلسلہ بند ہو گیا تھا، اسے "فترۃ" کا زمانہ کہتے ہیں۔ راوی کا مقصد چونکہ آپ کی پوری عمر بیان کرنا، بلکہ زمانہ وحی اور مدت وحی بیان کرنا ہے۔ اس لیے انھوں نے بیچ کے ان سالوں کو حذف کر دیا جن میں سلسلہ وحی کے شروع ہونے کے بعد، وحی نہیں آئی تھی۔ اس کے علاوہ دس یا اس سے زیادہ کے عدد میں کسر کے اعداد کو حذف کر دینے کا بھی عرب میں عام رواج تھا۔

إسحاق بن منصور حدثنا إبراهيم بن يوسف عن أبيه عن أبي إسحاق قال سمعتُ البَرَاءَ يقول كانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أحْسَنَ النَّاسِ وَجهًا وَأحْسَنَهُ خُلُقًا لَيْسَ بالطَّوِيلِ البَائِنِ وَلَا بالقَصِيرِ۔

سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن وجمال میں بھی سب سے بڑھ کر تھے اور عادات و اخلاق میں بھی سب سے بہتر تھے، آپؐ کا قد نہ بہت لانبا تھا اور نہ چھوٹا۔

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا همام عن قَتَادَةَ قال سألتُ أنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ۔

۷۶۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب بھی استعمال فرمایا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے کبھی خضاب نہیں لگایا، صرف آپؐ کی دونوں کنپٹیوں پر (سر میں) چند بال سفید تھے۔

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بن عمر حدثنا شعبة عن أبي إسحاق عن البراء بن عازب رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بعيد ما بَيْنَ المَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قال يوسف بن أبي إسحاق عن أبيه إلى منكبيه۔

۷۶۳۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد تھے، آپؐ کا سینہ بہت کشادہ اور کھلا ہوا تھا آپؐ کے (سر کے) بال کانوں کی لو تک لٹکتے رہتے تھے۔ میں نے حضور اکرمؐ کو ایک مرتبہ ایک سرخ حلہ میں دیکھا۔ میں نے اتنا حسین اور دلآویز منظر کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے واسطہ سے "الی منکبیہ" بیان کیا (بجائے شحمۃ اذنہ کے)۔

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا أبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زهير عن أبي إسحاق قال سُئِلَ البراء أكان وَجْهُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مثل السيف قَالَ لَا بَلْ مثل القمر۔

۷۶۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ کسی نے براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں، چہرہ مبارک چاند کی طرح تھا۔

۷۶۵۔ حَدَّثَنَا الحسن بن منصور أبو علي حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بن محمد الأعور بالمَصِّيصَةِ حَدَّثَنَا شعبة عن الحكم قال سمعتُ أبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالهاجرة إلى البطحاء فتوضأ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ

۷۶۵۔ ہم سے ابوعلی حسن بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج بن محمد الاعور نے مصیصہ (ایک شہر) میں حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے بیان کیا کہ میں نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت (سفر کے ارادہ سے) نکلے، بطحاء پر پہنچ کر آپ نے وضو کی، اور ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی اور عصر کی بھی دو رکعت پڑھی۔ (جب آپؐ نماز پڑھ رہے تھے تو) آپ کے سامنے ایک چھوٹا سا نیزہ (بطور سترہ کے)

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهِمَا وُجُوهَهُمْ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ۔

گزر رہا تھا۔ عون نے اپنے والد کے واسطہ سے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نیزے کے آگے سے آنے جانے والے آجا رہے تھے۔ پھر صحابہؓ آپؐ کے پاس آ گئے اور آپؐ کے ہاتھ کو لے کر اپنے چہروں پر اسے پھیرنے لگے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی دست مبارک کو اپنے چہرے پہ رکھا۔ اس وقت وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈے محسوس ہوتے تھے اور ان کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ خوشگوار تھی۔

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ۔ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

۷۶۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں، جب آپؐ سے جبریل علیہ السلام ملاقات کے لیے آیا کرتے تھے، آپ کی سخاوت اور بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر و بھلائی کے معاملے میں بادِ سحری سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ۔

۷۶۷۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں بہت مسرور اور خوش داخل ہوئے، خوشی اور مسرت سے چہرہ مبارک کھلا جا رہا تھا، پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا تم نے سنا نہیں مجزز مدلجی نے زید و اسامہ کے صرف قدم دیکھ کر کیا بات کہی؟ اس نے کہا کہ ایک کے پاؤں دوسرے کے پاؤں سے نکلے معلوم ہوتے ہیں[1]

[1] اسامہ رضی اللہ عنہ بیٹے تھے اور زید رضی اللہ عنہ آپ کے والد۔ لیکن اسامہ رضی اللہ عنہ بہت سیاہ رنگ کے تھے۔ ادھر زید رضی اللہ عنہ سرخ و سفید! اس لیے، جیسا کہ عوام میں ہوتا ہے، بعض لوگ ان کے نسب پر ہی شبہ کرنے لگے تھے کہ ایک سرخ و سفید باپ کا بیٹا اتنا سیاہ کیسے ہو سکتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سخت ناگوار تھی۔ اتفاق سے ایک قیافہ شناس آیا۔ اس وقت یہ دونوں حضرات ایک چادر میں سوئے ہوئے تھے اور صرف قدم باہر دکھائی دے رہے تھے۔ قیافہ شناس نے صرف قدم دیکھ کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے ان میں سے ایک باپ اور دوسرا بیٹا ہے۔ اسلام کی نظر میں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب ان عبد اللہ بن کعب قال سَمِعْتُ کعب بن مالك يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ ؛

۷۶۸۔ ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے اور ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ غزوہ تبوک میں اپنی عدم شرکت کا واقعہ بیان کر رہے تھے (جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی تھی) انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے حاضر ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو چہرۂ مبارک مسرت وخوشی سے چمک رہا تھا (کعب رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہو جانے کی وجہ سے) جب بھی حضور اکرمؐ کسی بات پر مسرور ہوتے تو چہرۂ مبارک چمک اٹھتا، ایسا معلوم ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپؐ کی مسرت کو ہم اسی سے سمجھ جاتے تھے۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا قتیبۃ بن سعید حَدَّثَنَا یعقوب بن عبد الرحمٰن عن عمرو عن سعید المَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ ؛

۷۶۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انقلاب زمانہ کے ساتھ ساتھ مجھے بنی آدم کے بہترین خانوادوں میں منتقل کیا جاتا رہا۔ اور آخر وہ قرن میں میرا وجود ہوا جس میں کہ مقدر تھا۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا یحیی بن بکیر حَدَّثَنَا اللَّیث عن یونس عن ابن شہاب قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسدل شَعْرَهٗ وکان

۷۷۰۔ ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سر کے آگے کے بال کو پیشانی پر) پڑا رہنے دیتے تھے۔ اور مشرکین کی یہ عادت تھی کہ وہ سر کے آگے کے بال

(متعلقہ صفحہ گذشتہ) قیافہ کی کوئی اہمیت نہیں اور نہ اثبات نسب یا کسی بھی معاملے میں اس سے کوئی مدد لی جا سکتی ہے۔ لیکن چونکہ عرب جاہلیت اس پر اعتماد کرتے تھے اور جو لوگ ان دونوں حضرات کے نسب کے سلسلے میں شبہ کرتے تھے انھیں اسی طرح کی چیزیں مطمئن بھی کر سکتی تھیں۔ اسی لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس تائید غیبی پر انتہائی مسرت اور خوشی محسوس کر رہے تھے۔

(متعلقہ صفحہ ہذا) ۷۶۹ مطلب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے بعد، آں حضورؐ کے نسب کے جتنے بھی سلسلے ہیں وہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بہترین خانوادے تھے۔ آپ کے اجداد میں ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر اسماعیل علیہ السلام ہیں جو ابوالعرب ہیں۔ اس کے بعد عربوں کے جتنے سلسلے ہیں ان سب میں آنحضور کا خاندان سب سے زیادہ بلند تر اور رفیع المنزلت تھا۔ آپ کا تعلق اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی شاخ کنانہ سے، پھر قریش سے پھر بنی ہاشم سے ہے۔

المشرکون یفرقون رؤسھم فکان اھل الکتاب یسدلون رؤسھم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ بشیء ثم فرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ ؛

کو دو حصوں میں تقسیم کر لیتے تھے (پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے) اور اہل کتاب (سر کے آگے کے بال پیشانی پر ہی) پڑا رہنے دیتے تھے۔ حضور اکرم، ان معاملات میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم آپ کو نہ ملا ہوتا، اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے (اور حکم نازل ہونے کے بعد وحی پر عمل کرتے تھے) پھر حضور اکرم بھی آگے کے بال کے دو حصے کرنے لگے تھے (اور پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)

۷۷۱۔ حدثنا عبدان عن ابی حمزۃ عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشاً ولا متفحشاً وکان یقول۔ ان من خیارکم احسنکم اخلاقاً۔

۷۷۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بد زبان اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے، آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۷۷۲۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ماخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین الا اخذ ایسرھما مالم یکن اثماً فان کان اثماً کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ الا ان تنتھک حرمۃ اللہ فینتقم لہ بھا ؛

۷۷۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی دو چیزوں میں کسی ایک کے اختیار کرنے کے لیے کہا گیا تو آپ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں زیادہ سہولت ہوتی بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ کا پہلو نہ نکلتا ہو، کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا۔ تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور آں حضور نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ اس سے ضرور انتقام لیتے تھے۔

۷۷۳۔ حدثنا سلیمان ابن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ قال ما مسست حریرا ولا دیباجا الین من کف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت ریحاً قط او عرفاً قط اطیب من ریح او عرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؛

۷۷۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم و نازک کوئی حریر و دیباج میرے ہاتھوں نے کبھی نہیں چھوا اور نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو یا آپ کے پسینے سے زیادہ بہتر اور پاکیزہ کوئی خوشبو یا عطر سونگھا۔

۷۷۴۔ حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن شعبۃ عن قتادۃ عن عبد اللہ بن ابی عتبۃ عن

۷۷۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے ان سے قتادہ نے، ان سے عبد اللہ بن ابی عتبہ

ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاءً من العذراء فی خدرھا۔

نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

۷۷۵۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا یحیی وابن مھدی قالا حدثنا شعبۃ مثلہ واذا کرہ شیئا عرف فی وجھہ۔

۷۷۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی اور ان سے یحییٰ اور ابن مہدی نے حدیث بیان کی، اور ان سے شعبہ نے اسی طرح حدیث بیان کی (اس اضافہ کے ساتھ کہ) جب کوئی خاص بات پیش آتی تو آں حضورؐ کے چہرے پر اس کا اثر ظاہر ہو جاتا۔

۷۷۶۔ حدثنی علی بن الجعد اخبرنا شعبۃ عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتھاہ اکلہ والا ترکہ۔

۷۷۶۔ مجھ سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپؐ کو مرغوب ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

۷۷۷۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا بکر بن مضر عن جعفر بن ربیعۃ عن الاعرج عن عبد اللہ بن مالک ابن بُحَینَۃَ الاسدی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فرج بین یدیہ حتی نری ابطیہ قال وقال ابن بکیر حدثنا بکر بیاض ابطیہ۔

۷۷۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے اعرج نے، ان سے عبد اللہ بن مالک بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ہم آپؐ کی بغل دیکھ سکتے تھے۔ بیان کیا کہ ابن بکیر نے روایت کی اور ان سے بکر نے حدیث بیان کی کہ "ہم آں حضورؐ کی بغل کی سفیدی دیکھ سکتے تھے"۔

۷۷۸۔ حدثنا عبد الاعلی بن حماد حدثنا یزید بن زریع حدثنا سعید عن قتادۃ ان انسا رضی اللہ عنھم حدثھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ فی شئ من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ کان یرفع یدیہ حتی یُرٰی بیاض ابطیہ۔

۷۷۸۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاء استسقاء کے سوا اور کسی دعا میں (مبالغہ) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، اس دعا میں آپ اتنا ہاتھ اٹھاتے کہ بغل مبارک کی سفیدی دیکھی جا سکتی تھی۔

۷۷۹۔ حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا محمد بن سابق حدثنا مالک بن مغول قال سمعت عون بن ابی جحیفۃ ذکر عن ابیہ قال دُفِعتُ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالابطح

۷۷۹۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عون بن ابی جحیفہ سے سنا، وہ اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ میں بلا قصد وارادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

فی قُبَّۃٍ کَانَ بالھاجرۃ فخَرَجَ بلالٌ فنادی بالصّلاۃ ثُمَّ دَخَلَ فاَخْرَجَ فضل وَضُوْءِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوقع النّاس علیہ یاخذون منہ ثم دخل فاخرج العنزۃ وَخَرَجَ رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کأنی انظر الیٰ وبیص ساقیہ فرکز العنزۃ ثم صلی الظھر رکعتین والعصر رکعتین یمر بین یدیہ الحمار والمرأۃ۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنِیْ الحسن ابن صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سفیان عن الزُّھری عن عروۃ عن عائشۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُ لَاَحْصَاہُ وقال اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُس عن ابن شھاب انَّہٗ قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ انھا قالت۔ الا یُعْجِبُکَ اَبُو فلان جاء فجلس الیٰ جانب حُجْرَتِی یُحَدِّثُ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُسمعنی ذٰلِکَ وکنت اسبح فقام قبل ان اقضی سبحتی ولو ادرکتہ لرددت علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یَسْرُدُ الحدیث کَسَرْدِکُمْ۔

باب ۳۷۷ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَیْنُہٗ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ

رواہ سعید بن مِیْنَاءَ عَنْ جابر عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن سعید المَقْبُرِیِّ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن

خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ابطح میں (مکہ سے باہر) خیمہ کے اندر تشریف رکھتے تھے، بھری دوپہر کا وقت تھا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر نماز کے لیے اذان دی اور اندر آ گئے۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے آں حضور ﷺ کی وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو صحابہ اسے لینے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اندر سے ایک نیزہ نکالا اور حضور اکرم باہر تشریف لائے گویا آپ کی پنڈلیوں کی چمک اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ گاڑ دیا (سترہ کے لیے) اور آں حضور ﷺ نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعت نماز پڑھائی۔ گدھے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گذر رہی تھیں۔

۷۷۹۔ مجھ سے حسن بن صباح بزار نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اتنی متانت اور ترتیل کے ساتھ) باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص (آپ کے الفاظ) شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابو فلاں کے طرز عمل پر تمہیں تعجب نہیں ہوا، وہ آئے اور میرے حجرہ کے ایک طرف بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے احادیث بیان کرنے لگے۔ میں اس وقت نماز پڑھ رہی تھی۔ پھر وہ نماز ختم کرنے سے پہلے ہی اٹھ کر چلے گئے۔ اگر وہ مجھے مل جاتے تو انھیں میں ٹوکتی (کہ آپ جلدی جلدی حدیث بیان کیوں کرتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمھاری طرح یوں جلدی جلدی باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔

۳۷۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن قلب اس وقت بھی بیدار رہتا تھا

اس کی روایت سعید بن میناء نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے کی ہے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۷۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے سعید مقبری نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے اور انھوں نے

انہ سأل عائشۃ رضی اللہ عنہا کیف کانت صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان قالت ما کان یزید فی رمضان ولا غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربع رکعات فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلاثا فقلت یا رسول اللہ تنام قبل ان توتر قال تنام عینی ولا ینام قلبی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ آپ نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ رمضان المبارک یا دوسرے کسی بھی مہینے میں (آخر شب میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے آپ چار رکعت پڑھتے وہ رکعتیں کتنی لمبی ہوتی تھیں، کتنی ان میں دلآویزی ہوتی تھی، اس کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ یہ رکعتیں بھی کتنی لمبی ہوتی تھیں اور کتنی دلآویز، اس کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ تین رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ وتر پڑھے بغیر کیوں سوتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل بیدار رہتا ہے۔

۷۸۱۔ حدثنا اسماعیل قال حدثنی اخی عن سلیمان عن شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر سمعت انس بن مالک یحدثنا عن لیلۃ اسری بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من مسجد الکعبۃ جاء ثلاثۃ نفر قبل ان یوحی الیہ وھو نائم فی مسجد الحرام فقال اولہم ایہم ھو فقال اوسطہم ھو خیرہم وقال آخرہم خذوا خیرہم فکانت تلک فلم یرہم حتی جاءوا لیلۃ اخری فیما یری قلبہ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم نائمۃ عیناہ ولا ینام قلبہ وکذلک الانبیاء تنام اعینہم ولا تنام قلوبہم فتولاہ جبریل ثم عرج بہ الی السماء۔

۷۸۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ مسجد حرام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج سے متعلق ان سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ (معراج سے پہلے) تین فرشتے آئے، یہ آپؐ پر وحی نازل ہونے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ مسجد حرام میں (دو آدمیوں کے درمیان میں) سو رہے تھے۔ ایک فرشتے نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ دوسرے نے کہا کہ وہ درمیان والے ہیں، وہی سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا کہ پھر جو سب سے بہتر ہیں انھیں ساتھ لے چلو۔ اس رات صرف اتنا ہی واقعہ پیش آیا۔ پھر آنحضورؐ نے انھیں نہیں دیکھا۔ لیکن یہی حضرات ایک رات اور آئے۔ اس حالت میں جب صرف آپ کا قلب بیدار تھا۔ حضور اکرم کی آنکھیں جب سوتی تھیں، قلب آپؐ کا اس وقت بھی بیدار رہتا تھا۔ تمام انبیاء کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ جب آنکھیں سوتی ہیں، قلب اس وقت بھی بیدار رہتا ہے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے انتظام و اہتمام کیا اور آپ کو آسمان پر لے گئے۔

باب ۳۷۸۔ علامات النبوۃ فی الاسلام

۳۷۸۔ بعثت کے بعد نبوت کی علامات

۷۸۲۔ حدثنا ابو الولید حدثنا سلم بن زریر سمعت ابا رجاء قال حدثنا

۷۸۲۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے سلم بن زریر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو رجاء سے سنا کہ ہم سے عمران بن حصین رضی اللہ

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ

عنہ نے حدیث بیان کی کہ یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، رات بھر سب لوگ چلتے رہے تھے، پھر جب صبح کا وقت قریب ہوا تو پڑاؤ کیا، اس لیے سب لوگ اتنی گہری نیند سوتے رہے کہ سورج پوری طرح نکل آیا۔ سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ جاگے۔ لیکن آپ حضور اکرمؐ کو، جب آپ سوتے ہوتے، نہیں جگاتے تھے تاآنکہ آں حضورؐ خود ہی بیدار ہو جاتے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی بیدار ہو گئے۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے قریب بیٹھ گئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے۔ اس سے آنحضورؐ بھی جاگ گئے (آں حضورؐ وہاں سے بغیر نماز پڑھے کچھ فاصلے پر تشریف لائے) اور یہاں آپ اترے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک صاحب ہم سے دور کھڑے تھے اور انھوں نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آں حضورؐ جب فارغ ہوئے تو آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا، اے فلاں! ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز تمھیں مانع بنی؟ انھوں نے عرض کیا کہ مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے (اور پانی نہیں ہے) آنحضورؐ نے انھیں حکم دیا کہ پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ پھر انھوں نے بھی (تیمم کے بعد) نماز پڑھی پھر آں حضورؐ نے مجھے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔ ہمیں بڑی شدید پیاس لگی ہوئی تھی اب ہم اسی حالت میں چل رہے تھے کہ ہمیں ایک عورت ملی جو دو مشکوں کے درمیان (سواری پر) اپنے پاؤں لٹکائے ہوئے جا رہی تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تمھارے گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک دن رات کا فاصلہ ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ وہ بولی، رسول اللہ کیا چیز ہوتی ہے؟ آخر ہم آں حضورؐ کی خدمت میں اسے لائے۔ اس نے آپؐ سے وہی باتیں کیں جو ہم سے کر چکی تھی۔ اتنا اور کہا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے دونوں مشکوں کو اتارا گیا اور آپؐ نے ان کے منہ پر دست مبارک کو پھیرا۔ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے اس میں سے خوب سیراب ہو کر پیا اور اپنے تمام مشکیزے اور برتن بھی بھر لیے، صرف ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ اس کے باوجود اس کی مشکیں پانی سے اتنی بھری

أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا.

٧٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ.

٧٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتُمِسَ الْوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

٧٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ

ہوئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا ابھی بہہ پڑیں گی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے) اس کے بعد آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس (کھانے کی چیز باقی رہ گئی) ہے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اس عورت کے سامنے ٹکڑے اور کھجوریں لاکر جمع کر دی گئیں پھر جب وہ اپنے قبیلے میں آئی تو اپنے آدمیوں سے اس نے کہا کہ آج میں سب سے بڑے ساحر سے مل کر آئی ہوں یا پھر، جیسا کہ اس کے ماننے والوں کا خیال ہے۔ وہ واقعی نبی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس قبیلے کو اسی عورت کی وجہ سے ہدایت دی، وہ خود بھی اسلام لائی اور قبیلے والے بھی اسلام لائے۔

۷۸۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن حاضر کیا گیا (پانی کا) حضور اکرمؐ اس وقت مقام زوراء میں تشریف رکھتے تھے۔ حضور اکرمؐ نے اس برتن پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس میں سے پانی، آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابلنے لگا اور اسی پانی سے پوری جماعت نے وضوء کی۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین سو یا تقریباً تین سو۔

۷۸۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور لوگ وضو (کے لیے پانی) کی تلاش کر رہے تھے لیکن پانی کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ پھر آں حضورؐ کی خدمت میں وضو (کا پانی برتن میں) لایا گیا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور لوگوں سے فرمایا کہ اسی پانی سے وضو کریں۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا چنانچہ لوگوں نے وضوء شروع کی اور ہر شخص نے وضو کر لی۔

۷۸۵۔ ہم سے عبد الرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے حزم نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے حسن سے سنا، کہا کہ ہم سے انس بن

مالكٍ رضي الله عنه قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في بعض مخارجه ومعه ناس من أصحابه فانطلقوا يسيرون فحضرت الصلاة فلم يجدوا ماءً يتوضؤون فانطلق رجل من القوم فجاء بقدح من ماء يسير فأخذه النبي صلى الله عليه وسلم فتوضأ ثم مد أصابعه الأربع على القدح ثم قال قوموا فتوضؤوا فتوضأ القوم حتى بلغوا فيما يريدون من الوضوء وكانوا سبعين أو نحوه۔

۷۸۶۔ حدثنا عبد الله بن منير سمع يزيد أخبرنا حميد عن أنس رضي الله عنه قال حضرت الصلاة فقام من كان قريب الدار من المسجد يتوضأ وبقي قوم فأتي النبي صلى الله عليه وسلم بمخضب من حجارة فيه ماء فوضع كفه فصغر المخضب أن يبسط فيه كفه فضم أصابعه فوضعها في المخضب فتوضأ القوم كلهم جميعا قلت كم كانوا قال ثمانون رجلا۔

۷۸۷۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عبد العزيز بن مسلم حدثنا حصين عن سالم بن أبي الجعد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال عطش الناس يوم الحديبية والنبي صلى الله عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضأ فجهش الناس نحوه فقال ما لكم قالوا ليس عندنا ماء نتوضأ ولا نشرب إلا ما بين يديك فوضع يده في الركوة فجعل الماء يثور بين

مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ صحابہ کی بھی ایک جماعت تھی۔ لوگ چلتے رہے جب نماز کا وقت ہوا تو وضو کے لیے کہیں پانی نہیں ملا۔ آخر جماعت میں سے ایک صاحب اٹھے اور ایک بڑے پیالے میں تھوڑا سا پانی لے کر حاضر خدمت ہوئے آں حضور نے اسے لیا اور اس کے پانی سے وضو کی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالے پر پھیلا دیا اور فرمایا کہ آؤ آؤ وضو کرو۔ پوری جماعت نے وضوء کی اور تمام آداب و سنن کے ساتھ پوری طرح کی ستر یا اسی کے لگ بھگ افراد تھے۔

۷۸۶۔ ہم سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے یزید سے سنا، انھیں حمید نے خبر دی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نماز کا وقت ہو چکا تھا مسجد نبوی سے جن کے گھر قریب تھے انھوں نے تو وضو کر لیا لیکن بہت سے لوگ باقی رہ گئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کی بنی ہوئی ایک لگن لائی گئی، اس میں پانی تھا۔ حضور اکرم نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا، لیکن اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپ اس کے اندر اپنا ہاتھ پھیلا کر نہیں رکھ سکتے تھے، چنانچہ آپ نے انگلیاں ملالیں اور لگن کے اندر ہاتھ کو ڈال دیا۔ پھر (اسی پانی سے) جتنے لوگ باقی رہ گئے تھے سب نے وضوء کی۔ میں نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا تھی؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اسی آدمی تھے۔

۷۸۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل رکھا ہوا تھا، آپ نے اس سے وضوء کی، اتنے میں لوگ آنحضور کے پاس آ گئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس پانی کے سوا جو آپ کے سامنے ہے، نہ تو ہمارے پاس وضوء کے لیے کوئی دوسرا پانی ہے اور نہ پینے کے لیے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھ دیا۔ اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے چشمے کی طرح ابلنے لگا۔

أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً ؛

اور ہم سب نے اس پانی کو پیا بھی اور اس سے وضو بھی کی۔ میں نے پوچھا، آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، ویسے ہماری تعداد اس وقت پندرہ سو تھی۔

۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَوِيَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا ؛

۷۸۸۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ہم چودہ سو کی تعداد میں تھے۔ حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے ہم نے اس سے اتنا پانی کھینچا کہ ایک قطرہ بھی اس میں باقی نہیں رہا۔ (جب حضور اکرمؐ کو صورتِ حال کی اطلاع ہوئی تو آپ تشریف لائے) اور کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی طلب فرمایا، پانی سے غرغرہ کیا اور کلی کا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ ابھی تھوڑی دیر بھی نہیں ہوئی تھی کہ کنواں پھر پانی سے بھر گیا تھا، ہم بھی اس سے خوب سیراب ہوئے اور ہماری سواریاں بھی۔

۷۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

۷۸۹۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے حضور اکرمؐ کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف محسوس ہوا۔ میرا خیال ہے کہ آپ فاقے سے ہیں، کیا تمھارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ چنانچہ انھوں نے جَو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور اس کے ایک حصے سے روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں اسے چھپا دیا اور اس کا دوسرا حصہ میرے اوپر رکھ دیا، اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھے بھیجا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں گیا تو آں حضورؐ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ آپؐ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپؐ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے دریافت فرمایا، کیا ابوطلحہ نے تمھیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں، آپ نے دریافت فرمایا کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ جو صحابہ آپؐ کے ساتھ اس وقت بیٹھے ہوئے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَہٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَۃَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُھُمْ فَقَالَتْ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَۃَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلُمِّیْ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا عِنْدَکِ فَاَتَتْ بِذٰلِکَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ عُکَّۃً فَاَدَمَتْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَکَلَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا ؁

۷۹۰ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللّٰہ قال کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَھَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اُطْلُبُوْا فَضْلَۃً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِیْہِ مَاءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّھُوْرِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَۃُ مِنَ اللّٰہِ فَلَقَدْ رَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ

تھے، ان سب حضرات سے آپؐ نے فرمایا کہ چلو۔ آں حضورؐ تشریف لانے لگے اور میں آپؐ کے آگے آگے چل رہا تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ کر میں نے انھیں اطلاع دی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ام سلیم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے ہیں، ہمارے پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جا سکے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں (یعنی آپ سے صورت حال کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے)، پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ استقبال کے لیے آئے اور حضور اکرمؐ سے ملاقات ہوئی۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ بھی چل رہے تھے (گھر پہنچ کر) حضور اکرمؐ نے فرمایا، ام سلیم! تمھارے پاس جو کچھ ہے یہاں لاؤ۔ ام سلیم نے وہی روٹی لا کر آپؐ کے سامنے رکھ دی۔ پھر آں حضورؐ کے حکم سے روٹیوں کا چورا کر دیا گیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس پر گھی ڈال دیا جو گویا اس کا سالن تھا۔ آں حضورؐ نے اس کے بعد اس پر دعا کی، جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو (اندر آ کر کھانے کے لیے) بلا لو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا، ان سب حضرات نے (وہی گھی میں چپڑی ہوئی روٹی) پیٹ بھر کر کھائی اور جب یہ حضرات باہر آ گئے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلا لو، انھوں نے بلا لیا، اور اس جماعت نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔ جب باہر گئے تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر دس ہی آدمیوں کو اندر بلا لو۔ اس طرح سب حضرات نے پیٹ بھر کر کھایا جن کی تعداد ستّر یا اسّی تھی۔

۷۹۰ - مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیات و معجزات کو ہم باعثِ برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ اسے باعثِ خوف جانتے ہو۔ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور پانی تقریباً ختم ہو گیا، آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی پانی بچ گیا ہو اسے تلاش کرو۔ چنانچہ صحابہؓ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے۔ آں حضورؐ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور فرمایا کہ بابرکت پانی کی طرف آؤ

بَيْنَ اصابع رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ ؛

اور برکت تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی ابل رہا تھا اور ہم بعض تو اس کھانے کو تسبیح کرتا ہوا بھی سنتے تھے جو (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) کھایا جاتا تھا۔

۷۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زكريا قَالَ حَدَّثَنِيْ عامر قال حَدَّثَنِيْ جابر رضی الله عنه ان اباهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دين فاتيت النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وليس عندی اِلَّا مَا يخرج نخلهُ وَلَا يَبْلغ ما يخرج سنين ما عَلَيْهِ فانطلق معی لكی لا يُفحِشَ عَلَيَّ الغرماء فمشی حول بيدر من بيادر التمر فدعا ثم آخر ثم جلس عَلَيْهِ فَقَالَ انزعوه فاوفاهم الَّذِيْ لَهُمْ وبقی مثل ما اَعْطَاهم ؛

۷۹۱ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عامر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ، جنگ احد میں) شریک ہو گئے تھے (اور مقروض تھے۔ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے والد اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے ہیں، ادھر میرے پاس سوا اس پیداوار کے جو نخلستان سے ہوتی ہے اور کچھ نہیں اور اس کی پیداوار سے تو دو سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو سکتا اس لیے آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیے تاکہ قرض خواہ میرے ساتھ سخت معاملہ نہ کریں (یعنی ان سے کوئی معاملہ طے کرا دیجئے لیکن وہ نہیں مانتے) تو آپ کھجور کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے پہلے ان میں سے ایک کے چاروں طرف چلے اور دعا کی، اسی طرح دوسرے ڈھیر کے بھی۔ پھر آپ وہاں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کھجوریں نکال کر انھیں دو۔ چنانچہ آپ نے سارا قرض ادا کر دیا اور جتنی قرض میں دی تھی اتنی ہی بچ بھی گئی۔

۷۹۲ - حَدَّثَنَا مُوْسى بن اسماعيل حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ ابيه حَدَّثَنَا ابو عثمان انه حدثه عبد الرحمٰن بن ابی بكر رضی اللهُ عنهما ان اصحاب الصُّفَّةِ كَانُوْا اناسا فقراء وان النبی صلی اللهُ عليه وسلم قَالَ مرة - مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ اَوْ كَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَا بكر جاء بثلاثة وانطلق النبی صلی الله عليه وسلم بعشرة وابوبكر وثلاثة قَالَ فَهُوَ

۷۹۲ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اصحاب صفہ محتاج و غریب تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو (اور اس کے گھر کھانے والے بھی دو ہوں) تو وہ ایک تیسرے کو بھی اپنے ساتھ لیتا جائے اور جس کے گھر چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ ایک پانچواں بھی اپنے ساتھ لیتا جائے یا چھٹے کو بھی اصحاب صفہ میں سے، او کما قال۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ تین اصحاب صفہ کو اپنے ساتھ لائے تھے اور آنحضور اپنے ساتھ دس اصحاب کو لے گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تین آدمی تھے، میں، میرے والد اور میری والدہ۔ مجھے یاد نہیں کہ انھوں نے اپنی بیوی کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں

أنَا وأبي وأمي ولا أدري هل قال امرأتي
وخادمي بَيْنَ بيننا وبين بيت أبي بكر
وإن أبا بكر تعشى عند النبي صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لبث حتى صلى العشاء
ثُمَّ رجع فلبث حتى تعشى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فجاء بعد
ما مضى من الليل ما شاء الله قالت
له امرأته ما حبسك عَنْ أضيافك
أَوْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوْ عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ
أَبَوْا حتى تجيء قد عَرَضُوا عليهم
فغلبوهم فَذَهَبْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ
فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا وَقَالَ
لا أطعمه أبدا قال - وايم الله مَا كُنَّا
نأخذ مِنَ اللقمة إِلَّا رَبَا مِن
أسفلها أكثر منها حتى شبعوا وصارت
أكثر مما كانت قبل فنظر أبو بكر فإذا
شَيْءٌ أو أكثر قَالَ لامرأته يا أخت
بَنِي فِرَاسٍ قالت لا وَ قُرَّةِ عَيْنِي
لهي الآن أكثر مما قبل بثلاث
مرات فأكل منها أبو بكر وَقَالَ إنما
كان الشيطان يعني يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ منها لقمة
ثُمَّ حملها إلى النبي صلى الله عليه وسلم
فأصبحت عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ
عَهْدٌ فمضى الأجل فتفرقنا اثنا عشر رجلا
مع كل رجل منهم أناس الله أعلم كم
مع كل رجل غَيْرَ أَنَّهُ بعث معهم
قال أكلوا منها أجمعون - أو
كما قال -

۷۹۳ - حَدَّثَنَا مسدد حدثنا حماد عن عبد العزيز

اور ان کے خادم جوان کے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر مشترک طور پر کام کیا کرتا تھا۔ لیکن خود ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر وہاں کچھ دیر تک ٹھہرے رہے اور عشاء کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے (مہمانوں کو پہلے ہی بھیج چکے تھے) اس کے لیے انھیں اتنی دیر ٹھہرنا پڑا کہ آں حضور نے کھانا تناول فرما لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور تھا جب رات کا اتنا حصہ گذر گیا تو آپ گھر واپس آئے۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا، کیا بات ہوئی، آپ کو اپنے مہمان یاد نہیں رہے یا ان کی ضیافت یاد نہیں رہی۔ انھوں نے آپ کو بتایا کہ مہمانوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا۔ ان کے سامنے ماحضر پیش کیا گیا تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ تو میں جلدی سے چھپ گیا (ابوبکر رضی اللہ عنہ غصہ ہو گئے تھے)۔ آپ نے ڈانٹا، اے بدبخت! اور بہت برا بھلا کہا۔ پھر فرمایا (مہمانوں سے) آپ حضرات تناول فرمائیں، میں تو اسے قطعاً نہیں کھاؤں گا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے، پھر ہم جو لقمہ بھی (اس کھانے میں سے) اٹھاتے تھے تو جیسے نیچے سے کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا (اتنی اس میں برکت ہوئی) سب حضرات نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا پہلے سے زیادہ بچ رہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو کھانا جوں کا توں تھا یا پہلے سے بھی زیادہ۔ اس پر انھوں نے اپنی بیوی سے کہا، اے اخت بنی فراس! (دیکھو تو سہی یہ کیا معاملہ ہوا) انھوں نے کہا، کچھ بھی نہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ کھانا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی تناول فرمایا اور فرمایا کہ یہ تو شیطان کا کرشمہ تھا، آپ کا اشارہ اپنی قسم کی طرف تھا۔ ایک لقمہ کھا کر اسے آپ حضور اکرمؐ کی خدمت میں لے گئے۔ وہاں صبح ہو گئی۔ اتفاق سے ایک قوم جس کا ہم (مسلمانوں) سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی (اس لیے اس سلسلے میں گفتگو کرنے وہ آئے ہوئے تھے) ہم نے بارہ آدمیوں کو نمائندہ کے طور پر منتخب کر لیا۔ ہر شخص کے ساتھ ایک جماعت تھی۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی تعداد کیا تھی، البتہ وہ کھانا ان کی تحویل میں دے دیا گیا اور سب نے اسی کھانے کو شکم سیر ہو کر کھایا۔ او کما قال۔

۷۹۳ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی

عن انس وعن یونس عن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ قال اصاب اهل المدینۃ قحط علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینا هو یخطب یوم جمعۃ اذ قام رجل فقال یا رسول اللہ هلکت الکُرَاعُ هلکت الشَّاءُ فادع اللہ یسقینا فمد یدیہ وَدَعَا قال انس وان السَّماء لَمِثْلُ الزُّجَاجَۃِ فهاجت ریح انشأت سَحَابًا ثُمّ اجتمع ثم اُرسلت السماء عَزَالِیَهَا فخرجنا نخوض الماء حتی اتینا منازلنا فلم نزل نمطر الی الجمعۃ الاخری فقام الیہ ذلک الرجل او غیرہ فقال یا رسول اللہ تهدمت البیوت فادع اللہ یحبسہ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فنظرت الی السحاب تَصَدَّعَ حول المدینۃ کانہ اکلیل۔

ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے۔ اور یونس سے روایت ہے، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک سال قحط پڑا، آپ جمعہ کی نماز کے لیے خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب نے اٹھ کر کہا، یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں ہلاک ہو گئیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کر دے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح (صاف وشفاف) تھا۔ اتنے میں ایک ہوا اٹھی۔ بادل کا ایک ٹکڑا دکھائی دیا اور پھر بہت سے ٹکڑے جمع ہو گئے اور بارش شروع ہو گئی۔ ہم جب نکلے تو گھر پہنچتے پہنچتے پانی میں ڈوب چکے تھے۔ بارش یوں ہی دوسرے جمعہ تک برابر ہوتی رہی دوسرے جمعہ کو وہی صاحب یا کوئی اور، پھر کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! مکانات گر گئے، دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ بارش روک دے۔ آں حضور اس پر مسکرائے اور فرمایا، ہمارے چاروں طرف بارش برسائیے (جہاں اس کی ضرورت ہے) ہم پر (مدینہ میں) بارش نہ برسائیے۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو بادل کے ٹکڑے چاروں طرف پھیل گئے تھے اور مدینہ تاج کی طرح نکل آیا تھا۔

۳۴۹۷۔ حَدَّثَنَا محمد بن المثنی حدثنا یحیی بن کثیر ابو غسان حدثنا ابو حفص واسمہ عمر بن العلاء اخو ابی عمرو بن العلاء قال سمعت نافعاً عن ابن عمر رضی اللہ عنهما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَخْطُبُ الی جذع فلما اتخذ المنبر تحول الیہ فَحَنَّ الجِذْعُ فَاَتَاہُ فَمَسَحَ یدہ عَلَیْہِ۔ وقال عبد الحمید اخبرنا عثمان بن عمر اخبرنا معاذ بن العلاء عن نافع بهذا ورواہ ابو عاصم عن ابن ابی رَوَّادٍ عن نافع عن ابن

۳۴۹۷۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحفص نے، جن کا نام عمر بن علاء ہے، ابو عمرو بن علاء کے بھائی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بن گیا تو آپ (خطبہ دینے کے لیے) اس پر تشریف لے گئے۔ اس پر اس تنے سے رونے کی آواز سنائی دی تو آنحضور اس کے قریب تشریف لائے اور اپنا ہاتھ اس پر پھیرا۔ اور عبدالحمید نے کہا کہ ہمیں عثمان بن عمر نے خبر دی، انھیں معاذ بن علاء نے خبر دی اور انھیں نافع نے، اسی حدیث کی۔ اور اس کی روایت ابوعاصم نے کی، ان سے ابو رواد نے، ان سے نافع نے اور ان سے

عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عبد الواحد بن ایمن قال سمعت ابی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَقُوْمُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلٰی شَجَرَۃٍ اَوْ نَخْلَۃٍ فقالت امرأۃ من الانصار او رجل یا رسول اللہ الا نجعل لک منبرًا قال ان شئتم فَجَعَلُوْا لہ منبرًا فلما کان یوم الجمعۃ دُفِعَ الی المنبر فَصَاحَتِ النَّخْلَۃُ صِیَاحَ الصَّبِیِّ ثُمَّ نَزَلَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضمھا الیہ تَئِنُّ انین الصبی الَّذِیْ یُسَکَّنُ قَالَ کَانَتْ تبکی علی ما کانت تسمع من الذکر عندھا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۷۹۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے لیے ایک درخت (کے تنے) کے پاس کھڑے ہوتے تھے یا (بیان کیا کہ) کھجور کے درخت کے۔ پھر ایک انصاری خاتون نے یا کسی صحابی نے کہا، یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے منبر تیار کردیں۔ حضور اکرم نے فرمایا، اگر تمھارا جی چاہے۔ چنانچہ انھوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ اس منبر پہ تشریف لے گئے۔ اس پر اس کھجور کے تنے سے بچوں کی طرح رونے کی آواز آنے لگی۔ آں حضور منبر سے اترے اور اسے لپٹے سے لگالیا۔ جس طرح بچوں کو چپ کرنے کے لیے لوریاں دیتے ہیں۔ آں حضور نے بھی اسے اسی طرح چپ کیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ یہ تنا اس لیے رو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ذکر کو سنتا تھا جو اس کے قریب ہوا کرتا تھا۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا اسماعیل قال حَدَّثَنِیْ اخی عن سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید قال اخبرنی حفص بن عبید اللہ بن انس ابن مالک انہ سمع جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول کان المسجد مسقوفًا علی جذوع من نخل فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب یقوم الی جذع منھا فلما صنع لہ المنبر وکان علیہ فسمعنا لذلک الجذع صوتًا کصوت العشار حتی جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ علیھا فسکنت۔

۷۹۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انھیں حفص بن عبداللہ بن انس بن مالک نے خبر دی اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے تنوں پر بنائی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ کے لیے تشریف لاتے تو آپ ان ہی ستونوں میں سے ایک تنے کے قریب کھڑے ہوتے لیکن جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا تو آپ اس پر تشریف لائے۔ پھر ہم نے اس تنے سے اس طرح رونے کی آواز سنی جیسی بچہ جننے کے قریب اونٹنی کی آواز ہوتی ہے۔ آخر جب آں حضور نے اس کے قریب آکر اس پر ہاتھ رکھا تو وہ چپ ہوا۔

۷۹۷۔ حَدَّثَنَا محمد بن بشار حدثنا ابن ابی عدی عن شعبۃ حدثنی بشر بن خالد حَدَّثَنَا محمد عن شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ سمعت اباوائل

۷۹۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے۔ مجھ سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے

حدث عن حذیفة ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال ایکم یحفظ قول رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الفتنة فقال حذیفة انا احفظ کما قال قال هات انك لجرئ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فتنة الرجل فی اهله وماله وجاره تکفرها الصلوٰة والصدقة والامر بالمعروف والنهی عن المنکر قال لیست هذه ولکن التی تموج کموج البحر قال یا امیر المؤمنین لا باس علیك منها ان بینك وبینها بابا مغلقا قال یفتح الباب او یکسر قال لا بل یکسر قال ذاك احری ان لا یغلق قلنا علم الباب قال نعم کما ان دون غد اللیلة انی حدثته حدیثا لیس بالاغالیط فهبنا ان نسأله وامرنا مسروقا فسأله فقال من الباب قال عمر؟

سلیمان نے، انھوں نے ابو وائل سے سنا، وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا فتنہ کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسے یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے زیادہ یاد ہے۔ جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر بیان کرو، تم جری بھی تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کی ایک آزمائش (فتنہ) تو اس کے گھر، مال اور پڑوس میں ہوتی ہے جس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میں نہیں پوچھتا، بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی طرح (ٹھاٹھیں) مارتا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ اس فتنے کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، وہ دروازہ کھولا جائے گا (فتنوں کے داخل ہونے کے لیے) یا توڑ دیا جائے گا؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر تو بند نہ ہو سکے گا۔ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اسی طرح جانتے تھے جیسے دن کے بعد رات کے آنے کو ہر شخص جانتا ہے۔ میں نے ایسی حدیث بیان کی جو غلط نہیں تھی۔ ہمیں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (دروازہ کے متعلق) پوچھتے ہوئے ڈر معلوم ہوا، اس لیے ہم نے مسروق سے کہا۔ انھوں نے جب پوچھا کہ وہ دروازہ کون صاحب ہیں؟ تو آپ نے بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ۔

۷۹۸- حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر وحتی تقاتلوا الترك صغار الاعین حمر الوجوه ذلف الانوف کان

۷۹۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک نہیں برپا ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہ کر لو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کر لو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھال

وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَ
تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ هُمْ
كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ
وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ وَلَيَاْتِيَنَّ
عَلٰى اَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَاَنْ يَرَانِيْ اَحَبُّ
اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ
وَمَالِهٖ ۔

اور تم سب سے زیادہ مناسب شخص اسے پاؤ گے جو اس معاملہ (خلافت
کی ذمہ داری اٹھانے سے سب سے زیادہ دور بھاگتا ہو الآیہ کہ اسے
اٹھانا ہی پڑ جائے (تو اخلاص کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہونے
کی ہر طرح کوشش کرتا ہے) لوگوں کی مثال کان کی سی ہے۔ جو
افراد جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں۔
اور تم پر ایک ایسا دور بھی آنے والا ہے (حضور اکرمؐ کی وفات کے
بعد) کہ مجھے دیکھنے کی تمنا اسے اپنے اہل و مال سے بھی
بڑھ کر ہوگی۔

۷۹۹ ۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عبد الرزاق
عن معمر عن ابي هريرة رضي الله عنه
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم
السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكَرْمَانَ
مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ
صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ
نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ ۔ تابعه غيره عن
عبد الرزاق ۔

۷۹۹ ۔ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے
حدیث بیان کی، ان سے معمر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم
نہ ہوگی۔ جب تک تم عجم کے ممالک خوز و کرمان سے جنگ نہ کرو گے
چہرے ان کے سرخ ہوں گے، ناک چپٹی ہوگی، آنکھیں چھوٹی
ہوں گی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے پٹی ہوئی ڈھال ہوتی ہے
اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ عبدالرزاق کے واسطہ سے
اس حدیث کی متابعت یحییٰ کے علاوہ دوسروں نے بھی کی ہے۔

۸۰۰ ۔ حَدَّثَنَا علي بن عبد الله حدثنا سفيان
قال قال اسماعيل اخبرني قيس قال
اتينا ابا هريرة رضي الله عنه فقال
صحبت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث سنين لم اكن
في سني احرص على ان اعي الحديث
منه فيهن سمعته يقول وقال
هكذا بيده بين يدي الساعة
تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَ
هُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وقال سفيان مرة
وهم اَهْلُ الْبَارِزِ ۔

۸۰۰ ۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان
نے حدیث بیان کی، کہا کہ اسماعیل نے بیان کیا، انھیں قیس نے خبر
دی، انھوں نے بیان کیا کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
صحبت میں تین سال رہا ہوں، اپنی پوری عمر میں مجھے حدیث یاد کرنے
کا اتنا شوق کبھی نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں میں تھا۔ میں نے آں
حضورؐ کو یہ فرماتے سنا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کرکے
فرمایا کہ قیامت کے قریب تم لوگ (مسلمان) ایک ایسی قوم سے جنگ کرو
گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، مراد یہی اہل عجم ہیں۔ سفیان نے
ایک مرتبہ روایت یوں بیان کی "وهم اهل البارز" (وهو
هذا البارز کے بجائے)

۸۰۱ ۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا
جرير بن حازم سمعت الحسن يقول حدثنا

۸۰۱ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم
نے حدیث بیان کی، انھوں نے حسن سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ

عمرو بن تغلب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین یدی الساعۃ تقاتلون قوما ینتعلون الشعر وتقاتلون قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ ؛

ہم سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے فرمایا، قیامت کے قریب تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو بالوں کا جوتا پہنتے ہوں گے اور ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے پٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔

۸۰۲۔ حدثنا الحکم بن نافع اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ۔ تقاتلکم الیھود فتسلطون علیھم ثم یقول الحجر یا مسلم ھذا یھودی ورائی فاقتلہ ؛

۸۰۲۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ تم یہودیوں سے ایک جنگ کرو گے اور اس میں ان پر غالب آجاؤ گے۔ اس وقت یہ کیفیت ہو گی کہ (اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لیے کسی پہاڑ میں بھی چھپ جائے گا تو) پتھر بولے گا کہ اے مسلم! یہ یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے۔ اسے قتل کر دو۔

۸۰۳۔ حدثنا قتیبۃ ابن سعید حدثنا سفیان عن عمرو عن جابر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی الناس زمان تغزون فیقال فیکم من صحب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح علیہ ثم تغزون فیقال لھم ھل فیکم من صحب من صحب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لھم ؛

۸۰۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ غزوہ کے لیے فوج جمع ہوگی۔ پوچھا جائے گا کہ فوج میں کوئی صحابی بھی ہیں، جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں، تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی، پھر ایک غزوہ ہوگا، پوچھا جائے گا۔ کیا فوج میں کوئی تابعی ہیں، جنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔

۸۰۴۔ حدثنی محمد بن الحکم اخبرنا النضر اخبرنا سعد الطائی اخبرنا محل ابن خلیفۃ عن عدی بن حاتم قال بینا انا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتاہ رجل فشکا الیہ الفاقۃ ثم اتاہ

۸۰۴۔ مجھ سے محمد بن حکیم نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی، انھیں سعید طائی نے خبر دی، انھیں محل بن خلیفہ نے خبر دی۔ ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے اور آں حضورؐ سے فقر و فاقہ کی شکایت کی، پھر دوسرے صاحب آئے اور راستوں

اخر فشكا قطع السبيل فقال يا عدي
هل رأيت الحيرة قلت لم أرها وقد
أنبئت عنها قال فإن طالت بك
حياة لترين الظعينة ترتحل من
الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا
تخاف أحدا إلا الله قلت فيما
بيني وبين نفسي فأين دعار
طيئ الذين قد سعروا البلاد و
لئن طالت بك حياة لتفتحن كنوز
كسرى قلت كسرى بن هرمز قال
كسرى بن هرمز ولئن طالت بك
حياة لترين الرجل يخرج ملء
كفه من ذهب أو فضة يطلب من
يقبله منه فلا يجد أحدا يقبله منه
وليلقين الله أحدكم يوم يلقاه و
ليس بينه وبينه ترجمان يترجم
له فليقولن ألم أبعث إليك رسولا
فيبلغك فيقول بلى فيقول ألم
أعطك مالا وأفضل عليك فيقول
بلى فينظر عن يمينه فلا يرى إلا
جهنم وينظر عن يساره فلا يرى
إلا جهنم قال عدي سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا
النار ولو بشقة تمرة فمن لم
يجد شقة تمرة فبكلمة طيبة
قال عدي فرأيت الظعينة ترتحل
من الحيرة حتى تطوف بالكعبة
لا تخاف إلا الله وكنت فيمن افتتح
كنوز كسرى بن هرمز ولئن

کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی، اس پر آنحضور ؐ نے فرمایا۔ عدی! تم
نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے نہیں دیکھا ہے
البتہ اس کے متعلق مجھے معلومات ضرور ہیں۔ آں حضور ؐ نے فرمایا اگر تم
کچھ دنوں اور زندہ رہ سکے تو دیکھو گے کہ ہودج میں ایک عورت
حیرہ سے سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ
کے سوا اسے کسی کا بھی خوف نہیں ہو گا (کیونکہ راستے محفوظ ہوں گے)
میں نے (حیرت سے) اپنے دل میں کہا، پھر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں
کا کیا ہو گا جنھوں نے ہر جگہ شر و فساد مچا رکھا ہے!۔ (آں حضور ؐ
نے مزید ارشاد فرمایا) اگر تم کچھ دنوں زندہ رہ سکے تو کسریٰ کے خزانوں
کو کھولو گے۔ میں (حیرت میں) بول اٹھا، کسریٰ بن ہرمز (ایران کا بادشاہ)
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز!۔ اور اگر تم کچھ
دنوں زندہ رہے تو دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا یا چاندی
بھر کر نکلے گا، اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہو گی جو اسے قبول کرلے،
لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کرلے۔ اللہ تعالیٰ
سے ملاقات کا جو دن مقرر ہے (قیامت کا) اس دن انسان اللہ سے
اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہو گا۔
اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے، کیا میں نے تمھارے پاس
رسول نہیں بھیجے تھے جس نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض
کرے گا، آپ نے بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے، کیا میں
نے تمھیں مال نہیں دیا تھا؟ کیا میں نے اس کے ذریعہ تمھیں فضیلت نہیں
دی تھی؟ وہ عرض کرے گا آپ نے دیا تھا۔ پھر وہ اپنی داہنی طرف
دیکھے گا اور سوا جہنم کے اسے اور کچھ نظر نہ آئے گا۔ پھر بائیں طرف دیکھے
گا اور ادھر بھی جہنم کے سوا اور کچھ نہیں نظر آئے گا۔ عدی رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ
فرما رہے تھے کہ جہنم سے ڈرو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ
ہو (اسے صدقہ میں دے کر) اگر کسی کو کھجور کی گٹھلی میسر نہ آسکے تو
(کسی سے) ایک اچھا کلمہ ہی کہہ دے۔ عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی عورت کو تو خود دیکھ لیا کہ حیرہ سے
سفر کے لیے نکلی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا اس نے طواف کیا اور اسے

طالت بكم حياة لترونّ
ما قال النبي ابو القاسم صلى
الله عليه وسلم يخرج ملء كفه۔
حدثني عبد الله حدثنا ابو عاصم
اخبرنا سعدان بن بشر حدثنا
ابو مجاهد حدثنا محل بن
خليفة سمعت عديا كنت
عند النبي صلى الله عليه
وسلم۔

۸۰۵۔ حدثني سعيد بن شرحبيل حدثنا
ليث عن يزيد بن ابي الخير عن
عقبة بن عامر ان النبي صلى الله
عليه وسلم خرج يوما فصلى على اهل احد
صلاته على الميت ثم انصرف إلى المنبر
فقال إني فرطكم وانا شهيد عليكم
إني والله لأنظر إلى حوضي الآن
وإني قد اعطيت خزائن مفاتيح
الأرض وإني والله ما أخاف بعدي أن
تشركوا ولكن أخاف أن تنافسوا فيها۔

۸۰۶۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا ابن عيينة
عن الزهري عن عروة عن اسامة
رضي الله عنه قال اشرف النبي صلى الله
عليه وسلم على أطم من الآطام فقال هل
ترون ما أرى إني أرى الفتن تقع خلال
بيوتكم مواقع القطر۔

۸۰۷۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب
عن الزهري قال حدثني عروة بن
الزبير ان زينب ابنة ابي سلمة حدثته
ان ام حبيبة بنت ابي سفيان حدثتها عن

اللہ کے سوا اور کسی (ڈاکو وغیرہ کا راستے میں) خوف نہیں تھا، اور مجاہدین
کی اس جماعت میں تو میں خود شریک تھا جس نے کسریٰ بن ہرمز کے
خزانے فتح کئے تھے۔ اور اگر تم لوگ کچھ دنوں اور زندہ رہے تو وہ بھی
دیکھ لوگے جو حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں (سونا
چاندی) بھر کر نکلے گا اور اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ مجھ سے عبداللہ
نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، انھیں سعدان
بن بشر نے خبر دی، ان سے ابومجاہد نے حدیث بیان کی، ان سے محل
بن خلیفہ نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عدی رضی اللہ عنہ سے سنا
کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔

۸۰۵۔ مجھ سے سعید بن شرحبیل نے حدیث بیان کی، ان سے
لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی الخیر نے، ان سے
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر
تشریف لائے اور شہداء احد کے لیے اس طرح دعائیں کیں جیسے
میت کے لیے کی جاتی ہیں، پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور
فرمایا، میں (حوض پر) تم سے پہلے پہنچوں گا۔ میں تم پر گواہ ہوں اور میں
بخدا، اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، مجھے روئے زمین کے
خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اللہ گواہ ہے کہ مجھے تمھارے بارے
میں اس کا خوف نہیں کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ میں تو اس سے
ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لیے تمھارے اندر باہمی منافست پیدا ہو جائے گی۔

۸۰۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مدینہ کے
ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا، جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں کیا تمھیں بھی
نظر آرہا ہے۔ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمھارے گھروں میں
وہ اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کی بوندیں۔

۸۰۷۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر
دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی،
ان سے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، ان سے
ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی اور ان سے

زینب بنت جحش ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فزعا یقول لا الٰہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھذا وحلق باصبعہ وبالتی تلیہا فقالت زینب فقلت یا رسول اللہ اَنہلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث وعن الزھری حدثتنی ھند بنت الحارث ان ام سلمۃ قالت استیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال سبحان اللہ ماذا انزل من الخزائن وماذا انزل من الفتن۔

۸۰۸۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا عبد العزیز بن ابی سلمۃ بن الماجشون عن عبد الرحمٰن ابن ابی صعصعۃ عن ابیہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال لی انی اراک تحب الغنم وتتخذھا فاصلحہا واصلح رعامہا فانی سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یاتی علی الناس زمان تکون الغنم فیہ خیر مال المسلم یتبع بہا شعف الجبال او سعف الجبال فی مواقع القطر یفر بدینہ من الفتن۔

۸۰۹۔ حدثنا عبد العزیز الاویسی حدثنا ابراہیم عن صالح بن کیسان عن ابن شہاب عن ابن المسیب وابی

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے تو آپ بہت پریشان نظر آرہے تھے اور یہ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، عرب کے لیے تباہی اس شر سے آئے گی جس کے واقع ہونے کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ آج یاجوج ماجوج کے سد میں اتنا شگاف پیدا ہوگیا ہے اور آپ نے انگلیوں سے حلقہ بناکر اس کی وضاحت کی۔ ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں صالح افراد ہوں گے، پھر بھی ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے؟ آں حضور نے فرمایا کہ ہاں جب خباثتیں بڑھ جائیں گی (تو ایسا بھی ہوگا) اور زہری سے روایت ہے، ان سے ہند بنت الحارث نے حدیث بیان کی کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! کیسے کیسے خزانے اور کیسے کیسے فتنے نازل ہوتے ہیں۔

۸۰۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ بن ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے کہ ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ تمہیں بکریوں سے بہت لگاؤ ہے اور تم انہیں پالتے ہو۔ تو تم ان کی نگہداشت کیا کرو اور ان کی ناک سے نکلنے والی آلائش کی صفائی کا بھی خیال رکھا کرو (جو عموماً بیماری کی وجہ سے نکلتی ہے) کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مسلمان کا سب سے عمدہ مال اس کی بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ جائے گا۔ یا (آپ نے فرمایا) سعف الجبال۔ بارش کے پانی گرنے کی جگہوں میں (یعنی وادیوں اور پہاڑ کے دامن میں جہاں گھاس اور چرائی کی افراط ہوتی ہے) اس طرح وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے راہ فرار اختیار کرے گا۔

۸۰۹۔ ہم سے عبدالعزیز اویسی نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے

سلمة بن عبدالرحمن ان ابا هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سَتَكُوْنَ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ وَعَنْ ابن شهاب حدثني ابو بكر بن عبد الرحمن بن الحارث عن عبد الرحمن بن مطيع ابن الاسود عن نوفل بن معاوية مِثْلَ حديث ابي هريرة هٰذا إِلَّا إِنَّ أَبَا بكر يزيد مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ ؎

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتنے کا دور جب آئے گا تو اس میں بیٹھنے والا کھڑے رہنے والے سے بہتر ہو گا، کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس میں جھانکے گا فتنہ بھی اسے اچک ہی لے گا اور اس وقت جسے جہاں بھی جائے پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑ لے (اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے)۔ اور ابن شہاب سے روایت ہے، ان سے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن مطیع بن اسود نے اور ان سے نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کی طرح، البتہ ابوبکر (راوی حدیث) نے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے کہ جس سے چھوٹ جائے گویا اس کے اہل وعیال برباد ہو گئے۔

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا محمد بن كثير اخبرنا سفيان عن الاعمش عن زيد بن وهب عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قَالَ سَتَكُوْنُ أُثْرَةٌ وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ ؎

۸۱۰۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں زید بن وہب نے اور انھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (میرے بعد) تم پر ایک ایسا دور آئے گا جس میں تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور ایسی باتیں سامنے آئیں گی (دین کے معاملات میں) جن میں تم اجنبیت محسوس کرو گے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اس وقت ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے؟ آنحضور نے فرمایا کہ جو حقوق تم پر واجب ہوں انھیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق کی طلب بس اللہ تعالیٰ ہی سے کرنا۔

۸۱۱۔ حَدَّثَنِيْ محمد بن عبد الرحيم حَدَّثَنَا ابو معمر اسماعيل بن ابراهيم حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حدثنا شعبة عن ابي التياح عن ابي زرعة عن أَبِي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قالوا

۸۱۱۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعمر اسمٰعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالتیاح نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس قبیلہ قریش کے بعض افراد (طلب دنیا و سلطنت کے پیچھے) لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ایسے وقت کے لیے آں حضور کا ہمیں کیا حکم ہے؟

فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُم

آں حضورؐ نے فرمایا، کاش لوگ اس سے بس علیحدہ ہی رہتے!

قال محمود حدثنا ابو داؤد اخبرنا شعبان ان ابي التياح سمعت ابا زُرعَةَ

محمود نے بیان کیا کہ ہم سے ابو داؤد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو التیاح نے اور انھوں نے ابو زرعہ سے سنا تھا۔

حَدَّثَنِي احمد بن محمد المكي حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد الأُمَوِيُّ عَنْ جده قال كُنْتُ مَعَ مروان و ابي هريرة فسمعت ابا هريرة يقول سمعت الصادق المصدوق يقول هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فقال مروان غِلْمَةٌ۔ قال ابو هريرة إن شئت أَنْ أُسَمِّيَهِمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ۔

مجھ سے احمد بن محمد مکی نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ میں مروان بن حکم اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، اس وقت میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے الصادق والمصدوق صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ حضور اکرمؐ فرمارہے تھے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے پوچھا نوجوانوں (غلمۃ) کے! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو میں ان کے نام لے دوں! بنی فلاں، بنی فلاں!

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا يحيى بن موسى حَدَّثَنَا الوليد قال حَدَّثَنِي ابن جابر قال حَدَّثَنِي بُسْرُ بن عبيد الله الحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ادريس الخولاني أَنه سمع حذيفة بن اليمان يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت اسأله عن الشر مخافة ان يدركني فقلت يا رسول الله إِنَّا كُنَّا فِي جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر؟ قال نعم قلت وهَلْ بعد ذلك الشر من خير؟ قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ

۸۱۲۔ ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بسر بن عبید اللہ حضرمی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابو ادریس خولانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، آپ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے، لیکن میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی نہ پیدا ہو جائے۔ (اس لیے اس دور کے متعلق آں حضورؐ کے احکام مجھے معلوم ہونے چاہئیں) تو میں نے ایک مرتبہ حضور اکرمؐ سے سوال کیا، یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے زمانے میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمائی۔ اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا کوئی زمانہ آئے گا، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے سوال کیا، اور اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، لیکن اس خیر پر کچھ دھبے ہوں گے۔ میں نے عرض کی۔ وہ دھبے کیسے ہوں گے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ طریقے اختیار کریں گے، تم ان میں (خیر کو) پہچان لوگے۔ اس کے باوجود (ان کی بدعات کی وجہ سے) انھیں ناپسند

أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

کرو گے۔ میں نے سوال کیا، کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ ہاں، جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہو جائیں گے اور جو ان کی پذیرائی کرے گا اسے وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ان کے اوصاف بھی بیان فرما دیجئے۔ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم و مذہب کے ہوں گے، ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کی پھر اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو آپ کا میرے لیے کیا حکم ہے؟ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ میں نے عرض کی۔ اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور ان کا کوئی امام ہوا؟ حضور اکرم ؐ نے پھر فرمایا۔ پھر ان تمام فرقوں سے اپنے کو الگ رکھنا، اگرچہ تمہیں اس کے لیے کسی درخت کی جڑ دانت سے پکڑنی پڑے (خواہ کسی قسم کے بھی مشکل حالات کا سامنا ہو) یہاں تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو۔

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا الحکم بن نافع حَدَّثَنَا شعیب عن الزہری قال اخبرنی ابو سلمۃ ان ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔

۸۱۳۔ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابو سلمہ نے خبر دی، اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک دو جماعتیں (مسلمانوں کی) باہم جنگ نہ کر لیں گی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنِي عبد اللہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ہمام عن ابی ہریرۃ رَضِيَ اللهُ عنہ عن النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فيكون بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رسول اللہ۔

۸۱۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم جنگ نہ کر لیں گی، دونوں میں بڑی زبردست جنگ ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال نہ پیدا ہو لیں گے، ان میں ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی ابو سلمۃ ابن عبد الرحمن

۸۱۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی اور

ان ابا سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ ذُوالخُوَیصِرَۃِ وھو رجل من بنی تمیم فقال یارسول اللہ اعدِلْ فَقَالَ وَیْلَکَ وَمَنْ یَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِن لَمْ اَکُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِیْ فِیْہِ فَاَضْرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّ لَہٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلَاتَہٗ مَعَ صَلَاتِھِمْ وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِہٖ فَمَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ وَھُوَ قِدْحُہٗ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُھُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْہِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَۃِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَۃٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ ابو سعید۔ فاشھد انی سمعت ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشھد ان علیّ بن ابی طالب قاتلھم وانا معہ فامر بذلک الرجل فالتمس

ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور آپ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص، ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، افسوس! اگر میں بھی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون کرے گا، اگر میں انصاف نہ کروں تو میں بھی تباہ و برباد ہو جاؤں، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اس کے بارے میں آپ اجازت دیں، میں اس کی گردن مار دوں، آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کے ایسے ساتھی پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں (بظاہر) کم درجے کی سمجھو گے، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا (یعنی دل مومن نہیں ہوں گے) اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے، اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہ آئے گی، پھر اس کے پٹھے کو اگر دیکھا جائے جو چھڑ میں اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا، اس کے نفی۔ (نفی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نہیں ملے گا، اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا، حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گذر چکا ہے[1]۔ ان کی علامت ایک سیاہ شخص ہوگا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا۔ یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے افضل طبقہ کے خلاف بغاوت کریں گے (اور شر و فساد پھیلائیں گے)۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج) اس وقت میں بھی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی تلاش کیے

[1] یعنی جس طرح ایک تیر کمان سے نکلنے کے بعد شکار کو چھیدتا ہوا گزر جاتا ہے اور جب اسے دیکھا جاتا ہے تو بالکل صاف نظر آتا ہے حالانکہ اس سے شکار زخمی ہو کر خاک و خون میں تڑپ رہا ہے۔ وہ شکار کے جسم کی تمام آلائشوں اور خون سے گزر کر کہیں دور گرا ہے لیکن چونکہ نہایت سرعت کے ساتھ اس نے اپنا فاصلہ طے کیا تھا اس لیے خون وغیرہ کا کوئی اثر اس کے کسی حصہ پر بھی دکھائی نہیں دیتا، اسی طرح وہ لوگ بھی دین سے بہت دور ہوں گے، لیکن بظاہر دین سے انحراف کے اثرات ان میں کہیں نظر نہ آئیں گے۔

فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی نعتہ :

۸۱۶ ـ حَدَّثَنَا محمد بن کثیر اخبرنا سفیان عن الاعمش عن خیثمۃ عن سوید بن غفلۃ قال قال علی رضی اللہ عنہ اذا حدثتکم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلان أخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :

۸۱۷ ـ حَدَّثَنِي محمد بن المثنی حدثنا یحیی عن اسماعیل حدثنا قیس عن خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو متوسد بردۃ لہ فی ظل الکعبۃ قلنا لہ ـ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللہ لَنَا قال كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللہ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ

جانے کا حکم دیا جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کی علامت کے طور پر بیان فرمایا تھا)۔ چنانچہ اس کی تلاش ہوئی اور آخر وہ لایا گیا، میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ یعنی آنحضور کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا۔

۸۱۶ ـ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اعمش نے انھیں خیثمہ نے، ان سے سوید بن غفلہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تم سے میں کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے بیان کروں، تو میرے لیے آسمان پر سے گر جانا اس سے بہتر ہے کہ آنحضور کی طرف کسی جھوٹ کی نسبت کروں۔ البتہ جب ہماری باہمی معاملات کی بات چیت ہو تو جنگ ایک چال ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی، نو عمروں اور بے وقوفوں کی، زبان سے ایسی باتیں کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہوگی۔ لیکن اسلام سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، تم انھیں جہاں بھی پاؤ، قتل کردو، کیونکہ ان کا قتل، قاتل کے لیے قیامت کے دن باعث اجر ہوگا۔

۸۱۷ ـ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، ان سے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، آپ اس وقت اپنی ایک چادر اوڑھے کعبہ کے سائے میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آنحضور ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب کرتے، ہمارے لیے اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ (ایمان لانے کی سزا میں) گذشتہ امتوں کے افراد کے لیے گڑھا کھودا جاتا تھا اور انھیں اس میں ڈال دیا جاتا تھا، پھر آرا ان کے سر پر رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انھیں ان کے دین سے روک نہیں سکتی تھی، لوہے کے کنگھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیرے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انھیں ان کے دین سے نہیں روک سکتی تھی۔ خدا گواہ ہے کہ یہ امر (اسلام) بھی کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے گا۔

لَا يُخَافُ إِلَّا اللهُ أَوِ الذِّئْبُ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ ؛

لیکن راستوں کے قطعاً مامون ہونے کی وجہ سے اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا یا پھر اسے بھیڑیوں کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے، لیکن تم عجلت سے کام لیتے ہو۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بن عبد الله حدثنا أَزْهَرُ بن سعد حدثنا ابن عون قال انبانی موسی بن انس عن انس بن مالك رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم افتقد ثابت بن قيس فَقَالَ رَجُلٌ يارسول الله انا أَعلم لكَ علمه فاتاه فوجده جالسًا فی بيته مُنَكِّسًا رأسه فقال ما شأنك فقال شر كان يرفع صوته فوق صوت النبی صلی الله علیه وسلم فقد حبط عمله وهو من اهل النار فاتى الرجل فاخبره انه قال كذا وكذا فقال موسى بن انس فرجع المرة الآخرة ببشارة عظيمة فقال اذْهَبْ اليه فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؛

۸۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، انھیں موسیٰ بن انس نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک دن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نہیں ملے تو ایک صحابی نے کہا، یا رسول اللہ! میں آپ کے لیے ان کی خبر لاتا ہوں۔ چنانچہ وہ ان کے یہاں آئے تو دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ برا حال ہے، یہ بدبخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے سامنے آں حضور سے بھی اونچی آواز سے بولا کرتا تھا اور اسی لیے اس کا عمل غارت گیا اور یہ دوزخیوں میں ہو گیا ہے۔ وہ صحابی آں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی کہ ثابت رضی اللہ عنہ یوں کہہ رہے ہیں۔ موسیٰ بن انس نے بیان کیا، لیکن دوسری مرتبہ وہی صحابی ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عظیم بشارت لے کر واپس ہوئے۔ آں حضور نے ان سے فرمایا تھا کہ ثابت کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اہل جہنم میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنِي محمد بن بشار حدثنا غُنْدَرٌ حدثنا شعبة عن ابی اسحاق سمعت البراء بن عازب رضی الله عنهما. قرأ رجل الكهف وفی الدار الدابة فجعلت تَنْفِرُ فسلم فاذا ضبابة او سحابة غشيته فذكره للنبی صلی الله علیه وسلم فقال اقرأ فلان فانها السكينة نزلت للقرآن او تنزلت للقرآن ؛

۸۱۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ ایک صحابی نے (نماز میں) سورۂ کہف کی تلاوت کی۔ اسی گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد جب انھوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے ان پر سایہ کر رکھا ہے۔ اس واقعہ کا ذکر انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تلاوت کو مزید طول دینا چاہیئے تھا، کیونکہ یہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی یا (اس کے بجائے راوی نے تنزلت للقرآن کے الفاظ کہے)۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا محمد بن يوسف حدثنا احمد بن يزيد بن ابراهيم ابو الحسن الحَرَّانِيُّ

۸۲۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن یزید بن ابراہیم ابو الحسن حرانی نے حدیث بیان کی ان سے زہیر بن معاویہ نے

حدثنا زهير بن معاوية حدثنا ابو اسحاق سمعت
البراء بن عازب يقول جاء ابو بكر رضي الله
عنه الى ابي في منزله فاشترى منه رحلا
فقال لعازب ابعث ابنك يحمله معي
قال فحملته معه وخرج ابي ينتقد
ثمنه فقال له ابي يا ابا بكر حدثني
كيف صنعتما حين سريت مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
اسرينا ليلتنا ومن الغد حتى قام
قائم الظهيرة وخلا الطريق لا
يمر فيه احد فرفعت لنا صخرة
طويلة لها ظل لم تأت عليه الشمس
فنزلنا عنده وسويت للنبي صلى الله
عليه وسلم مكانا بيدي ينام عليه و
بسطت فيه فروة وقلت نم يا رسول
الله وانا انفض لك ما حولك فنام
وخرجت انفض ما حوله فاذا انا
براع مقبل بغنمه الى الصخرة يريد
منها مثل الذي اردنا فقلت لمن انت
يا غلام فقال لرجل من اهل المدينة
او مكة قلت افي غنمك لبن قال
نعم قلت افتحلب قال نعم فاخذ
شاة فقلت انفض الضرع من التراب
والشعر والقذى قال فرأيت البراء
يضرب احدى يديه على الاخرى
ينفض فحلب في قعب كثبة من لبن
ومعي اداوة حملتها للنبي صلى الله عليه
وسلم يرتوي منها يشرب ويتوضأ
فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فكرهت

حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی اور انھوں نے براء بن
عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے والد
کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا۔ پھر انھوں نے والد
سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کے ذریعہ اسے میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ براء رضی
اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ میں اس کجاوے کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا
اور میرے والد بھی قیمت لینے آئے۔ میرے والد نے آپ سے پوچھا
اے ابو بکر! مجھے وہ واقعہ بتائیے، جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی تو آپ دونوں حضرات نے کیسے وقت گذارا
تھا۔ اس پر انھوں نے بیان کیا کہ جی ہاں رات بھر تو ہم چلتے رہے اور
دوسرے دن صبح کو بھی، لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا اور راستہ بالکل
سنسان پڑ گیا کہ کوئی بھی متنفس گذرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں
ایک لمبی چٹان دکھائی دی، اس کے بھرپور سائے میں دھوپ نہیں
آتی تھی۔ ہم وہیں اتر گئے اور میں نے خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے
ایک جگہ اپنے ہاتھ سے آپ کے آرام فرمانے کے لیے ٹھیک کر دی اور
ایک پوستین وہاں بچھا دی۔ پھر عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ آرام فرمائیں
میں پاسبانی کے فرائض انجام دوں گا۔ آں حضور سو گئے اور میں
چاروں طرف دیکھنے بھالنے کے لیے نکلا۔ اتفاق سے مجھے ایک چرواہا
ملا۔ وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اسی چٹان کے سائے میں لانا چاہتا
تھا جس مقصد کے تحت ہم نے وہاں پڑاؤ کیا تھا، وہی اس کا بھی مقصد
تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمھارا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اس نے
بتایا کہ مکہ یا (راوی نے بیان کیا کہ) مدینہ کے ایک شخص سے۔ میں نے پوچھا
کیا تمھارے ریوڑ سے دودھ بھی حاصل ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔
میں نے پوچھا، کیا ہمارے لیے تم دودھ دوہ سکتے ہو؟ اس نے کہا
کہ ہاں۔ چنانچہ وہ بکری پکڑ کے لایا، میں نے اس سے کہا کہ پہلے تھن کو مٹی،
بال اور دوسری گندگیوں سے صاف کر لو۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے
براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے
پر مار کر تھن کو جھاڑنے کی کیفیت بیان کی، اس نے لکڑی کے ایک
پیالے میں دودھ دوہا۔ میں نے آں حضور کے لیے ایک برتن اپنے ساتھ
رکھ لیا تھا، آپ اس سے پانی پیا کرتے تھے، اس سے پانی پیا جا سکتا تھا

ان اوقظہ فوافقتہ حین استیقظ فصببت من الماء علی اللبن حتی برد اسفلہ فقلت اشرب یارسول اللہ قال فشرب حتی رضیت ۔ ثم قال الم یأن للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقۃ بن مالک فقلت اتینا یارسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا فدعا علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتطمت بہ فرسہ الی بطنھا اری فی جلد من الارض شک زھیر فقال انی اراکما قد دعوتما علی فادعوا لی فاللہ لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنجا فجعل لا یلقی احدا الا قال کفیتکم ماھنا فلا یلقی احدا الا ردہ قال ووفی لنا ۔

اور وضو بھی کی جا سکتی تھی ۔ پھر میں آں حضورؐ کے پاس آیا ۔ میں آپ کو جگانا پسند نہیں کرتا ، لیکن جب میں حاضر ہوا تو آں حضورؐ بیدار ہو چکے تھے ۔ میں نے پہلے دودھ کے برتن پر پانی بہایا جب اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے عرض کی ، نوش فرمائیے ، یارسول اللہ ! انھوں نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے نوش فرمایا جس سے مجھے سکون اور مسرت حاصل ہوئی ۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا ، کیا ابھی کوچ کا وقت نہیں ہوا ہے ؟ میں نے عرض کی کہ ہو گیا ہے ۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب سورج ڈھل گیا تو ہم نے کوچ کیا تھا ۔ سراقہ بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا یہیں آ پہنچا تھا ۔ میں نے کہا ، اب تو یہ ہمارے قریب پہنچ گیا ، یارسول اللہ ! آں حضورؐ نے فرمایا ، غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے ۔ آں حضورؐ نے پھر اس کے حق میں بد دعا کی اور اس کا گھوڑا اسے لیے ہوئے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا ۔ میرا خیال ہے کہ زمین بڑی سخت تھی ، یہ شک (راوی حدیث) زہیر کو تھا ۔ سراقہ نے اس پر کہا ، میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے میرے لیے بد دعا کی ہے اگر اب آپ لوگ میرے لیے (اس مصیبت سے نجات کی) دعا کریں تو خدا کی قسم میں آپ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لے جاؤں گا ۔ چنانچہ آنحضورؐ نے اس کے لیے دعا کی اور وہ نجات پا گیا (وعدہ کے مطابق) جو بھی اسے راستے میں ملتا تھا اس سے وہ کہتا تھا کہ میں بہت تلاش کر چکا ہوں ، یہاں قطعی طور پر وہ موجود نہیں ہیں ! اس طرح جو بھی ملتا اسے واپس اپنے ساتھ لے جاتا تھا ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا ۔

۸۲۱ ۔ حدثنا معلی بن اسد حدثنا عبد العزیز بن مختار حدثنا خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی اعرابی یعودہ قال وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی مریض یعودہ قال لا

۸۲۱ ۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی ، ان سے عبد العزیز بن مختار نے حدیث بیان کی ، ان سے خالد نے حدیث بیان کی ، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے ، آں حضورؐ جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی مضائقہ نہیں ، انشاء اللہ (گناہوں کو) دھل دے گا ، آپ نے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا کہ " کوئی مضائقہ نہیں ، انشاء اللہ !

بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فقال لَهُ لا بأس طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قال قُلْتَ طهور كلا بل هي حُمّى تَفُوْرُ او تثور على شيخ كبير تُزِيْرُهُ القبور فقال النبي صلى الله عليه وسلم فَنَعَمْ إِذًا۔

گناہوں کو دھل دے گا۔ اس نے اس پر کہا، آپ کہتے ہیں گناہوں کو دھلنے والا ہے، قطعاً غلط ہے۔ یہ تو نہایت شدید قسم کا بخار ہے یا (راوی نے) تثور کہا (دونوں کا مفہوم ایک ہے) کہ اگر کسی بوڑھے کو آجاتا ہے تو قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں رہتا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر یوں ہی ہوگا۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز عن انس رضي الله عنه قال۔ كان رجل نصرانيا فاسلم و قرأ البقرة وآل عمران فكان يكتب للنبي صلى الله عليه وسلم فعاد نصرانيا فكان يَقُوْلُ ما يدري مُحَمَّدٌ إِلَّا ما كتبت له فاماته الله فدفنوه فاصبح وقد لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فقالوا هذا فعل محمد و اصحابه لما هرب منهم نبشوا عن صاحبنا فالقوه فَحَفَرُوْا لَهُ فاعمقوا فاصبح وقد لَفَظَتْهُ الارض فَقَالُوْا هٰذَا فعل محمد واصحابه نبشوا عن صاحبنا لما هرب منهم فالقوه فحفروا له وَ أَعْمَقُوْا لَهُ في الارض ما استطاعوا فاصبح قد لفظته الارض فعلموا انه ليس منهم الناس فالقوه۔

۸۲۲۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص پہلے عیسائی تھا، پھر اسلام میں داخل ہوگیا تھا، سورۂ بقرہ اور آلِ عمران پڑھلی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (وحی کی) کتابت بھی کرنے لگا تھا۔ لیکن پھر وہ شخص عیسائی ہوگیا اور کہنے لگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں (نعوذ باللہ) پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اس کی موت واقع ہوگئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو انھوں نے دیکھا کہ اس کی لاش زمین سے باہر پڑی ہوئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں (رضی اللہ عنہم) کا فعل ہے۔ چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا۔ اس لیے انھوں نے اس کی قبر کھودی اور لاش کو باہر نکال کے پھینک دیا ہے چنانچہ دوسری قبر انھوں نے کھودی، بہت زیادہ گہری! لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انھوں نے یہی کہا کہ یہ محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم) چونکہ ان کا دین اس نے ترک کر دیا تھا۔ اس لیے اس کی قبر کھود کر انھوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انھوں نے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تھی، کر کے اسے اس کے اندر ڈال دیا۔ لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اب انھیں یقین آیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے چنانچہ انھوں نے اسے یونہی (زمین پر) چھوڑ دیا۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال و اخبرني ابن المسيب عن ابي هريرة

۸۲۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں ابن مسیب نے خبر دی تھی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ

انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بعده واذا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ ؎

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا، تو پھر کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کروگے۔

۸۲۴- حَدَّثَنَا قبيصة حدثنا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرة رفعه قال إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بعده وَذَكَرَ و قال لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ ؎

۸۲۴- ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک بن عمیر نے اور ان سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو کوئی قیصر پھر پیدا نہیں ہوگا اور انھوں نے (پہلی حدیث کی طرح اس حدیث کو بھی) بیان کیا اور کہا (آں حضورؐ نے فرمایا) تم ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کروگے۔

۸۲۵- حَدَّثَنَا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن عبد الله بن ابي حسين حَدَّثَنَا نافع بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قدم مُسَيْلِمَةُ الكَذَّابُ على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يقول ان جعل لي محمد الامر من بعده تبعته وقدمها في بَشَرٍ كثير من قومه فاقبل اليه رسولُ الله صلى الله عليه وسلم ومعه ثابت بن قيس بن شَمَّاس وفي يد رسول الله صلى الله عليه وسلم قطعة جريد حتى وقف على مسيلمة في اصحابه فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ فاخبرني ابو هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قَالَ بَيْنَمَا أَنَا

۸۲۵- ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے ان سے نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسیلمہ کذاب پیدا ہوا تھا اور یہ کہنے لگا تھا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) "امر" (یعنی نبوت وخلافت) کو اپنے بعد مجھے سونپ دیں تو میں ان کی اتباع کے لیے تیار رہوں۔ مسیلمہ اپنی قوم کی ایک بہت بڑی فوج لے کر مدینہ کی طرف آیا تھا لیکن (اولاً) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پاس (اسے سمجھانے کے لیے) تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ آپ جب وہاں پہنچے جہاں مسیلمہ اپنے آدمیوں کے ساتھ موجود تھا تو آپ نے اس سے فرمایا، اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا (لکڑی کا جو آپ کے ہاتھ میں تھا، بھی مانگو گے (اس عنوان پر) تو میں نہیں دے سکتا، تمہارے بارے میں اللہ کا جو حکم ہو چکا ہے اس سے تم آگے نہیں جا سکتے اور اگر تم نے کوئی سرتابی کی تو اللہ تعالیٰ تمھیں زندہ نہیں چھوڑے گا میں تو سمجھتا ہوں کہ تم وہی ہو جو مجھے (خواب میں) دکھائے گئے تھے، تمھارے ہی بارے میں میں نے دیکھا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) سونے کے دو کنگن اپنے ہاتھوں میں

ا نَّہُ رَأَیْتُ فِی یَدَیَّ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَھَبٍ فَاَھَمَّنِیْ شَأْنُھُمَا فَاُوْحِیَ اِلَیَّ فِی الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُھُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ بَعْدِیْ فَکَانَ اَحَدُھُمَا الْعَنْسِیَّ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلِمَۃَ الْکَذَّابَ صَاحِبَ الْیَمَامَۃِ۔

دیکھے، مجھے اس خواب سے بہت رنج ہوا۔ پھر خواب میں ہی وحی کے ذریعہ مجھے ہدایت کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں۔ چنانچہ جب میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس سے یہ تاویل لی کہ میرے بعد دو جھوٹے پیدا ہوں گے۔ پس ان میں سے ایک تو اسود عنسی تھا اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ کذاب۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنِیْ محمد بن العلاء حدثنا حماد بن اسامۃ عن برید بن عبداللہ بن ابی بردۃ عن جدہ ابی بردۃ عن ابی موسی اُرَاہُ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھَلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ بِاُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مَا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَاَیْتُ فِیْھَا بَقَرًا وَاللّٰہُ خَیْرٌ فَاِذَا ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَیْرُ مَا جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْخَیْرِ وَثَوَابَ الصِّدْقِ الَّذِیْ اٰتَانَا اللّٰہُ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ۔

۸۲۶۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، میرا خیال ہے (امام بخاری نے فرمایا) کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا، میں نے خواب دیکھا تھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، جہاں کھجور کے باغات ہیں۔ اس پر میرا ادھر منتقل ہوا کہ یہ مقام یمامہ یا ہجر ہوگا لیکن وہ مدینہ نکلا، یثرب! اور اسی خواب میں، میں نے دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی، یہ اس نقصان اور مصیبت کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں مسلمانوں کو اٹھانی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوسری مرتبہ اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں جڑ گئی یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی تھی، اور مسلمانوں کو اجتماعی زندگی میں قوت و توانائی عنایت فرمائی تھی، میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیرات میں بھلائی ہی ہوتی ہے، ان گایوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں قتل کئے گئے تھے۔ اور خیر و بھلائی وہ تھی جو ہمیں اللہ تعالیٰ سے صدق و سچائی کا بدلہ بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا (خیبر اور مکہ کی فتح کی صورت میں)

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا ابو نعیم حدثنا زکریا عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت اقبلت فاطمۃ تمشی کَاَنَّ مِشْیَتَھَا مَشْیُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبًا یا ابنتی ثُمَّ اجلسھا عن یمینہ او عن شمالہ ثُمَّ اَسَرَّ اِلَیْھَا

۸۲۷۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) آئیں، ان کی چال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بڑی مشابہت تھی، حضور اکرمؐ نے فرمایا: بیٹی، مرحبا! اس کے بعد آپؐ نے انھیں اپنی داہنی طرف یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان کے کان میں آپ نے کوئی بات کہی تو وہ رو دیں۔

حدیثا فبکت فقلت لها لم تبکین ثم
اسر الیها حدیثا فضحکت فقلت ما
رایت کالیوم فرحا اقرب من حزن
فسالتها عما قال فقالت ما کنت لا
فشی سر رسول الله صلی الله علیه
وسلم حتی قبض النبی صلی الله علیه
وسلم فسالتها فقالت اسر الی
ان جبریل کان یعارضنی القرآن
کل سنة مرة وانه عارضنی العام
مرتین ولا اراه الا حضر اجلی
وانک اول اهل بیتی لحاقا بی
فبکیت فقال اما ترضین ان تکونی
سیدة نساء اهل الجنة او نساء
المؤمنین فضحکت لذلک۔

۸۲۸۔ حدثنی یحیی بن قزعة حدثنا
ابراهیم بن سعد عن ابیه عن عروة
عن عائشة رضی الله عنها قالت دعا
النبی صلی الله علیه وسلم فاطمة
ابنته فی شکواه الذی قبض فیها
فسارها بشیء فبکت۔ ثم دعاها فسارها
فضحکت قالت فسالتها عن ذلک
فقالت سارنی النبی صلی الله علیه
وسلم فاخبرنی انه یقبض فی وجعه
الذی توفی فیه فبکیت ثم سارنی
فاخبرنی انی اول اهل بیته
اتبعه فضحکت۔

۸۲۹۔ حدثنا محمد بن عرعرة حدثنا
شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن
ابن عباس قال کان عمر بن الخطاب رضی الله

میں نے ان سے پوچھا آپ رونے کیوں لگی تھیں؟ پھر دوبارہ آنحضورؐ
نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ ہنس دیں۔ میں نے کہا آج غم کے فوراً
بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے آپ کے چہرے پر محسوس کی، اس کا
مشاہدہ میں نے کبھی نہیں کیا تھا۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضورؐ
نے کیا فرمایا تھا (ان کے کان میں)۔ انھوں نے کہا کہ جب تک رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم باحیات ہیں میں آپ کے راز کو کسی پر نہیں کھول سکتی۔
چنانچہ میں نے (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) پوچھا تو انھوں
نے بتایا کہ آں حضورؐ نے میرے کان میں یہ کہا تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال
قرآن مجید کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال انھوں نے دو
مرتبہ دور کیا، مجھے یقین ہے کہ اب میری موت کا وقت قریب آچکا ہے
اور میرے گھرانے میں سب سے پہلے مجھ سے آملنے والی تم ہوگی۔ میں
(آپ کی اس گفتگو پر) رونے لگی تو آپ نے فرمایا، کیا تم اس پر راضی
نہیں کہ جنت کی عورتوں کی سردار ہو۔ یا (آں حضورؐ نے فرمایا کہ) مومنہ
عورتوں کی، اور میں اسی پر ہنسی تھی۔

۸۲۸۔ مجھ سے یحیٰی بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے
اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے زمانۂ مرض میں اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور آہستہ
سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر آپ نے انھیں بلایا اور
آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ ہنسیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے
فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلی مرتبہ
جب آنحضورؐ نے مجھ سے آہستہ سے جو گفتگو کی تھی تو اس میں آپ نے
فرمایا تھا کہ آپ کی اسی مرض میں وفات ہو جائے گی جس میں واقعی آپ کی
وفات ہوئی، میں اس پر رو پڑی۔ پھر دوبارہ آں حضورؐ نے آہستہ
سے مجھ سے جو بات کہی اس میں آپ نے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں،
میں سب سے پہلے آں حضورؐ سے جاملوں گی اس پر ہنسی۔

۸۲۹۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابی بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ

يدني ابن عباس فقال له عبد الرحمٰن بن عوف ان لنا ابناء مثله فقال إنّه من حيث تعلم فسأل عمر ابن عباس عن هذه الآية إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فقال أجل رسول الله صلى الله عليه وسلم أعلمه إياه فقال ما أعلم منها إلا ما تعلم ؛

عنہ کو اپنے قریب بٹھاتے تھے۔ اس پر عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے ہیں لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ محض ان کے علم و فضل کی وجہ سے ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت "اذا جاء نصر اللہ و الفتح" کے متعلق دریافت فرمایا تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جو مفہوم تم نے بتایا میں بھی وہی سمجھتا تھا

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عبد الرحمٰن ابن سليمان بن حنظلة بن الغسيل حدثنا عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه بملحفة قد عصب بعصابة دسماء حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم.

۸۳۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمٰن بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرض الوفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، آپ سر مبارک پر ایک سیاہ پٹی باندھے ہوئے تھے (مسجد نبوی میں تشریف لائے اور) منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا، اما بعد (آنے والے دور میں) دوسرے لوگوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے اور ایک زمانہ آئے گا کہ دوسروں کے مقابلے میں ان کی تعداد اتنی کم ہو جائے گی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پس اگر تم میں سے کوئی شخص کہیں کا والی ہو اور اپنی ولایت کی وجہ سے وہ کسی کو نقصان اور نفع بھی پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیئے کہ انصار کے نیکو کاروں کی نیکی قبول کرے اور جو نیک نہ ہوں انھیں معاف کیا کرے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری مجلس تھی۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنِي عبد الله بن محمد حدثنا يحيى بن آدم حدثنا حسين الجُعْفِيُّ عَنْ أبي موسى عن الحسن عن أبي بكرة رضي الله عنه أخرج النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم الحسن فصعد به على المنبر فقال ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؛

۸۳۱۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو موسیٰ نے، ان سے حسن نے اور ان سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسن رضی اللہ عنہ کو ایک دن ساتھ لے کر باہر تشریف لائے اور منبر پر فروکش ہوئے، پھر فرمایا، میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حَدَّثَنَا حماد

۸۳۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن

بن زيد عن ايوب عن حميد بن هلال عن انس بن مالك رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم نعى جعفرا وزيدا قبل ان يجيء خبرهم وعيناه تذرفان ؛

زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر اور زید رضی اللہ عنہما کی شہادت کی اطلاع (محاذِ جنگ سے اطلاع آنے سے پہلے ہی صحابہ رض کو دے دی تھی (کیونکہ آپ کو وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا تھا) اس وقت حضور اکرم ؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۸۲۳ - حدثنا عمرو بن عباس حدثنا ابن مهدي حدثنا سفيان عن محمد بن المنكدر عن جابر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم هل لكم من انماط قلت واني يكون لنا الانماط قال اما انه سيكون لكم الانماط فانا اقول لها يعني امراته اخري عني انماطك فتقول الم يقل النبي صلى الله عليه وسلم انها ستكون لكم الانماط فادعها ؛

۸۲۳ - ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقع پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس نمط (ایک خاص قسم کے بستر) ہیں؟ میں نے عرض کیا، ہمارے پاس نمط کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اس پر آں حضور ؐ نے فرمایا، یاد رکھو، ایک وقت آئے گا کہ تمہارے پاس نمط ہوں گے۔ اب جب میں اس سلسلے میں (بعض اوقات) اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ اپنے نمط ہٹا لو تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس نمط ہوں گے، چنانچہ میں انھیں وہیں رہنے دیتا ہوں۔

۸۲۴ - حدثني احمد بن اسحاق حدثنا عبيد الله بن موسى حدثنا اسرائيل عن ابي اسحاق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال انطلق سعد بن معاذ معتمرا قال فنزل على امية بن خلف ابي صفوان وكان امية اذا انطلق الى الشام فمر بالمدينة نزل على سعد فقال امية لسعد انتظر حتى اذا انتصف النهار وغفل الناس انطلقت فطفت فبينا سعد يطوف اذا ابوجهل فقال من هذا الذي يطوف بالكعبة فقال سعد انا سعد فقال ابوجهل تطوف بالكعبة آمنا وقد آويتم محمدا واصحابه

۸۲۴ - مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کے ارادہ سے (مکہ) آئے اور ابو صفوان امیہ بن خلف کے یہاں قیام کیا امیہ بھی شام جاتے ہوئے (تجارت وغیرہ کے لیے) جب مدینہ سے گذرتا تو سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں قیام کرتا تھا۔ امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ابھی ٹھہرو، جب نصف النہار کا وقت ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں (تو طواف کرنا) چنانچہ میں (اس کے کہنے کے مطابق) گیا اور طواف کرنے لگا۔ سعد رضی اللہ عنہ ابھی طواف کر رہے تھے کہ ابو جہل آ گیا اور کہنے لگا، یہ کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں سعد ہوں، ابو جہل بولا، تم کعبہ کا طواف محفوظ و مامون حالت میں کر رہے ہو حالانکہ تم نے محمد اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم

فقال نعم فتلاحيا بينهما فقال امية لسعد لا ترفع صوتك على ابي الحكم فانه سيد اهل الوادي ثم قال سعد والله لئن منعتني ان اطوف بالبيت لاقطعن متجرك بالشام قال فجعل امية يقول لسعد لا ترفع صوتك وجعل يمسكه فغضب سعد فقال دعنا عنك فاني سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يَزْعُمُ انه قاتلك قال اياي قال نعم قال والله مايكذب محمد اذا حدث فرجع الى امراته فقال اما تعلمين ما قال لي اخي اليثربي؟ قالت وما قال؟ قال زعم انه سمع محمدا انه قاتلي قالت فوالله ما يكذب محمد قال فلما خرجوا الى بدر وجاء الصريخ قالت له امراته اما ذكرت ما قال لك اخوك اليثربي قال فاراد ان لا يخرج فقال له ابوجهل انك من اشراف الوادي فسر يوما او يومين فسار معهم فقتله الله۔

واصحابہ وبارک وسلم) ! انھوں نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے۔ اس طرح بات بڑھ گئی۔ پھر امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا، ابوالحکم (ابوجہل) کے سامنے اونچی آواز کر کے نہ بولو، وہ اس وادی کا سردار ہے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں بھی تمھاری شام کی تجارت بند کر دوں گا۔ (کیونکہ شام جانے کا صرف ایک ہی راستہ مدینے سے جاتا تھا) بیان کیا کہ امیہ سعد رضی اللہ عنہ سے برابر یہی کہتا رہا کہ اپنی آواز بلند نہ کرو اور (مقابلہ سے) روکتا رہا۔ یسعد رضی اللہ عنہ کو اس پر غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا، اس حمایت جاہلیت سے باز آجاؤ، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ آں حضور تمھیں قتل کریں گے۔ امیہ نے پوچھا مجھے؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ اس پر وہ کہنے لگا، بخدا، محمد جب کوئی بات کہتے ہیں تو غلط نہیں ہوتی۔ پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے کہا تمھیں معلوم نہیں، میرے یثربی بھائی نے مجھے کیا بات بتائی ہے؟ اس نے پوچھا، انھوں نے کیا کہا؟ اس نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ چکے ہیں کہ وہ مجھے قتل کریں گے وہ کہنے لگی، بخدا، محمد غلط بات زبان سے نہیں نکالتے۔ بیان کیا کہ پھر اہل مکہ بدر کی لڑائی کے لیے روانہ ہونے لگے اور کوچ کی اطلاع دینے والا آیا تو امیہ سے اس کی بیوی نے کہا، تمھیں یاد نہیں رہا، تمھارا یثربی بھائی تمھیں کیا اطلاع دے گیا تھا؟ بیان کیا کہ اس کی یاد دہانی پر اس کا ارادہ ہو گیا تھا کہ اب جنگ میں شرکت کے لیے نہیں جائے گا۔ لیکن ابوجہل نے کہا، تم وادی مکہ کے اشراف میں سے ہو، اس لیے کم از کم ایک یا دو دن کے لیے ہی تمھیں چلنا چاہیئے۔ اس طرح وہ ان کے ساتھ جنگ میں شرکت کے لیے نکلا اور اللہ تعالیٰ نے بدبخت کو قتل کر دیا۔

۸۳۵ - حَدَّثَنِي عبد الرحمن بن شَيْبَةَ حدثنا عبد الرحمن بن المغيرة عن ابيه عن موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ

۸۳۵ - مجھ سے عبدالرحمٰن بن شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن مغیرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اٹھے اور ایک یا دو ڈول پانی بھر کر انھوں نے نکالا، پانی نکالنے میں بعض اوقات

فِيْ صَعْبِهٖ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْ بَعْضِ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهٗ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وَسَلَّمَ فنزع ابوبكر ذنوبين۔

ان میں کمزوری محسوس ہوتی تھی اور اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ڈول عمر (رضی اللہ عنہ) نے سنبھالی جس نے ان کے ہاتھ میں ایک بڑے ڈول کی صورت اختیار کرلی، میں نے ان جیسا مدبر اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو اس درجہ جرأت اور حسن تدبیر سے کام کا عادی ہو (اور انھوں نے اتنے ڈول کھینچے) کہ لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو پانی سے بھر لیا۔ اور ہمام نے بیان کیا۔ ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو ڈول کھینچے تھے۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنِيْ عباس بن الوليد النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا معتمر قال سمعت ابي حدثنا ابو عثمان قال اُنْبِئْتُ ان جبريل عليه السلام اتى النبي صلى الله عليه وسلم وعنده ام سلمة فجعل يحدث ثم قام قال النبي صلى الله عليه وسلم لام سلمة من هذا او كما قال، قال قالت هذا دِحْيَةُ قالت ام سلمة ايم الله ما حسبته اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سمعت خطبة نبي الله صلى الله عليه وسلم يخبر جبريل او كما قال۔ قال فقلت لابي عثمان ممن سمعت هذا قال من اسامة بن زيد۔

۸۳۶ - مجھ سے عباس بن الولید نرسی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی کہ مجھے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے، کہ جبریل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کرتے رہے۔ اس وقت حضور اکرمؐ کے پاس ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب حضرت جبریلؑ چلے گئے تو حضور اکرمؐ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب تھے؟ او کما قال، ابوعثمان نے بیان کیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، خدا گواہ ہے، میں سمجھے بیٹھی تھی کہ وہ دحیہ کلبی ہیں آخر جب میں نے حضور اکرمؐ کا خطبہ سنا جس میں آپ جبریل علیہ السلام (کی آمد کی) اطلاع دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ جبریل علیہ السلام ہی تھے او کما قال۔ بیان کیا کہ میں نے ابوعثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ تو انھوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

باب ۳۷۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

۳۷۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اہل کتاب نبی کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں سے ایک فریق حق کو جانتے ہوئے چھپاتا ہے۔"

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك بن انس عن نافع عن عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما ان اليهود جاؤا الى

۸۳۷ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک بن انس نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلاً منہم وامرأۃ زنیا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراۃ فی شان الرجم فقالوا نفضحہم و یجلدون فقال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیہا الرجم فأتوا بالتوراۃ فنشروھا فوضع احدھم یدہ علی آیۃ الرجم فقرأ ما قبلہا وما بعدھا فقال لہ عبد اللہ ابن سلام ارفع یدک فرفع یدہ فاذا فیہا آیۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیہا آیۃ الرجم فامر بہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجما قال عبد اللہ فرأیت الرجل یجنأ علی المرأۃ یقیہا الحجارۃ۔

اور آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی ہے۔ آں حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا، رجم کے بارے میں تورات میں کیا حکم ہے؟ انھوں نے بتایا یہ کہ ہم انھیں بے عزت اور شرمندہ کریں اور انھیں کوڑے لگائے جائیں۔ اس پر عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جو اسلام لانے سے پہلے تورات کے بہت بڑے عالم سمجھے جاتے تھے) کہ تم لوگ غلط بیانی سے کام لے رہے ہو، تورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔ پھر یہودی تورات لائے اور اسے کھولا۔ لیکن رجم سے متعلق جو آیت تھی اسے ایک یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپا لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی آیتیں پڑھ ڈالیں۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اچھا اب اپنا ہاتھ اٹھاؤ، جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم موجود تھی۔ اب وہ سب کہنے لگے کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سچ کہا تھا، اے محمد! تورات میں رجم کی آیت موجود ہے چنانچہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، میں نے دیکھا کہ (رجم کے وقت) مرد پتھر کی ضربات سے عورت کو بچانے کے لیے اس پر گر پڑتا تھا۔

باب ۳۸۰ سؤال المشرکین ان یریھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ فأراھم انشقاق القمر

۳۸۰۔ مشرکین کے اس مطالبہ پر کہ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی معجزہ دکھائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شق قمر کا معجزہ دکھایا تھا۔

۸۳۸۔ حدثنا صدقۃ بن الفضل اخبرنا ابن عیینۃ عن ابن ابی نجیح عن مجاھد عن ابی معمر عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شقتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا۔

۸۳۸۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں ابن ابی نجیح نے، انھیں مجاہد نے، انھیں ابو معمر نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کے طور پر، اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور آں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اس پر گواہ رہنا۔

۸۳۹۔ حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا یونس حدثنا شیبان عن قتادۃ عن انس بن مالک۔ وقال لی خلیفۃ حدثنا یزید بن زریع حدثنا سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ حدثہم

۸۳۹۔ مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے یونس بن مالک رضی اللہ عنہ نے

ان اهل مكة سالوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يريهم آيةً فاراهم انشقاق القمر۔

حدیث بیان کی کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا تھا کہ انھیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آں حضور نے شق قمر کا معجزہ دکھایا تھا۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنِیْ خلف بن خالد القرشيُّ حدثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة عن عراك بن مالك عن عبيد الله بن عبد الله بن مسعود عن ابن عباس رضي الله عنهما ان القمر انشق في زمان النبي صلى الله عليه وسلم۔

۸۴۰۔ مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن ربیعہ نے، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

باب ۳۸۱

۸۴۱۔ حَدَّثَنِیْ محمد بن المثنى حدثنا معاذ قال حدثني ابي عن قتادة حدثنا انس رضي الله عنه ان رجلين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم خرجا من عند النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة مظلمة ومعهما مثل المصباحين يضيئان بين ايديهما فلما افترقا صار مع كل واحد منهما واحد حتى اتى اهله۔

۸۴۱۔ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے دو صحابہ اٹھ کر اپنے گھر واپس ہوئے، رات تاریک تھی، لیکن دو چراغ کی طرح کی کوئی چیز ان کے آگے روشنی کرتی جاتی تھی۔ پھر جب یہ دونوں حضرات راستے میں (اپنے اپنے گھر کی طرف جانے کے لیے) جدا ہوئے تو وہ چیز دونوں حضرات کے ساتھ الگ الگ ہو گئی اور اس طرح وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عبد الله بن ابي الاسود حدثنا يحيى عن اسماعيل حدثنا قيس سمعت المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزالُ ناسٌ من امتي ظاهرين حتى ياتيهم امر الله وهم ظاهرون۔

۸۴۲۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے کچھ افراد ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی جب بھی وہ غالب ہی ہوں گے (یعنی اپنے فضل و کمال اور باطل کے مقابلے میں پامردی اور استقلال کے ساتھ۔)

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الوليد قال حدثني ابن جابر قال حدثني عمير بن هانئ انه سمع معاوية يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يزالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللهِ لا يَضُرُّهُمْ

۸۴۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی اور انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک طبقہ ایسا موجود رہے گا جو

مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فقال مالك بْنُ يُخَامِرَ قال معاذ وهُمْ بالشام فقال معاويه هذا مالك يزعم انه سمع معاذاً يقول وهم بالشام۔

اللہ تعالیٰ کی شریعت پر قائم رہے گا، انھیں ذلیل کرنے کی کوشش کرنے والے اور اسی طرح ان کی مخالفت کرنے والے انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آئے گی اور امت کا یہ طبقہ حق پر اسی طرح قائم رہے گا۔ عمیر نے بیان کیا کہ اس پر مالک بن یخامر نے کہا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مالک یہاں موجود ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا علی بن عبد الله اخبرنا سفيان حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سمعت الحی يحدثون عن عروة ان النبی صلی اللهُ عليه وسلم اعطاه دِينَاراً يشتری له به شاة فاشترى له به شاتين فباع احداهما بدينار وجاءه بدينار وشاة فدعا له بالبركة فی بيعه وكان لو اشترى التراب لربح فيه قال سفيان كان الحسن بن عمارة جاءنا بهذا الحديث عنه قال سمعه شَبِيبٌ من عروة فاتيته فقال شبيب انی لم اسمعه من عروة قال سمعت الحیَّ يُخْبِرُونَهُ عنه ولكن سمعته يقول سمعت النبی صلی الله عليه وسلم يقول الخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الخيل الی يَوْمِ الْقِيَامَةِ قال وقد رايت فی داره سبعين فرسا قال سفيان يشتری له شاة كانها اضحية۔

۸۴۴۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے شبیب بن غرقدہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا تھا وہ لوگ عروہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک دینار دیا کہ اس کی بکری خرید لائیں۔ انھوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا اور ایک بکری بھی پیش کر دی۔ حضور اکرم نے اس پر ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعاء کی، پھر تو ان کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انھیں نفع ہو جاتا۔ سفیان نے بیان کیا کہ حسن بن عمارہ نے ہمیں یہ حدیث پہنچائی تھی شبیب بن غرقدہ کے واسطہ سے۔ حسن بن عمارہ نے بیان کیا کہ شبیب نے حدیث عروہ رضی اللہ عنہ سے خود سنی تھی۔ چنانچہ میں شبیب کی خدمت میں حاضر ہوا (واقعہ کی تحقیق کے لیے) تو انھوں نے بتایا کہ میں نے حدیث خود عروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی تھی، البتہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو ان کے حوالے سے بیان کرتے سنا تھا۔ البتہ یہ حدیث خود میں نے ان سے سنی تھی، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، خیر اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک وابستہ رہے گی۔ شبیب نے بیان کیا کہ میں نے عروہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ستر گھوڑے دیکھے تھے۔ سفیان نے بیان کیا کہ عروہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم کے لیے بکری خریدی تھی، غالباً وہ قربانی کے لیے تھی۔

۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مسدد حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عبيد الله قَالَ اخبرنی نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله عليه

۸۴۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے بیان کیا انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کی پیشانی

وسلم قال الخیل فی نواصیھا الخیر الیٰ یوم القیامۃ۔

۸۴۶۔ حدثنا قیس بن حفص حدثنا خالد بن الحارث حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح قال سمعت انسا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل معقود فی نواصیھا الخیر۔

۸۴۷۔ حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن زید بن اسلم عن ابی صالح السمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل لثلاثۃ لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطھا فی سبیل اللہ فاطال لھا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلھا من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انھا قطعت طیلھا فاستنت شرفا او شرفین کانت اروائھا حسنات لہ ولو انھا مرت بنھر فشربت ولم یرد ان یسقیھا کان ذلک لہ حسنات ورجل ربطھا تغنیا وسترا وتعففا ولم ینس حق اللہ فی رقابھا وظھورھا فھی لہ کذلک ستر۔ ورجل ربطھا فخرا ورئاء ونواء لاھل الاسلام فھی وزر وسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمر فقال ما انزل علی فیھا الا ھذہ الآیۃ الجامعۃ الفاذۃ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن

کے ساتھ خیر و بھلائی قیامت تک کے لیے وابستہ کر دی گئی ہے۔

۸۴۶۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و بھلائی وابستہ کر دی گئی ہے۔

۸۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابو صالح سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کا انجام تین قسم کا ہے ایک شخص کے لیے تو وہ باعث اجر و ثواب ہے، ایک شخص کے لیے وہ صرف پردہ ہے اور ایک شخص کے لیے وبال ہے جس شخص کے لیے گھوڑا باعث اجر و ثواب ہے، یہ وہ شخص ہے جو جہاد کے لیے اسے پالتا ہے اور چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی کو جس سے وہ بندھا ہوتا ہے (خوب دراز کر دیتا ہے تاکہ خوب اچھی طرح چر سکے) تو وہ اپنے اس طول و عرض میں جو کچھ بھی چرتا چگتا ہے وہ سب اس کے لیے نیکیاں بن جاتی ہیں۔ اور اگر کبھی وہ اپنی رسی تڑا کر دو چار قدم دوڑ لیتا ہے تو اس کی لید بھی مالک کے لیے باعث اجر و ثواب بن جاتی ہے اور کبھی اگر وہ کسی نہر سے گذرتے ہوئے اس میں سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کے دل میں پہلے سے اسے پلانے کا خیال بھی نہیں تھا، پھر گھوڑے کا پانی پینا اس کے لیے اجر و ثواب بن جاتا ہے۔ اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو لوگوں کے سامنے اظہار استغناء، پردہ پوشی اور سوال سے بچے رہنے کی غرض سے پالتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو حق اس کی گردن اور اس کی پیٹھ کے ساتھ وابستہ ہے اسے بھی وہ فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اس کی خواہش کے مطابق اس کے لیے ایک پردہ ہوتا ہے اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر اور دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں پالتا ہے تو وہ اس کے لیے وبال جان ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس جامع اور منفرد آیت کے سوا مجھ پر اس کے بارے میں اور کچھ نازل نہیں ہوا کہ" جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا تو

يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ۔

۸۴۸ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بن عبد الله حَدَّثَنَا سفيان حدثنا ايوب عن محمد سمعت انس بن مالك رضي الله عنه يقول صَبَّحَ رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر بكرة و قد خرجوا بالمساحي فلمّا رأوه قالوا محمد والخميس و أحالوا الى الحِصْنِ يسعون فرفع النبي صلى الله عليه وسلم يديه و قال الله أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۔

۸۴۹ ۔ حَدَّثَنِيْ اِبراهيم المنذر حدثنا ابن ابي الفديك عن ابن ابي ذئب عن المَقْبُرِيِّ عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله اني سمعتُ منك حديثا كثيرا فانساه قال اُبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهٖ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدَهُ ۔

باب ۳۸۲ ۔ فَضَائِلُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومن صحب النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ او رآه من المسلمين فهو من اصحابه

۸۵۰ ۔ حَدَّثَنَا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنه يقول حدثنا ابو سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ

اس کا بدلہ پائیگا اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کریگا تو اس کا بدلہ بھی پائیگا۔"

۸۴۸ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں صبح تڑکے ہی پہنچ گئے تھے۔ خیبر کے یہودی اس وقت اپنے پھاوڑے لے کر (کھیتوں اور باغات وغیرہ پر) جا رہے تھے کہ انھوں نے آپؐ کو دیکھا اور یہ کہتے ہوئے کہ محمد لشکر لے کر آ گئے قلعہ کی طرف بھاگے۔ اس کے بعد آں حضورؐ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر! خیبر تو برباد ہوا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں (جنگ کے لیے) اتر جاتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

۸۴۹ ۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی الفدیک نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ذئب نے، ان سے مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہؐ! میں نے آں حضورؐ سے بہت سی احادیث اب تک سنی ہیں لیکن میں انھیں بھول جاتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے چادر پھیلا دی اور آپؐ نے اپنا ہاتھ اس پر ڈال دیا اور فرمایا کہ اسے اب سمیٹ لو، چنانچہ میں نے سمیٹ لیا، اور اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

۳۸۲ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت
مسلمانوں کے جس فرد نے بھی آں حضورؐ کی صحبت اٹھائی ہو یا آپؐ کا دیدار اسے نصیب ہوا ہو وہ آپؐ کا صحابی ہے

۸۵۰ ۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی تو لوگ پوچھیں گے کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی صحابی بھی ہیں؟ جواب ملے گا کہ ہاں ہیں، تو انھیں کے ذریعہ فتح کی دعا کی جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی اور اس موقعہ پر یہ سوال اٹھے گا کہ کیا

النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ۔

یہاں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کی صحبت اٹھانے والے (تابعی) موجود ہیں ؟ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا کی جائے گی ۔ اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ کرے گی اور اس وقت سوال اٹھے گا کہ کیا یہاں کوئی بزرگ ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے صحبت یافتہ کسی بزرگ کی صحبت میں رہے ہوں ۔ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی ۔

۸۵۱ ۔ حَدَّثَنِي اسحاق حدثنا النضر اخبرنا شعبة عن ابي جمرة سمعت زهدم بن مضرب سمعت عمران بن حصين رضي الله عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قال عمران فلا ادري اذكر بعد قرنه قرنين أو ثلاثا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ ۔

۸۵۱ ۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ، ان سے نضر نے حدیث بیان کی ، انھیں شعبہ نے خبر دی ، انھیں ابو جمرہ نے ، انھوں نے زہدم بن مضرب سے سنا ، انھوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، میری امت کا سب سے بہترین دور میرا دور ہے ، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے ، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے ۔ عمران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ حضور اکرم ؐ نے اپنے دور کے بعد دو دور کا ذکر کیا یا تین کا ۔ پھر (آپ نے فرمایا) تمھارے بعد ایک ایسی نسل پیدا ہوگی جو بغیر کہے شہادت دینے کے لیے تیار رہو جایا کرے گی ، ان میں خیانت اتنی عام ہو جائے گی کہ ان پر کسی قسم کا اعتماد باقی نہیں رہے گا اور نذریں مانیں گے لیکن انھیں پوری نہیں کریں گے ، ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا (بوجہ طمع دنیا کے)

۸۵۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن كثير اخبرنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ ۔ قال ابراهيم وكانوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ والعهد ونحن صغار ۔

۸۵۲ ۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی ۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے منصور نے ، ان سے ابراہیم نے ، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، بہترین دور میرا دور ہے ۔ پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے ، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے ۔ اس کے بعد ایک ایسی نسل پیدا ہوگی کہ گواہی (دینے کے لیے جب وہ کھڑے ہوں گے تو اس) سے پہلے قسم ان کی زبان پر آجایا کرے گی اور قسم (کھانا چاہیں گے تو اس سے) پہلے گواہی ان کی زبان پر آجایا کرے گی (جھوٹ کی کثرت کی وجہ سے) ابراہیم نے بیان کیا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو شہادت اور عہد (کے الفاظ زبان پر لانے) کی وجہ سے ہمارے بڑے ہمیں مارا کرتے تھے

باب ۳۸۳ ۔ مناقب المهاجرين وفضلهم

۳۸۳ ۔ مہاجرین کے مناقب وفضائل

منہم ابوبکر عبداللہ بن ابی قحافۃ التیمیُّ رضی اللہ عنہ وقول اللہ تعالیٰ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وقال إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ الی قولہ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا۔

قالت عائشۃ وابو سعید وابن عباس رضی اللہ عنہم وکان ابوبکر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغار۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عبداللہ بن رجاء حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء قال اشتری ابوبکر رضی اللہ عنہ من عازب رحلاً بثلاثۃ عشر درهماً فقال ابوبکر لعازب مر البراء فلیحمل الیَّ رحلی فقال عازب لا حتی تحدثنا کیف صنعت انت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرجتما من مکۃ والمشرکون یَطْلُبُونَکُمْ قال ارتحلنا من مکۃ فاحیینا او سرینا لیلتنا ویومنا حتی أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظهیرۃ فرمیت ببصری هل اری من ظلۃ فَآوِیَ إِلَيْهِ فاذا صخرۃ اتیتها فنظرت بقیۃ ظل لها فَسَوَّيْتُهُ ثم فرشت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ ثم قلت لہ اضطجع یا نبیَّ اللہ فاضطجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم انطلقت انظر

ابوبکر صدیق یعنی عبداللہ بن ابی قحافہ تیمی رضی اللہ عنہ بھی مہاجرین کی جماعت میں شامل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "ان حاجتمند مہاجروں کا یہ (خاص طور پر) حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے جدا کر دیئے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ تو صادق ہیں"، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اگر تم لوگ ان کی (یعنی رسول کی) مدد نہ کرو گے تو ان کی مدد تو خود اللہ کر چکا ہے" ارشاد "ان اللہ معنا" تک۔

حضرت عائشہ، ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھے (ہجرت کرتے ہوئے)۔

۸۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ان کے والد) عازب رضی اللہ عنہ سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خریدا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ براء (رضی اللہ عنہ) سے کہیئے کہ وہ میرے یہاں یہ کجاوہ اٹھا کر پہنچا دیں۔ اس پر عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک آپ وہ واقعہ نہ بیان کر دیں کہ آپ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے (ہجرت کے ارادہ سے) کس طرح نکلنے میں کامیاب ہوئے تھے جبکہ مشرکین آپ حضرات کو تلاش بھی کر رہے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مکہ سے نکلنے کے بعد ہم رات بھر چلتے رہے اور دن میں بھی سفر جاری رکھا، لیکن جب دوپہر ہو گئی تو میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کہیں کوئی سایہ نظر آجائے اور ہم اس میں پناہ لے سکیں، آخر ایک چٹان دکھائی دی اور میں نے اس کے قریب پہنچ کر سائے کے طول و عرض کا جائزہ لیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک فرش وہاں میں نے بچھا دیا اور عرض کی 'یا رسول اللہ! اب آپ آرام فرمائیں' حضور اکرمؐ لیٹ گئے۔ پھر چاروں طرف دیکھتا ہوا میں نکلا کہ ممکن ہے کوئی انسان نظر آجائے۔ اتفاق سے بکریوں کا

ما حولي هل ارى من الطلب احدا فاذا انا براعي غنم يسوق غنمه الى الصخرة يريد منها الذي اردنا فسألته فقلت له لمن انت يا غلام قال لرجل من قريش سماه فعرفته فقلت هل في غنمك من لبن قال نعم قلت فهل انت حالب لبنًا قال نعم فامرته فاعتقل شاة من غنمه ثم امرته ان يَنْفُضَ ضرعها من الغبار ثم امرته ان ينفض كفيه فقال هكذا ضَرَبَ احدى كفيه بالاخرى فحلب لي كُثْبَةً من لبن وقد جعلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم إِدَاوَةً على فمها خرقة فصَبَبْتُ على اللبن حتى بَرَدَ اَسْفَلُهُ فانطلقت به الى النبي صلى الله عليه وسلم فوافقته قد استيقظ فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قلت قد آنَ الرحيل يا رسول الله قال بلى فارتحلنا والقوم يطلبوننا فلم يدركنا احد منهم غير سراقة بن مالك بن جُعْشُم على فرس له فقلت هذا الطلب قد لحقنا يا رسول الله فقال لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا ؛

۸۵۴ـ حَدَّثَنَا محمد بن سنان حدثنا همام عن ثابت عن انس عن ابي بكر رضي الله عنه قال قلت النبي صلى الله عليه وسلم وَانا في الغار لو ان احدهم نظر تحت قدميه لَاَبْصَرَنَا فقال ما ظنك يا اَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا۔

چرواہا دکھائی دیا جو اپنی بکریاں ہانکتا ہوا اسی چٹان کی طرف بڑھ رہا تھا، جو کام ہم نے اس چٹان سے لیا تھا وہی اس کا بھی ارادہ ہوگا۔ میں نے بڑھ کر اس سے پوچھا کہ لڑکے! تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا تو میں نے اسے پہچان لیا پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہوگا؟ اس نے کہا کہ جی ہاں ہے۔ میں نے کہا، تو کیا تم دودھ دوہ سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ میں نے اس سے کہا اور اس نے اپنے ریوڑ کی ایک بکری باندھ دی، پھر میرے کہنے پر اس نے اس کے تھن کو غبار سے جھاڑا۔ اب میں نے کہا کہ اپنا ہاتھ جھاڑ لو، اس نے یوں اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور میرے لیے تھوڑا سا دودھ دوہا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک برتن میں نے پہلے ہی سے ساتھ لے لیا تھا، اور اس کے منہ کو کپڑے سے بند کر دیا تھا۔ پھر میں نے دودھ (کے برتن) پر پانی بہایا (ٹھنڈا کرنے کے لیے) اور جب اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو اسے حضور اکرمؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ میں جب حاضر خدمت ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے میں نے عرض کی، نوش فرمائیے یا رسول اللہؐ! آں حضورؐ نے نوش فرمایا اور مجھے مسرت حاصل ہوئی۔ پھر میں نے عرض کیا، کوچ کا وقت ہو گیا ہے یا رسول اللہؐ! حضور اکرمؐ نے فرمایا، ہاں ٹھیک ہے۔ چنانچہ ہم آگے بڑھے اور مکہ والے ہماری تلاش میں تھے، لیکن سراقہ بن مالک بن جعشم کے سوا ہمیں کسی نے نہیں پایا، وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ ہمارا پیچھا کرنے والا ہمارے قریب آپہنچا، یا رسول اللہؐ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فکر نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

۸۵۴۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر مشرکین کے کسی فرد نے اپنے قدموں کے قریب سے (جھک کر) ہمیں تلاش کیا تو وہ ضرور ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا، اے ابوبکر! ان دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔

باب ۳۸۴ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سُدُّوا الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ اَبِی بَکْرٍ قالہ ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۸۴ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ابوبکرؓ کے دروازے کو چھوڑ کر (مسجد نبوی کے) تمام دروازے بند کر دو۔ اس کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۸۵۵ ۔ حَدَّثَنِی عبد اللہ بن محمد حدثنا ابو عامر حدثنا فُلَیْحٌ قَالَ حَدَّثَنِی سالم ابو النضر عن بسر بن سعید عن ابی سعید الخدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناسَ وَقَالَ اِنَّ اللہَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ ذٰلِکَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللہِ قال فبکی ابو بکر فعجبنا لبکائہ ان یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیر فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الْمُخَیَّرَ وکان ابوبکر اعلمنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِی صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّی لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ مَوَدَّتُہٗ لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِی بَکْرٍ۔

۸۵۵ ۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا تو اس بندے نے اسے اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس تھا، انھوں نے بیان کیا کہ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ ہمیں ان کی اس گریہ زاری پر حیرت ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا لیکن بات یہ تھی کہ حضور اکرمؐ ہی وہ تھے جنھیں اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکرؓ ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ آں حضورؐ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر ابوبکرؓ کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا خلیل بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ لیکن اسلام کی اخوت اور مودت کافی ہے۔ مسجد کے تمام دروازے جو صحابہ کے گھروں کی طرف کھلتے تھے، بند کر دیئے جائیں، سوا ابوبکر کی طرف کے دروازے کے۔

باب ۳۸۵ فَضْلُ اَبِی بکر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۸۵ ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

۸۵۶ ۔ حَدَّثَنَا عبد العزیز بن عبد اللہ حدثنا سلیمان عن یحیی بن سعید عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کُنَّا نُخَیِّرُ بین الناس فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فَنُخَیِّرُ اَبَا بکر ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم ؛

۸۵۶ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن سعید نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جب ہمیں صحابہ کے درمیان انتخاب کے لئے کہا جاتا تو سب میں منتخب اور ممتاز ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو، پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔

باب ۳۸۶ قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۸۶ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ اگر میں کسی کو

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا

قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ

۸۵۷ ۔ حَدَّثَنَا مسلم بن ابراهيم حدثنا وهيب حدثنا ايوب عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو كنت مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي حَدَّثَنَا معلى بن اسد وموسى قالا حدثنا وهيب عن ايوب وقال لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ حَدَّثَنَا قتيبة حدثنا عبد الوهاب عن ايوب مثله ۔

۸۵۸ ۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب اخبرنا حماد بن زيد عن ايوب عن عبد الله بن ابي مليكة قال كتب اهل الكوفة الى ابن الزبير في الجد فقال اما الذي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ ۔

خلیل بنا سکتا۔

اس کی روایت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔

۸۵۷ ۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اپنی امت کے کسی فرد کو میں خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔ ہم سے معلی بن اسد اور موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے (اس روایت میں یوں ہے) کہ آں حضورؐ نے فرمایا، اگر میں کسی کو خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کی اخوت سب سے بہتر ہے۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، سابق کی طرح۔

۸۵۸ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، انھیں حماد بن زید نے خبر دی، انھیں ایوب نے، ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ کوفہ والوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے دادا (کی میراث کے سلسلے میں) استفتاء کیا تو آپ نے انھیں جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اگر اس امت میں کسی کو میں اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا اور انھوں نے دادا کو باپ کے درجے میں قرار دیا تھا۔ آپ کی مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تھی۔

باب ۳۸۷

۸۵۹ ۔ حَدَّثَنَا الحميدي ومحمد بن عبد الله قالا حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال اتت امراة النبي صلى الله عليه وسلم فامرها ان ترجع اليه قالت ارايت ان جِئْتُ ولم اجدك كانها تقول الموت قال عليه السلام إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ ۔

۸۶۰ ۔ حَدَّثَنَا احمد بن ابي الطيب حَدَّثَنَا اسماعيل ابن مجالد حدثنا بيان بن بشر عن

۸۵۹ ۔ ہم سے حمیدی اور محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان سے دوبارہ آنے کے لیے فرمایا۔ انھوں نے کہا، لیکن اگر میں نے آپ کو نہ پایا پھر آپ کا کیا خیال ہے؟ غالباً وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پا سکیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔

۸۶۰ ۔ ہم سے احمد بن ابی طیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسماعیل بن مجالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بیان بن بشر نے حدیث بیان کی،

وبرة بن عبد الرحمن عن همام قال سمعت عمارًا يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أعبُدٍ وامرأتان وأبو بكر"

٨٦١ - حَدَّثَنِي هشام بن عمار حدثنا صدقة بن خالد حدثنا زيد بن واقد عن بسر بن عبيد الله عن عائذ الله أبي إدريس عن أبي الدَّرْدَاء رضي الله عنه قال كنت جالسًا عند النبي صلى الله عليه وسلم إذ أقبل أبو بكر آخذًا بطرف ثوبه حتى أبدى عن ركبته فقال النبي صلى الله عليه وسلم أمَّا صَاحِبُكُمْ فقد غَامَرَ فسلم وقال إني كَانَ بيني وبين ابن الخطاب شيء فأسرعت إليه ثم ندمت فسألته أن يغفر لي فأبى عليَّ فأقبلت إليك فقال يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إن عمر ندم فأتى منزل أبي بكر فسأل أَثَمَّ أبو بكر فقالوا لا فأتى إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم فجعل وجه النبي صلى الله عليه وسلم يَتَمَعَّرُ حتى أشفق أبو بكر فجثا على ركبتيه فقال يا رسول الله والله أنا كنت أظلم مرتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صدق وواساني بنفسه وماله فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي مرتين فما أوذي بعدها"

ان سے وبرہ بن عبد الرحمن نے، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ میں نے عمار رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا تھا جب آپ کے ساتھ (اسلام لانے والوں میں) پانچ غلام، دو عورتوں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

٨٦١ - مجھ سے ہشام بن عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے بسر بن عبید اللہ نے، ان سے عائذ اللہ ابوادریس نے اور ان سے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے آئے، (کپڑا انھوں نے اس طرح پکڑ رکھا تھا کہ) اس سے گھٹنا کھل گیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا، معلوم ہوتا ہے تمھارے دوست کسی سے لڑ آئے ہیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ بات ہو گئی تھی اور اس سلسلے میں مَیں نے جلد بازی سے کام لیا، لیکن بعد میں مجھے ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی، اب وہ مجھے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی لیے میں آپ کی خدمت حاضر ہوا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! تمھیں اللہ معاف کرے، تین مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ آخر عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا، یہاں ابوبکر موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ موجود نہیں ہیں تو آپ بھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ حضور اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا (ناگواری کی وجہ سے) اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ ﷺ! خدا گواہ ہے زیادتی میری طرف سے تھی، دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا، اللہ نے مجھے تمھاری طرف مبعوث کیا تھا، اور تم لوگوں نے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، لیکن ابوبکر ؓ نے کہا تھا کہ یہ سچے ہیں اور اپنی جان اور مال کے ذریعہ انھوں نے میری مدد کی تھی تو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو مجھ سے الگ کر دوگے۔ دو مرتبہ آں حضور ﷺ نے یہ جملہ فرمایا اور اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی کسی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّی بن اسد حدثنا عبدالعزیز بن المختار قال خالد الحذاء حدثنا عن ابی عثمان قال حدثنی عمرو بن العاص رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم

علی جیش ذات السلاسل

فقلت ای الناس احب الیك قال عائشة فقلت من الرجال فقال ابوها قلت ثم من قال عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فعد رجالا۔

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن ان ابا هریرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بَیْنَمَا رَاعٍ فِیْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَیْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَیْسَ لَهَا رَاعٍ غَیْرِیْ وَبَیْنَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَیْهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَیْهِ فَکَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰکِنِّیْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ قال النبی صلی الله علیه وسلم فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِذٰلِكَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عبدان اخبرنا عبد الله عن یونس عن الزهری قال اخبرنی ابن المسیب سمع ابا هریرة رضی الله عنه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ

۸۶۲۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی کہ خالد حذاء نے ہم سے ابو عثمان کے واسطہ سے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں غزوۂ ذات السلاسل کے لیے بھیجا، عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس شخص سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ عائشہ سے۔ میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا اس کے والد سے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد فرمایا کہ عمر بن خطاب سے۔ اس طرح آپؐ نے کئی اشخاص کے نام لیے۔

۸۶۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیا آگیا اور ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔ چرواہے نے اس سے بکری چھڑانی چاہی تو بھیڑیا بول پڑا۔ یوم السبع میں اس کی رکھوالی کرنے والا کون ہوگا جس دن میرے سوا اور کوئی اس کا چرواہا نہ ہوگا؟ اسی طرح ایک شخص بیل لیے جا رہا تھا اس پر سوار ہو کر، بیل اس کی طرف متوجہ ہو کر گویا ہوا اور کہا کہ میری تخلیق اس کے لیے نہیں ہوتی ہے، میں تو کھیتی باڑی کے کاموں کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ وہ شخص بول پڑا، سبحان اللہ! (جانور اور انسانوں کی طرح باتیں کرتا ہے!) حضور اکرمؐ نے پھر فرمایا کہ میں ان واقعات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی۔

۸۶۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابن المسیب نے خبر دی اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ خواب میں، میں نے خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول تھا، اللہ تعالیٰ نے جتنا چاہا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر اسے ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا اور انھوں نے ایک یا دو ڈول

وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ
ابن الخطاب فلم عبقريا
من الناس ينزع
عمر حتى ضرب
الناس بعطن ؕ

٨٦٥ - حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة فقال ابو بكر ان احد شقي ثوبي يسترخي الا ان اتعاهد ذلك منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك لست تصنع ذلك خيلاء قال موسى فقلت لسالم اذكر عبد الله من جر ازاره قال لم اسمعه ذكر الا ثوبه ؕ

٨٦٦ - حدثنا ابو اليمان حدثنا شعيب عن الزهري قال اخبرني حميد بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انفق زوجين من شيء من الاشياء في سبيل الله دعي من ابواب يعني الجنة يا عبد الله هذا خير فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من اهل

کھینچے، ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری محسوس ہوئی اور اللہ ان کے اس کمزوری کو معاف کرے۔ پھر اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور اسے ابن خطاب نے اپنے ہاتھ میں لے لیا میں نے اتنا قوی اور باہمت انسان نہیں دیکھا جو عمر رضی کی طرح ڈول کھینچ سکتا ہو، یہ حال تھا کہ لوگوں نے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ کو بھر لیا تھا۔

٨٦٥ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا (پاجامہ یا تہبند وغیرہ) کبر و غرور کی وجہ سے زمین پر گھسیٹتا چلے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرے کپڑے کا ایک حصہ لٹک جایا کرتا ہے البتہ اگر میں پوری طرح نگہداشت رکھوں (تو اس سے بچنا ممکن ہوگا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسا تکبر کے طور پر نہیں کرتے (اس لیے آپ اس حکم کے تحت داخل نہیں ہیں) موسیٰ نے بیان کیا کہ میں نے سالم سے پوچھا، کیا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ جو اپنے تہبند کو گھسیٹتے ہوئے چلا تو انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ان سے کپڑے ہی کے متعلق سنا تھا (تہبند وغیرہ کی تخصیص کے ساتھ نہیں سنا تھا)۔

٨٦٦ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے راستے میں کسی چیز کا ایک جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے پس جو شخص اہل نماز میں سے ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص اہل جہاد میں سے ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص اہل صیام (روزہ) میں سے ہوگا، اسے

الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ
مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ وَ
بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ مَا عَلَى هٰذَا الَّذِي
يدعى من تلك الابواب من ضرورة وقال هل يدعى
منها كلها احد يا رسول الله قال نَعَمْ وَأَرْجُوا
أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا أَبَابَكْرٍ

۸۶۷ - حَدَّثَنَا اسماعيل بن عبد الله حدثنا
سليمان بن بلال عن هشام بن عروة
عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي
الله عنها زوج النبي صلى الله عليه
وسلم ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم مات و ابوبكر بالسُّنح قال
اسماعيل يعني بالعالية فقام عمر يقول
والله ما مات رسول الله صلى الله عليه
وسلم قالت وقال عمر والله ما
كان يقع في نفسي الا ذاك وليبعثنه
الله فليقطعن ايدي رجال وارجلهم
فجاء ابوبكر فكشف عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقبله قال
بابي انت وامي طبت حيا وميتا
والذي نفسي بيده لا يذيقك
الله الموتتين ابدا ثم خرج
فقال ايها الحالف على رسلك
فلما تكلم ابوبكر جلس عمر
فحمد الله ابوبكر واثنى عليه
وقال الا من كان يعبد محمدا
صلى الله عليه وسلم فان محمدا
قد مات ومن كان يعبد الله فان
الله حي لا يموت وقال إِنَّكَ مَيِّتٌ وَ

صیام اور ریان (سیرابی) کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی جس شخص کو ان تمام ہی دروازوں سے بلایا جائے گا پھر تو اسے کسی قسم کا خوف واندیشہ باقی نہیں رہے گا۔ اور پوچھا، کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ یا رسول اللہ! آں حضور نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے توقع ہے کہ آپ بھی انھیں میں سے ہوں گے اے ابوبکر!

۸۶۷ - مجھ سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور اکرم کی جب وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت مقام سنح میں تھے۔ اسماعیل نے کہا کہ آپ کی مراد مدینہ کے بالائی علاقہ سے تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر یہ کہنے لگے کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا دل اس کے سوا کسی اور بات کے لیے تیار نہیں تھا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آنحضور کو مبعوث فرمائیں گے اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے (جو آپ کی موت کی باتیں کرتے ہیں)۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضور اکرم کی نعش مبارک کو کھول کر بوسہ دیا اور کہا، میرے باپ اور ماں آپ پر فدا ہوں، آپ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور وفات کے بعد بھی، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر دو مرتبہ اموات ہرگز طاری نہیں کرے گا اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور کہا کہ اے قسم کھانے والے! (خطاب عمر رضی اللہ عنہ سے تھا، جو قسم کھا کھا کر کہہ رہے تھے کہ حضور اکرم کی وفات نہیں ہوئی ہے) عجلت نہ کیجئے پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہلے اللہ کی حمد وثنا کی اور پھر فرمایا (دیکھو!) اگر کوئی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمد کی وفات ہو چکی ہے اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ حی ہے اس پر موت کبھی طاری نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے خود (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے) فرمایا تھا کہ آپ پر بھی

إِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وقال ما مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ قال فنشج النَّاس يبكون قال واجتمعت الانصار الى سعد ابن عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بني ساعدة فقالوا منا امير ومنكم امير فذهب اليهم ابوبكر وعمر بن الخطاب وابو عبيدة بن الجراح فذهب عمر يتكلم فاسكته ابوبكر وكان عمر يقول والله ما اردت بذلك إلا انى قد هَيَّأْتُ كَلَامًا قد اعجبني خَشِيتُ ان لا يبلغه ابوبكر ثم تكلم ابوبكر فتكلم ابلغ الناس فقال فى كلامه نحن الامراء وانتم الوزراء فقال حباب بن المنذر لا والله لا نفعل منا امير ومنكم امير فقال ابوبكر لا ولكنا الامراء وانتم الوزراء هم أَوْسَطُ العرب دارا واعربهم احسابا فَبَايِعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فقال عمر بل نبايعك أَنْتَ فَأَنْتَ سيدنا وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ عمر بيده فبايعه وبايعه الناس فقال قائل قتلتم سعد بن عبادة فقال عمر قتله الله. وقال عبد الله بن سالم عن الزبيدي

موت طاری ہوگی اور انھیں بھی موت کا سامنا کرنا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ محمد صرف رسول ہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں، پس کیا اگر ان کی وفات ہو جائے یا انھیں شہید کر دیا جائے تو تم ارتداد اختیار کر لوگے اور جو شخص ارتداد اختیار کرے گا تو اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ عنقریب شکر گذار بندوں کو بدلہ دینے والا ہے" بیان کیا یہ سن کر لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ بیان کیا کہ انصار سقیفۂ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تھے اور کہنے لگے تھے کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ پھر ابوبکر عمر بن الخطاب اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم ان کی مجلس میں پہنچے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی ابتدا کرنی چاہی لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے خاموش رہنے کے لیے کہا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ خدا گواہ ہے میں نے ایسا صرف اس وجہ سے کیا تھا کہ میں نے پہلے سے ہی ایک تقریر تیار کر لی تھی جو مجھے بہت پسند آئی تھی، پھر بھی مجھے ڈر تھا کہ ابوبکر رض کی برابری اس سے بھی نہیں ہو سکے گی۔ آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی، انتہائی بلاغت کے ساتھ کہ انھوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم (قریش) امراء ہیں اور تم (جماعت انصار) وزراء ہو۔ اس پر حباب بن منذر رضی اللہ عنہ بولے کہ نہیں، خدا گواہ ہے، ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے، ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک تم میں سے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کہ نہیں ہم امراء ہیں اور تم وزراء ہو (حدیث کی رو سے)۔ قریش گھرانے کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر شمار کئے جاتے ہیں اور اپنے عادات و اخلاق میں عربیت کی بہت سے زیادہ نمائندگی کرتے ہیں۔ اس لیے عمر یا ابوعبیدہ کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، نہیں، ہم آپ سے ہی بیعت کریں گے آپ ہمارے سردار ہیں۔ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ پھر سب لوگوں نے بیعت کی۔ اتنے میں کسی کی آواز آئی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو تم لوگوں نے نظر انداز اور بے وقعت کر دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھیں

قال عبدالرحمن بن القاسم اخبرنی القاسم ان عائشة رضی الله عنها قالت شخص بصر النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال فی الرفیق الاعلی ثلاثا وقص الحدیث قالت فما کانت من خطبتهما من خطبة الا نفع الله بها لقد خوف عمر وان فیهم لنفاقا فردهم الله بذلك ثم لقد بصر ابو بکر الناس الهدی وعرفهم الحق الذی علیهم وخرجوا به یتلون وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الی الشاکرین ۔

انھیں اللہ تعالیٰ نے نظر انداز کیا ہے (یعنی اللہ کے حکم سے وہ خلافت کے مستحق نہیں ہیں) اور عبداللہ بن سالم نے زبیدی کے واسطے سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا انھیں قاسم نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک اٹھی (وفات سے پہلے) اور آپؐ نے فرمایا کہ (اے اللہ، مجھے) رفیق اعلیٰ میں داخل کیجئے۔ آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا۔ اور اپوری حدیث بیان کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما دونوں ہی خطبوں سے نفع پہنچا (عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دھمکایا) کیونکہ ان میں بعض منافق بھی تھے، اس لئے انھیں اللہ تعالیٰ نے اس طرح باز رکھا (غلط افواہیں پھیلانے سے) اور (بعد میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو صحیح راستہ دکھایا اور انھیں بتایا کہ جو کچھ ان کے علم میں آچکا ہے وہی صحیح ہے اور یہی وجہ تھی کہ جب لوگ باہر آئے تو یہ آیت تلاوت کر رہے تھے "محمدؐ ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں۔ الشاکرین تک۔"

۸۶۸ - حدثنا محمد بن کثیر اخبرنا سفیان حدثنا جامع ابن ابی راشد حدثنا ابو یعلی عن محمد بن الحنفیة قال قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال ثم عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین ۔

۸۶۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے جامع بن ابی راشد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ ابوبکر رضؓ۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ انھوں نے فرمایا کہ اس کے بعد عمر رضؓ۔ مجھے اس کا اندیشہ تھا کہ (اگر پھر میں نے) یہ پوچھا کہ اس کے بعد؟ تو (کہہ دیں گے کہ عثمان رضؓ اس لیے میں نے عرض کی۔ اس کے بعد آپ کا درجہ ہے؟ فرمایا کہ میں تو صرف مسلمانوں کی جماعت کا ایک فرد ہوں۔

۸۶۹ - حدثنا قتیبة بن سعید عن مالك عن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره حتی اذا کنا بالبیداء او بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول الله صلی الله علیه وسلم علی

۸۶۹ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ جب ہم مقام بیداء یا مقام ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار گم ہو گیا۔ اس لیے حضور اکرمؐ اس کی تلاش کے لیے وہاں ٹھہر گئے اور صحابہ رضؓ بھی آپؐ کے ساتھ ٹھہرے لیکن نہ اس جگہ پانی کا نام و نشان تھا اور نہ ان کے ساتھ پانی تھا۔ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔

على الناقة واقام الناس معه وليسوا على ماء و ليس معهم ماء فاتى الناس ابابكر فقالوا الا ترى ما صنعت عائشة اقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم وبالناس معه وليسوا على ماء و ليس معهم ماء فجاء ابوبكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع رأسه على فخذى قد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فعاتبني و قال ما شاء الله ان يقول وجعل يطعنني بيده فى خاصرتى فلا يمنعنى من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذى فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح على غير ماء فانزل الله آية التيمم فتيمموا فقال اسيد بن الحضير ما هى باول بركتكم يا آل ابي بكر فقالت عائشة فبعثنا البعير الذى كنت عليه فوجدنا العقد تحته ـ

اور کہنے لگے کہ آپ ملاحظہ نہیں فرماتے۔ عائشہؓ نے کیا کر رکھا ہے حضور اکرمؐ کو یہیں روک لیا۔ اتنے صحابہ آپ کے ساتھ ہیں، نہ تو یہاں پانی کا نام ونشان ہے اور نہ لوگ اپنے ساتھ لئے ہوتے ہیں اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سر مبارک میری ران پر رکھے ہوئے سو رہے تھے وہ کہنے لگے تمھاری وجہ سے آں حضورؐ اور سب لوگوں کو رکنا پڑا اب نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بہت برا بھلا کہا، جو کچھ اللہ کو منظور تھا اور اپنے ہاتھ سے میں کچوکے لگانے لگے ان کچوکوں کے باوجود حرکت کرنے سے صرف ایک چیز مانع رہی کہ حضور اکرمؐ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آں حضورؐ سوتے رہے اور جب صبح ہوئی تو پانی نہیں تھا اور اسی موقع پر اللہ تعالی نے تیمم کا حکم نازل فرمایا اور سب نے تیمم کیا، اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر! یہ تمھاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم نے جب اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے ملا۔

۸۷۰ ـ حدثنا آدم بن ابي اياس حدثنا شعبة عن الاعمش قال سمعت ذكوان يحدث عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبوا اصحابي فلو ان احدكم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه ـ تابعه جرير و عبد الله بن داؤد و ابومعاوية ومحاضر عن الاعمش ـ

۸۷۰ ـ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے بیان کیا انھوں نے ذکوان سے سنا اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے اصحاب کو برا بھلا نہ کہو اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کے راستے میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مد غلہ کی برابری بھی نہیں کرسکتا اور نہ ان کے آدھے مد کی۔ اس روایت کی متابعت جریر، عبد اللہ بن داؤد، ابومعاویہ اور محاضر نے اعمش کے واسطہ سے کی۔

۸۷۱ ـ حدثنا محمد بن مسكين ابوالحسن حدثنا يحيى بن حيان حدثنا سليمان عن شريك بن ابي نمر عن سعيد بن المسيب قال اخبرني ابو موسى الاشعريؓ انه توضأ في بيته ثم خرج فقلت لالزمن

۸۷۱ ـ ہم سے محمد بن مسکین ابوالحسن نے حدیث بیان کی، ان سے یحیی بن حیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے شریک بن ابی نمر نے، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انھیں ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے ایک دن اپنے گھر میں وضو کی اور اس ارادہ سے نکلے کہ آج دن بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاكونن معه يومي هذا قال فجاء المسجد فسأل عن النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا خرج وَ وَجَّهَ ههنا فخرجت على إثره اسأل عنه حتى دخل بئر اريس فجلست عند الباب وبابها من جريد حتى قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجته فتوضأ فقمت إليه فاذا هو جالس على بئر اريس وتوسط قُفَّهَا وكشف عن ساقيه وَدَلَّاهُمَا في البئر فسلمت عليه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاكونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ الله صلى الله عليه وسلم اليوم فجاء ابو بكر فدفع الباب فقلت من هذا فقال ابو بكر فقلت على رسلك ثم ذهبت فقلت يا رسول الله هذا ابو بكر يستأذن فقال ائذن له وبشره بالجنة فاقبلت حتى قلت لابي بكر ادخل وَرَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم يبشرك بالجنة فدخل ابو بكر فجلس عن يمين رسول الله صلى الله عليه وسلم معه في القف ودلّى رجليه في البئر كما صنع النبي صلى الله عليه وسلم وكشف عن ساقيه ثم رجعت فجلست وقد تركت اخي يتوضأ ويلحقني فقلت إن يُرِدِ الله بفلان خيرًا يريد اخاه يأتِ به فاذا انسان يحرك الباب فقلت من هذا فقال عمر بن الخطاب فقلت على رسلك ثم جئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت

وسلم کی رفاقت میں گذاروں گا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آپ مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور حضور اکرمؐ کے متعلق پوچھا تو وہاں موجود لوگوں نے بتایا کہ آں حضورؐ تو تشریف لے جا چکے ہیں اور آپ اس طرف تشریف لے گئے۔ چنانچہ میں آں حضورؐ کے متعلق پوچھتا ہوا آپ کے پیچھے پیچھے نکلا اور آخر میں نے دیکھا کہ آپ (قباء کے قریب ایک باغ) بئر اریس میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب حضور اکرمؐ قضاء حاجت کر چکے اور وضو بھی کر لی تو میں آپؐ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ بئر اریس (اس باغ کے کنویں) کے من پر بیٹھے ہوئے تھے، اپنی پنڈلیاں آپ نے کھول رکھی تھیں اور کنوئیں میں پاؤں لٹکائے ہوئے تھے۔ میں نے آپؐ کو سلام کیا اور پھر واپس آ کر باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے سوچا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہوں گا پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ ابوبکر! میں نے کہا تھوڑی دیر ٹھہر جائیے۔ پھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ابوبکرؓ دروازے پر موجود ہیں اور آپ سے اجازت چاہتے ہیں (اندر آنے کی) آں حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی! میں دروازہ پر آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور اسی کنویں کے من پر حضور اکرمؐ کی داہنی طرف بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا لیئے جس طرح حضور اکرمؐ لٹکائے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیوں کو بھی کھول لیا تھا پھر میں واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا۔ میں آتے وقت اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ وہ میرے ساتھ آنے والے تھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا، کاش اللہ تعالیٰ فلاں کو خبر دے دیتا ان کی مراد اپنے بھائی سے تھی اور انھیں یہاں کسی طرح پہنچا دیتا۔ اتنے میں کسی صاحب نے دروازہ پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ عمر بن خطاب۔ میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جائیے۔ چنانچہ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کے بعد عرض کیا کہ عمرؓ بن خطاب

عليه فقلت هذا عمر بن الخطاب يستاذن فقال ائذن له وبشره بالجنة فجئت فقلت ادخل وبشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة فدخل فجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في القُفِّ عن يساره ودلّى رجليه في البئر. ثم رجعت فجلست. فقلت ان يرد الله بفلان خيرًا يات به فجاء انسان يحرك الباب فقلت من هذا فقال عثمانُ بن عفان فقلت على رسلك فجئت الى رسول الله فاخبرته فقال ائذن له وبشّره بالجنة على بلوى تصيبه فجئت فقلت له ادخل وبشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة على بلوى تصيبك فدخل فوجد القفّ قد مُلئ فجلس وِجاهه من الشق الآخر قال. شريك قال سعيد بن المسيب فاوّلتها قبورهم.

۸۷۲ - حَدَّثَنِيْ محمد بن بشار حدثنا يحيى عن سعيد عن قتادة ان انس بن مالك رضى الله عنه حدثهم ان النبي صلى الله عليه وسلم صَعِدَ اُحُدًا و ابوبكر و عمر و عثمان فرجف بهم فقال اثبت احد فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ.

۸۷۳ - حَدَّثَنِيْ احمد بن سعيد ابوعبدالله حدثنا وهب بن جرير حدثنا صَخْرٌ عن نافع ان عبد الله بن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بَيْنَمَا اَنَا عَلَى بِئْرٍ اَنْزِعُ مِنْهَا جَاءَنِي

دروازے پر کھڑے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ میں واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جائیے اور آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے آپ بھی داخل ہوئے اور حضور اکرمؐ کے ساتھ اسی من پر بائیں طرف بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنوئیں میں لٹکا لیے۔ میں پھر دروازہ پر آکر بیٹھ گیا اور سوچتا رہا کہ کاش اللہ تعالیٰ فلاں (آپ کے بھائی) کے ساتھ خیر چاہتے اور انھیں یہاں پہنچا دیتے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا، کون صاحب ہیں؟ بولے کہ عثمان بن عفان میں نے کہا تھوڑی دیر کے لیے توقف کیجئے۔ میں حضور اکرمؐ کے پاس آیا اور آپ کو ان کی آمد کی اطلاع دی۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور ایک مصیبت پر جو انھیں پہنچے گی جنت کی بشارت پہنچا دو۔ میں دروازے پر آیا اور ان سے کہا کہ اندر تشریف لے جائیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے "ایک مصیبت پر جو آپ کو پہنچے گی۔ آپ جب داخل ہوئے تو دیکھا کہ چبوترہ پر جگہ نہیں ہے۔ اس لیے آپ دوسری طرف حضور اکرمؐ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب نے فرمایا، میں نے اس سے ان حضرات کی قبروں کی تاویل لی۔ (کہ اسی ترتیب سے بنیں گی)۔

۸۷۲ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے تو احد کانپ اٹھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا، احد! قرار پکڑ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

۸۷۳ - مجھ سے ابوعبداللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے صخر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ایک کنوئیں پر (خواب میں) کھڑا اس سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی پہنچ گئے پھر ابوبکر

اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرِ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابن الخطاب اخذها ابن الخطاب مِنْ يَدِ اَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ فَنَزَعَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ: قال وهب العَطَنُ لمبرك الابل يقول حتى رَوِيَتِ الابل فاناخت:۔

۸۷۴ ۔ حَدَّثَنَا الوليد بن صالح حدثنا عيسى بن يونس حدثنا عمر بن سعيد بن ابي الحسين المكي عن ابن ابي مُلَيْكَةَ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال اني لواقف في قوم فدعوا الله لعمر بن عمر خطاب وقد وضع على سريره اذا رجل من الخلفي قد وضع مرفقه على منكبي يقول رحمك ان كنت لارجوان يجعلك الله مع صاحبيك لاني كثيرا ما كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كنت و ابوبكر وعمر و فعلت وابوبكر وعمر فان كنت لارجوا ان يجعلك الله معهما فاذا هو علي بن ابي طالب ؛

۸۷۵ ۔ حَدَّثَنِيْ محمد بن يزيد الكوفي حدثنا الوليد عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم عن عروة بن الزبير قال سألت عبد الله بن عمرو عن اشد ما صنع المشركون برسول الله صلى الله

رضی اللہ عنہ نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول کھینچے۔ ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا پھر ابوبکر رضی اللہ کے ہاتھ سے ڈول عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی وہ ایک بہت بڑے ڈول کی صورت میں تبدیل ہو گیا۔ میں نے کوئی باہمت اور قوی انسان نہیں دیکھا جو اتنی حسن تدبیر اور مضبوط قوت ارادی کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہو چنانچہ انھوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہیں بھر لیں، وہب نے بیان کیا "العطن" اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں، بولتے ہیں اونٹ اتنا سیراب ہوئے کہ (وہیں) بیٹھ گئے۔

۸۷۴ ۔ ہم سے ولید بن صالح نے حدیث بیان کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن سعید بن ابی الحسین مکی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے، اس وقت آپ کا جنازہ تابوت پر رکھا ہوا تھا اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آ کر میرے شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں اور (عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (دفن) کرے گا، میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا کہ "میں، ابوبکر اور عمر تھے" "میں نے اور ابوبکر اور عمر نے یہ کام کیا۔ میں اور ابوبکر اور عمر گئے" اس لیے مجھے تو یہی توقع تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انھیں دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا۔ میں نے مڑ کر جو دیکھا تو آپ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۸۷۵ ۔ مجھ سے محمد بن یزید کوفی نے حدیث بیان کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مشرکین مکہ کے سب سے زیادہ شدید اور سنگین معاملے کے متعلق پوچھا جو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ

علیہ وسلم قال رایت عقبۃ بن ابی معیط جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فوضع ردائہ فی عنقہ فخنقہ بہ خنقا شدیدا فجاء ابو بکر حتی دفعہ عنہ فقال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم۔

میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اس بدبخت نے اپنی چادر گردن مبارک میں ڈال کر کھینچی جس سے آپ کا گلا بڑی شدت کے ساتھ پھنس گیا اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بدبخت کو دفع کیا اور فرمایا، کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور وہ تمہارے پاس اپنے پروردگار کی طرف سے بینات (معجزات و دلائل) بھی لایا ہے۔

باب ۳۸۸ مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی اللہ عنہ

۳۸۸۔ ابوحفص عمر بن خطاب قرشی عدوی رضی اللہ عنہ کے مناقب

۸۷۶۔ حدثنا حجاج بن منھال حدثنا عبد العزیز الماجشون حدثنا محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایتنی دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ھذا فقال ھذا بلال ورایت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت لمن ھذا فقال لعمر فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار۔

۸۷۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز ماجشون نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (خواب میں) جنت میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے قدموں کے چاپ کی آواز سنی تو میں نے پوچھا، یہ کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا بلال رضی اللہ عنہ۔ اور میں نے ایک محل دیکھا، اس کے سامنے ایک عورت تھی میں نے پوچھا، یہ کس کا محل ہے؟ تو بتایا گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا، میرے دل میں آیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں، لیکن مجھے عمرؓ کی غیرت یاد آئی (اور اس لیے اندر داخل نہیں ہوا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ کیا میں آپ سے بھی غیرت کروں گا؟ یا رسول اللہ!

۸۷۷۔ حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شھاب قال اخبرنی سعید ابن المسیب ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال بینا انا نائم رایتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ الی جانب قصر فقلت لمن ھذا القصر قالوا لعمر

۸۷۷۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) جنت دیکھی، میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ عمرؓ کا، پھر مجھے ان کی غیرت و حمیت یاد آئی اور میں وہیں سے لوٹ آیا۔ اس پر عمرؓ

فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ.

رضی اللہ عنہ رو دیئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ الْعِلْمَ.

۸۷۸۔ مجھ سے محمد بن صلت ابوجعفر کوفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں حمزہ نے خبر دی اور انھیں ان کے والد نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دودھ پیا اور سیرابی کے اثر کو اپنے ناخنوں تک پہ محسوس کیا۔ پھر میں نے پیا، کہ عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس خواب کی تعبیر کیا ہوگی؟ آں حضور نے فرمایا کہ علم۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ يَحْيَى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ مَبْثُوثَةٌ كَثِيرَةٌ.

۸۷۹۔ ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوبکر بن سالم نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں سے ایک اچھا بڑا ڈول کھینچ رہا ہوں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے ضعف کے ساتھ اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہاتھ میں وہ ڈول بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر گیا، میں نے ان جیسا قوی اور باعظمت شخص نہیں دیکھا جو اتنی مضبوط قوت ارادی کے ساتھ کام کا عادی ہو، انھوں نے اتنا کھینچا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اونٹوں کے سیراب ہونے کی جگہوں کو بھر کر محفوظ کر لیا۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ

۸۸۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبدالحمید نے خبر دی، انھیں محمد بن سعد نے خبر دی اور ان سے ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا۔ اور مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید نے، ان سے محمد بن سعد بن ابی وقاص نے اور ان سے

الخطاب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده نسوة من قريش يُكَلِّمْنَهُ ويستكثرنه عالية اصواتهن على صوته فلما استاذن عمر بن الخطاب قُمْنَ فَبَادَرْنَ الحجاب فأذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل عمر ورَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ يضحك فقال عمر اضحك الله سنك يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عمر فانت احق ان يَهَبْنَ يا رسول الله ثم قال عُمَر يا عَدُوَّاتِ انفسهن أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلم فقلن نعم انت أَفَظُّ واغلظ من رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ايهًا يا ابْنَ الخَطَّاب والذى نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ ؛

۸۸۱ ـ حَدَّثَنَا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن اسماعيل حدثنا قيس قال قال عبد الله مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ ؛

۸۸۲ ـ حَدَّثَنَا عبدان اخبرنا عبد الله حدثنا عمر بن سعيد عن ابن ابي مليكة انه سمع ابن عباس يقول وُضِعَ عمر على سريره فتكنفه الناس يدعون ويصلون قبل ان يرفع وانا فيهم فلم يرعني الا رجل اخذ منكبي فاذا علىٌّ فترحم على عمر وقال ما خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ

ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی اس وقت حضور اکرمؐ کے پاس قریش کی چند عورتیں (امہات المؤمنین میں سے بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور آں حضورؐ کی آواز سے بھی بلند آواز کے ساتھ آپ سے نفقہ میں زیادتی کا مطالبہ کر رہی تھیں ۔ یوں ہی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو وہ تمام خواتین کھڑی ہو کر پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ کھڑی ہوئیں ۔ آخر حضور اکرمؐ نے انھیں اجازت دی اور وہ داخل ہوئے تو آں حضورؐ مسکرا رہے تھے ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے ۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ، مجھے ان عورتوں پر ہنسی آرہی تھی جو ابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں ، لیکن آپ کی آواز سنتے ہی پردے کے پیچھے بھاگ گئیں ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ، یا رسول اللہؐ! ڈرنا تو انھیں آپ سے چاہئے تھا پھر انھوں نے (عورتوں سے) کہا ، اے اپنی جانوں کی دشمن ! تم مجھ سے تو ڈرتی ہو اور حضور اکرمؐ سے نہیں ڈرتیں ۔ عورتوں نے کہا کہ ہاں ، آپ ٹھیک کہتے ہیں ۔ حضور اکرمؐ کے مقابلے میں آپ کہیں زیادہ سخت ہیں ۔ اس پر آں حضورؐ نے فرمایا ، اے ابن خطاب : اس ذات کی قسم جس کے (قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ، اگر کبھی شیطان آپ کو کسی راستے پر چلتا دیکھ لیتا ہے تو اسے چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر ہو لیتا ہے ۔

۸۸۱ ـ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے قیس نے حدیث بیان کی کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد پھر ہمیں ہمیشہ عزت حاصل رہی ہے ۔

۸۸۲ ـ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ نے خبر دی ، ان سے عمر بن سعید نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے تابوت پر (شہادت کے بعد) رکھا گیا تو تمام لوگوں نے نعش مبارک کو گھیر لیا ۔ اور ان کے لیے دعا (صلاۃ) پڑھنے لگے ، نعش ابھی اٹھائی نہیں گئی تھی میں بھی وہیں موجود تھا ۔ اسی حالت میں اچانک ایک صاحب نے میرا شانہ پکڑ لیا ، میں نے دیکھا تو وہ علی کرم اللہ وجہہ تھے ۔ پھر انھوں نے

اَنْ اَلْقَی اللّٰہَ بِمِثْلِ عَمَلِہٖ مِنْکَ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ یَّجْعَلَکَ اللّٰہُ مَعَ صَاحِبَیْکَ وَحَسِبْتُ اَنِّیْ کُنْتُ کَثِیْرًا اَسْمَعُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَھَبْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَابوبکر وعُمَرُ۔

عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعاء رحمت کی اور ان کی نعش کو مخاطب کر کے فرمایا، آپ نے اپنے بعد کسی بھی شخص کو نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ عمل جیسا عمل کرتے ہوئے میں اللہ سے جا ملوں، اور خدا کی قسم مجھے تو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے تھے کہ "میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے۔ میں، ابوبکر اور عمر باہر آئے۔"

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا یزید بن زریع حدثنا سعید وقال لی خلیفۃ حدثنا محمد بن سواء وکھمس ابن المِنْھَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی احد ومعہ ابوبکر وعمر وعثمان فرجف بھم فضربہ برجلہ وقال اُثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَھِیْدَانِ۔

۸۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن سواء اور کھمس بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے تو آپؐ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ پہاڑ کانپنے لگا تو حضور اکرمؐ نے اپنے پاؤں سے اسے تھپکی دی اور فرمایا، اُحُد! ٹھہر! کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وھب قال حدثنی عمر ھو ابن محمد ان زید بن اسلم حدثہ عن ابیہ قال سألنی ابن عمر عن بعض شأنہ یعنی عمر فاخبرتہ فقال ما رأیت احدا قط بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حین قبض کان اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حتی انتھی من عمر بن الخطاب۔

۸۸۴۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا، اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اپنے والد عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے، جو میں نے انھیں بتا دیئے تو انھوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے کسی شخص کو معاملات میں اتنی انتھک کوشش کرنے والا اور اتنا زیادہ سخی نہیں دیکھا اور یہ خصائل عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر ہی ختم ہو گئے۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا سلیمان بن حرب حدثنا حماد بن زید عن ثابت عن انس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ

۸۸۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت

وسلم عن الساعة فقال متی الساعة قال و ماذا اعددت لها قال لا شئ الا ان احب الله ورسوله صلی الله علیه وسلم فقال انت مع من احببت قال انس فما فرحنا بشیء فرحنا بقول النبی صلی الله علیه وسلم انت مع من احببت قال انس فانا احب النبی صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر وارجوا ان اکون معهم بحبی ایاهم وان لم اعمل بمثل اعمالهم۔

۸۸۶۔ حدثنا یحیی بن قزعة حدثنا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یك فی امتی احد فانه عمر۔ زاد زکریا بن ابی زائدة عن سعد عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لقد کان فیمن کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یکن من امتی منهم احد فعمر۔

۸۸۷۔ حدثنا عبد الله بن یوسف حدثنا اللیث حدثنا عقیل عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب وابی سلمة بن عبد الرحمن قالا سمعنا ابا هریرة رضی الله عنه یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینما راع فی غنمه عدا الذئب فاخذ منها

کے متعلق پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا اور تم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے؟ انھوں نے عرض کی کچھ بھی نہیں سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر تمھارا حشر بھی انھیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمھیں محبت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی ہوگی جتنی آپ کے اس ارشاد سے ہوئی کہ "تمھارا حشر انھیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمھیں محبت ہے۔" انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امیدوار ہوں کہ میرا حشر انھیں حضرات کے ساتھ ہوگا اگرچہ میرے عمل ان کے جیسے نہیں ہیں۔

۸۸۶۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلی امتوں میں محدَّث (جن کی زبان پر حق اور فیصلہ خداوندی خود بخود اللہ کے حکم سے جاری ہو جایا کرتا تھا) ہوا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ زکریا بن زائدہ نے اپنی روایت میں سعد کے واسطے سے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلے بنی اسرائیل کی امتوں میں کچھ لوگ ایسے ہوا کرتے تھے کہ نبی نہیں ہوتے تھے اور اس کے باوجود، (فرشتوں کے ذریعہ) ان سے کلام ہوا کرتا تھا۔ اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

۸۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ہم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک چرواہا اپنا ریوڑ چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیے نے اس کی ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے

شاةً فطلبها حتى استنقذها فالتفت إليه الذئب فقال له من لها يوم السبع ليس لها راعٍ غيري فقال الناس سبحان الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم فإني أومن به وأبو بكر وعمر وما ثَمَّ أبو بكر وعمر ؛

چھڑا لیا۔ پھر بھیڑیا اس کی طرف متوجہ ہوا اور بولا (خرق عادت کے طور پر) یوم السبع میں اس کی حفاظت کرنے والا کون ہوگا، جب میرے سوا اس کا کوئی چرواہا نہ ہوگا، صحابہؓ اس پر بول اٹھے سبحان اللہ! حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں اس واقعہ پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی حالانکہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما موجود نہیں تھے۔

۸۸۸ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني أبو أمامة بن سهل بن حُنيف عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا أنا نائم رأيت الناس عُرِضوا عليَّ وعليهم قُمُص فمنها ما يبلغ الثُّدِيَّ ومنها ما يبلغ دون ذلك وعُرِض عليَّ عمر وعليه قميص اجترّه قالوا فما أوّلته يا رسول الله قال الدين ؛

۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے خبر دی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو قمیص پہنے ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض کی قمیص صرف سینے تک کی تھی اور بعض کی اس سے بھی چھوٹی اور میرے سامنے عمرؓ پیش کئے گئے تو وہ اتنی بڑی قمیص پہنے ہوئے تھے کہ چلتے ہوئے گھسٹتی تھی صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دین۔

۸۸۹ - حدثنا الصلت بن محمد حدثنا إسماعيل بن إبراهيم حدثنا أيوب عن ابن أبي مُليكة عن المِسوَر بن مَخرمة قال لما طُعِن عمر جعل يألم فقال له ابن عباس وكأنه يُجزّعه يا أمير المؤمنين ولئن كان ذاك لقد صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأحسنت صحبته ثم فارقته وهو عنك راض ثم صحبت أبا بكر فأحسنت صحبته ثم فارقته وهو عنك راض ثم صحبت صَحَبَتَهم فأحسنت صحبتهم ولئن فارقتهم لتفارقنّهم وهم عنك راضون قال أما ما ذكرت من صحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضاه فإنما ذاك مَنٌّ من الله تعالى منّ به عليَّ وأما ما

۸۸۹۔ ہم سے صلت ابن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیئے گئے تو بڑی کرب و بے چینی کا اظہار آپ کی طرف سے ہوا اس موقع پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے تسلی و تشفی کے طور پر کہا کہ یا امیر المومنین! آپ اس درجہ گھبرا کیوں رہے ہیں، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور آں حضورؐ کی صحبت کا پورا حق ادا کیا، پھر جب آپ آں حضورؐ سے جدا ہوئے تو آں حضورؐ آپ سے خوش اور راضی تھے۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اٹھائی اور ان کی صحبت کا بھی آپ نے پورا حق ادا کیا اور جب جدا ہوئے تو وہ بھی آپ سے راضی اور خوش تھے، آخر میں مسلمانوں کی صحبت آپ کو حاصل رہی، ان کی صحبت کا بھی آپ نے پورا حق ادا کیا ہے اور اگر آپ ان سے جدا ہوئے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہیں بھی آپ اپنے سے خوش اور راضی ہی چھوڑیں گے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ نے جو رسول اللہ

ذکرت من صحبۃ ابی بکر و رضاہ فانما ذالک مَنٌّ من اللہ جلّ ذِکرُہٗ مَنَّ بِہٖ علیّ و امّا ما تری من جزعی فھو من اجلک و اجل اصحابک، واللہ لو أن لی طلاع الارض ذھبًا لا فتدیت بہ من عذاب اللہ عزّوجلّ قبل ان اراہ قال حمّاد بن زید حدثنا ایوب عن ابن ابی مُلَیکۃ عن ابن عباس دخلت علی عمر بھذا ؏

صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا اور آں حضورؐ کی رضا و خوشنی کا جو ذکر کیا ہے تو یقیناً یہ صرف اللہ تعالیٰ کا ایک فضل اور احسان ہے جو اس نے مجھ پہ کیا ہے اسی طرح جو آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور ان کی رضا و خوشی کا ذکر کیا ہے تو یہ بھی مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان تھا، لیکن جو گھبراہٹ اور پریشانی مجھ پر طاری آپ دیکھ رہے ہیں وہ آپ کی وجہ سے اور آپ کے ساتھیوں کی وجہ سے ہے اور خدا کی قسم، اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سامنا کرنے سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات کی کوشش کرتا، حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہی حدیث۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا یُوسف بن موسی حدثنا ابو اسامۃ قال حدثنی عثمان بن غیاث حدّثنا ابو عثمان النھدیُّ عن ابی موسی رضی اللہ عنہٗ قال کُنْتُ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فِی حَائِطٍ مِنْ حِیطَانِ المدینۃ فجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ ففتحت لہ فاذا ابوبکر فبشرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالجنّۃ ففتحت لہ فاذا ھو عمر فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثُمَّ استَفْتَحَ رَجُلٌ فقال لی افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیبُہٗ فاذا عثمان فاخبرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان ؏

۸۹۰۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عثمان بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ابوعثمان نہدی نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ کے ایک باغ میں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک صاحب نے آکر دروازہ کھلوایا، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق جنت کی بشارت سنائی تو انھوں نے اس پر اللہ کی حمد و ثنا کی پھر ایک صاحب آئے اور دروازہ کھلوایا حضور اکرمؐ نے اس موقع پر بھی یہی فرمایا کہ دروازہ ان کے کھول دو اور انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ انھیں بھی جب حضور اکرمؐ کے ارشاد کی اطلاع سنائی تو انھوں نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر ایک تیسرے صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ ان کے لیے بھی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔ ان مصائب اور آزمائشوں کے بعد جن سے انھیں (دنیا میں) دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ جب میں نے آپؓ کو حضور اکرمؐ کے ارشاد کی اطلاع دی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد یہی فرمایا کہ اللہ مدد کرنے والا ہے۔

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال اخبرني حيوة قال حدثني ابو عقيل زهرة بن معبد انه سمع جده عبد الله بن هشام قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم وهو آخذ بيد عمر بن الخطاب ؛

۸۹۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے حیوۃ نے خبر دی۔ کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور اکرمؐ اس وقت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئے ہوئے تھے۔

باب ۳۸۹ مناقب عثمان بن عفان ابي عمرو القرشي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ

۳۸۹۔ ابو عمرو عثمان بن عفان القرشی رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص بئر رومہ (ایک کنواں) کو خرید کر سب کے لیے عام کر دے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا۔ تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے خرید کر عام کر دیا تھا اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے لشکر) کو سامان سے لیس کرے گا وہ جنت کا مستحق ہوگا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن اَيُّوب عن ابي عثمان عن ابي موسى رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل حائطاً وامرني بحفظ الحائط فجاء رجل يستاذن فقال ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فاذا ابو بكر ثم جاء آخر يستاذن فقال ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فاذا عمر۔ ثم جاء آخر يستاذن فسكت هنيهة ثم قال ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فاذا عثمان بن عفان قال حماد وحدثنا عاصم الْاَحْوَلُ وعَلِيُّ بن الحكم سمعا ابا عثمان

۸۹۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ کے اندر تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں دروازہ پر حفاظت کرتا رہوں۔ پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی، آں حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے پھر دوسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سنا دو۔ آپ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر تیسرے صاحب آئے اور اجازت چاہی۔ آنحضورؐ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے، پھر فرمایا کہ انھیں بھی اجازت دے دو اور (دنیا میں) ایک آزمائش سے گزرنے کے بعد جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ آپ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ حماد نے بیان کیا۔ اور ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو عثمان سے

حدث عن ابی موسى بنحوه وزاد فيه
عاصم ان النبی صلى الله عليه وسلم
كان قاعداً في مكان فيه ماء قد انكشف
عن ركبتيه او ركبته فلما دخل
عثمان غطاها۔

٨٩٣۔ حَدَّثَنِیْ احمد بن شبيب بن سعد
قال حَدَّثَنِیْ ابي عن يونس قال ابن شهاب
اخبرني عروة ان عبيد الله بن عدي بن
الخيار اخبره ان المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ
وعبد الرحمٰن بن الاسود ابن عبد يغوث
قالا ما يمنعك ان تكلم عثمان لاخيه
الوليد فقد اكثر الناس فيه فقصدت
لعثمان حتى خرج الى الصلاة قلت ان
لي اليك حاجة وهي نَصِيْحَةٌ لَكَ قَالَ
يا ايها المرء منك قال معمر اراه قال
اعوذ بالله منك فانصرفت فرجعت
اليهم اذ جاء رسول عثمان فاتيته
فقال ما نصيحتك فقلت ان الله سبحانه
بعث محمداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بالحق وانزل عليه الكتاب وكنت ممن
استجاب لله ولرسوله صلى الله عليه
وسلم فهاجرت الهجرتين وصحبت
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَأَيْتُ هَدْيَهُ وقد اكثر الناس
في شأن الوليد ، قال أَدْرَكْتَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لا ولكن خلص إِلَيَّ من علمه ما
يخلص الى العذراء في سترها
قَالَ أَمَّا بَعْدُ فان الله بعث محمداً صَلَّى

سنا اور وہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح حدیث بیان کرتے تھے، لیکن عاصم نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے جس کے اندر پانی تھا اور آپ اپنے دونوں گھٹنے یا ایک گھٹنہ کھولے ہوئے تھے لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو آپ نے چھپالیا تھا۔

٨٩٣۔ ہم سے احمد بن شبیب بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں عروہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا کہ آپ عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید کے بارے میں (جسے عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر بنایا تھا) کیوں گفتگو نہیں کرتے، لوگوں میں اس مسئلہ پر بڑی بے چینی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ کے یہاں گیا اور جب وہ نماز کے لیے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت ہے اور وہ ہے آپ کے ساتھ ایک خیر خواہی! اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے میاں! تم سے (میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں معمر نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا "اعوذ باللہ منک"۔ میں واپس ان حضرات کے پاس آگیا۔ اتنے میں عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد بلانے کے لیے آیا۔ میں جب اس کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہاری خیر خواہی (نصیحت) کیا تھی؟ میں نے عرض کی، اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب نازل کی۔ آپ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ آپ نے دو ہجرتیں کیں۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت اٹھائی اور آپ کے طریقے اور سنت کو دیکھا لیکن لوگوں میں ولید کی وجہ سے بڑی بے چینی پیدا ہو گئی ہے (اس کے خلاف شریعت کاموں کی وجہ سے)۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس پر پوچھا۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں (اگرچہ پیدائش حضور اکرم ﷺ کے دور ہی کی ہے) لیکن حضور اکرم ﷺ کی احادیث

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالحق فكنتُ ممن استجاب الله ولرسوله وآمنتُ بما بعث به وهاجرت الهجرتين كما قلت وصحبتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبايعته فوالله ما عصيته ولا غششته حتى توفاه الله ثم ابوبكر مثلُهُ ثم عمر مثلُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ افليس لي من الحق مثلُ الذي لهم قلت بلى قال فما هذه الاحاديث التي تَبْلُغُنِيْ عَنْكُمْ اما ما ذكرت من شأن الوليد فسنأخذ فيه بالحق ان شاء الله ثم دعا عليًا فامره ان يجلده فجلده ثمانين

ایک کنواری لڑکی تک اس کے تمام پردوں کے باوجود جب پہنچ چکی ہیں تو مجھے کیوں نہ معلوم ہوتیں؟[1] اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اما بعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کرنے والوں میں ہی تھا حضور اکرمؐ جس دعوت کو لے کر بھیجے گئے تھے میں اس پر مکمل طریقے سے ایمان لایا اور جیسا کہ آپ نے کہا دو ہجرتیں بھی کیں، میں حضور اکرمؐ کی صحبت سے بھی فیض یاب ہوا ہوں اور آپ سے بیعت بھی کی ہے، پس خدا گواہ ہے کہ میں نے کبھی آپ کے حکم سے سرتابی نہیں کی اور نہ آپ کے ساتھ کبھی کوئی فریب کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی میرا یہی معاملہ رہا اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یہی معاملہ رہا۔ تو کیا جب کہ مجھے ان کا جانشین بنا دیا گیا ہے تو مجھے وہ حقوق حاصل نہیں ہوں گے جو انہیں تھے؟ میں نے عرض کی کہ کیوں نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر ان باتوں کے لیے کیا جواز رہ جاتا ہے جو آپ لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچتی رہتی ہیں لیکن آپ نے جو ولید کے حالات کا ذکر کیا ہے تو انشاء اللہ ہم اس معاملے میں حق پر ہی قائم رہیں گے۔ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ ولید کو کوڑے لگوائیں۔ چنانچہ آپ نے اسے اسّی کوڑے لگوائے[2]۔

۸۹۴۔ حَدَّثَنِیْ محمد بن حاتم بْنِ بَزِیع حدثنا شاذان حدثنا عبد العزيز

۸۹۴۔ مجھ سے محمد بن حاتم بن بزیع نے حدیث بیان کی، ان سے شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماجشون نے حدیث

---

[1] یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی اشاعت اتنی عام اور شائع و ذائع ہے کہ ان کے علم سے کوئی مسلمان خالی نہیں۔ کنواری لڑکی جو اپنی شرم و حجاب کے لیے مشہور ہے۔ وہ بھی آپ کے فرمودات کا علم رکھتی ہے تو پھر مجھے کیوں نہ ہوگا جبکہ میں انہیں حاصل کرنے کے لئے کوششیں بھی کرتا رہا ہوں۔

[2] ولید کی دوسری بے راہ روی کے تذکروں کے ساتھ جو خاص واقعہ اس وقت پیش آیا تھا وہ اس کے شراب پینے کا تھا اور اس پر مسلمانوں میں بڑی بے چینی ہو گئی تھی۔ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتظامات کے خلاف بعض لوگ صرف فتنہ پردازی کی غرض سے نکتہ چینی کیا کرتے تھے، اس لیے جب عبیداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور عوام و خواص کی اس واقعہ پر عام بے چینی کا ذکر کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے بھی اولاً اس نقطۂ نظر کی ترجمانی سمجھی اور اس پر ایک حد تک ناراضگی کا بھی اظہار فرمایا لیکن بعد میں واقعہ کی تحقیق کی طرف متوجہ ہوئے اور جب دو آدمیوں کی گواہی اس کے شراب استعمال کرنے پر ہو گئی تو اسے اسّی کوڑے لگوائے جو شراب پینے کی اسلامی شریعت میں سزا ہے۔

بن ابی سلمۃ الماجشونَ عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینھم۔ تابعہ عبد اللہ عن عبد العزیز ؛

۸۹۵۔ حدثنا موسی بن اسماعیل حدثنا ابو عوانۃ حدثنا عثمان ھو ابن موھب قال جاء رجل من اھل مصر وحج البیت فرأی قوما جلوسا فقال من ھؤلاء القوم قال ھؤلاء قریش قال فمن الشیخ فیھم قالوا عبد اللہ بن عمر قال یا ابن عمر انی سائلك عن شیء فحدثنی ھل تعلم ان عثمان فر یوم احد؟ قال نعم۔ فقال تعلم انہ تغیب عن بدر ولم یشھد قال نعم۔ قال تعلم انہ تغیب عن بیعۃ الرضوان فلم یشھدھا قال نعم قال اللہ اکبر۔ قال ابن عمر تعال ابین لك اما فرارہ یوم احد فاشھد ان اللہ عفا عنہ وغفر لہ واما تغیبہ عن بدر فانہ کانت تحتہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت مریضۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لك اجر رجل ممن شھد بدرا وسھمہ۔ واما تغیبہ عن بیعۃ الرضوان فلو کان احد اعز ببطن مکۃ من عثمان لبعثہ مکانہ فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں قرار دیتے تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کے بعد حضور اکرم کے صحابہ رضا پر ہم کوئی بحث نہیں کرتے تھے اور کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے۔ اس روایت کی متابعت عبد اللہ نے عبد العزیز کے واسطہ سے کی۔

۸۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن موہب نے حدیث بیان کی کہ اہل مصر میں سے ایک صاحب آئے اور حج بیت اللہ کیا۔ پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ ان حضرات کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ کسی نے کہا کہ یہ حضرات قریش ہیں۔ انھوں نے پوچھا کہ ان میں بزرگ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ انھوں نے پوچھا، اے ابن عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ آپ مجھے بتائیں گے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے احد کی لڑائی سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہوا تھا، پھر انھوں نے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا کہ ہاں، ایسا ہوا تھا، انھوں نے پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے جواب دیا کہ ہاں یہ بھی صحیح ہے۔ یہ سن کر ان کی زبان سے نکلا، اللہ اکبر! تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، قریب آجاؤ، میں تمھیں ان واقعات کی تفصیل سمجھاؤں گا۔ احد کی لڑائی سے فرار کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا ہے۔ بدر کی لڑائی میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ ان کے نکاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور اس وقت بیمار تھیں اور حضور اکرم نے فرمایا تھا (لڑائی میں عدم شرکت کی اجازت دیتے ہوئے) کہ تمھیں اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا جتنا اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوگا اور اسی کے مطابق مال غنیمت سے حصہ بھی! اور بیعت رضوان میں عدم شرکت کا واقعہ یہ ہے کہ اس موقع پر وادی مکہ میں کوئی بھی شخص (مسلمانوں کی طرف کا) عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ ہر دلعزیز اور با اثر ہوتا تو حضور اکرم

وَسَلَّمَ عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رَسُوْلُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بيده اليمنى هٰذِهٖ يَدُ عثمان فضرب بها على يده فقال هٰذِهٖ لعثمان فقال له ابن عمر اذهب بها الآن معك ۔

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا مسدد حدثنا يحيى عن سعيد عن قتادة اَنَّ اَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حدثهم قال صعد النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احدا ومعه ابوبكر وعثمان فرجف فقال اسكن اُحُدُ اظنه ضربه برجله فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ ۔

باب ۳۹۰ قِصَّةُ الْبَيْعَةِ وَالاتفاق على عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا موسى بن اسماعيل حدثنا ابوعوانة عن حُصَين عن عمرو بن ميمون قال رايت عمر بن الخطاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قبل ان يصاب بأيام بالمدينة وقف على حذيفة بن اليمان وعثمان بن حنيف قال كيف فعلتما اتخافان ان تكونا قد حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ ما لا تُطِيْقُ قالا حملناها امرا هي له مطيقة ما فيها كبير فضل قال انظرا ان تكونا حملتما الارض ما لا تطيق قال قالا لا فقال عمر لئن سلمني الله

اسی کو آپ کی جگہ وہاں بھیجتے، یہی وجہ ہوئی تھی کہ آں حضورؐ نے انھیں مکہ بھیج دیا تھا، تاکہ قریش کو یہ باور کرایا جاسکے کہ آں حضورؐ صرف عمرہ کی غرض سے آئے ہیں، لڑائی ہرگز مقصود نہیں) اور جب بیعت رضوان ہو رہی تھی تو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ جا چکے تھے۔ اس موقعہ پر حضور اکرمؐ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا تھا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور پھر اسے اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا تھا کہ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کرنے والے شخص سے فرمایا کہ جاؤ ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ (تاکہ عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی جذبہ نہ پیدا ہو)۔

۸۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے تو پہاڑ کانپنے لگا۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا، احد ٹھہر جا۔ میرا خیال ہے کہ آں حضورؐ نے اسے اپنے پاؤں سے مارا بھی تھا۔ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

۳۹۰۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت اور آپ کی خلافت پر اتفاق کا واقعہ

۸۹۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہادت سے چند دن پہلے مدینہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھڑے تھے اور ان سے فرما رہے تھے کہ (عراق کی اراضی کے لیے جس کا انتظام خلافت کی جانب سے ان حضرات کے سپرد کیا گیا تھا) آپ لوگوں نے کیا کیا؟ کیا آپ لوگوں کو یہ خطرہ ہے کہ اس زمین والوں پر اتنا بوجھ پڑ گیا ہے جسے برداشت کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہے؟ ان حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے ان پر (جزیہ وخراج کا) اتنا ہی بار ڈالا ہے جسے ادا کرنے کی ان میں طاقت ہے، اس میں کوئی زیادتی نہیں کی گئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہرحال ہمیشہ اس کا

لَأَدَعَنَّ ارامل اهل العراق لا يحتجن إلى رجل بعدى ابدًا ۔ قال فما اتت عليه الا اربعة حتى اصيب، قال انى لقائم ما بينى و بينه الا عبد الله بن عباس غداة أُصيب و كان اذا مر بين الصفين قال استووا حتى إذا لم ير فيهن خللًا تقدم فكبر و ربما قرأ سورة يوسف او النحل او نحو ذلك فى الركعة الاولى حتى يجتمع الناس فما هو الا ان كبر فسمعته يقول قتلنى أو اكلنى الكلبُ حين طعنه فطار العِلجُ بسكينٍ ذات طرفين لا يمر على احد يمينًا و لا شمالًا الا طعنه حتى طعن ثلاثة عشر رجلًا مات منهم سبعةٌ فلما راى ذلك رجل من المسلمين طرح عليه بُرنسًا فلما ظن العِلجُ انه ماخوذ نحر نفسه و تناول عمر يد عبد الرحمن بن عوف فقدمه فمن يلى عمرَ فقد راى الذى ارى ۔ واما نواحى المسجد فانهم لا يدرون غير انهم قد فقدوا صوت عمر و هم يقولون سبحان الله سبحان الله فصلى بهم عبد الرحمٰن صلاة خفيفة فلما انصرفوا قال يا ابن عباس انظر من قتلنى فجال ساعة ثم جاء فقال غلامُ المغيرة قال الصَّنَعُ

لحاظ رکھنا کہ اس زمین پر خراج کا اتنا بار نہ پڑے جو زمین والوں کی طاقت سے باہر ہو۔ بیان کیا کہ ان دو حضرات نے کہا کہ ایسا نہیں ہونے پائے گا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو میں عراق کی بیوہ عورتوں کے لیے اتنا کر دوں گا کہ پھر میرے بعد وہ کسی کی محتاج نہیں رہیں گی۔ بیان کیا کہ ابھی گفتگو پر چوتھا دن ہی آیا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ عمرو ابن میمون نے بیان کیا کہ جس صبح کو آپ شہید کئے گئے، میں (فجر کی نماز کے انتظار میں، صف کے اندر) کھڑا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔ آپ کی عادت تھی کہ جب صف سے گزرتے تو فرماتے جاتے کہ صفیں سیدھی کر لو اور جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل باقی نہیں رہ گیا ہے تب آگے (مصلے پر) بڑھتے اور تکبیر کہتے۔ آپ (فجر کی نماز کی) پہلی رکعت میں عموماً سورۂ یوسف، سورۂ نحل یا اتنی ہی طویل کوئی سورت پڑھتے۔ یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے اس دن ابھی آپ نے تکبیر کہی ہی تھی کہ میں نے سنا، آپؓ فرما رہے ہیں کہ مجھے قتل کر دیا یا کتے نے کاٹ لیا۔ ابولؤلؤ نے آپ کو زخمی کر دیا تھا اس کے بعد بدبخت اپنا دو دھاری ہتھیار لیے دوڑنے لگا اور دائیں بائیں جدھر بھی پھرتا تو لوگوں کو زخمی کرتا جاتا اس طرح اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سات حضرات نے شہادت پائی۔ مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے جب یہ صورت حال دیکھی تو انھوں نے اپنی لمبی ٹوپی (برنس) اس پر ڈال دی، بدبخت کو جب یقین ہو گیا کہ اب پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خود اپنا بھی گلا کاٹ دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انھیں آگے بڑھا دیا (نماز پڑھانے کے لیے)۔ (عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ) جو لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب تھے انھوں نے بھی وہ صورت حال دیکھی جو میں دیکھ رہا تھا، لیکن جو لوگ مسجد کے کنارے پر تھے (پیچھے کی صفوں میں) تو انھیں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ چونکہ عمر رضی اللہ عنہ کی آواز (نماز میں) انھوں نے نہیں سنی تو کہتے رہے کہ سبحان اللہ، سبحان اللہ! (حیرت و تعجب کی وجہ سے) آخر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بہت ہلکی نماز پڑھائی۔ پھر جب لوگ واپس ہونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ابن عباس! دیکھو مجھے کس نے زخمی کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر گھوم پھر کر

قال نعم قال قاتله الله لقد امرت به معروفا الحمد لله الذى لم يجعل ميتتى بيد رجل يدعى الاسلام قد كنت انت وابوك تحبان ان تكثر العلوج بالمدينة وكان اكثرهم رقيقا فقال ان شئت فعلت اى ان شئت قتلنا قال كذبت بعد ما تكلموا بلسانكم وصلوا قبلتكم وحجوا حجكم فاحتمل الى بيته فانطلقنا معه وكان الناس لم تصبهم مصيبة قبل يومئذ فقائل يقول لا باس وقائل يقول اخاف عليه فاتى بنبيذ فشربه فخرج من جوفه ثم اتى بلبن فشربه فخرج من جرحه فعلموا انه ميت فدخلنا عليه وجاء الناس يثنون عليه وجاء رجل شاب فقال ابشر يا امير المومنين ببشرى الله لك من صحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقدم فى الاسلام ما قد علمت ثم وليت فعدلت ثم شهادة قال وددت ان ذلك كفاف لا على ولا لى فلما ادبر اذا ازاره يمس الارض قال ردوا على الغلام قال ابن

دیکھا اور فرمایا کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام (ابولؤلؤ) نے آپ کو زخمی کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا وہی جو کاریگر ہے؟ جواب دیا کہ جی ہاں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا اسے برباد کرے (میں نے تو اسے اچھی بات کہی تھی (جس کا اس نے یہ بدلہ دیا) اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری موت اس نے کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں مقدر کی جو اسلام کا مدعی ہو۔ تم اور تمھارے والد (عباس رضی اللہ عنہ) اس کے بہت خواہشمند تھے کہ عجمی غلام مدینے میں زیادہ سے زیادہ لائے جائیں، یوں بھی ان کے پاس غلام بہت تھے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اگر آپ فرمائیں تو ہم بھی کر گذریں۔ مقصد یہ تھا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم (مدینہ میں مقیم عجمی غلاموں کو قتل کر ڈالیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ انتہائی غلط فکر ہے۔ خصوصاً جبکہ تمھاری زبان میں گفتگو کرتے ہیں، تمھارے قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرتے ہیں اور تمہاری طرح حج ادا کرتے ہیں (یعنی جب وہ مسلمان ہوگئے ہیں پھر ان کا قتل کس طرح جائز ہو سکتا ہے) پھر عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر اٹھا کر لایا گیا اور ہم آپ کے ساتھ ساتھ آئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں پر کبھی اس سے پہلے اتنی بڑی مصیبت آئی ہی نہیں تھی (عمر رضی اللہ عنہ کے زندہ بچ جانے کے متعلق لوگوں کی رائے بھی مختلف تھی (بعض تو یہ کہتے تھے کہ کچھ نہیں ہوگا (اچھے ہو جائیں گے) اور بعض یہ کہتے تھے کہ آپ رض کی زندگی خطرہ میں ہے۔ اس کے بعد کھجور کا پانی لایا گیا اور آپ نے اسے نوش فرمایا تو وہ آپ کے پیٹ سے باہر نکل آیا۔ پھر دودھ لایا گیا۔ اسے بھی جوں ہی آپ نے پیا زخم کے راستے وہ بھی باہر نکل آیا۔ اب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ آپ کی شہادت یقینی ہے۔ پھر ہم اندر گئے اور لوگ آپ کی تعریف و توصیف کرنے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان اندر آیا اور کہنے لگا، یا امیر المومنین! آپ کو خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ ابتداء میں اسلام لانے کا شرف حاصل کیا جو آپ کو معلوم ہے (یعنی جو بشارتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ملی ہیں)۔ پھر آپ والی بنائے گئے اور عدل و انصاف سے حکومت کی اور پھر شہادت پائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس پر بھی خوش تھا کہ ان باتوں کی وجہ سے برابر پر میرا معاملہ ختم ہو جاتا،

اخی ارفع ثوبك ابقى لثوبك واتقى لربك يا عبد الله بن عمر انظر ما علي من الدين فحسبوه فوجدوه ستة وثمانين الفا او نحوه قال ان وفى له مال آل عمر فأده من اموالهم والا فسل في بني عدي بن كعب فان لم تف اموالهم فسل في قريش ولا تعدهم الى غيرهم فأد عني هذا المال. انطلق الى عائشة ام المؤمنين فقل يقرأ عليك عمر السلام ولا تقل امير المؤمنين فاني لست اليوم للمؤمنين اميرا وقل يستأذن عمر بن الخطاب ان يدفن مع صاحبيه فسلم واستأذن ثم دخل عليها فوجدها قاعدة تبكي فقال يقرأ عليك عمر بن الخطاب السلام ويستأذن ان يدفن مع صاحبيه. فقالت كنت اريده لنفسي ولأوثرن به اليوم على نفسي فلما اقبل قيل هذا عبد الله بن عمر قد جاء قال ارفعوني فاسنده رجل اليه فقال ما لديك قال الذي تحب يا امير المؤمنين اذنت قال الحمد لله ما كان من شيء اهم الي من ذلك فاذا انا قضيت فاحملوني ثم سلم فقل يستأذن عمر بن الخطاب فان اذنت لي

نہ عذاب ہوتا اور نہ ثواب! جب وہ نوجوان جانے لگا تو اس کا تہبند (ازار) لٹک رہا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لڑکے کو میرے پاس واپس بلا لاؤ۔ (جب وہ آئے تو) آپ نے فرمایا۔ میرے بیٹے! یہ اپنا کپڑا اٹھائے رکھو (زمین سے) کہ اس سے تمہارا کپڑا بھی زیادہ دنوں تک چلے گا اور تمہارے رب سے تقویٰ کا بھی باعث ہے۔ اے عبد اللہ بن عمر! دیکھو مجھ پر کتنا قرض ہے؟ جب لوگوں نے آپ پر قرض کا شمار کیا تو تقریباً چھیاسی ہزار نکلا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ قرض آل عمر کے مال سے ادا ہو سکے تو انھیں کے مال سے اس کی ادائیگی کرنا، ورنہ پھر بنی عدی بن کعب سے کہنا، اگر ان کے مال کے بعد بھی ادائیگی نہ ہو سکے تو قریش سے کہنا، ان کے سوا اور کسی سے امداد طلب نہ کرنا اور میری طرف سے اس قرض کی ادائیگی کر دینا۔ اچھا اب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے، امیر المومنین (میرے نام کے ساتھ) نہ کہنا کیونکہ اب میں مسلمانوں کا امیر نہیں رہا ہوں۔ تو ان سے عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر) سلام کیا اور اجازت لے کر اندر داخل ہوئے، دیکھا کہ آپ بیٹھی رو رہی ہے۔ پھر کہا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے آپ کو سلام کہا ہے اور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اس جگہ کو اپنے لیے منتخب کر رکھا تھا، لیکن آج میں انھیں اپنے پر ترجیح دوں گی۔ پھر جب ابن عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو لوگوں نے بتایا کہ عبد اللہ آ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اٹھاؤ، ایک صاحب نے سہارا دے کر آپ کو اٹھایا۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا خبر لائے؟ کہا کہ جو آپ کی تمنا تھی یا امیر المومنین! عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، الحمد للہ! اس سے اہم چیز اب میرے لیے کوئی نہیں رہ گئی تھی لیکن جب میری وفات ہو چکے اور مجھے اٹھا کر (دفن کے لیے) لے چلو تو پھر میرا سلام ان سے کہنا اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اجازت چاہی ہے، اگر وہ میرے لیے اجازت دے دیں تب مجھے وہاں

فادخلوني وان ردّتني ردّوني الى
مقابر المسلمين وجاءت امّ المؤمنين
حفصة والنساء تسير معها فلما رأيناها
قمنا فولجت عليه فبكت عنده
ساعة واستأذن الرجال فولجت
داخلا لهم فسمعنا بكاءها من
الداخل فقالوا اوص يا امير المؤمنين
استخلف قال ما اجد احق بهذا
الامر من هؤلاء النفر او الرهط الذين
توفّي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو عنهم راض فسمّى عليا و
عثمان والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن
وقال يشهدكم عبد الله بن عمر وليس
له من الامر شيء كهيئة التعزية له
فان اصابت الامرة سعدا فهو ذاك و
الا فليستعن به ايّكم ما امّر فاني لم
اعزله عن عجز ولا خيانة وقال اوصي
الخليفة من بعدي بالمهاجرين الاولين
ان يعرف لهم حقهم ويحفظ لهم
حرمتهم واوصيه بالانصار خيرا الذين
تبوّؤا الدار والايمان من قبلهم ان
يقبل من محسنهم وان يعفى عن
مسيئهم واوصيه باهل الامصار خيرا
فانهم ردء الاسلام وجباة المال و
غيظ العدو وان لا يؤخذ منهم الا
فضلهم عن رضاهم۔ واوصيه بالاعراب
خيرا فانهم اصل العرب ومادة
الاسلام ان يؤخذ من حواشي
اموالهم وترد على فقرائهم۔ واوصيه

دفن کرنا اور اگر اجازت نہ دیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔
اس کے بعد ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں، ان کے ساتھ کچھ
دوسری خواتین بھی تھیں۔ جب ہم نے انھیں دیکھا تو ہم اٹھ گئے،
آپ عمر رضی اللہ عنہ کے قریب آئیں اور وہاں تھوڑی دیر تک آنسو بہاتی
رہیں پھر جب مردوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ مکان
کے اندرونی حصہ میں چلی گئیں اور ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔
پھر لوگوں نے عرض کی، امیر المؤمنین! کوئی وصیت کر دیجئے، خلافت
کے متعلق! فرمایا کہ خلافت کا میں ان حضرات سے زیادہ اور کسی
کو مستحق نہیں پاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک
جن سے راضی اور خوش تھے، پھر آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ،
سعد اور عبد الرحمن رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نام لیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ
عبداللہ بن عمر کو بھی صرف مشورہ کی حد تک شریک رکھنا لیکن خلافت
سے انھیں کوئی سروکار نہیں رہے گا، جیسے آپ نے ابن عمر رضی اللہ
عنہ کی تسکین کے لیے یہ فرمایا ہو۔ پھر اگر خلافت سعد کو مل جائے تو
وہ اس کے اہل ہیں اور اگر وہ نہ ہو سکیں تو جو شخص بھی خلیفہ ہو وہ اپنے
زمانۂ خلافت میں ان کا تعاون حاصل کرتا رہے، کیونکہ میں نے انھیں
(کوفہ کی گورنری سے) نا اہلی یا کسی خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا
ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو
مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حقوق
کو پہچانے اور ان کے احترام و عزت کو ملحوظ رکھے، اور میں اپنے بعد
ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے ساتھ بہتر معاملہ
کرے، جو دار الہجرت اور دار الایمان (مدینہ منورہ) میں (رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے سے) مقیم ہیں، (خلیفہ کو چاہیئے)
کہ وہ ان کے نیکوں کو نوازے اور ان کے بروں کو معاف کر دیا کرے
اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ شہری آبادی کے ساتھ
بھی اچھا معاملہ رکھے کہ یہ لوگ اسلام کی مدد، مال جمع کرنے کا ذریعہ اور (اسلام
کے) دشمنوں کے لیے ایک مصیبت ہیں اور یہ کہ ان سے وہی وصول کیا جائے
جو ان کے پاس فاضل ہو اور ان کی خوشی سے لیا جائے۔ اور میں ہونے والے
خلیفہ کو اعراب کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اصل

بذمة الله وذمة رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان يوفى لهم بعهدهم
وان يقاتل من ورائهم ولا يكلفوا
الا طاقتهم فلما قبض خرجنا به فانطلقنا
نمشي فسلم عبدالله بن عمر قال
يستاذن عمر بن الخطاب قالت
ادخلوه فادخل فوضع هنالك
مع صاحبيه فلما فرغ من دفنه
اجتمع هؤلاء الرهط فقال
عبدالرحمن اجعلوا امركم
الى ثلاثة منكم فقال الزبير
قد جعلت امري الى علي۔ فقال
طلحة قد جعلت امري الى
عثمان وقال سعد قد جعلت
امري الى عبدالرحمن بن
عوف فقال عبدالرحمن
أيكما تبرأ من هذا
الامر فنجعله اليه والله
والاسلام لينظرن افضلهم
في نفسه فأسكت الشيخان
فقال عبدالرحمن افتجعلونه
اليّ والله عليّ ان لا آلو عن
افضلكم قالا نعم۔ فاخذ
بيد احدهما فقال لك قرابة
من رسول الله صلى الله عليه
وسلم والقدم في الاسلام ما
قد علمت فالله عليك لئن
أمّرتك لتعدلن ولئن
أمّرت عثمان لتسمعن ولتطيعن۔

عرب ہیں اور اسلام کی جڑ ہیں۔ اور یہ کہ ان سے ان کا بچا کھچا مال وصول کیا
جائے اور انھیں کے محتاجوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور میں ہونے
والے خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے نگہداشت
کی (جو اسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں
کہ ان سے کئے گئے عہد کو پورا کیا جائے، ان کی حفاظت کے لیے جنگ
کی جائے اور ان کی حیثیت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالا جائے جب
عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی تو ہم وہاں سے (عائشہ رضی اللہ عنہا کے
حجرہ کی طرف) آئے۔ (دفن کے لیے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے
(عائشہ رضی اللہ عنہا کو) سلام کیا اور عرض کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ نے اجازت چاہی ہے۔ ام المومنین نے فرمایا، انھیں یہیں دفن
کیا جائے۔ چنانچہ وہیں دفن ہوئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے حجرہ
میں) اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ آرام فرما ہیں۔ پھر جب لوگ
دفن سے فارغ ہو چکے تو وہ جماعت (جن میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب
کرنا تھا) جمع ہوئی۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تمھیں اپنا معاملہ
اپنے ہی میں سے تین آدمیوں کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ اس پر زبیر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا
طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ عثمان رضی اللہ عنہ کے
سپرد کیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا معاملہ عبدالرحمن
بن عوف رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ اس کے بعد عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
نے (عثمان اور علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) فرمایا کہ آپ حضرات
میں سے جو بھی خلافت سے اپنی براءت ظاہر کرے گا ہم خلافت اسی کو
دیں گے اور اللہ اس کا نگران و نگہبان ہوگا اور اسلام کے حقوق کی ذمہ داری
اس پر لازم ہوگی۔ ہر شخص کو غور کرنا چاہیئے کہ اس کے خیال میں کون افضل
ہے اس پر حضرات شیخین خاموش ہو گئے تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے
فرمایا۔ کیا آپ حضرات انتخاب کی ذمہ داری مجھ پر ڈالتے ہیں، خدا گواہ
ہے کہ میں آپ حضرات میں سے اسی کو منتخب کروں گا جو سب میں افضل
ہوگا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ جی ہاں، پھر آپ نے ان حضرات (حضرت
عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما) میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا
کہ آپ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت بھی ہے اور ابتداء میں اسلام

ثم خلا بالآخر فقال له مثل ذلك فلما اخذ الميثاق قال ارفع يدك يا عثمان فبايعه فبايع له علي وولج اهل الدار فبايعوه۔

لانے کا شرف بھی! جیساکہ آپ کو معلوم ہے: پس اللہ آپ کا نگران ہے کہ اگر میں آپ کو خلیفہ بنا دوں تو کیا آپ عدل وانصاف سے کام لیں گے اور اگر عثمان کو بنا دوں تو کیا آپ ان کے احکام کو سنیں گے اور ان کی اطاعت کریں گے؟ اس کے بعد دوسرے صاحب کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی یہی کہا اور جب ان سے وعدہ لے لیا تو فرمایا، اے عثمان آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ چنانچہ آپ نے ان سے بیعت کی اور علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے بیعت کی۔ پھر اہل مدینہ آئے اور سب نے بیعت کی۔

باب ۳۹۱ مناقب علي بن ابي طالب القرشي الهاشمي ابي الحسن رضي الله عنه

وقال النبي صلى الله عليه وسلم لعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ۔ وقال عمر توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنه راضٍ۔

۳۹۱۔ ابوالحسن علی بن ابی طالب القرشی الہاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک آپ رضؓ سے راضی اور خوش تھے۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد العزيز عن ابي حازم عن سهل بن سعد رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ قال فبات الناس يَدُوكُونَ ليلتهم ايهم يعطاها فلما اصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجوا ان يعطاها فقال اين عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يا رسول الله قال فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ فلما جاء بصق في عينيه ودعا له فبرأ حتى كان لم يكن به وجع فاعطاه الراية فقال عَلِيٌّ يا رسول الله اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ

۸۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر کے موقع پر) فرمایا۔ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی عَلَم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا۔ بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے عَلَم کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب حضرات (جو سرکردہ تھے) حاضر ہوئے سب کو امید تھی کہ عَلَم انھیں ہی ملے گا۔ لیکن آں حضور ؐ نے دریافت فرمایا، علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا ہے۔ یا رسول اللہ! آں حضور ؐ نے فرمایا کہ پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوالو۔ جب وہ آئے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ میں اپنا تھوک ڈالا اور ان کے لیے دعاء کی۔ اس سے انھیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں۔ چنانچہ آپؐ نے عَلَم انھیں کو عنایت فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ حضور اکرم ؐ نے فرمایا، اسی طرح چلے جاؤ، جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو اور انھیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں،

مِنْ حَقِّ اللہِ فِیْہِ فَوَاللہِ لَاَنْ یَّھْدِیَ اللہُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَیْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ ؛

خدا گواہ ہے کہ اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۸۹۹ ـ حَدَّثَنَا قتیبۃ حدثنا حاتم بن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ قال کان عَلِیٌّ قد تخلف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خیبر وکان بہ رمد فقال انا اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج عَلِیٌّ فالحق بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان مساء اللیلۃ التی فتحھا اللہ فی صباحھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَاُعْطِیَنَّ الرَّایۃ اَوْ لَیَاْخُذَنَّ الرَّایۃ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّہُ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَوْ قَالَ یُحِبُّ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ یَفْتَحُ اللہُ عَلَیْہِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِیٍّ وَمَا نَرْجُوْہُ فَقَالُوْا ھٰذَا عَلِیٌّ فَاَعْطَاہُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرَّایَۃَ فَفَتَحَ اللہُ عَلَیْہِ ؛

۸۹۹ ـ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بوجہ آشوب چشم کے نہیں آ سکے تھے۔ پھر انھوں نے سوچا۔ میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوہ میں شریک نہ ہو سکوں (تو بڑی بدقسمتی ہوگی) چنانچہ گھر سے نکلے اور حضور اکرمؐ کے لشکر سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تھی تو آں حضورؐ نے فرمایا، کل میں ایک ایسے شخص کو عَلَم دوں گا یا آپؐ نے یوں فرمایا کہ کل) ایک ایسا شخص عَلَم کو لے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا۔ اتفاق سے علی رضی اللہ عنہ آ گئے، حالانکہ ان کے آنے کی کوئی توقع نہیں تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں علی رضی اللہ عنہ! آنحضورؐ نے عَلَم انھیں کو دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔

۹۰۰ ـ حَدَّثَنَا عبد اللہ بن مسلمۃ حدثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیہ ان رجلا جاء الی سھل بن سعد فقال ھذا فلان لامیر المدینۃ یدعوا علیا عند المنبر قال فیقول ماذا قال یقول لہ اَبُوْ تُرَابٍ فضحك قال واللہ ما سماہ الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما کان لہ اسم احب الیہ منہ فَاسْتَطْعَمْتُ الحدیث سھلا وقلت یا ابا عباس کیف ؟ قال دخل عَلِیٌّ عَلٰی فَاطِمَۃَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فی المسجد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم این ابن عمك قالت فی المسجد فخرج الیہ فوجد رداءہ قد سقط عن ظھرہ

۹۰۰ ـ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد العزیز بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے کہ ایک شخص سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ یہ فلاں، اس کا اشارہ امیر مدینہ (مروان بن حکم) کی طرف تھا، برسرِ منبر علی رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہتا ہے۔ ابو حازم نے بیان کیا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، کیا کہتا ہے؟ اس نے بتایا کہ انھیں "ابو تراب" کہتا ہے۔ اس پر سہل رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے اور فرمایا کہ خدا گواہ ہے۔ یہ نام تو ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اس نام سے زیادہ اپنے لیے اور کوئی نام پسند نہیں تھا۔ یہ سن کر میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے واقعہ کی تفصیل بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی اور عرض کی، اے ابو عباس! اس کا واقعہ کیا ہے؟ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے اور پھر باہر آ کر مسجد میں لیٹ رہے۔ پھر آں حضورؐ نے (فاطمہ رضی اللہ عنہا) سے دریافت فرمایا، تمہارے چچازاد بھائی (علی رضی اللہ عنہ

وخلص التراب الى ظهره
فجعل يمسح التراب عن ظهره
فيقول اجلس يا ابا تراب
مرتين۔

کہاں ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مسجد میں ہیں۔ آں حضورؐ وہیں تشریف لائے دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ سے نیچے آگئی ہے اور ان کی پیٹھ اچھی طرح خاک آلود ہو چکی ہے۔ آں حضورؐ مٹی ان کی پیٹھ سے صاف کرنے لگے اور فرمایا، اٹھو، ابو تراب۔ (دو مرتبہ آپؐ نے یہ فرمایا)۔

۹۰۱۔ حدثنا محمد بن رافع حدثنا حسين عن زائدة عن ابي حصين عن سعد بن عبيدة قال جاء رجل الى ابن عمر فسأله عن عثمان فذكر عن محاسن عمله قال لعل ذاك يسوءك قال نعم قال فارغم الله بانفك۔ ثم سأله عن علي فذكر محاسن عمله قال هو ذاك بيته اوسط بيوت النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال لعل ذاك يسوءك قال اجل۔ قال فارغم الله بانفك انطلق فاجهد علي جهدك۔

۹۰۱ ۔ ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے، ان سے زائدہ نے، ان سے ابو حصین نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے بیان کیا کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا، آپ نے ان کے محاسن کا ذکر کیا پھر فرمایا، غالباً یہ باتیں تمھیں بری لگی ہوں گی۔ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تجھے ذلیل کرے۔ پھر اس نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا اور ان کے بھی آپ نے محاسن ذکر کئے اور فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کا گھرانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کا نہایت عمدہ گھرانہ ہے۔ پھر فرمایا غالباً یہ باتیں بھی تمھیں بری لگی ہوں گی۔ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے ذلیل کرے۔ جاؤ اور میرا جو بگاڑنا چاہتے ہو بگاڑ لینا۔

۹۰۲۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن الحكم سمعت ابن ابي ليلى قال حدثنا علي ان فاطمة عليها السلام شكت ما تلقى من اثر الرحا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم سبي فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة فاخبرتها فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته عائشة بمجيء فاطمة فجاء النبي صلى الله عليه وسلم الينا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبت لاقوم فقال على مكانكما فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري وقال الا اعلمكما خيرا مما سألتماني اذا اخذتما مضاجعكما تكبرا اربعا وثلاثين و

۹۰۲ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا، کہا کہ ہم سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی۔ اس کے بعد آں حضورؐ کے یہاں کچھ قیدی آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کے یہاں آئیں لیکن آپؐ موجود نہیں تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات ہوئی تو ان سے اس کے متعلق انھوں نے بات کی۔ پھر جب آں حضورؐ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی۔ اس پر آں حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم خود ہمارے یہاں تشریف لائے، اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں، لیکن آں حضورؐ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے رہو۔ اس کے بعد آپؐ ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا، تم لوگوں نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے، کیا میں تمھیں اس سے بہتر بات

وَ سَبِّحَا ثَلٰثًا وَ ثَلٰثِيْنَ وَ تَحْمَدَا ثَلٰثَةً وَ ثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

نہ بتاؤں ، جب سونے کے لیے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو ۔ یہ تمھارے لیے کسی خادم سے بہتر ہے ۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنِيْ محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن سعد قال سمعت ابراهيم بن سعد عن ابيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لعلي اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى۔

۹۰۳ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سعد نے حدیث بیان کی ، انھوں نے ابراہیم بن سعد سے سنا ، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے ساتھ اس درجہ میں رہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام تھے ۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا علي بن الجعد اخبرنا شعبة عن ايوب عن ابن سيرين عن عبيدة عن علي رضي الله عنه قال اقضوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ الاختلاف حَتّٰى يَكُوْنَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ اَوْ اَمُوْتَ كَمَا مَاتَ اَصْحَابِيْ فَكَانَ ابن سيرين يرى ان عامة ما يروى عن علي الكذب۔

۹۰۴ ۔ ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی ، انھیں شعبہ نے خبر دی ۔ انھیں ایوب نے ، انھیں ابن سیرین نے ، انھیں عبیدہ نے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اہل عراق سے) کہ جس طرح تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے ویسے ہی اب بھی کیا کرو ، کیونکہ میں اختلاف کو پسند نہیں کرتا ، تاکہ لوگوں کی ایک جماعت رہے اور تاکہ میری بھی موت انھیں حالات میں ہو جن میں میرے ساتھی (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی ہوئی تھی ۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عام طور سے (روافض) جو علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات بیان کرتے ہیں (شیخین کی مخالفت میں) وہ قطعاً جھوٹ ہیں ۔

باب ۳۹۲ مناقب جعفر بن ابي طالب رضي الله عنه
وقال النبي صلى الله عليه وسلم اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَ خُلُقِيْ

۳۹۲ ۔ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے زیادہ مشابہ ہو ۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا احمد بن ابي بكر حدثنا محمد بن ابراهيم بن دينار ابو عبد الله الجهني عن ابن ابي ذئب عن سعيد المَقْبُرِيِّ عن ابي هريرة رضي الله عنه ان الناس كانوا يقولون اكثر ابو هريرة واني كنت الزم رسول الله صلى الله عليه وسلم بشبع بطني حتى لا آكل الخمير ولا البس الحبير وَلَا يَخْدُمُنِيْ فلان ولا فلانة وكنت الصق

۹۰۵ ۔ ہم سے احمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی ، ان سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبد اللہ جہنی نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن ابی ذئب نے ، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت احادیث بیان کرتا ہے ۔ حالانکہ پیٹ بھرنے کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت رہتا تھا ، میں خمیری روٹی نہیں کھاتا تھا اور نہ عمدہ لباس پہنتا تھا (کہ اس کے حاصل کرنے میں مجھے وقت لگانا پڑتا) اور نہ میری خدمت کے لیے کوئی فلاں یا فلانی تھی ۔ بلکہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا ،

بطني بالحصباء من الجوع وان كنت لأستقرئ الرجل الآية هي معي كي ينقلب بي فيطعمني وكان أخير الناس للمسكين جعفر بن أبي طالب كان ينقلب بنا فيطعمنا ما كان في بيته حتى ان كان ليخرج إلينا العكة التي ليس فيها شيء فنشقها فنلعق ما فيها۔

۹۰۶۔ حدثني عمرو بن علي حدثنا يزيد بن هارون اخبرنا اسماعيل بن ابي خالد عن الشعبي ان ابن عمر رضي الله عنهما كان اذا سلم على ابن جعفر قال السلام عليك يا ابن ذي الجناحين۔

باب ۳۹۳ ذكر العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه

۹۰۷۔ حدثنا الحسن بن محمد حدثنا محمد بن عبد الله الانصاري حدثني ابي عبد الله بن المثنى عن ثمامة بن عبد الله بن انس عن انس رضي الله عنه ان عمر بن الخطاب كان اذا قحطوا استسقى بالعباس بن عبد المطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل بنبينا صلى الله عليه وسلم فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔

باب ۳۹۴ مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنقبة فاطمة عليها السلام بنت النبي صلى الله عليه وسلم وقال النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة

۹۰۸۔ حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني عروة بن الزبير عن عائشة ان فاطمة عليها السلام ارسلت الى ابي بكر تسأله ميراثها من النبي صلى الله عليه وسلم فيما افاء الله على رسوله

بعض اوقات میں کسی کو کوئی آیت اس لیے پڑھ کر اس کا مطلب پوچھتا تھا کہ وہ اپنے گھر لے جا کر مجھے کھانا کھلا دے، حالانکہ مجھے اس کا مطلب معلوم ہوتا تھا۔ مسکینوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے والے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ بھی موجود ہوتا اس سے ہماری ضیافت کرتے تھے۔ بعض اوقات تو ایسا ہوتا کہ صرف گھی کی خالی کپی نکال کر لاتے اور ہم اسے پھاڑ کر اس میں جو کچھ لگا رہتا اسے چاٹ لیتے تھے۔

۹۰۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، انھیں شعبی نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جعفر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو سلام کرتے تو یوں فرماتے "السلام علیکم یا ابن ذی الجناحین"۔

۳۹۳۔ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۹۰۷۔ ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابی عبد اللہ بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قحط کے زمانہ میں عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا کر دعاء استسقاء کراتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اللہ! پہلے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعاء استسقاء کرتے تھے اور آپ ہمیں سیرابی عطا فرماتے تھے اور اب ہم اپنے نبی کے چچا کے ذریعہ استسقاء کی دعاء کرتے ہیں اس لیے ہمیں سیرابی عطا فرمائیے۔ بیان کیا کہ اس کے بعد خوب بارش ہوئی۔

۳۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے مناقب اور فاطمہ علیہا السلام بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب۔ آں حضور نے فرمایا تھا کہ فاطمہ رض جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

۹۰۸۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ علیہا السلام نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہاں اپنا آدمی بھیج کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والی اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فئی کی صورت میں دی تھی،

صلی اللہ علیہ وسلم تطلب صدقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا فَهُوَ صَدَقَۃٌ اِنَّمَا یاکُلُ اٰلُ محمَّدٍ مِنْ هٰذَا المالِ یعنی مال اللہ لَیْسَ لَهُمْ ان یزیدوا علی المأکل وانی واللہ لا اغیر شیئًا من صدقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم التی کانت علیہا فی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَلَاَعْمَلَنَّ فِیْهَا بِمَا عمل فیها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتشهد علی ثم قال انا قد عَرَفْنَا یا ابا بکرٍ فَضِیْلَتَکَ وَ ذَکَرَ قرابتهم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحقهم فتکلم ابُوْبکرٍ فَقَالَ والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب اِلَیَّ ان اصل من قرابتی۔ اخبرنی عبد اللہ بن عبد الوهاب حدثنا خالد حدثنا شعبۃ عن واقد قال سمعت ابی یحدث عن ابن عمر عن ابی بکر رضی اللہ عنهم قال ارقُبُوْا محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم فی اهل بیتہ۔

یعنی آپ کا مطالبہ مدینہ کی اس جائداد سے متعلق تھا جو آں حضورؐ مصارفِ خیر میں خرچ کرتے تھے اور اسی طرح فدک کی جائیداد اور خیبر کے خمس کا بھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آں حضورؐ خود فرما گئے ہیں، ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم (انبیاء) جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور یہ کہ آلِ محمدؐ کے اخراجات اسی مال میں سے پورے کئے جائیں گے اگرچہ انھیں یہ حق نہیں ہوگا کہ پیداوار کے مقررہ حصہ سے زیادہ لیں۔ اور میں، خدا کی قسم، حضور اکرمؐ کے مصارفِ خیر میں، جو خود آپؐ کے عہدِ مبارک میں اس کا نظم تھا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا۔ بلکہ وہی نظام جاری رکھوں گا۔ جیسے آنحضورؐ نے قائم کیا تھا۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا، اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت ومرتبہ سے خوب واقف ہیں۔ اس کے بعد آپ نے آں حضورؐ سے اپنی قرابت کا اور اپنے حق کا ذکر کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اپنی قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے بھی زیادہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہے۔ مجھے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے واقد نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنے میں سمجھو۔

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا ابو الولید حدثنا ابن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکۃ عن المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعَۃٌ مِنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ۔

۹۰۹۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے مسور بن مخرمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فاطمہؓ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس لیے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

۹۱۰۔ حَدَّثَنَا یحیی بن قزعۃ حَدَّثَنَا ابراهیم بن سعد عن ابیہ عن عروۃ عن عائشۃ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا قَالَتْ دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ابنتہ فی شکواہ الذی قُبِضَ

۹۱۰۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے مرض کے موقعہ پر بلایا جس میں آپؐ کی

فیہا سارّہا بشیٔ فبکت ثم دعاہا فسارّہا فضحکت قالت فسالتہا عن ذٰلک فقالت سارّنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنی انہ یُقبَضُ فی وجعہ الذی تُوُفّیَ فیہ فبکیت ثم سارّنی فاخبرنی انی اول اہل بیتہ اَتبَعُہ فضحکت:

وفات ہوئی تھی پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ رونے لگیں۔ پھر آنحضورؐ نے انھیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپ ہنسنے لگیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلے جب مجھ سے آں حضورؐ نے آہستہ سے یہ کہا تھا کہ آں حضورؐ اپنی اس بیماری میں وفات پا جائیں گے جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ میں اس پر رونے لگی۔ پھر مجھ سے آں حضورؐ نے آہستہ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپؐ سے جا ملوں گی۔ اس پر میں ہنسی تھی۔

باب ۳۹۵ مناقب الزبیر بن العوامؓ

وقال ابن عباسؓ ہو حَوَارِیُّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسمی الحَوَارِیُّون لبیاض ثیابہم

۳۹۵۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے اور حواری انھیں (عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین کو) اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے کپڑے سفید ہوتے تھے۔

۹۱۱۔ حَدَّثَنَا خالد بن مخلد حدثنا علی بن مُسْہِر عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ قال اخبرنی مروان بن الحکم قال اصاب عثمان بن عفان رُعَافٌ شَدِیدٌ سنۃ الرُّعَافِ حتی حبسہ عن الحج و اوصی فدخل علیہ رجل من قریش قال استخلف قال وقالوا قال نعم قال ومن فسکت فدخل علیہ رجل آخر احسبہ الحرث فقال استخلف فقال عثمان وقالوا فقال نعم قال ومن ہو فسکت قال فلعلہم قالوا الزُّبَیرَ قال نعم قال اما والذی نفسی بیدہ انہ لخیرہم ما علمت وان کان لَاَحَبَّہُمْ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

۹۱۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھے مروان بن حکم نے خبر دی کہ جس سال نکسیر پھوٹنے کی بیماری پھوٹ پڑی تھی، اس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اتنی سخت نکسیر پھوٹی کہ آپ حج کے لیے بھی نہ جا سکے اور (زندگی سے مایوس ہو کر) وصیت بھی کر دی۔ پھر ان کی خدمت میں قریش کے ایک صاحب گئے اور کہا کہ کسی کو اپنے بعد خلیفہ بنا دیجئے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا، کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کسے بناؤں؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گئے۔ میرا خیال ہے کہ وہ حرث تھے۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ آپ نے ان سے بھی دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب کی خواہش ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ لوگوں کی رائے کس کے متعلق ہے؟ اس پر وہ بھی خاموش ہو گئے تو آپ نے فرمایا، غالباً زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے؟ انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے علم کے مطابق بھی وہ ان میں سب سے بہتر ہیں اور

بلا شبہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھی ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب تھے۔

۹۱۲ - حَدَّثَنِي عبيد بن اسماعيل حدثنا ابو اسامة عن هشام اخبرني ابي سمعت مروان كنت عند عثمان اتاه رجل فقال استخلف قال وقيل ذاك قال نعم الزُّبَيْرُ قال اما والله انكم لتعلمون انه خيركم ثلاثا

۹۱۲ - مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، انھیں ان کے والد نے خبر دی کہ میں نے مروان سے سنا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ کسی کو اپنا خلیفہ بنا دیجئے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا اس کی خواہش کی جا رہی ہے؟ انھوں نے بتایا کہ جی ہاں، زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف لوگوں کا رجحان ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ ٹھیک ہے تمھیں بھی معلوم ہے کہ وہ تم میں بہتر ہیں۔ تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

۹۱۳ - حَدَّثَنَا مالك بن اسماعيل حدثنا عبد العزيز هو ابن ابي سلمة عن محمد عن محمد بن الْمُنْكَدِرِ عن جابر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

۹۱۳ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی جو ابو سلمہ کے صاحبزادے تھے۔ ان سے محمد نے، ان سے محمد بن منکدر نے (اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

۹۱۴ - حَدَّثَنَا احمد بن احمد اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن الزبير قال كُنْتُ يوم الاحزاب جعلت انا وعمر بن ابي سلمة في النساء فنظرت فاذا انا بالزبير على فرسه يختلف الى بني قريظة مرتين او ثلاثا فلما رجعت قلت يا ابت رأيتك تختلف قال اوهل رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قلت نعم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ فانطلقت فلما رجعت جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه فقال فداك ابي وامي۔

۹۱۴ - ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے موقع پر مجھے اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو عورتوں میں چھوڑ دیا گیا تھا (کیونکہ دونوں حضرات بچے تھے) میں نے اچانک دیکھا کہ زبیر رضی اللہ عنہ (آپ کے والد) اپنے گھوڑے پر سوار بنی قریظہ (یہودیوں کا ایک قبیلہ) کی طرف آ جا رہے ہیں، دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو میں نے عرض کی، والد صاحب! میں نے آپ کو کئی مرتبہ آتے جاتے دیکھا، آپ نے فرمایا، بیٹے! کیا واقعی تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنو قریظہ کی طرف جا کر ان کی (نقل و حرکت کے متعلق) اطلاع میرے پاس لا سکتا ہے؟ اس پر میں گیا اور جب میں واپس آیا تو آں حضور نے (فرط مسرت میں) اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کر کے فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

۹۱۵ - حَدَّثَنَا علي بن حفص حدثنا ابن المبارك

۹۱۵ - ہم سے علی بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک

اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه ان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قالوا للزبير يوم اليرموك الا تشد فنشد معك فحمل عليهم فضربوه ضربتين على عاتقه بينهما ضربة ضربها يوم بدر قال عروة فكنت ادخل اصابعي في تلك الضربات العب وانا صغير۔

نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی اور انھیں ان کے والد نے کہ جنگ یرموک کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ چنانچہ آپ نے ان پر (رومیوں پر) حملہ کیا۔ اس موقعہ پر انھوں نے آپ کے دو کاری زخم شانے پر لگائے درمیان میں وہ زخم تھا جو بدر کے موقعہ پر آپ کو لگا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ (یہ زخم اتنے گہرے تھے کہ اچھے ہو جانے کے بعد) بچپن میں ان زخموں کے اندر اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

باب ۳۹۶ ذكر طلحة بن عبيد الله

وقال عمر توفي النبي صلى الله عليه وسلم وهو عنه راض

۳۹۶۔ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک ان سے راضی اور خوش تھے۔

۹۱۶۔ حدثني محمد بن ابي بكر المقدمي عن ابيه عن ابي عثمان قال لم يبق مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض تلك الايام التي قاتل فيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير طلحة وسعد عن حديثهما

۹۱۶۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض ان جنگوں میں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک ہوئے تھے (احد کی جنگ) طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔

۹۱۷۔ حدثنا مسدد حدثنا خالد حدثنا ابن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم قال رايت يد طلحة التي وقى بها النبي صلى الله عليه وسلم قد شلت۔

۹۱۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جس سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (جنگ احد میں) حفاظت کی تھی کہ بالکل بیکار ہو چکا تھا۔

باب ۳۹۷ مناقب سعد بن ابي وقاص الزهري

وبنو زهرة اخوال النبي صلى الله عليه وسلم وهو سعد بن مالك

۳۹۷۔ سعد بن ابی وقاص الزہری رضی اللہ عنہ کے مناقب

بنو زہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں ہوتے تھے۔ آپ کا اصل نام سعد بن ابی مالک ہے۔

۹۱۸۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب قال سمعت يحيى قال سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت سعدا يقول جمع لي النبي صلى الله عليه وسلم ابويه يوم احد۔

۹۱۸۔ مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحیی سے سنا، کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جنگ احد کے موقعہ پر میرے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کیا (اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں)

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مکی بن ابراهیم حدثنا هاشم بن هاشم عن عامر بن سعد عن ابیه قال لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ ۔

۹۱۹۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ مجھے خوب یاد ہے میں (مردوں میں) تیسرا شخص تھا جو اسلام میں داخل ہوا تھا۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا ابراهیم بن موسی اخبرنا ابن ابی زائدة حدثنا هاشم بن هاشم بن عتبة بن ابی وقاص قال سمعت سعید بن المسیب یقول سمعت سعد بن ابی وقاص یقول ما اسلم احد الا فی الیوم الذی اسلمت فیه ولقد مکثت سبعة ایام وانی لَثُلُثُ الاسلام تابعه اَبُو اُسامة حدثنا هاشم۔

۹۲۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، ان سے ہاشم بن ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں، اسی دن دوسرے (سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے والے حضرات صحابہ) بھی اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور میں سات دن تک اسی حیثیت میں رہا کہ میں اسلام کا تیسرا فرد تھا۔ اس روایت کی متابعت ابواسامہ نے کی، اور ان سے ہاشم نے حدیث بیان کی تھی۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا عمرو بن عون حدثنا خالد بن عبد الله عن اسماعیل عن قیس قال سمعت سعداً رضی الله عنه یقول انی لاول العرب رمی بسهم فی سبیل الله وکنا نغزو مع النبی صلی الله علیه وسلم وما لنا طعام الا ورق الشجر حتی ان احدنا لیضع کما یضع البعیر او الشاة ماله خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرنی علی الاسلام لقد خبت وضل عملی وکانوا وشوا به علی عمر قالوا لا یحسن یصلی۔

۹۲۰۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ عرب میں سب سے پہلے اللہ کے راستے میں، میں نے تیر اندازی کی تھی۔ (ابتدا اسلام میں) ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح غزوات میں شرکت کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کے لیے بھی کچھ نہ ہوتا تھا۔ اس سے ہمیں اونٹ اور بکریوں کی طرح اجابت ہوتی تھی (مینگنیوں کی طرح) یعنی ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی لیکن اب بنی اسد کا یہ حال ہے کہ اسلامی احکام پر عمل میں میرے اندر عیب نکالتے ہیں (اگر ان کے کہنے کے مطابق، میں واقعی نماز اچھی طرح نہیں پڑھ پاتا تو) میں ناکام و نامراد رہا اور میرا عمل برباد ہوگیا۔ واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی خلافت کے عہد میں، آپ سے) شکایت کی تھی کہ سعد رضی اللہ عنہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے۔

باب ۳۹۵ ذکر اصهار النبی صلی الله علیه وسلم

منهم ابو العاص بن الربیع

۳۹۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد۔

ابو العاص رضی اللہ عنہ بن ربیع بھی آپ کے داماد تھے۔

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال حدثنی علی بن حسین ان

۹۲۱۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے علی بن حسین نے حدیث بیان کی اور

المسور بن مخرمة قال ان علیا خطب بنت ابی جهل فسمعت بذلك فاطمة فاتت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یزعم قومك انك لا تغضب لبناتك وهذا علی ناكح بنت ابی جهل فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فسمعته حین تشهد یقول اما بعد انكحت ابا العاص بن الربیع فحدثنی وصدقنی وان فاطمة بضعة منی وانی اكره ان یسوءها والله لا تجتمع بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم وبنت عدو الله عند رجل واحد فترك علی الخطبة وزاد محمد بن عمرو بن حلحلة عن ابن شهاب عن علی عن مسور سمعت النبی صلی الله علیه وسلم وذكر صهرا له من بنی عبد شمس فاثنی علیه فی مصاهرته ایاه فاحسن قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی۔

ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی لڑکی کو (جو مسلمان تھیں) پیغام نکاح دیا، اس کی اطلاع جب فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوئی تو آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کی خاطر (جب انھیں کوئی تکلیف دے) کسی پر غصہ نہیں آتا، اب دیکھئے یہ علی (رضی اللہ عنہ) ابوجہل کی بیٹیوں سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر آنحضورؐ نے صحابہؓ کو خطاب فرمایا، میں نے آپ کو کلمۂ شہادت پڑھتے سنا پھر آپ نے فرمایا، اما بعد! میں نے ابو العاص بن ربیع سے (زینب رضی اللہ عنہا کی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی) شادی کی تو انھوں نے جو بات بھی کہی اس میں وہ سچے اترے، اور بلاشبہ فاطمہؓ بھی میرے (جسم کا) ایک ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اسے تکلیف دے، خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہو سکتیں چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے شادی کا ارادہ ترک کر دیا۔ محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ابن شہاب کے واسطہ سے یہ اضافہ کیا ہے، انھوں نے علی بن حسین کے واسطہ سے اور انھوں نے مسور رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے بنی عبد شمس کے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور حقوق دامادی کی ادائیگی میں ان کی وقیع الفاظ میں تعریف فرمائی اور پھر فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے جو بات بھی کہی سچی کہی اور جو وعدہ بھی کیا پورا کر کے دکھایا۔

باب ۳۹۹ مناقب زید بن حارثة مولی النبی صلی الله علیه وسلم۔

وقال البراء عن النبی صلی الله علیه وسلم انت اخونا ومولانا۔

۳۹۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

براء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ (آں حضورؐ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا) تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو۔

۹۲۲۔ حدثنا خالد بن مخلد حدثنا سلیمان قال حدثنی عبد الله بن دینار عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم بعثا و

۹۲۲۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم بھیجی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ ان کے

أَمَّرَ عَلَيْهِمْ اسامة بن زيد فطعن بعض الناس في
امارته فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان تطعنوا
في إمارته فقد كنتم تطعنون في إمارة أبيه
من قبل وايم الله إن كان لخليقا للإمارة
وإن كان لمن أحب الناس إلي وإن هذا لمن
أحب الناس إلي بعده ؛

۹۲۳ - حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا إبراهيم
بن سعد عن الزهري عن عروة عن
عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي
قائف والنبي صلى الله عليه وسلم شاهد
واسامة بن زيد وزيد بن حارثة
مضطجعان فقال ان هذه الأقدام
بعضها من بعض قال فسر بذلك
النبي صلى الله عليه وسلم و
اعجبه فأخبر به
عائشة ؛

باب ۴۰۰ ذِكْرِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

۹۲۴ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا
ليث عن الزهري عن عروة عن
عائشة رضي الله عنها ان قريشا أهمهم
شأن المخزومية فقالوا من يجترئ
عليه الا اسامة بن زيد حب رسول
الله صلى الله عليه وسلم وحدثنا علي
حدثنا سفيان قال ذهبت أسأل
الزهري عن حديث المخزومية
فصاح بي قلت لسفيان فلم تحتمله
عن احد قال وجدته في كتاب كان
كتبه أيوب بن موسى عن الزهري
عن عروة عن عائشة رضي الله عنها

امیر بنائے جانے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو آں حضورؐ نے فرمایا
اگر آج تم اس کے امیر بنائے جانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے
پہلے اس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا
اور خدا گواہ ہے کہ وہ (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے مستحق تھے اور مجھے
سب سے زیادہ عزیز تھے۔ اور یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) اب ان کے
بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۹۲۳ - ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن
سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک قیافہ شناس میرے
یہاں آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وہیں تشریف رکھتے تھے، اور
اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما (ایک چادر میں لیٹے ہوئے
منہ اور جسم کا سارا حصہ قدموں کے سوا چھپا ہوا تھا) اس قیافہ شناس
نے کہا کہ یہ پاؤں، بعض بعض سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (یعنی
باپ بیٹے کے ہیں) قیافہ شناس نے پھر بتایا کہ آں حضورؐ اس سے اس
اندازہ پر بہت مسرور ہوئے اور پھر آں حضورؐ نے عائشہ رضی اللہ عنہا
سے بھی واقعہ بیان فرمایا۔

۴۰۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا ذکر

۹۲۴ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری سے، ان سے عروہ نے اور ان سے
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قریش مخزومیہ عورت کے معاملے کی وجہ سے
(جس نے غزوہ فتح مکہ کے موقعہ پر چوری کر لی تھی) بہت ملول اور
رنجیدہ تھے تو انھوں نے یہ فیصلہ آپس میں کیا کہ اسامہ بن زیدؓ کے سوا جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی عزیز ہیں (اس عورت کی سفارش
کی) اور کون جرأت کر سکتا ہے۔ اور ہم سے علیؓ نے حدیث بیان کی،
ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے زہری
سے مخزومیہ کی حدیث پوچھی تو مجھ پر بہت غصہ ہو گئے، میں نے اس پر
سفیان سے پوچھا تو پھر آپ کسی اور ذریعہ سے اس حدیث کی روایت
نہیں کرتے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ایوب بن موسیٰ کی لکھی ہوئی ایک کتاب
میں، میں نے یہ حدیث دیکھی، وہ زہری کے واسطہ سے روایت کرتے تھے۔

ان امرأة من بني مخزوم سرقت فقالوا من يكلم فيها النبي صلى الله عليه وسلم فلم يجترئ احد ان يكلمه فكلمه اسامة بن زيد فقال إن بني إسرائيل كان إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق الضعيف قطعوه لو كانت فاطمة لقطعت يدها۔

۹۲۵۔ حدثني الحسن بن محمد حدثنا ابو عباد يحيى بن عباد حدثنا الماجشون اخبرنا عبد الله بن دينار قال نظر ابن عمر يوما وهو في المسجد الى رجل يسحب ثيابه في ناحية من المسجد فقال انظر من هذا ليت هذا عندي قال له انسان اما تعرف هذا يا ابا عبد الرحمن هذا محمد بن اسامة قال فطأطأ ابن عمر راسه ونقر بيديه في الارض ثم قال لو رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم لاحبه۔

۹۲۶۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا معتمر قال سمعت ابي حدثنا ابو عثمان عن اسامة بن زيد رضي الله عنهما حدث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان ياخذه والحسن فيقول اللهم احبهما فاني احبهما وقال نعيم عن ابن المبارك اخبرنا معمر عن الزهري اخبرني مولى لاسامة بن زيد ان الحجاج بن ايمن بن ام ايمن وكان ايمن بن ام ايمن اخا اسامة لامه وهو رجل من الانصار فرآه ابن عمر لم يتم ركوعه ولا سجوده

وہ عروہ کے واسطہ سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کرلی تھی۔ قریش نے یہ سوال اٹھایا (اپنی مجلس میں) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس عورت کی سفارش کون لے جاسکتا ہے؟ کوئی اس کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ آخر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سفارش کی تو آنحضورؐ نے فرمایا، بنی اسرائیل میں یہ دستور بن گیا تھا کہ جب کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، لیکن اگر کوئی معمولی درجے کا آدمی چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹتے، اگر آج فاطمہ رضؓ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا۔

۹۲۵۔ مجھ سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عباد یحیی بن عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ماجشون نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن ایک شخص کو مسجد میں دیکھا کہ اپنا کپڑا ایک کونے میں پھیلا رہے تھے، آپ نے فرمایا، دیکھو، یہ کون صاحب ہیں، کاش میرے قریب ہوتے (تو میں انھیں نصیحت کرتا) ایک شخص نے کہا۔ یا ابا عبدالرحمٰن! کیا آپ انھیں نہیں پہچانتے، یہ محمد بن اسامہ ہیں۔ ابن دینار نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنے ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں دیکھتے تو یقیناً آپ انھیں عزیز رکھتے۔

۹۲۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں اور حسن کو (رضی اللہ عنہما) پکڑ لیتے تھے اور فرماتے تھے، اے اللہ! آپ انھیں اپنا محبوب بنا لیجئے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ اور نعیم نے ابن المبارک کے واسطہ سے بیان کیا، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں اسامہ بن زید کے ایک مولا (حرملہ) نے خبر دی کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ (نماز میں) انھوں نے رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں ادا کیا ہے۔ ایمن بن ام ایمن، اسامہ رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے بھائی تھے، ایمن رضی اللہ عنہ قبیلۂ انصار کے ایک فرد تھے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ

فقال اعد قال ابو عبد الله وحدثني سليمان
بن عبد الرحمن حدثنا الوليد حدثنا
عبد الرحمن بن نمر عن الزهري
حدثني حرملة مولى اسامة بن زيد
انه بينما هو مع عبد الله بن عمر
اذ دخل الحجاج بن أَيْمَنَ فَلَمْ
يُتِمَّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فقال
اعد فلما ولى قال لي ابن عمر من هذا
قلت الحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ ابن أُمِّ أَيْمَنَ
فقال ابن عمر لو رأى هذا رسول
الله صلى الله عليه وسلم لاحبه
فذكر حُبَّهٗ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قال و
حدثني بعض اصحابي عن سليمان وكانت
حاضنة النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ۴۰۲ مناقب عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما

۹۲۷ - حَدَّثَنَا اسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق
عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر
رضي الله عنهما قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حياة
النبي صلى الله عليه وسلم إذا رَأَى
رؤيا قصها على النبي صلى الله عليه وسلم
فتمنيت ان أرى رؤيا أَقُصُّهَا على النبي
صلى الله عليه وسلم وكنت غلامًا
أعزب وكنت أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ
على عهد النبي صلى الله عليه وسلم
فَرَأَيْتُ فِي المنام كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي
فذهبا بي الى النار فاذا هي مَطْوِيَّةٌ
كطي البئر واذا لها قرنان كقرني
البئر واذا فيها ناس قد عرفتهم
فجعلت اقول اعوذ بالله من النار اعوذ بالله من

نے ان سے فرمایا کہ (نماز) دوبارہ پڑھ لو۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ
اللہ علیہ) نے بیان کیا اور مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمن نے حدیث بیان
کی، ان سے ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن نمر نے
حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
کے مولا حرملہ نے حدیث بیان کی کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں حاضر تھے کہ حجاج بن ایمن (مسجد کے) اندر آئے، لیکن نہ انہوں
نے رکوع پوری طرح ادا کیا اور نہ سجدہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے
فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھ لو۔ پھر جب وہ جانے لگے تو آپ نے مجھ سے
دریافت فرمایا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کی حجاج بن ایمن
بن ام ایمن۔ اس پر آپ نے فرمایا، اگر انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھتے تو بہت عزیز رکھتے۔ پھر آپ نے آں حضورؐ کی اسامہ رضی اللہ
عنہ اور ام ایمن رضی اللہ عنہا کی تمام اولاد سے محبت کا ذکر کیا۔ امام
بخاری رحمۃ نے بیان کیا، اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا
اور ان سے سلیمان نے کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آں حضورؐ کو گود لیا تھا۔

۴۰۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب

۹۲۷ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق
نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے سالم
نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
جب حیات تھے تو جب بھی کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا، آں حضورؐ
سے اسے بیان کرتا۔ میرے دل میں بھی یہ تمنا پیدا ہوگئی کہ میں بھی کوئی
خواب دیکھوں اور حضور اکرمؐ سے بیان کروں۔ میں ان دنوں غیر شادی شدہ
تھا اور نوعمر۔ میں حضور اکرمؐ کے عہد میں مسجد کے اندر سویا کرتا تھا تو میں
نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا کہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے
گئے، میں نے دیکھا کہ وہ بل دار کنوئیں کی طرح پیچ در پیچ تھی، کنوئیں
ہی طرح اس کے بھی دو کنارے تھے (جہاں دو پتھر رکھے جاتے ہیں،
تاکہ عرض میں کوئی لکڑی وغیرہ بچھا دی جاتے) اور اس کے اندر کچھ ایسے
لوگ تھے جنھیں میں پہچانتا تھا۔ میں اسے دیکھتے ہی کہنے لگا۔ دوزخ
سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں
اس کے بعد مجھ سے ایک دوسرے فرشتے کی ملاقات ہوئی اس نے مجھ

النار فلقیھا ملك آخر فقال لی لن تراع فقصصتھا علی حفصة فقصتھا حفصة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی باللیل قال سالم فکان عبد اللہ لا ینام من اللیل الا قلیلا ؛

۹۲۸ ۔ حدثنا یحیی بن سلیمان حدثنا ابن وھب عن یونس عن الزھری عن سالم عن ابن عمر عن اختہ حفصة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا ان عبد اللہ رجل صالح ؛

باب ۴۰۳ مناقب عمار وحذیفة رضی اللہ عنہما

۹۲۹ ۔ حدثنا مالك بن اسماعیل حدثنا اسرائیل عن المغیرة عن ابراھیم عن علقمة قال قدمت الشام فصلیت رکعتین ثم قلت اللھم یسر لی جلیسا صالحا فاتیت قوما فجلست الیھم فاذا شیخ قد جاء حتی جلس الی جنبی قلت من ھذا قالوا ابو الدرداء فقلت انی دعوت اللہ ان ییسر لی جلیسا صالحا فیسرك لی قال ممن انت قلت من اھل الکوفة قال اولیس عندکم ابن ام عبد صاحب النعلین والوساد والمطھرة وفیکم الذی اجارہ اللہ من الشیطان علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم اولیس فیکم صاحب سر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یعلمہ احد غیرہ ثم قال کیف یقرأ عبد اللہ واللیل اذا یغشی فقرأت علیہ واللیل اذا یغشی والنھار اذا تجلی وما خلق الذکر

سے کہا کہ خوف نہ کھاؤ ، میں نے اپنا یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور انھوں نے آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ، تو آں حضور نے فرمایا کہ عبداللہ بہت اچھا لڑکا ہے ۔ کاش رات میں بھی نماز پڑھا کرتا ۔ سالم نے بیان کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں بہت کم سویا کرتے تھے ۔

۹۲۸ ۔ ہم سے یحیٰی بن سلیمان نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی ، ان سے یونس نے ، ان سے زہری نے ، ان سے سالم نے ، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بہن حفصہ رضی اللہ عنہا کے ۔ ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا ، عبداللہ مرد صالح ہے ۔

۴۰۳ ۔ عمار اور حذیفہ رضی اللہ عنہما کے مناقب

۹۲۹ ۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ، ان سے مغیرہ نے ، ان سے ابراہیم نے ، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں جب شام آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کی کہ اے اللہ ! مجھے کوئی صالح ہمنشین عطا فرمائیے پھر میں ایک قوم کے پاس آیا اور ان کی مجلس میں بیٹھ گیا تھوڑی ہی دیر بعد ایک بزرگ آئے اور میرے قریب بیٹھ گئے ۔ میں نے پوچھا ، آپ کون صاحب ہیں ؟ لوگوں نے بتایا کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ ۔ اس پر میں نے دریافت فرمایا ، آپ کا وطن کہاں ہے ؟ میں نے عرض کی ، کوفہ ۔ آپ نے فرمایا ، کیا تمھارے یہاں ابن ام عبد ، صاحب النعلین ، صاحب وسادہ و مطہرہ (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں ؟ کیا تمھارے ہاں وہ نہیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی شیطان سے پناہ دے چکا ہے کہ وہ انھیں کبھی غلط راستے پر نہیں لے جا سکتا ۔ مراد عمار رضی اللہ عنہ سے ہے) کیا تم میں وہ نہیں ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے بہت سے رازہائے سربستہ کے حامل ہیں ، جنھیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ! پھر ان کی موجودگی کے باوجود وہاں سے آنے کی کیا ضرورت تھی ؟) اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا ، عبداللہ رضی اللہ عنہ آیت " واللیل اذا یغشیٰ " کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں ؟ میں نے انھیں

والانثی قال واللہ لقد اقرانیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فیہ الی فی۔

۹۳۰۔ حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا شعبۃ عن مغیرۃ عن ابراھیم قال ذھب علقمۃ الی الشام فلما دخل المسجد قال اللھم یسرلی جلیسا صالحا فجلس الی ابی الدرداء فقال ابو الدرداء ممن انت قال من اھل الکوفۃ قال الیس فیکم او منکم صاحب السر الذی لا یعلمہ غیرہ یعنی حذیفۃ قال قلت بلی قال الیس فیکم او منکم الذی اجارہ اللہ علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی من الشیطان یعنی عمار قلت بلی قال الیس فیکم او منکم صاحب السواک او السرار قال بلی قال کیف کان عبد اللہ یقرأ وَاللَّیْلِ إِذَا یَغْشٰی وَالنَّھَارِ إِذَا تَجَلّٰی قلت وَالذَّکَرِ وَالْأُنْثٰی قال ما زال بی ھؤلاء حتی کادوا یستنزلونی عن شیٔ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب ۸۰۴ مناقب ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ

۹۳۱۔ حدثنا عمرو بن علی حدثنا عبد الاعلی حدثنا خالد عن ابی قلابۃ قال حدثنی انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُھَا الْاُمَّۃُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

۹۳۲۔ حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا شعبۃ

پڑھ کر سنائی کہ "واللیل اذا یغشیٰ والنھار اذا تجلّی وما خلق الذکر والانثیٰ"، اس پر آپ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبانِ مبارک سے مجھے اسی طرح یاد کرایا تھا۔

۹۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ نے، ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمہ شام تشریف لے گئے اور مسجد میں جاکر یہ دعا کی اے اللہ! مجھے ایک صالح ہمنشین عطا فرمائیے۔ چنانچہ آپ کو ابو درداء رضی اللہ عنہ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟ عرض کی کہ کوفہ سے۔ اس پر آپ نے فرمایا کیا تمہارے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار نہیں ہیں کہ جنھیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ آپ کی مراد ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی، جی ہاں موجود ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی نبیؐ کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ دی تھی! آپ کی مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں وہ بھی موجود ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت "واللیل اذا یغشیٰ والنھار اذا تجلّی کی قرأت کس طرح کرتے تھے؟ میں نے کہا کہ آپ (ما خلق کے حذف کے ساتھ) "الذکر والانثیٰ" پڑھا کرتے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ شام والے ہمیشہ اس کوشش میں رہے کہ جس طرح میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا (اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس کی توثیق ہوئی) اس سے مجھے ہٹا دیں۔

۸۰۴۔ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۳۱۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو قلابہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امین ہوتے ہیں۔ اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں (رضی اللہ عنہ)

۹۳۲۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

عن ابی اسحاق عن صلة عن حذیفة رضی اللہ عنہ
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاھل نجران
لَاَبعثنّ یعنی علیکم امینًا حقّ امین فاشرف
اصحابہ فبعث اباعبیدة رضی اللہ عنہ ۔

باب ۴۰۵ ذکر مُصعب بن عُمَیر

باب ۴۰۶ مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

قال نافع بن جبیر عن ابی ھریرة عانق
النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن

۹۳۳ - حدثنا صدقة حدثنا ابن عیینة حدثنا
ابو موسیٰ عن الحسن سمع ابا بکرة
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی المنبر والحسنُ الی جنبہ ینظر الی الناس
مرة والیہ مرة ویقول ابنی ھٰذا
سیّدٌ ولعلّ اللہ ان یصلح بہ بین
فئتین من المسلمین ۔

۹۳۴ - حدثنا مسدد حدثنا المعتمر قال
سمعت ابی قال حدثنا ابو عثمان عن اسامة
بن زید رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انہ کان یاخذہ و
الحسن ویقول اللّٰھم انی احبّھما
فاحبّھما او کما قال ۔

۹۳۵ - حدثنی محمد بن الحسین بن ابراہیم
قال حدثنی حسین بن محمد حدثنا جریر عن
محمد عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ
اُتی عبید اللہ بن زیاد براس الحسین
علیہ السلام فجعل فی طست
فجعل ینکت وقال فی حسنہ
شیئا فقال انس کان اشبھھم برسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان

حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے صلہ نے اور ان سے حذیفہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا
میں تمھارے یہاں ایک امین کو بھیجوں گا جو حقیقی معنوں میں امین ہوگا
تمام صحابہؓ کو اشتیاق تھا لیکن آں حضورؐ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۴۰۵ - مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۴۰۶ - حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب

نافع بن جبیر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگایا۔

۹۳۳ - ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث
بیان کی، ان سے ابوموسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، انھوں
نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا، آں حضورؐ منبر پر تشریف رکھتے تھے اور حسن رضی اللہ عنہ آپ
کے پہلو میں تھے۔ آں حضورؐ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر حسن
رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے، میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ
اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔

۹۳۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان
کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابوعثمان
نے حدیث بیان کی اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں اور حسن رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر دعا کرتے
تھے کہ اے اللہ! مجھے ان سے محبت ہے آپ بھی ان سے محبت
رکھیئے۔ او کما قال۔

۹۳۵ - مجھ سے محمد بن حسین ابن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ
سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی،
ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب حسین
علیہ السلام کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا اور ایک طشت
میں رکھ دیا گیا تو بدبخت اس پر لکڑی سے مارنے لگا اور آپ کے
حسن و خوبصورتی کے بارے میں بھی کچھ کہا (کہ میں نے اس سے زیادہ
خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا) اس پر انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت حسین
رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے

مخضوبًا بالوسمة۔

۹۳۶۔ حَدَّثَنَا حجاج بن المنهال حدثنا شعبة قال اخبرني عديٌّ قال سمعت البراء رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم والحسن على عاتقه يقول اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا عبدان اخبرنا عبد الله قال اخبرني عمر بن سعيد بن ابي حسين عن ابن ابي مليكة عن عقبة بن الحارث قال رأيت ابا بكر رضي الله عنه وحمل الحسن وهو يقول بِأَبِي شَبِيهٌ بالنبي صلى الله عليه وسلم ليس شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنِي يحيى بن معين وصدقة قالا اخبرنا محمد ابن جعفر عن شعبة عن واقد بن محمد عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال ابو بكر ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في اهل بيته۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنِي ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام بن يوسف عن مَعْمَرٍ عن الزهري عن انس وقال عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخبرنا مَعْمَرٌ عن الزهري اخبرني انس قال لم يكن اَحَدٌ اَشْبَهَ بالنَّبِيِّ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنِي محمد بن بشار حدثنا غُنْدُرٌ حدثنا شعبة عن محمد بن ابي يعقوب سمعت ابن ابي نُعْمٍ سمعت عبد الله بن عمر وسأله عن المحرم قال شعبة احسبه يَقْتُلُ الذُّبَابَ فقال اهل العراق يسألون عن الذباب وقد قتلوا ابن ابنة رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقال النبي صَلَّى اللهُ

آپ نے وسمہ کا خضاب استعمال کر رکھا تھا۔

۹۳۶۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، حسن رضی اللہ عنہ آپ کے شانۂ مبارک پر تھے اور آپ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے، آپ بھی اس سے محبت رکھئے۔

۹۳۷۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمر بن سعید بن ابی حسین نے خبر دی انھیں ابن ابی ملیکہ نے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں، میرے باپ ان پر فدا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہیں، علی سے نہیں۔ علی رضی اللہ عنہ وہیں مسکرا رہے تھے۔

۹۳۸۔ مجھ سے یحییٰ بن معین اور صدقہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے انھیں واقد بن محمد نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کی خوشنودی) آپ کے اہل بیت کے ساتھ (محبت وخدمت کے ذریعہ) تلاش کرو۔

۹۳۹۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے انھیں زہری نے اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے اور عبدالرزاق نے بیان کیا کہ ہمیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ اور کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں تھا۔

۹۴۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی یعقوب نے، انھوں نے ابن ابی نعم سے سنا اور انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور کسی نے ان سے محرم کے بارے میں پوچھا تھا شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی مار دے (تو اسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟) اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں،

عليه وسلم هما
ريحانتاي من
الدنيا ؛

باب ۴۰۷ مناقب بلال بن رباح مولى ابي بكر رضي الله عنهما ـ

وقال النبي صلى الله عليه وسلم سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة ـ

۹۴۱ ـ حدثنا ابو نعيم حدثنا عبد العزيز بن ابي سلمة عن محمد ابن المنكدر اخبرنا جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال كان عمر يقول ابو بكر سيدنا و اعتق سيدنا يعني بلالاً ـ

۹۴۲ ـ حدثنا ابن نمير عن محمد بن عبيد حدثنا اسماعيل عن قيس ان بلالاً قال لابي بكر ان كنت انما اشتريتني لنفسك فامسكني وان كنت انما اشتريتني لله فدعني وعمل الله ـ

باب ۴۰۸ ذكر ابن عباس رضي الله عنهما

۹۴۳ ـ حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن خالد عن عكرمة عن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم الى صدره وقال اللهم علمه الحكمة ـ

باب ۴۰۹ مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه

۹۴۴ ـ حدثنا احمد بن واقد حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن حميد بن هلال عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم نعى زيداً وجعفراً وابن رواحة للناس قبل ان ياتيهم خبرهم فقال اخذ الراية زيد فاصيب ثم اخذ جعفر فاصيب

جبکہ یہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو قتل کر چکے ہیں جن کے بارے میں آں حضور نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے لیے دو پھول ہیں۔

۴۰۷ ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مولا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے مناقب ۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جنت میں اپنے آگے میں نے تمہارے قدموں کی چاپ سنی تھی ۔

۹۴۱ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور انہیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو انہوں نے آزاد کیا ہے، آپ کی مراد بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے تھی۔

۹۴۲ ۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید نے ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے قیس نے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، کہ اگر آپ نے مجھے اپنے لیے خریدا ہے تو پھر اپنے پاس ہی رکھیئے، اور اگر اللہ کے لیے خریدا ہے تو پھر مجھے آزاد کر دیجئے اور اللہ کے راستے میں عمل کرنے دیجئے۔

۴۰۸ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

۹۴۳ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے عکرمہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا، اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا فرما دیجئے۔

۴۰۹ ۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۴۴ ۔ ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اطلاع کے پہنچنے سے پہلے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضوان اللہ علیہم کی شہادت کی خبر صحابہ رض کو سنا دی تھی، آپ نے فرمایا کہ اب اسلامی علَم کو زید رضی اللہ عنہ لیے ہوئے ہیں اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔

ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى اَخَذَهَا سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔

بَابُ ۴۱۰ مناقب سالم مولى ابي حذيفة رضي الله عنه ۔

۹۴۵ - حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابراهيم عن مسروق قَالَ ذُكِرَ عبد الله عند عبد الله بن عمرو فقال ذاك رجل لا ازال احبه بعد ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اِسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن مسعود فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مولى ابي حذيفة وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَا ادري بدأ بابيٍّ او بمعاذ ۔

بَابُ ۴۱۱ مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه

۹۴۶ - حَدَّثَنَا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن سليمان قال سمعت ابا وائل قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عبد الله بن عمرو اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ۔

۹۴۷ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا فَرَاَيْتُ شَيْخًا

اب جعفر رضی اللہ عنہ نے علَم اٹھا لیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے اب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے علَم اٹھا لیا ہے اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے حضور اکرمؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی قیادت میں مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی ۔

۴۱۰ ۔ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالم رضی اللہ عنہ کے مناقب ۔

۹۴۵ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ابراہیم نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے یہاں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا ، میں ان سے ہمیشہ محبت رکھوں گا ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے چار اشخاص سے قرآن سیکھو ۔ عبد اللہ بن مسعود ، آں حضورؐ نے ابتداء عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی کی ، اور ابو حذیفہ کے مولا سالم ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم ، انھوں نے بیان کیا کہ مجھے پوری طرح یاد نہیں کہ آں حضورؐ نے پہلے ابی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا یا معاذ رضی اللہ عنہ کا ۔

۴۱۱ ۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب ۔

۹۴۶ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سلیمان نے بیان کیا ۔ انھوں نے ابو وائل سے سنا ، کہا کہ میں نے مسروق سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا ، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر کوئی برا کلمہ نہیں آتا تھا اور نہ آپ کی ذات سے یہ ممکن تھا ۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ تم میں سب سے زیادہ عزیز مجھے وہ شخص ہے جس کے عادات و اخلاق سب سے عمدہ ہوں ۔ اور آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید چار افراد سے سیکھو عبد اللہ بن مسعود ، ابو حذیفہ کے مولا سالم ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہم)

۹۴۷ ۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو عوانہ نے ، ان سے مغیرہ نے ، ان سے علقمہ نے کہ میں شام پہنچا تو سب سے پہلے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا کی ، اے اللہ ! مجھے کسی (صالح) ہمنشین

مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ أَرْجُوْا أَنْ يَكُوْنَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِيْ أُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى قَالَ أَقْرَأَنِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ إِلٰى فِيَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَرُدُّوْنِيْ.

کی صحبت سے فیض یابی کی توفیق عطا فرمائیے، چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ آ رہے تھے۔ جب وہ قریب آ گئے تو میں نے سوچا، شاید میری دعا قبول ہو گئی ہے۔ انھوں نے دریافت فرمایا، تمھارا وطن و مولد کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ کوفہ کا رہنے والا ہوں اس پر آپ نے فرمایا کیا تمھارے یہاں صاحب النعلین، صاحب وساد و مطہرہ (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نہیں ہیں؟ کیا تمھارے یہاں وہ صحابی نہیں ہیں جنھیں شیطان سے (اللہ کی) پناہ مل چکی ہے؟ کیا تمھارے یہاں سربستہ رازوں کے جاننے والے نہیں ہیں کہ جنھیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ (پھر دریافت فرمایا کہ) ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) آیت واللیل کی قرأت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی کہ "واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثی"، آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے اسی طرح سکھایا تھا۔ لیکن اب شام والے مجھے اس طرح قرأت کرنے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن أبي إسحاق عن عبد الرحمن بن يزيد فقال سألنا حذيفة عن رجل قريب السمت والهدى من النبي صلى الله عليه وسلم حتى نأخذ عنه فقال ما أعرف أحدا أقرب سمتا وهديا ودلا بالنبي صلى الله عليه وسلم من ابن أم عبد۔

۹۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عبد الرحمن بن زیاد نے بیان کیا کہ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صحابہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عادات و اخلاق اور طور و طریق میں سب سے زیادہ قریب کون صحابی تھے؟ تاکہ ہم ان سے سیکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ اخلاق طور طریق اور سیرت و عادت میں ابن ام عبد سے زیادہ آں حضور صلعم سے قریب اور کسی کو میں نہیں سمجھتا۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنِيْ محمد بن العلاء حدثنا إبراهيم بن يوسف بن أبي إسحاق قال حدثني الأسود بن يزيد قال سَمِعْتُ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نَرٰى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ أُمِّهِ عَلٰى

۹۴۹۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے کہا کہ مجھ سے اسود بن یزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں اور میرے بھائی یمن سے (مدینہ منورہ) حاضر ہوئے اور ایک زمانہ تک یہاں قیام کیا ہم اس پورے عرصے میں یہی سمجھتے رہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کے ایک فرد ہیں، کیونکہ آنحضور کے گھر میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

کی دیکھ کر آمدورفت ہم دیکھا کرتے تھے۔

باب ۴۱۲ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۱۲ ۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۹۵۰ - حَدَّثَنَا الحسن بن بشير حدثنا المُعَافَى عن عثمان بن الاسود عن ابن ابي مُلَيْكَةَ قال اوتر معاوية بعد العشاء بركعة وعنده مولى لابن عباس فقال دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۹۵۰ ۔ ہم سے حسن بن بشیر نے حدیث بیان کی، ان سے معافی نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی صرف ایک رکعت نماز پڑھی وہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ایک مولا (کریب) بھی موجود تھے، جب وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (تو معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے، (اور یقیناً ان کے پاس آں حضور کے قول و فعل میں سے کوئی چیز ہوگی)۔

۹۵۱ - حَدَّثَنَا ابن ابي مريم حدثنا نافع بن عمر حدثني ابن ابي مليكة قيل لابن عباس هل لك في امير المؤمنين مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ ۔

۹۵۱ ۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے انھوں نے وتر کی صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ فقیہ ہیں۔

۹۵۲ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

۹۵۲ ۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے بیان کیا، انھوں نے حمران بن ابان سے سنا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور ہم نے کبھی آپ کو اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے تو اس سے منع فرمایا تھا، معاویہ رضی اللہ عنہ کی مراد عصر کے بعد دو رکعت نماز سے تھی (جسے اس زمانہ میں بعض لوگ پڑھتے تھے۔)

باب ۴۱۳ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

۴۱۳ ۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی خواتین کی سردار ہیں۔

۹۵۳ - حَدَّثَنَا ابو الوليد حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابن ابي مليكة عن المسور ابن مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۹۵۳ ۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعۃ منی، فمن اغضبھا اغضبنی۔

نے فرمایا، فاطمہؓ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اسے ناراض کرے گا وہ مجھے ناراض کرے گا۔

باب ۴۱۴ فضل عائشۃ رضی اللہ عنھا

۴۱۴ ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۹۵۴ ۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شھاب قال ابو سلمۃ ان عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما یا عائش ھذا جبریل یقرئک السلام فقلت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تری مالا اری تریدُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۹۵۴ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا یا عائش! یہ جبریل تشریف رکھتے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے اس پر جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ وہ کچھ ملاحظہ فرماتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتیں۔ آپ کی مراد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی۔

۹۵۵ ۔ حدثنا آدم حدثنا شعبۃ قال وحدثنا عمرو اخبرنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران و آسیۃ امراۃ فرعون و فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام۔

۹۵۵ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا (مصنفؒ نے) اور ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی انھیں عمرو بن مرہ نے انھیں مرہ نے اور انھیں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں تو بہت سے کامل اٹھے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہم کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے، جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔

۹۵۶ ۔ حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنی محمد بن جعفر عن عبد اللہ بن عبد الرحمن انہ سمع انس بن مالک رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی الطعام۔

۹۵۶ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، عائشہؓ کی فضیلت عورتوں میں ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔

۹۵۷ ۔ حدثنی محمد بن بشار حدثنا عبد الوھاب بن عبد المجید حدثنا ابن عون عن القاسم بن محمد ان عائشۃ اشتکت فجاء ابن عباس فقال یا ام المؤمنین تقدمین علی فرط صدق علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ابی بکر۔

۹۵۷ ۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ (عیادت کے لیے آئے اور) عرض کی ام المؤمنین! آپ تو سچے جانے والے کے پاس جا رہی ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس۔

۹۵۸ ۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا

۹۵۸ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث

شعبۃ عن الحکم سمعت ابا وائل قال لما بعث علیؓ عمّارا والحسن الی الکوفۃ لیستنفرھم خطب عمار فقال انی لاعلم انھا زوجتہ فی الدنیا والاخرۃ ولکن اللہ ابتلاکم لتتبعوہ او ایاھا۔

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے اور انھوں نے ابو وائل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب علی رضی اللہ عنہ نے عمار اور حسن رضی اللہ عنہما کو کوفہ بھیجا تھا کہ وہاں کے لوگوں کو اپنی مدد کے لیے تیار کریں تو عمار رضی اللہ عنہ نے انھیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا مجھے بھی خوب معلوم ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ تمھیں آزمانا چاہتا ہے کہ دیکھے تم علی کا اتباع کرتے ہو (جو خلیفہ برحق ہیں یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی)

۹۵۹۔ حدثنا عبید ابن اسماعیل حدثنا ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا انھا استعارت من اسماء قلادۃ فھلکت فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناسا من اصحابہ فی طلبھا فادرکتھم الصلوۃ فصلوا بغیر وضوء فلما اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم شکوا ذالک الیہ فنزلت اٰیۃ التیمم فقال اسید بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ مانزل بک امر قط الا جعل اللہ لک منہ مخرجا وجعل للمسلمین فیہ برکۃ۔

۹۵۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں جانے کے لیے) آپ نے (اپنی بہن) اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریۃً لے لیا تھا، اتفاق سے وہ راستے میں کہیں گم ہو گیا آں حضورؐ نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند صحابہ کو بھیجا اس دوران میں نماز کا وقت ہو گیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے صورت حال کے متعلق عرض کی، اس کے بعد تیمم کی آیت نازل ہوئی، اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا تمھیں اللہ خیر کا بدلہ دے، خدا گواہ ہے کہ تم پر جب بھی کوئی مرحلہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے نکلنے کی سبیل تمھارے لیے پیدا کر دی اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی اس میں برکت پیدا فرمائی۔

۹۶۰۔ حدثنی عبید بن اسماعیل حدثنا ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان فی مرضہ جعل یدور فی نسائہ ویقول این انا غدا این انا غدا حرصا علی بیت عائشۃ قالت عائشۃ فلما کان یومی سکن۔

۹۶۰۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفات میں بھی ازواج مطہرات کی باری کی پابندی فرماتے رہے البتہ یہ دریافت فرماتے رہے کہ کل کس کے یہاں ٹھہرنا ہے؟ کیونکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کی باری کے خواہشمند تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے یہاں قیام کا دن آیا تو آپ کو سکون ہوا۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا چودھواں پارہ ختم ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پندرھواں پارہ ۱۵

باب ۴۱۴ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

۹۶۱ حَدَّثَنَا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا حماد حدثنا هشام عن ابيه قال كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وانا نريد الْخَيْرَ كما تريده عائشة فمري رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان يامر الناس ان يهدوا اليه حيث ما كان وحيث ما دار قالت فذكرت ذلك ام سلمة للنبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالت فاعرض عني فلما عاد الي ذكرت له ذاك فاعرض عني فلما كان في الثالثة ذكرت له فقال يا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا۔

۴۱۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۹۶۱۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ صحابہ (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) اپنا ہدیہ پیش کرنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر میری سوکنیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں جمع ہوئیں اور کہا، اے ام سلمہ! بخدا، لوگ اپنا ہدیہ بھیجنے کے لیے عائشہ کی باری کا انتظار کرتے ہیں اور جیسے عائشہ چاہتی ہیں ہم بھی چاہتی ہیں کہ ہمارے ساتھ بہتر معاملہ ہو اس لیے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہئے کہ لوگوں سے فرماویں کہ ہدیہ بھیجنے میں کسی خاص باری کے منتظر نہ رہا کریں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کہا ان کا بیان تھا کہ اس پر آنحضور نے مجھ سے اعراض فرمایا۔ پھر جب آپ نے دوبارہ توجہ فرمائی تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے اس مرتبہ بھی اعراض فرمایا، تیسری مرتبہ جب میں نے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے ام سلمہ! عائشہ کے معاملہ میں مجھے اذیت نہ دو، اللہ گواہ ہے کہ تم میں سے کسی کے بستر پر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی سوا عائشہ کے بستر کے (رضی اللہ عنہن)

باب ۴۱۵ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا۔

۴۱۵۔ انصار رضوان اللہ علیہم کے مناقب اور ان لوگوں کا

(بھی حق ہے) جو دارالاسلام اور ایمان میں ان کے پہلے سے قرار پکڑے ہوتے ہیں، محبت کرتے ہیں اس سے جو ان کے پاس ہجرت کرکے آتا ہے اور اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں اس سے

جو کچھ انھیں ملتا ہے۔

۹۶۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ أَمْ سَمَّاكُمُ اللَّهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللَّهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ فَيَقُولُ فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَكَذَا۔

۹۶۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی ان سے غیلان بن جریر نے حدیث بیان کی کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، انصار اپنا نام آپ حضرات نے خود اختیار کیا تھا (قرآن مجید میں اس کے ذکر سے پہلے) یا آپ حضرات کا یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں، ہمیں یہ خطاب اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔ (غیلان کی روایت ہے کہ) ہم انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہم انصار کے مناقب اور غزوات میں ان کی شرکت کے واقعات بیان کرتے تھے اور میری طرف یا (انھوں نے اسطرح بیان کیا کہ) قبیلہ ازد کے ایک شخص کیطرف[۱] متوجہ ہو کر فرماتے، تمھاری قوم (انصار) نے فلاں فلاں مواقع پر فلاں فلاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔

۹۶۳ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

۹۶۳۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعاث کی جنگ کو (جو اسلام سے پہلے اوس و خزرج میں ہوئی تھی) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی مقدر کر رکھا تھا، چنانچہ جب آں حضور تشریف لائے تو مدینہ میں انصار کی جماعت افتراق و تشتت کا شکار تھی اور ان کے سردار قتل کیے جاچکے تھے یا زخمی کیے جاچکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کو آنحضورؐ سے پہلے اس لیے مقدر کیا تھا کہ انصار کا اسلام میں داخل ہونا مشکل نہ رہے

۹۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ فَقَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ

۹۶۴۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو التیاح نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر جب آنحضورؐ نے قریش کو (غزوۂ حنین کی غنیمت کا زیادہ حصہ) دیا تو (اسلام میں نئے نئے داخل ہونے والے) بعض انصار نے کہا، خدا کی قسم، یہ تو عجیب بات ہوئی، ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا تھا اور ہمارا حاصل کیا ہوا مالِ غنیمت انھیں کو دیا جا رہا ہے، اس کی اطلاع جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپؐ نے انصار کو بلایا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، جو مجھے اطلاع ملی ہے

[۱] راوی کو شک ہے کہ ان دو جملوں میں سے غیلان رحمۃ اللہ علیہ نے کونسا جملہ کہا تھا؟ بہر حال دونوں کا مقصد ایک ہے اور دونوں سے مراد خود ان کی اپنی ذات ہے آپ قبیلہ ازد ہی کے ایک فرد تھے۔

قَالَ اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ۔

گیا وہ صحیح ہے؟ ظاہر ہے کہ انصار جھوٹ نہیں بول سکتے تھے۔ انھوں نے عرض کر دیا کہ آنحضورؐ کو اطلاع صحیح ملی ہے (لیکن یہ انصار کی نوخیز پود کی غلطی ہے اور صرف وقتی جوش کی وجہ سے) اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، کیا تم اس سے خوش اور راضی نہیں ہو کہ جب سب لوگ غنیمت کے مال لے کر اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہونگے تو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیے اپنے گھروں کو جاؤ گے؟ انصار جس وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انھیں کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

بَابٌ ۴۱۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ۔

۴۱۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرف اپنے کو منسوب کرتا۔

قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس کی روایت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۹۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِيْ وَادِي الْاَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ آوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ اَوْ كَلِمَةً اُخْرٰى۔

۹۶۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا (یوں بیان کیا) ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار جس وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انھیں کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد کہلوانا پسند کرتا، ابوہریرہؓ نے فرمایا، آنحضور پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ نے یہ کوئی غلط بات نہیں فرمائی تھی، انصار نے آپ کو اپنے یہاں ٹھہرایا تھا اور آپ کی مدد کی تھی، یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اس کے علاوہ) اور کوئی دوسرا کلمہ کہا۔

بَابٌ ۴۱۷ اِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ۔

۴۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کرتے ہیں۔

۹۶۶ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ آخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ اَكْثَرُ الْاَنْصَارِ مَالًا فَاَقْسِمُ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِيْ

۹۶۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ کرایا (سعد رضی اللہ عنہ نے) عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں انصار کے سب سے دولتمند افراد میں سے ہوں، اس لیے آپ میرا آدھا مال لے لیجیے۔ اور میری دو بیویاں ہیں آپ انھیں دیکھ لیجیے اور جو آپ کو پسند ہو اس کے متعلق مجھے بتلایئے۔

أُطَلِّقُهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوقُكُمْ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ ؕ

میں اسے طلاق دے دوں گا، عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں۔ اس پر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے، آپ کا بازار کدھر ہے؟ چنانچہ بنی قینقاع کا بازار انھیں بتا دیا اور جب وہ وہاں سے واپس ہوئے (کچھ کاروبار کر کے) تو ان کے ساتھ کچھ پنیر اور گھی تھا پھر آپ اسی طرح روزانہ صبح سویرے بازار چلے جاتے (اور کاروبار کرتے) آخر ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو جسم پہ (خوشبو کی) زردی کا اثر تھا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، یہ کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ میں نے شادی کر لی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا مہر کتنا ادا کیا؟ عرض کی کہ سونے کی ایک گٹھلی یا (یہ کہا کہ) ایک گٹھلی کے وزن برابر سونا۔ ابراہیم کو شبہ تھا۔

٩٦٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ۔

٩٦٧۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (مدینہ ہجرت کر کے) آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ بہت دولتمند تھے، آپ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے فرمایا، انصار کو معلوم ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ مالدار ہوں، اس لیے میں اپنا مال آدھا آدھا اپنے اور آپ کے درمیان تقسیم کر دینا چاہتا ہوں اور میرے یہاں دو بیویاں ہیں جو آپ کو پسند ہو گی، میں اسے طلاق دے دوں گا، جب اس کی عدت گذر جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ آپ کے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے، پھر وہ (بازار سے) اس وقت تک واپس نہیں آئے جب تک کچھ گھی اور پنیر (نفع کا) بچا نہیں لیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جسم پہ زردی کا نشان تھا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ میں نے ایک خاتون سے شادی کر لی ہے آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، مہر کیا دیا؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی، اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا اب ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

٩٦٨ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ

٩٦٨۔ ہم سے ابو ہمام صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں

قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ تَكْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَتُشْرِكُوْنَا فِي التَّمْرِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے سنا، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار نے کہا، (یا رسول اللہ) کھجور کے باغات ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم فرما دیجئے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا اس پر انصار نے (مہاجرین سے) کہا، پھر آپ حضرات یہ صورت اختیار کرلیں کہ کام ہماری طرف سے آپ کر دیا کریں اور کھجور کے پھلوں میں ہمارے شریک ہو جائیں مہاجرین نے کہا، ہم نے آپ حضرات کی بات سنی اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

باب ۴۱۸ حُبِّ الْاَنْصَارِ

۴۱۸ - انصار کی محبت

۹۶۹ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔

۹۶۹ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی انھیں عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، یا اس طرح بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے صرف مومن ہی محبت رکھ سکتا ہے اور ان سے صرف منافق ہی بغض و دشمنی رکھ سکتا ہے، پس جو شخص ان سے محبت رکھے گا اس سے اللہ محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

۹۷۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ۔

۹۷۰ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبر نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بغض رکھنا ہے۔

باب ۴۱۹ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ

۴۱۹ - انصار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

۹۷۱ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

۹۷۱ - ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کی) عورتوں اور بچوں کو غالباً کسی شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو آپ کھڑے ہوگئے اور تین مرتبہ فرمایا، اللہ! تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو۔

۹۷۲ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ

۹۷۲ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے بہز بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ

ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ۔

مجھے ہشام بن زید نے خبر دی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ انصار کی ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ساتھ ان کا ایک بچہ بھی تھا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گفتگو فرمائی، پھر فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے تم لوگ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

باب ۴۲۰ أَتْبَاعُ الْأَنْصَارِ

۴۲۰۔ انصار کے حلیف

۳۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ۔

۳۷۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے انھوں نے، انھوں نے ابو حمزہ سے سنا اور انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ انصار نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہر نبی کے حلیف ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی اتباع کی ہے اس لیے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہمارے حلیفوں کو بھی ہماری ہی طرح قرار دے (کہ انھیں بھی انصار کہا جائے اور ان کے ساتھ بھی وہ مراعات کی جائیں جو ہمارے ساتھ ہوں) تو آنحضور نے اس کی دعا فرمائی۔ پھر میں نے اس حدیث کا ذکر ابن ابی لیلیٰ کے سامنے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث بیان کی تھی۔

۳۷۹۴ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ۔ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ۔

۳۷۹۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے انصار کے ایک فرد ابو حمزہ سے سنا کہ انصار نے عرض کی، ہر قوم کے حلیف ہوتے ہیں، ہم نے بھی آپ کی اتباع کی ہے، آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حلیفوں کو بھی ہماری ہی طرح قرار دے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! ان کے حلیفوں کو بھی انھیں میں سے قرار دیجئے، عمرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کا تذکرہ ابن ابی لیلیٰ کے سامنے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ زید رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فرمایا تھا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہا تھا۔

باب ۴۲۱ فَضْلُ دُورِ الْأَنْصَارِ۔

۴۲۱۔ انصار کے گھرانوں کی فضیلت

۳۷۹۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

۳۷۹۵۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْا النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرَى النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَیْنَا فَقِیْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ۔ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَبُوْ اُسَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ۔

ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنو نجار کا گھرانہ انصار میں سب سے بہتر گھرانہ ہے پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر بنو الحارث بن خزرج کا، پھر بنو ساعدہ کا، اور خیر انصار کے تمام ہی گھرانوں میں ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے قبیلوں کو ہم پر ترجیح دی ہے۔ ان سے کہا بھی گیا کہ آپ کے قبیلہ پر بہت سے قبیلوں کو آنحضورؐ نے فضیلت دی ہے اور عبد الصمد نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے اسید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہی حدیث بیان کی۔ (اور اس روایت میں یوں ہے کہ) سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا۔

۹۷۶ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ قَالَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْ النَّجَّارِ وَبَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَبَنُوْ الْحَارِثِ وَبَنُوْ سَاعِدَةَ۔

۹۷۶۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے کہ ابو سلمہ نے بیان کیا کہ مجھے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ انصار میں سب سے بہتر یا انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر، بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو حارث اور بنو ساعدہ کے گھرانے ہیں۔

۹۷۷ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَیْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِی الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِیْ سَاعِدَةَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَیْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ الْاَنْصَارَ فَجَعَلَنَا اٰخِرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُیِّرَ دُوْرُ الْاَنْصَارِ فَجُعِلْنَا اٰخِرًا فَقَالَ اَوَلَیْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِیَارِ۔

۹۷۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن سہل نے اور ان سے ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے پھر عبد اشہل کا، پھر بنی حارث کا، پھر بنی ساعدہ کا اور خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ پھر ہماری ملاقات سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو ابو اسید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، آپ کو معلوم نہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بہترین گھرانوں کی نشاندہی کی اور ہمیں سب سے اخیر میں رکھا چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! انصار کے سب سے بہترین خانوادوں کا بیان ہوا اور ہم سب سے اخیر میں کر دیئے گئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمہارا خانوادہ بھی بہترین خانوادہ ہے۔

بابٌ ۴۲۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔
قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار سے کہ "صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کرو (قیامت کے دن)"
اس کی روایت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۹۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

۹۷۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک انصاری صحابی نے عرض کی، یا رسول اللہ! فلاں شخص کی طرح مجھے بھی آپ عامل بنا دیجئے، آنحضورؐ نے فرمایا، میرے بعد (دُنیاوی معاملات میں) تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس لیے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔

۹۷۹ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ۔

۹۷۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اس وقت تم صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آملو، اور میری تم سے ملاقات حوض پر ہو گی۔

۹۸۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيْدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلٰى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهَا قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ فَإِنَّهُ سَيُصِيْبُكُمْ بَعْدِيْ أَثَرَةٌ۔

۹۸۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا جب وہ آپ کے ساتھ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے یہاں جانے کے لیے سفر کر رہے تھے، انس رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین کی اراضی انھیں عطا فرمادیں، انصار نے عرض کی ایسا نہیں ہو سکتا، جب تک آں حضورؐ ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی اسی جیسی زمین نہ عطا فرمائیں (ہم سے قبول نہیں کر سکتے) آں حضورؐ نے فرمایا جب آج انکار کیا ہے تو پھر (میرے بعد بھی) صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھ سے آملو، کیونکہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جایا کرے گی۔

بابٌ ۴۲۳ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۲۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ "اے اللہ! انصار

فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

۹۸۱ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِيَاسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ۔

۹۸۲ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا اَبَدًا

فَاَجَابَهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

۹۸۳ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ۔

باب ۴۲۴ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

۹۸۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلٰى نِسَائِهٖ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا اِلَّا الْمَاءُ

اور مہاجر پر اپنا کرم فرمائیے۔"

۹۸۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی قابل توجہ نہیں پس انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم فرمائیے اور قتادہ سے روایت ہے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح اور انھوں نے بیان کیا "پس انصار کی مغفرت کیجئے۔"

۹۸۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ انصار غزوہ خندق کے موقع پر (خندق کھودتے ہوئے) یہ شعر پڑھتے تھے "ہمیں وہ ہیں جنھوں نے محمد سے عہد کیا ہے جہاد کا، جب تک ہماری جان میں جان ہے۔" آنحضور نے جب سنا تو اس کا جواب یوں دیا "اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی قابل توجہ نہیں ہے۔ پس انصار و مہاجرین پر اپنا فضل و کرم فرمائیے۔"

۹۸۳۔ مجھ سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی منتقل کر رہے تھے۔ اس وقت آنحضور نے یہ دعا فرمائی "اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں، پس انصار اور مہاجرین کی آپ مغفرت فرمائیے۔"

۴۲۴۔ اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں۔

۹۸۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن غزوان نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب (خود ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضور نے انھیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا (تاکہ ان کی ضیافت کریں) ازواج

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ اَوْ يُضِيْفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى امْرَأَتِهٖ فَقَالَ اَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ فَقَالَ هَيِّئِيْ طَعَامَكِ وَاَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ اِذَا اَرَادُوْا عَشَاءً فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَاَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهٖ اَنَّهُمَا يَاْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ اَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے اس پر آنحضورؐ نے فرمایا ان کی کون ضیافت کرے گا۔ ایک انصاری صحابی نے عرض کی کہ میں کروں گا چنانچہ وہ اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر تواضع کرو۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلا لو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انھیں سلا دو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو (دھوکا) سلا دیا۔ پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انھوں نے اسے بجھا دیا۔ اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر یہ ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں (اندھیرے میں) لیکن ان دونوں حضرات نے (اپنے بچوں سمیت) فاقہ سے گزار دی، صبح کے وقت جب وہ صحابی آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں میاں بیوی کے طرز عمل پر رات اللہ تعالیٰ مسکرا دیا یہ فرمایا کہ، (پسند کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور (انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں۔ (دوسرے صحابہؓ کو)، اگرچہ خود فاقہ ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں"

بَابُ ۴۲۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ۔

۴۲۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "انصار کے نیکو کاروں کی پذیرائی کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگذر کرو"

۹۸۵ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ اَخُوْ عَبْدَانَ حَدَّثَنَا اَبِيْ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ

۹۸۵۔ مجھ سے ابو علی محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدان کے بھائی شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ بن حجاج نے خبر دی، ان سے ہشام بن زید نے بیان کیا کہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابو بکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس سے گذرے، دیکھا کہ تمام اہل مجلس رو رہے ہیں، پوچھا، آپ حضرات کیوں رو رہے ہیں؟ اہل مجلس نے کہا کہ ابھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا ذکر کر رہے تھے جس میں ہم بیٹھا کرتے تھے (یہ آنحضورؐ کے مرض الوفات کا واقعہ ہے) اس کے بعد یہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ

قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

کی اطلاع دی۔ بیان کیا کہ اس پر آنحضورؐ باہر تشریف لائے سر مبارک پر کپڑے کی ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ منبر پر تشریف لائے اور اس کے بعد پھر کبھی منبر پر آپ نہ تشریف لا سکے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، میں تمھیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے جسم و جان ہیں، انھوں نے اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کیں، لیکن اس کا بدلہ جو انھیں ملنا چاہیے تھا (جنت) وہ ملنا ابھی باقی ہے اس لیے تم لوگ بھی ان کے نیکوکاروں کی پذیرائی کرنا اور ان کے خطاکاروں سے درگذر کرتے رہنا۔

۹۸۶ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

۹۸۶۔ ہم سے احمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابن غسیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے عکرمہ سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ اپنے دونوں شانوں سے چادر اوڑھے ہوئے تھے اور (سر مبارک پر) ایک سیاہ پٹی (بندھی ہوئی) تھی۔ آخر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، امابعد اے لوگو! دوسروں کی تو بہت کثرت ہو جائے گی لیکن انصار کی تعداد بہت کم ہو جائے گی اور وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے پس تم میں سے جو شخص بھی کسی ایسے معاملہ میں با اختیار ہو جس کے ذریعہ کسی کو نقصان و نفع پہنچا سکتا ہو تو اسے انصار کے نیکوکاروں کی پذیرائی کرنی چاہیے اور ان کے خطاکاروں سے درگذر کرنا چاہیے۔

۹۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

۹۸۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار میرے جسم و جان ہیں، ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے لیکن انصار کم رہ جائیں گے اس لیے ان کے نیکوکاروں کی پذیرائی کیا کرو اور خطاکاروں سے درگذر کیا کرو۔

باب ۴۲۶ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۲۶۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۸۸ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۸۸۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ

يَقُوْلُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ میں ایک ریشمی حلہ آیا تو صحابہؓ اسے چھونے لگے اور اس کی نرمی اور نزاکت پر حیرت کرنے لگے۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا، تمھیں اس کی نرمی پر حیرت ہے، سعد بن معاذ رضؓ کے رومال (جنت میں) اس سے کہیں بہتر ہیں یا (آپ نے فرمایا کہ) اس سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں۔ اس حدیث کی روایت قتادہ اور زہری نے بھی کی ہے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۹۸۹ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا فَضْلُ ابْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِيْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ السَّرِيْرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ ابْنِ مَعَاذٍ۔

۹۸۹۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ کے داماد فضل بن مساور نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوسفیان نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش ہل گیا۔ اور اعمش سے روایت ہے، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح۔ ایک صاحب نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ براء رضی اللہ عنہ تو اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں کہ چارپائی (جس پر معاذ رضی اللہ عنہ کی نعش رکھی ہوئی تھی) ہل گئی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ان دونوں قبیلوں (اوس اور خزرج) کے درمیان دشمنی تھی[۱] (زمانہ جاہلیت میں) میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت پر عرش رحمان ہل گیا۔

[۱] اس عداوت اور دشمنی کی طرف اشارہ ہے جو انصار کے دو قبیلوں، اوس و خزرج کے درمیان زمانہ جاہلیت میں تھی، لیکن ظاہر ہے کہ اسلام کے بعد اس کے اثرات ایک فیصدی بھی باقی نہیں رہ گئے تھے، سعد رضی اللہ عنہ قبیلہ اوس کے سردار تھے اور براء رضی اللہ عنہ کا تعلق خزرج سے تھا۔ جابر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ اس پرانی دشمنی کی وجہ سے انھوں نے حدیث پوری طرح نہیں بیان کی۔ یہ کلمات صحابہؓ کے آپس میں ایک دوسرے کے متعلق ہیں وہ آپس میں معاصر تھے، مرتبہ میں بھی کوئی زیادہ فرق نہیں تھا اور سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوئے تھے اس لیے بشری تقاضوں کے ماتحت وہ ایک دوسرے کے متعلق بہت کچھ کہنے کے مجاز ہو سکتے ہیں، لیکن ہم اس طرح کی کوئی بات زبان پر نہیں لا سکتے اور نہ ہمارے لیے یہ جائز ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حدیث میں اس طرح کا تغیر و تبدل صحابہؓ کی شان سے قطعاً مستبعد ہے۔ وہ اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہیں کہ ان کی ذات کے ساتھ اس طرح کا کوئی شبہ بھی ذہن میں لایا جائے۔ بہر حال حدیث دونوں طرح آئی ہے اور دونوں صورتوں کی محدثین نے یہ تشریح کی ہے کہ اس میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کو ایک امر عظیم اور ایک حادثہ عظیم بتایا گیا ہے۔ آپ کے مرتبہ کو گھٹانا کسی کے بھی پیش نظر نہیں تھا۔

۹۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

۹۹۰۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک قوم (یہود بنی قریظہ) نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے تو انھیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا گیا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جگہ کے قریب پہنچے جسے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام محاصرہ میں) نماز پڑھنے کے لیے منتخب کیا تھا تو آں حضور نے فرمایا کہ اپنے سب سے بہتر شخص کے لیے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ، پھر آپ نے فرمایا، اے سعد! انھوں نے آپ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جو افراد جنگ کے قابل ہیں انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قید کر لیا جائے آنحضورؐ نے فرمایا کہ آپ نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) فرشتے کے حکم کے مطابق۔

بَابُ ۴۲۷ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ ابْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۴۲۷۔ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کی منقبت۔

۹۹۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ ابْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ۔ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۹۱۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، انھیں قتادہ نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ کر دو صحابی ایک تاریک رات میں (اپنے گھر کی طرف) جانے لگے تو ایک نور ان کے آگے آگے تھا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ نور بھی الگ الگ ہو گیا اور معمر نے ثابت کے واسطے سے بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے انصاری صحابی (کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا) اور حماد نے بیان کیا انھیں ثابت نے خبر دی اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر (کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کے ساتھ۔

بَابُ ۴۲۸ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۲۸۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۹۲ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

۹۹۲۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قرآن چار افراد ابن مسعود، ابو حذیفہ کے مولا سالم، ابی اور معاذ بن جبل رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے سیکھو۔

باب ۴۲۹ مَنْقَبَةُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا۔

۴۲۹ - سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی منقبت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے مرد صالح تھے

۹۹۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ أَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيْرٍ۔

۹۹۳ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابو سید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کا بہترین گھرانہ بنو نجار کا گھرانہ ہے، پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر بنو عبد الحارث کا، پھر بنو ساعدہ کا اور خیر انصار کے تمام گھرانوں میں ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اور آپ اسلام میں بڑا رسوخ رکھتے تھے کہ میرا خیال ہے، آں حضورؐ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے آپ سے کہا گیا کہ آں حضورؐ نے آپ پر بہت سے قبائل کو فضیلت دی ہے۔

باب ۴۳۰ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۳۰ - ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۹۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

۹۹۴ - ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہوگئی ہے۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ قرآن چار اشخاص سے سیکھو، عبد اللہ بن مسعود، آں حضورؐ نے ابتداء انھیں کے نام سے کی، اور ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولا سالم، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم۔

۹۹۵ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ

۹۹۵ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبہ سے سنا، انھوں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپکو سورۃ لم یکن الذین

عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔

باب ۴۳۱ مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۹۶ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ۔

باب ۴۳۲ مَنَاقِبُ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۹۹۷ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اِنْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهٖ بِحَجَفَةٍ لَهٗ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ اُنْثُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَاَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا۔

کفروا "، سناؤں، ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ نے میری تعیین بھی فرمائی ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، اس پر ابی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

۴۳۱ - زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب۔

۹۹۶ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چار افراد اور ان سب کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا، قرآن مجید پر سند سمجھے جاتے تھے۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوزید اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔ میں نے پوچھا، ابوزید کون ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میرے ایک چچا۔

۴۳۲ - ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۹۷ - ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی کے موقعہ پر جب صحابہؓ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ادھر ادھر منتشر ہونے لگے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت اپنی ایک ڈھال سے آنحضورؐ کی حفاظت کر رہے تھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بڑے تیرانداز تھے اور خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دن دو یا تین کمانیں آپ نے توڑ دی تھیں اس وقت اگر کوئی مسلمان ترکش لیے ہوئے گذرتا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ اس کے تیر ابوطلحہ کو دے دو آنحضورؐ صورت حال کا جائزہ لینے کے لیے اُچک کر دیکھنے لگتے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے۔ یا نبی اللہ! آپ پر میرے باپ اور ماں فدا ہوں، اُچک کر ملاحظہ نہ فرمائیں، کہیں کوئی تیر آں حضورؐ کو نہ لگ جائے۔ میرا سینہ آنحضورؐ کے سینے کی ڈھال بنا ہے۔ اور میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی) کو دیکھا کہ اپنا ازار اٹھائے ہوئے غازیوں کی مدد میں بڑی مستعدی کے ساتھ مشغول تھیں۔ (پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے)۔ (کپڑا انھوں نے اتنا اٹھا رکھا تھا کہ) میں ان کی پنڈلیوں کے زیور دیکھ سکتا تھا۔ انتہائی سُرعت کے ساتھ مشکیزے اپنی پیٹھوں پر لیے ہوئے جاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کر واپس آتی تھیں اور پھر انھیں بھر کر لے جاتیں اور ان کا پانی مسلمانوں کو پلاتیں اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اس دن دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ چھوٹ کر گر پڑی تھی۔

باب ۴۳۳ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۹۹۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِکًا یُحَدِّثُ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِیْہِ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ الْاٰیَۃِ قَالَ لَا اَدْرِیْ قَالَ مَالِکٌ الْاٰیَۃَ اَوْ فِی الْحَدِیْثِ۔

۹۹۹ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَزْھَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی وَجْھِہٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ تَجَوَّزَ فِیْھِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّکَ حِیْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ مَا لَا یَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَاکَ رَاَیْتُ رُؤْیَا عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُھَا عَلَیْہِ وَرَاَیْتُ کَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَۃٍ ذَکَرَ مِنْ سَعَتِھَا وَخُضْرَتِھَا وَسْطَھَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُہٗ فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاہُ فِی السَّمَآءِ فِیْ اَعْلَاہُ عُرْوَۃٌ فَقِیْلَ لَہٗ ارْقَہْ قُلْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ فَاَتَانِیْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِیَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَرَقِیْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلَاھَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَۃِ فَقِیْلَ لَہُ اسْتَمْسِکْ فَاسْتَیْقَظْتُ وَاِنَّھَا لَفِیْ یَدِیْ فَقَصَصْتُھَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْکَ الرَّوْضَۃُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِکَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْکَ الْعُرْوَۃُ عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی فَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ وَذَاکَ الرَّجُلُ

۴۳۳۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب

۹۹۸۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک سے سنا، وہ عمر بن عبیداللہ کے مولا ابوالنضر کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص کے واسطہ سے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ بیان کیا کہ آیت "وشہد شاہد من بنی اسرائیل" الآیۃ۔ انھیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ (راوی حدیث عبداللہ بن یوسف نے) بیان کیا کہ آیت کے نزول کے متعلق مالک کا قول ہے یا حدیث میں اسی طرح تھا۔

۹۹۹۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر سمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے قیس بن عبادہ نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ داخل ہوئے جن کے چہرے پر خشوع وخضوع کے آثار نمایاں تھے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت میں سے ہیں پھر انھوں نے دو رکعت نماز مختصر طریقہ پر پڑھی اور باہر نکل گئے، میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا اور عرض کی، جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ بزرگ اہل جنت میں سے ہیں اس پر انھوں نے فرمایا، خدا کی قسم کسی کے لیے ایسی بات زبان سے نکالنا مناسب نہیں ہے جسے وہ نہ جانتا ہو، اور میں تمھیں بتاؤں گا کہ ایسا کیوں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میں نے ایک خواب دیکھا اور آنحضورؐ سے اسے بیان کیا۔ میں نے خواب یہ دیکھا تھا کہ جیسے میں ایک باغ میں ہوں، پھر آپ نے اس کی وسعت اور اس کے سبزہ زاروں کا ذکر کیا، اس باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک کھمبا ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں اور اوپر کا آسمان پر، اور اس کی چوٹی پر ایک گھنا درخت (العروۃ) ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں ہے اتنے میں ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے کپڑے اس نے اٹھائے تو میں چڑھ گیا۔ اور جب اس کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے اس گھنے درخت کو پکڑ لیا مجھ سے کہا گیا کہ اس درخت کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو۔ ابھی میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ میری نیند کھل گئی۔ یہ خواب جب میں نے آنحضورؐ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو باغ تم نے دیکھا وہ اسلام ہے اس میں ستون اسلام کا ستون ہے اور عروہ (گھنا درخت) عروۃ الوثقی ہے۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِیْفٌ مَکَانَ مِنْصَفٌ۔

اس لیے تم اسلام پر موت تک قائم رہو گے۔ یہ بزرگ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے قیس بن عباد نے حدیث بیان کی، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔ منصف (خادم) کے بجائے وصیف کا لفظ ذکر کیا۔

۱۰۰۰ـ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلَا تَجِیْءُ فَاُطْعِمَكَ سَوِیْقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِیْ بَیْتٍ۔ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ اِذَا کَانَ لَكَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰی اِلَیْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا وَلَمْ یَذْکُرِ النَّضْرُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَیْتَ۔

۱۰۰۰ـ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، آپ نے فرمایا آؤ تمھیں میں ستو اور کھجور کھلاؤں گا اور تم ایک (با عظمت) مکان میں داخل ہو گے (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں تشریف لے گئے تھے) پھر آپ نے فرمایا، تمھارا قیام ایک ایسے ملک میں ہے جہاں سودی معاملات بہت عام ہیں، اگر تمھارا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور پھر وہ تمھیں ایک تنکے، جو کے ایک دانے یا ایک گھاس کے برابر بھی ہدیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا، کیونکہ وہ بھی سود ہے۔ نضر ابو داؤد اور وہب نے شعبہ کے واسطہ سے (اپنی روایتوں میں) البیت (گھر) کا ذکر نہیں کیا۔

بَابٌ ۴۳۴ تَزْوِیْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَدِیْجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

۴۳۴ـ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح، اور آپ کی فضیلت۔

۱۰۰۱ـ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ۔ حَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ وَخَیْرُ نِسَائِهَا خَدِیْجَةُ۔

۱۰۰۱ـ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبادہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے ارشاد فرمایا اور مجھ سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی انھیں ہشام نے ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے زمانہ میں) مریم علیہا السلام سب سے افضل خاتون تھیں۔ اور (اس امت میں) خدیجہ سب سے افضل ہیں۔

۱۰۰۲ـ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ کَتَبَ اِلَیَّ هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی امْرَاَةٍ لِلنَّبِیِّ

۱۰۰۲ـ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام نے میرے پاس اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے لکھ کر بھیجا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَنِيْ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَ اَمَرَهُ اللّٰهُ اَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَ اِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِيْ فِيْ خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ۔

کے معاملہ میں، میں نے اتنی غیرت نہیں محسوس کی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں، میں محسوس کرتی تھی، آپ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں لیکن آنحضورؐ کی زبان سے میں ان کا ذکر برابر سنتی رہتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو حکم دیا تھا کہ انھیں (جنت میں) موتی کے ایک محل کی خوشخبری سنا دیں۔ آنحضورؐ کبھی بکری ذبح کرتے تو ان سے میل محبت رکھنے والی خواتین کو اس میں سے اتنا ہدیہ بھیجتے جو ان کے لیے کافی ہوتا۔

۱۰۰۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِيْ بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِيْنَ اَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

۱۰۰۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں جتنے غیرت میں محسوس کرتی تھی، اتنی کسی عورت کے معاملے میں نہیں کی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ آنحضورؐ سے میرا نکاح ان کی وفات کے تین سال بعد ہوا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا یا جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ یہ پیغام پہنچایا تھا کہ آنحضورؐ جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دیدیں۔

۱۰۰۴ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى اَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَاَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ۔

۱۰۰۴۔ مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج میں جتنی غیرت مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آتی تھی اتنی کسی اور سے نہیں آتی تھی۔ حالانکہ میں نے انھیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن آنحضورؐ ان کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے، اور اگر کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے کرکے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والیوں کو بھیجتے تھے۔ میں نے اکثر آنحضورؐ سے کہا، جیسے دنیا میں خدیجہؓ کے سوا اور کوئی عورت ہے ہی نہیں! اس پر آنحضورؐ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں، اور ان سے میرے اولاد ہے۔

۱۰۰۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيْجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

۱۰۰۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی! جہاں نہ کوئی شور و غل ہوگا اور نہ تھکن ہوگی۔

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا۔

۱۰۰۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السّلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا، یا رسول اللہ! خدیجہؓ آپ کے پاس ایک برتن لیے آرہی ہیں جس میں سالن (یا فرمایا) کھانا (یا فرمایا) پینے کی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انھیں سلام پہنچا دیجئے اور میری طرف سے بھی! اور انھیں جنت میں موتیوں کے ایک محل کی بشارت دیدیجئے۔ جہاں نہ شور وہنگامہ ہوگا اور نہ تکلیف وتھکن۔ اور اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی، انھیں ہشام نے انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ آنحضورؐ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت لینے کی ادا یاد آگئی، آپ چونک اُٹھے اور فرمایا، خداوندا یہ تو ہالہ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے اس پر بڑی غیرت آئی، میں نے کہا آپ قریش کی کس بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس کے مسوڑوں پر بھی صرف سرخی باقی رہ گئی تھی (دانتوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے) اور جسے مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو اس سے بہتر دے دیا ہے[1]۔

بَابُ ۴۳۵ ذِكْرُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

۴۳۵۔ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا ذکر۔

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ۔ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ

۱۰۰۷۔ ہم سے اسحاق واسطی نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے کہ میں نے قیس سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب میں اسلام میں داخل ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (گھر کے اندر آنے سے) نہیں روکا۔ (جب بھی میں نے اجازت چاہی) اور جب بھی آنحضورؐ مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔ اور قیس کے واسطہ سے روایت ہے کہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ

[1] مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر اتنا غصّے ہوئے کہ چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا اس سے بہتر کیا چیز مجھے ملی ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہوگئیں اور اللہ کے حضور میں توبہ کی اور پھر کبھی اس طرح کی گفتگو آں حضور کے سامنے نہیں کی۔

يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ اَوِ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ اَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَا وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ

عنہ نے فرمایا، زمانۂ جاہلیت میں "ذو الخلصہ" نامی ایک بت کدہ تھا۔ اسے "الکعبۃ الیمانیۃ یا الکعبۃ الشامیۃ" بھی کہتے تھے۔ آں حضورؐ نے مجھ سے فرمایا ذی الخلصہ (کے وجود سے میں جس اذیت میں مبتلا ہوں) کیا تم مجھے اس سے نجات دلا سکتے ہو؟ انھوں نے بیان کیا، کہ پھر میں قبیلۂ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر چلا، انھوں نے بیان کیا، اور ہم نے بت کدے کو مسمار کر دیا اور اس میں جسے بھی پایا قتل کر دیا۔ پھر ہم آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمارے لیے اور قبیلۂ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

بَابُ ۴۳۶ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۴۳۶۔ حذیفہ بن یمان عبسی رضی اللہ عنہ کا ذکر۔

۱۰۰۸ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ هَزِيْمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ اِبْلِيْسُ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ عَلٰى اُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ اُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ فَنَادٰى اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اَبِيْ اَبِيْ فَقَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ اَبِيْ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِيْ حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۰۰۸۔ مجھ سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انھیں سلمہ بن رجاء نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین واضح طور پر شکست کھا چکے تھے تو ابلیس نے چلا کر کہا، اے اللہ کے بندو! پیچھے والوں کو (قتل کر دو یا ان کی مدد کرو) چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے والوں پر پل پڑے اور انھیں قتل کرنا شروع کر دیا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد یمان رضی اللہ عنہ بھی وہیں موجود تھے! انھوں نے باآواز بلند کہا اے اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں۔ میرے والد! عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا، بخدا، اس وقت تک لوگ وہاں سے نہیں ہٹے جب تک انھیں قتل نہ کر لیا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا، اللہ تمھاری مغفرت کرے۔ (ہشام نے بیان کیا کہ) میرے والد نے بیان کیا، خدا گواہ ہے، حذیفہ رضی اللہ عنہ برابر یہ کلمہ دعائیہ (کہ اللہ ان کے والد کے قاتلوں کی مغفرت کرے کہ محض غلط فہمی کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا تھا) کہتے رہے تا آنکہ اللہ سے جا ملے۔

بَابُ ۴۳۷ ذِكْرِ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

۴۳۷۔ ہندؓ بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا کا ذکر۔

وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ

اور عبدان نے بیان کیا، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی انھیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان

ؔ۱ یعنی ابوسفیان کی بیوی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائی ہیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی اس زمانہ میں اسلام لائے تھے۔

زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ
يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا
مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ فَقَالَ إِنِّي
لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ فَأَخْبِرْنِي فَقَالَ
لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ
مِنْ غَضَبِ اللهِ۔ قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ مِنْ غَضَبِ اللهِ
وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَّى
أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا
أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا۔ قَالَ زَيْدٌ وَمَا
الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا
وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللهَ فَخَرَجَ
زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ
فَقَالَ لَنْ تَكُونَ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ
بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللهِ قَالَ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ
لَعْنَةِ اللهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللهِ وَلَا مِنْ
غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا وَأَنَّى أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي
عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا
وَقَالَ وَمَا الْحَنِيفُ قَالَ دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ
يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللهَ۔
فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ
وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
قَالَتْ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ
قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ
يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ وَاللهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ
إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي ۔ وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ
يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ

ا کے واسطہ سے بیان کی تھی کہ زید بن عمرو بن نفیل شام گئے، دین (خالص)
کی تلاش و جستجو میں! وہاں ان کی ایک یہودی عالم سے ملاقات ہوئی تو
آپ نے ان کے دین کے بارے میں پوچھا اور کہا، ممکن ہے میں تمہارا دین
اختیار کر لوں، اس لیے تم مجھے اپنے دین کے متعلق بتاؤ۔ یہودی عالم نے
کہا کہ ہمارے دین میں تم اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک
اللہ کے عذاب کے ایک حصّہ کے لیے (جو ایک مختصر مدت تک مرنے کے
بعد ہوگا) تیار نہ ہو جاؤ۔ اس پر زید نے کہا کہ یہ سب کچھ تو میں اللہ
کے عذاب ہی سے بچنے کے لیے کر رہا ہوں! اللہ کے عذاب کو برداشت
کرنے کی میرے اندر ذرا بھی طاقت نہیں اور مجھ میں یہ طاقت ہو بھی کیسے
سکتی ہے! کیا تم مجھے کسی دوسرے دین کے متعلق کچھ بتا سکتے ہو؟ عالم
نے کہا کہ میری نظر میں تو صرف ایک "دین حنیف" ہے۔ زید نے پوچھا،
دین حنیف کیا ہے؟ عالم نے کہا کہ ابراہیم علیہ السّلام کا دین جو نہ یہودی
تھے نہ نصرانی، اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زیدؓ وہاں
سے چلے آئے اور ایک نصرانی عالم سے ملے۔ ان سے بھی اپنا مقصد بیان
کیا، اس نے بھی یہی کہا کہ تم ہمارے دین میں اس وقت تک داخل نہیں
ہو سکتے جب تک اپنے اوپر اللہ کی لعنت کے ایک حصّہ کے لیے تیار نہ
ہو جاؤ، زید نے کہا میں اللہ کی لعنت ہی سے بچنے کے لیے تو یہ سب
کچھ کر رہا ہوں اللہ کی لعنت کے تحمّل کی مجھ میں قطعاً طاقت نہیں، اور
میں اس کا تحمل کر بھی کس طرح سکتا ہوں! کیا تم میرے لیے اس کے
سوا کسی اور دین کی نشاندہی کر سکتے ہو، اس نے کہا میری نظر میں تو
صرف ایک دین حنیف ہے انھوں نے پوچھا، دینِ حنیف سے آپ کی کیا
مراد ہے؟ کہا کہ دینِ ابراہیم جو نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی اور اللہ کے
سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زید نے جب ابراہیم علیہ السّلام کے
متعلق ان کی یہ رائے سنی تو وہاں سے روانہ ہوئے اور اس سرزمین سے
باہر نکل کر اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی، اے اللہ! میں گواہی دیتا
ہوں کہ میں ابراہیم پر ہوں۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھے ہشام نے لکھا
اپنے والد کے واسطہ سے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے
بیان کیا تھا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کعبہ سے اپنی پیٹھ لگائے ہوئے
کھڑے ہو کر یہ کہتے سنا، اے معشر قریش! خدا کی قسم میرے سوا اور کوئی تمہارے

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَأَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا قَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

باب ۴۳۸ حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

۱۰۱۰ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّيْ لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيْبُ عَلٰى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُوْلُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ إِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَإِعْظَامًا لَهٗ - قَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُهٗ إِلَّا تُحُدِّثَ بِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اسلام لانے کے بعد) حاضر ہوئیں اور عرض کی، یا رسول اللہ! روئے زمین پر کسی گھرانے کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ میرے لیے باعث مسرت نہیں تھی لیکن آج کسی گھرانے کی عزت روئے زمین پر آپ کے گھرانے کی عزت سے زیادہ میرے لیے باعث مسرت نہیں ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ابھی اس میں اضافہ ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے پھر انھوں نے کہا، یا رسول اللہ! ابوسفیان بہت بخیل ہیں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے اگر میں ان کے مال میں سے (ان کی اجازت کے بغیر) بال بچوں کو کھلا پلا دیا کروں؟ آنحضورؐ نے فرمایا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ دستور کے مطابق ہونا چاہیئے۔

۴۳۸ - زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ

۱۰۱۰ - مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمانؒ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زید بن عمرو بن نفیل سے (وادی) بلدح کے نشیبی علاقہ میں ملاقات ہوئی، یہ واقعہ نزول وحی سے پہلے کا ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دسترخوان بچھایا گیا تو زید بن عمرو بن نفیل نے کھانے سے انکار کیا اور (جن لوگوں نے دسترخوان بچھایا تھا) ان سے کہا کہ اپنے بتوں کے نام پر جو تم ذبیحہ کرتے ہو، میں اسے نہیں کھاتا، میں تو وہی ذبیحہ کھا سکتا ہوں جس پر صرف اللہ کا نام لیا گیا ہو، زید بن عمرو قریش پر ان کے ذبیحے کے بارے میں نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بکری کو پیدا تو کیا ہے اللہ تعالیٰ نے، اس نے اس کے لیے آسمان سے پانی نازل فرمایا ہے، اسی نے اس کے لیے زمین پر گھاس اگائی ہے اور پھر تم لوگ اللہ کے نام کے سوا دوسرے دیوتوں کے ناموں پر اسے ذبح کرتے ہو۔ زید نے یہ کلمات ان کے ان افعال پر اعتراض اور ان کے اس عمل کو بہت بڑی جرأت قرار دیتے ہوئے کہے تھے۔ موسیٰ نے بیان کیا! ان سے سالم بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور مجھے یقین ہے کہ انھوں نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ

مَا تَقْتُلُهَا أَنَا أَكْفِيكَهَا مَؤُونَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا - إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَؤُونَتَهَا-

یہاں دین ابراہیم پر نہیں ہے ۔ اگر کسی لڑکی کو زندہ درگور کرنا چاہتے ۔ تو اسے بچانے کی زید کوشش کیا کرتے تھے اور ایسے شخص سے جو اپنی بیٹی کو مار ڈالنا چاہتا، کہتے، اسکی جان نہ لو، اس کے تمام اخراجات میرے ذمہ رہیں گے چنانچہ لڑکی کو اپنی پرورش میں لے لیتے جب وہ بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے اب اگر تم چاہو تو میں لڑکی کو تمھارے حوالے کر سکتا ہوں اور اگر چاہو تو اب بھی میرے ذمہ اس کے تمام اخراجات رہنے دو۔

* * * * * * * * *

باب ۴۳۹ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

۱۰۱۱ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشُدَّ عَلَيْهِ إِزَارُهُ-

۴۳۹۔ کعبہ کی تعمیر

۱۰۱۱۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عباس رضی اللہ عنہ اس کے لیے پتھر ڈھو رہے تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے آں حضورؐ سے کہا، اپنا تہبند گردن پر رکھ لو، اس طرح پتھر کی (خراش لگنے سے) بچ جاؤ گے۔ (آنحضورؐ نے جونہی ایسا کیا، آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی نظر آسمان پر گڑ گئی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا میرا تہبند لاؤ۔ میرا تہبند لاؤ۔ پھر آپ کا تہبند باندھا گیا۔

۱۰۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ-

۱۰۱۲۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی زید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بیت اللہ کے چاروں طرف دیوار نہیں تھی لوگ بیت اللہ ہی کے چاروں طرف نماز پڑھتے تھے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے وہاں دیوار بنوائی۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ یہ دیوار بھی چھوٹی تھی اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے اضافہ کروایا۔

باب ۴۴۰ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

۱۰۱۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ

۴۴۰۔ دور جاہلیت

۱۰۱۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشورا کا روزہ قریش زمانہ جاہلیت میں رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (ابتداء اسلام میں) اسے باقی رکھا تھا۔ آں حضورؐ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے خود بھی اس دن روزہ رکھا اور صحابہؓ کو بھی رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کا روزہ فرض ہوا

كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ -

١٠١٤ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ - وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ -

١٠١٥ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ

١٠١٦ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ قَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ أَنْتَ قَالَ امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ مِنْ

تو اس کے بعد حکم اس طرح باقی رہا کہ جس کا جی چاہے عاشورا کا روزہ بھی رکھے اور اگر کوئی نہ رکھے تو اس میں بھی کوئی گناہ کی بات نہیں۔

۱۰۱۴۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی ان سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے وہ محرم کو صفر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جب اچھا ہونے لگے اور (حاجیوں کے) نشاناتِ قدم مٹ چکیں، پھر عمرہ کرنے والوں کا عمرہ جائز ہوتا ہے انھوں نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو حج کا احرام باندھے ہوئے (مکہ) تشریف لائے تو آنحضورؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرے سے تبدیل کر دیں (اور پہلے عمرہ کریں) صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! (اس عمرہ اور حج کے دوران میں) کیا چیزیں حلال ہوں گی؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمام چیزیں! (جو احرام نہ ہونے کی حالت میں حلال تھیں)۔

۱۰۱۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو بیان کرتے تھے کہ ہم سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطہ سے بیان کیا کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک مرتبہ ایسا سیلاب آیا تھا کہ (مکہ کی) دونوں پہاڑیوں کے درمیان سب کچھ اس کے اندر ڈھک گیا تھا۔ سفیان نے بیان کیا کہ (عمرو بن دینار) بیان کرتے تھے کہ اس کا واقعہ بڑا بھیانک ہے۔

۱۰۱۶۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی ان سے بیان نے، ان سے ابوبشر نے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ قبیلۂ احمس کی ایک خاتون سے ملے۔ ان کا نام زینب تھا (رضی اللہ عنہا)، آپ نے دیکھا کہ وہ بات ہی نہیں کرتیں، دریافت فرمایا کیا بات ہے، یہ بات کیوں نہیں کرتیں؟ لوگوں نے بتایا کہ مکمل خاموشی کے ساتھ حج کر رہی ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، بات کرو، اس طرح حج کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ تو جاہلیت کا طریقہ ہے۔ چنانچہ انھوں نے بات کی اور پوچھا، آپ کون ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مہاجرین کا ایک فرد ہوں، انھوں نے پوچھا، کہ مہاجرین کے کس قبیلہ سے

أَيُّ قُرَيْشٍ أَنْتَ قَالَ إِنَّكَ لَسَؤُولٌ أَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ قَالَتْ وَمَا الْأَئِمَّةُ قَالَ أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُؤُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَهُمْ أُولٰئِكِ عَلَى النَّاسِ۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ ؎

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا
أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ نَجَّانِي

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْهُ، فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

آپ کا تعلق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قریش سے، انھوں نے پوچھا قریش کے کس خانوادہ سے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، تم سوال بہت کرنے کی عادی معلوم ہوتی ہو، میں ابوبکر ہوں، اس کے بعد انھوں نے پوچھا، جاہلیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ دین حق عطا فرمایا ہے اس پر ہم (مسلمان) کب تک قائم رہ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا، اس پر تمھارا قیام اس وقت تک رہے گا جب تک تمھارے ائمہ (سربراہ) اس پر قائم رہیں۔ خاتون نے پوچھا ائمہ کسے کہتے ہیں؟ آپؓ نے [illegible] کیا تمھاری قوم میں سردار اور اشراف نہیں تھے جو اگر انھیں کوئی حکم دیتے تھے تو وہ اس کی اطاعت کرتے تھے! انھوں نے کہا کہ تھے، آپ نے فرمایا، ائمہ کا معاملہ بھی تمام مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی ہوگا۔

۱۰۱۷۔ مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، انھیں علی بن مسہر نے خبر دی، انھیں ہشام نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک حبشی خاتون جو کسی عرب کی باندی تھیں۔ اسلام لائیں اور مسجد میں ان کے رہنے کے لیے تھوڑی سی جگہ دیدی گئی۔ بیان کیا کہ وہ ہمارے یہاں آیا کرتی تھیں لیکن جب گفتگو سے فارغ ہو جائیں تو کہتی

"اور ہار والا دن بھی ہمارے رب کی عجائب میں سے ہے،
کہ اسی نے کفر کے شہر سے مجھے نجات دی تھی"

انھوں نے جب کئی مرتبہ یہ شعر پڑھا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت فرمایا کہ ہار والے دن کا کیا قصہ ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ میرے مالکوں کے گھرانے کی ایک لڑکی چمڑے کا ایک (سرخ اور مرصع) ہار پہن کر گئی اور کہیں گم کر آئی۔ اتفاق سے ایک چیل کی اس پر نظر پڑی اور وہ اسے گوشت سمجھ کر اٹھا لے گئی، گھر والوں نے مجھے اس کے لیے متہم کیا (کیونکہ انھیں اس طرح اس کے گم ہونے کا علم نہیں تھا) اور مجھے سزائیں دینے شروع کیں اور یہاں تک کہ میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی ابھی وہ میرے چاروں طرف ہی تھے اور میں اپنی مصیبت میں مبتلا تھی کہ چیل آئی اور ہمارے سروں کے بالکل اوپر اڑنے لگی پھر اس نے وہی ہار نیچے گرا دیا۔ گھر والوں نے اسے اٹھا لیا تو میں نے اُن سے کہا، اسی کے لیے تو تم لوگ مجھے الزام دے رہے تھے، حالانکہ میں اس سے بری تھی۔

۱۰۱۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلَّا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ۔

بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں، اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے آبا و اجداد کی قسم کھایا کرتے تھے تو آنحضورؐ نے انھیں فرمایا کہ اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسم نہ کھایا کرو۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُوْمُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْمُوْنَ لَهَا يَقُوْلُوْنَ اِذَا رَاَوْهَا كُنْتِ فِيْ اَهْلِكِ مَا اَنْتِ مَرَّتَيْنِ۔

۱۰۱۹۔ مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی کہ قاسم جنازہ کے آگے آگے چلا کرتے تھے۔ اور جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے وہ بیان کرتے تھے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ جنازہ کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور اسے دیکھ کر دو مرتبہ یہ کہتے تھے کہ "جس طرح اپنی زندگی میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تھے اب بھی اسی طرح رہو گے۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تُشْرِقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيْرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۰۲۰۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک دھوپ ثبیر پہاڑی پہ نہ جاتی، قریش (حج میں) مزدلفہ سے نہیں نکلا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس طرز عمل کی مخالفت کی اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے آپ نے وہاں سے کوچ کیا۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَاْسًا دِهَاقًا قَالَ مُتَتَابِعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْقِنَا كَاْسًا دِهَاقًا۔

۱۰۲۱۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا، کیا آپ حضرات سے یحییٰ بن مہلب نے یہ حدیث بیان کی تھی کہ ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے (قرآن مجید کی آیت میں) "وَكَاْسًا دِهَاقًا" کے متعلق فرمایا کہ (معنی ہیں) "بھرا ہوا جام جس کا دور مسلسل چلے" عکرمہ نے بیان کیا، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے یہ سنا، وہ فرماتے تھے کہ زمانۂ جاہلیت میں (یہ لفظ استعمال کرتے تھے) "اسقنا کاسا دھاقا"

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا

۱۰۲۲۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے سچی بات جو کوئی شاعر کہہ سکتا تھا وہ لبید (رضی اللہ عنہ) نے کہی ہے" ہاں، اللہ کے سوا ہر چیز

اللّٰہُ بَاطِلٌ وَکَادَ اُمَیَّۃُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ۔

بے حقیقت ہے" اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت مسلمان ہو جاتا۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ لِاَبِیْ بَکْرٍ غُلَامٌ یُخْرِجُ لَہُ الْخَرَاجَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یَاْکُلُ مِنْ خَرَاجِہٖ فَجَآءَ یَوْمًا بِشَیْءٍ فَاَکَلَ مِنْہُ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ لَہُ الْغُلَامُ تَدْرِیْ مَا ھٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَمَا ھُوَ قَالَ کُنْتُ تَکَھَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَمَا اُحْسِنُ الْکِھَانَۃَ اِلَّا اَنِّیْ خَدَعْتُہٗ فَلَقِیَنِیْ فَاَعْطَانِیْ بِذٰلِکَ فَھٰذَا الَّذِیْ اَکَلْتَ مِنْہُ فَاَدْخَلَ اَبُوْبَکْرٍ یَدَہٗ فَقَاءَ کُلَّ شَیْءٍ فِیْ بَطْنِہٖ۔

۱۰۲۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو روزانہ انھیں کچھ محصول دیا کرتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کرتے تھے (اس اطمینان کے بعد کہ جائز ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے) ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسے استعمال کر لیا۔ پھر اس نے کہا آپ کو معلوم ہے، یہ کیا چیز ہے؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک شخص کے لیے کہانت کی تھی۔ حالانکہ مجھے کہانت نہیں آتی تھی، میں نے تو صرف اسے دھوکہ دیا تھا لیکن اتفاق سے وہ مجھے مل گیا اور اس نے یہ چیز مجھے دی ہے جو آپ تناول بھی فرما چکے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سنتے ہی اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور پیٹ کی تمام چیزیں قے کر کے نکال ڈالیں۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یَتَبَایَعُوْنَ لُحُوْمَ الْجَزُوْرِ اِلٰی حَبَلِ الْحَبَلَۃِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَۃِ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَۃُ مَا فِیْ بَطْنِھَا ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِیْ نُتِجَتْ فَنَھَاھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ۔

۱۰۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، انھیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ "حبل الحبلہ" تک (قیمت کی ادائیگی کے وعدہ پر) اونٹ کا گوشت (وغیرہ) بیچا کرتے تھے آپ نے بیان کیا کہ حبل الحبلہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی حاملہ اونٹنی اپنا بچہ جنے، پھر وہ نوزائیدہ بچہ (بڑھ کر) حاملہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی خرید و فروخت ممنوع قرار دی تھی۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَھْدِیٌّ قَالَ غَیْلَانُ بْنُ جَرِیْرٍ کُنَّا نَاْتِیْ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فَیُحَدِّثُنَا عَنِ الْاَنْصَارِ وَکَانَ یَقُوْلُ لِیْ فَعَلَ قَوْمُکَ کَذَا وَکَذَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا فَعَلَ قَوْمُکَ کَذَا وَکَذَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا۔

۱۰۲۵۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے مہدی نے حدیث بیان کی کہ غیلان بن جریر نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ ہم سے انصار کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے اور مجھ سے فرماتے تھے کہ تمھاری قوم نے فلاں موقعہ پر یہ کارنامہ انجام دیا، فلاں موقعہ پر یہ کارنامہ انجام دیا۔

باب ۴۴۱ بَابُ الْقَسَامَۃِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ۔

۴۴۱۔ زمانۂ جاہلیت میں قسامہ۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ اَبُو الْھَیْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ یَزِیْدَ الْمَدَنِیُّ عَنْ عِکْرِمَۃَ

۱۰۲۶۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے قطن ابوالہیثم نے، ان سے ابویزید مدنی نے، ان سے عکرمہ

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال إن أول قسامة
كانت في الجاهلية لفينا بني هاشم كان رجل
من بني هاشم استأجره رجل من قريش من
فخذ أخرى فانطلق معه في إبله فمر رجل
به من بني هاشم قد انقطعت عروة جوالقه
فقال أغثني بعقال أشد به عروة جوالقي لا
تنفر الإبل فأعطاه عقالا فشد به عروة
جوالقه فلما نزلوا عقلت الإبل إلا بعيرا واحدا
فقال الذي استأجره ما شأن هذا البعير لم
يعقل من بين الإبل قال ليس له عقال قال
فأين عقاله قال فحذفه بعصا كان فيها أجله
فمر به رجل من أهل اليمن فقال أتشهد
الموسم قال ما أشهد وربما شهدته قال هل
أنت مبلغ عني رسالة مرة من الدهر فقال
نعم قال فكنت إذا أنت شهدت الموسم فناد يا
آل قريش فإذا أجابوك فناد يا آل بني هاشم
فإن أجابوك فسل عن أبي طالب فأخبره أن
فلانا قتلني في عقال ومات المستأجر فلما
قدم الذي استأجره أتاه أبو طالب فقال
ما فعل صاحبنا قال مرض فأحسنت القيام
عليه فوليت دفنه قال قد كان أهل ذاك
منك فمكث حينا ثم إن الرجل الذي
أوصى إليه أن يبلغ عنه وافى الموسم فقال
يا آل قريش فقالوا هذه قريش قال يا آل
بني هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال أين
أبو طالب قالوا هذا أبو طالب قال أمرني فلان
أن أبلغك رسالة أن فلانا قتله في عقال فأتاه
أبو طالب فقال له اختر منا إحدى ثلاث
إن شئت أن تؤدي مائة من الإبل فإنك

نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، جاہلیت میں سب سے پہلا
قسامہ ہمارے ہی قبیلہ بنی ہاشم میں ہوا تھا۔ بنو ہاشم کے ایک شخص کو قریش
کی کسی دوسری شاخ کے ایک شخص نے مزدوری پر رکھا تھا، ہاشمی مزدور،
اپنے متاجر کے ساتھ اس کے اونٹ لے کر روانہ ہوا۔ وہاں کہیں اس مزدور کے پاس سے ایک دوسرا
ہاشمی شخص گزرا، اس کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے اپنے مزدور
بھائی سے کہا مجھے کوئی رسّی دے دو جس سے میں اپنی بوری کا منہ باندھ
لوں اور میرا اونٹ بھی نہ بھاگ سکے۔ اس نے ایک رسی اسے دے دی
اور اس نے اپنی بوری کا منہ اس سے باندھ لیا (اور چلا گیا) پھر جب انھوں
(مزدور اور متاجر) نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو تمام اونٹ باندھے، لیکن
ایک اونٹ کھلا رہا جس نے ہاشمی کو مزدوری پر اپنے ساتھ رکھا تھا اس
نے پوچھا، یہ اونٹ دوسرے اونٹوں کے ساتھ کیوں نہیں باندھا گیا، کیا
بات ہے؟ مزدور نے کہا کہ اس کی رسّی موجود نہیں ہے۔ مالک نے پوچھا کیا
ہوئی اس کی رسی؟ بیان کیا کہ یہ کہہ کر چھڑی سے مالک نے اسے مارا
اور اسی میں اس مزدور کی موت مقدر تھی (مرنے سے پہلے) وہاں سے ایک
یمنی شخص گزر رہا تھا، ہاشمی مزدور نے پوچھا، کیا حج کے لیے اس سال
تم مکہ جاؤ گے اس نے کہا کہ ابھی ارادہ تو نہیں ہے۔ لیکن میں جاتا رہتا
ہوں۔ اس مزدور نے کہا جب بھی تم مکہ پہنچو، کیا میرا ایک پیغام پہنچا دوگے؟
اس نے کہا کہ ہاں پہنچا دوں گا۔ اس نے کہا کہ جب بھی تم حج کے لیے جاؤ، تو
پکارنا، اے قریش! جب وہ تمھارے پاس جمع ہو جائیں تو پکارنا، اے بنی ہاشم!
جب وہ تمھارے پاس آ جائیں تو ان سے ابوطالب کے متعلق پوچھنا اور انھیں
بتانا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک رسی کے لیے قتل کر دیا ہے۔ اس وصیت کے
بعد مزدور مر گیا پھر جب اس کا متاجر مکہ آیا تو ابوطالب کے یہاں بھی آ گیا
جناب ابوطالب نے دریافت کیا، ہمارے قبیلہ کے جس شخص کو تم اپنے ساتھ
مزدوری پر لے گئے تھے اس کا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا۔ میں
نے تیمارداری میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، (لیکن وہ مر گیا تو) میں نے اسے
دفن کر دیا۔ ابوطالب نے کہا کہ تم سے اسی کی توقع تھی۔ کچھ دنوں کے بعد وہی
یمنی شخص جسے ہاشمی مزدور نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی موسم حج میں آیا
اور آواز دی اے قریش! لوگوں نے بتایا کہ یہاں ہیں قریش، اس نے آواز دی
اے بنی ہاشم! لوگوں نے بتایا کہ بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا ابوطالب کہاں ہیں

قَتَلْتَ صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ. فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هٰذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تَصْبُرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَفَعَلَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ هٰذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تَصْبُرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ۔

لوگوں نے بتایا تو اس نے کہا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک پیغام پہنچانے کے لیے کہا تھا کہ فلاں شخص نے اسے ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا ہے۔ اب جناب ابوطالب اس مستاجر کے یہاں آئے اور کہا کہ ان تین چیزوں میں سے کوئی چیز پسند کر لو۔ اگر تم چاہو تو سنو اونٹ دیت میں دے دو، کیونکہ تم نے ہمارے قبیلے کے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر چاہو تو تمھاری قوم کے پچاس افراد اس کی قسم کھالیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا ہے اگر تم اس پر تیار نہیں ہو گے تو ہم تمھیں اس کے بدلے میں قتل کر دیں گے وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ اس کے لیے تیار ہو گئے کہ ہم قسم کھالیں گے۔ پھر بنو ہاشم کی ایک عورت ابوطالب کے پاس آئی جو اسی قبیلہ کے ایک شخص سے بیاہی ہوئی تھی۔ اور اپنے اس شوہر سے اس کے ایک بچہ بھی تھا، اس نے کہا اے ابوطالب! اگر آپ مہربانی کرتے اور میرے اس لڑکے کو ان پچاس آدمیوں میں سے معاف کرتے اور جہاں قسمیں لی جاتی ہیں (یعنی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان) اس سے وہاں قسم نہ لیتے۔ جناب ابوطالب نے اسے معاف کر دیا۔ اس کے بعد ان میں کا ایک اور شخص آیا اور کہا، اے ابوطالب! آپ نے سنو اونٹوں کی جگہ پچاس آدمیوں سے قسم طلب کی ہے اس طرح ہر شخص پر دو دو اونٹ پڑتے ہیں۔ یہ دو اونٹ میری طرف سے آپ قبول کر لیجئے۔ اور مجھے اس مقام پر قسم کے لیے مجبور نہ کیجئے جہاں قسم لی جاتی ہے۔ جناب ابو طالب نے اسے بھی منظور کر لیا۔ اس کے بعد بقیہ اڑتالیس شخص آئے اور انھوں نے قسم کھا لی، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے ابھی اس واقعہ کو پورا سال بھی نہیں گذرا تھا کہ وہ اڑتالیس آدمی موت کے گھاٹ اتر گئے۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ

۱۰۲۷۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعاث کی لڑائی اللہ تعالیٰ نے (مصلحت کی وجہ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے برپا کر دی تھی، آں حضورؐ جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ ان کے سردار مارے جا چکے تھے۔ اور زخمی

ؔلہ کسی محلے یا گاؤں وغیرہ میں کوئی شخص مقتول پڑا ہوا ملا، قاتل کا کچھ پتہ نہیں اور نہ اس سے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کے ذرائع موجود ہیں. تو ایسی صورت میں اس محلہ کی ایک بڑی تعداد سے اس بات کی قسم لی جاتی ہے کہ ان کا اس قتل میں کوئی حصّہ نہیں اور نہ وہ اس کے متعلق کوئی علم ہی رکھتے ہیں۔ قسامہ کا جو طریقہ دورِ جاہلیت میں رائج تھا، اسلام نے اس میں کسی ترمیم کے بغیر اسے باقی رکھا۔ احناف کی یہی رائے ہے۔

وَجُرِّحُوْا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَا نُجِيْزُ الْبَطْحَاءَ إِلَّا شَدًّا۔

ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لڑائی کو اس لیے پہلے برپا کیا تھا کہ مدینہ والے اسلام میں بسہولت داخل ہو جائیں اور ابن وہب نے بیان کیا انھیں عمرو نے خبر دی، انھیں بکیر بن اشج نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا کریب نے ان سے حدیث بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، صفا اور مروہ کی بطن وادی میں سعی سنت نہیں ہے، یہاں جاہلیت کے دور میں لوگ تیزی کے ساتھ دوڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تو یہاں سے بس جلدی ہی سے دوڑ کر گزرا کریں گے۔

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا مِنِّيْ مَا أَقُوْلُ لَكُمْ وَأَسْمِعُوْنِيْ مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُوْلُوا الْحَطِيْمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِيْ سَوْطَهٗ أَوْ نَعْلَهٗ أَوْ قَوْسَهٗ۔

۱۰۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں مطرف نے خبر دی، انھوں نے ابو السفر سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے فرمایا، اے لوگو! میری باتیں سنو کہ میں تم سے کیا بیان کرتا ہوں اور (جو کچھ تم نے سمجھا ہے) وہ مجھے سناؤ، ایسا نہ ہو کہ تم لوگ یہاں سے اٹھ کر (بغیر سمجھے) چلے جاؤ اور پھر کہنے لگو کہ ابن عباس نے یوں کہا۔ جو شخص بھی بیت اللہ کا طواف کرے تو اسے حطیم کے پیچھے سے طواف کرنا چاہیئے، اور اسے حطیم نہ کہا کرو، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص قسم کھایا کرتا تو اپنا کوڑا، جوتا یا کمان یہاں ڈال جایا کرتا تھا۔[۵]

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوْهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ۔

۱۰۲۹۔ ہم سے نعیم بن حماد نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر دیکھا اس کے چاروں طرف بہت سے بندر جمع ہو گئے تھے۔ اس بندر نے زنا کی تھی اس لیے سبھوں نے مل کر اسے رجم کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی اس پر پتھر مارے۔

۱۰۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُوْلُوْنَ إِنَّهَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ۔

۱۰۳۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جاہلیت کی عادتوں میں سے نسب کے معاملے میں طعنہ زنی اور میت پر نوحہ بھی ہے، تیسری عادت کے متعلق (عبید اللہ) بھول گئے تھے اور سفیان نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیسری عادت نچھتروں سے بارش مانگنا تھی۔

---

۵ عرب کی عادت تھی کہ جب کسی اہم معاملہ میں ثبوت نہ ملتا اور قسم کھانی پڑتی تو یہیں آکر قسم کھایا کرتے تھے اور اس کے ثبوت کے طور پر کوئی چیز یہاں ڈال جایا کرتے تھے۔ اور اسے اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے جب تک ان کی قسم کا صحیح ہونا نہ ثابت ہو جاتا۔ اور اسی لیے اس حصے کو حطیم کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی نے حطیم کی اسی مناسبت کے پیش نظر اسے حطیم کہنے سے منع کیا تھا لیکن امت نے اس سلسلے میں ابن عباس رضی کی اتباع نہیں کی اور بغیر کسی نکیر کے اسے حطیم ہی کہتے چلے آئے ہیں۔

باب ۴۴۲ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ
هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ ابْنِ قُصَيِّ بْنِ
كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ
غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ
ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسِ بْنِ
مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ۔

۱۰۳۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۴۴۳ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ۔

۱۰۳۲ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَإِسْمَاعِيلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ

۴۴۲ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت۔
محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

۱۰۳۱ ۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال کی عمر میں پہنچے تو آپ پر نزولِ وحی کا سلسلہ شروع ہوا، اس کے بعد آنحضورؐ نے تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں قیام فرمایا، پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ مدینہ منورہ ہجرت کر کے چلے گئے وہاں دس سال آپ نے قیام فرمایا، اور پھر آپ نے وفات فرمائی، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۴۳ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۰۳۲ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے بیان اور اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا کہ ہم نے قیس سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوا تو آپ کعبہ کے سائے تلے چادر مبارک پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے مشرکین مکہ سے ہمیں انتہائی شدید تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کیوں نہیں فرماتے اس پر آنحضورؐ سیدھے بیٹھ گئے، چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا تم سے پہلی امتوں میں (مسلمانوں پر اس طرح مظالم ڈھائے گئے کہ) لوہے کی کنگھوں کو ان کے گوشت اور پٹھوں سے گذار کر ان کی ہڈیوں تک پہنچا دیا گیا اور یہ معاملہ بھی انھیں ان کے دین سے نہ پھیر سکا کسی کے سر پر آرا رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور یہ بھی انھیں ان کے دین سے

عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ زَادَ بَيَانٌ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ۔

۱۰۳۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَ اِلَّا رَجُلٌ رَاَيْتُهٗ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًا فَرَفَعَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا يَكْفِيْنِيْ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

۱۰۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلٰى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَاَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ۔

۱۰۳۵ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

پھر سکا، اس دین اسلام کو تو اللہ تعالیٰ خود ہی تمام و کمال تک پہنچائے گا کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک (تنہا) جائے گا اور (راستے میں) اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہ ہوگا۔ بیان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ "سوا بھیڑیئے کے کسی سے اپنی بکریوں کے معاملہ میں خوف ہوگا"۔

۱۰۳۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا، اس وقت حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام لوگوں نے سجدہ کیا صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ اپنے ہاتھ میں اس نے کنکریاں اٹھا کر اس پر اپنا سر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے میں نے پھر اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا۔

۱۰۳۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسحاق نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور اس سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھتے ہوئے) سجدہ کی حالت میں تھے۔ قریش کے کچھ افراد وہیں قریب میں موجود تھے اتنے میں عقبہ بن معیط اونٹ کی اوجھری لایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر اسے ڈال دیا، اس کی وجہ سے آنحضورؐ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ پھر فاطمہ علیہا السلام آئیں اور گندگی کو پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا تھا اسے بددعا دی، آنحضورؐ نے بھی ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! قریش کی اس جماعت کو پکڑ لیجئے، ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا امیہ کے بجائے آپ نے بددعا) ابی بن خلف (کے حق میں فرمائی) شبہ راوی حدیث شعبہ کو تھا۔ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) پھر میں نے دیکھا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر یہ سب قتل کر دیئے گئے تھے اور ایک کنویں میں انھیں ڈال دیا گیا تھا۔ سوا امیہ یا ابی کے، کہ اس کا ایک ایک جوڑ الگ ہو گیا تھا۔ اس لیے کنویں میں نہیں پھینکا جا سکا۔

۱۰۳۵۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی یا (منصور نے اس طرح) بیان کیا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے

قَالَ اَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ مَا اَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا اُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُوْا اَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَقَدْ اَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ فَهٰذِهٖ لِاُولٰٓئِكَ وَاَمَّا الَّتِي فِي النِّسَآءِ الرَّجُلُ اِذَا عَرَفَ الْاِسْلَامَ وَشَرَائِعَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُهٗ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ اِلَّا مَنْ نَدِمَ

سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان دو آیتوں کے متعلق پوچھو کہ ان میں مطابقت کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے (ایک آیت) "ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ" اور (دوسری آیت) "ومن یقتل مومنا متعمدا[1]" ابن عباس رضی اللہ عنہ سے میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب سورۃ الفرقان کی آیت نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے کہا، ہم نے تو ان جانوں کا بھی قتل کیا ہے جن کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا تھا، ہم اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں اور فواحش کا بھی ہم نے ارتکاب کیا ہے (پھر اسلام میں داخل ہوکر ہمیں کیا فائدہ پہنچ جائے گا؟) اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ "الا من تاب وآمن" (وہ لوگ اس حکم میں مستثنیٰ ہیں جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں) تو یہ آیت ان کے حق میں تھی۔ لیکن سورۃ النساء کی آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور شرائع اسلام کی معرفت کے بعد کسی کو قتل کرتا ہے تو اس کی جزاء جہنم ہے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا ذکر مجاہد سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو توبہ کرلیں۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبِرْنِي بِاَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ اِذْ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ فِي عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ خَنْقًا شَدِيْدًا فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ وَدَفَعَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ۔ تَابَعَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ۔

۱۰۳۶۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابراہیم تیمی نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا مجھے مشرکین کے سب سے سخت معاملے کے متعلق بتایئے جو مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا، آپ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور ...... اپنا کپڑا حضور اکرمؐ کی گردن مبارک میں پھنسا کر زور سے آپؐ کا گلا گھونٹنے لگا۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آگئے اور انھوں نے بدبخت کا کندھا پکڑ کر آنحضورؐ کے پاس سے اسے ہٹا دیا اور کہا، کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس لیے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ الآیہ۔ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے کی (اور بیان کیا کہ) مجھ سے یحییٰ بن عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عروہ نے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اور عبدہ نے

[1] پہلی آیت سے توبہ کے بعد معافی کا اور دوسری آیت سے مطلقاً وجوب جزاء کا ثبوت ہوتا ہے، تو ان دونوں میں توفیق کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قِیْلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔

بیان کیا۔ ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ اور محمد بن عمر نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے کہ مجھ سے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔

باب ۴۴۵ اِسْلَامُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۴۵۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام۔

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْاٰمُلِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَیَانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَامْرَاَتَانِ وَاَبُوْبَکْرٍ۔

۱۰۳۸۔ مجھ سے عبد اللہ بن حماد آملی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن مجالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے ان سے وبرہ نے اور ان سے ہمام بن حارث نے بیان کیا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں بھی دیکھا ہے، جب آں حضور کے ساتھ پانچ غلام، دو عورتوں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وعنہم کے سوا اور کوئی (مسلمان نہیں) تھا۔

باب ۴۴۵ اِسْلَامُ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۴۵۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ اَسْلَمْتُ فِیْهِ وَلَقَدْ مَکَثْتُ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَاِنِّیْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ۔

۱۰۳۹۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابو اسامہ نے خبر دی ان سے ہاشم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ میں نے ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں دوسرے حضرات جنھیں سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہے، بھی اسی دن اسلام لائے اور میں اسلام میں داخل ہونے والے تیسرے فرد کی حیثیت سے سات دن تک رہا۔

باب ۴۴۶ ذِکْرُ الْجِنِّ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ۔

۴۴۶۔ جنوں کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن کو بغور سنا"

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَیْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْکَ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ اَنَّهٗ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

۱۰۴۰۔ مجھ سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات ... جنوں نے قرآن مجید سنا تھا، اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے دی تھی۔ مسروق نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارے والد یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آنحضور کو جنوں کی اطلاع ایک درخت نے دی تھی۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا۔

۱۰۴۱ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو اور قضاء حاجت کے لیے (پانی کا) ایک برتن لیے آنحضورؐ کے ساتھ تھے، آپ برتن لیے ہوئے آں حضورؐ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے کہ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ ابوہریرہ! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجے کے لیے چند پتھر تلاش کر لاؤ اور ہاں، ہڈی اور لید نہ لانا۔ پھر میں پتھر لے کر حاضر ہوا، میں انھیں اپنے کپڑے میں رکھے ہوئے تھا اور لا کر آنحضورؐ کے قریب اسے رکھ دیا اور وہاں سے واپس چلا آیا۔ آنحضورؐ جب قضاء حاجت سے فارغ ہو گئے تو میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، ہڈی اور لید کے لانے سے آنحضورؐ نے منع کیوں فرمایا تھا؟ فرمایا کہ اس لیے کہ وہ جنوں کی خوراک ہیں، میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا، اور کیا ہی وہ اچھے جن تھے! تو انھوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے متعلق کہا، میں نے ان کے لیے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی ہڈی یا لید پر ان کی نظر پڑے تو وہ ان کے لیے ان کے کھانے کی چیز بن جائے۔

بَابُ ۴۴۷ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۴۷ - ابوذر رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۴۲ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۰۴۲ - مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق معلوم ہوا تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا، وادی مکہ کے لیے سواری تیار کر لو اور اس شخص کے بارے میں جو نبی ہونے کا دعویدار ہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے، میرے لیے معلومات حاصل کر کے لاؤ، اس کی باتوں کو خود غور سے سننا اور پھر میرے پاس آنا، ان کے بھائی وہاں سے چلے اور مکہ حاضر ہو کر آنحضورؐ کی احادیث خود سنیں پھر واپس ہو کر انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں نے انھیں خود دیکھا ہے وہ اچھے اخلاق وعادات کی تلقین کرتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام سنا ہے (یعنی قرآن مجید) وہ شعر نہیں ہے اس پر ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا جس مقصد کے لیے میں نے تمھیں بھیجا تھا، مجھے اس سلسلہ میں پوری طرح تشفی نہیں ہوئی۔ چنانچہ انھوں نے خود

وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتّٰى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَمْسٰى فَعَادَ إِلٰى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلٰى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ

رخت سفر باندھا، پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ ساتھ لیا اور مکہ آئے۔ مسجد الحرام میں حاضری دی اور یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا، ابوذر رضی اللہ عنہ آنحضورؐ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آنحضورؐ کے متعلق پوچھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے ایک رات کا واقعہ ہے کہ آپ لیٹے ہوئے تھے، علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے (علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ میرے گھر چل کر آرام کیجئے) ابوذر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے چلے گئے لیکن کسی نے ایک دوسرے کے متعلق نہیں پوچھا جب صبح ہوئی تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے پھر اپنا مشکیزہ اور رخت سفر اٹھایا اور مسجد الحرام میں آ گئے یہ دن بھی یونہی گذر گیا اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ سکے۔ شام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے کہ علی رضی اللہ عنہ پھر وہاں سے گذرے اور سمجھ گئے کہ ابھی یہ شخص اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکا آپ انھیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے کے متعلق کچھ نہیں پوچھا، تیسرا دن جب ہوا اور علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ یہی معاملہ کیا اور اپنے ساتھ لے گئے تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں آپ کے آنے کا باعث کیا ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ مجھ سے پختہ وعدہ کر لیں کہ میری راہنمائی کریں گے تو میں آپ سے سب کچھ بتا دوں علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کر لیا تو آپ نے انھیں صورت حال کی اطلاع دی علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ اچھا صبح کو آپ میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلیں اگر میں نے (راستے میں) کوئی ایسی بات محسوس کی جس سے مجھے آپ کے بارے میں کوئی خطرہ ہوا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا (کسی دیوار کے قریب) گویا مجھے پیشاب کرنا ہے (اس وقت آپ میرا انتظار نہ کریں) اور جب میں پھر چلنے لگوں تو میرے پیچھے آ جائیں (تاکہ کوئی سمجھ نہ سکے کہ دونوں حضرات ساتھ ہیں) اور اس طرح جس گھر میں، میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہوں، آپ بھی داخل ہو جائیں انھوں نے ایسا ہی کیا اور پیچھے پیچھے چلے تا آنکہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے، آنحضورؐ کی باتیں سنیں اور وہیں اسلام لائے پھر آنحضورؐ نے ان سے فرمایا، اب اپنی قوم میں واپس جاؤ اور انھیں میرے متعلق بتاؤ تا آنکہ جب ہمارے ظہور اور غلبہ کا علم ہو جائے (تو پھر ہمارے پاس آ جاؤ) ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اس ذات کی

حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ وَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِيْقَ تِجَارِكُمْ اِلَى الشَّامِ فَاَنْقَذَهٗ مِنْهُمْ۔ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوْهُ وَثَارُوْا اِلَيْهِ فَاَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میں ان قریشیوں کے مجمع میں بانگ دہل کلمۂ توحید ورسالت کا اعلان کروں گا چنانچہ آنحضورؐ کے یہاں سے واپس آپ مسجد حرام میں آئے اور بلند آواز سے کہا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں"، سارا مجمع ٹوٹ پڑا اور اتنا مارا کہ آپ گر پڑے۔ اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ آگئے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کے اوپر اپنے کو ڈال کر قریش سے فرمایا، افسوس! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اس شخص کا تعلق قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے تمھارے تاجروں کا راستہ ادھر ہی سے پڑتا ہے اس طرح ان سے آپ کو بچایا۔ پھر ابو ذر رضی اللہ عنہ دوسرے دن مسجد حرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا قوم بری طرح آپ پہ ٹوٹ پڑی اور مارنے لگے۔ اس دن بھی عباسؓ نے ہی آپ کو بچایا۔

بَابُ ۴۴۸ اِسْلَامِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِيْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ۔

۴۴۸ - سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا اسلام۔

۱۰۴۳ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ ایک وقت تھا جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے، مجھے اس وجہ سے باندھ رکھا تھا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا لیکن جو کچھ تم لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہے (انھیں قتل کر کے) اس کی وجہ سے اگر احد پہاڑ بھی اپنی جگہ چھوڑ دے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیے[۱]۔

بَابُ ۴۴۹ اِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۰۴۴ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ۔

۱۰۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا اِذْ

۴۴۹ - عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام

۱۰۴۴ - مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے، انھیں قیس بن ابی حازم نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے بعد ہم ہمیشہ غالب رہے۔

۱۰۴۵ - ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے دادا زید بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ (اسلام لانے کے بعد قریش سے) خوفزدہ ہو کر گھر

---

[۱] گویا حضرت سعید رضی اللہ عنہ انقلابِ زمانہ پر حیرت زدہ ہیں کہ ایک وقت تھا جب عمر رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے، ایک مسلمان سے جو ان کا عزیز و قریب بھی تھا اس طرح کا طرزِ عمل اختیار کرتے تھے۔ اور کیونکہ وہ کافر تھے اس وجہ سے ایک مسلمان کو انھوں نے جذبۂ انتقام کی وجہ سے باندھ رکھا تھا۔ لیکن اب کفر و اسلام کا سوال اٹھ گیا، خود مسلمانوں نے اسلام کے دعوے کے باوجود ایک مسلمان، جلیل القدر صحابی مبشر بالجنۃ کو جو ان کا امیر بھی ہے کس بیدردی سے قتل کر ڈالا ہے

جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو وَعَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ۔

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هٰذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ

میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو عمرو عاص بن وائل سہمی اندر آیا، دھاری دار حلہ اور ریشمی گوٹ کی قمیص پہنے ہوئے تھا، اس کا تعلق قبیلہ بنو سہم سے تھا جو زمانۂ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ عاص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا بات ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمھاری قوم میرے قتل پر تلی بیٹھی ہے کیونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس نے کہا "تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا"۔ جب اس نے یہ کلمہ کہہ دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں بھی اپنے کو امان میں سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد عاص باہر نکلا تو دیکھا کہ وادی میں انسانوں کا سمندر موجیں لے رہا ہے۔ اس نے پوچھا، کدھر کا رخ ہے؟ انھوں نے کہا اس ابن خطاب کی طرف جو بے دین ہو گیا ہے۔ عاص نے کہا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ سنتے ہی لوگ واپس ہو گئے۔

۱۰۴۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو لوگ آپ کے گھر کے قریب جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ عمر بے دین ہو گیا ہے میں ان دنوں بچہ تھا اور اس وقت اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ ریشم کی قبا پہنے ہوئے۔ اس شخص نے لوگوں سے کہا ٹھیک ہے عمر بے دین ہو گیا، لیکن یہ مجمع کیسا ہے؟ میں اسے پناہ دے چکا ہوں، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے دیکھا کہ مجمع اسی وقت چھٹ گیا۔ میں نے پوچھا یہ کون صاحب تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عاص بن وائل۔

۱۰۴۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بھی عمر رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق کہا ہو کہ میرا خیال ہے کہ یہ اس طرح ہے کہ وہ اسی طرح ہوئی جیسا وہ اس کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت شخص وہاں سے گذرا آپ نے فرمایا، یہ میرا خیال غلط ہے، یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر اب بھی قائم ہے، یا زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کا کاہن رہا ہے۔ اچھا اس شخص کو میرے پاس بلاؤ وہ شخص بلایا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے بھی یہی بات دہرائی۔ اس پر اس نے کہا، ایک مسلمان سے جس طرح کا سوال آج کیا جا رہا ہے میں نے

إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيحْ أَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا أَبْرَحُ
حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا ثُمَّ
نَادَى يَا جَلِيحْ أَمْرٌ نَجِيحْ
رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ فَقُمْتُ فَمَا
نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ هَذَا
نَبِيٌّ

ایسا کبھی نہیں دیکھا! عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میں تمہارے لیے ضروری قرار دیتا ہوں کہ تم مجھے اس سلسلے میں بتاؤ۔ اس نے اقرار کیا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کا کاہن تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ غیب کی جو اطلاعات جنیہ تمہارے پاس لائی تھی اس کی سب سے حیرت انگیز کوئی خبر سناؤ؟ شخص مذکور نے کہا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ جنیہ میرے پاس آئی میں نے محسوس کیا کہ وہ گھرائی ہوئی ہے پھر اس نے کہا، جنوں کے متعلق تمھیں نہیں معلوم جب سے انھیں آسمانی خبروں کے سننے سے روک دیا گیا ہے، وہ کس درجہ مایوس اور خوفزدہ ہیں اور اب ان کی آمد و رفت بستیوں میں نہیں ہوگی، بلکہ اونٹوں کے ساتھ جنگل ہی رہیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے سچ کہا، ایک مرتبہ میں ان کے بتوں کے قریب سویا ہوا تھا۔ ایک شخص ایک بچھڑا لایا اور بت پر اُسے ذبح کر دیا اس پر کسی چیخنے والے نے اتنی زور سے چیخ کر کہا کہ میں نے ایسی شدید چیخ کبھی نہیں سنی تھی اس نے کہا اے چست و چالاک شخص! کامیابی کی طرف لے جانے والا ایک امر ظاہر ہونے والا ہے۔ ایک فصیح شخص کہے گا کہ "تیرے سوا (اے اللہ) کوئی معبود نہیں" تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے میں نے کہا اب میں یہ معلوم کیے بغیر نہ رہوں گا کہ اس کے پیچھے کیا چیز ہے۔ اتنے میں پھر وہی آواز آئی۔ اے چست و چالاک شخص! کامیابی کی طرف لے جانیوالا امر ظاہر ہونے والا ہے، ایک فصیح شخص کہے گا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں بھی کھڑا ہو گیا، کچھ ہی دن گذرے تھے کہ کہا جانے لگا، نبی مبعوث ہو گئے ہیں۔

۱۰۴۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ۔

۱۰۴۸ - مجھ سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ایک وقت تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے تو مجھے اور اپنی بہن کو اس لیے باندھ رکھا تھا کہ ہم اسلام کیوں لائے تم نے جو کچھ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ اگر اس پر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔

بَابُ ۴۵۰ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ۔

۴۵۰ - شق قمر۔

۱۰۴۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ

۱۰۴۹ - مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی،

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا۔

ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ اہل مکہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ کا مطالبہ کیا تو آنحضورؐ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے (اللہ کے حکم سے) دکھا دیئے (وہ دونوں ٹکڑے اتنے فاصلہ پر ہو گئے تھے کہ) حراء پہاڑ ان دونوں کے درمیان حائل تھا۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ أَبُو الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۱۰۵۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابومعمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس وقت چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے میدان میں موجود تھے، آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ گواہ رہنا، چاند کا ایک ٹکڑا دوسرے سے الگ ہو کر پہاڑ کی طرف چلا گیا تھا۔ اور ابوالضحیٰ نے بیان کیا، ان سے مسروق نے، ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ شق قمر کا معجزہ مکہ میں پیش آیا تھا اس کی متابعت محمد بن مسلم نے کی ہے، ان سے ابونجیح نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے، ان سے ابومعمر نے، اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۵۱۔ ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شق قمر کا معجزہ ہوا تھا۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ۔

۱۰۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابومعمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے (آنحضورؐ کے معجزہ کے طور پر)

بَابُ ۷۵۱ هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ

۷۵۱۔ حبشہ کی ہجرت۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ (خواب میں) دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں دو پتھریلے میدانوں کے درمیان۔ چنانچہ جنہیں ہجرت کرنی تھی وہ مدینہ ہجرت کر کے چلے گئے، بلکہ جو مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے تھے، وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔ اس باب میں ابوموسیٰ اور اسماء رضی اللہ عنہا کی روایات نبی کریم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۰۵۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ۔ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلٰوةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ يَغُوثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ لِي فَقَالَا قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ فَقَالَا لِي قَدِ ابْتَلَاكَ اللّٰهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتَ بِهِ وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ

صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہیں۔

۳۰۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی انھیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی، انھیں مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدلغوث نے کہ ان دونوں حضرات نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے کہا، آپ اپنے ماموں (امیرالمؤمنین) عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کیوں نہیں کرتے ولید کی غلطیوں پر عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے گرفت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں اس کا بڑا چرچا ہونے لگا۔ عبیداللہ نے بیان کیا، چنانچہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے نکلے تو میں ان کے پاس گیا اور عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت تھی، آپ کو ایک خیرخواہانہ مشورہ دینا تھا، اس پر انھوں نے فرمایا، میاں! تم سے تو میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں میں وہاں سے واپس چلا آیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں مسور بن مخرمہ اور ابن عبدلغوث کی خدمت میں حاضر ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ سے جو کچھ میں نے کہا تھا اور انھوں نے اس کا جو جواب مجھے دیا تھا۔ سب میں نے بیان کر دیا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ تم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے۔ ابھی میں اسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کا آدمی میرے پاس (بلانے کے لیے) آیا۔ ان حضرات نے مجھ سے فرمایا تمھیں اللہ تعالیٰ نے امتحان میں ڈالا ہے آخر میں وہاں سے چلا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا، تم ابھی جس خیرخواہی کا ذکر کر رہے تھے وہ کیا تھی؟ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے کلمہ شہادت پڑھ کر عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی، آپ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے آنحضورؐ کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔ آپ آنحضورؐ پر ایمان لائے، دو ہجرتیں کیں (ایک حبشہ کو دوسری مدینہ کو) آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہیں۔ اور آنحضورؐ کے طریقوں کو دیکھا ہے ولید بن عقبہ کے بارے میں لوگوں میں اب بہت چرچا ہونے لگا ہے (اس کی شراب نوشی کے سلسلے میں) اس لیے آپ کے لیے ضروری ہے کہ (پوری طرح شرعی ثبوت حاصل کر کے) اس پر حد قائم کریں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا صاحبزادے! کیا تم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے

مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ وَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ

...

١٠٥۴ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا

عرض کی کہ نہیں، لیکن آنحضورؐ کا علم اس طرح حاصل کیا جیسے کنواری لڑکی اپنی پردے میں دامون ومحفوظ ہوتی ہے انھوں نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی کلمۂ شہادت پڑھ کر فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر اپنی کتاب نازل کی۔ اور یہ بھی واقعہ ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر (ابتداء ہی میں) لبیک کہا تھا آنحضورؐ جس شریعت کو لے کر مبعوث ہوئے تھے، میں اس پر ایمان لایا، اور جیسا کہ تم نے کہا، میں نے دو ہجرتیں کیں، میں حضورؐ کی صحبت سے بھی فیضیاب ہوا اور آپ سے بیعت بھی کی، اللہ گواہ ہے کہ میں نے آپؐ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی کوئی خیانت کی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی اور اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ اللہ گواہ ہے کہ میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی نہیں کی، اور نہ ان کے کسی معاملہ میں کوئی خیانت کی، ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی خیانت کی، اس کے بعد میں خلیفہ منتخب ہوا کیا اب میرا تم لوگوں پر وہی حق نہیں ہے جو ان حضرات کا مجھ پر تھا؟ عبیداللہ نے عرض کی یقیناً آپ کا حق ہے۔ پھر آپ نے فرمایا، پھر ان باتوں کی کیا حقیقت ہے جو تم لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں؟ جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے معاملے کا ذکر کیا ہے تو ہم انشاء اللہ اس معاملے میں اس کی گرفت حق کے ساتھ کریں گے۔ بیان کیا کہ آخر (گواہی گزرنے کے بعد) ولید بن عقبہ کے چالیس کوڑے لگوائے اور علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ کوڑے لگائیں۔ حضرت علی رضؓ ہی کوڑے لگایا کرتے تھے اور یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری کے واسطے سے (عثمان رضی اللہ عنہ کا قول اس طرح) بیان کیا "کیا تم لوگوں پر میرا وہی حق نہیں ہے جو ان لوگوں کا تھا؟"

۱۰۵۴۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجا کا ذکر کیا جسے انھوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس کے اندر تصویریں تھیں انھوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی کیا تو آنحضورؐ نے فرمایا جب ان میں کوئی مرد صالح ہوتا اور اس کی وفات ہو جاتی تو اس کی

عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوَرَ
اُولٰٓئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

۱۰۵۵ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ سَعِیْدٍ السَّعِیْدِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ وَاَنَا جُوَیْرِیَۃٌ فَکَسَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمِیْصَۃً لَھَا اَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ الْاَعْلَامَ بِیَدِہٖ وَیَقُوْلُ سَنَاہْ سَنَاہْ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ یَعْنِیْ حَسَنٌ حَسَنٌ ۔

۱۰۵۶ ۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا قَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِاِبْرَاھِیْمَ کَیْفَ تَصْنَعُ اَنْتَ قَالَ اَرُدُّ فِیْ نَفْسِیْ ۔

۱۰۵۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا بُرَیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْیَمَنِ فَرَکِبْنَا سَفِیْنَۃً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَۃِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَقَمْنَا مَعَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکُمْ اَنْتُمْ یَا اَھْلَ السَّفِیْنَۃِ ھِجْرَتَانِ ۔

بَابُ ۷۵۲ مَوْتِ النَّجَاشِیِّ ۔

۱۰۵۸ ۔ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ ابْنِ

قبر پر وہ لوگ مسجد بناتے اور گرجوں میں اس طرح کی تصویریں رکھتے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بدترین مخلوق ہوں گے ۔

۱۰۵۵ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن سعید سعیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ام خالد بنت خالد نے بیان کیا کہ میں جب حبشہ سے آئی تو بہت کم عمر تھی ۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دھاری دار کپڑا عنایت فرمایا، اور پھر آپ نے اس کی دھاریوں پر اپنا ہاتھ پھیر کر فرمایا، سَنَاہْ سَنَاہْ ۔ حمیدی نے بیان کیا، یعنی حسن، حسن (بمعنی عمدہ)

۱۰۵۶ ۔ ہم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتدا میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے اور ہم آنحضورؐ کو سلام کرتے تو آپ جواب عنایت فرماتے تھے لیکن جب ہم نجاشی کے ملک حبشہ سے واپس (مدینہ) آئے اور (ہم نے نماز پڑھتے میں) آپ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا، ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم پہلے آپ کو سلام کرتے تھے تو آپؐ جواب عنایت فرماتے تھے؟ ۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا، نماز میں مشغولیت ہوتی ہے (بارگاہ رب العزت میں حاضری کی)۔ (سلیمان اعمش نے بیان کیا کہ) میں نے ابراہیم سے پوچھا، ایسے موقعہ پر آپ کیا کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں دل میں جواب دے لیتا ہوں ۔

۱۰۵۷ ۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے ۔ پھر ہم کشتی پر سوار ہوئے (آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچنے کے لیے) لیکن اتفاق سے ہوا نے ہماری کشتی کا رخ نجاشی کے ملک حبشہ کی طرف کر دیا ۔ ہماری ملاقات وہاں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی (جو ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم انھیں کے ساتھ وہاں ٹھہرے پھر مدینہ کا رخ کیا اور آنحضورؐ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے ۔ آنحضورؐ نے فرمایا، تم نے اے کشتی والو! دو ہجرتیں کی ہیں ۔

۷۵۲ ۔ نجاشی کی وفات

۱۰۵۸ ۔ ہم سے ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی

جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ مَاتَ النَّجَاشِیُّ مَاتَ الْیَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلٰی اَخِیْکُمْ اَصْحَمَۃَ۔

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ اَنَّ عَطَاءً حَدَّثَھُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَہٗ فَکُنْتُ فِی الصَّفِّ الثَّانِیْ اَوِ الثَّالِثِ

۱۰۶۰۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ عَنْ سَلِیْمِ بْنِ حَیَّانَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی اَصْحَمَۃَ النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا تَابَعَہٗ عَبْدُ الصَّمَدِ۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْبَرَھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعٰی لَھُمُ النَّجَاشِیَّ صَاحِبَ الْحَبَشَۃِ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْبَرَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِھِمْ فِی الْمُصَلّٰی فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَکَبَّرَ اَرْبَعًا۔

بَابُ ۴۵۳ تَقَاسُمِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ

ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس دن نجاشی (حبشہ کے بادشاہ) کی وفات ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک مرد صالح اس دنیا سے اٹھ گیا، اٹھو اور اپنے بھائی اصحمہ (نجاشی کا نام) کی نماز جنازہ پڑھ لو۔

۱۰۵۹۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی، اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازہ کی نماز پڑھی تھی اور ہم صف باندھ کر آنحضورؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۱۰۶۰۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلیم بن حیان نے، ان سے سعید بن بینار نے حدیث بیان کی، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی، اور چار مرتبہ آن حضور نے نماز میں تکبیر کہی اس روایت کی متابعت عبد الصمد نے کی۔

۱۰۶۱۔ ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور ابن مسیب نے حدیث بیان کی اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کی مغفرت کے لیے دعاء کرو۔ اور صالح سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز جنازہ کے لیے) مصلّٰی (مدینہ سے باہر جہاں عید کی نماز پڑھی جاتی تھی) میں صحابہؓ کو صف بستہ کھڑا کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی۔

۴۵۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین کا عہد و پیمان

۱۰۶۲۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ۔

ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا قصد کیا تو فرمایا، انشاء اللہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں مشرکین نے کفر کی حمایت کے لیے عہد و پیمان کیا تھا۔

باب ۴۵۴ قِصَّةِ اَبِيْ طَالِبٍ

۴۵۴۔ جناب ابوطالب کا واقعہ

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ وَلَوْ لَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

۱۰۶۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبدالملک نے، ان سے عبداللہ بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ اپنے چچا (ابوطالب) کے کیا کام آئے کہ وہ آپ کی حفاظت وحمایت کرتے تھے اور آپ کے لیے لڑتے تھے؟ آپ نے فرمایا (یہی وجہ ہے کہ) وہ صرف ٹخنوں تک جہنم میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے درک اسفل میں ہوتے۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهٖ حَتّٰى قَالَ اٰخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهٖ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَهٗ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ وَنَزَلَتْ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

۱۰۶۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابن مسیب نے اور انھیں ان کے والد نے کہ جب جناب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابوجہل بھی بیٹھا ہوا تھا۔ آنحضور نے فرمایا، چچا! کلمہ لا الٰہ الا اللہ ایک مرتبہ کہہ دیجئے، اللہ کی بارگاہ میں (آپ کی بخشش کے لیے) ایک یہی دلیل میرے ہاتھ آجائے گی۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا، اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے تم پھر جاؤ گے! یہ دونوں اس پر یہی زور دیتے رہے اور آخری کلمہ جو ان کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ میں ان کے لیے اس وقت تک دعا مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی "نبی کے لیے اور مسلمانوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ مشرکین کے لیے دعا مغفرت کریں خواہ وہ قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی ہے وہ دوزخی ہیں۔ اور آیت نازل ہوئی بے شک جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے" (بلکہ تمام تر یہ دولت اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر موقوف ہے)

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

۱۰۶۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث

اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ۔

بیان کی ان سے ابن الہاد نے، ان سے عبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ کی مجلس میں آپ کے چچا کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا، ممکن ہے قیامت کے دن انھیں میری شفاعت کام آ جائے اور انھیں صرف ٹخنوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

۱۰۶۶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ۔

۱۰۶۶ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابوحازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی، یزید کے واسطہ سے سابقہ حدیث کی طرح۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب ابوطالب کے دماغ کا بھیجا اس سے کھولیگا۔

باب ۴۵۵ حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى۔

۴۵۵ - حدیث المعراج

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ پاک ذات ہے وہ اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا"

۱۰۶۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

۱۰۶۷ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے سلسلہ میں) تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دی اور میں اس کی تمام جزئیات قریش سے بیان کرنے لگا، دیکھ دیکھ کر۔

باب ۴۵۶ الْمِعْرَاجِ

۴۵۶ - معراج

۱۰۶۸ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى

۱۰۶۸ - ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شب معراج کا واقعہ بیان کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا، میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا، بعض اوقات قتادہ نے حطیم کے بجائے حجر بیان کیا کہ میرے پاس ایک صاحب (جبریل علیہ السلام) آئے اور چاک کیا، قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ یہاں سے یہاں تک، میں نے جارود سے، جو میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ

شِعْرَتِهٖ وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مِنْ قَصِّهٖ إِلٰى شِعْرَتِهٖ
فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ
ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ إِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ
ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ
أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا حَمْزَةَ
قَالَ أَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهٖ
فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ
الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ
فَقَالَ هٰذَا أَبُوْكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى أَتَى
السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى
وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى
فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا
بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ
إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَا هٰذَا
قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا
بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا
يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ ...
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ

انس رضی اللہ عنہ کی اس لفظ سے کیا مراد تھی؟ تو انھوں نے کہا کہ حلق سے ناف تک! (قتادہ نے بیان کیا کہ) میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سُنا، آپ بیان فرما رہے تھے کہ آنحضورؐ کے سینے کے اوپر سے ناف تک (چاک کیا) پھر میرا دل نکالا اور ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا اس سے میرا دل دھویا گیا اور پہلے کی طرح رکھ دیا گیا اس کے بعد ایک جانور لایا گیا جو گھوڑے سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور سفید! جارود نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کا ہر قدم اس کے منتہائے نظر پہ پڑتا تھا۔ (آنحضورؐ نے فرمایا کہ) مجھے اس پہ سوار کیا گیا اور جبریل علیہ السلام مجھے لے کر چلے۔ آسمان دنیا پہ پہنچے تو دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ جبریل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا، کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا ہاں۔ اس پہ آواز آئی، خوش آمدید! کیا ہی مبارک آنے والے ہیں وہ۔ اور دروازہ کھول دیا۔
جب میں اندر گیا تو میں نے وہاں آدم علیہ السّلام کو دیکھا۔ جبریل علیہ السّلام نے فرمایا، یہ آپ کے جدِ امجد آدم ہیں۔ انھیں سلام کیجیے۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا، خوش آمدید صالح بیٹے اور صالح نبی! جبریل علیہ السّلام اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پہ آئے۔ وہاں بھی دروازہ کھلوایا۔ آواز آئی کون صاحب ہیں۔ بتایا کہ جبریل۔ پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ اور کوئی صاحب بھی ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا کیا آپ کو انھیں بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ پھر آواز آئی، انھیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ پھر دروازہ کھلا اور میں اندر گیا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السّلام موجود تھے۔ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی ہیں جبریل علیہ السّلام نے فرمایا یہ عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السّلام ہیں انھیں سلام کیجیے میں نے سلام کیا اور ان حضرات نے میرے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا، خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی! یہاں سے جبریل علیہ السّلام مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ جواب دیا گیا جبریل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا انھیں لانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اس پہ آواز آئی۔

وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ
فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيْسَ قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ
الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا
هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ
السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوْسٰى
قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ
قَالَ أَبْكِيْ لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا
مِمَّنْ أُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا
إِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا أَبُوْكَ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

انھیں خوش آمدید کہا، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، دروازہ کھلا اور
جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں یوسف علیہ السّلام موجود تھے۔ جبریل
علیہ السّلام نے فرمایا، یہ یوسف علیہ السّلام ہیں، انھیں سلام کیجئے میں نے سلام
کیا تو انھوں نے جواب دیا اور فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی!
پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے
دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ جبریل! پوچھا گیا اور
آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، پوچھا، کیا انھیں بلانے
کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انھیں خوش آمدید، کیا ہی
اچھے آنے والے ہیں وہ! اب دروازہ کھلا، جب میں وہاں ادریس علیہ السّلام
کی خدمت میں پہنچا تو جبریل علیہ السّلام نے فرمایا کہ، یہ ادریس علیہ السّلام ہیں،
انھیں سلام کیجئے، میں نے انھیں سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا اور فرمایا،
خوش آمدید، صالح بھائی اور صالح نبی! پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان پر آئے
اور دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا، کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل، پوچھا گیا، آپ
کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا، کیا انھیں بلانے
کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، اب آواز آئی خوش آمدید کیا ہی
اچھے آنے والے ہیں وہ۔ یہاں جب میں ہارون علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر
ہوا تو جبریل علیہ السّلام نے بتایا کہ آپ ہارون ہیں۔ انھیں سلام کیجئے میں نے
انھیں سلام کیا۔ انھوں نے جواب کے بعد فرمایا، خوش آمدید صالح نبی اور صالح
بھائی، یہاں سے لے کر مجھے آگے بڑھے اور چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ
کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب؟ بتایا کہ جبریل آپ کے ساتھ کوئی دوسرے صاحب
بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا انھیں بلانے کے لیے
آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، پھر کہا انھیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے
والے ہیں وہ۔ میں جب وہاں موسٰی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبریل
علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہ موسٰی علیہ السّلام ہیں انھیں سلام کیجئے میں نے سلام
کیا اور انھوں نے جواب کے بعد فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بھائی۔
جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے۔ کسی نے پوچھا آپ روکیوں رہے ہیں؟
تو انھوں نے فرمایا میں اس پر رو رہا ہوں کہ یہ لڑکا (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم)
میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا۔ لیکن جنت میں اس کی امت کے افراد میری امت
سے زیادہ داخل ہوں گے۔ پھر جبریل علیہ السّلام مجھے لے کر ساتویں آسمان کی

ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا
مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ
مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى
وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ
ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ
أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ
الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَ
إِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ
اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَ
أُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ
صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى
مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ
صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ
خَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ
جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ
أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ
التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ
عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى
مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ
عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ
مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ
فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ
قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ

طرف گئے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب! جواب دیا کہ جبریل
پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ
وسلم)، پوچھا گیا کیا انھیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ
ہاں، کہا کہ انھیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ میں جب اندر
گیا تو ابراہیم علیہ السّلام تشریف رکھتے تھے۔ جبریل علیہ السّلام نے فرمایا
کہ یہ آپ کے جدا مجد ہیں، انھیں سلام کیجئے۔ فرمایا کہ میں نے آپ کو سلام
کیا تو انھوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید، صالح نبی اور صالح بیٹے
پھر سدرۃ المنتہیٰ کو میرے سامنے کر دیا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے پھل
مقام حجر کے مٹکوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے
کان کی طرح تھے۔ جبریل علیہ السّلام نے فرمایا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں
میں نے چار نہریں دیکھیں دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے پوچھا، اے
جبریل! یہ کیا ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت سے
تعلق رکھتی ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے
بیت المعمور کو لایا گیا۔ وہاں میرے سامنے ایک گلاس میں شراب، ایک میں دودھ
اور ایک میں شہد لایا گیا۔ میں نے دودھ کا گلاس لے لیا تو جبریل علیہ السّلام نے
فرمایا کہ یہی فطرت ہے اور آپ اس پر قائم ہیں اور آپ کی امت بھی! پھر مجھ پر
روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں میں واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السّلام
کے پاس سے گذرا تو انھوں نے پوچھا کہ کس چیز کا آپ کو حکم ہوا، میں نے کہا کہ روزانہ
پچاس وقت کی نمازوں کا، موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا لیکن آپ کی امت میں
اتنی طاقت نہیں ہے۔ اس سے پہلے میرے سابقہ لوگوں سے پڑ چکا ہے اور
بنی اسرائیل کا مجھے تلخ تجربہ ہے۔ اس لیے آپ اپنے رب کے حضور میں دوبارہ
جائیے اور اپنی امت پر تخفیف کے لیے عرض کیجئے۔ چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کے
دربار میں حاضر ہوا اور تخفیف کے لیے عرض کی تو دس وقت کی نمازیں کم کر دی
گئیں۔ پھر جب میں واپسی میں موسیٰ علیہ السّلام کے پاس سے گذرا تو انھوں نے پھر
وہی سوال کیا۔ میں دوبارہ بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہوا اور اس وقت بھی
دس وقت کی نمازیں کم ہوئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السّلام کے پاس سے گذرا تو
انھوں نے وہی مطالبہ کیا میں نے اس مرتبہ بھی بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہو
کر دس وقت کی نمازیں کم کرائیں۔ موسیٰ علیہ السّلام کے پاس سے گذرا اور اس
مرتبہ بھی انھوں نے اپنی پہلی رائے کا اظہار کیا۔ پھر بارگاہِ رب العزت میں حاضر

وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ
أَمْضَيْتُ
فَرِيضَتِي
وَخَفَّفْتُ
عَنْ عِبَادِي۔

ہوا تو مجھے دس وقت کی نمازوں کا حکم ہوا میں واپس ہونے لگا تو آپ نے پھر وہی کہا۔ اب بارگاہِ رب العزۃ میں حاضر ہوا تو روزانہ صرف پانچ وقت کی نمازوں کا حکم باقی رہا۔ موسیٰ علیہ السّلام کے پاس واپس آیا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ اب کیا حکم ہوا؟ میں نے بتایا کہ روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کا حکم ہوا ہے فرمایا کہ آپ کی امت اس کی استطاعت بھی نہیں رکھتی۔ میرا سابقہ آپ سے پہلے لوگوں سے پڑ چکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہے۔ آپ رب کے دربار میں پھر حاضر ہو کر تخفیف کے لیے عرض کیجئے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ ربّ العزۃ سے بہت سوال کر چکا اور اب مجھے شرم آتی ہے۔ اب میں اسی پہ راضی اور خوش ہوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر جب میں وہاں سے گزرنے لگا تو ندا آئی "میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا۔ اور اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا۔"

۱۰۶۹ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ .... الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ۔

۱۰۶۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ نے ارشاد "وَمَا جَعَلْنَا الرؤیا التی اریناك الا فتنۃ للناس" (اور جو مشاہدہ ہم نے آپ کو کرایا اس سے مقصد صرف لوگوں کا امتحان تھا) فرمایا کہ یہ عینی مشاہدہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات کرایا گیا تھا جس میں آپ کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا۔ اور قرآن مجید میں جس "الشجرۃ الملعونۃ" کا ذکر آیا ہے وہ سینڈھ کا درخت ہے۔

بَابُ ۷۵۷ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ۔

۷۵۷۔ مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے وفود کی آمد اور بیعتِ عقبہ۔

۱۰۷۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ

۱۰۷۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے ح۔ اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ بن کعب نے، جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے۔ تو آپ ہی چلنے پھرنے میں ان کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ تفصیل کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکنے کا واقعہ بیان کرتے تھے۔ ابن بکیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ "اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عقبہ کی رات میں حاضر تھا جب ہم نے اسلام کی حمایت کا عہد کیا تھا میرے نزدیک (لیلۃ عقبہ کی بیعت)

بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا۔

بدر کی لڑائی میں حاضری سے بھی زیادہ اہم ہے اگرچہ لوگوں کی زبانوں پر بدر کا چرچا اس سے زیادہ ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ ابْنُ مَعْرُوْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۰۷۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو کہا کرتے تھے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میرے دو ماموں مجھے بھی بیعت عقبہ میں ساتھ لے گئے تھے۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابن عیینہ نے بیان کیا، ان میں سے ایک براء بن معرور رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ اَنَا وَاَبِيْ وَخَالَايَ مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ۔

۱۰۷۳۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں، میرے والد اور میرے دو ماموں بیعت عقبہ کرنے والوں میں سے تھے۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَصْحَابِهٖ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ تَعَالَوْا بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْنَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْتُهٗ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۱۰۷۴۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا اور انھیں ابو ادریس عائذ اللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں تھے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی اور عقبہ کی رات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا تھا، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت آپ کے پاس صحابہؓ کی ایک جماعت تھی، کہ آؤ مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، چوری کا ارتکاب نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر تہمت نہ لگاؤ گے اور اچھی باتوں میں میری نافرمانی نہ کرو گے، پس جو شخص اس عہد پر قائم رہے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی اس میں کوتاہی کرے گا (بشرطیکہ شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو) اور دنیا میں اسے اس کی سزا بھی مل گئی ہو تو اس کے لیے کفارہ بن جائے گی، اور جس شخص نے اس میں سے کچھ کمی کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے پوشیدہ رکھے دیا تو اس کا معاملہ اللہ کی راہ ہے۔ چاہے تو اس پر سزا دے اور چاہے معاف کر دے، عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ میں نے آنحضورؐ سے ان امور پر بیعت کی۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ

۱۰۷۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الخیر نے، ان سے صنابحی نے، اور

الصَّنَابِحِیِّ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اِنِّیْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَایَعْنَاہٗ عَلٰی اَنْ لَّا نُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِیَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ وَلَا نَنْتَھِبَ وَلَا نَعْصِیَ بِالْجَنَّۃِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِکَ فَاِنْ غَشِیْنَا مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا کَانَ قَضَاءُ ذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ۔

سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنھوں نے (عقبہ کی رات میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی آپ نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضورؐ سے اس کا عہد کیا تھا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو، لوٹ مار نہیں کریں گے اور نہ اللہ کی نافرمانی کریں گے جنت کے بدلے میں، اگر ہم اس عہد میں پورے اترے۔ لیکن اگر ہم نے اس میں کچھ کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ پر ہوگا۔

باب ۴۵۸ تَزْوِیْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَائِشَۃَ وَقُدُوْمِھَا الْمَدِیْنَۃَ وَبِنَائِہٖ بِھَا۔

۴۵۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح آپ کی مدینہ تشریف آوری اور رخصتی۔

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنِیْ فَرْوَۃُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِیْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلْنَا فِیْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِکْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِیْ فَوَفٰی جُمَیْمَۃً فَاَتَتْنِیْ اُمِّیْ اُمُّ رُوْمَانَ وَاِنِّیْ لَفِیْ اُرْجُوْحَۃٍ وَّمَعِیْ صَوَاحِبُ لِیْ فَصَرَخَتْ بِیْ فَاَتَیْتُھَا لَا اَدْرِیْ مَا تُرِیْدُ بِیْ فَاَخَذَتْ بِیَدِیْ حَتّٰی اَوْقَفَتْنِیْ عَلٰی بَابِ الدَّارِ وَاِنِّیْ لَاُنْھِجُ حَتّٰی سَکَنَ بَعْضُ نَفَسِیْ ثُمَّ اَخَذَتْ شَیْئًا مِّنْ مَّاءٍ فَمَسَحَتْ بِہٖ وَجْھِیْ وَرَاْسِیْ ثُمَّ اَدْخَلَتْنِی الدَّارَ فَاِذَا نِسْوَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الْبَیْتِ فَقُلْنَ عَلَی الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ وَعَلٰی خَیْرِ طَائِرٍ فَاَسْلَمَتْنِیْ اِلَیْھِنَّ فَاَصْلَحْنَ مِنْ شَاْنِیْ فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضُحًی فَاَسْلَمَتْنِیْ اِلَیْہِ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ۔

۱۰۷۶۔ مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال کی تھی۔ پھر ہم مدینہ (ہجرت کرکے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا۔ یہاں آکر مجھے بخار چڑھا اور اس کی وجہ سے میرے بال گرنے لگے اور بہت تھوڑے سے رہ گئے۔ پھر میری والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا آئیں۔ اس وقت میں چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انھوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہوگئی مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے۔ آخر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازے کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انھوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے مونہہ پر اور سر پر پھیرا اور گھر کے اندر مجھے لے گئیں۔ وہاں انصار کی چند خواتین موجود تھیں جنھوں نے مجھے دیکھ کر کہا، خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو میری والدہ نے مجھے انھیں کے سپرد کر دیا اور انھوں نے میرا سنگار اور آرائش کی، اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آنحضورؐ نے مجھے سلام کیا میری عمر اس وقت نو سال[1] کی تھی۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلًّی حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ ھِشَامِ ابْنِ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ

۱۰۷۷۔ ہم سے معلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی

---

[1] حجاز چونکہ گرم ملک ہے اس لیے وہاں قدرتی طور پر لڑکے اور لڑکیاں بہت کم عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں، اس لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت صرف نو سال کی عمر پر تعجب نہ ہونا چاہیئے۔ جو ممالک سرد ہیں ان میں بلوغ کی عمر ہندوستان سے زیادہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيُقَالُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی، میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں، ان کا چہرہ کھول کر دیکھئے میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم تھیں، میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کی صورت پیدا فرمائے گا۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ۔

۱۰۷۸۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کو ہجرت سے تین سال پہلے ہو گئی تھی۔ آنحضورؐ نے آپ کی وفات کے تقریباً دو سال بعد عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ سال کی تھی پھر جب رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھی۔

باب ۴۵۹ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۴۵۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی مدینہ کی طرف ہجرت۔

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ۔

عبد اللہ بن زید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بن کر رہنا پسند کرتا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں کہ جہاں کھجور کے باغات ہیں، میرا ذہن اس سے یمامہ یا ہجر کی طرف گیا، لیکن یہ سرزمین تو شہر "یثرب" کی تھی۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۷۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو وائل سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر دے گا۔ پھر ہمارے بہت سے ساتھی اس دنیا سے اٹھ گئے اور انھوں نے (دنیا میں) اپنے اعمال کا پھل نہیں دیکھا، انھیں میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے، احد کی لڑائی میں آپ شہید کیے گئے تھے اور صرف ایک دھاری دار چادر چھوڑی تھی (کفن دیتے

اَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ اِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

وقت) جب ہم ان کی اس چادر سے ان کا سر ڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکنے تو سر کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں (تاکہ چھپ جائے) اور ہم میں بہت سے ایسے بھی ہیں کہ (اس دنیا میں بھی) ان کے اعمال کا پھل انھیں ملا اور وہ اس سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۸۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۸۰ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی آپ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے علقمہ بن وقاص نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ اعمال نیت پر موقوف ہوتے ہیں پس جس کا مقصد ہجرت سے دنیا ہوگا۔ وہ اپنے اسی مقصد کو حاصل کر سکے گا یا مقصد ہجرت سے کسی عورت سے شادی کرنا ہوگا تو وہ بھی اپنے اسی مقصد تک پہنچ سکے گا۔ لیکن جن کا ہجرت سے مقصد اللہ اور اس کے رسول ہوں گے تو اسی کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے سمجھی جائے گی۔

۱۰۸۱ - حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

۱۰۸۱ - مجھ سے اسحاق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو عمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے، ان سے مجاہد بن جبر مکی نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد (مکہ سے مدینہ کی) ہجرت باقی نہیں رہی۔

۱۰۸۲ - حَدَّثَنِيْ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَاَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ الْيَوْمَ قَالَتْ كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَفِرُّ اَحَدُهُمْ بِدِيْنِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ اَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ اَظْهَرَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ۔

۱۰۸۲ - مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ عبید بن عمیر لیثی کے ساتھ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے فتح مکہ کے بعد ہجرت کے متعلق پوچھا؟ انھوں نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف راہ فرار اختیار کرتا تھا (کفر کی آبادیوں سے) اس خطرہ کی وجہ سے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور آج (سرزمین عرب میں) انسان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے (اس لیے ہجرت کی کوئی وجہ نہیں) البتہ خلوص نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے۔

۱۰۸۳ - حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

۱۰۸۳ - مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہ ہشام نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ

اللہُ عَنْھَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اُجَاھِدَ ھُمْ فِیْکَ مِنْ قَوْمٍ کَذَّبُوْا رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْہُ اَللّٰھُمَّ فَاِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّکَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ وَقَالَ اَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ اَبِیْہِ اَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَۃُ مِنْ قَوْمٍ کَذَّبُوْا نَبِیَّکَ وَاَخْرَجُوْہُ مِنْ قُرَیْشٍ۔

رضی اللہ عنہا نے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی چیز پسندیدہ نہیں کہ تیرے راستے میں، میں اس سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور انھیں (ان کے وطن مکہ سے) نکالا، اے اللہ! لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ ختم کر دیا ہے اور ابان بن یزید نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ (یہ الفاظ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمائے تھے) مِنْ قَوْمٍ کَذَّبُوْا نَبِیَّکَ وَاَخْرَجُوْہُ مِنْ قُرَیْشٍ۔

۱۰۸۴ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ حَدَّثَنَا عِکْرِمَۃُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْھِجْرَۃِ فَھَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ۔

۱۰۸۴۔ ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں رسول بنایا گیا تھا، پھر آپ پر مکہ معظمہ میں قیام کے دوران تیرہ سال تک وحی آتی رہی۔ اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ نے ہجرت کی حالت میں دس سال گذارے جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ (۶۳) سال کی تھی۔

۱۰۸۵ حَدَّثَنِیْ مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَکَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ ثَلَاثَ عَشْرَۃَ وَتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ۔

۱۰۸۵۔ مجھ سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ سال قیام کیا (نزول وحی کے سلسلے کے بعد) اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔

۱۰۸۶ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ عُبَیْدٍ یَعْنِی ابْنَ حُنَیْنٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَاءَ وَبَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ وَقَالَ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَعَجِبْنَا

۱۰۸۶۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن عبیداللہ کے مولا ابوالنضر نے، ان سے عبید یعنی ابن حنین نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے پھر فرمایا، اپنے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ دنیا کی نعمتوں میں سے جو وہ چاہے اسے اپنے لیے پسند کرلے۔ یا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے (آخرت میں) اُسے پسند کرلے۔ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے یہاں ملنے والی چیز کو پسند کرلیا، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی، ہمارے ماں باپ آنحضورؐ پر فدا ہوں، ہمیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ ۔ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ ۔

۷۸۰۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ

اس طرزِ عمل پر حیرت ہوئی بعض لوگوں نے کہا، ان بزرگوں کو دیکھئے، آنحضورؐ تو ایک بندے کے متعلق اطلاع دے رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتوں اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کے پسند کرنے کا اختیار دیا تھا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آنحضورؐ پہ فدا ہوں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ان دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اس سلسلے میں باخبر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر ہیں، اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا۔ البتہ اسلامی تعلق ان کے ساتھ کافی ہے مسجد میں کوئی دروازہ اب کھلا ہوا باقی نہ رکھا جائے سوا ابوبکر کے گھر کی طرف کھلنے والے دروازہ کے۔

۷۸۰۱۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے والدین کو دین اسلام کا متبع پایا۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں صبح و شام دونوں وقت تشریف نہ لاتے ہو۔ پھر جب مکہ میں (مسلمانوں کو ستایا جانے لگا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے۔ جب مقام برک الغماد پر پہنچے تو آپ کی ملاقات ابن الدغنہ سے ہوئی۔ وہ قبیلہ قارہ کا سردار تھا اس نے پوچھا، ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ملک ملک کی سیاحت کروں گا۔ اور (آزادی کے ساتھ) اپنے رب کی عبادت کروں گا ابن الدغنہ نے کہا لیکن ابوبکر! تم جیسے انسان کو اپنے وطن سے نہ خود نکلنا چاہیئے اور نہ اسے نکالا جانا چاہیئے تم محتاجوں کی مدد کرتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اسکی مدد کرتے ہو میں تمھیں پناہ دیتا ہوں، واپس چلو اور اپنے شہر ہی میں اپنے رب کی عبادت کرو۔ چنانچہ آپ واپس آگئے اور ابن الدغنہ بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، اس کے بعد ابن الدغنہ قریش کے تمام سرداروں کے یہاں شام کے وقت گیا اور سب سے اس نے کہا کہ ابوبکر جیسے شخص کو نہ خود نکلنا چاہیئے اور نہ اُسے نکالا جانا چاہیئے، کیا تم ایک ایسے شخص کو نکالدوگے

فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي

جو محتاجوں کی امداد کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا ہے اور حق کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اسکی مدد کرتا ہے" قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ سے انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ابوبکر سے کہدو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں، وہیں نماز پڑھیں اور جو جی چاہے وہیں پڑھیں، اپنی ان عبادات سے ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں اس کا اظہار و اعلان نہ کریں کیونکہ ہمیں اس کا خطرہ ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، یہ باتیں ابن الدغنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی آکر کہہ دیں، کچھ دنوں تک تو آپ اس پر قائم رہے اور اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کرتے رہے نہ نماز برسر عام پڑھتے تھے اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ تلاوت قرآن کرتے تھے لیکن پھر انھوں نے کچھ سوچا اور اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ بنائی جہاں آپ نے نماز پڑھنی شروع کی اور تلاوت قرآن بھی وہیں کرنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا مجمع ہونے لگا۔ وہ سب حیرت اور پسندیدگی کے ساتھ انھیں دیکھتے رہا کرتے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے نرم دل تھے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو آنسوؤں کو روک نہ سکتے تھے۔ اس صورت حال سے مشرکین قریش کے سردار گھبرا گئے اور انھوں نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا جب ابن الدغنہ گیا تو انھوں نے اس سے کہا کہ ہم نے ابوبکر کے لیے تمھاری پناہ اس شرط کے ساتھ تسلیم کی تھی کہ اپنے رب کی عبادت وہ اپنے گھر کے اندر کیا کریں گے لیکن انھوں نے شرط کی خلاف ورزی کی ہے اور اپنے گھر کے سامنے نماز پڑھنے کے لیے ایک جگہ بنا کر برسر عام نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کرنے لگے ہیں۔ ہمیں اس کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں نہ مبتلا ہو جائیں۔ اس لیے تم انھیں روک دو اگر انھیں یہ شرط منظور ہو کہ اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اعلان و اظہار پر مصر ہیں تو ان سے کہو کہ تمھاری پناہ واپس دے دیں۔ کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمھاری دی ہوئی پناہ میں ہم دخل اندازی کریں۔ لیکن ہم ابوبکر کے اس اعلان و اظہار کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ابن الدغنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں آیا اور کہا کہ جس شرط کے ساتھ میں نے آپ سے عہد کیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے اب یا آپ اس شرط پر قائم رہیے یا پھر میرے عہد کو واپس کیجئے کیونکہ مجھے یہ گوارا نہیں کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے ایک شخص کو پناہ دی تھی لیکن اس میں (قریش کی طرف سے) دخل اندازی کی گئی اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تمھاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اپنے رب عز وجل کی پناہ

أُخْفِرَتْ فِي رَجُلٍ عَقَدَتْ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنِّي أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ

پر راضی اور خوش ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تمہاری ہجرت کی جگہ مجھے (خواب میں) دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں اور دو پتھریلے میدانوں کے درمیان میں واقع ہے چنانچہ جنھیں ہجرت کرنا تھی انھوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جو حضرات سرزمین حبشہ ہجرت کرکے چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ ہجرت کی تیاری شروع کردی، لیکن آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ کچھ دنوں کے لیے توقف کرو، مجھے توقع ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی مل جائے گی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا واقعی آپ کو بھی اس کی توقع ہے، میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ کی رفاقتِ سفر کے شرف کے خیال سے اپنا ارادہ ملتوی کردیا اور دو اونٹنیوں کو جو ان کے پاس تھیں کیکر کے پتے کھلا کر تیار کرنے لگے، چار مہینے تک۔ ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عروہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ایک دن ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے، بھری دوپہر تھی کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر پہ رومال ڈالے تشریف لا رہے ہیں۔ آنحضورؐ کا معمول ہمارے یہاں اس وقت آنے کا نہیں تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے، آنحضورؐ پہ میرے ماں باپ فدا ہوں ایسے وقت میں تو آپ کسی خاص وجہ سے ہی تشریف لائے ہوں گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ ابوبکر رضی نے آپؐ کو اجازت دی تو آپ اندر داخل ہوئے۔ پھر آنحضورؐ نے ان سے فرمایا اس وقت یہاں سے تھوڑی دیر کے لیے سب کو اٹھا دو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یہاں اس وقت تو سب گھر کے ہی افراد ہیں، میرے باپ آپ پہ فدا ہوں یا رسول اللہ! آنحضورؐ نے اس کے بعد فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دیدی گئی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میرے باپ آنحضورؐ پہ فدا ہوں، یا رسول اللہ! کیا مجھے رفاقتِ سفر کا شرف حاصل ہوسکے گا؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پہ فدا ہوں، ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے لیجئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، لیکن قیمت سے! عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے جلدی جلدی ان کے لیے تیاریاں شروع کردیں اور کچھ زادِ سفر ایک تھیلے میں رکھ دیا۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے اپنے پٹکے کے ٹکڑے کرکے تھیلے کا منہ اس سے باندھ دیا اور اسی وجہ سے ان کا نام ذات النطاق (پٹکے والی) پڑگیا، عائشہ رضی

قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلٰى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ

اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جبل ثور کے غار میں پڑاؤ کیا اور تین راتیں وہیں گذاریں، عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ رات وہیں جاکر گذارا کرتے تھے، یہ نوجوان لیکن بہت سمجھدار تھے اور ذہن پایا تھا سحر کے وقت وہاں سے نکل آتے تھے اور صبح اتنی سویرے مکہ پہنچ جاتے جیسے وہیں رات گذاری ہو۔ پھر جو کچھ بھی یہاں سنتے اور جس کے ذریعہ ان حضرات کے خلاف کارروائی کے لیے کوئی تدبیر کی جاتی تو اسے محفوظ رکھتے اور جب اندھیرا چھا جاتا تو تمام اطلاعات یہاں آکر پہنچاتے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مولا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ آپ حضرات کے لیے قریب ہی دودھ دینے والی بکری چرایا کرتے تھے اور جب کچھ رات گذر جاتی تو اسے غار میں لاتے تھے آپ حضرات اسی پر رات گذارتے۔ اس دودھ کو گرم لوہے کے ذریعہ گرم کر لیا جاتا تھا۔ صبح منہ اندھیرے ہی عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ غار سے نکل آتے تھے ان تین راتوں میں روزانہ کا ان کا یہی دستور تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنی الدیل جو بنی عبد بن عدی کی شاخ تھی، کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لیے اجرت پر اپنے ساتھ رکھا تھا۔ یہ شخص راستوں کا بڑا ماہر تھا۔ آل عاص بن وائل سہمی کا یہ حلف بھی تھا اور کفار قریش کے دین پر قائم تھا، ان حضرات نے اس پر اعتماد کیا۔ اور اپنے دونوں اونٹ اس کے حوالہ کر دیئے۔ قرار یہ پایا تھا کہ تین راتیں گذار کر یہ شخص غار ثور میں ان حضرات سے ملاقات کرے۔ چنانچہ تیسری رات کی صبح کو وہ دونوں اونٹ لے کر (آ گیا) اب عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور یہ راستہ بتلانے والا، ان حضرات کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے، ساحل کے راستے سے ہوتے ہوئے۔ ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے خبر دی، آپ سراقہ بن مالک بن جعشم کے بھتیجے ہیں۔ کہ ان کے والد نے انھیں خبر دی اور انھوں نے سراقہ بن مالک بن جعشم کو یہ کہتے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اگر کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر لائے تو ہر ایک کے بدلے میں اسے سو اونٹ دیئے جائیں گے میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا ایک آدمی سامنے آیا اور ہمارے قریب کھڑا ہو گیا۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا سراقہ! ساحل پر میں ابھی چند سائے دیکھ کر آرہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہی ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم) سراقہ نے کہا، میں سمجھ گیا کہ اس کا خیال صحیح ہے۔ لیکن میں نے اس سے کہا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں، میں نے فلاں فلاں کو دیکھا ہے۔

اَنِفًا اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ اُرَاهَا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهٗ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِهِمْ وَلٰكِنَّكَ رَاَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوْا بِاَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَاَمَرْتُ جَارِيَتِيْ اَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِيْ وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ رُمْحِيْ فَخَرَجْتُ بِهٖ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْاَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ فَرَسِيْ فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِيْ فَرَسِيْ فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَاَهْوَيْتُ يَدِيْ اِلٰى كِنَانَتِيْ فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْاَزْلَامَ . . . فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا اَضُرُّهُمْ اَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ وَعَصَيْتُ الْاَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِيْ حَتّٰى اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِيْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِيْ اَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْاَمَانِ فَوَقَفُوْا فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ حَتّٰى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ حِيْنَ لَقِيْتُ مَا لَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَيَظْهَرُ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا فِيْكَ الدِّيَةَ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَارَ مَا يُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَاٰنِيْ وَلَمْ يَسْاَلَانِيْ اِلَّا اَنْ قَالَ اَخْفِ عَنَّا فَسَاَلْتُهٗ اَنْ يَكْتُبَ لِيْ كِتَابَ اَمْنٍ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِيْ رُقْعَةٍ

ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی دیر اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا اور اپنی باندی سے کہا کہ میرے گھوڑے کو لے کر ٹیلے کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار کرے، اس کے بعد میں نے اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکل آیا میں نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچتا چلا گیا اور اوپر کے حصے کو چھپائے ہوئے تھا[5]، میں گھوڑے کے پاس آکر اس پر سوار ہوا اور صبا رفتاری کے ساتھ اسے لے چلا، جتنی سرعت کے ساتھ بھی میرے لیے ممکن تھا آخر الامر میں نے ان حضرات کو پا ہی لیا، اسی وقت گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مجھے زمین پر گرا دیا۔ لیکن میں کھڑا ہو گیا اور اپنا دایاں ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی کہ آیا میں انھیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں، فال (اب بھی) وہ نکلی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا (یعنی میں انھیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکوں گا) لیکن میں دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کے فال کی پرواہ نہیں کی، پھر میرا گھوڑا مجھے انتہائی تیزی کے ساتھ دوڑائے لیے جا رہا تھا۔ آخر جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سنی، آنحضورؐ میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار مڑ کر دیکھتے تھے تو میرے گھوڑے کے آگے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے، جب وہ ٹخنوں تک دھنس گیا تو میں اس کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھنے کے لیے ڈانٹا، میں نے اُسے اٹھانے کی کوشش کی، لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا، بڑی مشکل سے جب اُس نے پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اُس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان کی طرف چڑھنے لگا، پھر میں نے تیروں سے فال نکالی، لیکن اس مرتبہ بھی وہی فال آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس وقت میں نے ان حضرات کو امان دینے کے لیے پکارا۔ میری آواز پر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان تک بُرے ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا اُسی سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت غالب آکر رہے گی، اس لیے میں نے آنحضورؐ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے لیے سو اونٹوں کے انعام کا اعلان کیا ہے

[5] یہ سب کارروائی اس لیے کی جا رہی تھی تاکہ کسی کو شبہ نہ ہو جائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و اُمی کا پیچھا کیا جا رہا ہے اور یہ کہ آنحضورؐ واقعی ساحل کے راستے سے مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں، کیونکہ اگر کوئی اور جان جاتا اور ساتھ ہو لیتا تو انعام کی تقسیم ہو جاتی اور پورا حصہ ان صاحب کو نہیں مل سکتا تھا دوسری روایتوں میں ہے کہ اس نے روانگی سے پہلے بھی جاہلیت کے دستور کے مطابق فال نکالی تھی، اور ہر مرتبہ کی فال کا نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ اس ارادہ کو ترک کر دینا چاہیئے۔

مِنْ اَدِيْمٍ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِيْ رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تُجَّارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهُ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِاَمْرٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعٍ الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّيْ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى اَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهٖ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَاُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَسَارَ يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ

پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن آنحضورؐ نے اُسے قبول نہیں کیا۔ مجھ سے کسی اور چیز کا مطالبہ بھی نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق رازداری سے کام لینا لیکن میں نے عرض کی کہ آپ میرے لیے ایک امن کی تحریر لکھ دیجئے۔ آنحضورؐ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انھوں نے چمڑے کے ایک رقعہ پہ تحریر امن لکھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، ابن شہاب نے بیان کیا اور انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آرہے تھے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سفید پوشاک پیش کی۔ ادھر مدینہ میں بھی مسلمانوں کو آنحضورؐ کی مکہ سے ہجرت کی اطلاع ہو گئی تھی اور یہ حضرات روزانہ صبح کو مقام حرہ تک آتے تھے اور آنحضورؐ کا انتظار کرتے رہتے، لیکن دوپہر کی گرمی کی وجہ سے (دوپہر کو) انھیں واپس ہو جانا پڑتا تھا۔ ایک دن جب بہت طویل انتظار کے بعد سب حضرات واپس آگئے اور اپنے گھر پہنچ گئے تو ایک یہودی نے اپنے ایک قلعہ سے غور سے جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ نظر آئے، اس وقت آپ سفید کپڑا زیب تن کیے ہوئے تھے اور بہت دور تھے۔ یہودی بے اختیار چلا اٹھا کہ اے معشر عرب! تمہارے بزرگ آگئے جن کا تمھیں انتظار تھا۔ مسلمان ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور حضور اکرمؐ کا مقام حرّہ پہ پہنچنے سے پہلے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار کیا اور بنی عمرو بن عوف میں قیام کیا۔ یہ ربیع الاوّل کا مہینہ تھا اور پیر کا دن۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے۔ انصار کے جن افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سلام کر رہے تھے لیکن جب حضور اکرمؐ پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا، اس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا۔ حضور اکرمؐ نے بنی عمرو بن عوف میں تقریباً دس دن تک قیام کیا اور وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر قائم ہے (قرآن کے بیان کے مطابق)، وہ اسی زمانہ میں تعمیر ہوئی اور حضور اکرمؐ نے اس میں نماز پڑھی۔ پھر آنحضورؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آخر آنحضورؐ کی سواری مدینہ منورہ میں اس مقام پر آکر

رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَ سَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي حِجْرِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهٗ مَسْجِدًا فَقَالَا بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْبَلَهٗ مِنْهُمَا هِبَةً حَتّٰى ابْتَاعَهٗ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِيْ بُنْيَانِهٖ وَيَقُوْلُ وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ ۔ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرْ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَةْ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُسَمَّ لِيْ ۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْاَحَادِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرِ هٰذَا الْبَيْتِ ۔

بیٹھ گئی، جہاں اب مسجد نبوی ہے اس مقام پر چند مسلمان ان دنوں نماز ادا کیا کرتے تھے یہ جگہ سہیل اور سہل (رضی اللہ عنہما) دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی اور کھجور کا یہاں کھلیان لگتا تھا۔ یہ دونوں بچے سعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی پرورش میں تھے جب اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ یہی قیام کی جگہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے دونوں یتیم بچوں کو بلایا اور ان سے اس جگہ کا معاملہ کرنا چاہا، تاکہ وہاں مسجد تعمیر کی جا سکے، دونوں بچوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ہم یہ جگہ آپ کو ہبہ کریں گے لیکن آنحضورؐ نے ہبہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ زمین قیمتاً ادا کر کے لی اور وہیں مسجد تعمیر کی۔ اس کی تعمیر کے وقت خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ساتھ اینٹوں کے ڈھونے میں شریک تھے، اینٹ ڈھوتے وقت آنحضورؐ یہ فرماتے جاتے تھے کہ "یہ بوجھ خیبر[1] کے بوجھ نہیں ہیں،، بلکہ اس کا اجر و ثواب اللہ کے یہاں باقی رہنے والا ہے اور اس میں بہت زیادہ طہارت اور پاکی ہے" اور آنحضورؐ فرماتے تھے، اے اللہ! اجر تو بس آخرت ہی کا اجر ہے۔ پس آپ انصار اور مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرمائیے" اس طرح آپؐ نے ایک مسلمان شاعر کے شعر کو استعمال کیا جن کا نام مجھے معلوم نہیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ احادیث سے ہمیں یہ اب تک معلوم نہیں کہ آنحضورؐ نے اس شعر کے سوا کسی بھی شاعر کے پورے شعر کو کسی موقعہ پر استعمال کیا ہو۔

۱۰۸۸ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ وَفَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ اَرَادَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا اَجِدُ شَيْئًا اَرْبِطُهٗ اِلَّا نِطَاقِيْ قَالَ فَشُقِّيْهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيْتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ ۔

۱۰۸۸ـ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد اور فاطمہ نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے آپ حضرات کے لیے ناشتہ تیار کیا میں نے اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ میرے پٹکے کے سوا اور کوئی چیز اس وقت میرے پاس ایسی نہیں جس سے میں اس ناشتہ کو باندھ دوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اس کے دو ٹکڑے کر لو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وقت میرا نام ذات النطاقین (دو پٹکوں والی) پڑ گیا۔

۱۰۸۹ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

۱۰۸۹ـ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی،

[1] خیبر مدینہ میں اپنی کھجور وغیرہ کی پیداوار کے لیے مشہور تھا۔ اسی طرف اشارہ ہے کہ وہاں کے باغات کے مالک جو پھل اور اناج وہاں سے اٹھا اٹھا کر لاتے ہیں اور اپنے تئیں خوش ہوتے ہیں یہ بوجھ اس سے کہیں زیادہ بہتر اور پاک ہے کہ اس کی قیمت اور اس کا بدلہ اللہ دے گا جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكَ فَدَعَا لَهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَاَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ۔

ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا، انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا۔ حضور اکرمؐ نے اس کے لیے بد دعا کی تو اس کے گھوڑے (کا پاؤں) زمین میں دھنس گیا۔ اس نے عرض کی کہ میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے (کہ اس مصیبت سے نجات دے) میں آپ کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرونگا آنحضورؐ نے اس کے لیے دعا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ پیاس محسوس ہوئی۔ اتنے میں ایک چرواہا گذرا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں (ریوڑ کی ایک بکری کا) تھوڑا سا دودھ دوہا اور وہ دودھ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں لاکر پیش کیا جسے آپؐ نے نوش فرمایا اور مجھے دلی مسرت حاصل ہوئی۔

۱۰۹۰ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِي الْاِسْلَامِ تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى۔

۱۰۹۰۔ مجھ سے زکریا بن یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہ نے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے پیٹ میں تھے، انھیں دنوں جب حمل کی مدت بھی پوری ہو چکی تھی، میں مدینہ کے لیے روانہ ہوئی، یہاں پہنچ کر میں نے قبا میں قیام کیا اور یہیں عبداللہ (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے پھر میں انھیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ کی گود میں رکھدیا۔ آنحضورؐ نے ایک کھجور طلب فرمائی اور اسے چبا کر آپ نے عبداللہ کے منہ میں اسے رکھ دیا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور اکرمؐ کا مبارک تھوک تھا اس کے بعد آنحضورؐ نے ان کے لیے دعا کی اور اللہ سے ان کے لیے برکت طلب کی۔ عبداللہ سب سے پہلے مولود ہیں جن کی ولادت ہجرت کے بعد ہوئی۔ اس روایت کی متابعت خالد بن مخلد نے کی، ان سے علی بن مسہر نے بیان کیا، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کے لیے نکلیں تو حاملہ تھیں۔

۱۰۹۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُّلِدَ فِي الْاِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَاَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيْقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سب سے پہلے مولود جن کی ولادت اسلام (ہجرت کے بعد) ہوئی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہیں انھیں لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آنحضورؐ نے ایک کھجور لے کر اسے چبایا پھر ان کے منہ میں اسے ڈال دیا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ حضور اکرمؐ کا مبارک تھوک تھا۔

١٠٩٢ - حدثنا محمد حدثنا عبد الصمد حدثنا ابي حدثنا عبد العزيز بن صهيب حدثنا انس بن مالك رضي الله عنه قال اقبل نبي الله صلى الله عليه وسلم الى المدينة وهو مردف ابا بكر وابو بكر شيخ يعرف ونبي الله صلى الله عليه وسلم شاب لا يعرف قال فَيَلْقَى الرجل ابا بكر فيقول يا ابا بكر من هذا الرجل الذي بين يديك فيقول هذا الرجل يهديني السبيل قال فيحسب الحاسب انه انما يعني الطريق وانما يعني سبيل الخير فالتفت ابو بكر فاذا هو بفارس قد لحقهم فَقَالَ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ هذا فارس قد لحق بنا فالتفت نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال اللهم اِصْرَعْهُ فصرعه الفرس ثم قامت تُحَمْحِمُ فقال يا نبي الله مرني بما شئت قال فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ اَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قَالَ فَكَانَ اول النهار جاهدا على نبي الله صلى الله عليه وسلم وكان أخر النهار مَسْلَحَةً له فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الله عليه وسلم جانب الحَرَّةِ ثُمَّ بعث الى الانصار فجاءوا الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليهما وقالوا اركبا آمنين مُطَاعَيْنِ فركب نبي الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وحفوا دونهما بالسلاح فقيل في المدينة جاء نبي الله جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم فاشرفوا

۱۰۹۲ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے (ہجرت کر کے) تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، ابوبکر[1] عمر رسیدہ معلوم ہوتے تھے۔ اور آپ کو لوگ عام طور سے پہچانتے تھے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی نوجوان معلوم ہوتے تھے اور آپ کو لوگ عام طور پر پہچانتے بھی نہ تھے۔ بیان کیا کہ اگر راستے میں کوئی شخص ملتا اور پوچھتا کہ اے ابوبکر رض! یہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ تو آپ جواب دیتے کہ آپ مجھے راستہ بتلاتے ہیں۔ ابوبکر رض کی مراد خیر اور بھلائی کے راستے سے ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ ابوبکر رض مڑے تو ایک سوار نظر آیا جو ان کے قریب بس پہنچنے ہی والا تھا۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ سوار آ گیا اور اب ہمارے قریب پہنچنے ہی والا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے مڑ کر دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرا دے، چنانچہ گھوڑا اسے کر زمین پر گر گیا، پھر جب وہ ہنہناتا ہوا اٹھا تو سوار (سراقہ) نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور دیکھو کسی کو ہماری طرف نہ آنے دینا بیان کیا کہ وہی شخص جو صبح آپ کے خلاف کوشش کر رہا تھا۔ شام جب ہوئی تو آپ کا حامی تھا اس کے بعد حضور اکرم حرہ کے قریب اترے اور انصار کے پاس آدمی بھیجا۔ حضرات انصار رضوان اللہ علیہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں حضرات کو سلام کیا اور عرض کی، آپ حضرات سوار ہو جائیں، آپ کی حفاظت اور اطاعت و فرمانبرداری کی جائے گی چنانچہ آنحضور اور ابوبکر رض سوار ہو گئے اور ہتھیار بند حضرات انصار نے آپ دونوں کو اپنے حلقے میں لے لیا، اتنے میں مدینہ میں بھی سب کو معلوم ہو گیا کہ آں حضور تشریف لا چکے ہیں، سب لوگ آپ کو دیکھنے کے لیے بلندی پر چڑھ گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کے نبی آ گئے، اللہ کے نبی آ گئے۔ آنحضور مدینہ کی طرف چلتے رہے اور مدینہ

[1] حضور اکرم ابوبکر رض سے دو سال کئی مہینے عمر میں بڑے تھے، لیکن اس وقت تک آپ کے بال سیاہ تھے، اس لیے معلوم ہوتا تھا کہ آپ نوجوان ہیں، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی داڑھی کے بال کافی سفید ہو چکے تھے۔ راوی نے اسی کی تعبیر کی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ چونکہ تاجر تھے اور اکثر اطراف عرب کا سفر کرتے رہتے تھے، اس لیے لوگ آپ کو جانتے پہچانتے تھے۔

يَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جاءَ نبي الله
فاقبل يسير حتى نَزَلَ جَانِبَ دار ابي ايوب فانه
ليحدث اهلهٗ اذ سمع به عبد الله ابن سلام
وهو في نخل لاهله يخترف لَهُمْ فعجل ان
يضع الذي يخترف لهم فيها فجاء وهي معهٗ
فسمع من نبي الله صلى الله عليه وسلم ثُمَّ رجع
الى اهله فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم اَيُّ
بيوت اهلنا اقرب فقال ابو ايوب أنا يا نبي الله هٰذه
داري وهذا بابي قال فانطلق فهيّئ لنا مقيلا قال
على بركة الله. فلمّا جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم
جاء عبد الله بن سلامٍ فقال اشهد انك رسول
الله وانك رسول الله وانك جئت بحق وقد
علمت يَهُوْدُ اني سيدهم وابن سيدهم واعلمهم
وابن اعلمهم فادعهم فاسالهم عني قبل ان يعلموا
اني قد اسلمت فانهم ان يعلموا اني قد اسلمت
قالوا فيّ ما ليس فيّ فارسل نبي الله صلى الله عليه وسلم
فاقبلوا فدخلوا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رسول الله صلى الله
عليه وسلم يَامَعْشَرَ الْيَهُوْدِ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
حَقًّا وَاَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَاَسْلِمُوْا قَالُوْا مَا نَعْلَمُهٗ
قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قالها ثلاث مرار
قَالَ فَاَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قالوا
ذاك سيدنا وابن سيدنا واعلمنا وابن اعلمنا قَالَ
اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ حَاشَى مَا كَانَ
ليسلم قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ
انْ اَسْلَمَ قَالوا حاشى الله ما كان
ليسلم قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ
قالوا حاشى للّٰهِ مَا كان ليسلم قال
اَفَرَاَيْتُمْ ان اسلم قالوا حاشى الله

پہنچ کر ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب سواری سے اتر گئے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (یہود کے عالم) نے اپنے گھر والوں سے آنحضورؐ کا تذکرہ سنا، وہ اس وقت اپنے ایک کھجور کے باغ میں تھے۔ اور کھجور جمع کر رہے تھے۔ انہوں نے (سنتے ہی) بڑی عجلت کے ساتھ جو کچھ کھجور جمع کر چکے تھے۔ اسے رکھ دینا چاہا۔ لیکن جب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جمع شدہ کھجور ان کے ساتھ ہی تھی۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور اپنے گھر واپس چلے آئے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہمارے (ننہالی) اقارب میں کس کا گھر یہاں سے زیادہ قریب ہے؟ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرا اے اللہ کے نبیؐ! یہ میرا گھر ہے اور یہ اس کا دروازہ ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا پھر چلیے۔ ہمارے لئے قیلولہ کی کوئی جگہ منتخب کر دیجیے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ پھر آپ دونوں تشریف لے چلیے۔ اللہ کی برکت کے ساتھ۔ آنحضورؐ ابھی ان کے گھر میں داخل ہوئے تھے۔ کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ اور یہ یہودی میرے متعلق اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میں ان کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں۔ اور ان میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ان کے سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہوں۔ اس لئے آپ اس سے پہلے کہ میرے اسلام کے متعلق انہیں کچھ معلوم ہو۔ بلائیے اور ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیے۔ کیونکہ انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ میں اسلام لا چکا ہوں۔ تو میرے متعلق خلاف واقعہ باتیں کہنی شروع کر دیں گے۔ چنانچہ آنحضورؐ نے انہیں بلا بھیجا اور جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا۔ اے معشر یہود! افسوس تم پر اللہ سے ڈرو۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تم لوگ خوب جانتے ہو۔ کہ میں اللہ کا رسول برحق ہوں اور یہ بھی کہ میں تمہارے پاس حق لے کر آیا ہوں۔ پھر اب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ معلوم تو نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اور انہوں نے آنحضورؐ سے اس طرح تین مرتبہ کہا۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ اچھا عبداللہ بن سلام تم میں کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے۔ ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے (تورات اور شریعت موسوی کے) اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے بیٹے! حضورؐ

ما كان ليسلم قال يا ابن سلام أخرج عليهم فخرج فقال يا معشر اليهود اتقوا الله فوالله الذي لا إله إلا هو إنكم لتعلمون أنه رسول الله وأنه جاء بحق فقالوا كذبت فأخرجهم رسول الله صلى الله عليه وسلم.

اکرمؐ نے فرمایا، اگر وہ اسلام لائیں پھر تمہارا کیا خیال ہوگا۔ کہنے لگے۔ اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام کیوں لانے لگے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ ابن سلام! اب ان کی سامنے آجاؤ۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آگئے۔ (تو قریب کے اس کمرے سے جس میں آپ اس لئے بیٹھے تھے تاکہ یہود آپ کو دیکھ نہ سکیں) اور کہا اے معشر یہود! خدا سے ڈرو۔ اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں تمہیں خوب معلوم ہے۔ کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ یہودیوں نے کہا تم جھوٹے ہو پھر آنحضورؐ نے ان سے باہر چلے جانے کیلئے فرمایا۔

۱۰۹۳۔ حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام عن ابن جريج قال أخبرني عبيد الله بن عمر عن نافع يعني عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال كان فرض للمهاجرين الأولين أربعة آلاف في أربعة وفرض لابن عمر ثلاثة آلاف وخمسمائة فقيل له هو من المهاجرين فلم نقصته من أربعة آلاف فقال إنما هاجر به أبواه يقول ليس هو كمن هاجر بنفسه.

۱۰۹۳۔ ہم سے ابراہیم بن موسٰے نے حدیث بیان کی انہیں ہشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عمر نے خبر دی، انہیں نافع نے یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور ان سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آپ نے تمام مہاجرین اولین کا وظیفہ (اپنے عہد خلافت میں) چار چار ہزار مقرر کر دیا تھا۔ لیکن ابن رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار تھا اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ ابن عمر بھی مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ انہیں چار ہزار سے کم کیوں دیتے ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں ان کے والدین ہجرت کر کے لائے تھے۔ اس لئے وہ ان حضرات مہاجرین کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے خود ہجرت کی تھی۔

۱۰۹۴۔ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن خباب قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۱۰۹۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی۔ انہیں سفیان نے خبر دی انہیں اعمش نے، انہیں ابو وائل نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

۱۰۹۵۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن الأعمش قال سمعت شقيق بن سلمة قال حدثنا خباب قال هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نبتغي وجه الله ووجب أجرنا على الله فمنا من مضى لم يأكل من أجره شيئا منهم مصعب بن عمير قتل يوم أحد فلم نجد شيئا نكفنه فيه إلا نمرة كنا إذا غطينا بها رأسه خرجت رجلاه فإذا غطينا رجليه خرج رأسه فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نغطي رأسه

۱۰۹۵۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحیی نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے بیان کیا۔ انہوں نے شقیق بن سلمہ سے سنا۔ کہا کہ ہم سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ تو ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر بھی ضرور دے گا۔ پس ہم میں سے بعض تو پہلے ہی اس دنیا سے اٹھ گئے۔ اور یہاں اپنا کوئی اجر انہوں نے نہیں پایا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ احد کی لڑائی میں آپ نے شہادت پائی تھی۔ اور ان کے کفن کیلئے ہمارے پاس ایک کمبل کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ اور وہ بھی ایسا کہ اگر اس سے ہم ان کا سر چھپاتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے۔ اور اگر پاؤں چھپاتے تو سر کھلا رہ جاتا۔ چنانچہ آنحضورؐ نے حکم دیا کہ آپ کا سر چھپا دیا جائے اور پاؤں کو اذخر گھاس سے چھپا دیا جائے اور ہم میں بعض وہ ہیں جنہوں

بِهَا وَنَجْعَلُ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا ۞

۱۰۹۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ فَقَالَ أَبِي لٰكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي ۞

۱۰۹۷ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ

نے اپنے اس عمل کا پھل اس دنیا میں رہتی، پا یا اور اب وہ اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۰۹۶۔ ہم سے یحیی بن بشیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے روح نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے حدیث بیان کی۔ ان سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا۔ کہ مجھ سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری نے حدیث بیان کی۔ آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کیا آپ کو معلوم ہے میرے والد نے آپ کے والد کو کیا جواب دیا تھا! انہوں نے کہا کہ نہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کہا تھا۔ اے ابو موسیٰ! کیا تم اس پر راضی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا اسلام، آپ کے ساتھ ہماری ہجرت، آپ کے ساتھ ہمارا جہاد، اور ہمارا تمام عمل جو ہم نے آپ کی زندگی میں کیا تھا۔ ان کے بدلے میں ہم اپنے ان اعمال سے نجات پا جائیں۔ جو ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں۔ بس برابری پر معاملہ ختم ہو جائے اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا خدا کی قسم، میں اس پر راضی نہیں ہوں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جہاد کیا۔ نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سے اعمال خیر کئے اور ہمارے ہاتھ پر ایک مخلوق نے اسلام قبول کیا۔ ہم تو اس کے اجر کی بھی توقع رکھتے ہیں۔ اس پر میرے والد نے کہا، لیکن جہاں تک میرا سوال ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت و قدرت میں عمر کی جان ہے۔ میری تو یہ خواہش ہے کہ حضور اکرمؐ کی زندگی میں کیا ہوا ہمارا عمل محفوظ رہا ہے۔ اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کئے ہیں۔ ان سب سے اس کے بدلہ میں ہم نجات پا جائیں اور برابر پر ہمارا معاملہ ختم ہو جائے۔ اس پر میں نے کہا، خدا گواہ ہے۔ آپ کے والد میرے والد سے بہتر تھے

۱۰۹۷۔ مجھ سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی۔ یا ان کے واسطہ سے یہ روایت مجھ تک پہنچی۔ کہ ان سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے ان سے ابو عثمان نے بیان کیا۔ اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب آپ سے کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی۔ تو آپ غصے ہو جایا کرتے تھے آپ نے بیان کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ قیلولہ کر رہے تھے۔ اس لئے ہم گھر واپس آئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے آنحضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ اور فرمایا کہ جا کر دیکھو آؤ۔ آنحضورؐ ابھی بیدار ہوئے یا نہیں۔ چنانچہ میں آیا آنحضورؐ بیدار ہو چکے تھے اس لئے اندر چلا گیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر میں عمر رضی اللہ عنہ

فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ.

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ

کے پاس آیا اور آپ کو حضور اکرمؐ کے بیدار ہونے کی اطلاع دی۔ اس کے بعد ہم بڑی تیزی کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں تقریباً دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اندر گئے۔ اور آنحضورؐ سے بیعت لی۔ اور میں نے بھی (دوبارہ) بیعت کی۔

۱۰۹۸۔ ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا۔ کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی۔ آپ بیان کرتے تھے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب رضی اللہ عنہ (براء رضی اللہ عنہ کے والد) سے ایک کجاوہ خریدا۔ اور میں آپ کے ساتھ اسے اٹھا کر پہنچانے لایا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ سے عازب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان فرمایا۔ کہ چونکہ ہماری نگرانی ہو رہی تھی۔ اس لئے ہم (غار سے) رات کے وقت باہر آئے۔ اور پوری رات اور دن بہت تیزی کے ساتھ چلتے رہے۔ جب دوپہر کا وقت ہوا تو ہمیں ایک چٹان دکھائی دی۔ ہم اس کے قریب پہنچے۔ تو اس کا تھوڑا سا سایہ بھی موجود تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پوستین بچھا دی۔ جو میرے ساتھ تھی۔ آنحضورؐ اس پر لیٹ گئے اور میں قرب و جوار کی دیکھ بھال کرنے لگا اتفاق سے ایک چرواہا نظر پڑا جو اپنی بکریوں کے مختصر سے ریوڑ کے ساتھ اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ اس کا بھی مقصد اس چٹان سے وہی تھا۔ جس کیلئے ہم یہاں آئے تھے۔ (یعنی سایہ حاصل کرنا) میں نے اس سے پوچھا۔ لڑکے! تمہارا تعلق کس سے ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں سے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کیا تمہاری بکریوں سے کچھ دودھ حاصل ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کیا تمہیں مالک کی طرف سے اس کے دودھ کو مسافروں کو دینے کی اجازت ہے؟ اس نے اس کا بھی جواب اثبات میں دیا۔ پھر وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری لایا تو میں نے اس سے

حاشیہ ۱ے) کیونکہ اس سے جزوی طور پر آپ کی اور آپ کے والد عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے اگر کوئی اس طرح کی کوئی بات کہتا تو آپ غصے ہو جایا کرتے۔

حاشیہ ۲ے) یعنی حقیقت صرف اتنی ہے۔ کہ میں نے آنحضورؐ سے بیعت ہجرت کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے کر لی تھی۔ اور اس کی صورت یہ پیش آئی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے کہ ہجرت تو اپنے والدین کے ساتھ ہی کی تھی۔

رَوِّ أُتُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِيْ إِثْرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ ۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ عَبْلَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرُ أَبِيْ بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُوْ بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتّٰى قَنَا لَوْنُهَا ۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُوْ بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِيْ قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيْدَةَ رَثٰى كُفَّارَ قُرَيْشٍ ؎

کہا کر پہلے اس کا تھن جھاڑ لو۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر اس نے کچھ دودھ دوہا، میرے ساتھ پانی کا ایک برتن تھا۔ اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ یہ پانی میں نے حضور اکرم کے لئے ساتھ لے رکھا تھا۔ وہ پانی میں نے دودھ کے برتن) پر بہایا اور جب دودھ کے نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ تو میں اسے آنحضورؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور عرض کی، نوش فرمایئے۔ یا رسول اللہ! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔ جس سے مجھے انتہائی مسرت وخوشی حاصل ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے پھر کوچ شروع کیا۔ اور گماشتے ہماری تلاش میں تھے۔ براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تو آپؓ کی صاحبزادی عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار آ رہا تھا۔ میں نے ان کے والد کو دیکھا کہ آپ نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔ اور دریافت فرمایا بیٹی طبیعت کیسی ہے؟

۱۰۹۹۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن حمیر نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبہ بن وساج نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی آپ کے اصحاب میں ایسا نہیں تھا۔ جس کے بال سفید ہو رہے ہوں۔ اس لئے آپ نے مہندی اور کتم کا خضاب استعمال کیا اور دحیم نے بیان کیا۔ ان سے ولید نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوعبید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقبہ بن وساج نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ اس لئے انہوں نے مہندی اور کتم کا خضاب استعمال کیا جس سے آپ کے بالوں کا رنگ سرخ ہو گیا۔

۱۱۰۰۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو کلب کی ایک عورت ام بکر نامی سے شادی کر لی تھی۔ پھر جب آپ نے ہجرت کی۔ تو اسے طلاق دے آئے۔ اس عورت سے پھر اس کے چچا زاد بھائی نے شادی کر لی تھی۔ یہ شخص شاعر تھا۔ اور اسی نے یہ مشہور مرثیہ کفار قریش کے بارے میں کہا ہے۔ (بدر کی جنگ میں ان کی شکست اور قتل کئے جانے پر) "مقام بدر کے کنوؤں کو میں کیا کہوں

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

١١٠١۔ **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا.

١١٠٢۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

بَابُ ٣٦٠. مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ.

کہ انہوں نے ہمیں درخت شیز کے بڑے بڑے پیالوں سے محروم کر دیا جو کبھی اونٹ کے کوہان کے گوشت سے مزین ہوا کرتے تھے۔ میں بدر کے کنوؤں کو کیا کہوں! کہ انہوں نے ہمیں گانے والی باندیوں اور معزز بادہ نوشوں سے محروم کر دیا۔

ام بکر مجھے سلامتی کی دعائیں دیتی رہی۔ لیکن میری قوم کی بربادی کے بعد میری سلامتی کا کیا سوال باقی رہ جاتا ہے یہ رسول ہمیں دوبارہ زندگی کا یقین دلاتا ہے۔ بھلا بتاؤ تو سہی "الو" بن جانے کے بعد پھر زندگی کس طرح ممکن ہے؟"

١١٠١۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہمام نے حدیث بیان کی۔ ان سے ثابت نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے جو سر اٹھایا تو قوم کے چند افراد کے قدم (باہر) نظر آئے میں نے کہا اے اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کسی نے بھی نیچے جھک کر دیکھ لیا۔ تو وہ ہمیں ضرور دیکھ لے گا۔ حضور اکرم نے فرمایا ابوبکر! خاموش رہو ہم ایسے دو ہیں جن کا تیسرا اللہ ہے۔

١١٠٢۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ اور محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطا بن یزید لیثی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھا آنحضور نے فرمایا، افسوس، ہجرت تو بہت بڑی چیز ہے۔ تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں ہیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ تم اس کا زکات بھی ادا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی ادا کرتا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اونٹنیوں کا دودھ دوسرے محتاجوں کو بھی دودھ پینے کیلئے دے دیا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ ایسا بھی کرتا ہوں آپ نے دریافت فرمایا۔ انہیں گھاٹ پر لے جا کر (محتاجوں کے لیے) دوہتے ہو انہوں نے عرض کی کہ ایسا بھی کرتا ہوں۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ پھر تم سات سمندر پار عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا کوئی عمل بھی ضائع جانے نہیں دے گا۔

٣٦٠۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی مدینہ میں آمد۔

۱۱۰۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَدِمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

۱۱۰۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَّسَعْدٌ وَّعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَعَلَ الْاِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ ۔

۱۱۰۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا اَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُّصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ
وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

وَكَانَ بِلَالٌ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهٗ وَيَقُوْلُ ؎

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلٌ

۱۱۰۳ ۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ ہمیں ابواسحاق نے خبر دی۔ انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہجرت کر کے) ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے، پھر عمار بن یاسر اور بلال رضی اللہ عنہما آئے۔

۱۱۰۴ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابواسحاق نے بیان کیا۔ اور انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہمارے یہاں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے۔ یہ دونوں حضرات (مدینہ کے) مسلمانوں کو قرآن پڑھنا سکھاتے تھے۔ اس کے بعد بلال، سعد اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرمؐ کے بیس صحابہؓ کو ساتھ لے کر آئے۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مدینہ کے لوگوں کو جتنی خوشی اور مسرت حضور اکرمؐ کی تشریف آوری سے ہوئی۔ میں نے کبھی انہیں کسی بات پر اس قدر مسرور اور خوش نہیں دیکھا۔ لڑکیاں بھی (خوشی میں) کہنے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ حضور اکرمؐ جب تشریف لائے تو اس سے پہلے میں مفصل کی دوسری چند سورتوں کے ساتھ سبح اسم ربک الاعلیٰ بھی سیکھ چکا تھا۔ (ان مہاجرین سے جو پہلے ہی قرآن سکھانے کیلئے مدینہ آگئے تھے۔)

۱۱۰۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ انہیں مالک نے خبر دی۔ انہیں ہشام بن عروہ نے۔ انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار چڑھ آیا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کی۔ والد صاحب آپ کی طبیعت کیسی ہے! انہوں نے بیان کیا! آپ کی طبیعت کیسی ہے! حضرت بلال آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار چڑھتے تو یہ شعر پڑھنے لگے۔ (ترجمہ) ہر شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ صبح کرتا ہے۔ اور موت تو جیل کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ کے بخار میں جب کچھ تخفیف ہوتی تو زور زور سے روتے اور یہ شعر پڑھتے "کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا۔ کہ میں ایک رات بھی وادی مکہ میں گزار سکوں گا۔ جب کہ میرے اردگرد (خوشبودار گھاس) اذخر اور جلیل ہوں گی۔ اور کیا ایک دن بھی مجھے ایسا مل سکے گا۔ جب میں مقام مجنہ کے پانی پر جاؤں گا۔ اور کیا شامہ اور طفیل کی پہاڑیاں ایک نظر دیکھ سکوں گا" عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ پھر میں حضور اکرمؐ کی خدمت حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ

١١٠٦. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ.

١١٠٧. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ.

اطلاع دی تو آپ نے دعا دی۔ اے اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دل میں اتنی پیدا کر دیجئے جتنی مکہ کی تھی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ، یہاں کی آب وہوا کو صحت بخش بنا دیجئے۔ ہمارے لئے یہاں کے صاع اور مد (اناج ناپنے کے پیمانے) میں برکت عنائت فرمایئے اور یہاں کے بخار کو مقام جحفہ میں کر دیجئے۔

۱۱۰۶۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی۔ انہیں معمر نے خبر دی۔ انہیں زہری نے، ان سے عروہ نے حدیث بیان کی انہیں عبیداللہ بن عدی نے خبر دی۔ کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ح۔ اور بشر بن شعیب نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی۔ اور انہیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی۔ کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد فرمایا، امابعد! کوئی شک وشبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں بھی ان لوگوں میں تھا۔ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر (ابتداء ہی میں) لبیک کہا تھا۔ اور ان تمام چیزوں پر ایمان لائے تھے جنہیں لے کر آنحضورؐ سے میں نے بیعت کی۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے آپ کی نہ کبھی نافرمانی کی اور نہ کبھی لاگ لپیٹ سے کام لیا۔ یہاں تک کہ آپؐ کا وصال ہو گیا۔ اس روایت کی متابعت اسحاق کلبی نے کی۔ ان سے زہری نے حدیث بیان کی، اسی طرح۔

۱۱۰۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مجھے یونس نے خبر دی۔ ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ کہ عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے اپنے خیمے کی طرف واپس آرہے تھے۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج کا واقعہ ہے۔ تو ان کی مجھ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ (عمر رضی اللہ عنہ حاجیوں کو خطاب کرنے والے تھے۔ اس لئے) میں نے عرض کی اے امیر المومنین، موسم حج میں ہر طرح کے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ اپنا ارادہ ملتوی کر دیں۔ اور مدینہ پہنچ کر خطاب فرمائیں) کیونکہ وہ دار الہجرۃ اور دار السنۃ ہے۔ اور وہاں اہل فقہ، معزز اور صاحب رائے اصحاب رہتے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (تم ٹھیک کہتے ہو) مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلی فرصت میں لوگوں کو خطاب کروں گا۔

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ؟ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللّٰهِ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللّٰهِ وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ ۔

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

۱۱۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابن شہاب نے خبر دی۔ انہیں خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ (ان کی والدہ) ام اعلاء رضی اللہ عنہا۔ ایک انصاری خاتون جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ نے انہیں خبر دی کہ جب انصار نے مہاجرین کی میزبانی کیلئے قرعہ اندازی کی۔ تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ان کے گھرانے کے حصے میں آئے تھے۔ ام علاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں بیمار پڑ گئے۔ میں نے ان کی پوری طرح تیمارداری کی۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا تھا۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ تو میں نے کہا ابو سائب (عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت) تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ میری تمہارے متعلق گواہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں انعام واکرام سے نوازا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں انعام واکرام سے نوازا ہے؟ میں نے عرض کی مجھے علم تو اس سلسلہ میں کچھ نہیں ہے؛ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یا رسول اللہ! لیکن اور کسے اللہ تعالیٰ نوازے گا۔ آنحضورؐ نے فرمایا اس میں واقعی کوئی شک وشبہ نہیں کہ ایک یقینی امر (موت) سے وہ دوچار ہو چکے ہیں۔ خدا گواہ ہے۔ کہ میں بھی ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے خیر ہی کی توقع رکھتا ہوں۔ لیکن میں باوجودیکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ خود اپنے متعلق نہیں کہہ سکتا۔ کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ ام اعلاء رضی اللہ عنہا نے عرض کی، پھر خدا کی قسم! اس کے بعد میں اب کسی کا بھی تزکیہ نہیں کروں گا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ پر مجھے بڑا رنج ہوا۔ پھر میں سو گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے ایک بہتا ہوا چشمہ ہے۔ میں آنحضورؐ کی خدمت حاضر ہوئی۔ اور آپؐ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل تھا۔

۱۱۰۹۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ کہ بعاث کی لڑائی کو (انصار کے قبائل اوس وخزرج کے درمیان) اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تمہید کے طور پر برپا کر دیا تھا۔ چنانچہ جب آں حضورؐ مدینہ تشریف لائے تو انصار کا شیرازہ بکھر پڑا تھا۔ اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے۔ یہ گویا ان کے اسلام میں داخل ہونے کی تمہید تھی۔

۱۱۱۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے

دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ ۔

١١١١۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ هٰذَا فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تشریف رکھتے تھے۔ عید الفطر یا عید الضحیٰ کا موقع تھا۔ دو لڑکیاں یوم بعاث سے متعلق --- وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جنہیں انصار کے شعراء نے اپنے مفاخر میں کہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شیطانی گانے بجانے دو مرتبہ (آپ نے یہ جملہ دہرایا) لیکن آنحضورؐ نے فرمایا، ابوبکرؓ انہیں پڑھنے دو، ہر قوم کی عید ہوتی ہے۔ اور یہ ہماری عید ہے۔

۱۱۱۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی اور ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی۔ انہیں عبدالصمد نے خبر دی، کہا کہ میں نے اپنے والد کو حدیث بیان کرتے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالتیاح یزید بن حمید ضبعی نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو مدینہ کے بالائی علاقہ کے ایک قبیلہ میں آپؐ نے (سب سے پہلے) قیام کیا جنہیں بنی عمرو بن عوف کہا جاتا تھا بیان کیا کہ آنحضورؐ نے وہاں چودہ دن قیام کیا۔ پھر آپؐ نے قبیلہ بنی النجار کے پاس اپنا آدمی بھیجا۔ بیان کیا کہ انصار بنی النجار آپؐ کی خدمت میں تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے بیان کیا گویا اس وقت بھی وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی سواری پر آپؐ کے پیچھے سوار ہیں اور بنی النجار کے انصار آپؐ کے چاروں طرف حلقہ بنائے ہوئے ہیں۔ آخر آپ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب اتر گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابھی تک جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا وہیں آپ نماز پڑھ لیتے تھے۔ بکریوں کے ریوڑ جہاں رات کو باندھے جاتے تھے۔ وہاں بھی نماز پڑھ لی جاتی تھی۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ نے اس کے لئے قبیلہ بنی النجار کے افراد کو بلا بھیجا۔ وہ حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اے بنو النجار! اپنے اس باغ کی مجھ سے قیمت طے کر لو (جہاں مسجد بنانے کی تجویز تھی) انہوں نے عرض کی، نہیں، خدا گواہ ہے۔ ہم اس کی قیمت اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں لے سکتے انہوں نے بیان کیا کہ اس باغ میں وہ چیزیں تھیں۔ جو میں تم سے بیان کروں گا۔ اس میں مشرکین کی قبریں تھیں اس میں ویرانہ تھا۔ اور چند کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے۔ بیان کیا کہ کھجور کے تنے مسجد کے قبلہ کی طرف ایک قطار میں کھڑے کر دیئے گئے۔ (دیوار کا کام دینے کے لئے) اور اس میں دروازہ بنانے کے لئے پتھر رکھ دیئے انس رضی اللہ عنہ

ذَاکَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَاخَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

باب ۳۶۱ اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ

۱۱۱۲ - حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْاَلُ السَّائِبَ ابْنَ اُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِيْ سُكْنٰى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ

باب ۳۶۲ مَتٰى اَرَّخُوا التَّارِيْخَ

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوْا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَفَاتِهٖ مَا عَدُّوْا اِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاُوْلٰى تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ

باب ۳۶۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهٖ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

نے بیان کیا کہ صحابہؓ جب پتھر منتقل کر رہے تھے۔ تو رجز پڑھتے جاتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے۔ اور آپ فرماتے جاتے تھے۔ کہ اے اللہ! آخرت ہی کی خیر خیر ہے پس آپ انصار اور مہاجرین کی مدد فرمائیے۔

۳۶۱۔ حج کے افعال کی ادائیگی کے بعد مہاجر کا مکہ میں قیام؟

۱۱۱۲۔ مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے حاتم نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمن بن حمید زہری نے بیان کیا۔ انہوں نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز سے سنا۔ آپ نمر کندی کے بھانجے سائب بن یزید سے دریافت کر رہے تھے۔ کہ آپ نے مکہ میں (مہاجر کی)، اقامت کے سلسلے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علا بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہاجر کو (حج میں) طواف صدر کے بعد تین دن کی اجازت ہے۔

۳۶۲۔ سنہ کی ابتدا کب سے ہوئی؟

۱۱۱۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ سنہ ہجری کا، شمار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے سال سے ہوا اور نہ آپ کی وفات کے سال سے۔ بلکہ اس کا شمار مدینہ کی ہجرت سال ہوا۔

۱۱۱۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے معمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (پہلے) نماز صرف دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی۔ تو وہ فرض رکعتیں چار ہو گئیں۔ البتہ سفر کی حالت میں نماز اپنی پہلی ہی حالت پر باقی رکھی گئی۔ اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے معمر کے واسطے سے کی ہے۔

۳۶۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کہ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کی تکمیل فرما دیجئے اور جو مہاجر مکہ میں انتقال کر گئے ان کے لیے آپ کا اظہار رنج والم۔

۱۱۱۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے۔ ان سے عامر بن سعد بن مالک نے اور ان سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نے بیان کیا۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا آجَرَكَ اللَّهُ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ .

بَابُ ۴۶۴ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ .

کے موقع پر میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ اس مرض میں میرے بچنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی تھی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مرض کی شدت آپ خود ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میرے پاس مال و دولت کافی ہے۔ اور صرف میری ایک لڑکی پس ماندگان میں ہے۔ تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کا صدقہ کر دوں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی، پھر آدھے کا کر دوں؟ فرمایا کہ سعد! بس ایک تہائی کا کر دو۔ یہ بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ کر جاؤ۔ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو، اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ احمد بن یونس نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے کہ، تم اپنی اولاد کو چھوڑ کر۔ اور جو کچھ بھی (جائز طریقہ پر) خرچ کرو گے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا۔ اللہ تمہیں اس لقمہ پر بھی اجر دے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ (یعنی مکہ میں بیماری کی وجہ سے) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پیچھے نہیں رہو گے۔ بہرحال تم جو بھی عمل کرو گے۔ اور اس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی ہو تو تمہارا مرتبہ اس کی وجہ سے بلند ہوتا رہے گا۔ اور شاید تم ابھی اور زندہ رہو گے۔ تم سے بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) نفع پہنچے گا۔ اور بہتوں کو (غیر مسلموں کو) نقصان۔ اے اللہ! میرے صحابہؓ کی ہجرت کی تکمیل کر دیجئے۔ اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کیجئے۔ (کہ وہ ہجرت کو چھوڑ کر اپنے گھروں کو واپس آجائیں۔ لیکن قابل رحم تو سعد بن خولہ ہیں! آنحضورؐ ان کے لئے اظہار رنج و الم کر رہے تھے۔ کیونکہ ان کی وفات مکہ میں ہو گئی تھی۔ (حالانکہ وہ مہاجر تھے، رضی اللہ عنہ) اور احمد بن یونس اور موسیٰ نے بیان کیا اور ان سے ابراہیم نے کہ "تم اپنے ورثہ کو چھوڑو" (اپنی اولاد (ذریت) کو چھوڑو کے بجائے)

۴۶۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے درمیان بھائی چارہ کس طرح کرایا تھا؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ ہجرت کر کے آئے تو آنحضورؐ نے میرے اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے حضرت سلمان فارسی اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ۔ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ

۱۱۱۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمید نے اور ان سے رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آئے۔ تو آنحضور نے ان کا بھائی چارہ سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ کرایا تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ پیش کش کی کہ ان کے اہل و مال میں سے آدھا وہ قبول کر لیں۔ لیکن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و مال میں برکت عنائت فرمائے آپ تو مجھے بازار کا راستہ بتا دیں چنانچہ انہوں نے تجارت شروع کر دی۔ اور دو پہلے دن، انہیں کچھ پنیر اور گھی نفع میں ملا چند دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ کہ ان کے کپڑے پر (خوشبو کی) زردی کا اثر ہے۔ تو آپ نے دریافت فرمایا عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ آپ نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ آنحضور نے دریافت فرمایا کہ انہیں مہر میں تم نے کیا دیا؟ انہوں نے بتایا کہ ایک گٹھلی برابر سونا۔ آنحضور نے فرمایا اب ولیمہ کرو۔ خواہ ایک بکری ہی کا ہو۔

۱۱۱۷۔ مجھ سے حامد بن عمر نے حدیث بیان کی۔ ان سے بشر بن مفضل نے، ان سے حمید نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ آنحضور سے چند امور کے متعلق سوال کرنے کیلئے آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا۔ جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہوگی؟ اہل جنت کی ضیافت سب سے پہلے کس کھانے سے کی جائے گی؟ اور یہ کیا بات ہے کہ بچہ کبھی باپ پر جاتا ہے اور کبھی ماں پر؟ آنحضور نے فرمایا کہ جواب ابھی مجھے جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ملائکہ میں یہودیوں کے دشمن ہیں آنحضور نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت ایک آگ ہے۔ جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ جس کھانے سے سب سے پہلے اہل جنت کی ضیافت ہوگی وہ مچھلی کی کلیجی کا وہ ٹکڑا ہوگا۔ جو کلیجی کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ اور بچہ باپ کی صورت پر اس وقت جاتا ہے جب عورت کے پانی پر مرد کا پانی غالب آجائے اور جب مرد کے پانی پر عورت کا پانی غالب آجاتا ہے۔ تو بچہ ماں پر جاتا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں

اَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَاَفْضَلُنَا وَابْنُ اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

١١١٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا الْمِنْهَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِّيْ دَرَاهِمَ فِي السُّوْقِ نَسِيْئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوْقِ فَمَا عَابَهُ اَحَدٌ فَسَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهٗ ۔ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيْئَةً اِلَى الْمَوْسِمِ اَوِ الْحَجِّ ۔

کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ پھر آپ نے عرض کی، یا رسولؐ اللہ! یہودی بڑے افترا پرداز لوگ ہیں۔ اس لئے آپ اس سے پہلے کہ میرے اسلام کے بارے میں انہیں کچھ معلوم ہو۔ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیں، چنانچہ چند یہودی آئے تو آنحضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہاری قوم میں عبداللہ بن سلام کون صاحب ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے، ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل کے بیٹے۔ آنحضورؐ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اسلام لائیں؟ وہ کہنے لگے اس سے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آنحضورؐ نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا۔ اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ اس کے بعد عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر آئے۔ اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اب وہ کہنے لگے یہ تو ہم میں سب سے بدترین فرد ہے۔ اور سب سے بدترین کا بیٹا، فوراً تنقیص شروع کر دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسولؐ اللہ اسی کا مجھے ڈر تھا۔

۱۱۱۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے۔ انہوں نے ابو منہال سے سنا اور ان سے عبدالرحمٰن بن مطعم نے بیان کیا کہ میرے ایک ساجھی نے بازار میں اُدھار چند درہم فروخت کئے۔ میں نے اس سے کہا۔ سبحان اللہ! کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا سبحان اللہ، خدا گواہ ہے۔ کہ میں نے بازار میں اسے بیچا تو کسی نے بھی قابل گرفت نہیں سمجھا۔ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے تشریف لائے تو ہم اس طرح خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ خرید و فروخت کی۔ اس صورت میں اگر معاملہ دست بدست (نقد) ہو تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر اُدھار پر معاملہ کیا۔ تو پھر یہ صورت جائز نہ ہوگی۔ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی تم مل کر اس کے متعلق پوچھ لو۔ کیونکہ وہ ہم سب سے بڑے تاجر تھے۔ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے بھی یہی فرمایا۔ سفیان نے ایک مرتبہ یوں حدیث بیان کی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے یہاں مدینہ تشریف لائے تو ہم (اس طرح کی) خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ اور بیان کیا کہ اُدھار موسم تک کے لئے یا (یوں بیان کیا) کہ حج تک کیلئے۔

باب ۴۶۶ اِتْيَانَ الْيَهُوْدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ هَادُوْا صَارُوْا يَهُوْدَ۔ وَاَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا۔ هَائِدٌ تَائِبٌ ؂

۴۶۶۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپؐ کے پاس یہودیوں کے آنے کی تفصیلات (قرآن مجید میں) هَادُوْا کے معنی ہیں کہ یہود ہو گئے لیکن هُدْنَا، تبنا کے معنی میں ہے دہم نے توبہ کی، هَائِدٌ یعنی تَائِبٌ ؂

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِيَ الْيَهُوْدُ ؂

۱۱۱۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے قرہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دس یہود (کے احبار و علماء) مجھ پر ایمان لائیں۔ تو تمام یہود مسلمان ہو جائیں۔

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاِذَا اُنَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ يُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَيَصُوْمُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَاَمَرَ بِصَوْمِهِ ؂

۱۱۲۰۔ مجھ سے احمد یا محمد بن عبید اللہ غدانی نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی، انہیں ابوعمیس نے خبر دی۔ انہیں قیس بن مسلم نے۔ انہیں طارق بن شہاب نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ تو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ یہودی عاشورہ کے دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہم اس دن روزہ رکھنے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے اس دن کے روزے کا حکم دیا۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْفَرَ اللهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِصَوْمِهِ ؂

۱۱۲۱۔ ہم سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبشر نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو فرعونیوں پر فتح عنایت فرمائی تھی۔ چنانچہ ہم اس دن کی تعظیم میں روزہ رکھتے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام سے تمہاری بہ نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اور آپ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

۱۱۲۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے، ان سے زہری نے بیان کیا۔ انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ اور انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر کے بال کو پیشانی پر لٹکا دیتے تھے۔ اور مشرکین مانگ نکالتے تھے اہل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْدِلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ⁂

کتاب بھی اپنے سروں کے بال لٹکے رہنے دیتے تھے۔ جن امور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (وحی کے ذریعہ) کوئی حکم نہیں ہوتا تھا۔ آپ ان میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے۔ پھر بعد میں آنحضور بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ ⁂

۱۱۲۳۔ مجھ سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوبشر نے خبر دی۔ انہیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے آسمانی صحیفہ کے حصے بخرے کر دیئے۔ اور بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔

بَابُ ۴۶۷ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۴۶۷۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ایمان۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ ⁂

۱۱۲۴۔ مجھ سے حسن بن عمر بن شقیق نے حدیث بیان کی۔ ان سے معتمر نے حدیث بیان کی۔ کہ میرے والد نے بیان کیا ح۔ اور ہم سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ آپ تقریباً دس مالکوں کے قبضہ میں تبدیل ہوئے تھے۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ ⁂

۱۱۲۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے ان سے ابوعثمان نے بیان کیا۔ کہ میں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے۔ کہ میں رام ہرمز (فارس میں ایک مقام) کا رہنے والا ہوں۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ ⁂

۱۱۲۶۔ مجھ سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی۔ انہیں ابوعوانہ نے خبر دی۔ انہیں عاصم احول نے، انہیں ابوعثمان نے اور ان سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو سال کی مدت ہے[1]

الحمد للہ تفہیم البخاری کا پندرھواں پارہ مکمل ہوا

[1] خود سلیمان فارسی رضی اللہ کی عمر ساڑھے تین سو سال ہے۔ اور آپ کی ملاقات عیسیٰ علیہ السلام کے وصی سے ثابت ہے فطرت کا زمانہ یہاں آپ نے چھ سو سال بتایا۔ لیکن محققین نے لکھا ہے۔ کہ ساڑھے پانچ سو ہے۔ بیان میں اتنی مدت کا فرق شمسی اور قمری سال کے حساب کے فرق کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

سولھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ المَغَازِی — غزوات

بَابٌ ۴۶۸ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ

قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَاءَ ثُمَّ بُوَاطَ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ

۴۶۸ - غزوہ عشیرہ یا عسیرہ

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا غزوہ مقام ابواء کی طرف ہوا، پھر جبل بواط کی طرف اور پھر عشیرہ کی طرف۔

۱۱۲۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُشَيْرَةُ

۱۱۲۷ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہ میں اس وقت زید بن ارقم کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کیے؟ آپ نے فرمایا کہ انیس۔ میں نے پوچھا، آپ آں حضورؐ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ سترہ میں۔ میں نے پوچھا، آپ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا ہے؟ فرمایا کہ عسیرہ یا عشیرہ۔ پھر میں نے اس کا ذکر قتادہ سے کیا تو آپ نے کہا کہ (صحیح لفظ) عشیرہ ہے۔

بَابٌ ۴۶۹ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ

۴۶۹ - مقتولین بدر کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی۔

۱۱۲۸ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ

۱۱۲۸ - مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن میمون نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے فرمایا کہ وہ امیہ بن خلف کے دوست تھے (جاہلیت کے زمانے سے) اور جب بھی امیہ مدینہ سے گذرتا تو ان کے یہاں قیام کرتا تھا اسی طرح

وَّ كَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ فَقَالَ هٰذَا سَعْدٌ فَقَالَ لَهُ أَبُوْجَهْلٍ أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُوْنَهُمْ وَتُعِيْنُوْنَهُمْ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هٰذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيْقَكَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَفَزِعَ لِذٰلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيْدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ أُمَيَّةُ وَاللّٰهِ لَا

سعد رضی اللہ عنہ جب مکہ سے گذرتے تو امیہ کے یہاں قیام کرتے تھے۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو ایک مرتبہ سعد رضی اللہ عنہ مکہ عمرہ کے ارادے سے گئے اور (دستور کے مطابق) امیہ کے یہاں قیام کیا، آپ نے امیہ سے فرمایا کہ میرے لیئے کوئی تنہائی کا وقت بتاؤ، میں بیت اللہ کا طواف کروں گا۔ چنانچہ امیہ انھیں دوپہر کے وقت ساتھ لے کر نکلا (کیونکہ اس وقت خصوصاً عرب کی گرمیوں میں لوگ باہر نہیں آتے)۔ اتفاق سے ابوجہل سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے پوچھا، ابوصفوان! یہ تمھارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ امیہ نے بتایا کہ آپ سعد بن معاذ ہیں۔ اس پر ابوجہل نے کہا۔ میں تمھیں مکہ میں مامون و محفوظ طواف کرتا ہوا نہ دیکھوں، تم لوگوں نے بے دینوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اس خیال میں ہو کہ تم لوگ ان کی مدد کرو گے، خدا کی قسم اگر اس وقت تم ابوصفوان (امیہ کی کنیت) کے ساتھ نہ ہوتے تو اپنے گھر صحیح وسالم واپس نہیں جا سکتے تھے۔ اس پر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت آپ کی آواز بلند ہو گئی تھی، کہ خدا کی قسم اگر تم نے آج مجھے طواف سے روک دیا تو میں بھی مدینہ کی طرف سے تمھارا گذرنا بند کر دوں گا[1] اور یہ تمھارے لیے زیادہ مشکلات کا باعث بن جلئے گا سعد! ابوالحکم (ابوجہل) کے سامنے بلند آواز سے باتیں نہ کرو، یہ وادی مکہ کا سردار ہے! سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، امیہ اس طرح کی گفتگو نہ کرو، خدا گواہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں کہ مسلمان تمھیں قتل کریں گے۔ امیہ نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا مجھے کچھ علم نہیں۔ امیہ اس بات سے بہت زیادہ گھبرا گیا اور جب اپنے گھر واپس آیا تو (اپنی بیوی سے) کہا، ام صفوان، دیکھا نہیں سعد میرے متعلق کیا کہہ رہے تھے: اس نے پوچھا، کیا کہہ رہے تھے؟ امیہ نے کہا کہ وہ یہ بتا رہے تھے کہ محمدؐ نے انھیں خبر دی ہے کہ مسلمان مجھے قتل کریں گے میں نے پوچھا، کیا مکہ میں مجھے قتل کریں گے؟ تو انھوں نے کہا کہ اس کا مجھے علم نہیں۔ امیہ کہنے لگا، خدا کی قسم، اب مکہ سے باہر میں کبھی جاؤں گا ہی نہیں[2]۔ پھر بدر کی لڑائی کے موقعہ پر جب ابوجہل نے قریش سے لڑائی کی

[1] مکہ کے لوگ شام تجارت کے لیے جاتے تھے اور اس کا راستہ مدینہ سے ہو کر گذرتا تھا۔ چونکہ مکہ کی معاش کا دارومدار شام سے تجارت پر تھا، اس لیے قدرتی طور پر یہ بندش ان کی موت و زندگی کا سوال بن جاتی۔

[2] حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو الفاظ بھی نکلتے تھے وہ سچے ہوتے تھے اور ان کی صداقت کا قریش نے ہمیشہ تجربہ کیا تھا۔ (بقیہ برصفحہ)

أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبْتَنِي فَوَاللَّهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِينِي فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ لَا مَا أُرِيدُ إِلَّا أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ۔

تیاری کے لیے کہا۔ اور کہا کہ اپنے قافلہ کی مدد کو پہنچو، تو امیہ نے لڑائی میں شرکت پسند نہیں کی۔ لیکن ابوجہل اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے ابو صفوان! تم وادی کے سردار ہو۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم ہی لڑائی سے گریز کر رہے ہو تو دوسرے لوگ بھی تمھاری اتباع کریں گے۔ ابوجہل یوں ہی برابر اس کی شرکت پر اصرار کرتا رہا۔ آخر امیہ نے کہا، جب تمھارا اصرار ہی ہے تو خدا کی قسم میں (اس لڑائی کے لیے) مکہ کا سب سے عمدہ اونٹ خریدوں گا (تاکہ زیادہ بہتر طریقہ پر اپنی حفاظت کر سکوں) پھر امیہ نے اپنی بیوی سے کہا، ام صفوان! میرا سازوسامان تیار کر دو۔ اس نے کہا، ابو صفوان، اپنے یثربی بھائی کی بات بھول گئے۔ امیہ بولا کہ میں بھولا نہیں ہوں ان کے ساتھ صرف تھوڑی دور تک جاؤں گا۔ جب امیہ نکلا تو راستہ میں جس منزل پر بھی قیام ہوتا۔ یہ اپنا اونٹ اپنے قریب ہی باندھے رکھتا۔ اسی طرح سارے سفر میں اس نے اہتمام کیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق بدر میں قتل ہو کر ہی رہا۔

بَابُ ۴۷۰ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ

۴۷۰ - غزوۂ بدر کا واقعہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھاری نصرت کی بدر میں حالانکہ تم پست تھے، تو اللہ سے ڈرتے رہو، عجب کیا کہ شکر گذار بن جاؤ۔ وہ وقت یاد کیجئے جب آپ مؤمنین سے کہہ رہے تھے، کیا یہ تمھارے لیے کافی نہیں کہ تمھارا پروردگار تمھاری مدد تین ہزار اتارے ہوئے فرشتوں سے کرے، کیوں نہیں بشرطیکہ تم نے صبر و تقویٰ قائم رکھا۔ اور اگر وہ تم پہ فوراً آ پڑیں گے تو تمھارا پروردگار تمھاری مدد پانچ ہزار نشان کیے ہوئے فرشتوں سے کرے گا اور یہ تو اللہ نے اس لیے کیا کہ تم خوش ہو جاؤ، اور تمھیں اس سے دلجمعی حاصل ہو جائے، ورنہ نصرت تو بس زبردست اور حکمت والے اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اور یہ نصرت اس غرض سے تھی تاکہ کفر کرنے والوں میں سے ایک گروہ کو ہلاک کر دے یا انھیں خوار کر دے کہ وہ ناکام ہو کر واپس ہو جائیں۔ جناب وحشی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو بدر

(بقیہ صفحہ ۰) یہ تو محض ایک ضد تھی کہ آپ کی مخالفت سے باز نہیں آتے تھے اور آپ کی دعوت سے اعراض ضروری سمجھتے تھے۔ شعوری طور پر بھی وہ آں حضورؐ کو سچا نبی جانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آں حضورؐ کی پیشین گوئی سنتے ہی امیہ گھبرا گیا اور مدینہ سے باہر نہ نکلنے کا عہد کر لیا۔

بْنَ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ الْآيَةَ.

کی جنگ میں قتل کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کر رہا تھا، دو جماعتوں میں سے ایک کے لیے کہ وہ تمھارے ہاتھ آجائے گی " الآیۃ ۔

۱۱۲۹ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ.

۱۱۲۹ - مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے، ان سے عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے غزوے کئے، میں غزوۂ تبوک کے سوا، اور کسی میں غیر حاضر نہیں رہا۔ البتہ غزوۂ بدر میں بھی میں شریک نہ ہو سکا تھا، لیکن جو لوگ اس غزوہ میں شرکت نہیں کر سکے تھے ان پر کسی قسم کا عتاب خداوندی بھی نہیں ہوا تھا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے قافلہ کو تلاش کرنے کے لیے نکلے تھے اور اس طرح اتفاقی طور پر مسلمانوں اور ان کے دشمنوں میں مڈبھیڑ ہو گئی تھی۔

باب ۴۷۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ

فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ

۴۷۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے۔

پھر اس نے تمھاری سن لی اور فرمایا کہ میں تمھیں ایک ہزار یکے بعد دیگرے آنے والے فرشتوں سے مدد دوں گا، اور اللہ نے یہ بس اس لیے کیا کہ تمھیں بشارت ہو اور تاکہ تمھارے دلوں کو اس سے اطمینان ہو جاتے ورنہ آخر یہ نصرت تو بس اللہ ہی کے پاس سے ہے، بے شک اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔
اور وہ وقت بھی یاد کرو جب اللہ نے اپنی طرف سے چین دینے کو تم پر غنودگی کو طاری کر دیا تھا، اور آسمان سے تمھارے اوپر پانی اتار رہا تھا کہ اس کے ذریعے سے تمھیں پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے اور تاکہ مضبوط کر دے تمھارے دلوں کو اور اس کے باعث تمھارے قدم جما دے۔
(اور اس وقت کو یاد کرو) جب آپ کا پروردگار وحی کر رہا تھا فرشتوں کی جانب کہ میں تمھارے ساتھ ہوں، سو ایمان لانے والوں کو جمائے رکھو میں ابھی کافروں کے دلوں میں رعب ڈالے

وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔

دیتا ہوں، سو تم کافروں کی گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے پور پور پر ضرب لگاؤ۔ یہ حکم قتال اس لیے ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو اللہ تعالیٰ سزا دینے میں سخت ہے۔

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ يَعْنِي قَوْلَهُ۔

۱۱۳۰ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے مخارق نے، ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا، اور انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی بات سنی کہ اگر وہ بات میری زبان سے ادا ہو جاتی تو میرے لیے کسی بھی چیز کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہوتی، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آں حضورؐ اس وقت مسلمانوں کو مشرکین کے خلاف آمادہ کر رہے تھے، انھوں نے عرض کی، ہم وہ نہیں کہیں گے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ جاؤ تم اور تمھارا رب ان سے جنگ کرو۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے جمع ہو کر لڑیں گے۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک کھل گیا اور ان کی گفتگو سے آپ مسرور ہو گئے۔

۱۱۳۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ۔

۱۱۳۱ - مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا، اے اللہ! آپ کے عہد اور آپ کے وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں، اگر آپ چاہیں گے تو روئے زمین پر مسلمانوں کے ختم ہو جانے کے بعد) آپ کی عبادت نہ ہوگی۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آں حضورؐ کا دستِ مبارک تھام لیا اور عرض کی بس کیجیے یا رسول اللہ! اس کے بعد آں حضورؐ اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے تو آپؐ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی "عنقریب کفار کی جماعت کو شکست ہوگی اور پشت پھیر لیں گے"۔

باب ۴۷۲

۱۱۳۲ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى

۱۱۳۲ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبدالکریم نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن حارث کے مولا مقسم سے سنا، وہ ابن عباس

عبد اللہ بن الحارث یحدث عن ابن عباس انہ سمعہ یقول لا یستوی القاعدون من المؤمنین عن بدر والخارجون الی بدر ۔

باب ۴۷۳ عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ

۱۱۳۳۔ حدثنا مسلم حدثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق عن البراء قال استصغرت انا وابن عمر ۔

۱۱۳۴۔ حدثنی محمود حدثنا وہب عن شعبۃ عن ابی اسحٰق عن البراء قال استصغرت انا وابن عمر یوم بدر وکان المہاجرون یوم بدر نیفا علی ستین والانصار نیفا واربعین ومائتین ۔

۱۱۳۵۔ حدثنا عمرو بن خالد حدثنا زہیر حدثنا ابو اسحٰق قال سمعت البراء یقول حدثنی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ممن شہد بدرا انہم کانوا عدۃ اصحاب طالوت الذین جاوزوا معہ النہر بضعۃ عشر وثلٰث مائۃ قال البراء لا واللہ ما جاوز معہ النہر الا مؤمن ۔

۱۱۳۶۔ حدثنا عبد اللہ بن رجاء حدثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن البراء قال کنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نتحدث ان عدۃ اصحاب بدر علی عدۃ اصحاب طالوت الذین جاوزوا معہ النہر ولم یجاوز معہ الا مؤمن بضعۃ عشر وثلٰثمائۃ ۔

۱۱۳۷۔ حدثنی عبد اللہ بن ابی شیبۃ حدثنا یحیٰی عن سفیٰن عن ابی اسحٰق عن البراء

رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتے تھے، آپ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والے اور اس میں شریک نہ ہونے والے برابر نہیں ہو سکتے ۔

۴۷۳ ۔ چند اصحاب بدر

۱۱۳۳ ۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (بدر کی لڑائی کے موقع پر) مجھے اور ابن عمر کو "کم عمر" قرار دے دیا گیا تھا ۔

۱۱۳۴ ۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو اسحٰق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر مجھے اور ابن عمر کو کم عمر قرار دے دیا گیا تھا، اور اس لڑائی میں مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے زیادہ تھی اور انصار دو سو چالیس سے زیادہ تھے ۔

۱۱۳۵ ۔ ہم سے عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ، جنھوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، مجھ سے حدیث بیان کی کہ بدر کی لڑائی میں ان کی تعداد اتنی ہی تھی جتنی طالوت رضی اللہ عنہ کے ان اصحاب کی تھی جنھوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو پار کیا تھا، تقریباً تین سو دس ۔ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، خدا گواہ ہے کہ طالوت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر فلسطین کو صرف وہی لوگ پار کر سکے تھے جو مؤمن تھے ۔

۱۱۳۶ ۔ ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی اتنی ہی تھی جتنی اصحاب طالوت کی، جنھوں نے آپ کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا اور ان کے ساتھ نہر کو عبور کرنے والے صرف مومن ہی تھے، تقریباً تین سو دس افراد ۔

۱۱۳۷ ۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے

قال كنا نتحدث أن أصحاب بدر ثلاث مائة وبضعة عشر بعدة أصحاب طالوت الذين جاوزوا معه النهر وما جاوز معه إلا مؤمن۔

براء رضی اللہ عنہ نے ۔ اور ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی۔ انھیں ابو اسحاق نے، اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کرتے تھے، کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی تقریباً تین سو دس تھی، جتنی ان اصحاب طالوت کی تعداد تھی جنھوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین کو عبور کیا تھا۔ اور اسے عبور کرنے والے صرف مؤمن تھے۔

باب ۴۷۴ دعاء النبي صلى الله عليه وسلم على كفار قريش شيبة وعتبة والوليد وأبي جهل بن هشام وهلاكهم

۴۷۴ ۔ کفار قریش، شیبہ، عتبہ، ولید اور ابوجہل بن ہشام کے لیے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بد دعا اور ان کی ہلاکت

۱۱۳۸۔ حدثني عمرو بن خالد حدثنا زهير حدثنا أبو إسحق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال استقبل النبي صلى الله عليه وسلم الكعبة فدعا على نفر من قريش على شيبة بن ربيعة وعتبة بن ربيعة والوليد بن عتبة وأبي جهل بن هشام فأشهد بالله لقد رأيتهم صرعى قد غيرتهم الشمس وكان يوما حارا۔

۱۱۳۸ ۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ کر کے کفار قریش کے چند افراد، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے حق میں بد دعا کی تھی میں اس کے لیے اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے (بدر کے میدان میں) ان کی لاشیں پڑی ہوئی پائیں، دھوپ کی وجہ سے ان میں تغیر پیدا ہو گیا تھا، کیونکہ دن گرمی کے تھے۔

باب ۴۷۵ قتل أبي جهل

۴۷۵ ۔ ابوجہل کا قتل

۱۱۳۹۔ حدثنا ابن نمير حدثنا أبو أسامة حدثنا إسمعيل أخبرنا قيس عن عبد الله أنه أتى أبا جهل وبه رمق يوم بدر فقال أبو جهل هل أعمد من رجل قتلتموه۔

۱۱۳۹ ۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں قیس نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر آپ ابوجہل کے قریب سے گذرے، ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی۔ اس نے آپ سے کہا، کتنے بڑے اور شریف شخص کو تم لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔

۱۱۴۰۔ حدثني عمرو بن خالد حدثنا زهير عن سليمان التيمي عن أنس رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من ينظر ما صنع أبو جهل فانطلق ابن مسعود فوجده قد ضربه ابنا عفراء

۱۱۴۰ ۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون معلوم کر کے آئے گا کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقت حال معلوم کرنے آئے تو دیکھا کہ عفراء کے صاحبزادوں (معاذ اور معوذ رضی اللہ

حَتّٰى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ أَوْ رَجُلٌ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ أَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ۔

عنہما) نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں ابوجہل ہو؟ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ لی، ابوجہل نے کہا، کیا اس سے بڑا کوئی انسان ہے جسے تم نے آج قتل کر ڈالا ہے؟ یا (اس نے یہ کہا کہ کیا اس سے بھی بڑا کوئی) انسان ہے جسے اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے؟ احمد بن یونس نے (اپنی روایت میں) یہ الفاظ بیان کئے "انت ابوجہل"۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوْهُ۔

۱۱۴۱۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا، کون دیکھ کر آئے گا کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ معلوم کرنے کے لیے گئے تو دیکھا کہ عفراء کے دونوں صاحبزادوں نے اسے قتل کر دیا تھا اور اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہے۔ آپ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا تمہیں ابوجہل ہو؟ اس نے کہا، کیا اس سے بھی بڑا کوئی آدمی ہے جسے آج اس کی قوم نے قتل کر ڈالا ہے، یا (اس نے یوں کہا کہ) تم لوگوں نے قتل کر ڈالا ہے۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْمُثَنّٰى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ۔

۱۱۴۲۔ مجھ سے ابن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں معاذ بن معاذ نے خبر دی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اسی طرح۔

۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ فِيْ بَدْرٍ يَعْنِيْ حَدِيْثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ۔

۱۱۴۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے یوسف ابن ماجشون کے واسطہ سے یہ حدیث لکھی تھی، انھوں نے صالح بن ابراہیم کے واسطہ سے بیان کیا، انھوں نے اپنے والد کے واسطہ سے، انھوں نے صالح کے دادا (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کے واسطہ سے، بدر کے بارے میں یعنی یہی عفراء کے دونوں صاحبزادوں کی حدیث۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا أَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُوْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ

۱۱۴۴۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ رقاشی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابومجلز نے، ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں فیصلہ کے لیے دو زانو ہو کر بیٹھے گا۔ قیس

لِلْخُصُوْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَّفِيْهِمْ اُنْزِلَتْ هٰذٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ تَبَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَّعُبَيْدَةُ اَوْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْحٰرِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ ۔

بن عباد نے بیان کیا کہ انھیں حضرات (حمزہ، علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اجمعین) کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ "یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اللہ کے بارے میں نبرد آزمائی کی" بیان کیا کہ یہ وہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں نبرد آزمائی کے لیے (تنہا تنہا) نکلے تھے، یعنی حمزہ، علی اور عبیدہ یا ابوعبیدہ بن حارث رضوان اللہ علیہم اجمعین (مسلمانوں کی طرف سے)۔ اور شیبہ بن ربیعہ، عتبہ اور ولید بن عتبہ (کفار قریش کی طرف سے)

۱۱۴۵ ۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هٰذٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فِيْ سِتَّةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَّحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحٰرِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ ۔

۱۱۴۵ ۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہاشم نے ان سے ابومجلز نے ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت کریمہ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ "یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اللہ کے بارے میں نبرد آزمائی کی) قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی تھی (تین مسلمانوں کی طرف کے یعنی) علی، حمزہ اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور (تین کفار کی طرف کے یعنی) شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

۱۱۴۶ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ كَانَ يَنْزِلُ فِيْ بَنِيْ ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِّبَنِيْ سَدُوْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ فِيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۔

۱۱۴۶ ۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم صواف نے حدیث بیان کی، ان سے یوسف بن یعقوب نے حدیث بیان کی، آپ کا بنی ضبیعہ کے یہاں آنا جانا تھا اور آپ بنی سدوس کے مولا تھے۔ ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابومجلز نے اور ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ "هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ"

۱۱۴۷ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُّقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰٓؤُلَآءِ الْاٰيَاتُ فِيْ هٰٓؤُلَآءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهٗ ۔

۱۱۴۷ ۔ ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھیں وکیع نے خبر دی، انھیں سفیان نے، انھیں ابوہاشم نے، انھیں ابومجلز نے، انھیں قیس بن عباد نے اور انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان کرتے تھے کہ یہ آیت (جو اوپر گذری) انھیں چھ افراد کے بارے میں، بدر کی لڑائی کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی، پہلی حدیث کی طرح۔

۱۱۴۸ ۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ

۱۱۴۸ ۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابوہاشم نے خبر دی، انھیں ابومجلز نے، انھیں قیس نے، کہا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ قسمیہ بیان کرتے تھے کہ یہ آیت "هذان خصمان اختصموا فی ربهم" ان لوگوں

رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ۔

کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر کی لڑائی میں مبارزت کے لیے نکلے تھے یعنی حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ، شیبہ، جو ربیعہ کے بیٹے تھے، اور ولید بن عتبہ۔

۱۱۴۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا قَالَ بَارَزَ وَظَاهَرَ۔

۱۱۴۹۔ مجھ سے ابوعبداللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن منصور سلولی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابواسحاق نے کہ ایک شخص نے براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ کیا علی رضی اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شریک تھے؟ آپ نے فرمایا کہ انھوں نے مبارزت کی تھی اور غالب رہے تھے۔

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ فَقَالَ بِلَالٌ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ۔

۱۱۵۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یوسف بن ماجشون نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن عبدالرحمٰن بن عوف نے، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، آپ نے بیان کیا کہ امیہ بن خلف سے (ہجرت کے بعد) میرا عہد نامہ ہو گیا تھا۔ پھر لڑائی کے موقع پر آپ نے اس کے اور اس کے قتل کا ذکر کیا، بلال رضی اللہ عنہ نے جب اسے دیکھ لیا تو فرمایا کہ اگر آج امیہ بچ نکلا تو اسے میں اپنی سب سے بڑی ناکامی سمجھوں گا۔

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

۱۱۵۱۔ ہم سے عبدان بن عثمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں ابواسحاق نے، انھیں اسود نے اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ مکہ میں) سورۂ والنجم کی تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت کیا تو جتنے لوگ وہاں موجود تھے سب سجدہ میں گر گئے، سوا ایک بوڑھے کے کہ اس نے ہتھیلی میں مٹی لے کر اپنی پیشانی پر اسے لگا لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا (یعنی امیہ بن خلف)

۱۱۵۲۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ فِي الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْفِ إِحْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأُدْخِلُ أَصَابِعِي فِيهَا قَالَ ضُرِبَ ثِنْتَيْنِ

۱۱۵۲۔ مجھے ابراہیم بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے جسم پر تلوار کے تین (گہرے) زخموں کے نشانات تھے، ایک ان کے شانے پر تھا (اور اتنا گہرا تھا کہ) میں اپنی انگلیاں ان میں داخل کر دیا کرتا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان میں سے

يوم بدر و واحدة يوم اليرموك قال عروة و قال لي عبد الملك بن مروان حين قتل عبد الله بن الزبير يا عروة هل تعرف سيف الزبير فقلت نعم قال فما فيه قلت فيه فلة فلها يوم بدر قال صدقت بهن فلول من قراع الكتائب. ثم رده على عروة قال هشام فاقمناه بيننا ثلثة الاف واخذه بعضنا ولوددت اني كنت اخذته۔

۱۱۵۳۔ حدثنا فروة عن علي عن هشام عن ابيه قال كان سيف الزبير محلى بفضة قال هشام و كان سيف عروة محلى بفضة۔

۱۱۵۴۔ حدثنا احمد بن محمد حدثنا عبد الله اخبرنا هشام بن عروة عن ابيه ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا للزبير يوم اليرموك الا تشد فنشد معك فقال اني ان شددت كذبتم فقالوا لا نفعل فحمل عليهم حتى شق صفوفهم فجاوزهم وما معه احد ثم رجع مقبلا فاخذوا بلجامه فضربوه ضربتين على عاتقه بينهما ضربة ضربها يوم بدر قال عروة كنت ادخل اصابعي في تلك الضربات العب وانا صغير

دو زخم آپ کو بدر کی لڑائی میں آئے تھے اور ایک جنگ یرموک کے موقعہ پر۔ عروہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو مجھ سے عبدالملک بن مروان نے کہا اے عروہ! کیا زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار تم پہچانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں، پہچانتا ہوں، اس نے پوچھا اس کی کوئی نشانی بتاؤ؟ میں نے کہا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر اس کی دھار کا ایک حصہ ٹوٹ گیا تھا۔ جو ابھی تک اس میں باقی ہے۔ عبدالملک نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ فوجوں کے ساتھ نبرد آزمائی میں ان تلواروں کی دھار کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ پھر اس نے وہ تلوار عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس کر دی۔ ہشام نے بیان کیا کہ ہمارا اندازہ تھا کہ اس تلوار کی قیمت تین ہزار ہے۔ وہ تلوار ہمارے ایک عزیز کے حصے میں چلی گئی تھی (وراثت میں) میری بڑی خواہش تھی کہ کاش! وہ میرے حصے میں آتی۔

۱۱۵۳۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ ہشام نے بیان کیا کہ (میرے والد) عروہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔

۱۱۵۴۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے یرموک کی جنگ کے موقعہ پر کہا، آپ حملہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کرتے، آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے ان پر زور کا حملہ کر دیا تو پھر تم لوگ پیچھے رہ جاؤ گے۔ سب حضرات بولے کہ ہم ایسا نہیں کریں گے (بلکہ آپ کا ساتھ دیں گے) چنانچہ آپ نے دشمن (رومی فوج) پر حملہ کر دیا اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نکل گئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ کوئی بھی (مسلمان) نہیں تھا۔ پھر (مسلمان فوج کی طرف) آنے لگے تو رومیوں نے آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور شانے پر دو کاری زخم لگائے۔ جو زخم بدر کی لڑائی کے موقعہ پر آپ کو لگا تھا وہ ان دونوں زخموں کے درمیان میں پڑ گیا تھا۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں میں اپنی انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ یرموک

قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ فَحَمَلَهُ عَلٰى فَرَسٍ وَّكَّلَ بِهٖ رَجُلًا.

١١٥٥ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَّكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ أَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا مَا نُرٰى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ حَتّٰى قَامَ شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَّيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَّا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا

کی لڑائی کے موقع پر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر کل دس سال کی تھی (چونکہ بہادری اور فروسیت کا جوہر رکھتے تھے) اس لیے آپ کو ایک گھوڑے پر سوار کر کے ایک صاحب کی نگرانی میں دے دیا (کہ کہیں جنگ میں یہ بھی شریک نہ ہو جائیں)

۱۱۵۵ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھوں نے روح بن عبادہ سے سنا۔ ان سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے قریش کے چوبیس سردار (جو قتل کر دیے گئے تھے) بدر کے ایک بہت ہی گندے اور اندھیرے کنوئیں میں پھینک دیے گئے تھے۔ عادت مبارکہ تھی کہ آں حضور جب دشمن پر غالب آتے تو میدان جنگ میں تین دن تک قیام فرماتے۔ جنگ بدر کے خاتمہ کے تیسرے دن آپ کے حکم سے آپ کی سواری پر کجاوہ باندھا گیا اور آپ روانہ ہوئے۔ آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ صحابہ نے کہا، غالباً آپ کسی ضرورت کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں، آخر آپ اس کنوئیں کے کنارے آ کر کھڑے ہو گئے اور (کفار قریش کے سرداروں کے جو قتل کر دیے گئے تھے اور اسی کنوئیں میں ان کی لاشیں پھینک دی گئی تھیں) نام ان کے باپ کے نام کے ساتھ لے کر آپ انھیں آواز دینے لگے اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں! کیا آج تمھارے لیے یہ بات بہتر نہیں تھی کہ تم نے دنیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی، بے شک ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں پوری طرح حاصل ہو گیا (یعنی ثواب اور فتح و کامیابی کا) تو کیا تمھارے رب کا تمھارے متعلق جو وعدہ تھا (عذاب کا) وہ بھی تمھیں پوری طرح مل گیا؟ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے، یا رسول اللہ! آپ ان لاشوں سے کیوں خطاب فرما رہے ہیں جن میں کوئی جان نہیں ہے۔ آں حضور نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، تم لوگ ان سے زیادہ اسے نہیں سن رہے ہو، قتادہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ کر دیا تھا (اس وقت) تاکہ آں حضور انھیں اپنی بات سنا دیں، ان کی توبیخ،

وَتَصْغِيرًا وَنَقِيمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ وَاللَّهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالَ عَمْرٌو هُمْ قُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَةُ اللَّهِ وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارُ يَوْمَ بَدْرٍ۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ تَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذُكِرَ

ذلت، نامرادی اور حسرت وندامت کی توثیق کے لیے۔

۱۱۵۶۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، قرآن مجید کی آیت "الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا" کے بارے میں، آپؓ نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ یہ کفار قریش تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد قریش تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت تھے۔ کفار قریش نے اپنی قوم کو دارالبوار یعنی جہنم میں جھونک دیا، جنگ بدر کے موقعہ پر۔

۱۱۵۷۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کسی نے اس کا ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں، کہ میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے بھی عذاب ہوتا ہے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آں حضورؐ نے تو یہ فرمایا تھا کہ عذاب میت پر اس کی بدعملیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے گھر والے ہیں کہ اب بھی اس کی جدائی میں روتے رہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے اس کنویں پر کھڑے ہو کر جس میں مقتولین مشرکین کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں، ان کے متعلق فرمایا تھا کہ جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں، یہ اسے سن رہے ہیں۔ تو آپ کے فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ اب انھیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان سے میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ "آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ اور جو لوگ قبر میں دفن ہو چکے انھیں آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے"۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے) جو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا چکے ہیں۔

۱۱۵۸۔ مجھ سے عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنویں پر کھڑے ہو کر فرمایا، کیا جو کچھ تمھارے رب نے تمھارے لیے وعدہ کر رکھا تھا، اسے تم نے حق پا لیا، پھر آپ نے فرمایا، جو کچھ میں نے کہا ہے،

لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ ؛

یہ اب بھی اسے سن رہے ہیں۔ اس حدیث کا ذکر جب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا گیا تو آپ نے کہا کہ آں حضورؐ نے یہ فرمایا تھا کہ انھوں نے اب جان لیا ہوگا کہ جو کچھ میں نے ان سے کہا تھا وہ حق تھا۔ اس کے بعد آپ نے آیت "بے شک آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے"، پوری پڑھی۔

باب ۴۷۶ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

۴۷۶ - بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کی فضیلت

۱۱۵۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُ الْأُخْرَىٰ تَرَىٰ مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَ هَبِلْتِ أَوَ جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ ؛

۱۱۵۹ - مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ حارثہ بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ، جو ابھی نو عمر تھے۔ بدر کے موقعہ پہ شہید ہو گئے تھے (پانی پینے کے لیے حوض پر آئے تھے کہ ایک تیر نے شہید کر دیا) پھر ان کی والدہ (ربیع بنت النضر رضی اللہ عنہا۔ انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنا تعلق تھا، اگر وہ اب جنت میں ہے تو میں اس پر صبر کر لوں گی اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھوں گی، اور اگر کہیں دوسری جگہ ہے تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس حال میں ہوں۔ آں حضورؐ نے فرمایا، خدا تم رحم کرے، کیا دیوانی ہوئی جا رہی ہو، کیا وہاں کوئی ایک جنت ہے، بہت سی جنتیں ہیں اور تمھارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے۔

۱۱۶۰ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۶۰ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن ادریس نے خبر دی، کہا کہ میں نے حصین بن عبد الرحمٰن سے سنا، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے ابو عبد الرحمٰن سلمی سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے، ابو مرثد اور زبیر (رضی اللہ عنہم) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم پر بھیجا۔ ہم سب شہسوار تھے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ سیدھے چلے جاؤ۔ جب روضۂ خاخ پر پہنچو گے تو وہاں تمھیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لیے ہوئے ہوگی جسے حاطب بن ابی بلتعہ (رضی اللہ عنہ) نے مشرکین کے نام بھیج رکھا ہے، چنانچہ آں حضورؐ نے جس جگہ کی نشان دہی کی تھی ہم نے وہیں اس عورت کو ایک اونٹ پر جاتے ہوئے پالیا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو

فَقُلْنَا الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رض يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللَّهِ مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

بیٹھا کر اس کی تلاشی لی تو واقعی ہمیں بھی کوئی خط نہیں ملا۔ لیکن ہم نے کہا کہ آں حضورؐ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی، خط نکالو ورنہ ہم تمہیں ننگا کر دیں گے جب اس نے ہمارا سخت رویہ دیکھا تو ازار باندھنے کی جگہ کی طرف اپنا ہاتھ لے گئی وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھی اور اس نے خط نکال کر ہمارے حوالے کیا ہم اسے لے کر آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے (حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ) اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، آں حضورؐ مجھے عنایت فرمائیے کہ اس کی گردن مار دوں، لیکن آں حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم نے یہ طرز عمل کیوں اختیار کیا تھا؟ حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کی، خدا گواہ ہے یہ وجہ ہرگز نہیں تھی کہ اللہ، اس کے رسول پر میرا ایمان باقی نہیں رہا تھا، میرا مقصد تو صرف اتنا تھا کہ قریش پر اس طرح میرا ایک احسان ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے وہ (مکہ میں باقی رہ جانے والے) میرے اہل و مال کی حفاظت کریں گے۔ آپ کے اصحاب میں جتنے بھی حضرات (مہاجرین) ہیں ان سب کا قبیلہ وہاں موجود ہے اور اللہ کے حکم سے وہاں وہ ان کے اہل و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ انھوں نے سچی بات بتا دی اور تم لوگوں کو چاہیئے کہ ان کے متعلق اچھی بات ہی کہو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کی کہ اس شخص نے اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے، آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن مار دوں، آنحضورؐ نے ان سے فرمایا، کیا یہ اہل بدر میں سے نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اہل بدر کے احوال کو پہلے ہی سے جانتا تھا اور وہ خود فرما چکا ہے کہ تمہارا جو جی چاہے کرو، تمہیں جنت ضرور ملے گی (یا آپ نے یہ فرمایا کہ) میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کی، اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔

باب ۴۷۷

۱۱۶۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي

۱۱۶۱ - مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے حمزہ بن ابی اسید اور زبیر بن منذر بن ابی اسید نے اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رض قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ ؛

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَّالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي كَثَرُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ ؛

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ رض قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَّسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ ؛

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي أَتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ ۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا الْتَفَتُّ

جنگِ بدر کے موقعہ پر ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب کفار تمہارے قریب آجائیں تو ان پر تیر برسانا شروع کر دینا اور (جب تک دور ہیں) اپنے تیروں کو محفوظ رکھو ۔

۱۱۶۲ ۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے، ان سے حمزہ بن ابی اسید اور منذر بن ابی اسید نے اور ان سے ابو اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگِ بدر کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ جب تمہارے قریب کفار آجائیں یعنی حملہ و ہجوم کریں (اور اتنے قریب آجائیں کہ تم اپنے تیر کا نشانہ انھیں بنا سکو) تو پھر ان پر تیر برسانے شروع کر دینا اور (جب تک وہ اتنے قریب نہیں ہیں) اپنے تیر کو محفوظ رکھو ۔

۱۱۶۳ ۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی لڑائی میں تیر اندازوں پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا تھا۔ اس لڑائی میں ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے بدر کی لڑائی کے موقعہ پر ایک سو چالیس مشرکین کو نقصان پہنچا تھا، ستر ان میں سے قتل کر دیئے گئے تھے، اور ستر قیدی بنا کر لائے گئے تھے۔ اس پر ابو سفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی کی مثال ہے بھی ڈول کی سی۔

۱۱۶۴ ۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید نے، ان سے ان کے دادا نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے، غالباً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہ آپ نے فرمایا، خیر و بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں احد کی لڑائی کے بعد عنایت فرمائی، اور خلوصِ عمل کا بدلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا۔

۱۱۶۵ ۔ مجھ سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بدر کی لڑائی کے موقعہ پر میں

فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا
السِّنِّ فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا إِذْ قَالَ لِي
أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمِّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ
فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ
اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ
فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ
قَالَ فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ
مَكَانَهُمَا فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ
فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ
حَتَّى ضَرَبَاهُ وَهُمَا
ابْنَا عَفْرَاءَ -

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ
أُسَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَشَرَةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ
الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا
كَانُوا بِالْهَدَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ
مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا إِلَيْهِمْ
بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى
وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ فَقَالُوا
تَمْرُ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ
عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ
الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَ
لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا
فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ
فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا

صف میں کھڑا تھا۔ میں نے مڑ کے دیکھا تو میری داہنی اور بائیں طرف دو نوجوان کھڑے تھے، ابھی میں ان کے متعلق کوئی فیصلہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ ایک نے مجھ سے چپکے سے پوچھا، تاکہ اس کا ساتھی سننے نہ پائے، چچا! مجھے ابوجہل کو دکھا دیجئے، میں نے کہا، بھتیجے! تم اسے دیکھ کے کیا کرو گے؟ اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عہد کیا ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو یا اسے قتل کر کے رہوں گا یا پھر خود اپنی جان دے دوں گا، دوسرے نوجوان نے بھی اپنے ساتھی سے چھپاتے ہوئے مجھ سے یہی بات پوچھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت ان دونوں نوجوانوں کے درمیان میں کھڑے ہو کر مجھے مسرت محسوس ہوئی۔ میں نے اشارے سے انھیں ابوجہل کو دکھایا۔ وہ دونوں باز کی طرح اس پر جھپٹے اور آخر اسے مار گرایا۔ یہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔

۱۱۶۶ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی کہا کہ مجھے عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبر دی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں شامل تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس جاسوس بھیجے اور ان کا امیر عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہوتے ہیں۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مقام ہدہ پر پہنچے تو بنی ہذیل کے ایک قبیلہ کو ان کے آنے کی اطلاع مل گئی اس قبیلہ کا نام بنی لحیان تھا چنانچہ اس کے تقریباً سو تیرانداز ان حضرات کی تلاش میں نکلے اور ان کے نشانِ قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ آخر اس جگہ بھی پہنچ گئے جہاں بیٹھ کر ان حضرات رضی نے کھجور کھائی تھی، انھوں نے کہا کہ یہ یثرب (مدینہ) کی کھجور (کی گٹھلیاں) ہیں اب پھر وہ ان کے نشانِ قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ جب عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے ان کی نقل و حرکت کو محسوس کر لیا تو ایک (محفوظ) جگہ پر پناہ لی۔ قبیلہ والوں نے انھیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور ہماری حراست خود سے قبول کر لو تو تم سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمھارے کسی فرد کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مسلمانو! میں کسی کافر کی پناہ میں نہیں اتر سکتا۔ پھر آپ نے دعا کی اے اللہ! ہمارے حالات کی اطلاع اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دیجئے۔ آخر قبیلہ والوں نے

عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ
وَالْمِيْثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَ
رَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ أَطْلَقُوْا
أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ
الثَّالِثُ هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللهِ لَا أَصْحَبُكُمْ
إِنَّ لِيْ بِهٰؤُلَاءِ أُسْوَةً يُرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّرُوْهُ
وَعَالَجُوْهُ فَأَبٰى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ
وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ
بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحٰرِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ
نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ
الْحٰرِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ
خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا حَتّٰى أَجْمَعُوْا
قَتْلَهٗ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحٰرِثِ
مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ
بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى أَتَاهُ
فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى
بِيَدِهٖ قَالَتْ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا
خُبَيْبٌ فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهٗ
مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ
وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا
مِنْ خُبَيْبٍ وَاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ
يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِيْ
يَدِهٖ وَإِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ
وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُوْلُ
إِنَّهٗ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا
خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي
الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُوْنِيْ أُصَلِّيْ
رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوْا
أَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ

مسلمانوں پر تیر اندازی کی اور عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں ان کے وعدہ پر تین صحابہ اتر آئے۔ یہ حضرات حضرت خبیب، زید بن دثنہ اور ایک تیسرے صحابی تھے (رضی اللہ عنہم)۔ قبیلہ والوں نے جب ان حضرات پر قابو پا لیا تو ان کی کمان سے تانت نکال کر اسی سے انھیں باندھ دیا۔ تیسرے صحابی نے فرمایا۔ یہ تمھاری پہلی بد عہدی ہے، میں تمھارے ساتھ کبھی نہیں جا سکتا، میرے لیے تو انھیں کی زندگی نمونہ و مثال ہے، آپ کا اشارہ ان حضرات کی طرف تھا جو ابھی شہید کئے جا چکے تھے۔ کفار نے انھیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ جانے پر تیار نہ ہوئے (تو انھوں نے آپ کو بھی شہید کر دیا) اور خبیب اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر گئے اور (مکہ میں لے جا کر) انھیں بیچ دیا۔ یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ چنانچہ حارث بن عامر بن نوفل کے لڑکوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ آپ نے ہی بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو آپ ان کے یہاں قید رہے آخر انھوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا، انھیں دنوں حارث کی کسی لڑکی سے آپ نے استرا مانگا، موئے زیر ناف بنانے کے لیے۔ اس نے دے دیا۔ اس وقت اس کا ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پاس (کھیلتا ہوا) چلا گیا، اس عورت کی غفلت میں، پھر جب وہ آپ کی طرف آئی تو دیکھا کہ بچہ آپ کی ران پر بیٹھا ہے اور استرا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ بیان کیا کہ یہ دیکھتے ہی وہ اس درجہ گھبرا گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی گھبراہٹ کو محسوس کر لیا اور فرمایا کیا تمھیں اس کا خوف ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا، یقین رکھو کہ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ ان خاتون نے بیان کیا کہ خدا کی قسم میں نے کبھی کوئی قیدی خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا، خدا گواہ ہے کہ میں نے ایک دن انھیں انگور کے ایک خوشہ سے انگور کھاتے دیکھا جو ان کے ہاتھ میں تھا، حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی روزی تھی جو اس نے خبیب رضی اللہ عنہ کے لیے بھیجی تھی۔ پھر بنو حارثہ انھیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے جانے لگے، تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت دے دو۔ انھوں نے اس کی اجازت دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور

أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ ؎

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَرْوَعَةَ عُقْبَةُ ابْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ وَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا مُرَارَةَ ابْنَ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيَّ وَهِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنه ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ۔

۱۱۶۸۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

فرمایا، خدا گواہ ہے، اگر تمھیں یہ خیال نہ ہونے لگتا کہ میں پریشانی کی وجہ سے (دیر تک نماز پڑھ رہا ہوں) تو اور زیادہ دیر تک پڑھتا۔ پھر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ان میں سے ایک ایک کو الگ الگ ہلاک کر اور ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ اور یہ اشعار پڑھے "جب کہ میں اسلام پر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس پہلو پر پچھاڑا جائے گا، اور یہ صرف اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے ہے، اگر وہ چاہے گا تو میرے جسم کے ایک ایک جوڑ پر ثواب عطا فرمائے گا"۔ اس کے بعد ابو سروعہ عقبہ بن حارث ان کی طرف بڑھا اور انھیں شہید کر دیا۔ خبیب رضی اللہ عنہ نے ہر اس مسلمان کے لیے جسے قید کر کے قتل کیا جائے، نماز کی سنت قائم کی ہے (قتل سے پہلے دو رکعت)۔ ادھر جس دن ان صحابہؓ پر مصیبت نازل ہوئی تھی آں حضورؐ نے اپنے صحابہؓ کو اسی دن اس کی اطلاع دے دی تھی۔ قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم ابن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں تو ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے انھیں پہچانا جا سکے، کیونکہ آپ نے بھی (بدر میں) ان کے ایک سردار کو قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش پر بادل کی طرح شہد کی مکھیوں کے پرے بھیج دیئے اور انھوں نے آپؓ کے جسم کی کفار قریش کے ان فرستادوں سے حفاظت کی۔ چنانچہ وہ آپؓ کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اپنی طویل حدیث میں) کہ میرے سامنے لوگوں نے مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا (جو غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے) کہ وہ صالح صحابہ میں سے ہیں اور بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۱۱۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے نافع نے کہ انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن ذکر کیا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ، جو بدری صحابی تھے، بیمار ہیں۔ دن چڑھ چکا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سوار ہو کر ان کے پاس تشریف لے گئے۔ اتنے میں جمعہ کا وقت قریب ہو گیا اور آپ جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکے۔

۱۱۶۸۔ اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے حدیث بیان

بن عتبة أن أباه كتب إلى عمر بن عبد الله بن الأرقم الزهري يأمره أن يدخل على سبيعة بنت الحارث الأسلمية فيسألها عن حديثها وعن ما قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم حين استفتته فكتب عمر بن عبد الله بن الأرقم إلى عبد الله بن عتبة يخبره أن سبيعة بنت الحارث أخبرته أنها كانت تحت سعد بن خولة وهو من بني عامر بن لؤي وكان ممن شهد بدرا فتوفي عنها في حجة الوداع وهي حامل فلم تنشب أن وضعت حملها بعد وفاته فلما تعلت من نفاسها تجملت للخطاب فدخل عليها أبو السنابل بن بعكك رجل من بني عبد الدار فقال لها ما لي أراك تجملت للخطاب ترجين النكاح فإنك والله ما أنت بناكح حتى تمر عليك أربعة أشهر وعشر قالت سبيعة فلما قال لي ذلك جمعت علي ثيابي حين أمسيت وأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته عن ذلك فأفتاني بأني قد حللت حين وضعت حملي وأمرني بالتزوج إن بدا لي. تابعه أصبغ عن ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب وسألناه فقال أخبرني محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان مولى بني عامر بن لؤي أن محمد بن إياس بن البكير وكان أبوه شهد بدرا أخبره.

باب ۴۷۸ شهود الملائكة بدرا

۱۱۶۹ - حدثني إسحاق بن إبراهيم أخبرنا جرير عن يحيى بن سعيد عن معاذ بن رفاعة بن رافع الزرقي عن أبيه وكان أبوه من

کی کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا۔ کہ وہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں اور ان سے ان کے واقعہ کے متعلق پوچھیں کہ جب انھوں نے آں حضورؐ سے مسئلہ پوچھا تھا تو آپ نے ان سے کیا فرمایا تھا۔ چنانچہ انھوں نے میرے والد کو اس کے جواب میں لکھا کہ سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی ہے کہ وہ سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ آپ کا تعلق بنی عامر بن لؤی سے تھا اور آپ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے۔ پھر حجۃ الوداع کے موقع پر ان کی وفات ہوگئی تھی اور اس وقت وہ حمل سے تھیں سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے کچھ ہی دن بعد ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ نفاس کے ایام جب وہ گذار چکیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے انھوں نے اچھے کپڑے پہنے اس وقت بنوعبدالدار کے ایک صحابی ابوالسنابل بن بعکک ان کے یہاں گئے اور ان سے کہا میرا خیال ہے کہ تم نے نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لیے یہ زیب و زینت کی ہے۔ کیا نکاح کا ارادہ ہے؟ لیکن خدا کی قسم، جب تک چار مہینے دس دن نہ گذر جائیں (سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کو) تم نکاح کے قابل نہیں ہوگی۔ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ابوالسنابل نے یہ بات مجھ سے کہی تو میں نے شام ہوتے ہی کپڑے پہنے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق میں نے آپ سے سوال کیا۔ آں حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں ولادت کے بعد واقعی عدت سے نکل چکی ہوں اور اگر میں چاہوں تو نکاح کرسکتی ہوں۔ اس روایت کی متابعت اصبغ نے ابن وہب کے واسطہ سے کی، ان سے یونس نے بیان کیا اور لیث نے کہا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، (آپ نے بیان کیا کہ) ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے بنوعامر بن لوی کے مولا محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے خبر دی کہ محمد بن ایاس بن بکیر نے انھیں خبر دی اور ان کے دادا بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۴۷۸ - جنگ بدر میں فرشتوں کی شرکت

۱۱۶۹ - مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انھیں جریر نے خبر دی، انھیں یحیی بن سعید نے، انھیں معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی نے اپنے والد (رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ) کے واسطہ سے، ان کے والد بد

أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے پوچھا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ کے یہاں مرتبہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل، یا آں حضورؐ نے اسی طرح کا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا، جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو ملائکہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے ان کا بھی مرتبہ یہی ہے۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ سَأَلَ جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

۱۱۷۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے معاذ بن رفاعہ بن رافع نے رفاعہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور (ان کے والد) رافع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ تو آپ نے اپنے صاحبزادے (رفاعہ رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کرتے تھے کہ بیعت عقبہ کی شرکت کے مقابلے میں بدر کی شرکت مجھے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْهَادِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۱۱۷۱۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں یزید نے خبر دی، انھیں یحییٰ نے خبر دی اور انھوں نے معاذ بن رفاعہ سے سنا، کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اور یحییٰ سے روایت ہے کہ یزید بن ہاد نے انھیں خبر دی کہ جس دن معاذ بن رفاعہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی تو وہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ یزید نے بیان کیا کہ معاذ نے فرمایا تھا کہ پوچھنے والے جبریل علیہ السلام تھے۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ۔

۱۱۷۲۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا تھا، یہ ہیں جبریل علیہ السلام، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اور ہتھیار بند۔

باب ۴۷۹

۱۱۷۳۔ حَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَاتَ أَبُو زَيْدٍ وَلَمْ

۱۱۷۳۔ مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو زید رضی اللہ عنہ وفات

بَدْرِيًّا۔ پاگئے اور آپ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدِ بْنَ مَالِكٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضْحَى فَقَالَ مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقْضٌ لِمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۱۱۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے ابن خباب رضی اللہ عنہ نے کہ ابوسعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ سفر سے واپس آئے تو ان کے گھر والے قربانی کا گوشت ان کے لیے لائے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اسے اس وقت تک نہیں کھاؤں گا۔ جب تک اس کا حکم نہ معلوم کر لوں (کیونکہ ابتداء اسلام میں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کے کھانے کی ممانعت کر دی گئی تھی) چنانچہ آپ اپنی والدہ کی طرف سے ایک بھائی کے پاس گئے، وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے یعنی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ۔ انھوں نے بتایا کہ بعد میں وہ حکم منسوخ کر دیا گیا تھا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت کی گئی تھی۔

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَقَالَ أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكَرِشِ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ قَالَ هِشَامٌ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدُ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ

۱۱۷۵۔ مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان سے زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر میری مڈبھیڑ عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہو گئی۔ اس کا سارا جسم لوہے سے ڈھکا ہوا تھا اور صرف آنکھ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی کنیت ابو ذات الکرش تھی، کہنے لگا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں۔ میں نے چھوٹے نیزے سے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ ہی کو نشانہ بنایا چنانچہ اس زخم سے وہ مر گیا۔ ہشام نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر میں نے اپنا پاؤں اس کے اوپر رکھ کر پورا زور لگایا اور بڑی دشواری سے وہ نیزہ اس کی آنکھ سے نکال سکا۔ اس کے دونوں کنارے مڑ گئے تھے۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کا وہ نیزہ عاریۃً طلب فرمایا تو آپ نے پیش کر دیا۔ جب حضور اکرمؐ کی وفات ہو گئی تو آپ نے اسے واپس لے لیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انھیں بھی دے دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا،

إِيَّاهَا فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتّٰى قُتِلَ۔

۱۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَايِعُونِي۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنّٰى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنّٰى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِي

آپ نے انھیں بھی دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ نے اسے لے لیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے طلب فرمایا تو آپ نے انھیں بھی دے دیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ نیزہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کے پاس۔ اس کے بعد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور آپ کے پاس ہی وہ رہا، یہاں تک کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔

۱۱۷۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، کہا کہ مجھے ابو ادریس عائذ اللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انھیں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، کہ مجھ سے عہد کرو۔

۱۱۷۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں عروہ بن زبیر نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں میں تھے، نے سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا اور ان کی اپنی بھانجی ہند بنت ولید بن عتبہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر دی تھی۔ سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری خاتون کے مولا تھے، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیتا تو لوگ اسی کی طرف اسے منسوب کر کے پکارتے تھے، اور منہ بولا بیٹا اس کی میراث کا بھی وارث ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "انھیں ان کے آباء کی طرف منسوب کر کے پکارو"۔ تو سہلہ رضی اللہ عنہا آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ پھر تفصیل سے آپ نے حدیث بیان کی۔

۱۱۷۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے، ان سے ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس رات میری شادی ہوئی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی صبح کو میرے یہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے،

كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هٰكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ ۞

جیسے اب تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ چند بچیاں دف بجا رہی تھیں اور وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جن میں ان کے خاندان والوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، انھیں اشعار میں ایک لڑکی نے یہ مصرعہ بھی پڑھا کہ "ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو کل ہونے والی بات جانتے ہیں"۔ آں حضورؐ نے فرمایا، یہ نہ پڑھو، جو پہلے تم پڑھ رہی تھیں وہی پڑھو

١١٧٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ يُرِيدُ التَّمَاثِيلَ الَّتِي فِيهَا الْأَرْوَاحُ ۞

۱۱۷۹ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے۔ ح۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب (زہری) نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو طلحہ رضی اللہ نے خبر دی، آپ آں حضورؐ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو، آپ کی مراد جاندار کی تصویر سے تھی۔

١١٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا

۱۱۸۰ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی۔ ح۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، انھیں علی بن حسین نے خبر دی، انھیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی، اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کی غنیمت میں سے مجھے ایک اونٹنی ملی تھی اور اسی جنگ کی غنیمت میں سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو "خمس" کے طور پر حصہ مقرر کیا تھا اس میں سے بھی آں حضورؐ نے مجھے ایک اونٹنی عنایت فرمائی تھی۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام کی رخصتی کرا لاؤں، اس لیے میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے بات چیت کی کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس لائیں، میرا ارادہ تھا کہ میں اس گھاس کو سناروں کے ہاتھ بیچ دوں گا اور اس کی قیمت ولیمہ کی دعوت میں لگاؤں گا۔ میں ابھی اپنی اونٹنیوں کے لیے پالان، ٹوکرے اور رسیاں جمع کر رہا تھا۔ اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے حجرہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں میں جن انتظامات میں تھا جب وہ پورے ہو گئے تو (اونٹنیوں کو لینے آیا) وہاں یہ منظر تھا کہ

أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَهُ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ ؛

۱۱۸۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ

ان کے کوہان کسی نے کاٹ دیئے تھے اور کوکھ چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی تھی۔ یہ منظر دیکھ کر میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا۔ میں نے پوچھا، یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے، اور وہ ابھی اسی حجرہ میں موجود ہیں، انصار کے ساتھ شراب نوشی کی ایک مجلس میں، ان کے پاس ایک گانے والی ہے اور ان کے دوست و احباب ہیں۔ گانے والی نے گاتے ہوئے جب یہ مصرعہ پڑھا "ہاں اے حمزہ! یہ عمدہ اور فربہ اونٹنیاں"، تو حمزہ نے کود کر اپنی تلوار تھامی اور ان دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کی کوکھ چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی۔ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آں حضورؐ کی خدمت میں موجود تھے۔ آں حضورؐ نے میرے رنج وغم کو پہلے ہی بھانپ لیا اور دریافت فرمایا، کیا بات پیش آئی؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آج جیسی تکلیف دہ بات کبھی پیش نہیں آئی تھی، حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں کو پکڑ کے ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کی کوکھ چیر ڈالی، وہ یہیں ایک گھر میں شراب کی مجلس جمائے بیٹھے ہیں۔ آنحضورؐ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اور اسے اوڑھ کر آپ تشریف لے چلے میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی ساتھ ساتھ ہو لیے۔ جب اس گھر کے قریب آپ تشریف لائے جہاں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے تو آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آں حضورؐ کو اندر جانے کی اجازت ملی تو آپ اندر تشریف لے گئے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر انھیں تنبیہ فرمائی، حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں مست تھے اور ان کی آنکھیں سرخ تھیں، انھوں نے آں حضورؐ کی طرف نظر اٹھائی، پھر ذرا اور اوپر اٹھائی اور آپ کے گھٹنوں پر دیکھنے لگے پھر اور نظر اٹھائی اور آپ کے چہرہ پر دیکھنے لگے، پھر کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو! آں حضورؐ سمجھ گئے کہ وہ اس وقت مدہوش ہیں۔ اس لیے آپ فوراً الٹے پاؤں واپس آ گئے اور اس گھر سے باہر نکل آئے، ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔

۱۱۸۱ ۔ مجھ سے محمد بن عباد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، کہا کہ ہمیں یہ روایت ابن الاصبہانی سے پہنچی اور انھوں نے ابن معقل سے سنا کہ علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی

حُنَيْفٍ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا -

۱۱۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا -

۱۱۸۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔

۱۱۸۲ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے شوہر خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی، آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے اور بدر کی لڑائی میں آپ نے شرکت کی تھی اور مدینہ میں آپ کی وفات ہوگئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری ملاقات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے حفصہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اس کا نکاح میں آپ سے کر دوں۔ انھوں نے کہا کہ میں سوچوں گا۔ اس لیے میں چند دنوں کے لیئے ٹھہر گیا، پھر انھوں نے کہا کہ میری رائے یہ ہوئی ہے کہ ابھی میں نکاح نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر میری ملاقات ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے بھی میں نے یہی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ بنت عمر سے کر دوں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ ان کا یہ طرز عمل، عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ میرے لیے باعث تکلیف ہوا۔ کچھ دنوں میں نے اور توقف کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیغام بھیجا اور میں نے ان کا نکاح آں حضور سے کر دیا۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو انھوں نے کہا، غالباً آپ کو میرے اس طرز عمل سے تکلیف ہوئی ہوگی کہ جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ نے حفصہ رض کے متعلق مجھ سے بات کی تو میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ ہاں ہوئی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ آپ کی بات کا میں نے صرف اس لیے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات آچکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تذکرہ فرمایا ہے میں آنحضور کے راز کو کھولنا نہیں چاہتا تھا اور اگر آپ اپنا ارادہ بدل دیتے تو میں ضرور ان سے نکاح کرتا۔

۱۱۸۳ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی نے، ان سے عبداللہ بن یزید نے، انھوں نے ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کا اپنے بال

وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَىٰ أَهْلِهِ صَدَقَةٌ۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخَّرَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أُمِرْتُ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيهِ۔

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ

بچوں پر خرچ کرنا بھی باعث ثواب ہے (بشرطیکہ جائز طریقہ پر خرچ کرے)

۱۱۸۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز سے انھوں نے ان کے عہد خلافت میں یہ حدیث بیان کی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب کوفہ کے امیر تھے، تو انھوں نے ایک دن عصر کی نماز دیر سے پڑھی۔ اس پر زید بن حسن کے نانا ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ ان کے یہاں گئے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والے صحابہ میں تھے اور کہا، آپ کو معلوم ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے (نماز کا طریقہ بتانے کے لیے) اور آپ نے نماز پڑھی اور آنحضورؐ نے (آپ کے پیچھے نماز پڑھی، پانچوں وقت کی نمازیں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح مجھے حکم ملا ہے۔ بشیر بن ابی مسعود بھی یہ حدیث اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے تھے۔

۱۱۸۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورہ بقرہ کی دو آیتیں (آمن الرسول سے آخر تک) ایسی ہیں کہ جو شخص انھیں رات میں پڑھ لے وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ پھر میں نے خود ابومسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، آپ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے آپ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے حدیث مجھ سے بھی بیان کی۔

۱۱۸۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں محمود بن ربیع نے خبر دی کہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں تھے، بدر میں شریک ہوئے تھے اور انصار میں سے تھے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سے احمد بن رابع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے حصین بن محمد سے جو بنی سالم کے سرداروں میں سے تھے۔

مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ ـ

محمود بن ربیع کی حدیث کے متعلق پوچھا جس کی روایت انھوں نے عتبان بن مالک سے کی تھی تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۱۱۸۷ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَ أَكْبَرَ بَنِي عَدِيٍّ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُونٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ خَالُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ـ

۱۱۸۷ ـ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی۔ آپ قبیلہ بنی عدی کے عمر رسیدہ بزرگوں میں تھے اور آپ کے والد بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے (آپ نے بیان کیا کہ) کہ عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا عامل بنایا تھا، آپ بدر کے معرکے میں شریک تھے اور عبداللہ بن عمر اور حفصہ رضی اللہ عنہم کے ماموں تھے۔

۱۱۸۸ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ فَتُكْرِيهَا أَنْتَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ ـ

۱۱۸۸ ـ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زہری نے، انھیں سالم بن عبداللہ نے خبر دی، بیان کیا کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ ان کے دو چچاؤں، جنھوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی، نے انھیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارع (کاشت کرنے والے) سے (مخصوص اور عرب میں مروج طریقوں سے) اجرت لینے سے منع کیا تھا۔ میں نے سالم سے کہا لیکن اجرت (لگان) لیتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، رافع رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر زیادتی کی تھی[1]۔

۱۱۸۹ ـ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا ـ

۱۱۸۹ ـ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے، انھوں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد لیثی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے، آپ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

۱۱۹۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

۱۱۹۰ ـ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر اور یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف

---

[1] مقصد یہ ہے کہ کاشتکار سے زمین کا مالک جو اجرت اپنی زمین کے استعمال کی لے گا، اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو وہ جو عرب میں رائج تھیں کہ کھیت کے جس حصے میں زیادہ پیداوار ہوتی تھی اسے مالک اپنے لیے مخصوص کر لیتا تھا اور باقی کی پیداوار کاشتکار کو مل جاتی تھی۔ اسی طرح اور بھی بعض غیر منصفانہ طریقے تھے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح زمین کی اجرت لینے سے منع فرمایا تھا لیکن جہاں تک زمین پر نقد اجرت لینے کا سوال ہے، یعنی لگان، تو آں حضور نے اس سے منع نہیں کیا تھا، اسی طرح اس باب کے ان معاملات سے بھی منع نہیں کیا جو انصاف پر مبنی ہوں۔ تو رافع رضی اللہ عنہ جو ممانعت کو بالکل عام رکھتے ہیں۔ گویا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں۔ اس حدیث کے مضمون پر نوٹ گزر چکا ہے۔

أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ ۞

رضی اللہ عنہ، جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، (نے بیان کیا کہ) آں حضور نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین، وہاں کا جزیہ لانے کے لیے بھیجا۔ آں حضور نے بحرین والوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تھا۔ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے (جزیہ کا) جب انصار (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے فجر کی نماز آں حضور کے ساتھ پڑھی (مسجد نبوی میں)۔ آں حضور جب نماز سے فارغ ہوئے تو تمام انصار آپ کے سامنے آئے۔ آں حضور انھیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا، میرا خیال ہے کہ تمھیں یہ اطلاع مل گئی ہے کہ ابوعبیدہ مال لے کر آئے ہیں؟ انھوں نے عرض کی، جی ہاں یا رسول اللہ! آں حضور نے فرمایا، پھر تمھیں خوشخبری ہو اور جس سے تمھیں خوشی ہوگی اس کی امید رکھو، خدا گواہ ہے کہ مجھے تمھارے متعلق محتاجی سے ڈر نہیں لگتا، مجھے تو اس کا خوف ہے کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی تھی۔ پھر پہلوں کی طرح اس کے لیے منافست کرو گے اور جس طرح وہ ہلاک ہو گئے تھے تمھیں بھی یہ چیز ہلاک کر کے رہے گی۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا حَتَّى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا۔

۱۱۹۱ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر طرح کے سانپ مار ڈالا کرتے تھے (جب بھی انھیں نظر آجاتا)، لیکن جب ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، ان سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں نکلنے والے سانپ کے مارنے سے منع کیا تھا تو آپ نے بھی اسے مارنا چھوڑ دیا تھا۔ (حدیث گزر چکی ہے)۔

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ قَالَ وَاللهِ لَا تَذَرُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا ۞

۱۱۹۲ - مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے چند افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کی کہ آپ ہمیں اجازت عنایت فرمائیں۔ ہم اپنے بھانجے عباس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں (جو بدر کی قید سے آزادی حاصل کرنے کے لیے انھیں ادا کرنا پڑتا) لیکن آں حضور نے فرمایا، خدا گواہ، ان کے فدیہ سے ایک درہم بھی نہ چھوڑنا۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِيْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَقْتُلُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهُ فَاِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهُ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ ؎

۱۱۹۳۔ ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے زہری نے، ان سے عطاء بن یزید نے ان سے عبیداللہ بن عدی نے اور ان سے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے، ح۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے اپنے چچا (محمد بن مسلم بن شہاب) کے واسطے سے بیان کیا، انھیں عطاء بن یزید لیثی ثم الجندعی نے خبر دی، انھیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی اور انھیں مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ نے آپ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کرنے والوں میں تھے، انھوں نے خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، اگر کسی موقع پر میری مڈبھیڑ کسی کافر سے ہو جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کے درپے ہو جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کاٹ ڈالے پھر رجب میں اس پر غالب ہونے لگوں تو) وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ لے اور کہنے لگے کہ "میں اللہ پر ایمان لایا، تو کیا، یا رسول اللہؐ! اس کے اس اقرار کے بعد پھر بھی مجھے اسے قتل کر دینا چاہیئے؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر تم اسے قتل نہ کرنا۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہؐ! وہ پہلے میرا ایک ہاتھ بھی کاٹ چکا ہے؟ اور یہ اقرار میرے ہاتھ کاٹنے کے بعد کیا ہے؟ آں حضورؐ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا، کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر ڈالا تو اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمھارا مقام تھا، وہ اس مقام پر فائز ہوگا اور تمھارا مقام وہ ہوگا جو اس کا مقام اس وقت تھا جب اس نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ فَقَالَ اَنْتَ اَبَاجَهْلٍ قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سُلَيْمٰنُ هٰكَذَا قَالَهَا اَنَسٌ قَالَ اَنْتَ اَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ

۱۱۹۴۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا، کون دیکھ آئے گا کہ ابوجہل کے ساتھ کیا ہوا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لیے روانہ ہوئے اور دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے قتل کر دیا ہے اور اس کی لاش ٹھنڈی ہونے والی ہے۔ انھوں نے پوچھا، ابوجہل تمھی ہو؟ ابن علیہ نے بیان کیا کہ سلیمان نے اسی طرح بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا،

رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ قَالَ سُلَيْمٰنُ أَوْ قَالَ
قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ
أَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ
فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ
قَتَلَنِيْ ۔

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رض لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَقِيْنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا فَحَدَّثْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ هُمَا عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ ۔

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ رض لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ ۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَذٰلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَرَ الْإِيْمَانُ فِيْ قَلْبِيْ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ أُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُوْلٰى يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ

کیا تمہی ابوجہل ہو؟ اس پر اس نے کہا، کیا اس سے بڑا بھی کوئی ہوگا جسے تم نے آج قتل کر دیا ہے؟ سلیمان نے بیان کیا کہ یا اس نے یوں کہا "جسے اس کی قوم نے قتل کر دیا ہے (کیا اس سے بھی بڑا کوئی ہوگا) کہا کہ ابومجلز نے بیان کیا کہ ابوجہل نے کہا، کاش! ایک کسان کے سوا مجھے کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

۱۱۹۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، ہمیں ساتھ لے کر ہمارے انصار بھائیوں کے یہاں چلیے پھر ہماری ملاقات دو صالح انصاری اصحاب سے ہوئی جنھوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی۔ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زبیرؓ سے کیا تو انھوں نے بتایا کہ وہ دونوں اصحاب عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی رضی اللہ عنہما تھے۔

۱۱۹۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انھوں نے اسماعیل سے، انھوں نے قیس سے کہ بدری صحابہ کا (سالانہ) وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا (جو انھیں بیت المال سے ملتا تھا) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں انھیں (بدری صحابہ کو) ان اصحاب پر فضیلت دوں گا جو اُن کے بعد ایمان لائے ہیں۔

۱۱۹۷۔ مجھ سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، انھیں محمد بن جبیر نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ مغرب کی نماز میں سورہ والطور کی تلاوت کر رہے تھے۔ یہ پہلا موقعہ تھا جب ایمان میرے دل کو لگا تھا۔ اور زہری سے روایت ہے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے، کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا، اگر مطعم بن عدی (رضی اللہ عنہ) زندہ ہوتے اور ان (بدر کے) قیدیوں کے لیے سفارش کرتے تو میں انھیں ان کے کہنے سے چھوڑ دیتا۔ اور لیث نے یحیٰی کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے کہ پہلا فتنہ جب برپا ہوا یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا، تو اس نے اصحاب بدر

أصحاب بدر أحدا ثم وقعت الفتنة الثانية يعني الحرة فلم تبق من أصحاب الحديبية أحدا ثم وقعت الثالثة فلم ترتفع وللناس طباخ۔

۱۱۹۸۔ حدثنا الحجاج بن منهال حدثنا عبد الله بن النميري حدثنا يونس بن يزيد قال سمعت الزهري قال سمعت عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد الله بن عبد الله عن حديث عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كل حدثني طائفة من الحديث قالت فأقبلت أنا وأم مسطح فعثرت أم مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت بئس ما قلت تسبين رجلا شهد بدرا فذكر حديث الإفك۔

۱۱۹۹۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح بن سليمان عن موسى بن عقبة عن ابن شهاب قال هذه مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يلقيهم هل وجدتم ما وعد ربكم حقا قال موسى قال نافع قال عبد الله قال ناس من أصحابه يا رسول الله تنادي ناسا أمواتا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أنتم بأسمع لما قلت منهم قال أبو عبد الله فجميع من شهد بدرا من قريش ممن ضرب له بسهمه أحد وثمانون رجلا وكان عروة ابن الزبير يقول قال الزبير قسمت سهمانهم فكانوا مائة والله أعلم۔

میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر جب دوسرا فتنہ برپا ہوا یعنی حرہ کا، تو اس نے اصحاب حدیبیہ میں سے کسی کو باقی نہیں چھوڑا۔ پھر تیسرا فتنہ برپا ہوا تو اپنے ساتھ لوگوں کی تمام عقل و خوبی لیتا گیا۔

۱۱۹۸۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ (افک) کے متعلق سنا، ان حضرات میں سے ہر ایک نے مجھ سے اس واقعہ کا کوئی ایک حصہ بیان کیا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا جا رہے تھے کہ ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ کر پھسل پڑیں اس پر ان کی زبان سے نکلا، مسطح کا برا ہو، میں نے کہا، آپ نے اچھی بات نہیں کہی، ایک ایسے شخص کو آپ برا کہتی ہیں جو بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ پھر انھوں نے افک (تہمت) کا واقعہ بیان کیا۔

۱۱۹۹۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا (غزوات کی کچھ تفصیلات بیان کرنے کے بعد کہ) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا بیان تھا۔ پھر انھوں نے حدیث بیان کی کہ جب (بدر کے) کفار (مقتولین کنویں میں) ڈالے جانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (انھیں مخاطب کرکے) کیا تم نے اس چیز کو حق پا لیا جس کا تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا، موسیٰ نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس پر حضور اکرم کے چند صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ ایسے لوگوں کو آواز دے رہے ہیں جو مر چکے ہیں؟ آں حضور نے فرمایا، جو کچھ میں نے ان سے کہا ہے، اسے خود تم نے بھی ان سے زیادہ بہتر طریقہ پر نہیں سنا ہوگا، ابو عبد اللہ نے کہا کہ قریش (صحابہ) کے جتنے افراد بدر میں شریک ہوئے تھے اور جن کا حصہ بھی (اس کی غنیمت میں) لگا تھا، ان کی تعداد اکیاسی تھی۔ عروہ بن زبیر بیان کیا کرتے تھے کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے (ان مہاجرین کے حصے) تقسیم کئے تھے اور ان کی تعداد سو تھی۔ اور زیادہ بہتر علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

(سلہ اگلے صفحہ پر)

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِينَ بِمِائَةِ سَهْمٍ ؛

بَاب ۴۸۰ تَسْمِيَةِ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ الَّذِي وَضَعَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَى حُرُوفِ الْمُعْجَمِ ۔ ؛

النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ۔ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ۔ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ۔ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفٌ لِقُرَيْشٍ۔ أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ۔ حَارِثَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ۔ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ۔ خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ۔ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ۔ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ۔ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ۔ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ۔ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ۔ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ۔ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ۔ ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيُّ۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ۔ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ۔ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

۱۲۰۰ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں معمر نے، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کے موقعہ پر مہاجرین کے سو حصے تھے۔

۴۸۰ بترتیب حروف تہجی، ان اصحاب کے اسماء گرامی جنھوں نے بدر کی جنگ میں شرکت کی تھی۔

اور جنھیں ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) اس جامع میں ذکر کرتا ہے، جس کی اس نے ترتیب دی ہے (یعنی یہی صحیح بخاری)۔

(۱) النبی محمد بن عبداللہ الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم، (۲) ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ (۳) ابوبکر صدیق القرشی رضی اللہ عنہ کے مولا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ (۴) حمزہ بن عبدالمطلب الہاشمی رضی اللہ عنہ (۵) قریش کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ۔

(۶) ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ القرشی رضی اللہ عنہ (۷) حارثہ بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ، آپ نے بدر کی جنگ میں شہادت پائی تھی آپ کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں، آپ جنگ کے میدان میں صرف تماشائی کی حیثیت سے آئے تھے (کم عمری کی وجہ سے) لیکن بدر کے میدان میں ہی آپ کے ایک تیر کفار کی طرف سے آکر لگا اور اس سے آپ نے شہادت پائی۔ (۸) خبیب بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ (۹) خنیس بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ۔ (۱۰) رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ (۱۱) رفاعہ بن عبدالمنذر لبابہ انصاری رضی اللہ عنہ (۱۲) زبیر بن العوام القرشی رضی اللہ عنہ۔ (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ، (۱۴) ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ (۱۵) سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ (۱۶) سعد بن خولہ القرشی رضی اللہ عنہ (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی رضی اللہ عنہ (۱۸) سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ (۱۹) ظہیر بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ (۲۰) اور ان کے بھائی (مُظہر رضی اللہ عنہ)۔ (۲۱) عبداللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق القرشی رضی اللہ عنہ

(متعلقہ صفحہ) ؎ حضرت علی، زبیر، طلحہ، سعد اور سعید رضی اللہ عنہم اکابر صحابہ جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے، عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد زندہ رہے ہیں۔ اس لئے بعض محدثین نے لکھا ہے کہ راوی کا یہ کہنا کہ شہادت عثمان کے بعد کوئی بھی بدری صحابی باقی نہیں رہا تھا صحیح نہیں ہے لیکن غالباً راوی کی مراد یہ ہے کہ یہ فتنہ جس بنیاد پر اٹھا تھا، ابھی وہ ختم نہیں ہوئی تھی کہ تمام اکابر بدریین اس دنیا سے رخصت کر چکے تھے۔ یا پھر اکثریت پر کل کا حکم لگایا ہو۔

بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ. عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ. عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ. عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ. عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ. عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ. عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ. عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ. عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ. عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ. عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ. عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ. قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ. قَتَادَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ. مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو الْجَمُوحِ. مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ. مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ. مُرَارَةُ ابْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ. مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ. مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ. مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ. هِلَالُ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

باب ۴۸۱ حَدِيثُ بَنِي النَّضِيرِ

وَمَخْرَجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فِي دِيَةِ الرَّجُلَيْنِ وَمَا أَرَادُوا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲) عبداللہ بن مسعود الہذلی رضی اللہ عنہ (۲۳) عتبہ بن مسعود الہذلی رضی اللہ عنہ (۲۴) عبدالرحمٰن بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ (۲۵) عبیدہ بن حارث القرشی رضی اللہ عنہ۔ (۲۶) عبادہ بن الصامت انصاری رضی اللہ عنہ (۲۷) عمر بن خطاب العدوی رضی اللہ عنہ (۲۸) عثمان بن عفان القرشی رضی اللہ عنہ آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی، جو آپ کے گھر میں تھیں) کی تیمارداری کے لیے مدینہ منورہ میں ہی چھوڑا تھا، لیکن بدر کی غنیمت میں آپ کا بھی حصہ لگایا تھا (۲۹) علی بن ابی طالب الہاشمی رضی اللہ عنہ (۳۰) بنی عامر بن لوی کے حلیف عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ (۳۲) عامر بن ربیعہ العنزی رضی اللہ عنہ (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ (۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ (۳۵) عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ (۳۶) قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ (۳۸) معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ (۳۹) معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ (۴۰) اور ان کے بھائی (عوف رضی اللہ عنہ)۔ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ۔ (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ (۴۳) معن بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ (۴۵) مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ عنہ، بنی زہرہ کے حلیف (۴۶) اور ہلال بن ابی امیہ انصاری رضی اللہ عنہ و رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۴۸۱ ۔ بنو نضیر کے یہودیوں کا واقعہ[1]

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دو[2] مسلمانوں کی دیت کے سلسلے میں ان کے پاس جانا اور حضور اکرمؐ کے ساتھ ان کا خلافِ معاہدہ طرزِ عمل، زہری نے عروہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ غزوۂ بنو نضیر،

[1] بنو نضیر اور بنو قریظہ یہودیوں کے مدینہ میں دو بڑے قبیلے تھے اور مدینہ کی اقتصادیات پر بڑی حد تک حاوی تھے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے ساتھ امن اور صلح کا معاہدہ کیا تھا لیکن غدر اور بدعہدی کے یہ عادی تھے۔ اس معاہدہ میں بھی ان کا یہی طرزِ عمل رہا۔ اس لیے آں حضورؐ نے ان کی بدعہدیوں سے تنگ آکر انھیں ریحا، تیماد اور وادی القریٰ کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ مِّنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَبْلَ أُحُدٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَأُحُدٍ۔

غزوۂ بدر کے چھ مہینے بعد اور غزوۂ احد سے پہلے ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ ہی وہ ہے جس نے اہل کتاب کے کفار کو ان کے گھروں سے نکالا اور یہ (جزیرۂ عرب سے) ان کی پہلی جلاوطنی ہے۔" ابن اسحاق کی تحقیق میں یہ غزوہ، غزوۂ بئر معونہ اور غزوۂ احد کے بعد ہوا ہے۔

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ۔

۱۲۰۱۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (معاہدہ کے خلاف کرکے) لڑائی مول لی۔ اس لیے آپ نے قبیلہ بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا لیکن قبیلہ بنو قریظہ کو جلا وطن نہیں کیا، اور اس طرح ان پر احسان کیا۔ پھر بنو قریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لیے آپ نے ان کے مردوں کو قتل کروا دیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا، صرف بعض بنی قریظہ اس سے مستثنیٰ قرار دیے گئے تھے، کیونکہ وہ آں حضور کی پناہ میں آگئے تھے، اس لیے آپ نے انھیں پناہ دی اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضور اکرم نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا تھا، بنو قینقاع کو بھی جو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا۔ یہود بنی حارثہ کو بھی اور مدینہ کے تمام یہودیوں کو۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ۔

۱۲۰۲۔ مجھ سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، انھیں ابوعوانہ نے خبر دی، انھیں ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا "سورۂ حشر"، تو آپ نے فرمایا کہ اسے "سورۂ نضیر" کہو، (کیونکہ یہ سورت بنو نضیر کے ہی بارے میں نازل ہوئی) اس روایت کی متابعت ہشیم نے ابوبشر کے واسطہ سے کی ہے۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ

۱۲۰۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ انصاری صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ کھجور کے درخت مخصوص رکھتے تھے (تاکہ اس کا پھل آپ کی خدمت میں بھیج دیا جائے) لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر پر فتح عطا

بُرُدٌ عَلَيْهِمْ۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ؎

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحٰرِثِ ؎

أَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيعٍ
وَحَرَّقَ فِي نَوَاحِيهَا السَّعِيرُ

سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ
وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيرُ

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَاهُ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمٰنَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَدْخِلْهُمْ فَلَبِثَ قَلِيلًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي

فرمائی تو آنحضورؐ ان کے پھل واپس فرما دیا کرتے تھے۔

۱۲۰۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے باغات جلوا دیئے تھے اور ان کے درختوں کو کٹوا دیا تھا۔ یہ باغات مقام بویرہ میں تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی "جو درخت تم نے کاٹ دیئے ہیں یا جنھیں تم نے چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا ہے۔"

۱۲۰۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں حبان نے خبر دی، انھیں جویریہ بن اسماء نے خبر دی، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے باغات جلوا دیئے تھے۔ آپ نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی کے متعلق یہ شعر کہا تھا، (ترجمہ) "بنو لوئی (قریش) کے شریفوں نے بڑی آسانی کے ساتھ برداشت کر لی، مقام بویرہ کی وہ آگ جو پھیل رہی تھی۔" بیان کیا کہ پھر اس کا جواب ابوسفیان بن حارث نے ان اشعار میں دیا۔ "خدا کرے کہ مدینہ میں ہمیشہ یوں ہی آگ لگتی رہے اور اس کے اطراف سے بھی (جہاں مسلمانوں کی آبادیاں ہیں) یوں ہی شعلے اٹھتے رہیں، تمھیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کون اس مقام بویرہ سے دور ہے (جو اس آگ کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے) اور تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کی سرزمین کو نقصان پہنچتا ہے۔"

۱۲۰۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں مالک بن اوس بن حدثان نصری نے خبر دی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں بلایا تھا (وہ ابھی امیرالمؤمنین کی خدمت میں موجود تھے کہ) امیرالمؤمنین کے حاجب یرفا آئے اور عرض کی کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، زبیر بن عوام رضی اللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں، کیا آپ کی طرف سے انھیں اجازت ہے؟ امیرالمؤمنین نے فرمایا کہ ہاں "انھیں اندر بلا لو۔ تھوڑی دیر بعد یرفا پھر آئے اور عرض کی، عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ بھی اجازت چاہتے ہیں، کیا انھیں اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں (انھیں بھی اندر بلا لو) جب یہ دونوں حضرات اندر تشریف لائے

أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيْرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوْا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ قَالُوْا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّيْ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ أَحَدًا غَيْرَهٗ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ إِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوْهَا وَقَسَمَهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، امیر المؤمنین! میرا اور ان کا (علی رضی اللہ عنہ) فیصلہ کر دیجئے۔ ان دونوں حضرات کا اس جائداد کے بارے میں اختلاف تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مالِ بنو نضیر سے فیٔ کے طور پر دیا تھا۔ اس موقعہ پر علی اور عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دوسرے پر تنقید کی تو حاضرین نے عرض کی کہ امیر المؤمنین! آپ دونوں حضرات کا فیصلہ کر دیجئے تاکہ دونوں حضرات کا کوئی جھگڑا باقی نہ رہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جلدی نہ کیجئے، میں آپ لوگوں سے اس اللہ کے واسطہ سے پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ہم (انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، اور اس سے آں حضورؐ کی مراد خود اپنی ذات سے تھی" حاضرین نے کہا کہ جی ہاں، آں حضورؐ نے یہ فرمایا تھا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا میں آپ حضرات سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ حضرات کو بھی معلوم ہے کہ آنحضورؐ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی؟ ان دونوں حضرات نے بھی جواب اثبات میں دیا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر میں آپ حضرات سے اس معاملے پر گفتگو کرتا ہوں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس فیٔ میں سے (جو بنو نضیر سے ملی تھی) ایک خصوصیت کے ساتھ عنایت کیا تھا جس میں آپ کے سوا اور کسی کی شرکت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کا اس کے متعلق ارشاد ہے کہ "بنو نضیر کے اموال سے جو اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے تو تم نے اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تھے (یعنی جنگ نہیں ہوئی تھی) اللہ تعالیٰ کے ارشاد "قدیر" تک۔ تو یہ مال خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا، لیکن خدا گواہ ہے کہ آں حضورؐ نے تمہیں نظر انداز کر کے اپنے لیے اسے مخصوص نہیں کیا تھا، نہ تم پر اپنی ذات کو ترجیح دی تھی، پہلے اس مال میں سے تمہیں دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی اور آخر اس فیٔ میں سے یہ جائداد بچ گئی تھی پس آپ اپنی ازواج کا سالانہ خرچ بھی اسی میں سے دیتے تھے، اور جو کچھ اس میں سے باقی بچتا تھا اسے آپ اللہ تعالیٰ کے مال کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے۔

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهُ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَمِلَ فِيهِ كَمَا تَقُولَانِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ فَجِئْتَنِي يَعْنِي عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعَمِلْتُ فِيهِ مُنْذُ وُلِّيتُ وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ

(یعنی رفاہِ عام اور اجتماعی ضرورتوں میں) آں حضورؐ نے اپنی زندگی میں یہ جائداد انھیں مصارف میں خرچ کی۔ پھر جب آپ کی وفات ہوگئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آں حضور کا جانشین بنایا گیا ہے، اس لیے آپ نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور اسے انھیں مصارف میں خرچ کرتے رہے جس میں آں حضورؐ خرچ کرتے تھے اور آپ حضرات یہیں موجود تھے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، علی اور عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی طرزِ عمل اختیار کیا، جیسا کہ آپ لوگوں کو بھی اس کا اعتراف ہے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ اپنے اس طرزِ عمل میں سچے مخلص صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اٹھا لیا، اس لیے میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین بنایا گیا ہے۔ چنانچہ میں اس جائداد پر اپنی امارت کے دو سالوں سے قابض ہوں اور اسے انھیں مصارف میں صرف کرتا ہوں جس میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور اللہ جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرزِ عمل میں سچا، مخلص، صحیح راستے پر اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے، آپ دونوں ایک ہی ہیں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ پھر آپ میرے پاس آئے، آپ کی مراد عباس رضی اللہ عنہ سے تھی، تو میں نے آپ دونوں کے سامنے یہ بات صاف کردی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرما گئے تھے کہ "ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔" پھر جب میرے سامنے یہ بات آئی کہ وہ جائداد میں آپ دونوں حضرات کو دے دوں (تاکہ آپ اس کا انتظام کریں اور ان مصارف میں خرچ کریں جس میں وہ خرچ ہوتی آئی ہے، ملکیت کے طور پر نہیں) تو میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں یہ جائداد آپ کو دے سکتا ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عہد و میثاق کی تمام ذمہ داریوں کو آپ پورا کریں، آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے کہ آں حضورؐ نے اور ابوبکر صدیق رضؓ نے اور خود میں نے جب سے میں والی بنا ہوں، اس جائداد کے معاملہ میں کس طرزِ عمل کو اختیار کیا ہے۔ اگر یہ شرط منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس کے بارے میں

السَّاعَةَ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ صَدَقَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ لَهُنَّ أَلَا تَتَّقِينَ اللّٰهَ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخْبَرْتُهُنَّ قَالَ فَكَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ كِلَاهُمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا۔

آپ لوگ گفتگو نہ کریں۔ آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ ٹھیک ہے۔ آپ اسی شرط پر وہ جائداد ہمارے حوالے کر دیں چنانچہ میں نے اسے آپ لوگوں کے حوالے کر دیا، کیا آپ حضرات اس کے سوا کوئی اور فیصلہ اس سلسلے میں مجھ سے کروانا چاہتے ہیں، اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا اگر آپ لوگ (شرط کے مطابق اس کے انتظام و انصرام سے) عاجز ہیں تو وہ جائداد مجھے واپس کر دیجئے میں خود اس کے انتظامات کر لوں گا۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زبیر سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ مالک بن اوس نے یہ روایت تم سے صحیح بیان کی ہے۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے آپ نے بیان کیا کہ آں حضورؐ کی ازواج نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (جب وہ خلیفہ ہوئے) اور ان سے مطالبہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فئ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی اس میں سے ان کے حصے ملنے چاہئیں لیکن میں نے انھیں روکا اور ان سے کہا، تم خدا سے نہیں ڈرتیں، کیا آں حضورؐ نے خود نہیں فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں تقسیم ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے، آں حضورؐ کا اشارہ اس ارشاد میں خود اپنی ذات کی طرف تھا، البتہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس جائداد میں سے (سابق کی طرح ان کی ضروریات کے لیے) ملتا رہے گا جب میں نے ازواج مطہرات کو حدیث سنائی تو انھوں نے بھی اپنی رائے بدل دی۔ عروہ نے بیان کیا کہ یہی وہ صدقہ ہے جس کا انتظام پہلے علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ کو اس کے انتظام میں شریک نہیں کیا تھا بلکہ خود اس کا انتظام کرتے تھے (اور جس طرح آں حضورؐ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خرچ کیا تھا، اسی طرح انھیں مصارف میں آپ بھی خرچ کرتے تھے) اس کے بعد وہ صدقہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں آگیا تھا، پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے انتظام میں رہا۔ پھر جناب علی بن حسین اور حسن بن حسن کے انتظام میں رہا۔ یہ دونوں حضرات اس کا انتظام و انصرام نوبت بنوبت کرتے رہے۔ اور آخر میں یہ صدقہ جناب زید بن حسن کے انتظام میں آ گیا تھا۔ اور یہ حق ہے کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صدقہ تھا[1]

---

[1] یہ حدیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔ اور پہلے بھی نوٹ میں اس کی وضاحت کر دی گئی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جو کچھ بھی فدک کی اس جائداد (بقیہ آگے)

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ وَاللهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي۔

۱۲۰۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں عروہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فاطمہ علیہا السّلام اور عباس رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین جو فدک میں تھی اور جو خیبر میں آپ کو حصہ ملا تھا۔ اس میں سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا تھا کہ ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ البتہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس جائداد میں سے حصہ ضرور ملتا رہے گا (حسب سابق) اور خدا گواہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں کے ساتھ عمدہ معاملہ، خود اپنے عزیزوں کے ساتھ حسن معاملت سے مجھے زیادہ عزیز ہے

باب ۴۸۲ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

۴۸۲۔ کعب بن اشرف کا قتل

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ ابْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ

۱۲۰۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کعب بن اشرف کا کام کون تمام کر آئے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیتیں دے چکا۔ اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کر آؤں؟ آں حضور نے اثبات میں جواب دیا، انھوں نے عرض کی، پھر آنحضور مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس سے کچھ باتیں کہوں (جس سے پہلے اسے مطمئن اور خوش کر دوں، اگرچہ وہ باتیں خلاف واقعہ ہی کیوں نہ ہوں) آں حضور نے انھیں اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے اور اس سے کہا، یہ شخص (اشارہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا رہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ (اب ہمارے پاس کچھ باقی نہیں رہا ہے) اس لیے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں۔ اس پر کعب نے کہا، ابھی آگے دیکھنا، خدا کی قسم، بالکل اکتا جاؤ گے!

(بقیہ صفحہ) کے بارے میں اختلاف تھا وہ صرف اس بات کا تھا کہ اس کی نگرانی کون کرے اور اس صدقہ کا متولی کون ہو۔ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر پہلے کچھ غلط فہمی رہی بھی ہو گی تو وہ آں حضور کی اس حدیث کے سب حضرات کو معلوم ہو جانے کے بعد کہ انبیاء کی میراث تقسیم نہیں ہوتی دور ہو گئی تھی۔ فقہ حنفی میں یہ جزئیہ ملتا ہے کہ جب تک خیانت ظاہر نہ ہو، بہتر یہی ہے کہ وقف کے متولی واقف ہی کی اولاد میں سے ہوں۔

أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرٌو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أُرَى فِيهِ وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ ارْهَنُونِي قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُ قَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ قَالَ وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِسُفْيَانَ سَمَّاهُمْ عَمْرٌو قَالَ سَمَّى بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرٌو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو أَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عَمْرٌو جَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا، چونکہ ہم نے بھی اب ان کی اتباع کر لی ہے اس لیے جب تک یہ نہ کھل جائے کہ ان کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے، انھیں چھوڑنا بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ میں تم سے ایک وسق یا (راوی نے بیان کیا کہ) دو وسق قرض لینے آیا ہوں۔ اور ہم سے عمرو بن دینار نے یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کی، لیکن ایک وسق یا دو وسق کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ میں نے ان سے کہا کہ حدیث میں ایک وسق یا دو وسق کا تذکرہ آیا ہے۔ کعب بن اشرف نے کہا، ہاں، (میں قرض دینے کے لیے تیار ہوں، لیکن) میرے یہاں کچھ رہن رکھ دو۔ انھوں نے پوچھا، رہن میں تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو، انھوں نے کہا کہ تم عرب کے خوبصورت ترین فرد ہو، ہم تمھارے پاس اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں، اس نے کہا، پھر اپنے بچوں کو گروی رکھ دو، انھوں نے کہا، ہم بچوں کو کس طرح گروی رکھ دیں۔ کل انھیں اسی پر گالیاں دی جائیں گی کہ ایک یا دو وسق پر اسے رہن رکھ دیا گیا تھا، یہ تو بڑی بے غیرتی ہے۔ البتہ ہم تمھارے پاس "لامہ" رہن رکھ سکتے ہیں۔ سفیان نے بیان کیا کہ مراد اس سے ہتھیار تھے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے، آپ کے ساتھ ابو نائلہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کر انھوں نے اسے آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا تو اس کی بیوی نے کہا کہ اس وقت (اتنی رات گئے) کہاں باہر جا رہے ہو؟ اس نے کہا، وہ تو محمد بن مسلمہ اور میرا بھائی ابو نائلہ ہے۔ عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ اس کی بیوی نے اس سے کہا تھا کہ مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے۔ جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے جواب دیا کہ میرے بھائی محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابو نائلہ ہیں۔ شریف کو اگر رات میں بھی نیزہ بازی کے لیے بلایا جاتا ہے، تو وہ نکل پڑتا ہے۔ بیان کیا کہ جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اندر گئے تو آپ کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا عمرو بن دینار نے ان کے نام بھی لیے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ بعض کا نام لیا تھا۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ آئے تو ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے۔ اور عمرو بن دینار کے سوا (راوی نے) ابو عبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر نام بتائے تھے۔ عمرو نے بیان کیا کہ وہ اپنے ساتھ دو آدمیوں کو لائے تھے اور انھیں یہ ہدایت

إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعْرِهِ فَأَشَمُّهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا أَيْ أَطْيَبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٌو فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشَمَّ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ ۔

کی تھی کہ جب کعب آئے گا تو میں اس کے بال (سر کے) اپنے ہاتھ میں لے لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا جب تمھیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اس کا سر پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا ہے تو پھر تیار ہو جانا اور اسے قتل کر ڈالنا۔ عمرو نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا کہ پھر اس کا سر سونگھوں گا۔ آخر کعب چادر لپیٹے ہوئے باہر آیا۔ اس کے جسم سے خوشبو پھوٹی پڑتی تھی۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج سے زیادہ عمدہ خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی تھی۔ عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ کعب اس پر بولا، میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہر وقت عطر میں بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں۔ عمرو نے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، کیا تمھارے سر سونگھنے کی مجھے اجازت ہے؟ اس نے کہا، سونگھ سکتے ہو۔ بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر سونگھا اور آپ کے بعد آپ کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔ پھر آپ نے کہا، کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی اجازت دے دی، پھر جب محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے پوری طرح اپنے قابو میں لے لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تیار ہو جاؤ، چنانچہ انھوں نے اسے قتل کر دیا اور آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی۔ (حدیث پہلے گذر چکی ہے)۔

باب ۴۸۳ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ

وَيُقَالُ سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ ۔

۴۸۳ - ابو رافع عبداللہ بن ابی حقیق کا قتل

اس کا نام سلام بن ابی حقیق بتایا گیا ہے۔ وہ خیبر میں رہتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سرزمین حجاز میں اپنے ایک قلعہ میں رہتا تھا۔ زہری نے بیان کیا کہ اس کا قتل کعب بن اشرف کے بعد ہوا تھا۔

۱۲۰۹ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ ۔

۱۲۰۹ - مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ رضی کو ابو رافع (یہودی کے قتل) کے لیے بھیجا اور رات کے وقت اس کے گھر میں عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے داخل ہو کر اسے قتل کر ڈالا۔ اس وقت وہ سو رہا تھا۔

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ

۱۲۱۰ - ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ بن موسیٰ

بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيْكٍ وَّكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِيْ حِصْنٍ لَّهٗ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهٖ اجْلِسُوْا مَكَانَكُمْ فَإِنِّيْ مُنْطَلِقٌ وَّمُتَلَطِّفٌ لِّلْبَوَّابِ لَعَلِّيْ أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهٖ كَأَنَّهٗ يَقْضِيْ حَاجَةً وَّقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيْقَ عَلٰى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيْدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهٗ وَكَانَ فِيْ عَلَالِيَّ لَهٗ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهٖ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوْا بِيْ لَمْ يَخْلُصُوْا إِلَيَّ حَتّٰى أَقْتُلَهٗ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَّسْطَ عِيَالِهٖ لَا أَدْرِيْ أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَ

نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع یہودی (کے قتل) کے لیے چند انصاری صحابہؓ کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا، ابورافع، حضور اکرمؐ کی ایذاء کے درپے رہا کرتا تھا۔ اور آپ کے خلاف (آپ کے دشمنوں کی) مدد کیا کرتا تھا۔ سرزمین حجاز میں اس کا ایک قلعہ تھا اور وہیں وہ رہا کرتا تھا جب اس کے قلعہ کے قریب یہ حضرات پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے مویشی لے کر واپس آ چکے تھے (اپنے گھروں کو) عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ لوگ یہیں رہیں، میں (اس کے قلعہ پر) جا رہا ہوں ممکن ہے دربان پر کوئی تدبیر کارگر ہو جائے اور میں اندر جانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ آپ (قلعہ کے پاس) آئے اور دروازے سے قریب پہنچ کر آپ نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا جیسے کوئی قضاء حاجت کر رہا ہو۔ قلعہ کے تمام افراد اندر داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے انھیں بھی قلعہ کا آدمی سمجھ کر آواز دی، خدا کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو جلدی آ جاؤ، میں اب دروازہ بند کر دوں گا۔ (عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) چنانچہ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اس کی نقل و حرکت کو دیکھنے لگا۔ جب سب لوگ اندر آ گئے تو اس نے دروازہ بند کیا اور کنجیوں کا گچھا ایک کھونٹی پر لٹکا دیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اب میں ان کنجیوں کی طرف بڑھا اور انھیں اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر میں نے دروازہ کھول لیا۔ ابورافع کے پاس اس وقت کہانیاں اور داستانیں بیان کی جا رہی تھیں۔ وہ اپنے خاص بالا خانے میں تھا۔ جب داستان گو اس کے یہاں سے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کے کمرے کی طرف چڑھنے لگا، اس عرصہ میں جتنے دروازے (اس تک پہنچنے کے لیے) کھولتا تھا۔ انھیں اندر سے بند کر دیا کرتا تھا۔ اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرے متعلق معلوم بھی ہو جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں۔ آخر میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس وقت وہ ایک تاریک کمرے میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ (سو رہا) تھا، مجھے کچھ اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں ہے اس لیے میں نے آواز دی، یا ابا رافع! وہ بولا، کون ہے؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر تلوار کی ایک ضرب لگائی، اس وقت میں

أَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ .

بہت گھبرایا ہوا تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ میں اس کا کام تمام نہیں کر سکا۔ وہ چیخا تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی ٹھہرا رہا۔ پھر دوبارہ اندر گیا اور میں نے پوچھا۔ ابو رافع! یہ آواز کیسی تھی؟ وہ بولا، تیری ماں پر تباہی آئے۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے حملہ کیا تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر (آواز کی طرف بڑھ کر) میں نے تلوار کی ایک ضرب لگائی، انھوں نے بیان کیا کہ اگرچہ میں اسے زخمی تو بہت کر چکا تھا لیکن وہ ابھی مرا نہیں تھا۔ اس لیے میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دبائی جو اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ مجھے اب یقین ہو گیا تھا کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں۔ چنانچہ میں نے دروازے ایک ایک کر کے کھولنے شروع کیے، آخر میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں یہ سمجھا کہ زمین کی سطح تک میں پہنچ چکا ہوں (لیکن ابھی میں اوپر ہی تھا) اس لیے میں نے اس پر پاؤں رکھ دیا اور نیچے گر پڑا، چاندنی رات تھی، اس طرح گر پڑنے سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی، میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ لیا۔ اور آکر دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک یہ نہ معلوم ہو جائے کہ آیا میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں۔ جب (صبح کے وقت) مرغ نے بانگ دی تو اسی وقت قلعہ کی فصیل پر ایک پکارنے والے نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ اہل حجاز کے تاجر ابو رافع کی موت ہو گئی ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اب جلدی کرو، اللہ تعالیٰ نے ابو رافع کو قتل کروا دیا ہے چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پاؤں پھیلایا تو آں حضورؐ نے اس پر دستِ مبارک پھیرا۔ اور اس کی برکت سے پاؤں اتنا اچھا ہو گیا جیسے کبھی اس میں چوٹ آئی ہی نہیں تھی۔

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ . قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ

۱۲۱۱ - ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح نے حدیث بیان کی، آپ مسلمہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عتیک اور عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہما

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ وَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ فِيْ نَاسٍ مَّعَهُمْ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى دَنَوْا مِنَ الْحِصْنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَتِيكٍ امْكُثُوْا أَنْتُمْ حَتّٰى انْطَلِقَ أَنَا فَأَنْظُرُ قَالَ فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْحِصْنَ فَفَقَدُوْا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ فَخَرَجُوْا بِقَبَسٍ يَطْلُبُوْنَهُ قَالَ فَخَشِيْتُ أَنْ أُعْرَفَ قَالَ فَغَطَّيْتُ رَأْسِيْ كَأَنِّيْ أَقْضِيْ حَاجَةً ثُمَّ نَادٰى صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُغْلِقَهُ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِيْ مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ فَتَعَشَّوْا عِنْدَ أَبِيْ رَافِعٍ وَّتَحَدَّثُوْا حَتّٰى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى بُيُوْتِهِمْ فَلَمَّا هَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ قَالَ وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ فِيْ كُوَّةٍ فَأَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الْحِصْنِ قَالَ قُلْتُ إِنْ نَّذِرَ بِيَ الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلٰى مَهْلٍ ثُمَّ عَمَدْتُّ إِلٰى أَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِّنْ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَعِدْتُّ إِلٰى أَبِيْ رَافِعٍ فِيْ سُلَّمٍ فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِئَ سِرَاجُهُ فَلَمْ أَدْرِ أَيْنَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ فَعَمَدْتُّ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ وَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّيْ أُغِيْثُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ وَّغَيَّرْتُ صَوْتِيْ فَقَالَ أَلَا أُعْجِبُكَ لِأُمِّكَ

کو چند صحابہؓ کے ساتھ ابو رافع (کے قتل) کے لیے بھیجا۔ یہ حضرات روانہ ہو گئے۔ جب اس کے قلعہ کے قریب پہنچے تو عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ لوگ یہیں ٹھہر جائیں، پہلے میں جاتا ہوں، دیکھوں کیا صورتِ حال ہے۔ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (قلعہ کے قریب پہنچ کر) میں اندر جانے کے لیے تدابیر کرنے لگا۔ اتفاق سے قلعہ کا ایک گدھا گم تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس گدھے کو تلاش کرنے کے لیے قلعہ والے آگ کا ایک شعلہ لے کر باہر نکلے۔ بیان کیا کہ میں ڈرا کہ کہیں مجھے کوئی پہچان نہ لے، اس لیے میں نے اپنا سر ڈھک لیا، جیسے میں قضاء حاجت کر رہا ہوں۔ اس کے بعد دربان نے آواز دی کہ اس سے پہلے کہ میں دروازہ بند کر لوں جسے قلعہ کے اندر داخل ہونا ہے وہ جلدی آ جائے۔ میں نے (موقعہ غنیمت سمجھا اور) اندر داخل ہو گیا۔ اور قلعہ کے دروازے کے پاس ہی جہاں گدھے باندھے جاتے تھے۔ وہیں چھپ گیا۔ قلعہ والوں نے ابو رافع کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر اسے قصے سناتے رہے۔ آخر کچھ رات گئے وہ سب (قلعہ کے اندر) اپنے اپنے گھروں میں واپس آ گئے۔ اب سناٹا چھا چکا تھا اور کہیں کوئی حرکت بھی محسوس نہیں ہوتی تھی، اس لیے میں باہر نکلا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ دربان نے کنجی ایک طاق میں رکھی ہے، میں نے پہلے کنجی اپنے قبضہ میں لی اور پھر سب سے پہلے قلعہ کا دروازہ کھولا۔ بیان کیا کہ میں نے یہ سوچا تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میرا علم ہو گیا تو میں بڑی آسانی کے ساتھ راہ فرار اختیار کر سکوں گا۔ اس کے بعد میں نے ان کے کمروں کے دروازے کھولنے شروع کئے (جن کے بعد ابو رافع کا مخصوص کمرہ پڑتا تھا) اور انھیں اندر سے بند کرتا جاتا تھا، اب میں زینوں سے ابو رافع کے بالاخانے تک پہنچ چکا تھا۔ اس کے کمرہ میں اندھیرا تھا، اس کا چراغ گل کر دیا گیا تھا۔ میں یہ نہیں اندازہ کر پاتا تھا کہ ابو رافع ہے کہاں! اس لیے میں نے آواز دی، یا ابا رافع! اس پر وہ بولا کہ کون ہے؟ آپ نے بیان کیا کہ پھر آواز کی طرف میں بڑھا اور میں نے تلوار سے اس پر حملہ کیا۔ وہ چلانے لگا۔ لیکن یہ وار اوچھا پڑا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر دوبارہ میں اس کے قریب پہنچا گویا اس کی مدد کو آیا ہوں۔ میں نے آواز بدل کر پوچھا، کیا بات پیش آئی، ابو رافع! اس نے کہا، تیری ماں پر تباہی آئے، ابھی کوئی شخص میرے

أَنْزِلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ فَقَالَ فَعَمَدْتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرَى فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا فَصَاحَ وَقَامَ أَهْلُهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي كَهَيْئَةِ الْمُغِيثِ فَإِذَا مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتَّى أَتَيْتُ السُّلَّمَ أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَحْجُلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ أَمْشِي مَا بِي قَلَبَةٌ فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ۔

کمرے میں آگیا تھا اور تلوار سے مجھ پر حملہ کیا ۔ آپ نے بیان کیا کہ اس مرتبہ پھر میں نے اس کی آواز کی طرف بڑھ کر دوبارہ حملہ کیا ۔ اس حملہ میں بھی وہ قتل نہ ہو سکا ۔ پھر وہ چلانے لگا اور اس کی بیوی بھی اٹھ گئی (اور چلانے لگی) آپ نے بیان کیا کہ پھر میں فریاد رس بن کر پہنچا اور میں نے اپنی آواز بدل لی اس وقت وہ چت لیٹا ہوا تھا ۔ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر زور سے اسے دبایا ۔ آخر جب میں نے ہڈی ٹوٹنے کی آواز سن لی تو میں وہاں سے نکلا ، بہت گھبرایا ہوا ۔ اب زینہ پر آچکا تھا میں اترنا چاہتا تھا کہ نیچے گر پڑا ۔ جس سے میرا پاؤں ٹوٹ گیا ۔ میں نے اس پر پٹی باندھی اور لنگڑاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا ۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سناؤ میں تو یہاں سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں ۔ چنانچہ سحر کے وقت موت کا اعلان کرنے والا (قلعہ کی فصیل پر) چڑھا اور اعلان کیا کہ ابو رافع کی موت واقع ہو گئی ہے ۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر میں چلنے کے لیے اٹھا ، مجھے (فرط مسرت میں) کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی ۔ اس سے پہلے کہ میرے ساتھی حضور اکرمؐ کی خدمت میں پہنچیں ، میں نے انھیں پا لیا اور انھیں خوشخبری سنائی ۔

بابٌ ۴۸۴ غَزْوَةِ أُحُدٍ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ

۴۸۴ ۔ غزوۂ اُحد

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور وہ وقت یاد کیجئے ، جب آپ صبح کو اپنے گھر والوں کے پاس سے نکلے مسلمانوں کو قتال کے لیے مناسب مقامات پر لے جاتے ہوئے اور اللہ بڑا سننے والا ہے بڑا جاننے والا ہے" اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد "اور نہ ہمت ہارو اور نہ غم کرو ، تمھیں غالب رہو گے اگر تم مؤمن رہے ۔ اگر تمھیں کوئی زخم پہنچ جائے تو ان لوگوں کو بھی ایسا ہی زخم پہنچ چکا ہے ، اور ہم ان ایام کی الٹ پھیر تو لوگوں کے درمیان کرتے ہی رہتے ہیں ، تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو جان لے ۔ اور تم میں سے کچھ کو شہید بنانا تھا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ، اور تاکہ اللہ ایمان لانے والوں کو میل کچیل سے صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے ۔ شاید تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں داخل ہو گے ، حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے ان

لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ وَقَوْلِهٖ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ۔

لوگوں کو جانا نہیں جنھوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو جانا۔ اور تم تو موت کی تمنا کر رہے تھے قبل اس کے کہ اس کے سامنے آؤ، سو اس کو اب تم نے کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور یقیناً تم سے اللہ نے سچ کر دکھایا اپنا وعدۂ نصرت، جب کہ تم انھیں اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم خود ہی کمزور پڑ گئے اور باہم جھگڑنے لگے، حکم رسول کے باب میں، اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ نے دکھا دیا تھا جو کچھ کہ تم چاہتے تھے۔ بعض تم میں وہ تھے جو دنیا چاہتے تھے اور بعض تم میں ایسے تھے جو آخرت چاہتے تھے، پھر اللہ نے تم کو ان میں سے ہٹا لیا۔ تاکہ تمھاری پوری آزمائش کرے، اور اللہ نے یقیناً تم سے درگذر کی اور اللہ ایمان لانے والوں کے حق میں بڑا فضل والا ہے (اور آیت)" اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انھیں ہرگز مردہ مت خیال کرو" الآیۃ

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ۔

۱۲۱۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا، یہ جبریل علیہ السلام ہیں، ہتھیار بند، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِيْ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ

۱۲۱۳۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں زکریا بن عدی نے خبر دی، انھیں ابن المبارک نے خبر دی، انھیں حیوۃ نے، انھیں یزید بن ابی حبیب نے، انھیں ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سال بعد (وفات سے کچھ پہلے) غزوۂ احد کے شہداء کے لیے دعا کی، جیسے آپ زندوں اور مردوں سب کو وداع کر رہے ہوں۔ اس کے بعد آپ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا، میں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا اور مجھ سے (قیامت کے دن) تمھاری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی، اس وقت بھی میں اپنی اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ تمھارے بارے میں مجھے اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ تم شرک کروگے، ہاں میں تمھارے بارے

أَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ فَكَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيْنَا الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ وَّاَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِّنَ الرُّمَاةِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَقَالَ لَا تَبْرَحُوْا إِنْ رَّاَيْتُمُوْنَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوْا وَإِنْ رَّاَيْتُمُوْهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْنَا فَلَا تُعِيْنُوْنَا فَلَمَّا لَقِيْنَا هَرَبُوْا حَتّٰى رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ رَفَعْنَ عَنْ سُوْقِهِنَّ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ فَاَخَذُوْا يَقُوْلُوْنَ الْغَنِيْمَةَ الْغَنِيْمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَبْرَحُوْا فَاَبَوْا فَلَمَّا اَبَوْا صُرِفَ وُجُوْهُهُمْ فَاُصِيْبَ سَبْعُوْنَ قَتِيْلًا وَّاَشْرَفَ اَبُوْ سُفْيٰنَ فَقَالَ اَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَا تُجِيْبُوْهُ فَقَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَقَالَ لَا تُجِيْبُوْهُ فَقَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قُتِلُوْا فَلَوْ كَانُوْا اَحْيَاءً لَّاَجَابُوْا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهٗ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اَبْقَى اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيْكَ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ

میں دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم کہیں دنیا کے لیے باہم منافست نہ کرنے لگو۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ آخری دیدار تھا۔

۱۲۱۴۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگِ اُحد کے موقعہ پر جب مشرکین سے مقابلہ کے لیے ہم پہنچے تو آں حضورؐ نے تیر اندازوں کا ایک دستہ عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں (پہاڑی پر) متعین کر دیا تھا اور انھیں یہ حکم دیا تھا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، اس وقت بھی جب تم دیکھ لو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں پھر بھی یہاں سے نہ ہٹنا اور اس وقت بھی جب تم دیکھ لو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے، تم لوگ ہماری مدد کے لیے نہ آنا، پھر جب ہماری مڈبھیڑ کفار سے ہوئی تو ان میں بھگدڑ مچ گئی، میں نے دیکھا کہ ان کی عورتیں (جو ان کی ہمت بڑھانے کے لیے آئی تھیں) ،، پہاڑیوں پر بڑی تیزی کے ساتھ بھاگی جا رہی ہیں، پنڈلیوں سے اوپر کپڑے اٹھائے ہوئے جس سے ان کے پازیب دکھائی دے رہے تھے۔ عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے (تیر انداز) ساتھی کہنے لگے کہ غنیمت، غنیمت۔ اس پر عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی تھی کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا (اس لیے تم لوگ مال غنیمت لوٹنے نہ جاؤ) لیکن ان کے ساتھیوں نے ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ ان کی اس حکم عدولی کے نتیجے میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ستر مسلمان شہید ہوئے۔ اس کے بعد ابوسفیان نے پہاڑی پر سے آواز دی کیا تمھارے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) موجود ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا کوئی جواب نہ دے، پھر انھوں نے پوچھا، کیا تمھارے ساتھ ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ آں حضورؐ نے اس کے جواب کی بھی ممانعت فرما دی، انھوں نے پوچھا، کیا تمھارے ساتھ ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) موجود ہیں؟ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ یہ سب قتل کر دیئے گئے، اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بے قابو ہو گئے اور فرمایا، خدا کے دشمن! تم جھوٹے ہو، خدا نے ابھی انھیں تمھیں ذلیل کرنے کے لیے باقی رکھا ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہُبَل (ایک بُت کا نام) بلند

قُوْلُوْا اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ وَتَجِدُوْنَ مُثْلَةً لَمْ اٰمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ۔

رہے ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا جواب دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہم کیا جواب دیں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو، "اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے۔" ابوسفیان نے کہا، ہمارے پاس عُزّٰی (بت) ہے اور تمھارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا جواب دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیا جواب دیں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو، اللہ ہمارا حامی اور مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی نہیں۔ ابوسفیان نے کہا آج کا دن، بدر کے دن کا بدلہ ہے، اور لڑائی کی مثال ڈول کی ہوتی ہے۔ (کبھی ہمارے حق میں اور کبھی تمہارے حق میں) تم اپنے مقتولین میں کچھ لاشوں کو مثلہ کیا ہوا پاؤ گے، میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا، لیکن مجھے یہ اچھی نہیں معلوم ہوا۔

۱۲۱۵۔ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ اُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوْا شُهَدَاءَ۔

۱۲۱۵۔ مجھے عبداللہ بن محمد نے خبر دی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض صحابہ نے غزوۂ احد کی صبح کو شراب پی۔ (ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) اور پھر شہادت کی موت نصیب ہوئی (رضی اللہ عنہم)

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ وَقَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ۔

۱۲۱۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں سعد بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد ابراہیم نے کہ (ان کے والد) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، آپ کا روزہ تھا، تو آپ نے فرمایا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (احد کی جنگ میں) شہید کر دیئے گئے۔ وہ مجھ سے افضل اور بہتر تھے، لیکن انھیں جس چادر کا کفن دیا گیا (وہ اتنی چھوٹی تھی کہ) اگر اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتا تھا اور اگر پاؤں چھپایا جاتا تو سر کھل جاتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انھوں نے فرمایا، اور حمزہ رضی اللہ عنہ (اسی جنگ میں) شہید کئے گئے، وہ مجھ سے بہتر اور افضل تھے۔ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمارے لیے دنیا میں فراغت اور وسعت دی گئی، یا آپ نے یہ فرمایا کہ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمیں دنیا دی گئی ہمیں تو اس کا ڈر ہے کہ کہیں یہی ہماری نیکیوں کا بدلہ نہ ہو جو اسی دنیا میں ہمیں دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد آپ اتنا روئے کہ کھانا تناول نہ فرما سکے۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۷۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ

يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ؞

۱۲۱۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ وَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلِهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلِهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ قَدْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا ؞

۱۲۱۹- أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أُجِدُّ فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ يَا سَعْدُ إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ

احد کے موقعہ پر پوچھا، یا رسول اللہ! اگر میں قتل کر دیا گیا تو میں کہاں جاؤں گا؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ جنت میں! انھوں نے کھجور پھینک دی جو ان کے ہاتھ میں تھی اور لڑنے لگے یہاں تک کہ شہید ہوئے۔

۱۲۱۸- ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ہمارا مقصد صرف اللہ کی خوشنودی اور رضا تھی، اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمے تھا۔ پھر ہم میں سے بعض حضرات تو وہ تھے جو گذر گئے اور کوئی اجر انھوں نے اس دنیا میں نہیں دیکھا انھیں میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، احد کی لڑائی میں آپ نے شہادت پائی تھی، ایک دھاری دار چادر کے سوا اور کوئی چیز ان کے پاس نہیں تھی (اور وہی ان کا کفن بنی) جب ہم اس سے ان کا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ سر چادر سے چھپا دو اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو۔ یا آں حضورؐ نے یہ الفاظ فرمائے تھے کہ (القوا علی رجلہ من الاذخر بجائے اجعلوا علی رجلہ الاذخر کے) اور ہم میں بعض وہ تھے جنھیں ان کے اس عمل کا بدلہ (اسی دنیا میں) مل رہا ہے اور وہ اس سے نفع اندوز ہو رہے ہیں۔

۱۲۱۹- ہم سے حسان بن حسان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ان کے چچا بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ پھر آپ نے کہا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی ہی لڑائی میں غیر حاضر رہا، اگر آں حضورؐ کے ساتھ اللہ تعالے نے مجھے کسی اور لڑائی میں شرکت کا موقعہ دیا تو اللہ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ پھر غزوۂ احد کے موقعہ پر جب مسلمانوں کی جماعت میں افراتفری پیدا ہو گئی تو انھوں نے کہا۔ اے اللہ! مسلمانوں نے آج جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس کے لیے معذرت خواہ ہوں، اور مشرکین نے جو کچھ کیا، میں آپ کے حضور میں اس سے برأت اور اپنی بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ پھر اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے، (راستے میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے کہا،

أُحُدٍ فَمَضَى فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ ۔

١٢٢٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رض يَقُولُ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ ۔

١٢٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ

سعد کہاں جا رہے ہو؟ میں تو احد پہاڑی کے دامن میں جنت کی ہوائیں محسوس کر رہا ہوں۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھ گئے اور شہید کر دیئے گئے۔ ان کی لاش پہچانی نہیں جا رہی تھی۔ آخر ان کی بہن نے ایک تل یا ان کی انگلیوں سے ان کی لاش کی شناخت کی، نیزے، تلوار اور تیر کے تقریباً اسی زخم ان کے جسم پر تھے (رضی اللہ عنہ)

۱۲۲۰ - ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی اور انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب ہم قرآن مجید کو ترتیب وار لکھنے لگے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) تو مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت (لکھی ہوئی) نہیں ملی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے بارہا سنا تھا۔ پھر جب ہم نے اس کی تلاش کی تو وہ آیت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں ہمیں ملی۔ (آیت یہ تھی) "مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ" پھر ہم نے اس آیت کو اس کی سورت میں قرآن مجید کی ترتیب کے مطابق لکھ دیا۔

۱۲۲۱ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے سنا، وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے بیان کیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے لیے نکلے تو کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے (منافقین کی جماعت، بہانہ بنا کر) واپس چلے گئے۔ پھر صحابہ رض کی ان واپس ہونے والے منافقین کے بارے میں دو رائیں ہو گئی تھیں، ایک جماعت تو کہتی تھی کہ ہمیں پہلے ان سے جنگ کرنی چاہیئے۔ اور دوسری جماعت کہتی تھی کہ ان سے ہمیں جنگ نہ کرنی چاہیئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی "پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تمہاری دو جماعتیں ہو گئی ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال اور سرکشی کی وجہ سے انھیں کفر کی طرف لوٹا دیا ہے۔" اور آں حضور نے فرمایا کہ مدینہ "طیبہ" ہے، سرکشوں کو یہ اس طرح اپنے سے دور کر دیتا ہے جیسے آگ، چاندی

خَبَثَ الْفِضَّةِ ۔

باب ۴۸۵ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے ۔

۴۸۵ ۔ (قرآن مجید کی آیت) "جب تم میں سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ ہمت ہار دیں ، درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مددگار تھا اور مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیئے"

۱۲۲۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا بَنِيْ سَلِمَةَ وَبَنِيْ حَارِثَةَ وَمَا اُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۔

۱۲۲۲ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی " اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا "، (ترجمہ عنوان میں گذر چکا) یعنی بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے بارے میں ۔ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی، جبکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے (آیت میں) کہ " اور اللہ ان دونوں جماعتوں کا مددگار ہے "

۱۲۲۳ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِيْ تِسْعَ اَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ اَنْ اَجْمَعَ اِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنِ امْرَاَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَصَبْتَ ۔

۱۲۲۳ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، جابر! کیا نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں ۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا، کنواری سے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کی کہ ثیبہ سے! آں حضورؐ نے فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا، جس کے ساتھ تم کھیلا کرتے ۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے والد احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے ، نو لڑکیاں چھوڑیں ، گویا میری نو بہنیں موجود ہیں ، اسی لیے میں نے مناسب نہیں خیال کیا کہ انھیں جیسی ناتجربہ کار لڑکی ان کے پاس لا کے بٹھا دوں ۔ بلکہ ایک ایسی عورت لاؤں جو ان کی دیکھ بھال کرے اور ان کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا ۔

۱۲۲۴ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ

۱۲۲۴ ۔ ہم سے احمد بن ابی شریح نے حدیث بیان کی، انھیں عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے فراس نے، ان سے شعبی نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ کے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے اور قرض چھوڑ گئے تھے اور چھ لڑکیاں بھی ۔ جب درختوں سے کھجور اتارے جانے کا وقت قریب آیا تو، آپ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ

قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لَكَ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً ۔

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَثَلَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ۔

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ جیسا کہ آنحضورؐ کے علم میں ہے، والد احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے اور قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرضخواہ آپ کو دیکھ لیں (اور قرض کے مطالبہ میں نرمی برتیں) آں حضورؐ نے فرمایا، جاؤ اور ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ ڈھیر لگا لو، میں نے حکم کے مطابق عمل کیا اور پھر آپ کو بلانے گیا۔ جب قرضخواہوں نے آپ کو دیکھا تو جیسے اس وقت مجھ پر اور زیادہ بھڑک اٹھے۔ (قرضخواہ یہودی تھے) آں حضورؐ نے جب ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ پہلے سب سے بڑے ڈھیر کے چاروں طرف تین مرتبہ پھرے، اس کے بعد اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا، اپنے قرضخواہوں کو بلا لاؤ۔ آں حضورؐ برابر انھیں ناپ کے دیتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کی طرف سے ان کی امانت ادا کر دی۔ میں اس پر خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی نہ لے جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمام دوسرے ڈھیر بچا دیئے بلکہ اس ڈھیر کو بھی جب میں نے دیکھا جس پر آں حضورؐ بیٹھے ہوئے تھے (اور جس میں سے آپ نے قرض ادا کیا تھا) کہ جیسے اس میں سے ایک کھجور کا دانہ بھی کم نہیں ہوا ہے۔

۱۲۲۵۔ ہم سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان کے دادا کے واسطے سے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، غزوۂ احد کے موقعہ پر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپؐ کے ساتھ دو اور صاحب (یعنی جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام انسانی صورت میں) تھے، وہ آپ کو اپنی حفاظت میں لے کر کفار سے بڑی بے جگری سے لڑ رہے تھے، ان کے جسم پر سفید کپڑے تھے، میں نے انھیں نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

۱۲۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے مروان بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احد کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش کے تیر مجھے نکال کر دیئے اور فرمایا خوب تیر برساؤ، میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

۱۲۲۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہ اُحد کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری ہمت افزائی کے لیے) اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر کیا اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پہ فدا ہوں)۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ رض لَقَدْ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيْدُ حِيْنَ قَالَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ وَهُوَ يُقَاتِلُ۔

۱۲۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابن المسیب نے، انھوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے موقعہ پر (میری ہمت افزائی کے لیے) اپنے والد اور والدہ دونوں کا ایک ساتھ ذکر فرمایا، ان کی مراد حضور اکرمؐ کے اس ارشاد سے تھی جو آپؐ نے اس وقت فرمایا تھا جب وہ جنگ کر رہے تھے کہ میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ۔

۱۲۲۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مسعر نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے ابن شداد نے بیان کیا، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ سعد رضی اللہ کے سوا میں نے کسی (کی ہمت افزائی) کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر نہیں سنا۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا بُسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ۔

۱۲۳۰۔ ہم سے بسرہ بن صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبد اللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سعد بن مالک (مالک، سعد رضی اللہ عنہ کے والد ابی وقاص کا اصل نام تھا) کے سوا میں نے اور کسی کے لیے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کرتے نہیں سنا میں نے خود سنا کہ اُحد کی لڑائی کے موقعہ پہ آں حضورؐ فرما رہے تھے، سعد! خوب تیر برساؤ، میرے ماں باپ تم پہ فدا ہوں۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ زَعَمَ أَبُوْ عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ

۱۲۳۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ابو عثمان بیان کرتے تھے کہ ان غزوات میں سے جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے قتال کیا بعض غزوہ (احد) میں ایک موقعہ پر آپ کے ساتھ طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما

الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رض فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ۔

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَ

کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ ابوعثمان نے یہ حدیث حضرت طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے بیان کی تھی۔

۱۲۳۲۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے بیان کیا ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ بن عبیداللہ، مقداد بن اسود اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کی صحبت میں رہا ہوں لیکن میں نے ان حضرات میں سے کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا، صرف طلحہ رضی اللہ عنہ سے غزوۂ احد کے متعلق حدیث سنی تھی۔

۱۲۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے بیان کیا کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا۔ اسی ہاتھ سے آپ نے غزوۂ احد کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی۔

۱۲۳۴۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ اُحد میں جب مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منتشر ہو گئے اور پسپا ہو گئے (اور آں حضورؐ میدانِ جنگ میں اپنی جگہ پورے استقلال اور بہادری کے ساتھ کھڑے رہے) تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، حضورِ اکرمؐ کی، اپنے چمڑے کی ڈھال سے حفاظت کر رہے تھے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بڑے ماہر تیرانداز تھے اور کمان خوب کھینچ کر تیر چلایا کرتے تھے۔ اس دن انھوں نے دو یا تین کمانیں توڑ دی تھیں۔ مسلمانوں میں سے کوئی اگر تیر کا ترکش لیے ہوئے گذرتا تو آں حضورؐ ان سے فرماتے کہ تیر ابوطلحہ کے لیے یہیں رکھتے جاؤ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضورِ اکرمؐ مشرکین کو دیکھنے کے لیے سر (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ڈھال کے اوپر سے) اٹھا کر جھانکتے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ سر مبارک اوپر نہ اٹھائیے کہیں مشرکین کی طرف سے کوئی تیر آں حضورؐ کو آ کر نہ لگ جائے، میری گردن آپ سے پہلے ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکر اور (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے ہیں۔

أُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا ۔

۱۲۳۵ ۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَ قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ بَصُرْتُ عَلِمْتُ مِنَ الْبَصِيرَةِ فِي الْأَمْرِ وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصَرِ الْعَيْنِ وَيُقَالُ بَصُرْتُ وَأَبْصَرْتُ وَاحِدٌ ۔

بَابُ ۴۸۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۔

کر ان کی پنڈلیاں نظر آرہی ہیں اور مشکیزے اپنی پیٹھوں پر لیے ہوئے دوڑ رہی ہیں اور اس کا پانی مسلمانوں کو (خصوصاً جو زخمی ہو گئے تھے) پلا رہی ہیں، پھر (جب اس کا پانی ختم ہو جاتا ہے تو) واپس آتی ہیں اور مشک بھر کرلے جاتی ہیں اور مسلمانوں کو پلاتی ہیں۔ اس دن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر گر گئی تھی۔

۱۲۳۵ ۔ مجھ سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوۂ احد میں پہلے مشرکین شکست کھا گئے تھے، لیکن ابلیس، اللہ کی اس پر لعنت ہو، چلایا کہ اے عباد اللہ (مسلمانو!) اپنے پیچھے والوں سے خبردار ہو جاؤ[1]۔ اس پر آگے جو مسلمان تھے وہ لوٹ پڑے اور اپنے پیچھے والوں سے گتھم گتھا ہو گئے۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے جو دیکھا تو ان کے والد یمان رضی اللہ عنہ بھی انھیں میں ہیں (جنھیں مسلمان اپنا دشمن مشرک سمجھ کر مار رہے تھے) وہ کہنے لگے، اے عباد اللہ! یہ میرے والد ہیں، میرے والد! عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، پس خدا گواہ ہے مسلمانوں نے انھیں اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک قتل نہ کر لیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا فرمایا کہ خدا تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد حذیفہ رضی اللہ عنہ (اپنے والد کے قتل کرنے والوں کے لیے) برابر مغفرت کی دعا کرتے رہتے تھے تا آنکہ وہ اللہ سے جا ملے (کیونکہ یہ قتل محض غلط فہمی اور ذہنی پریشانی کی وجہ سے ہوا تھا)۔ بصرت، یعنی میں علی وجہ البصیرت اس معاملہ کو سمجھتا ہوں اور ابصرت آنکھ سے دیکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ بصرت اور ابصرت ہم معنی ہیں۔

۴۸۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً تم میں سے جو لوگ اس دن پھر گئے تھے جس دن کہ دونوں جماعتیں باہم مقابل ہوئی تھیں تو یہ تو بس اس سبب سے ہوا کہ شیطان نے انھیں ان کے بعض کرتوتوں کے سبب لغزش دے دی تھی اور بیشک اللہ انھیں معاف کر چکا ہے، یقیناً اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا حلم والا ہے۔"

[1] گویا جو جماعت ان کے پیچھے ہے وہ کفار کی ہے اور ان پر حملہ کرنا چاہتی ہے مسلمانوں کو غلط فہمی ہوئی اور انھوں نے اسے اپنے ہی کسی امیر کی آواز سمجھ کر پیچھے والوں پر حملہ کر دیا حالانکہ ان کے پیچھے بھی مسلمان ہی تھے اس طرح مسلمان آپس ہی میں گتھم گتھا ہو گئے اور مسلمانوں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقُعُودُ قَالُوا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مَنِ الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي قَالَ أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَبَّرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا

۱۲۲۶ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ابوحمزہ نے خبر دی، ان سے عثمان بن موہب نے بیان کیا کہ ایک صاحب بیت اللہ کے حج کے لیے آئے تھے، دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کہ یہ بیٹھے ہوئے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ قریش ہیں۔ پوچھا کہ ان میں شیخ کون ہیں؟ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ وہ صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں، آپ مجھ سے واقعات (صحیح اور واضح طور پر) بیان کر دیجیے، اس گھر کی حرمت کا واسطہ دے کر میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد کے موقعہ پر راہِ فرار اختیار کی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے۔ انھوں نے پوچھا، آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں تھے؟ فرمایا کہ ہاں یہ بھی ہوا تھا۔ انھوں نے پوچھا، اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بیعت الرضوان (بیعت حدیبیہ) میں بھی پیچھے رہ گئے تھے اور حاضر نہ ہو سکے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، یہ بھی صحیح ہے۔ اس پر ان صاحب نے (مارے خوشی کے) اللہ اکبر کہا۔ لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہاں آؤ، میں تمھیں بتاؤں گا اور جو سوالات تم نے کیے ہیں، ان کی میں تمھارے سامنے تفصیل بیان کروں گا۔ احد کی لڑائی میں فرار سے متعلق جو تم نے کہا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ غلطی معاف کر دی ہے[1]۔ بدر کی لڑائی میں ان کے نہ ہونے کے متعلق جو تم نے کہا، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا) تھیں اور بیمار تھیں، آنحضورؐ

[1] غزوۂ احد کے موقعہ پر عام مسلمانوں میں کفار کے اچانک اور غیر متوقع حملہ کی وجہ سے گھبراہٹ اور دہشت پھیل گئی۔ اور چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوا، تمام حضرات منتشر ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے اور دو ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ، جن کا ذکر انھیں احادیث میں اوپر گزرا، کفار کے تمام حملوں کا انتہائی پامردی سے مقابلہ کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آنحضورؐ نے صحابہؓ کو آواز دی اور پھر تمام صحابہؓ جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کی اس غلطی کو معاف کر دیا تھا اور اپنی معافی کا خود قرآن مجید میں اعلان کیا، اکثر صحابہؓ منتشر ہو گئے تھے۔ اور انھیں میں عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے مسلمانوں کو اس غزوہ میں اگرچہ نقصان بہت اٹھانا پڑا تھا لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسلمانوں نے غزوہ احد میں شکست کھائی تھی کیونکہ نہ مسلمانوں نے ہتھیار ڈالے تھے اور نہ ان کے قائد یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ جنگ چھوڑا تھا۔ شکست و فتح کا مدار کمانڈر کے ساتھ فوج کی پسپائی پر ہوتا ہے۔ فوج یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے انتشار پیدا ہو گیا تھا، لیکن پھر یہ سب حضرات جلدی میدان میں آ گئے تھے یہ بھی نہیں ہوا تھا کہ صحابہؓ نے میدان چھوڑ دیا ہو۔ بلکہ ایک غیر متوقع صورت حال سے گھبراہٹ اور صفوں میں انتشار پیدا ہو گیا تھا، گویا ایک افراتفری کی صورت تھی کہ جب اللہ کے نبیؐ نے انھیں پکارا۔ تو وہ فوراً سنبھل گئے اور پھر آ کر آپ کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔

وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ اِذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ۔

نے (انھیں خود مدینہ ان کی تیمار داری کے لیے چھوڑا تھا اور) فرمایا تھا کہ تمھیں اس شخص کے برابر اجر و ثواب ملے گا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو گا اور اسی کے برابر مال غنیمت سے حصہ بھی ملے گا۔ بیعت رضوان میں ان کی عدم شرکت کا جہاں تک سوال ہے تو اگر وادی مکہ میں عثمان بن عفان سے زیادہ کوئی شخص ہر دلعزیز ہوتا تو آں حضورؐ آپ کے بجائے اسی کو بھیجتے اس لیے عثمان رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجنا پڑا۔ اور بیعت رضوان اس وقت ہوئی جب وہ مکہ میں تھے۔ (بیعت لیتے ہوئے) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے (بائیں) ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ کی طرف سے ہے۔ اب جا سکتے ہو، البتہ میری باتوں کو یاد رکھنا۔

باب ۴۸۷ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَّالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ تُصْعِدُونَ تَذْهَبُونَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ۔

۴۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ وقت یاد کرو جب تم چڑھے جا رہے تھے اور مڑ کر بھی کسی کو نہ دیکھتے تھے اور رسول تم کو پکار رہے تھے اور تمھارے پیچھے کی جانب سے، سو اللہ نے تمھیں غم دیا غم کی پاداش میں تاکہ تم رنجیدہ نہ ہوا کرو اس چیز پر جو تمھارے ہاتھ سے نکل جائے اور نہ اس مصیبت سے جو تم پر پڑے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے۔"

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَّأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ۔

۱۲۳۷۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوہ احد کے موقعہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (تیر اندازوں کے) پیدل دستہ کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا لیکن وہ لوگ شکست خوردہ ہو کر آئے۔ آیت "اذ یدعوھم الرسول فی اخراھم" اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔

باب ۴۸۸ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِّنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ

۴۸۸۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) "پھر اس نے اس غم کے بعد تمہارے اوپر راحت نازل کی، یعنی غنودگی، کہ اس کا تم میں سے ایک جماعت پر غلبہ ہو رہا تھا اور ایک جماعت وہ تھی کہ اسے اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی یہ اللہ کے بارے میں خلاف حقیقت خیالات اور جاہلیت کے خیالات قائم کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارا کچھ اختیار چلتا ہے؟ آپ کہہ دیجیے کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ یہ لوگ دلوں میں ایسی بات

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

چھپائے ہوئے ہیں جو آپ پر ظاہر نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ کچھ بھی ہمارا اختیار چلتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم گھروں میں ہوتے جب بھی وہ لوگ جن کے لیے قتل مقدر ہو چکا تھا اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل ہی پڑتے اور یہ سب اس لیے ہوا کہ اللہ تمہارے باطن کی آزمائش کرے اور تاکہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے صاف کرے اور اللہ تعالیٰ باطن کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔"

۱۲۳۸۔ وَقَالَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ اُحُدٍ حَتّٰى سَقَطَ سَيْفِيْ مِنْ يَدِيْ مِرَارًا يَسْقُطُ وَاٰخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَاٰخُذُهُ۔

۱۲۳۸۔ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنھیں غزوۂ احد کے موقع پر (طمانیت وسکون پیدا کرنے کے لیے) اونگھ نے آ گھیرا تھا اور اسی حالت میں میری تلوار کئی مرتبہ گر پڑی تھی، گر جاتی رہا تھ سے چھوٹ کر، بے اختیار، تو میں اسے اٹھا لیتا۔ پھر گر جاتی اور میں اسے اٹھا لیتا۔

باب ۴۸۹ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

۴۸۹۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد) آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں۔ اللہ خواہ ان کی توبہ قبول کرے، خواہ انھیں عذاب دے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔"

قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

حمید اور ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ غزوۂ احد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں زخم آ گئے تھے، تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا ہے۔ اس پر مذکورہ بالا آیت "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ" نازل ہوئی۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

۱۲۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن عبداللہ سلمی نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے، اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے واسطے سے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جب آنحضور فجر کی آخری رکعت کے رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ! فلاں، فلاں اور فلاں (یعنی صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام) کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے۔" یہ دعا آپ سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد کے بعد کرتے

حمده ربنا لك الحمد فأنزل الله ليس لك من الأمر شيء إلى قوله فإنهم ظالمون وعن حنظلة بن أبي سفيان سمعت سالم ابن عبد الله يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو على صفوان بن أمية وسهيل بن عمرو والحارث بن هشام فنزلت ليس لك من الأمر شيء إلى قوله فإنهم ظالمون۔

باب ۴۹۰ ذكر أم سليط

۱۲۴۱۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب وقال ثعلبة بن أبي مالك أن عمر بن الخطاب قسم مروطا بين نساء من نساء أهل المدينة فبقي منها مرط جيد فقال له بعض من عنده يا أمير المؤمنين أعط هذا بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم التي عندك يريدون أم كلثوم بنت علي فقال عمر أم سليط أحق به وأم سليط من نساء الأنصار ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عمر فإنها كانت تزفر لنا القرب يوم أحد۔

باب ۴۹۱ قتل حمزة رضي الله عنه۔

۱۲۴۲۔ حدثني أبو جعفر محمد بن عبد الله حدثنا حجين بن المثنى حدثنا عبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة عن عبد الله بن الفضل عن سليمان بن يسار عن جعفر بن عمرو بن أمية الضمري قال خرجت مع عبيد الله بن عدي بن الخيار فلما قدمنا حمص قال لي عبيد الله هل لك في وحشي نسأله عن قتل حمزة قلت نعم وكان وحشي يسكن حمص فسألنا

تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ سے فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ،، تک نازل کی، (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا ہے)۔ اور حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت ہے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لیے بد دعا کرتے تھے، اس پر آیت ،، وَلَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ سے فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ،، تک نازل فرمائی۔

۴۹۰ ۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

۱۲۴۱ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس، ان سے ابن شہاب نے کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں چادریں تقسیم کروائیں۔ ایک عمدہ قسم کی چادر باقی بچ گئی تو ایک صاحب نے جو وہیں موجود تھے، عرض کی، یا امیر المومنین! یہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی کو دے دیجیے جو آپ کے نکاح میں ہیں، ان کا اشارہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام سلیط، ان سے زیادہ مستحق ہیں۔ ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ انصار سے تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوۂ احد میں وہ ہمارے لیے مشک اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں۔

۴۹۱ ۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت

۱۲۴۲ ۔ مجھ سے ابوجعفر محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حجین بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبیداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہم حمص پہنچے تو مجھ سے عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کو وحشی (ابن حرب حبشی جنھوں نے غزوۂ احد میں بحالت کفر حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرکے ان کی لاش کا مثلہ بنایا تھا) سے کچھ دلچسپی ہے۔ ہم چل کے ان سے حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے متعلق واقعات معلوم کرتے، میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چلنا چاہیئے۔ وحشی

عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ كَأَنَّهُ حَمِيتٌ قَالَ فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ مَا يُرَى وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَا وَحْشِيُّ أَتَعْرِفُنِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللّٰهِ إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعِيصِ فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ فَحَمَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ فَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمَّا اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سِبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْبُظُورِ أَتُحَادُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ

کا قیام حمص میں تھا، چنانچہ ہم لوگوں نے ان کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنے مکان کے سائے میں بیٹھے ہوئے ہیں، جیسے کوئی بڑا سا کپا ہو۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر ہم ان کے پاس آئے اور تھوڑی دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔ پھر سلام کیا تو انھوں نے سلام کا جواب دیا۔ بیان کیا کہ عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عمامہ کو اس طرح لپیٹ لیا تھا کہ وحشی صرف ان کی آنکھیں اور پاؤں دیکھ سکتے تھے۔ عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے وحشی! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ بیان کیا کہ پھر انھوں نے عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا کہ نہیں، خدا کی قسم! البتہ میں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا، اسے ام قتال بنت ابی العیص کہا جاتا تھا، پھر مکہ میں اس کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور میں اس کے لیے کسی انّا کی تلاش کے لیے گیا تھا، پھر میں اس بچے کو اس کی (رضاعی) ماں کے پاس لے گیا اور اس کے حوالہ کر دیا، غالباً میں نے تمھارے پاؤں دیکھے تھے۔ بیان کیا کہ اس پر عبیداللہ بن عدی رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا لیا اور کہا، ہمیں آپ حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات بتا سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، بدر کی لڑائی میں حمزہ رضی اللہ عنہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا، میرے مولا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا کہ اگر تم نے حمزہ کو میرے چچا (طعیمہ) کے بدلے میں قتل کر دیا تو تم آزاد ہو۔ انھوں نے بتایا کہ پھر جب قریش عینین کی جنگ کے لیے نکلے۔ عینین احد کی ایک پہاڑی ہے اور اس کے اور احُد کے درمیان وادی حائل ہے۔ تو میں بھی ان کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے ہو لیا۔ جب (دونوں فوجیں آمنے سامنے) لڑنے کے لیے صف بستہ ہو گئیں تو (قریش کی صف میں سے) سباع بن عبدالعزیٰ نکلا اور اس نے آواز دی، ہے کوئی لڑنے والا؟ بیان کیا کہ (اس کی اس دعوتِ مبارزت پر) حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نکل کر آئے اور فرمایا، اے سباع، اے ام انمار کے بیٹے جو عورتوں کے ختنے کیا کرتی تھی[1] تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے آیا ہے؟ بیان کیا

[1] عورتوں کا ختنہ۔ ہم ہندوستانیوں کے لیے عجیب سی بات ہے، لیکن عرب میں، مردوں کی طرح عورتوں کا بھی ختنہ ہوتا تھا اور جس طرح مردوں کے ختنے مرد کیا کرتے تھے، عورتوں کے ختنے عورتیں کیا کرتی تھیں۔ یہ طریقہ جاہلیت میں بھی رائج تھا اور اسلام نے اسے باقی رکھا کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کی جو بعض سنتیں عربوں میں باقی رہ گئی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ عرب ممالک میں عورتوں کے ختنے کا اب بھی رواج ہے لیکن ہم ہندوستانی مسلمان ہیں (بقیہ برصفحہ)

كَأَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي فَأَضَعُهَا فِي ثُنَّتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ قَالَ فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَا فِيهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لِي إِنَّهُ لَا يَهِيجُ الرُّسُلَ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ أَنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ قُلْتُ لَأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيْلِمَةَ لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ قَالَ فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي

کہ پھر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کیا اور قتل کر دیا۔ اب وہ گذرے ہوئے دن کی طرح ہو چکا تھا۔ وحشی نے بیان کیا کہ ادھر میں ایک چٹان کے نیچے حمزہ کی تاک میں تھا اور جوں ہی وہ مجھ سے قریب ہوئے میں نے ان پر اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ ان کی ناف کے نیچے جا کر لگا اور سرین کے پار ہو گیا۔ بیان کیا کہ یہی ان کی شہادت کا سبب بنا۔ پھر جب قریش واپس ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آگیا اور مکہ میں مقیم رہا۔ لیکن جب مکہ بھی اسلامی سلطنت کے تحت آگیا تو میں طائف چلا گیا۔ طائف والوں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا (اپنی اطاعت اور اسلام کے لیے) تو مجھ سے وہاں کے لوگوں نے کہا کہ انبیاء کسی پر زیادتی نہیں کرتے اس لیے تم مطمئن رہو (اسلام قبول کرنے کے بعد تمھاری پچھلی تمام غلطیاں معاف ہو جائیں گی) چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب میں آں حضور کی خدمت میں پہنچا اور آپ نے مجھے دیکھا تو دریافت فرمایا۔ کیا تمہارا ہی نام وحشی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آں حضور نے دریافت فرمایا کیا تمھیں نے حمزہ کو قتل کیا تھا؟ میں نے عرض کی، جو آں حضور کو اس معاملے میں معلوم ہے وہی صحیح ہے۔ آں حضور نے اس پر فرمایا، کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اپنی صورت مجھے کبھی نہ دکھاؤ۔[1] انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں سے نکل گیا۔ پھر آں حضور کی جب وفات ہوئی تو مسیلمہ کذاب نے خروج کیا۔ اب میں نے سوچا کہ مجھے مسیلمہ کے خلاف جنگ میں ضرور شرکت کرنی چاہیئے، ممکن ہے میں اسے قتل کر دوں اور اس طرح حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کی مکافات ہو سکے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں بھی اس کے خلاف جنگ کے لیے مسلمانوں کے ساتھ نکلا، اس سے جنگ کے واقعات سب کو معلوم ہیں۔ بیان کیا کہ (میدان

(بقیہ صفحہ) اور اس سے کوئی واقفیت بھی نہیں رکھتے جس طرح مردوں کا ختنہ سنت ہے، عورتوں کا ختنہ بھی سنت ہے۔ چونکہ سباع بن عبدالعزیٰ کی ماں عورتوں کے ختنے کیا کرتی تھی، اس لیے حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے اس کی ماں کے پیشے پر عار دلائی۔

(متعلقہ صفحہ ہذا) [1] اسلام لانے کے بعد ان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے، لیکن انھوں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اس میں بھی اتنی بے دردی کا مظاہرہ کیا تھا کہ جب وہ شہید ہو گئے تو ان کا سینہ چاک کر کے اندر سے دل نکالا تھا اور لاش کو بگاڑ دیا تھا۔ اس لیے یہ ایک قدرتی بات تھی کہ انھیں دیکھ کر حمزہ رضی اللہ عنہ کی غم انگیز شہادت آں حضور کے سامنے آجاتی، اور پھر یہ بھی سوچیئے کہ آں حضور، روحی وامی فداہ، اپنے چچا کو اتنی بے دردی سے قتل کرنے والے کی صحبت کیسے برداشت کر سکتے تھے۔

فَاَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ قَالَ وَوَثَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَضَرَبَهٗ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهٖ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ فَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ وَّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْاَسْوَدُ۔

جنگ میں) میں نے دیکھا کہ ایک شخص (مسیلمہ) ایک دیوار کی دراڑ سے لگا کھڑا ہے، جیسے گندمی رنگ کا کوئی اونٹ ہو، سر کے بال پریشان تھے۔ بیان کیا کہ میں نے اس پر بھی اپنا چھوٹا نیزہ پھینک کر مارا۔ نیزہ اس کے سینے پر لگا، اور شانوں کو پار کر گیا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک انصاری صحابی جھپٹے اور تلوار سے اس کی کھوپڑی پر مارا (عبدالعزیز بن عبداللہ نے) بیان کیا، ان سے عبداللہ بن فضل نے بیان کیا کہ پھر مجھے سلیمان بن یسار نے خبر دی اور انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کر رہے تھے کہ (مسیلمہ کے قتل کے بعد) ایک لڑکی نے چھت پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ "امیر المؤمنین کو ایک کالے غلام (یعنی حضرت وحشی) نے قتل کر دیا۔

بَابٌ ۴۹۲ مَا اَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ اُحُدٍ

۴۹۲۔ غزوۂ احد کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زخم پہنچے تھے۔

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۲۴۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا غضب اس قوم پر انتہائی سخت ہے جنھوں نے اس کے نبی کے ساتھ یہ کیا، آپ کا اشارہ آگے کے دندانِ مبارک (کے ٹوٹ جانے) کی طرف تھا، اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص (ابن ابی خلف) پر انتہائی سخت ہے جسے اس کے نبی نے اللہ کے راستے میں قتل کیا ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنِيْ مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۴۴۔ مجھ سے مخلد بن مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر انتہائی غضب نازل ہوا جسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس قوم پر نازل ہوا جنھوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو خون آلود کر دیا تھا (غزوۂ احد کے موقعہ پر)۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَّهُوَ يُسْاَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مَنْ

۱۲۴۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور انھوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (غزوۂ احد کے موقعہ پر آنے والے) زخموں کے متعلق پوچھا گیا تھا، تو آپ نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے

كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُووِيَ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ.

۱۲۴۶ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

* * * *

باب ۴۹۳ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَأَبُو بَكْرٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا قَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کو کس نے دھویا تھا، انھوں نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی، خون کو دھو رہی تھیں، علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ نکلا آرہا ہے تو آپ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے جلایا اور پھر اسے زخم پر چپکا دیا۔ اس عمل سے خون آنا بند ہو گیا۔ اسی دن آنحضورؐ کے آگے کے دندان مبارک ٹوٹے تھے، آں حضورؐ کا چہرۂ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور خود سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی۔

۱۲۴۶ - مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس شخص پر نازل ہوا جسے اللہ کے نبی نے قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا انتہائی غضب اس پر نازل ہوا جس نے (یعنی عبداللہ بن قمیہ نے لعنۃ اللہ علیہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو خون آلود کیا تھا۔

۴۹۳ - "وہ لوگ جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا"

۱۲۴۷ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے (آیت) "وہ لوگ جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہا۔" آپ نے عروہ سے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ میرے بھانجے! تمھارے والد زبیر اور (نانا) ابو بکر رضی اللہ عنہما بھی انھیں میں سے تھے، احد کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تکلیف پہنچی تھی جب وہ پہنچی، اور مشرکین واپس جانے لگے تو آں حضورؐ کو اس کا خطرہ ہوا کہ کہیں وہ پھر لوٹ کر حملہ نہ کریں، اس لیے آپ نے فرمایا کہ ان کا تعاقب کرنے کون جائے؟ اسی وقت ستر[1] صحابہؓ نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بیان کیا کہ ابو بکر اور زبیر رضی اللہ عنہما بھی انھیں میں تھے۔

---

[1] یہ اس لیے تاکہ مشرکین یہ نہ سمجھیں کہ احد کے نقصان نے مسلمانوں کو نڈھال کر دیا ہے اور اگر ان پر دوبارہ حملہ کیا گیا تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔

باب ٤٩٤ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَاَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ

١٢٤٨ ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُوْنَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُ مَعُوْنَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ ؛

١٢٤٩ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدٍ قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا ـ وَقَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَبْكِيْ وَاَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَجَعَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيْهِ اَوْمَا تَبْكِيْهِ

٤٩٤ ـ جن مسلمانوں نے غزوۂ احد میں شہادت حاصل کی تھی انھی میں حمزہ بن عبدالمطلب، ابوحذیفہ، الیمان، انس بن نضر اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم بھی تھے ـ

١٢٤٨ ـ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا کہ عرب کے تمام قبائل میں کوئی قبیلہ انصار کے مقابلے میں اس سعادت کو حاصل نہیں کرسکا کہ اس کے سب سے زیادہ افراد شہید ہوئے اور وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عزت سے اٹھے گا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ غزوۂ احد میں قبیلہ انصار کے ستر افراد شہید ہوئے، بیر معونہ کے واقعہ میں اس کے ستر افراد شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں اس کے ستر افراد شہید ہوئے ـ بیان کیا بئر معونہ کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش آیا تھا اور یمامہ کی جنگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی تھی جو مسیلمہ کذاب سے لڑی گئی تھی ـ

١٢٤٩ ـ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے اور انھیں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہداء کو (دفن کے لیے) ایک ہی کپڑے میں دو دو صحابہ رض کو کفن دیا اور آپ دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کے عالم سب سے زیادہ کون ہیں؟ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کرکے آپ کو بتایا جاتا تو لحد میں آپ انھیں آگے کرتے، آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں ان سب پر گواہ ہوں گا، پھر آپ نے تمام شہداء کو خون سمیت دفن کا حکم دیا اور ان کی نماز نہیں پڑھی اور نہ انھیں غسل دیا ـ اور ابوالولید نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابن المنکدر نے بیان کیا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب میرے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) شہید کر دیئے گئے تو میں رونے لگا اور بار بار ان کے چہرے سے کپڑا ہٹاتا، صحابہ رض مجھے روکتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روکا ـ (فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا، عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بہن بھی رونے لگی تھیں تو) آں حضور نے ان سے فرمایا کہ روؤ مت (آں حضور نے لا تبکیہ فرمایا یا ما تبکیہ

مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

راوی کو شک تھا) فرشتے برابران کی لاش پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے تھے، تاآنکہ اسے اٹھا لیا گیا۔

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى أُرَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللّٰهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

۱۲۵۰۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے دادا ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں نے تلوار کو ہلایا اور اس سے اس کی دھار ٹوٹ گئی، اس کی تعبیر مسلمانوں کے اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو غزوہ اُحد میں اٹھانی پڑی تھی۔ پھر میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا، تو وہ اس سے بھی زیادہ اچھی صورت میں ہو گئی جیسی پہلے تھی، اس کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے فتح اور مسلمانوں کے اتحاد و اجتماع کی صورت میں ظاہر کی۔ میں نے اسی خواب میں ایک گائے دیکھی تھی (جو ذبح ہو رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ کے تمام کاروبار برازِ حکمت ہوتے ہیں۔ اس کی تعبیر وہ مسلمان تھے (جو) احد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

۱۲۵۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے شقیق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور ہمارا مقصد اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا تھی۔ ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ہمیں اجر دیتا۔ اب بعض حضرات تو وہ تھے جو اللہ سے جا ملے اور دنیا میں) انھوں نے اپنا کوئی اجر نہیں دیکھا۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انھیں میں سے تھے، غزوہ اُحد میں آپ نے شہادت پائی تھی اور ایک چادر کے سوا اور کوئی چیز انھوں نے نہیں چھوڑی تھی۔ اس چادر سے (کفن دیتے وقت) جب ہم ان کا سر چھپاتے تھے تو پاؤں کھل جاتا تھا اور پاؤں چھپاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا، آں حضور نے ہم سے فرمایا کہ چادر سے سر چھپا دو، اور پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دو یا آں حضور نے فرمایا کہ القوا علی رجلیہ من الاذخر راجعلوا علی رجلیہ الاذخر کے بجائے، دونوں جملوں کا مفہوم ایک ہے) اور ہم میں بعض وہ ہیں جنھیں ان کے اس عمل کا پھل (اسی دنیا میں) دے دیا گیا اور وہ اس سے خوب لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

باب ۴۹۵ أُحُدٌ يُحِبُّنَا۔

۴۹۵۔ احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے،

قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عباس بن سہل نے ابوحمید کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔

۱۲۵۲۔ ہم سے نصر بن علی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں قرہ بن خالد نے، انھیں قتادہ نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (احد کے بارے میں) یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

۱۲۵۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں امام مالک نے خبر دی، انھیں مطلب کے مولا عمرو نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (خیبر سے واپس ہوتے ہوئے) احد کو دیکھ کر فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو با حرمت علاقہ قرار دیا تھا۔ (آپ کے حکم کے مطابق) اور میں (آپ کے حکم کے مطابق) ان دو پتھریلے میدانوں کے درمیانی علاقے (مدینہ منورہ) کو با حرمت قرار دیتا ہوں۔

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ إِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

۱۲۵۴۔ مجھ سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے اور شہداء احد کے حق میں دعا کی، جیسے مردوں کے لیے دعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمھارے آگے جاؤں گا، میں تمھارے حق میں گواہ رہوں گا، میں اب بھی اپنے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں، مجھے دنیا کے خزانوں کی کنجی عطا فرمائی گئی ہے، یا (آپ نے فرمایا) مفاتیح الارض (مفاتیح خزائن الارض کے بجائے، دونوں جملوں کے مفہوم میں کوئی فرق نہیں)، خدا گواہ ہے کہ میں تمھارے بارے میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے۔ بلکہ مجھے اس کا خطرہ ہے کہ تم دنیا کے لیے منافست کرنے لگو گے۔

بَابٌ ۴۹۶ غَزْوَةُ الرَّجِيعِ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُونَةَ وَحَدِيثِ

۴۹۶۔ غزوۂ رجیع

غزوۂ بئر معونہ[1] جو قبائل رعل وذکوان کے ساتھ پیش آیا تھا

[1] مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے غزوۂ رجیع اور غزوۂ بئر معونہ دونوں کو ایک باب میں ذکر کر دیا ہے یہ دونوں مختلف اوقات میں پیش آئے تھے، غزوہ رجیع کا تعلق دس صحابہ کی اس جماعت سے ہے جس میں عاصم اور خبیب رضی اللہ عنہما شریک تھے۔ یہ حادثہ قبائل عضل وقارہ کی اسلام دشمنی کا نتیجہ تھا اور بئر معونہ کا تعلق ان ستر قاری صحابہ سے ہے جو اسلام کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے تھے اور جنھیں قبائل رعل وذکوان نے دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔

عَضَلٍ وَّ الْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَّ خُبَيْبٍ وَّ أَصْحَابِهٖ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدٍ۔

قبائل عضل وقارہ کا واقعہ اور عاصم بن ثابت اور آپ کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم کا واقعہ۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ ہم سے عاصم بن عمر نے حدیث بیان کی کہ غزوۂ رجیع، غزوۂ احد کے بعد پیش آیا تھا۔

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَّ أَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ ابْنَ ثَابِتٍ وَّ هُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضـ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لَحْيَانَ فَتَبِعُوْهُمْ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ حَتّٰى أَتَوْا مَنْزِلًا نَّزَلُوْهُ فَوَجَدُوْا فِيْهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَتَتَبَّعُوْا آثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوْهُمْ فَلَمَّا انْتَهٰى عَاصِمٌ وَّ أَصْحَابُهٗ لَجَئُوْا إِلٰى فَدْفَدٍ وَّ جَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوْا بِهِمْ فَقَالُوْا لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ إِنْ نَّزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ وَّ أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوْهُمْ حَتّٰى قَتَلُوْا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَّ زَيْدٌ وَّ رَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَ الْمِيْثَاقَ نَزَلُوْا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ حَلُّوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا

۱۲۵۵۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں عمرو بن ابی سفیان ثقفی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوسی کے لیے ایک جماعت (مکہ، قریش کی سرگرمیوں کی خبر لانے کے لیے) بھیجی اور اس کا امیر عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بنایا، آپ عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں، یہ جماعت روانہ ہوئی اور جب عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچی تو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ کو جسے بنولحیان کہا جاتا تھا، ان کا علم ہو گیا اور قبیلہ کے تقریباً سو تیر اندازوں نے ان کا پیچھا کیا اور ان کے نشاناتِ قدم کو تلاش کرتے ہوئے چلے آخر ایک ایسی جگہ پہنچنے میں کامیاب ہو گئے، جہاں صحابہؓ کی جماعت نے پڑاؤ کیا تھا۔ وہاں انھیں ان کھجوروں کی گٹھلیاں ملیں جو صحابہؓ مدینہ سے لائے تھے (اور وہیں بیٹھ کر انھیں کھایا تھا) قبیلہ والوں نے کہا کہ یہ تو یثرب کی کھجور (کی گٹھلی) ہے۔ اب انھوں نے پھر تلاش شروع کی اور صحابہؓ کو پا لیا۔ عاصم رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو صحابہ رض کی اس جماعت نے ایک ٹیلے پر چڑھ کر پناہ لی۔ قبیلہ والوں نے وہاں پہنچ کر ٹیلہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا اور صحابہؓ سے کہا کہ ہم تمھیں یقین دلاتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اگر تم نے ہتھیار ڈال دیئے تو ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ اس پر عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو کسی کافر کی حفاظت و امن میں اپنے کو کسی صورت میں بھی نہیں دے سکتا، اے اللہ! ہمارے ساتھ پیش آنے والے حالات کی اطلاع اپنے نبی کو پہنچا دے۔ چنانچہ حضرات صحابہ رضـ نے ان سے قتال کیا اور عاصم رضی اللہ عنہ اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ان کے تیروں سے شہید ہو گئے۔ حضرت خبیب، زید، اور ایک صحابی رضی اللہ عنہم ان کے حملوں سے ابھی محفوظ تھے۔ قبیلہ والوں نے انھیں پھر حفاظت و امان کا یقین دلایا۔ یہ حضرات ان کی یقین دہانی پر اتر آئے۔

فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ
فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ
عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ وَانْطَلَقُوا
بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاعُوهُمْ بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى
خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَ
كَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ
فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا
قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ
الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ
فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ
فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ
فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي
يَدِهِ الْمُوسَى فَقَالَ أَتَخْشَيْنَ أَنْ
أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكَ إِنْ
شَاءَ اللّٰهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا
قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ
يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي
الْحَدِيدِ وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ
اللّٰهُ فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ
فَقَالَ دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ
تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ
فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ
الْقَتْلِ هُوَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ
عَدَدًا ثُمَّ قَالَ ؎

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي

پھر جب قبلیہ والوں نے انھیں پوری طرح اپنے قبضہ میں لے لیا تو ان کی کمان کی تانت اتار کر ان حضرات کو انھیں سے باندھ دیا۔ تیسرے صحابی' جو خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، انھوں نے کہا کہ یہ تمھاری سب سے پہلی غداری ہے، انھوں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ پہلے تو قبلیہ والوں نے انھیں گھسیٹا اور اپنے ساتھ لے جانے کے لیے زور لگاتے رہے لیکن جب وہ کسی طرح تیار نہ ہوئے تو انھیں وہیں قتل کر دیا (رضی اللہ عنہ) اور خبیب اور زید رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر انھیں مکہ میں لا کر بیچ دیا۔ خبیب رضی اللہ عنہ کو تو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا، خبیب رضی اللہ عنہ نے بدر کی جنگ میں حارث کو قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک قیدی کی حیثیت سے رہے۔ جس وقت ان سب کا خبیب رضی اللہ عنہ کے قتل پر اتفاق ہو چکا تھا تو اتفاق سے انھیں دنوں حارث کی ایک لڑکی (زینب بنت حارث رضی اللہ عنہا) سے آپ نے استرا مانگا تھا۔ موئے زیر ناف صاف کرنے کے لیے' اور انھوں نے آپ کو استرا دے بھی دیا تھا، ان کا بیان تھا (اسلام لانے کے بعد) کہ میرا لڑکا میری غفلت میں خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا، آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا، میں نے جو اسے اس حالت میں دیکھا تو بہت گھبرائی، انھوں نے میری گھبراہٹ کو بھانپ لیا۔ استرا ان کے ہاتھ میں تھا، انھوں نے مجھ سے کہا، کیا تمھیں اس کا خطرہ ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا۔ ان شاء اللہ میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ ان کا بیان تھا کہ خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر قیدی میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، میں نے انھیں انگور کا خوشہ کھاتے ہوئے دیکھا، حالانکہ اس وقت مکہ میں کسی طرح کا پھل موجود نہیں تھا جبکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے بھی تھے۔ وہ تو اللہ کی بھیجی ہوئی روزی تھی۔ پھر حارث کے بیٹے انھیں لے کر حرم کی حدود سے باہر گئے قتل کرنے کے لیے۔ خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا (قتل کرنے سے پہلے) کہ مجھے دو ۲ رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو۔ (انھوں نے اجازت دے دی اور) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے فرمایا کہ اگر تم یہ خیال نہ کرنے لگتے (اگر میں نماز طویل کرتا) کہ موت سے گھبرا گیا ہوں تو اور زیادہ پڑھتا۔ خبیب رضی اللہ عنہ ہی پہلے وہ شخص ہیں جن سے

؎ کہ انھیں اس بات کا یقین تو ہے کہ مجھے قتل کیا جائے گا، کہیں خدانخواستہ میرے بچے کو استرے سے ذبح نہ کر دیں۔

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ
الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَتْ
قُرَيْشٌ إِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ
مِنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهُ وَ
كَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا
مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ
فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ
الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ
مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ
عَلٰى شَيْءٍ۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ الَّذِيْ
قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُوْ سِرْوَعَةَ۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ بَعَثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ
رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ
فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ
رِعْلٌ وَذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا
بِئْرُ مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا
إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ
فِيْ حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَتَلُوْهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِيْ
صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ
وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَ
سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ أَبَعْدَ

قتل سے پہلے دو رکعت نماز کا طریقہ چلا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ان کے لیے بد دعا کی، اے اللہ! انھیں ایک ایک کر کے ہلاک کر دے اور یہ اشعار پڑھے" جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کس پہلو پر اللہ کی راہ میں مجھے قتل کیا جائے گا، یہ سب کچھ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے گا تو جسم کے ایک ایک کٹے ہوئے ٹکڑے میں برکت دے گا۔" پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انھیں شہید کر دیا اور قریش نے عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش کے لیے آدمی بھیجے، تاکہ ان کے جسم کا کوئی بھی حصہ لائیں جس سے انھیں پہچانا جا سکے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے قریش کے ایک بہت بڑے سردار کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا بادل کی طرح ایک دَل بھیجا اور ان مکھیوں نے ان کی لاش کو قریش کے آدمیوں سے محفوظ رکھا اور یہ لوگ ان کی لاش میں سے کوئی بھی عضو لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

۱۲۵۶۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ خبیب رضی اللہ عنہ کو ابو سروعہ (عقبہ بن حارث) نے قتل کیا تھا۔

۱۲۵۷۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر صحابہ رض کی ایک جماعت تبلیغ اسلام کے لیے بھیجی تھی۔ انھیں "اَلْقُرَّاء" کہا جاتا تھا۔ بنو سلیم کے دو قبیلے رعل اور ذکوان نے ایک کنویں کے قریب ان کے ساتھ مزاحمت کی۔ یہ کنواں "بئر معونہ" کے نام سے مشہور تھا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ان سے کہا کہ خدا گواہ ہے، ہم تمھارے خلاف لڑنے یہاں نہیں آئے ہیں، بلکہ ہمیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک ضرورت پر مامور کیا گیا ہے۔ لیکن کفار کے ان قبیلوں نے تمام صحابہ رض کو شہید کر دیا (صرف ایک صحابی کعب بن زید رضی اللہ عنہ زخمی ہو کر بچ نکلے تھے۔ اور مدینہ آ کر اطلاع دی تھی) اس واقعہ کے بعد آں حضور نے صبح کی نماز میں ان کے لیے ایک مہینے تک بد دعا کی تھی۔ اسی دن سے دعائے قنوت کی ابتداء ہوئی، ورنہ اس سے پہلے ہم دعاء قنوت کے بارے میں پوچھا کہ یہ دعاء رکوع کے بعد پڑھی جائے گی یا قرأت قرآن سے فارغ ہونے کے بعد (رکوع سے پہلے) انس رضی اللہ

الرُّكُوعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ.

١٢٥٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ.

١٢٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ قَالَ أَنَسٌ فَقَرَأْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ زَادَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أُولَئِكَ السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا كِتَابًا نَحْوَهُ.

عنہ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ قراءتِ قرآن سے فارغ ہونے کے بعد۔

۱۲۵۸ - ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ عرب کے بعض قبائل کے لیے بد دعا کرتے تھے۔

۱۲۵۹ - مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام کی تبلیغ کے لیے مدد چاہی۔ آں حضورؐ نے ستر انصاری صحابہؓ سے ان کی مدد کی، ہم ان حضرات کو "القرّاء" (قاری کی جمع) کہا کرتے تھے۔ اپنی زندگی میں یہ حضرات دن میں لکڑیاں جمع کرتے تھے (معاش حاصل کرنے کے لیے) اور رات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بئر معونہ پہ پہنچے تو ان قبیلے والوں نے انھیں دھوکہ دیا اور انھیں شہید کر دیا۔ جب آں حضورؐ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے صبح کی نماز میں ایک مہینے تک بد دعا کی، عرب کے انھیں چند قبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان کے لیے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان صحابہؓ کے بارے میں قرآن میں (آیت نازل ہوئی اور) ہم اس کی تلاوت کرتے تھے، پھر وہ آیت منسوخ ہو گئی (آیت کا ترجمہ) ہماری طرف سے ہماری قوم (مسلمانوں) کو پہنچا دیجئے کہ ہم اپنے رب کے پاس آ گئے ہیں، ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہمیں بھی (اپنی نعمتوں سے) اس نے خوش و خرم رکھا ہے۔ اور قتادہ سے روایت ہے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک صبح کی نماز میں، عرب کے چند قبائل یعنی رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان کے لیے بد دعا کی تھی۔ خلیفہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ستر صحابہ قبیلہ انصار سے تعلق رکھتے تھے اور انھیں بئر معونہ کے پاس شہید کر دیا گیا تھا۔ قرآناً سے مراد کتاب اللہ ہے، عبدالاعلیٰ کی روایت کی طرح۔

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهُ أَخٌ لِأُمِّ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ رَاكِبًا وَكَانَ رَئِيسُ الْمُشْرِكِينَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ فَقَالَ يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلِ وَلِي أَهْلُ الْمَدَرِ أَوْ أَكُونُ خَلِيفَتَكَ أَوْ أَغْزُوكَ بِأَهْلِ غَطَفَانَ بِأَلْفٍ وَأَلْفٍ فَطُعِنَ عَامِرٌ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلَانٍ ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ إِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ

۱۲۶۰ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں، ام سلیم رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کے بھائی (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) کو بھی ان کو بھی ان ستر سواروں کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ رئیس المشرکین عامر بن طفیل نے حضور اکرمؐ کے سامنے تین صورتیں رکھی تھیں۔ اس نے کہا کہ یا تو یہ کیجئے کہ دیہاتی آبادی پر آپ کی حکومت رہے اور شہری آبادی پر میری، یا مجھے آپ کا جانشین منتخب کیا جائے ورنہ پھر میں ہزاروں غطفانیوں کو لے کر آپ پر چڑھائی کر دوں گا۔ (اس پر آں حضورؐ نے اس کے لیے بد دعا کی) اور ام فلاں کے گھر میں وہ طاعون میں مبتلا ہوا۔ کہنے لگا کہ آل فلاں کی عورت کے گھر کے جوان اونٹ کی طرح مجھے بھی غدود نکل آیا ہے۔ میرا گھوڑا لاؤ، چنانچہ وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر ہی مرگیا بہرحال ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بھائی حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ، ایک اور صحابی جو لنگڑے تھے اور ایک تیسرے صحابی جن کا تعلق بنی فلاں سے تھا، آگے بڑھے۔ حرام رضی اللہ عنہ نے (اپنے دونوں ساتھیوں سے بنو عامر تک پہنچ کر پہلے ہی) کہہ دیا کہ آپ دونوں میرے قریب ہی کہیں رہئیے۔ میں ان کے پاس جاتا ہوں، اگر انھوں نے مجھے امن دے دیا تو آپ لوگ قریب ہی ہیں اور اگر مجھے انھوں نے قتل کر دیا تو آپ حضرات اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جائیں (اور صورت حال کی اطلاع کر دیں)۔ چنانچہ قبیلہ میں پہنچ کر انھوں نے ان سے کہا، کیا تم مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام تمھیں پہنچا دوں؟ پھر وہ آں حضورؐ کا پیغام انھیں پہنچانے لگے تو قبیلہ والوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے آکر آپ پر نیزہ سے وار کیا، ہمام نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ نیزہ آر پار ہوگیا تھا۔ حرام رضی اللہ عنہ کی زبان سے اس وقت نکلا، اللہ اکبر، کعبہ کے رب کی قسم، میں نے تو کامیابی حاصل کر لی۔ اس کے بعد ان ایک صحابی کو بھی مشرکین نے پکڑ لیا (جو حرام رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور انھیں شہید کر دیا) پھر اس مہم کے تمام صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ صرف لنگڑے صحابی بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے، وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے ان شہداء کی شان میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی، بعد میں وہ آیت منسوخ ہو گئی، (آیت یہ تھی) "اِنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا" (ترجمہ

وَّ ذَكْوَانَ وَ بَنِيْ لِحْيَانَ وَ عُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۲۶۱ ۔ حَدَّثَنِيْ حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهٗ يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ وَرَأْسِهٖ ثُمَّ قَالَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ۔

۱۲۶۲ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْخُرُوْجِ حِيْنَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَذٰى فَقَالَ لَهٗ أَقِمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَظَرَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ظُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ أَشَعَرْتَ أَنَّهٗ قَدْ أُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصُّحْبَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ نَاقَتَانِ قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوْجِ فَأَعْطَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتّٰى أَتَيَا الْغَارَ وَهُوَ بِثَوْرٍ فَتَوَارَيَا فِيْهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخُوْ عَائِشَةَ لِأُمِّهَا

گذر چکا! آں حضورؐ نے ان قبائل رعل، ذکوان، بنو لحیان اور عصیہ کے لیے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی تیس دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی۔

۱۲۶۱ ۔ مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے، کہ جب حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کو جو آپ کے ماموں تھے بئر معونہ کے موقعہ پر زخمی کیا گیا تو زخم پر سے خون کو ہاتھ میں لے کر انھوں نے یوں اپنے چہرہ اور سر پر لگا لیا اور فرمایا، میں کامیاب ہو گیا، کعبہ کے رب کی قسم!

۱۲۶۲ ۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب قریش کی اذیتیں بہت بڑھ گئیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی اجازت چاہی'۔ آں حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ ابھی یہیں ٹھہرے رہو۔ انھوں نے عرض کی یارسول اللہ! کیا آپ بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اپنے لیے ہجرت کی اجازت کے متوقع ہیں؟ آں حضورؐ نے فرمایا، مجھے اس کی امید ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ انتظار کرنے لگے۔ آخر آنحضورؐ ایک دن ظہر کے وقت (ہمارے گھر) تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا۔ (گھر کے اندر تشریف لا کر) فرمایا کہ تخلیہ کر لو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ صرف میری دونوں لڑکیاں یہاں موجود ہیں! آنحضورؐ نے فرمایا۔ آپ کو معلوم ہے، مجھے بھی ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی' یارسول اللہ! کیا مجھے بھی رفاقت کی سعادت حاصل ہوگی؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں، آپ بھی میرے ساتھ چلیں گے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی' یارسول اللہ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں۔ اور میں نے انھیں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا ہے، چنانچہ آپ نے آنحضورؐ کو ایک اونٹنی جس کا نام "الجدعا" تھی، دے دی۔ دونوں حضرات سوار ہو کر روانہ ہوئے اور غار' یہ غار ثور پہاڑی کا تھا، میں روپوش ہو گئے۔ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ جو عبداللہ بن طفیل بن سنجرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے والدہ کی طرف سے بھائی تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک دودھ دینے

وَكَانَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مِنْحَةٌ فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ وَيُصْبِحُ فَيُدْلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ فَلَا يَفْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ فَلَمَّا خَرَجَا خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا الْمَدِينَةَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ وَعَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ لَمَّا قُتِلَ الَّذِينَ بِبِئْرِ مَعُونَةَ وَأُسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَنْ هَذَا فَأَشَارَ إِلَى قَتِيلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ هَذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ ثُمَّ وُضِعَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدْ أُصِيبُوا وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالُوا رَبَّنَا أَخْبِرْ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ فِيهِمْ عُرْوَةُ بْنُ أَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا۔

والی اونٹنی بھی تو عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ صبح و شام (عام مویشیوں کے ساتھ) اسے چرانے لے جاتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں آنحضورؐ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تھے (غار ثور میں آپ حضرات کی خوراک اسی کا دودھ تھی) اور پھر اسے چرانے کے لیے لے کر روانہ ہوجاتے تھے، اس طرح کوئی چرواہا اس راز پر مطلع نہ ہوسکا۔ پھر جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ غار سے نکل کر روانہ ہوئے تو پیچھے پیچھے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی پہنچتے تھے۔ آخر دونوں حضرات مدینہ پہنچ گئے۔ بئر معونہ کے حادثہ میں عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوگئے تھے۔ ابو اسامہ سے روایت ہے، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ جب بئر معونہ کے حادثہ میں قاری صحابہؓ شہید کئے گئے اور عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ قید کئے گئے تو عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انھوں نے ایک لاش کی طرف اشارہ کیا۔ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ یہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس پر عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ شہید ہوجانے کے بعد ان کی لاش آسمان کی طرف اٹھا لی گئی، میں نے اوپر نظر اٹھائی تو لاش آسمان اور زمین کے درمیان معلق تھی، پھر وہ زمین پر رکھ دی گئی (مشرکین کی دستبرد سے بچانے کے لیے) ان شہداء کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (جبریل علیہ السلام نے) بتا دیا تھا۔ چنانچہ آں حضورؐ نے ان کی شہادت کی اطلاع صحابہؓ کو دی اور فرمایا کہ تمھارے ساتھی شہید کر دیئے گئے ہیں اور شہادت کے بعد انھوں نے اپنے رب کے حضور میں عرض کی کہ اے ہمارے رب! ہمارے (مسلمان) بھائیوں کو اس کی اطلاع دے دیجئے کہ ہم آپ کے یہاں پہنچ کر کس طرح خوش اور مسرور ہیں اور آپ بھی ہم سے راضی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید کے ذریعہ مسلمانوں کو) اس کی اطلاع دے دی، اسی حادثہ میں عروہ بن اسماء بن صلت رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوتے تھے (پھر زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے جب تولد ہوئے) تو ان کا نام عروہ، انھیں عروہ بن اسماء رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا گیا۔ منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی اس حادثہ میں شہید ہوتے تھے (اور زبیر رضی اللہ عنہ کے دوسرے صاحبزادے کا نام) منذر انھیں کے نام پر رکھا گیا۔

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

۱۲۶۳ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں سلیمان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو مجلز نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھی، اس دعاء قنوت میں آپؐ نے رعل اور ذکوان کے لیے بد دعا کی۔ آپ فرماتے تھے کہ قبیلہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی وعصیان کیا۔

۱۲۶۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَعْنِي أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَلَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔

۱۲۶۴ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے آپ کے اصحاب کو بئر معونہ کے حادثہ میں شہید کیا تھا۔ تیس دن تک صبح کی نماز میں بد دعا کی تھی، آپ قبائل رعل، بنو لحیان اور عصیہ کے لیے ان نمازوں میں بد دعا کرتے تھے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انھیں اصحاب کے بارے میں جو بئر معونہ کے حادثہ میں شہید کر دیے گئے تھے، قرآن مجید کی آیت نازل کی، ہم اس آیت کی تلاوت کرتے تھے لیکن بعد میں وہ منسوخ ہو گئی تھی۔ (آیت کا ترجمہ) "ہماری قوم کو پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آملے ہیں۔ ہمارا رب ہم سے راضی اور خوش اور ہم بھی اس کے یہاں راضی اور خوش ہیں۔"

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ

۱۲۶۵ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم احول نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کی کہ فلاں صاحب نے تو آپ ہی کے واسطہ سے مجھے بتایا ہے کہ قنوت رکوع کے بعد ہے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے غلط کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی۔ آپؐ نے صحابہؓ کی ایک جماعت کو جو "القراء" کے نام سے مشہور تھی اور جو ستر کی تعداد میں تھے مشرکین کے بعض قبائل کے یہاں بھیجا تھا۔ مشرکین کے ان قبائل نے حضور اکرمؐ کو ان

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قَبْلَهُمْ فَظَهَرَ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ۔

صحابہؓ کے بارے میں پہلے حفظ وامان کا یقین دلایا تھا، لیکن یہ لوگ صحابہؓ کی اس جماعت پر غالب آ گئے اور غداری کی، اور انھیں شہید کر دیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی موقعہ پر رکوع کے بعد ایک مہینے تک قنوت پڑھی تھی اور اس میں ان مشرکین کے لیے بد دعا کی تھی۔

باب ۴۹۷ غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ۔

۴۹۷۔ غزوۂ خندق، اس کا دوسرا نام غزوۂ احزاب ہے

موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ غزوہ خندق شوال ۴ھ میں ہوا تھا۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَهُ۔

۱۲۶۶۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے آپ کو انھوں نے غزوۂ احد کے موقع پر پیش کیا (تاکہ لڑنے والوں میں انھیں بھی شامل کر لیا جائے) اس وقت آپ چودہ سال کے تھے، تو آنحضور صلعم نے انھیں اجازت نہیں دی تھی، لیکن غزوۂ خندق کے موقعہ پر جب آپ نے آں حضور صلعم کے سامنے پیش کیا تو آں حضورؐ نے اجازت دے دی۔ اس وقت آپ پندرہ سال کی عمر میں تھے۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ۔

۱۲۶۷۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے، صحابہؓ خندق کھود رہے تھے اور مٹی ہم اپنے کاندھوں پر منتقل کر رہے تھے، اس وقت آں حضور صلعم نے دعا کی، اے اللہ! آخرت ہی کی زندگی بس زندگی ہے۔ بس آپ انصارؓ اور مہاجرینؓ کی مغفرت فرمایئے۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ

۱۲۶۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار سردی میں صبح سویرے ہی خندق کھود رہے ہیں، ان کے پاس ملازم نہیں تھے کہ ان کے بجائے وہ اس کام کو انجام دیتے، جب آں حضورؐ نے ان کی اس مشقت، بھوک اور فاقہ کو دیکھا تو دعا کی اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے بس انصار اور مہاجرین کی

فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا

عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

قَالَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ إِنَّهٗ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ۔ فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّيْ مِنَ الشَّعِيْرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيْحٌ مُنْتِنٌ۔

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِيْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ

مغفرت کیجئے۔ صحابہ رضؓ نے اس کے جواب میں کہا ہم ہی ہیں جنھوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جہاد کا عہد کیا ہے، جب تک ہماری جان میں جان ہے۔

۱۲۶۹۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ کے چاروں طرف مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مصروف ہو گئے اور مٹی اپنی پیٹھ پر منتقل کرنے لگے، اس وقت وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے، ہم نے ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اسلام پر عہد کیا، جب تک ہماری جان میں جان ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! خیر تو صرف آخرت ہی کی خیر ہے، پس انصار اور مہاجرین کو آپ برکت عطا فرمائیے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مٹھی جو آتا اور ان صحابہ رضؓ کے لیے ایسے روغن میں جس کا مزہ بھی بگڑ چکا ہوتا ملا کر پکا دیا جاتا، یہی ماحضر ان صحابہ رضؓ کے سامنے رکھ دیا جاتا، صحابہ بھوکے ہوتے، یہ ان کے حلق میں چپکتا تھا اور اس میں بدبو بھی ہوتی تھی۔

۱۲۷۰۔ ہم سے خلاد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بیان فرمایا کہ ہم غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھود رہے تھے کہ ایک بہت سخت قسم کی چٹان سی نکلی، (جس پر کدال اور پھاوڑے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا، اس لیے خندق کی کھدائی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی) صحابہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی کہ خندق میں ایک چٹان ظاہر ہو گئی ہے۔ آں حضور نے فرمایا کہ میں اندر اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے (اس وقت (بھوک کی شدت کی وجہ سے) آپ کا پیٹ پتھر سے بندھا ہوا تھا۔ تین دن سے ہمیں ایک دانہ بھی کھانے کے لیے نہیں ملا تھا۔ آنحضورؐ نے کدال اپنے ہاتھ میں لی اور چٹان پر اس سے مارا۔ چٹان (ایک ہی ضرب میں) بالو کے ڈھیر کی طرح بہہ گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت عنایت فرمائیے (گھر آ کر) میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ آج میں نے حضور اکرم کو (فاقوں کی وجہ سے) اس حالت میں دیکھا

فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ فَقَالَ قُومُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِي هَذَا وَأَهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ.

١٢٧١ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ

کہ صبر نہ ہوسکا، کیا تمھارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں، کچھ جَو ہیں اور ایک بکری کا بچہ۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جَو پیسے۔ پھر گوشت کو ہم نے ہانڈی میں (رکھا پکنے کے لیے) اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آٹا گوندھا جا چکا تھا اور گوشت چولھے پر پکنے کے قریب تھا۔ حضور اکرمؐ سے میں نے عرض کی، گھر کھانے کے لیے مختصر سی چیز تیار ہے، یا رسول اللہ! آپ اپنے ساتھ ایک دو آدمیوں کو لے کر تشریف لے چلیں۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کتنا ہے؟ میں نے آپؐ سے سب کچھ بتا دیا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ بہت ہے اور نہایت عمدہ و طیب۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دو کہ چولھے سے ہانڈی نہ اتاریں اور نہ تنور سے روٹی نکالیں، میں ابھی آرہا ہوں۔ پھر صحابہؓ سے فرمایا کہ سب لوگ چلیں۔ تمام انصار اور مہاجرین تیار ہوگئے۔ جب جابر رضی اللہ عنہ گھر میں پہنچے تو اپنی بیوی سے انھوں نے کہا، اب کیا ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ انھوں نے پوچھا، آں حضورؐ نے آپ سے کچھ پوچھا بھی تھا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔ آنحضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اندر داخل ہو جاؤ لیکن اژدحام نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد آں حضورؐ روٹی کا چورا کرنے لگے اور گوشت اس پر ڈالنے لگے، ہانڈی اور تنور دونوں ڈھکے ہوئے تھے۔ آں حضورؐ نے اسے لیا اور صحابہؓ کے قریب کر دیا۔ پھر آپ نے گوشت اور روٹی نکالی۔ اس طرح آپ برابر روٹی چورا کرتے جاتے اور گوشت اس میں ڈالتے جاتے، یہاں تک کہ تمام صحابہؓ شکم سیر ہوگئے اور کھانا باقی بھی بچ گیا۔ آخر میں آنحضورؐ نے (جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی سے) فرمایا کہ اب یہ کھانا تم خود کھاؤ اور لوگوں کے یہاں ھدیہ میں بھیجو، کیونکہ آجکل لوگ فقروفاقہ میں مبتلا ہیں۔

۱۲۷۱ - مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، انھیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، انھیں سعید بن میناء نے خبر دی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے محسوس کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا، کیا تمھارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ حضور اکرمؐ انتہائی بھوک میں

عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض إِذْ جَاؤُكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ

مبتلا ہیں۔ میری بیوی ایک تھیلا نکال کر لائیں جس میں ایک صاع جَو تھے، گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہُوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جَو کو چکی میں پیسا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہُوا تو وہ بھی جَو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ حضور اکرمؐ اور آپؐ کے صحابہ رضہ کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا (یعنی جتنا کھانا ہے، کہیں اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر چلے آؤ) چنانچہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے کان میں یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا ہے اور ایک صاع جَو پیس لئے ہیں جو ہمارے پاس تھے، اس لیے آپؐ دو ایک صحابہؓ کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں لیکن حضور اکرمؐ نے بہت بلند آواز سے فرمایا، اے اہل خندق! جابر نے تمھارے لیے کھانا تیار کروایا ہے بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو۔ اس کے بعد آں حضورؐ نے فرمایا کہ جب تک میں آ نہ جاؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا، ادھر حضور اکرمؐ بھی صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے حضور اکرمؐ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بیوی نے گندھا ہُوا آٹا نکالا اور آں حضورؐ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا کی، ہانڈی میں بھی آپ نے تھوک کی آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ، وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا۔ صحابہؓ کی تعداد ہزار کے قریب تھی، میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے (شکم سیر ہو کر) کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام حضرات واپس ہو گئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔

۱۲۷۲۔ مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (آیت) "جب مشرکین تمھارے بالائی علاقہ سے

مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ قَالَتْ كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ۔

اور تمہارے نشیبی علاقہ سے تم پر چڑھ آئے تھے اور جب آنکھیں چکا چوند ہو گئی تھیں اور دل حلق تک آ گئے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ آیت غزوۂ خندق کے واقعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَوِ اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ ؎

وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا

۱۲۷۳ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر (خندق کی کھدائی کے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مٹی اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے، یہاں تک کہ آپ کا بطن مبارک غبار سے اٹ گیا تھا۔ آں حضورؐ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔

"خدا کی قسم، اگر خدا نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، نہ ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، پس آپ ہمارے دلوں پر سکینت و طمانیت نازل کیجئے اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عنایت فرمائیے، جو لوگ ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں، جب یہ کوئی فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی نہیں مانتے" أَبَيْنَا أَبَيْنَا (ہم ان کی نہیں مانتے، ہم ان کی نہیں مانتے) پر آپؐ کی آواز بلند ہو جاتی۔

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ ۔

۱۲۷۴ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پُروا ہوا کے ذریعے میری مدد کی گئی اور قوم عاد پچھوا ہوا سے ہلاک کر دی گئی تھی۔

۱۲۷۵ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَارَى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ ؎

۱۲۷۵ - مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احزاب یعنی غزوۂ خندق کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ خندق کے اندر سے آپ بھی مٹی اٹھا اٹھا کر لا رہے ہیں، حضور اکرمؐ کے بطنِ مبارک کی جلد مٹی سے اٹ گئی تھی، آپؐ کے (سینے سے پیٹ تک) گھنے بالوں کی ایک لکیر تھی) میں نے خود سنا کہ آں حضورؐ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجزیہ اشعار، مٹی منتقل کرتے ہوئے پڑھ رہے تھے، آپؐ کی زبانِ مبارک پر ان کے یہ اشعار جاری تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا

"اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، نہ ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، پس ہم پر اپنی طرف سے سکینت و طمانیت نازل فرمائیے اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عنایت فرمائیے۔ یہ لوگ ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں جب یہ ہم سے کوئی فتنہ چاہتے ہیں (یعنی یہ کہ ہم اسلام کو چھوڑ دیں) تو ہم ان کی نہیں سنتے۔" بیان کیا کہ آں حضورؐ آخری کلمات کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔"

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ۔

۱۲۷۶۔ مجھ سے عبدہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے، آپ عبداللہ بن دینار کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں مَیں نے شرکت کی، وہ غزوہ خندق ہے۔

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَوْلَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ

۱۲۷۷۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر بن راشد نے، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ اور معمر بن راشد نے بیان کیا کہ مجھے ابن طاؤس نے خبر دی، ان سے عکرمہ بن خالد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں گیا تو ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی جو کیفیت ہے وہ آپ بھی دیکھ رہی ہیں (یعنی علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے اختلافات اور جنگیں) اور مجھے حکومت کے معاملات میں کوئی عمل دخل حاصل نہیں ہے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مسلمانوں کے اجتماع میں جاؤ، لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا موقعہ پر نہ پہنچنا مزید اختلافات اور تشتت کا سبب بن جائے۔ آخر حفصہ رضی اللہ عنہا کے اصرار پر عبداللہ رضی اللہ عنہ گئے پھر جب لوگ وہاں سے چلے گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا کہ خلافت کے مسئلے پر جسے گفتگو کرنی ہو وہ ہمارے سامنے اگر گفتگو کرے، یقیناً ہم اس سے (اشارہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) زیادہ خلافت کے حقدار ہیں اور اس کے باپ سے بھی زیادہ۔ حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس پر کہا کہ آپؓ نے وہیں اس

كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا۔

کا جواب کیوں نہیں دیا؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی وقت اپنا دامن سمیٹ لیا تھا اور ارادہ کر چکا تھا کہ ان سے کہوں کہ آپ سے زیادہ خلافت کا مستحق وہ ہے جس نے تم سے اور تمھارے باپ سے اسلام کے لیے جنگ کی تھی لیکن پھر میں ڈرا کہ کہیں میری اس بات سے مسلمانوں میں اختلاف کی خلیج اور وسیع نہ ہو جائے اور خونریزی ہو جائے اور میری بات کا مطلب میری منشا کے خلاف لیا جانے لگے، اس کے بجائے مجھے وہ نعمتیں یاد آگئیں جو اللہ تعالیٰ نے (صبر کرنے والوں کے لیے) جنتوں میں تیار کر رکھی ہیں۔ حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واقعی آپ محفوظ رہے اور بچا لیے گئے۔ محمود نے عبدالرزاق کے واسطہ سے (نسواتہا کے بجائے لفظ) نوساتہا بیان کیا (چوٹی کے معنی میں)

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا۔

۱۲۷۸۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے سلیمان بن صُرَد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے موقعہ پہ (جب کفار کا لشکر ناکام واپس ہو گیا) فرمایا کہ اب ہم ان سے لڑیں گے آئندہ وہ ہم پہ چڑھ کر کبھی نہ آسکیں گے۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ أَجْلَى الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ۔

۱۲۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابواسحاق سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان بن صُرَد رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جب عرب کے قبائل (جو غزوۂ خندق کے موقعہ پہ مدینہ چڑھ کر آئے تھے) ناکام واپس ہو گئے تو آں حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب ہم ان سے جنگ کریں گے، وہ ہم پہ چڑھ کر نہ آسکیں گے بلکہ ہم ان پہ فوج کشی کریں گے۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ۔

۱۲۸۰۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے موقعہ پہ فرمایا جس طرح ان کفار نے ہمیں صلاۃ وسطیٰ (نمازِ عصر) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ بھی ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

۱۲۸۱۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث

عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقع پر سورج غروب ہونے کے بعد (لڑکر) واپس ہوئے آپ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے، آپ نے عرض کی، یا رسول اللہ! سورج غروب ہونے کو ہے اور میں عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھ سکا (جنگ کی مصروفیات کی وجہ سے) اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، خدا گواہ ہے، نماز تو میں بھی نہ پڑھ سکا، آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی بطحان میں اترے۔ آں حضورؐ نے نماز کے لیے وضو کی ہم نے بھی وضو کی پھر عصر کی نماز سورج غروب ہونے کے بعد پڑھی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

۱۲۸۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے ابن منذر نے بیان کیا اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احزاب کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں تیار ہوں۔ پھر آں حضورؐ نے پوچھا، کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں۔ پھر آں حضورؐ نے تیسری مرتبہ پوچھا کہ کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے اس مرتبہ بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس پر آں حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔

۱۲۸۳۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی سعید نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے اپنے لشکر (اسلامی لشکر) کو فتح دی، اپنے بندے کی مدد کی (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) اور احزاب (قبائل عرب) کو تنہا مغلوب کیا (غزوۂ خندق کے موقعہ پر) پس اس کے مقابلے میں کسی کی کوئی حیثیت نہیں۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

۱۲۸۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں فزاری اور عبدہ نے خبر دی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب (قبائل) کے لیے (غزوۂ خندق کے موقعہ پر) بددعا کی کہ اے اللہ! کتاب کے

الأحزاب فقال اللهم منزل الكتاب سريع الحساب اهزم الأحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم۔

نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے قبائل عرب کو شکست دیجئے اے اللہ! انھیں شکست دیجئے اور جھنجھوڑ دیجئے۔

۱۲۸۵ - حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا موسى بن عقبة عن سالم ونافع عن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قفل من الغزو أو الحج أو العمرة يبدأ فيكبر ثلاث مرار ثم يقول لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده۔

۱۲۸۵ - ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انھیں سالم اور نافع نے اور انھیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوے، حج یا عمرے سے واپس آتے تو سب سے پہلے تین مرتبہ تکبیر کہتے، پھر فرماتے، تنہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کے لیے ہے۔ حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کے حضور میں سجدہ ریز اور اس کی حمد بیان کرتے ہوئے، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندہ کی مدد کی اور احزاب کو تنہا شکست دی۔

باب ۴۹۸ مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة ومحاصرته إياهم

۴۹۸ - غزوۂ احزاب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی، پھر بنو قریظہ پر فوج کشی اور ان کا محاصرہ

۱۲۸۶ - حدثنا عبد الله بن أبي شيبة حدثنا ابن نمير عن هشام عن أبيه عن عائشة رضـ قالت لما رجع النبي صلى الله عليه وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل أتاه جبريل عليه السلام فقال قد وضعت السلاح والله ما نزعناه فاخرج إليهم قال فإلى أين قال ههنا وأشار إلى بني قريظة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم إليهم۔

۱۲۸۶ - ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے واپس ہوئے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا، آپ نے ہتھیار اتار دیئے، خدا گواہ ہے، ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارا ہے، ان پر فوج کشی کیجئے۔ آں حضور نے دریافت فرمایا کہ کس پر؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ان پر اور انھوں نے (یہود کے قبیلہ) بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا، چنانچہ حضور اکرم نے بنو قریظہ پر فوج کشی کی۔

۱۲۸۷ - حدثنا موسى حدثنا جرير بن حازم عن حميد بن هلال عن أنس رضـ قال كأني أنظر إلى الغبار ساطعا في زقاق بني غنم موكب جبريل حين سار رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بني قريظة۔

۱۲۸۷ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے اب بھی وہ غبار میں دیکھ رہا ہوں جو جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ سوار فرشتوں کی وجہ سے قبیلہ بنو غنم کی گلی میں اٹھا تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے خلاف کارروائی کی تھی۔

۱۲۸۸ - حدثنا عبد الله بن محمد بن أسماء حدثنا جويرية بن أسماء عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه

۱۲۸۸ - ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ احزاب سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ۔

نے فرمایا کہ تمام مسلمان عصر کی نماز بنو قریظہ تک پہنچنے کے بعد ہی ادا کریں (بنو قریظہ کی طرف جاتے ہوئے) بعض حضرات (جو کچھ پیچھے رہ گئے ہوں گے) کی عصر کی نماز کا وقت راستے ہی میں ہو گیا۔ ان میں سے کچھ صحابہؓ نے تو کہا کہ ہم راستے میں نماز نہیں پڑھیں گے (کیونکہ آں حضورؐ نے بنو قریظہ میں نمازِ عصر پڑھنے کے لیے فرمایا ہے) اور بعض صحابہؓ نے کہا کہ آنحضورؐ کے ارشاد کا منشاء یہ نہیں تھا[ؐ]۔ بعد میں آں حضورؐ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے کسی کے عمل پر نکیر نہیں فرمائی (کیونکہ دونوں جماعتوں نے اپنی فہم کے مطابق ٹھیک عمل کیا تھا۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللّٰهِ حَتَّى أَعْطَاهَا حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

۱۲۸۹۔ ہم سے ابن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی۔ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور مجھ سے خلیفہ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ اپنے باغ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چند کھجور کے درخت متعین کر دیتے تھے (کہ اس کا پھل حضور اکرمؐ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر بھیج دیا جاتا تھا) یہاں تک کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کے قبائل فتح ہو گئے (تو آں حضورؐ نے ان ہدایا کو واپس کر دیا) میرے گھر والوں نے بھی مجھے اس کھجور کو، تمام کی تمام یا اس کا کچھ حصہ، لینے کے لیے آں حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آنحضورؐ وہ کھجور ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ اتنے میں وہ بھی آگئیں اور کپڑا میری گردن میں ڈال کر کہنے لگیں، قطعاً نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ پھل تمھیں نہیں ملیں گے۔ آں حضورؐ مجھے عنایت فرما چکے ہیں، یا اسی طرح کے الفاظ انھوں نے بیان کیے۔ اس پر آں حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس کے بدلے میں اتنا لے لو (اور ان کا مال انھیں واپس کر دو) لیکن وہ اب بھی یہی کہے جا رہی تھیں کہ قطعاً نہیں، خدا کی قسم۔ یہاں تک کہ آنحضورؐ نے انھیں، میرا خیال ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کا دس گنا دینے کا وعدہ فرمایا (پھر انھوں نے مجھے چھوڑا) یا اسی طرح کے الفاظ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کئے۔

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

۱۲۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے بیان کیا، انھوں نے

لہ یعنی یہ کہ اگر راستے میں نماز کا وقت ہو جائے پھر بھی نہ پڑھی جائے۔ بلکہ صرف بنو قریظہ تک پہنچنے میں عجلت مطلوب تھی۔

أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ رض فَأَتَى عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ فَقَالَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ فَقَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذَرَارِيَّهُمْ قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

ابوامامہ سے سنا، بیان کیا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ بنوقریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث[1] مان کر ہتھیار ڈال دیئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جگہ کے قریب ہوئے جسے آں حضورؐ نے نماز پڑھنے کے لیے منتخب کر رکھا تھا تو آں حضورؐ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کی تکریم کے لیے کھڑے ہو جاؤ، یا (آں حضورؐ نے فرمایا) اپنے سے بہتر کی تکریم کے لیے کھڑے ہو جاؤ) اس کے بعد آپؐ نے ان سے فرمایا کہ بنوقریظہ نے آپ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ جتنے ان میں جنگ کے قابل ہیں، انھیں قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ آپ نے اللہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا یا آں حضورؐ نے یہ فرمایا کہ فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) کے فیصلہ کے مطابق۔

۱۲۹۱ ۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ

۱۲۹۱ ۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ غزوۂ خندق کے موقع پر سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تھے، قریش کے ایک شخص، حبان بن عرقہ نامی نے ان پر تیر چلایا تھا اور وہ ان کے بازو کی رگ میں آ کے لگا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ نصب کرا دیا تھا تاکہ قریب سے ان کی عیادت کرتے رہیں۔ پھر جب حضور اکرمؐ غزوۂ خندق سے واپس ہوئے اور ہتھیار رکھ کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے۔ وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ انھوں نے آں حضورؐ سے کہا، آپ نے ہتھیار رکھ دیئے! خدا کی قسم، ابھی میں نے ہتھیار نہیں اتارے ہیں، آپؐ کو ان پر فوج کشی کرنی ہے۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کن پر؟ تو انھوں نے بنوقریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ آں حضور بنی قریظہ تک پہنچے،

[1] مدینہ ہجرت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے مختلف قبائل اور آس پاس کے دوسرے مشرک عرب قبائل سے معاہدۂ امن و صلح کر لیا تھا لیکن یہودی برابر اسلام کے خلاف سازشوں میں لگے رہتے تھے۔ در پردہ تو ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی برابر ہوتی رہتی تھی، لیکن غزوۂ خندق کے موقع پر جو انتہائی فیصلہ کن غزوہ تھا، جب مشرکوں کو اس میں شکست ہو گئی تو آں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اب کبھی انھیں ہم پر اس طرح چڑھ کر آنے کی ہمت نہ ہوگی اس غزوہ میں خاص طور سے بنوقریظہ نے بہت کھل کر قریش کا ساتھ دیا تھا اور معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس لیے غزوۂ خندق کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ انھیں اب مہلت نہ ملنی چاہیئے۔

اخرج إليهم قال النبي صلى الله عليه وسلم فأين فأشار إلى بني قريظة فأتاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلوا على حكمه فرد الحكم إلى سعد قال فإني أحكم فيهم أن تقتل المقاتلة وأن تسبى النساء والذرية وأن تقسم أموالهم قال هشام فأخبرني أبي عن عائشة أن سعدا قال اللهم إنك تعلم أنه ليس أحد أحب إلي أن أجاهدهم فيك من قوم كذبوا رسولك صلى الله عليه وسلم وأخرجوه فإني أظن أنك قد وضعت الحرب بيننا وبينهم فإن كان بقي من حرب قريش شيء فأبقني له حتى أجاهدهم فيك وإن كنت وضعت فافجرها واجعل موتتي فيها فانفجرت من لبته فلم يرعهم وفي المسجد خيمة من بني غفار إلا الدم يسيل إليهم فقالوا يا أهل الخيمة ما هذا الذي يأتينا من قبلكم فإذا سعد يغذو جرحه دما فمات منها رضي الله عنه۔

۱۲۹۲۔ حدثنا الحجاج بن منهال أخبرنا شعبة قال أخبرني عدي أنه سمع البراء رض قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لحسان اهجهم أو هاجهم وجبريل معك وزاد إبراهيم بن طهمان عن الشيباني عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه

(اور انھوں نے اسلامی لشکر کے پندرہ دن کے سخت محاصرہ کے بعد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے۔آں حضورؐ نے سعد رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کا اختیار دیا) سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں کہ جتنے افراد ان کے جنگ کے قابل ہیں، قتل کر دیئے جائیں ان کی عورتیں اور بچے قید کر لیئے جائیں اور ان کا مال تقسیم کر لیا جائے، ہشام نے بیان کیا کہ پھر مجھے میرے والد نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے خبر دی کہ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی تھی "اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تیرے راستے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور انھیں ان کے وطن سے نکالا لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ آپ ختم کر دیں گے لیکن اگر قریش سے ہماری لڑائی کا کوئی بھی سلسلہ باقی ہے تو مجھے اس کے لیے زندہ رکھیئے۔ یہاں تک کہ میں تیرے راستے میں ان سے جہاد کروں، اور اگر لڑائی کے سلسلے کو آپ نے ختم ہی کر دیا ہے تو پھر میرے زخموں کو پھر سے ہرا کر دیجئے۔ (آپ رض کے زخم تقریباً ٹھیک ہونے لگے تھے) اور اسی میں میری موت واقع کر دیجئے"، چنانچہ سینہ پر ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا سلہ مسجد میں قبیلہ بنو غفار کے کچھ صحابہ رض کا بھی ایک خیمہ تھا۔ خون ان کی طرف بہہ کر آیا تو وہ گھبرائے اور انھوں نے کہا، اے اہل خیمہ! تمھاری طرف سے یہ خون ہماری طرف کیوں آرہا ہے؟ دیکھا تو سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔ آپ کی وفات اسی میں ہوئی، فرضی اللہ عنہ وارضاہ۔

۱۲۹۲۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی، انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو، یا (آں حضورؐ نے اس کے بجائے) "هاجهم"، فرمایا، جبریل علیہ السلام تمھارے ساتھ ہیں۔ اور ابراہیم بن طہمان نے شیبانی کے واسطے سے اضافہ کیا ہے کہ ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بنو قریظہ

سلہ ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے ایک بکری آئی اور اس نے ان کے سینہ پر اپنا کھر رکھ دیا جس سے ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا۔

وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ اهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ۔

کے موقع پر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مشرکین کی ہجو کرو، جبریلؑ تمہارے ساتھ ہیں۔

باب ۴۹۹ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

۴۹۹۔ غزوۂ ذات الرقاع

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبِ خَصَفَةَ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ مِنْ غَطَفَانَ فَنَزَلَ نَخْلًا وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ لِأَنَّ أَبَا مُوسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَوْفَ بِذِي قَرَدٍ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ جَابِرًا حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِبٍ وَثَعْلَبَةَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ سَمِعْتُ جَابِرًا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَلَقِيَ جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالٌ وَأَخَافَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَرَدِ۔

اسی کا دوسرا نام غزوۂ محارب حفصہ و بنی ثعلبہ بھی ہے جو قبیلۂ غطفان میں سے تھے۔ حضور اکرمؐ نے اس غزوہ میں مقامِ نخل پر پڑاؤ کیا تھا۔ یہ غزوہ غزوۂ خیبر کے بعد ہوا ہے کیونکہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر کے بعد مدینہ آئے تھے (اور غزوۂ ذات الرقاع میں ان کی شرکت روایتوں سے ثابت ہے، اور عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا، انھیں عمران عطار نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابوسلمہ نے اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ خوف ساتویں (سال یا ساتویں غزوہ) میں پڑھی تھی یعنی غزوۂ ذات الرقاع میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف ذو قرد میں پڑھی تھی۔ اور بکر بن سوادہ نے بیان کیا، ان سے زیاد بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوموسیٰ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ محارب اور بنی ثعلبہ میں اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی تھی۔ اور ابن اسحاق نے بیان کیا انھوں نے وہب بن کیسان سے سنا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ ذات الرقاع کے لیے مقام نخل سے روانہ ہوئے تھے، وہاں آپ کا قبیلہ غطفان کی ایک جماعت سے سامنا ہوا، لیکن کوئی جنگ نہیں ہوئی، اور چونکہ مسلمانوں پر کفار کے (اچانک حملے کا) خطرہ تھا اس لیے آں حضورؐ نے دو رکعت نمازِ خوف پڑھائی۔ اور یزید نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذو القرد میں شریک تھا۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

۱۲۹۳۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَّنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهٰذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ أَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِّنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلٰوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِّجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ فَذَكَرَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَالَ مَالِكٌ وَّذٰلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي أَنْمَارٍ۔

کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے نکلے، ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لیے صرف ایک اونٹ تھا جس پر یکے بعد دیگرے ہم سوار ہوتے تھے۔ (پیدل طویل اور پر مشقت سفر کی وجہ سے) ہمارے پاؤں پھٹ گئے تھے۔ میرے بھی پاؤں پھٹ گئے تھے، ناخن بھی جھڑ گئے تھے۔ چنانچہ ہم قدموں پر کپڑے کی پٹی باندھ کر چل رہے تھے اسی لیے اس کا نام ذات الرقاع پڑا، کیونکہ ہم نے قدموں کو پٹیوں سے باندھا تھا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث تو بیان کر دی، لیکن پھر آپ کو اس کا اظہار اچھا نہیں معلوم ہوا، فرمانے لگے کہ مجھے یہ حدیث بیان نہ کرنی چاہیئے تھی، آپ اصل میں پسند نہیں کرتے تھے کہ آپ کا کوئی عمل خیر لوگوں کے سامنے آئے۔

۱۲۹۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے یزید بن رومان نے، ان سے صالح بن خوات نے، ایک ایسے صحابی کے حوالہ سے بیان کیا جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ ذات الرقاع میں شرکت کی تھی، کہ حضور اکرم نے نماز خوف پڑھی تھی۔ اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپؐ کی اقتداء میں نماز پڑھی، اس وقت دوسری جماعت (مسلمانوں کی) دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ آں حضورؐ نے اس جماعت کو جو آپ کے پیچھے صف میں کھڑی تھی، ایک رکعت نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ کھڑے رہے، اس جماعت نے اس عرصہ میں اپنی نماز پوری کر لی اور واپس آکر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو آں حضورؐ نے انھیں نماز کی دوسری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی تھی اور (رکوع و سجدہ کے بعد) آپ قعدہ میں بیٹھے رہے۔ پھر ان لوگوں نے جب اپنی نماز (جو باقی رہ گئی تھی) پوری کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ اور معاذ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زبیر نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام نخل میں تھے۔ پھر آپ نے نمازِ خوف کا تذکرہ کیا۔ امام مالک نے بیان کیا کہ نمازِ خوف کے سلسلے میں جتنی روایات میں نے سنی ہیں، یہ روایت ان سب میں زیادہ بہتر ہے۔ اس روایت کی متابعت لیث نے کی، ان سے ہشام نے، ان سے زید بن اسلم اور ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی انمار میں (نمازِ خوف) پڑھی تھی۔

۱۲۹۵ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ ۔

۱۲۹۵ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم بن محمد نے، ان سے صالح بن خوات نے، ان سے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (نماز خوف میں) امام قبلہ رُو ہو کر کھڑا ہوگا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوگی، اس عرصہ میں مسلمانوں کی دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی ہوگی، انھیں کی طرف رخ کیے ہوئے۔ امام اپنے ساتھ والی جماعت کو پہلے ایک رکعت نماز پڑھائے گا۔ (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) یہ جماعت کھڑی ہو جائے گی اور خود (امام کے بغیر) اسی جگہ ایک رکوع اور دو سجدے کر کے دشمن کے مقابلہ پر جاکر کھڑی ہو جائے گی، جہاں دوسری جماعت پہلے سے موجود تھی۔ اس کے بعد امام اس دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائے گا اس طرح امام کی دو رکعت پوری ہو جائے گی اور یہ دوسری جماعت ایک رکوع اور دو سجدہ خود کرے گی۔

۱۲۹۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۲۹۶ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن خوات نے اور ان سے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۱۲۹۷ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ ۔

۱۲۹۷ ۔ مجھ سے محمد بن عبید اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، انھوں نے قاسم سے سنا، انھیں صالح بن خوات نے خبر دی اور ان سے سہل بن ابی حثمہ نے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

۱۲۹۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ ۔

۱۲۹۸ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اطراف نجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ کے لیے گیا تھا، وہاں ہم دشمن کے آمنے سامنے کھڑے ہوئے اور ان کے مقابلے میں صف بندی کی۔

۱۲۹۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

۱۲۹۹ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ وَالطَّائِفَۃُ الْاُخْرٰی مُوَاجِھَۃَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فِیْ مَقَامِ اَصْحَابِھِمْ فَجَاءَ اُولٰئِکَ فَصَلّٰی بِھِمْ رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَیْھِمْ ثُمَّ قَامَ ھٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَکْعَتَھُمْ وَقَامَ ھٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَکْعَتَھُمْ۔

علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ نماز (خوف) پڑھی اور دوسری جماعت اس عرصہ میں دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ پھر یہ جماعت جب اپنے دوسرے ساتھیوں کی جگہ (نماز پڑھ کر) چلی گئی تو دوسری جماعت آئی اور آنحضور نے انھیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ نے اس جماعت کے ساتھ سلام پھیرا۔ آخر اس جماعت نے کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت پوری کی اور پہلی جماعت نے بھی کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت پوری کی۔

۱۳۰۰۔ **حَدَّثَنَا** اَبُو الْیَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سِنَانٌ وَّاَبُوْ سَلَمَۃَ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ۔

۱۳۰۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان اور ابوسلمہ نے حدیث بیان کی اور انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف نجد میں غزوہ کے لیے گئے تھے۔

۱۳۰۱۔ **حَدَّثَنَا** اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِیْ سِنَانٍ الدُّؤَلِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَہٗ فَاَدْرَکَتْھُمُ الْقَائِلَۃُ فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الْعِضَاہِ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ فَعَلَّقَ بِھَا سَیْفَہٗ قَالَ جَابِرٌ فَنِمْنَا نَوْمَۃً ثُمَّ اِذَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا فَجِئْنَا فَاِذَا عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا اخْتَرَطَ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَھُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا فَقَالَ لِیْ مَنْ یَمْنَعُکَ مِنِّیْ قُلْتُ اللہُ فَھَا ھُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ

۱۳۰۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے محمد بن ابی عتیق نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سنان بن ابی سنان دؤلی نے، انھیں جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اطراف نجد میں غزوہ کے لیے گئے تھے۔ پھر جب آں حضور واپس ہوئے تو آپ بھی واپس ہوئے۔ قیلولہ کا وقت ایک وادی میں آیا، جہاں ببول کے درخت بہت تھے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اتر گئے، اور صحابہ درختوں کے سائے کے لیے پوری وادی میں پھیل گئے۔ حضور اکرم نے بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے قیام فرمایا اور اپنی تلوار اس درخت پر لٹکا دی۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابھی تھوڑی ہی دیر ہمیں سوئے ہوئے ہوئی تھی کہ آں حضور نے ہمیں پکارا۔ ہم جب خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا، آں حضور نے فرمایا کہ اس شخص نے میری تلوار (مجھی پر) کھینچ لی تھی۔ میں اس وقت سویا ہوا تھا، میری آنکھ کھلی تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے کہا، تمہیں میرے ہاتھ سے آج کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ! اب دیکھو یہ بیٹھا ہوا ہے۔ حضور اکرم نے اسے پھر کوئی سزا نہیں دی۔ اور ابان نے کہا کہ ہم سے یحیٰی بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع میں تھے۔ پھر ہم

يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ
تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِي
قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهُ
أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُقِيمَتِ
الصَّلٰوةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا
وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ
وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ اسْمُ الرَّجُلِ
غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَاتَلَ فِيهَا مُحَارِبَ خَصَفَةَ وَ
قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ
فَصَلَّى الْخَوْفَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو
هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ خَيْبَرَ -

**بَابٌ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ
وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ -**

قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ وَقَالَ

ایک ایسی جگہ آئے جہاں بہت گھنے سایہ کا درخت تھا۔ وہ درخت ہم نے آں
حضورؐ کے لیے مخصوص کر دیا (تاکہ آپ وہاں آرام فرمائیں)۔ بعد میں مشرکین میں
سے ایک شخص آیا، آں حضورؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ اس نے وہ
تلوار آں حضورؐ پر کھینچ لی اور پوچھا، تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آں حضورؐ نے فرمایا کہ
نہیں۔ اس پر اس نے پوچھا، آج میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ آں
حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ! پھر صحابہؓ نے اسے ڈانٹا دھمکایا۔ اور نماز کی اقامت
کہی گئی (نماز خوف کی) تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ایک جماعت کو
دو رکعت نماز پڑھائی جب وہ جماعت (آں حضورؐ کے پیچھے سے) ہٹ
گئی تو آپؐ نے دوسری جماعت کو بھی دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت نماز ہوئی، لیکن مقتدیوں کی صرف دو دو
رکعت۔ اور مسدد نے بیان کیا، ان سے ابو عوانہ نے، ان سے ابو بشر نے
کہ اس شخص کا نام (جس نے آپؐ پر تلوار کھینچی تھی) غورث بن حارث تھا۔
اور آں حضورؐ نے اس غزوہ میں قبیلہ محارب حفصہ سے جنگ کی تھی۔ اور
ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ مقام نخل میں تھے تو آپؐ نے نماز خوف پڑھی۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف غزوہ نجد
میں پڑھی تھی۔ یہ یاد رہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرمؐ کی خدمت میں
(سب سے پہلے) غزوۂ خیبر کے موقعہ پر حاضر ہوئے تھے۔

۵۰۰۔ غزوہ بنی المصطلق۔ یہ غزوہ قبیلہ بنو خزاعہ سے ہوا تھا
اس کا دوسرا نام غزوۂ مُریسیع ہے۔

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ یہ غزوہ ۶ھ میں ہوا تھا۔ اور موسیٰ بن

[1] اس روایت سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مسلک کی تائید ہوتی ہے کہ فرض نماز نفل نماز پڑھنے والے امام کی اقتدا میں پڑھی جا
سکتی ہے۔ کیونکہ مجاہدوں کی یہ جماعت سفر میں تھی اور سفر میں چار رکعت فرض نماز صرف دو رکعت باقی رہ جاتی ہے۔ روایت سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز صرف دو رکعت تھی۔ آں حضورؐ نے چار رکعت پڑھی جس میں سے دو رکعت یقیناً نفل تھی اور فرض پڑھنے والے صحابہؓ
نے اگر اس میں آپؐ کی اقتدا کی لیکن محدثین احناف نے لکھا ہے کہ اس روایت کا تعلق بھی اسی واقعہ سے ہے جو سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت
میں بیان ہوا لیکن راوی واقعات کے بیان کرنے میں بہت سے امور کو نظر انداز بھی کر دیتا ہے۔ چونکہ آں حضورؐ نے پہلی جماعت کے لیے انتظار کیا
اور جب یہ جماعت اپنی نماز پوری کر کے چلی گئی تو آپ نے دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور ان کے ساتھ سلام پھیرا، اس لیے راوی نے
آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چار رکعت کی نسبت کی، کیونکہ دونوں جماعتوں نے مجموعی طور پر جب چار رکعت پوری کر لیں تب آنحضورؐ نے سلام
پھیرا تھا۔ سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے۔

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَدِيثُ الْإِفْكِ فِي غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ

عقبہ نے بیان کیا کہ ۴ھ سنہ میں ۔ اور نعمان بن راشد نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ واقعہ افک غزوہ مریسیع میں پیش آیا تھا ۔

۱۳۰۲ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ ۔

۱۳۰۲ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل بن جعفر نے خبر دی، انھیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے، انھیں محمد بن یحییٰ بن حبان نے اور ان سے ابو محیریز نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اندر موجود تھے ۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور عزل[1] کے متعلق ان سے سوال کیا ۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بنی المصطلق کے لیے نکلے ، اس غزوہ میں ہمیں کچھ عرب کے قیدی ملے ۔ (جن میں عورتیں تھیں) ۔ پھر اس سفر میں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی اور تنہائی جیسے کاٹنے لگی ، دوسری طرف ہم عزل کرنا چاہتے تھے (تاکہ ان عورتوں سے بچہ نہ پیدا ہو) ہمارا ارادہ یہی تھا کہ عزل کرلیں گے لیکن پھر ہم نے سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں ، آپؐ سے پوچھے بغیر عزل کرنا مناسب نہ ہوگا ۔ چنانچہ ہم نے آں حضورؐ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں ، کیونکہ قیامت تک جو جان وجود میں آنے والی ہے وہ ضرور آکر رہے گی ۔

۱۳۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ نَجْدٍ فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّونَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي

۱۳۰۳ ۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے ، انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لیے گئے ۔ دوپہر کا وقت ہوا تو آپ ایک وادی میں پہنچے جہاں ببول کے درخت بکثرت تھے ۔ آں حضورؐ نے گھنے درخت کے نیچے سایہ کے لیے قیام کیا اور درخت سے تلوار لٹکا دی ۔ صحابہؓ بھی درختوں کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے منتشر ہو گئے ۔ ابھی ہم اسی کیفیت میں تھے کہ آں حضورؐ نے ہمیں پکارا ۔ ہم حاضر ہوئے تو ایک اعرابی آپؐ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا ۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ یہ شخص میرے پاس آیا تو میں سو رہا تھا ۔ اتنے میں اس نے میری تلوار کھینچ لی اور میں بھی بیدار ہو گیا ۔ یہ میری ننگی تلوار کھینچے ہوئے میرے سر پر کھڑا تھا ۔ مجھ سے کہنے لگا ، آج مجھ سے تمھیں کون بچائے گا ؟ میں نے کہا کہ اللہ ! (وہ شخص صرف

---

[1] عزل کا مفہوم یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرے اور جب انزال کا وقت قریب ہو تو آلۂ تناسل کو نکال لے ، تاکہ بچہ نہ پیدا ہو ۔

قُلْتُ اللّٰهُ فَنَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ) تلوار کو نیام میں رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور دیکھ لو، یہ بیٹھا ہوا ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

بَابُ ۵۰۱ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ

۵۰۱ - غزوۂ انمار

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ اَنْمَارٍ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا۔

۱۳۰۴ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عبداللہ بن سراقہ نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ انمار میں دیکھا کہ نفل نماز آپ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے پڑھ رہے تھے۔

بَابُ ۵۰۲ حَدِيْثِ الْاِفْكِ

۵۰۲ - واقعہ افک

وَالْاِفْكُ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسُ يُقَالُ اِفْكُهُمْ۔

لفظ افک، نجس اور نجس کی طرح ہے۔ بولتے ہیں۔ "افکھم"

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنْ حَدِيْثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيْثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَّاَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَّقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَّاِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ اَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوْا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ اَزْوَاجِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَقْرَعَ

۱۳۰۵ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب اہل افک (تہمت لگانے والوں) نے ان کے متعلق وہ سب کچھ کہا جو انھیں کہنا تھا۔ (ابن شہاب نے بیان کیا کہ) تمام حضرات نے (جن چار حضرات کے نام انھوں نے روایت کے سلسلے میں لیے ہیں) مجھ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا، یہ بھی تھا کہ ان میں سے بعض کو ان کی حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی اور واقعہ کا بیان بھی وہ بہت جچا تلا کرتے تھے، بہرحال میں نے وہ حدیث ان تمام حضرات سے محفوظ کی، جنھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے مجھ سے بیان کی تھی، اگرچہ بعض حضرات کو دوسرے حضرات کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔ پھر بھی ان میں باہم ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے۔ ان حضرات نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات رض کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تھے اور جس کا نام آتا، تو آں حضور ص انھیں اپنے ساتھ

بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ رَآنِي

سفر میں لے جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقعہ پر جب آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا اور میں آں حضورؐ کے ساتھ سفر میں روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا کر سوار کر دیا جاتا اور اسی کے ساتھ اتارا جاتا۔ اس طرح ہم روانہ ہوئے، پھر جب حضور اکرمؐ اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو گئے تو واپس ہوئے۔ واپسی میں اب ہم مدینہ کے قریب تھے (اور ایک مقام پر پڑاؤ تھا) جہاں سے آں حضورؐ نے کوچ کا رات میں اعلان کیا۔ کوچ کا اعلان ہو چکا تھا تو میں کھڑی ہوئی اور تھوڑی دور چل کر لشکر کے حدود سے آگے نکل گئی (قضاء حاجت کے لیے)۔ پھر قضاء حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے پاس پہنچی۔ وہاں پہنچ کر میں نے جو اپنا سینہ ٹٹولا تو ظفار (یمن کا ایک شہر) کے مہرہ کا بنا ہوا میرا ہار غائب تھا۔ اب میں پھر واپس ہوئی اور اپنا ہار تلاش کرنے لگی۔ اس تلاش میں دیر ہو گئی۔ آپ نے بیان کیا کہ جو لوگ مجھے سوار کیا کرتے تھے وہ آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر انھوں نے میرے اونٹ پہ رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی، انھوں نے سمجھا کہ میں ہودج کے اندر ہی ہوں، ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی تھیں، ان کے جسم میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا، کیونکہ بہت معمولی خوراک انھیں میسر آتی تھی اس لیے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے ہلکے پن میں انھیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی، یوں بھی اس وقت میں ایک کم عمر لڑکی تھی۔ غرض اونٹ کو اٹھا کر وہ روانہ ہو گئے۔ جب لشکر گذر گیا تو مجھے بھی اپنا ہار مل گیا۔ میں قیام گاہ پر آئی تو وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا۔ نہ پکارنے والا اور نہ جواب دینے والا، اس لیے میں وہاں آئی جہاں میری اصل قیام گاہ تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میری عدم موجودگی کا انھیں احساس ہو جائے گا اور مجھے لینے کے لیے وہ واپس آئیں گے۔ اپنی قیام گاہ پر بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن معطل سلمی ثم الذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے رہتے تھے (تاکہ لشکر کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو اٹھا لیں) انھوں نے ایک سوتے ہوئے انسان کا سایہ دیکھا اور جب (قریب آکر) مجھے دیکھا تو پہچان گئے۔ پردہ سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے۔ جب وہ پہچان گئے۔ تو

قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي ووالله ما تكلمنا بكلمات ولا سمعت منه كلمة غير استرجاعه وهوى حتى أناخ راحلته فوطئ على يدها فقمت إليها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة حتى أتينا الجيش موغرين في نحر الظهيرة وهم نزول قالت فهلك من هلك وكان الذي تولى كبر الإفك عبد الله بن أبي ابن سلول قال عروة أخبرت أنه كان يشاع ويتحدث به عنده فيقره ويستمعه ويستوشيه وقال عروة أيضا لم يسم من أهل الإفك أيضا إلا حسان بن ثابت ومسطح بن أثاثة وحمنة بنت جحش في ناس آخرين لا علم لي بهم غير أنهم عصبة كما قال الله تعالى وإن كبر ذلك يقال عبد الله بن أبي ابن سلول قال عروة كانت عائشة تكره أن يسب عندها حسان وتقول إنه الذي قال ؎

فإن أبي ووالده وعرضي
لعرض محمد منكم وقاء

قالت عائشة فقدمنا المدينة فاشتكيت حين قدمت شهرا والناس يفيضون في قول أصحاب الإفك لا أشعر بشيء من ذلك وهو يريبني في وجعي أني لا أعرف من رسول الله صلى الله عليه وسلم اللطف الذي كنت أرى منه حين أشتكي إنما يدخل علي رسول الله صلى الله عليه

انا للہ پڑھنا شروع کیا اور ان کی آواز سے میں جاگ اٹھی اور فوراً اپنی چادر سے میں نے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ خدا گواہ ہے کہ میں نے ان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور نہ ماسوا انا للہ کے، ان کی زبان سے کوئی لفظ سنا۔ وہ سواری سے اتر گئے اور اسے انھوں نے بٹھا کر اس کی اگلی ٹانگ کو موڑ دیا (تاکہ بغیر کسی کی مدد کے ام المؤمنین اس پر سوار ہو سکیں) میں اٹھی اور اس پر سوار ہو گئی۔ اب وہ سواری کو آگے سے کھینچتے ہوئے لے چلے۔ جب ہم لشکر کے قریب پہنچے تو بھری دوپہر کا وقت تھا۔ لشکر پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ ام المؤمنین رضؓ نے بیان کیا کہ پھر جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اصل میں تہمت کا بیڑا عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) نے اٹھا رکھا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس تہمت کی اشاعت کرتا تھا اور اس کی مجلسوں میں اس کا تذکرہ ہوا کرتا تھا، وہ اس کی تصدیق کرتا، خوب توجہ وانہماک سے سنتا اور پھیلانے کے لیے خوب کھود کرید کرتا۔ عروہ نے سابقہ سند کے حوالے سے یہ بھی کہا کہ حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہم کے سوا، تہمت لگانے میں شریک کسی کا بھی نام نہیں لیا کہ مجھے ان کے ناموں کی تفصیلات کا علم ہوتا۔ اگرچہ اس میں شریک ہونے والے بہت سے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (کہ جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ بہت سے ہیں) لیکن اس معاملہ میں سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر بڑی ناپسندیدگی کا اظہار کرتی تھیں اگر ان کے سامنے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جاتا۔ آپ فرماتیں کہ یہ شعر حسان ہی نے کہا ہے کہ "میرے والد اور میرے والد کے والد اور میری عزت، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت کی حفاظت کے لیے تمھارے سامنے ڈھال بنی رہیں گی"۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر ہم مدینہ پہنچ گئے اور وہاں پہنچتے ہی میں جو بیمار پڑی تو ایک مہینے تک مرض سے نجات نہ ملی۔ اس عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی افواہوں کا بڑا چرچا رہا، لیکن میں ایک بات بھی نہیں سمجھتی تھی۔ البتہ اپنے مرض کے دوران ایک چیز سے مجھے بڑا شبہ ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ محبت وعنایت میں نہیں محسوس کرتی تھی جس کا پہلے ..... جب بھی

وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ يُرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهْ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ

بیمار ہوتی، میں مشاہدہ کر چکی تھی، حضور اکرمؐ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور دریافت فرماتے، کیسی طبیعت ہے؟ صرف اتنا پوچھ کر واپس تشریف لے جاتے۔ حضور اکرمؐ کے اس طرزِ عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا، لیکن شر (جو پھیل چکا تھا) اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔ مرض سے جب افاقہ ہوا تو میں ام مسطح رضی اللہ عنہا کے ساتھ "مناصع" کی طرف گئی۔ مناصع (مدینہ کی آبادی سے باہر) ہمارے قضاء حاجت کی جگہ تھی، ہم یہاں صرف رات کے وقت جاتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے، جب بیت الخلاء ہمارے گھروں سے متصل بن گئے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابھی ہم عرب قدیم کے طریقے پہ عمل کرتے تھے اور میدان میں قضاء حاجت کے لیے جاتے تھے اور ہمیں اس سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھروں کے قریب بنائے جائیں۔ آپ نے بیان کیا، الغرض میں اور ام مسطح (رضی اللہ عنہا، قضاء حاجت کے لیے) گئے۔ ام مسطح، ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی ہیں اور وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ انھیں کے صاحبزادے مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ..... پھر میں اور ام مسطح، خلاء سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف واپس آرہے تھے کہ ام مسطح رضی اللہ عنہا اپنی چادر میں الجھ گئیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح ذلیل ہو۔ میں نے کہا، آپ نے بری بات زبان سے نکالی، ایک ایسے شخص کو آپ برا کہہ رہی ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے۔ انھوں نے اس پر کہا، کیوں، مسطح کی باتیں آپ نے نہیں سنیں؟ ام المؤمنین رضؓ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ انھوں نے کیا کہا ہے؟ بیان کیا کہ پھر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں سنائیں۔ بیان کیا کہ ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور سلام کے بعد دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟ میں نے آں حضورؐ سے عرض کی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کر لوں گی۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے حضور اکرمؐ نے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی والدہ سے (گھر جا کر) پوچھا کہ آخر لوگوں میں کس طرح کی افواہیں ہیں؟

يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ قَالَتْ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا

انھوں نے فرمایا، بیٹی فکر نہ کرو، خدا کی قسم، ایسا شاید ہی کہیں ہوا ہو کہ ایک خوبصورت عورت کسی ایسے شوہر کے ساتھ ہو جو اس سے محبت بھی رکھتا ہو اور اس کے سوکنیں بھی ہوں اور پھر بھی اس پر تہمتیں نہ لگائی گئی ہوں، اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو۔ ام المؤمنین رضؓ نے بیان کیا کہ میں نے اس پر کہا، سبحان اللہ، (میری سوکنوں کا اس سے کیا تعلق) اس کا تو عام لوگوں میں چرچا ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر جو میں نے رونا شروع کیا، تو رات بھر روتی رہی اسی طرح صبح ہوگئی اور میرے آنسو کسی طرح نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند ہی آتی تھی! بیان کیا کہ ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنی بیوی کو علیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے بلایا کیونکہ اس سلسلے میں اب تک وحی آپؐ پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے تو حضور اکرمؐ کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جو وہ آں حضورؐ کی بیوی (مراد خود اپنی ذات سے ہے) کی براءت اور آنحضورؐ کی ان سے محبت کے متعلق جانتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے کہا کہ آپؐ کی اہل میں مجھے خیر و بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے اور عورتیں بھی ان کے علاوہ بہت ہیں، آپ ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی دریافت فرمالیں، وہ حقیقت حال بیان کردے گی۔ بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تمھیں شک و شبہ ہوا ہو (عائشہ رضی اللہ عنہا پر)۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں نے ان کے اندر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو قابل گرفت ہو اور بری ہو، اتنی بات ضرور ہے کہ وہ ایک نو عمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے (یعنی نو عمری کی وجہ سے غفلت ہے)۔ انھوں نے بیان کیا کہ اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو خطاب کیا اور منبر پر کھڑے ہو کر عبداللہ بن ابی (منافق) کا معاملہ رکھا، آپ نے فرمایا، اے معشر مسلمین! اس شخص کے بارے میں میری کون مدد کرے گا جس کی اذیتیں اب میری اہل کے معاملے تک پہنچ گئی ہیں، خدا گواہ ہے کہ میں نے اپنی اہل میں خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی اور نام بھی ان لوگوں نے ایک ایسے شخص (صفوان بن

رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا
يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَالَتْ
فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ
الْأَشْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَعْذِرُكَ
فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ
وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ
أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ
رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ
بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ وَهُوَ سَعْدُ
عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَ
كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ
احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ
لَعَمْرُ اللهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى
قَتْلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ
أَنْ يُقْتَلَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ
ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ
كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ
مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ
الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا
وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ
عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا
وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ كُلَّهُ
لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ
وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ
وَيَوْمًا لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى
إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَا
أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ
عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ

معطل رضی اللہ عنہ، جو ام المؤمنین کو اپنے اونٹ پر لائے تھے) کا لیا ہے
جس کے بارے میں بھی میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتا، وہ جب بھی
میرے گھر میں آتے تو میرے ساتھ ہی آتے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا
کہ اس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، قبیلہ بنی عبدالاشہل کے ہم رشتہ، کھڑے
ہوئے اور عرض کی، میں، یا رسول اللہ! آپ کی مدد کروں گا، اگر وہ شخص
قبیلہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن مار دوں گا اور اگر وہ ہمارے قبیلہ کا
ہوا تو آپ کا اس کے متعلق بھی جو حکم ہوگا ہم بجا لائیں گے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا کہ اس پر قبیلہ خزرج کے ایک صحابی رض کھڑے ہوئے، حسان
رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی چچا زاد بہن تھیں، یعنی سعد بن عبادہ رضی اللہ
عنہ، آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اس سے پہلے بڑے صالح اور
مخلصین میں تھے، لیکن آج قبیلہ کی حمیت ان پر غالب آگئی تھی، انہوں
نے سعد رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو، تم اسے
قتل نہیں کر سکتے اور نہ تمہارے اندر اتنی طاقت ہے، اگر وہ تمہارے
قبیلہ کا ہوتا تو تم اس کے قتل کا نام نہ لیتے۔ اس کے بعد اسید بن حضیر رضی اللہ
عنہ، جو سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن
عبادہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا، خدا کی قسم، تم جھوٹے ہو ہم اسے
ضرور قتل کریں گے، اب اس میں شبہ نہیں رہا کہ تم بھی منافق ہو، تم منافقوں کی
طرف سے مدافعت کرتے ہو۔ اتنے میں اوس و خزرج انصار کے دونوں
قبیلے بھڑک اٹھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپس ہی میں لڑ پڑیں گے۔ اس وقت
تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تشریف رکھتے تھے۔ ام المؤمنین رض
نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب کو خاموش کرنے لگے تو
سب حضرات چپ ہو گئے اور آں حضورؐ بھی خاموش ہو گئے۔ ام المؤمنین رض
نے بیان کیا کہ میں اس روز پورے دن روتی رہی، نہ میرا آنسو تھمتا تھا اور
نہ آنکھ لگتی تھی۔ بیان کیا کہ صبح کے وقت میرے والدین (ابوبکر صدیق اور
ام رومان رضی اللہ عنہما) میرے پاس آئے، دو راتیں اور ایک دن میرا
روتے ہوئے گذر گیا تھا۔ اس پورے عرصہ میں نہ میرا آنسو رکا اور نہ نیند آئی،
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا، ابھی میرے
والدین میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جا رہی تھی کہ قبیلہ انصار
کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے انہیں اجازت دے دی

تبكي معي قالت فبينا نحن على ذلك دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا فسلم ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل ما قيل قبلها وقد لبث شهرا لا يوحى إليه في شأني بشيء قالت فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال أما بعد يا عائشة إنه بلغني عنك كذا وكذا فإن كنت بريئة فسيبرئك الله وإن كنت ألممت بذنب فاستغفري الله وتوبي إليه فإن العبد إذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه قطرة فقلت لأبي أجب رسول الله صلى الله عليه وسلم عني فيما قال فقال أبي والله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال قالت أمي والله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت وأنا جارية حديثة السن لا أقرأ من القرآن كثيرا إني والله لقد علمت لقد سمعتم هذا الحديث حتى استقر في أنفسكم وصدقتم به فلئن قلت لكم إني بريئة لا تصدقوني ولئن اعترفت لكم بأمر والله يعلم أني منه بريئة لتصدقني فوالله لا أجد لي ولكم مثلا إلا أبا يوسف حين قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون ثم تحولت واضطجعت على فراشي والله يعلم أني حينئذ بريئة

اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ بیان کیا کہ ہم ابھی اسی حالت میں تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپؐ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی، آں حضورؐ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینہ گذر گیا تھا اور میرے بارے میں آپؐ کو وحی کے ذریعہ کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ بیان کیا کہ بیٹھنے کے بعد آں حضورؐ نے کلمۂ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا، اما بعد، اے عائشہ! مجھے تمھارے بارے میں اس طرح کی اطلاعات ملی ہیں، اگر تم واقعی اس معاملے سے بری ہو تو اللہ تمھاری براءت کر دے گا، لیکن اگر تم نے کسی گناہ کا قصد کیا تھا تو اللہ کی مغفرت چاہو اور اس کے حضور میں توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب (اپنے گناہوں کا) اعتراف کر لیتا ہے اور پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ جب حضور اکرمؐ اپنا کلام پورا کر چکے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے کہ ایک قطرہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ میں نے پہلے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے کلام کا جواب دیں۔ والد نے فرمایا، خدا گواہ ہے میں کچھ نہیں جانتا کہ آں حضورؐ سے مجھے کیا کہنا چاہیئے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ حضور اکرمؐ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اس کا جواب دیں۔ والدہ نے بھی یہی کہا، خدا کی قسم! مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آں حضورؐ سے مجھے کیا کہنا چاہیئے، اس لیے میں نے خود ہی عرض کی، حالانکہ میں بہت کم عمر لڑکی تھی اور قرآن مجید بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا تھا۔ کہ خدا کی قسم، مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس طرح کی افواہوں پہ کان دھرا، اور بات آپ لوگوں کے دل میں گھر کر گئی اور آپ لوگوں نے اس کی تصدیق کی، اب اگر میں یہ کہوں کہ میں اس تہمت سے بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کر سکتے۔ اور اگر اس گناہ کا اقرار و اعتراف کر لوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے لگ جائیں گے، پس خدا گواہ ہے، میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) جیسی ہے جب انھوں نے کہا تھا "فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون"، (پس صبر جمیل بہتر ہے اور اللہ ہی کی مدد مطلوب ہے اس بارے میں جو تم کہہ رہے ہو)

وَأَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللهِ
مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي
وَحْيًا يُتْلَى لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ
أَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ فِيَّ بِأَمْرٍ وَلٰكِنْ كُنْتُ
أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ
بِهَا فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ
أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ
فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ
الْبُرَحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ
مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِي
يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ
عَلَيْهِ قَالَتْ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ
فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ
يَا عَائِشَةُ أَمَّا وَاللهِ فَقَدْ بَرَّأَكِ قَالَتْ
فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا
أَقُومُ إِلَيْهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللهَ عَزَّ وَ
جَلَّ قَالَتْ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا
بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ هٰذَا فِي
بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ
يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ ابْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ
مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى
مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ
لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ وَلَا
يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ
غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ
بَلَى وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ

پھر میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی (کیونکہ
کمزور اور بیمار تھیں) اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اس معاملے سے قطعاً
بری تھی اور وہ خود میری برأت کرے گا۔ کیونکہ میں واقعی بری تھی لیکن
خدا گواہ ہے، مجھے اس کا کوئی وہم و گمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے
ذریعہ قرآن مجید میں میرے معاملے کی صفائی کرے گا، کیونکہ میں اپنے کو اس
سے بہت کمتر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ میں خود کوئی کلام فرمائیں،
مجھے تو صرف اتنی امید تھی کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے
جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ میری برأت کرے گا، لیکن خدا گواہ ہے، ابھی
حضور اکرمؐ اس مجلس سے اٹھے بھی نہیں تھے اور نہ اور کوئی گھر کا آدمی وہاں
سے اٹھا تھا کہ آں حضورؐ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی اور آپؐ پر وہ
کیفیت طاری ہوئی جو وحی کی شدت میں طاری ہوتی تھی۔ موتیوں کی طرح
پسینے کے قطرے آپؐ کے چہرے سے گرنے لگے حالانکہ سردی کا
موسم تھا۔ یہ اس وحی کی ثقل کی وجہ سے تھا جو آپؐ پر نازل ہو رہی تھی۔
ام المؤمنین رضؓ نے بیان کیا کہ پھر آپؐ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپؐ تبسم فرما
رہے تھے، سب سے پہلا کلمہ جو آپؐ کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا، آپؐ
نے فرمایا، اے عائشہ! اللہ نے تمہاری برأت کر دی، انھوں نے بیان کیا
کہ اس پر میری والدہ نے کہا کہ آں حضورؐ کے سامنے کھڑی ہو جاؤ، میں نے
کہا، نہیں، خدا کی قسم میں ان کے سامنے نہیں کھڑی ہوں گی، میں اللہ عزوجل
کے سوا اور کسی کی حمد و ثنا نہیں کروں گی (کہ اسی نے میری برأت نازل کی)
بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا "إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ
(جو لوگ تہمت تراشی میں شریک ہوئے ہیں) دس آیتیں اس سلسلے میں
نازل فرمائیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے یہ آیتیں میری برأت کے لیے نازل
فرمائیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، جو مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے اخراجات،
ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے، خود اٹھاتے تھے، نے کہا کہ خدا
کی قسم، مسطح نے جب عائشہ کے متعلق اس طرح کی تہمت تراشی میں حصہ لیا تو میں
اس پر اب کبھی کچھ خرچ نہیں کروں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
کی " وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ"، یعنی اہل فضل اور اہل
ہمت قسم نہ کھائیں) سے غَفُورٌ رَحِيمٌ تک (کیونکہ مسطح رضی اللہ عنہ
یا دوسرے مومنین کی اس میں شرکت غلط فہمی کی وجہ سے تھی) چنانچہ ابوبکر

لِيْ فَرَجَعَ إِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِيْ فَقَالَ لِزَيْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ مِنْ حَدِيْثِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَمْلٰى عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ مِنْ حِفْظِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ فِيْمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحٰرِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُمَا كَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِيْ شَأْنِهَا فَرَاجَعُوْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ وَقَالَ مُسَلِّمًا بِلَا شَكٍّ

صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم، میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس اقدام پر معاف کر دے اور مسطح رضی اللہ عنہ کو جو کچھ وہ دیا کرتے تھے اسے پھر دینے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم، اب اس وظیفہ کو میں کبھی بند نہیں کروں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے معاملے میں آں حضور ﷺ نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی مشورہ کیا تھا، آپ نے ان سے پوچھا کہ عائشہ کے متعلق تمھیں کیا معلومات ہیں یا ان میں تم نے کیا چیز دیکھی ہے؟ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اپنی آنکھوں اور کانوں کو محفوظ رکھتی ہوں (کہ ان کی طرف خلاف واقعہ نسبت کروں) خدا گواہ ہے، میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ زینب رضی اللہ عنہا ہی تمام ازواج مطہرات میں میرے مقابل کی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ اور پاکبازی کی وجہ سے انھیں محفوظ رکھا۔ بیان کیا کہ البتہ ان کی بہن حمنہ نے غلط روّیہ اختیار کیا تھا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئی تھیں۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ یہی تھی وہ تفصیل اس حدیث کی جو مجھے ان اکابر کی طرف سے پہنچی تھی۔ پھر عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، خدا گواہ ہے، جن صحابی (یعنی صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ) کے ساتھ یہ تہمت لگائی گئی تھی وہ (اپنے پر اس تہمت کو سن کر) کہتے سبحان اللہ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں نے آج تک کبھی کسی (غیر) عورت کا پردہ نہیں کھولا، ام المومنین نے بیان کیا کہ پھر اس واقعہ کے بعد وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تھے۔

۱۳۰۶۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہشام بن یوسف نے زبانی مجھے حدیث لکھوائی، انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے خلیفہ ولید بن عبدالملک نے پوچھا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں میں سے تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں، البتہ آپ کی قوم (قریش) کے دو صاحب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث نے مجھے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ ان کے معاملے میں غیر جانبدار تھے۔ پھر شاگردوں نے ہشام بن یوسف سے مزید اس کی تحقیق کرنی چاہی تو انھوں نے کوئی

فِيْهِ وَعَلَيْهِ كَانَ فِي أَصْلِ الْعَتِيْقِ كَذَالِكَ ؛

۱۳۰۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ رُوْمَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَّفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ رُوْمَانَ وَمَا ذَاكِ قَالَتِ ابْنِيْ فِيْمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيْثَ قَالَتْ مَا ذَاكِ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ وَأَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا فَغَطَّيْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى بِنَافِضٍ قَالَ فَلَعَلَّ فِيْ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ قَالَتْ وَانْصَرَفَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا قَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ وَلَا بِحَمْدِكَ ؛

جواب نہیں دیا۔ اور انھوں نے بلا کسی شک کے لفظ "مسلماً" (بغیر جانبدار) بیان کیا، لفظ "علیہ" کا بھی اضافہ انھوں نے کیا۔

۱۳۰۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے ابو وائل نے بیان کیا، ان سے مسروق بن اجدع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ام رومان رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھی ہوتی تھیں کہ ایک انصاری خاتون آئیں اور کہنے لگیں کہ اللہ نے فلاں اور فلاں کا بُرا کیا (اشارہ تہمت لگانے والوں کی طرف تھا) ام رومان رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرا لڑکا بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہو گیا جنھوں نے اس طرح کی بات کی ہے۔ ام رومان نے پوچھا کہ آخر بات کیا ہے؟ اس پر انھوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں نقل کر دیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ باتیں سنی ہیں؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہاں۔ انھوں نے پوچھا، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، انھوں نے بھی۔ یہ سنتے ہی وہ غشی کھا کر گر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے ان کے کپڑے ان پر ڈال دیئے اور اچھی طرح ڈھک دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ انھیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جاڑے کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا، غالباً یہ اس بات کی وجہ سے ہوا ہو گا جس کا چرچا ہو رہا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیٹھ کر کہا کہ خدا کی قسم، اگر میں قسم کھاؤں تو آپ لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر کچھ کہوں تو میرا عذر نہیں سنیں گے، میری اور آپ لوگوں کی یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی مثال ہے کہ انھوں نے کہا تھا۔ "واللہ المستعان علی ما تصفون"، بیان کیا کہ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور زیادہ کچھ نہیں کہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی براءت نازل کی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر کہا کہ اس کے لیے صرف اللہ کی حمد ہے اور کسی کی نہیں، آپ کی بھی نہیں۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رض کَانَتْ تَقْرَأُ اِذْ تَلِقُوْنَہٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ وَتَقُوْلُ الْوَلْقُ الْکَذِبُ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ وَکَانَتْ اَعْلَمَ مِنْ غَیْرِھَا بِذٰلِکَ لِاَنَّہٗ نَزَلَ فِیْھَا۔

۱۳۰۸۔ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا (سورۂ نور کی آیت میں) قراءت "تَلِقُوْنَہٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ" کرتی تھیں اور (اس کی تفسیر میں) فرماتی تھیں کہ "الولق" جھوٹ کے معنی میں ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ آپ کو اس آیت کے متعلق زیادہ علم رہا ہوگا، کیونکہ آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ ذَھَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَتْ لَا تَسُبُّہٗ فَاِنَّہٗ کَانَ یُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَۃُ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھِجَاءِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ کَیْفَ بِنَسَبِیْ قَالَ لَاَسُلَّنَّکَ مِنْھُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ ھِشَامًا عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَکَانَ مِمَّنْ کَثَّرَ عَلَیْھَا۔

۱۳۰۹۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ انھیں برا نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے تھے۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کہنے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا؟ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو ان سے اس طرح الگ کرلوں گا جیسے بال گندھے ہوئے آٹے سے کھینچ لیا جاتا ہے۔ اور محمد نے بیان کیا، ان سے عثمان بن فرقد نے حدیث بیان کی، انھوں نے ہشام سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے، آپ نے بیان کیا کہ میں نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، کیونکہ انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے میں بہت حصہ لیا تھا۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَۃَ وَعِنْدَھَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ یُنْشِدُھَا شِعْرًا یُشَبِّبُ بِاَبْیَاتٍ لَّہٗ وَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَہٗ عَائِشَۃُ لٰکِنَّکَ لَسْتَ کَذٰلِکَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَھَا لِمَ تَاْذَنِیْ لَہٗ اَنْ

۱۳۱۰۔ مجھ سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابو الضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے یہاں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اور ام المؤمنین کو اپنے اشعار سنا رہے تھے۔ ایک شعر تھا (ترجمہ) "باعفت اور باوقار ہیں، کبھی آپ پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا اور بھوکی رہتی ہیں، غافل عورتوں کے گوشت نہیں کھاتیں"[1] اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ثابت ہوئے (کیونکہ تہمت لگانے والوں کے ساتھ آپ بھی شریک ہوگئے تھے)۔ مسروق نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

[1] یعنی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ اپنے دینی بھائی بہن کی غیبت کرنے والا شخص اس کا گوشت کھاتا ہے۔

يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَالَتْ وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى قَالَتْ لَهَا إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عرض کی، آپ انہیں اپنے یہاں آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرما چکا ہے کہ" اوران میں وہ شخص جو تہمت لگانے میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہے اس کے لیے عذاب الیم ہے"۔ اس پرام المؤمنین نے فرمایا کہ نابینا ہوجانے سے سخت اور کیا عذاب ہوگا۔ (حسان رضی اللہ عنہ کی بصارت آخر عمر میں جاتی رہی تھی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا حسان رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے۔

باب ۵۰۳ غَزْوَةُ الْحُدَيْبِيَةِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

۵۰۳ - غزوۂ حدیبیہ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنین سے راضی ہوگیا جب انھوں نے آپ سے درخت کے نیچے بیعت کی"

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللهِ وَبِرِزْقِ اللهِ وَبِفَضْلِ اللهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ وَكَافِرٌ بِي۔

۱۳۱۱۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے صالح بن کیسان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور ان سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حدیبیہ کے موقعہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ایک دن، رات میں بارش ہوئی، آں حضور نے صبح کی نماز پڑھانے کے بعد ہم سے خطاب کیا اور دریافت فرمایا، معلوم ہے تمہارے رب نے کیا کہا؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، صبح ہوئی تو میرے کچھ بندوں نے اس حالت میں صبح کی کہ ان کا ایمان مجھ پر تھا اور کچھ نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ میرا کفر و انکار کیے ہوتے تھے، تو جس نے کہا کہ ہم پر یہ بارش اللہ کی رزق، اللہ کی رحمت اور اللہ کے فضل سے ہوتی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں (کے اثرات) کا انکار کرنے والا ہے اور جو شخص کہتا ہے کہ یہ بارش فلاں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے تو ستاروں پر ایمان لاتے

لـه یہ آیت عبد اللہ بن ابی بن سلول راس المنافقین کے بارے میں نازل ہوئی تھی جیسا کہ معلوم ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا حسان رضی اللہ عنہ کی شان میں کسی برے کلمہ کو گوارا نہیں کرتی تھیں حسان رضی اللہ عنہ سے تہمت میں شرکت کی غلطی ضرور ہوئی تھی، لیکن جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی اس میں غلطی سے شرکت کی تھی، وہ سب حضرات تائب ہوگئے تھے اور ان کی توبہ قبول ہوگئی تھی۔ لیکن بہرحال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہت بڑی تہمت لگائی گئی تھی اور اگرچہ دل آپ کا غلطی سے شریک ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے صاف ہوگیا تھا جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے لیکن جب اس طرح کے تذکرے ہونے تو دل کا کبیدہ ہو جانا ایک قدرتی بات تھی۔ یہاں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دو ایک چبھتے ہوئے جملے غالباً اسی تاثر میں کہہ دیئے ہیں۔

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

۱۳۱۲۔ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور سوا اس عمرے کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا، تمام عمرے ذی قعدہ کے مہینے میں کیے، حدیبیہ کا عمرہ بھی آپؐ ذی قعدہ کے مہینے میں کرنے تشریف لے گئے پھر دوسرے سال (اس کی قضا میں) آپؐ نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا اور ایک عمرہ جعرانہ سے آپؐ نے کیا تھا، جہاں غزوہ حنین کی غنیمت آپ نے تقسیم کی تھی، یہ بھی ذی قعدہ میں کیا تھا اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ

۱۳۱۳۔ ہم سے سعید بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے اور ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے۔ تمام صحابہؓ نے احرام باندھ لیا تھا، لیکن میں نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا

۱۳۱۴۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے کہ ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ فتح مکہ کو (حقیقی اور آخری) فتح سمجھتے ہو، فتح مکہ تو بہرحال فتح تھی ہی لیکن ہم غزوہ حدیبیہ کی بیعت رضوان کو حقیقی فتح سمجھتے ہیں۔ اس دن، ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ نامی ایک کنواں وہاں پر تھا ہم نے اس میں سے اتنا پانی کھینچا کہ اس کے اندر ایک قطرہ بھی پانی کے نام پر باقی نہ رہا (حضور اکرمؐ کو جب اس کی اطلاع ہوئی کہ پانی ختم ہو گیا ہے) تو آپ کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ کر کسی ایک برتن میں پانی طلب فرمایا۔ اس سے آپؐ نے وضو کیا اور مضمضہ (کلی) کیا اور دعا کی۔ پھر سارا پانی اس کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم نے کنویں کو یوں ہی رہنے دیا اور اس کے بعد جتنا ہم نے چاہا اس میں سے پانی پیا اور اپنی سواریوں کو پلایا۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا

۱۳۱۵۔ مجھ سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن محمد بن اعین ابو علی حرانی نے حدیث بیان کی ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ ہمیں براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔

الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رض اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ اَوْ اَكْثَرَ فَنَزَلُوْا عَلٰى بِئْرٍ فَنَزَحُوْهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّائِهَا فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهٖ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا فِيْ رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِيْ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ كَانُوْا اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِيْ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ كَانُوْا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِيْنَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا

کہ آپ حضرات غزوۂ حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی تعداد میں تھے یا اس سے بھی زیادہ، ایک کنویں پر پڑاؤ ہوا (یعنی حدیبیہ پر) لشکر نے اس کا سارا پانی کھینچ لیا اور پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آں حضورؐ کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ ایک ڈول میں اسی کنویں کا پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا تو آپؐ نے اس میں کلی کی اور دعا کی، پھر فرمایا کہ کنویں کو یوں ہی تھوڑی دیر کے لیے رہنے دو۔ اس کے بعد سب لشکر خود بھی سیراب ہوتا رہا اور اپنی سواریوں کو بھی سیراب کرتا رہا، روانگی کے وقت تک۔

۱۳۱۶ ـ ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حدیبیہ کے موقعہ پر سارا ہی لشکر پیاسا ہو چکا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل تھا، اس کے پانی سے آپؐ نے وضو کیا۔ پھر صحابہ رضؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس اب پانی نہیں رہا، نہ وضو کرنے کے لیے اور نہ پینے کے لیے سوا اس پانی کے جو آپ کے برتن میں موجود ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور پانی آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر ابلنے لگا۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے پانی پیا بھی اور وضو بھی کی۔ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی ہوتا، ویسے اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

۱۳۱۷ ـ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے، ان سے قتادہ نے کہ میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیبیہ کی صلح کے موقعہ پر اصحابؓ کی تعداد چودہ سو تھی۔ اس پر سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ اس موقعہ پر پندرہ سو صحابہؓ موجود تھے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ میں عہد کیا تھا، ابوداؤد نے بیان کیا، ان سے قرہ نے حدیث بیان کی، ان

قُرَّةَ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ۔

سے قتادہ نے، اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ۔

۱۳۱۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم لوگ اہل ارض میں سب سے بہتر ہو۔ ہماری تعداد اس موقع پر چودہ سو تھی۔ اگر آج میری آنکھوں میں بینائی ہوتی[1] تو میں اس درخت کا محل وقوع بتاتا (جہاں بیعت رضوان ہوئی تھی) اس روایت کی متابعت اعمش نے کی، ان سے سالم نے سنا اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ چودہ سو (صحابہؓ غزوۂ حدیبیہ میں تھے) اور عبداللہ بن معاذ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اصحاب شجرہ (بیعت رضوان کرنے والوں) کی تعداد تیرہ سو تھی، قبیلہ اسلم مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ اس روایت کی متابعت محمد بن بشار نے کی، ان سے ابوداؤد نے حدیث بیان کی اور ان سے شعبہ نے۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِمْ شَيْئًا ۔

۱۳۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی، انھیں اسماعیل نے، انھیں قیس نے اور انھوں نے مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ اصحاب شجرہ (غزوۂ حدیبیہ میں شریک ہونے والوں) میں سے تھے، آپ بیان کرتے تھے کہ پہلے صالحین کی روح قبض کی جائے گی۔ جو زیادہ صالح ہوگا اس کی سب سے پہلے اور جو اس کے بعد کے درجے کا ہوگا اس کی اس کے بعد وعلیٰ ہذا القیاس۔ پھر ردی اور بیکار کھجور اور جَو طرح بیکار اور غلط قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی اللہ کے نزدیک کوئی قیمت نہیں ہوگی۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا

۱۳۲۰۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے، ان سے خلیفہ مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً ایک ہزار صحابہؓ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپؐ ذوالحلیفہ پہنچے تو ھدی (قربانی کا جانور) کو قلادہ پہنایا اور ان پر نشان

[1] جابر رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا لَا أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتّٰى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ ۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ ۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا وَاللّٰهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ

لگایا اور عمرہ کا احرام باندھا میں نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے بارہا سنی اور ایک مرتبہ یہ بھی سنا کہ آپ بیان کر رہے تھے کہ مجھے زہری کے واسطہ سے نشان لگانے اور قلادہ پہنانے کے متعلق یاد نہیں رہا، اس لیے میں نہیں جانتا، اس سے ان کی مراد صرف نشان لگانے اور قلادہ پہننے سے تھی یا پوری حدیث سے تھی؟

۱۳۲۱ ۔ ہم سے حسن بن خلف نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے اسحاق بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر ورقاء نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حدیث بیان کی اور ان سے کعب بن عجرہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا کہ جوئیں ان کے چہرہ سے نیچے گر رہی ہیں، تو آپؐ نے دریافت فرمایا کیا اس سے تمھیں تکلیف ہوتی ہے؟ انھوں نے عرض کی، کہ جی ہاں۔ اس پر آں حضورؐ نے انھیں سر منڈوا لینے کا حکم دیا۔ آپ اس وقت حدیبیہ میں تھے (عمرہ کے لیے احرام باندھے ہوئے) اور ابھی یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ احرام کھولنا پڑے گا۔ بلکہ صحابہؓ کی تو یہ آرزو تھی کہ مکہ میں کس طرح داخل ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا (یعنی احرام کی حالت میں سر منڈوانے وغیرہ پر) اور آں حضورؐ نے انھیں حکم دیا کہ ایک فرق اناج چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک بکری کی قربانی کریں یا تین دن روزے رکھیں۔

۱۳۲۲ ۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ سے ایک نوجوان عورت نے ملاقات کی اور عرض کی کہ یا امیر المؤمنین! میرے شوہر کی وفات ہو گئی ہے اور چند چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں، خدا گواہ ہے کہ اب نہ ان کے پاس کسی جانور کے پائے ہیں کہ اسے پکا لیں، نہ کھیتی، اور نہ دودھ کے قابل کوئی جانور ہے، مجھے تو اس کا خطرہ ہے کہ وہ فقر و فاقہ کی وجہ سے ہلاک نہ ہو جائیں، میں خفاف بن ایماء غفاریؓ کی لڑکی ہوں، میرے والد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تھوڑی دیر کے لیے رک گئے، پھر فرمایا، مرحبا، تمھارا خاندانی تعلق تو بہت قریبی ہے۔ اور ایک بہت قوی اونٹ کی طرف مڑے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر دو بورے غلے سے بھرے

مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيهِ فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هَذِهِ وَأَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيهِ۔

بھرتے رکھ دیئے ان دونوں بوروں کے درمیان دوسری ضرورت کی چیزیں اور کپڑے رکھ دیئے اور اس کی نکیل ان کے ہاتھ میں تھما کر فرمایا کہ اسے لے جاؤ، یہ جب ختم ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تمھیں پھر خیر و بھلائی دے گا۔ ایک صاحب رضؓ نے اس پر کہا، یا امیر المؤمنین! آپ نے اسے بہت دے دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیری ماں تجھے روئے، خدا کی قسم، اس عورت کے والد اور اس کے بھائی جیسے اب بھی میری نظروں کے سامنے ہیں کہ ایک مدت تک ایک قلعہ کے محاصرے میں شریک ہیں اور پھر آخر اسے فتح کر لیا اور پھر ہم نے مال غنیمت میں سے اپنے حصے لیے۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا قَالَ مَحْمُودٌ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا بَعْدُ۔

۱۳۲۳۔ مجھ سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمر شبابہ بن سوار اور فزاری نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھا (جس کے نیچے بیعت رضوان آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لی تھی) لیکن پھر بعد میں جب آیا تو میں اسے نہیں پہچان سکا۔ محمود نے بیان کیا (اپنی روایت میں) کہ پھر بعد میں مجھے وہ درخت یاد نہیں رہا تھا (کہ کون سا ہے)

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا هَذَا الْمَسْجِدُ قَالُوا هَذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمْتُمُوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ۔

۱۳۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے طارق بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حج کے ارادہ سے جاتے ہوئے میں کچھ ایسے لوگوں کے قریب سے گذرا جو نماز پڑھ رہے تھے، میں نے پوچھا کہ یہ کون سی مسجد ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ وہی درخت ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان لی تھی۔ پھر میں سعید بن مسیب رضؓ کے پاس آیا اور انھیں اس کی اطلاع دی تو انھوں نے بیان کیا کہ میرے والد نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ وہ بھی اس درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں شریک تھے، انھوں نے بتایا کہ پھر جب ہم دوسرے سال وہاں آئے تو ہمیں وہ درخت یاد نہیں رہا تھا اور ہم اس کی تلاش میں ناکام رہے۔ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صحابہ رضؓ کو تو اس درخت کا علم نہیں تھا اور آپ لوگوں کو اس کا علم ہو گیا، پھر تو آپ ہی لوگ زیادہ عالم ہوئے۔!

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ

۱۳۲۵۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب نے

مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ شَهِدَهَا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ قِيلَ لَهُ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ۔

اور ان سے ان کے والد نے کہ انھوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کی تھی، پھر جب دوسرے سال ہم وہاں آئے تو ہمیں پتہ ہی نہیں چلا کہ وہ کون سا درخت تھا۔

۱۳۲۶۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے طارق نے بیان کیا کہ سعید بن مسیب کی مجلس میں "الشجرہ" کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے اور وہ اس بیعت میں شریک تھے۔

۱۳۲۷۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپؐ دعا کرتے کہ اے اللہ! اس پر اپنی رحمت و مغفرت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ حضورؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! آل ابی اوفی پر اپنی رحمت و مغفرت نازل فرما۔

۱۳۲۸۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی نے، ان سے سلیمان نے، ان سے عمرو بن یحیی نے اور ان سے عباد بن تمیم نے بیان کیا کہ "حرہ" کی لڑائی کے موقع پر لوگ عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر (یزید کے خلاف) بیعت کر رہے تھے۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے کس بات پر بیعت کی جا رہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ موت پر! ابن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب میں کسی سے بھی موت پر بیعت نہیں کروں گا، آپ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ حدیبیہ میں شریک تھے (جہاں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے موت پر بیعت لی تھی۔)

۱۳۲۹۔ ہم سے یحیی بن یعلی محاربی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، وہ "اصحاب شجرہ" میں سے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو دیواروں کا سایہ ابھی اتنا نہیں ہوتا تھا کہ اس کا سایہ حاصل کیا جا سکے۔

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

۱۳۳۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ موت پر۔

۱۳۳۱ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ۔

۱۳۳۱ - مجھ سے احمد بن اشکاب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے علاء بن مسیب نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں براء بن عازب رض کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، مبارک ہو آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور آں حضور سے آپ نے "شجرہ" (درخت) کے نیچے بیعت کی۔ انھوں نے فرمایا، بیٹے تمھیں معلوم نہیں کہ ہم آں حضور کے بعد کن چیزوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

۱۳۳۲ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے معاویہ نے حدیث بیان کی، وہ سلام کے صاحبزادے ہیں، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو قلابہ نے اور انھیں ثابت بن ضحاک نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت (عہد) کی تھی۔

۱۳۳۳ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ قَالَ أَصْحَابُهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا فَعَنْ عِكْرِمَةَ۔

۱۳۳۳ - مجھ سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ (آیت) "بے شک ہم نے تمھیں کھلی ہوئی فتح دی" یہ فتح صلح حدیبیہ تھی۔ صحابہ رض نے عرض کی آں حضور کے لیے تو مرحلہ آسان اور سہل ہے (کہ آپ کی تمام اگلی اور پچھلی لغزش اور فروگذاشت معاف ہو چکی ہے)، لیکن ہمارا کیا ہوگا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تاکہ مومن مرد اور مومن عورتیں جنت میں داخل کی جائیں جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔" شعبہ نے بیان کیا کہ پھر میں کوفہ آیا اور قتادہ کے واسطہ سے پوری حدیث بیان کی۔ پھر میں دوبارہ قتادہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ "بے شک ہم نے تمھیں کھلی فتح دی ہے" کی تفسیر تو انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ لیکن اس کے بعد "هَنِيئًا مَرِيئًا" (یعنی آں حضور کے لیے تو ہر مرحلہ آسان و سہل ہے) کی تفسیر عکرمہ سے منقول ہے۔

۱۳۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

۱۳۳۴ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر نے

أَبُوعَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَعَنْ مَجْزَأَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً۔

حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے مجزأۃ بن زاہر اسلمی نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا، آپ بیعت رضوان میں شریک تھے، آپ نے بیان کیا کہ ہانڈی میں، میں گدھے کا گوشت ابال رہا تھا کہ ایک منادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کیا کہ آں حضور تمہیں گدھے کے گوشت کے استعمال سے منع کرتے ہیں اور مجزأۃ نے اپنے ہی قبیلہ کے ایک صحابی کے متعلق جو بیعت رضوان میں شریک تھے اور جن کا نام اہبان بن اوس رضی اللہ عنہ تھا، نقل کیا کہ ان کے ایک گھٹنے میں تکلیف تھی، اس لیے جب وہ سجدہ کرتے تو اس گھٹنے کے نیچے کوئی گدا رکھ لیتے تھے۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ۔ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۲۳۵۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عدی نے، ان سے شعبہ نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے بشیر بن یسار نے اور ان سے سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آپ بیعت رضوان میں شریک تھے کہ گویا اب بھی وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے سامنے ستو لایا گیا، جسے ان حضرات نے پیا۔ اس روایت کی متابعت معاذ نے شعبہ کے حوالے سے کی ہے۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ فَلَا تُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ۔

۱۲۳۶۔ ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے حدیث بیان کی، ان سے شاذان نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابوجمرہ نے بیان کیا کہ انھوں نے عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور بیعت رضوان میں شریک تھے۔ کہ کیا وتر کی نماز دوبارہ پڑھی جا سکتی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اگر شروع رات میں وتر پڑھ لی ہو تو آخر رات میں نہ پڑھو۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ

۱۲۳۷۔ مجھ سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے اور انھیں ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے (سفر حدیبیہ میں) رات کا وقت تھا اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا، لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ انھوں نے پھر پوچھا، آپ نے پھر کوئی جواب نہیں دیا، انھوں نے پھر پوچھا، آپ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دل میں) کہا، عمر! تیری ماں تجھے روئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے تین مرتبہ سوال کیا، جو آپ کو

نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوكَ فَقَالَ أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ يَأْتُونَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ

پسند نہیں تھا، چنانچہ آں حضور نے مجھے ایک مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور مسلمانوں سے آگے نکل گیا، مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرے بارے میں کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ میں نے سنا، ایک شخص مجھے آواز دے رہا تھا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے سوچا کہ میں تو پہلے ہی ڈر رہا تھا کہ میرے بارے میں کہیں کوئی وحی نازل نہ ہو جائے۔ بہرحال میں آں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ آں حضور نے فرمایا کہ رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے اور وہ مجھے اس تمام کائنات سے عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے "انا فتحنا لک فتحاً مبیناً (بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی ہے)" کی تلاوت فرمائی۔

۱۳۳۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ جب زہری نے یہ حدیث بیان کی تو میں نے ان کی زبانی اسے سنا، لیکن مجھے اس کا بعض حصہ ہی یاد رہا، پھر معمر بن راشد (زہری سے سنی ہوئی حدیث کو) مجھے یاد کرا دیا، ان سے عروہ بن زبیر نے ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم نے بیان کیا، دونوں راوی اپنی روایتوں میں کچھ اضافے کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر تقریباً ایک ہزار صحابہ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ پھر جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا اور اس پر نشان لگایا اور وہیں سے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر آپ نے قبیلہ خزاعہ کے ایک صحابی کو جاسوسی کے لیے بھیجا اور خود بھی سفر جاری رکھا۔ جب آپ غدیر الاشطاط پر پہنچے تو آپ کے جاسوس بھی خبریں لے کر آ گئے، انھوں نے بتایا کہ قریش نے آپ کے مقابلے کے لیے بہت بڑا مجمع تیار کر رکھا ہے اور بہت سے قبائل کو بلایا ہے، وہ آپ سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور آپ کو بیت اللہ الحرام (کے عمرہ) سے روکیں گے۔ اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا، لوگو! مجھے مشورہ دو، کیا تمھارے خیال میں یہ مناسب ہوگا کہ میں ان کفار کے عورتوں اور بچوں پر حملہ کر دوں جو ہمارے بیت اللہ تک پہنچنے میں رکاوٹ بننا چاہتے ہیں، اگر انھوں نے ہمارا مقابلہ کیا تو اللہ عزوجل نے مشرکین سے ہمارے جاسوس کو بھی محفوظ

مَخْرُوبِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوا عَلَى اسْمِ اللهِ۔

رکھا ہے، اور اگر وہ ہمارے مقابلے پر نہیں آئے تو ہم انھیں ایک شکست خوردہ قوم کی طرح چھوڑ دیں گے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ تو محض بیت اللہ کے ارادہ سے نکلے ہیں، نہ آپ کا ارادہ کسی کو قتل کرنے کا تھا اور نہ کسی سے لڑائی کا۔ اس لیے آپ بیت اللہ تشریف لے چلیے۔ اگر ہمیں پھر بھی کوئی بیت اللہ تک جانے سے روکے گا تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔ آں حضور ؐ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر سفر جاری رکھو۔

١٣٣٩۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامَّعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ

١٣٣٩۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں یعقوب نے خبر دی ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، دونوں راویوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے عمرۂ حدیبیہ کے بارے میں خبر بیان کی تو عروہ نے مجھے اس سلسلے میں جو کچھ خبر دی تھی اس میں یہ بھی تھا کہ جب حضور اکرم اور (قریش کا نمائندہ) سہیل بن عمرو حدیبیہ میں ایک معینہ مدت تک کے لیے صلح کی دستاویز لکھ رہے تھے اور اس میں سہیل نے ایک شرط یہ رکھی تھی کہ ہمارا اگر کوئی آدمی آپ کے یہاں پناہ لے، خواہ وہ آپ کے دین پر ہی کیوں نہ ہو۔ تو آپ اسے ہمارے حوالہ کرنا ہو گا تاکہ ہم اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں، سہیل اس شرط پر اڑ گیا، اور اصرار کرنے لگا کہ حضور اکرم اس شرط کو قبول کر لیں، مسلمان اس شرط پر کسی طرح راضی نہیں تھے اور اسلامی لشکر میں اس پر بڑی تشویش تھی۔ لیکن چونکہ اس شرط پر سہیل اڑا ہوا تھا اور اس کے بغیر صلح کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس لیے آں حضور ؐ نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی اور ابو جندل بن سہیل رضی اللہ عنہ کو ان کے والد سہیل بن عمرو کے سپرد کر دیا (جو اسی وقت مکہ سے فرار ہو کر بیڑی کو گھسیٹتے ہوئے مسلمانوں کے پاس پہنچے تھے)۔ (شرط کے مطابق) مدت صلح میں (مکہ سے فرار ہو کر) جو بھی آتا، آں حضور ؐ اسے واپس کر دیتے، خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوتا۔ اس مدت میں بعض مومن خواتین بھی ہجرت کر کے مکہ سے آئیں، ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی ان میں سے ہیں جو اس مدت میں حضور اکرم کے پاس آئی تھیں، آپ اس وقت نوجوان تھیں۔ ان کے گھر والے حضور اکرم کی خدمت

الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ۔

میں حاضر ہوئے اور مطالبہ کیا کہ انھیں واپس کر دیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے مومن خواتین کے بارے میں وہ آیت نازل کی جو شرط کے مناسب تھی [1] ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات کے نازل ہونے کی وجہ سے آں حضورؐ ہجرت کر کے آنے والی خواتین کو پہلے آزماتے تھے۔ اور ان کے چچا سے روایت ہے کہ ہمیں وہ حدیث بھی معلوم ہے جب حضور اکرمؐ نے حکم دیا تھا کہ جو مسلمان خواتین ہجرت کر کے چلی آتی ہیں ان کے شوہروں کو وہ سب کچھ واپس کر دیا جائے جو وہ اپنی ان بیویوں کو دے چکے ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ابو بصیر، پھر انھوں نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کی۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ۔

۱۳۴۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے ارادہ سے نکلے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر بیت اللہ سے مجھے روک دیا گیا تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے صرف عمرہ کا احرام باندھا، کیونکہ حضور اکرمؐ نے بھی صلح حدیبیہ کے موقعہ پر صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ وَقَالَ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

۱۳۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا جب آں حضورؐ کو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تھا۔ اور اس آیت کی تلاوت کی کہ "یقیناً تم لوگوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین اسوہ ہے"۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا

۱۳۴۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، انھیں نافع نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ ان دونوں حضرات نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

[1] چونکہ معاہدہ کی شرط میں عورتوں کا کوئی ذکر نہیں تھا، اس لیے جب عورتوں کا مسئلہ سامنے آیا تو خود قرآن مجید میں حکم نازل ہوا کہ عورتوں کو مشرکین کے حوالے نہ کیا جائے کہ اس سے معاہدہ کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی۔

كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ۔ ح ۔ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ مَا أُرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا ۔

سے گفتگو کی۔ ح۔ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے کسی صاحبزادے نے ان سے کہا، اگر اس سال آپ (عمرہ کرنے) نہ جاتے تو بہتر تھا، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ اس پر انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے تو کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے روک دیا تھا، چنانچہ آں حضورؐ نے اپنے قربانی کے جانور وہیں ذبح کر دیئے اور سر کے بال منڈوا دیئے۔ صحابہؓ نے بھی بال چھوٹے کروا لیے۔ آں حضورؐ نے اس کے بعد فرمایا کہ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر ایک عمرہ واجب کر لیا ہے (اور اسی طرح تمام صحابہؓ پر بھی وہ واجب ہو گیا) اس لیے اگر آج مجھے بیت اللہ تک جانے دیا گیا تو میں بھی طواف کر لوں گا اور اگر مجھے بھی روک دیا گیا تو میں بھی وہی کروں گا جو آں حضورؐ نے کیا تھا۔ پھر تھوڑی دور چلے اور فرمایا کہ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج کو بھی ضروری قرار دے لیا ہے۔ فرمایا، میری نظر میں تو حج اور عمرہ دونوں ایک ہی جیسے ہیں (کہ ان میں سے کسی کے بھی احرام باندھنے کے بعد اگر اسے اس کی ادائیگی سے روک دیا جائے تو اس سے حلال ہونا جائز ہوتا ہے)۔ پھر آپ نے ایک طواف کیا اور ایک سعی کی (جس دن مکہ پہنچے) اور آخر دونوں ہی کو پورا کیا (حدیث گذر چکی ہے)۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذَلِكَ فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ

۱۳۴۳۔ مجھ سے شجاع بن ولید نے حدیث بیان کی، انھوں نے نضر بن محمد سے سنا، ان سے صخر نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے، حالانکہ یہ غلط ہے، البتہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا ایک گھوڑا لانے کے لیے بھیجا تھا، جو ایک انصاری صحابیؓ کے پاس تھا۔ تاکہ اسی پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوں۔ اسی دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لے رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ کو ابھی اس کی اطلاع نہیں ہوئی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت کی، پھر گھوڑا لینے گئے، جس وقت وہ اسے لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو آپ جنگ کے لیے اپنی زرہ پہن رہے تھے، انھوں نے اس وقت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ حضور اکرمؐ درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر آپ اپنے صاحبزادے کو ساتھ لے کر گئے اور بیعت کی۔ اتنی سی بات تھی

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ الَّتِيْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوْا فِيْ ظِلَالِ الشَّجَرِ فَاِذَا النَّاسُ مُحْدِقُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا شَانُ النَّاسِ قَدْ اَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُوْنَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهٗ وَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيْبُهٗ اَحَدٌ بِشَيْءٍ۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَصِيْنٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّيْنَ اَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهٗ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّاْيَ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهٗ لَرَدَدْتُّ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا اَسْيَافَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا لِاَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ قَبْلَ هٰذَا الْاَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَا نَدْرِيْ كَيْفَ نَاْتِيْ لَهٗ۔

جس پر لوگ اب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ اور ہشام بن عمار نے بیان کیا، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن محمد عمری نے حدیث بیان کی، انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر صحابہ جو حضور اکرم ؐ کے ساتھ تھے، مختلف درختوں کے سائے میں منتشر ہو گئے تھے۔ پھر اچانک بہت سے صحابہؓ حضور اکرم ؐ کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عبداللہ! دیکھو تو سہی، لوگ حضور اکرم ؐ کے پاس جمع کیوں ہو گئے ہیں، انھوں نے دیکھا تو صحابہؓ بیعت کر رہے تھے۔ چنانچہ پہلے خود بیعت کر لی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو آ کر اطلاع دی، عمر رضی اللہ عنہ بھی گئے اور بیعت کی۔

۱۳۴۴۔ ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ (قضا) کیا تھا تو ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، آں حضورؐ نے طواف کیا تو ہم نے بھی طواف کیا، آں حضورؐ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی نماز پڑھی اور آنحضورؐ نے صفا اور مروہ کی سعی بھی کی، ہم آنحضورؐ کی اہل مکہ سے حفاظت کرتے رہتے تھے، تاکہ کوئی تکلیف دہ بات نہ پیش آجائے۔

۱۳۴۵۔ ہم سے حسن بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو حصین سے سنا، ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جب جنگ صفین (جو علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما میں ہوئی تھی) سے واپس آئے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، حالات معلوم کرنے کے لیے۔ انھوں نے فرمایا کہ اس جنگ کے بارے میں تم لوگ اپنی رائے اور فکر کو متہم نہ کرو، میں یوم ابو جندل (صلح حدیبیہ) میں بھی موجود تھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ماننے سے انکار ممکن ہوتا تو میں اس دن ضرور حکم کی خلاف ورزی کرتا (اور قریش سے لڑتا) اللہ اور اس کا رسولؐ جانتے ہیں کہ جب ہم نے کسی مشکل کام کے لیے اپنی تلواروں کو اپنے کاندھوں پر رکھا (جنگ کے لیے) تو صورت حال آسان ہو گئی اور ہم نے مشکل حل کر لی، لیکن یہ معاملہ پہلے کے تمام معاملات سے مختلف ہے، اس میں ہم (فتنے کے) ایک کنارے کو ٹھیک کرتے ہیں تو دوسرا بگڑ جاتا ہے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ مسئلہ حل کیسے ہو گا۔

۱۳۴۶۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن مجاهد عن ابن أبي ليلى عن كعب بن عجرة قال أتى علي النبي صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية والقمل يتناثر على وجهي فقال أيؤذيك هوام رأسك قلت نعم قال فاحلق وصم ثلاثة أيام أو أطعم ستة مساكين أو انسك نسيكة قال أيوب لا أدري بأي هذا بدأ۔

۱۳۴۶۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ عمرہ حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جوئیں آپ کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں جو تمھارے سر سے گر رہی ہیں، تکلیف دہ ہیں؟ آپ نے عرض کی کہ جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر سر منڈا لو اور تین دن روزہ رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا پھر کوئی قربانی کر ڈالو (سر منڈانے کے فدیہ کے طور پر)۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان تینوں امور میں سے پہلے آں حضورؐ نے کون سی بات ارشاد فرمائی تھی۔

۱۳۴۷۔ حدثني محمد بن هشام أبو عبد الله حدثنا هشيم عن أبي بشر عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية ونحن محرمون وقد حصرنا المشركون قال وكانت لي وفرة فجعلت الهوام تساقط على وجهي فمر بي النبي صلى الله عليه وسلم فقال أيؤذيك هوام رأسك قلت نعم قال وأنزلت هذه الآية فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك۔

۱۳۴۷۔ مجھ سے ابوعبداللہ محمد بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور احرام باندھے ہوئے تھے۔ ادھر مشرکین ہمیں بیت اللہ تک جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میرے سر پر بال بڑے بڑے تھے جس سے جوئیں میرے چہرے پر گرنے لگیں۔ آں حضورؐ نے مجھے دیکھ کر دریافت فرمایا، کیا یہ جوئیں تکلیف دہ ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر آیت نازل ہوئی۔ "پس اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف دہ چیز ہو، تو اسے (بال منڈا دینا چاہیئے اور) تین دن کے روزے یا صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا چاہیئے۔"

باب ٥٠٤ قصة عكل وعرينة

۵۰۴۔ قبائل عکل اور عرینہ کا واقعہ

۱۳۴۸۔ حدثني عبد الأعلى بن حماد حدثنا يزيد بن زريع حدثنا سعيد عن قتادة أن أنسا حدثهم أن ناسا من عكل وعرينة قدموا المدينة على النبي صلى الله عليه وسلم وتكلموا بالإسلام فقالوا يا نبي الله إنا كنا أهل ضرع ولم نكن أهل ريف واستوخموا المدينة فأمرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذود وراع وأمرهم أن يخرجوا فيه فيشربوا من ألبانها وأبوالها فانطلقوا حتى

۱۳۴۸۔ مجھ سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ قبائل عکل و عرینہ کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آئے اور اسلام میں داخل ہو گئے۔ پھر انھوں نے کہا، اے اللہ کے نبی! ہم لوگ مویشی رکھتے تھے، کھیت وغیرہ ہمارے پاس نہیں تھے، اور انھیں مدینہ کی آب و ہوا ناموافق آئی تو آنحضورؐ نے کچھ اونٹ اور ایک چرواہا ان کے ساتھ کر دیا اور فرمایا کہ انھیں اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو (تو تمھیں صحت حاصل ہو جائے گی) وہ لوگ (چراگاہ کی طرف) گئے۔ لیکن مقام حرہ کے کنارے پہنچتے ہی وہ اسلام سے پھر گئے،

إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا عَلٰى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلٰى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ بِالشَّامِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوا حَقٌّ قَضٰى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ وَأَبُو قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيرِهِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَأَيْنَ حَدِيثُ أَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّينَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ إِيَّايَ حَدَّثَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ۔

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے[1] کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو لے کر بھاگنے لگے۔ اس کی اطلاع جب حضور اکرمؐ کو ملی تو آپؐ نے چند صحابہؓ کو ان کے پیچھے دوڑایا۔ (وہ پکڑ کر مدینہ لائے گئے) تو آں حضورؐ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں بھی گرم سلائیاں پھیر دی گئیں (کیونکہ انھوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا) اور انھیں حرہ کے کنارے چھوڑ دیا گیا۔ آخر وہ اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضور اکرمؐ نے اس کے بعد صحابہؓ کو صدقہ کا حکم دیا اور مثلہ (مقتول کی لاش بگاڑنا یا ایذاء دے کر اسے قتل کرنا) سے منع فرمایا۔ اور شعبہ، ابان اور حماد نے قتادہ کے واسطے سے بیان کیا کہ (یہ لوگ) عرینہ کے قبیلے کے تھے (عکل کا نام نہیں لیا)۔ اور یحییٰ بن ابی کثیر اور ایوب نے بیان کیا، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آئے۔

۱۳۴۹۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عمر ابوعمر الحوضی نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب اور حجاج صواف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوقلابہ کے مولا ابورجاء نے حدیث بیان کی، وہ ابوقلابہ کے ساتھ شام میں تھے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رح نے ایک دن لوگوں سے مشورہ کیا کہ اس "قسامہ" کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حق ہے، اس کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر خلفاء راشدین آپ سے پہلے کرتے رہے ہیں۔ ابورجاء نے بیان کیا کہ اس وقت ابوقلابہ، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے تخت کے پیچھے تھے۔ عنبسہ بن سعید نے کہا کہ پھر قبیلہ عرینہ کے لوگوں کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ذکر کیا کریں گے؟ اس پر ابوقلابہ نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔ عبدالعزیز بن صہیب نے (اپنی روایت میں) انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے صرف عرینہ کا نام لیا اور ابوقلابہ نے اپنی روایت میں انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف عکل کا نام لیا اور واقعہ بیان کیا۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا سولھواں پارہ مکمل ہوا

[1] چرواہے کا نام لیسار النوبی تھا، جب قبیلے والے اونٹ لے کر بھاگنے لگے تو انھوں نے مزاحمت کی۔ اس پر انھوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی زبان اور آنکھ میں کانٹے گاڑ دیئے، جس سے انھوں نے شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سترھواں پارہ

بَاب ۵۰۵ غَزْوَةُ ذَاتِ الْقَرَدِ

وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ

۱۳۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ الْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ۔

۵۰۵ - غزوۂ ذات القرد

یہ وہی غزوہ ہے جس میں مشرکین غزوۂ خیبر سے تین دن پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ کر لے جا رہے تھے۔

۱۳۵۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ فجر کی اذان سے پہلے میں (مدینہ سے باہر غابہ کی طرف) نکلا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں ذات القرد میں چرا کرتی تھیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر مجھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ملے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں لوٹ لی گئیں۔ میں نے پوچھا کہ کس نے لوٹا ہے انھیں؟ انھوں نے بتایا کہ قبیلہ غطفان والوں نے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں تین مرتبہ بڑی زور زور سے چیخا، یا صباحاہ! انھوں نے بیان کیا کہ اپنی آواز میں نے مدینہ کے دونوں کناروں تک پہنچا دی اور اس کے بعد ممکن سرعت کے ساتھ دوڑتا ہوا آگے بڑھا، اور آخر انھیں جا لیا۔ اس وقت وہ پانی پینے کے لیے اترے تھے، میں نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے، میں تیر اندازی میں ماہر تھا، اور یہ کہتا جاتا تھا، میں ابن الاکوع ہوں، آج ذلیل کی ہلاکت کا دن ہے، میں یہی رجز پڑھتا رہا اور آخر اونٹنیاں ان سے چھڑا لیں بلکہ ان کی تیس چادریں بھی میرے قبضے میں آ گئیں۔ بیان کیا کہ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہؓ کو ساتھ لے کر آ گئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے ان لوگوں کو پانی نہیں پینے دیا ہے اور ابھی وہ پیاسے ہیں، آپ .... فوراً ان کے تعاقب کے لیے لوگوں کو بھیج دیجئے، آں حضورؐ نے فرمایا، اے ابن الاکوعؓ! جب کسی پر قابو پا لیا کرو تو پھر نرمی اختیار کیا کرو۔ بیان کیا کہ پھر ہم واپس آ گئے اور حضور اکرمؐ مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھا کر لا رہے تھے، یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

باب ۵۰۶ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

۱۳۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۳۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ۔

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ

۵۰۶ - غزوۂ خیبر

۱۳۵۱ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے بشیر بن یسار نے اور انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ خیبر کے لیے آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے (بیان کیا کہ) جب ہم مقام صہبا میں پہنچے جو خیبر کے نشیب میں واقع ہے تو آنحضورؐ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے توشۂ سفر منگوایا، ستو کے سوا اور کوئی چیز آپؐ کی خدمت میں نہیں لائی گئی۔ اس ستو میں آپؐ کے حکم سے پانی ڈالا گیا اور وہی آپؐ نے بھی تناول فرمایا اور ہم نے بھی کھایا۔ اس کے بعد مغرب کی نماز کے لیے آپ کھڑے ہوئے (چونکہ وضو پہلے سے موجود تھی) اس لیے آنحضورؐ نے بھی صرف کلی کی اور ہم نے بھی، پھر نماز پڑھی اور اس نماز کے لیے (نئے سرے سے) وضو نہیں کی۔

۱۳۵۲ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب نے عامر رضی اللہ عنہ سے کہا، عامر! اپنے کچھ رجز سناؤ، عامر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، اس فرمائش پر وہ حدی خوانی کرنے لگے، کہا: اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا، نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے پس ہماری مغفرت کیجئے، جب تک ہم زندہ رہیں ہماری جانیں آپ کے راستے میں فدا ہیں، اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے (تو ہمیں ثابت قدم رکھیے! ہم پر سکینت اور طمانیت نازل فرمائیے۔ ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں، آج چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں (حسب عادت حدی کو سن کر اونٹ تیزی سے چلنے لگے) آنحضورؐ نے فرمایا، کون حدی خوانی کر رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن الاکوع، آنحضورؐ نے فرمایا، اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا کاش ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیبر آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ (محاصرہ بہت سخت اور طویل تھا) اس لیے اس کے دوران ہمیں سخت بھوک اور فاقوں سے گزرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عنایت فرمائی، جس دن قلعہ فتح ہوا تھا اس کی رات جب ہوئی تو لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی،

شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى أَيِّ لَحْمٍ؟ قَالُوا لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا۔ قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَأَ بِهَا ؛

۱۳۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُودُ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ۔

۱۳۵۴ - أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز کے لیے اسے جگہ جگہ جلا رکھا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ گوشت پکانے کے لیے، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہؓ نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ تمام گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! ایسا کیوں نہ کرلیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ یوں ہی کرلو۔ پھر (دن میں) جب صحابہؓ نے (جنگ کے لیے) صف بندی کی تو چونکہ عامر رضی اللہ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی، اس لیے انھوں نے جب ایک یہودی کی پنڈلی پر جھک کر وار کرنا چاہا تو خود انھیں کی تلوار کی دھار سے ان کے گھٹنے کے اوپر کا حصہ زخمی ہوگیا اور آپ کی شہادت اسی میں ہوگئی۔ بیان کیا کہ پھر جب لشکر واپس ہو رہا تھا تو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے آنحضورؐ نے دیکھا اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا، کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر رضی اللہ عنہ کا سارا عمل اکارت گیا (کیونکہ خود اپنی ہی تلوار سے وفات ہوئی) آں حضورؐ نے فرمایا، جھوٹا ہے وہ شخص جو اس طرح کی باتیں کرتا ہے، انھیں تو دوہرا اجر ملے گا، پھر آپؐ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا، انھوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا، شاید ہی کوئی عربی ہو جس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے بیان کیا (بجائے مشیٰ بہا کے) نشأ بہا۔

۱۳۵۳ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں حمید طویل نے اور انھیں انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر رات کے وقت پہنچے آپؐ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر حملہ کرنے کے لیے رات کے وقت موقعہ پر پہنچتے تو فوراً ہی حملہ نہیں کرتے تھے، بلکہ صبح ہو جاتی جب کرتے۔ چنانچہ صبح کے وقت یہودی اپنے کلہاڑے اور ٹوکرے لے کر باہر نکلے لیکن جب انھوں نے آں حضورؐ کو دیکھا تو شور کرنے لگے کہ محمد، خدا کی قسم محمد لشکر لے کر آگئے، آں حضورؐ نے فرمایا، خیبر برباد ہوا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اتر جاتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔

۱۳۵۴ - ہمیں صدقہ بن فضل نے خبر دی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک

بن مالك رضي الله عنه قال صبّحنا خيبر بكرة فخرج أهلها بالمساحي فلما بصروا بالنبي صلى الله عليه وسلم قالوا محمد والله محمد والخميس فقال النبي صلى الله عليه وسلم الله أكبر خربت خيبر إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين فأصبنا من لحوم الحمر فنادى منادي النبي صلى الله عليه وسلم إن الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر فإنها رجس.

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر صبح کے وقت پہنچے[1]۔ یہودی اپنے پھاوڑے وغیرہ لے کر باہر آئے لیکن جب انھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو چلانے لگے کہ محمد! خدا کی قسم، محمد لشکر لے کر آ گئے۔ آں حضور ؐ نے فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے، یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر جائیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔ پھر وہاں ہمیں گدھے کا گوشت ملا لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ؐ تمھیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں کہ یہ ناپاک ہے۔

۱۳۵۴۔ حدثنا عبد الله بن عبد الوهاب حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن محمد عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءه جاء فقال أكلت الحمر فسكت ثم أتاه الثانية فقال أكلت الحمر فسكت ثم أتاه الثالثة فقال أفنيت الحمر فأمر مناديا فنادى في الناس إن الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الأهلية فأكفئت القدور وإنها لتفور باللحم.

۱۳۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب نے حاضر ہو کر عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ اس پر آنحضور ؐ نے خاموشی اختیار کی۔ پھر دوبارہ وہ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے۔ آں حضور ؐ اس مرتبہ بھی خاموش رہے۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئے اور عرض کی کہ گدھے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آں حضور ؐ نے ایک منادی سے اعلان کرایا کہ اللہ اور اس کے رسول ؐ تمھیں پالتو گدھوں کے گوشت کے استعمال سے منع کرتے ہیں۔ چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں، حالانکہ ان میں گوشت ابل رہا تھا۔

۱۳۵۵۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الصبح قريبا من خيبر بغلس ثم قال الله أكبر خربت خيبر إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين فخرجوا يسعون في السكك فقتل النبي صلى الله عليه وسلم المقاتلة وسبى الذرية وكان في السبي صفية فصارت إلى دحية الكلبي ثم

۱۳۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز خیبر کے قریب پہنچ کر ادا کی ابھی اندھیرا تھا۔ پھر فرمایا، اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے، خیبر برباد ہوا، یقیناً جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔ پھر یہود گلیوں میں دوڑتے ہوئے نکلے۔ آخر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنگ کے قابل افراد کو قتل کرا دیا اور عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا۔ قیدیوں میں ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں، آپ دحیہ کلبی رض کے

[1] ابھی اس سے پہلے کی روایت میں گزرا ہے کہ رات کے وقت اسلامی لشکر خیبر پہنچا تھا۔ محدثین نے لکھا ہے کہ غالباً رات کے وقت ہی لشکر وہاں پہنچا ہوگا۔ لیکن رات موقعہ سے کچھ فاصلے پر گزاری ہوگی، پھر جب صبح ہوئی ہوگی تو لشکر میدان میں آیا ہوگا اور اس روایت میں صبح کے وقت پہنچنے کا ذکر واقعہ کی اسی نوعیت کی وجہ سے ہے۔

صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَنْتَ قُلْتَ لِأَنَسٍ مَا أَصْدَقَهَا فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيقًا لَهُ ؛

۱۳۵۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنَسٍ رض مَا أَصْدَقَهَا قَالَ أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا ؛

۱۳۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ

حصے میں آئی تھیں۔ پھر آپ رض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئیں (آپ نے ان سے نکاح کر لیا) اور ان کے مہر میں انھیں آزاد کر دیا۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ثابت سے پوچھا ابو محمد! کیا آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا تھا کہ آں حضور ؐ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو کیا مہر دیا تھا؟ ثابت نے اثبات میں سر ہلایا۔

۱۳۵۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیدیوں میں تھیں، لیکن آپ نے انھیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آں حضور ؐ نے انھیں مہر کیا دیا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ خود انھیں کو ان کے مہر میں دیا تھا یعنی انھیں آزاد کر دیا تھا۔

۱۳۵۷ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے لشکر کے ساتھ) مشرکین (یعنی یہود خیبر) کے خلاف صف آرا ہوئے اور جنگ کی، پھر جب آپ اپنے خیمے کی طرف واپس ہوئے اور یہودی بھی اپنے خیموں میں واپس چلے گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے متعلق کسی نے ذکر کیا کہ یہودیوں کا کوئی بھی فرد اگر انھیں مل جاتا ہے تو وہ اس کا پیچھا کر کے اسے قتل کیے بغیر نہیں رہتے؛ کہا گیا کہ آج فلاں شخص ہماری طرف سے جتنی بہادری اور ہمت سے لڑا ہے، شاید اتنی بہادری سے کوئی بھی نہیں لڑا ہوگا لیکن آں حضور ؐ نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ ہے بہر حال اہل دوزخ میں سے؛ ایک صحابی رض نے اس پر کہا کہ پھر میں ان کے ساتھ ساتھ رہوں گا۔ بیان کیا کہ پھر وہ ان کے پیچھے ہو لیے، جہاں وہ ٹھہر جاتے یہ بھی ٹھہر جاتے اور جہاں وہ دوڑ کر چلتے یہ بھی دوڑنے لگتے۔ بیان کیا کہ پھر وہ صاحب (جن کے متعلق آنحضور ؐ نے اہل دوزخ میں سے ہونے کا اعلان کیا تھا) زخمی ہو گئے، انتہائی شدید طور پر اور چاہا کہ جلدی موت آجائے، اس لیے انھوں نے اپنی تلوار زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک سینے کے مقابل میں کر کے اس پر گر پڑے اور اس طرح خودکشی کے مرتکب ہوئے، اب دوسرے صحابی (جو ان کے پیچھے پیچھے لگے ہوئے تھے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے،

الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحَةِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْهُمًا فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ صَدَّقَ اللهُ حَدِيثَكَ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ قُمْ يَا فُلَانُ فَأَذِّنْ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ. تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ شَبِيبٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ

اور عرض کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ ان صحابی رضؓ نے عرض کی کہ جن کے متعلق ابھی آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہیں تو لوگوں پر آپؐ کا یہ ارشاد بڑا شاق گذرا تھا، میں نے ان سے کہا کہ میں تمھارے لیے ان کے پیچھے پیچھے جاتا ہوں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ ایک موقعہ پر جب وہ بہت شدید طور پر زخمی ہو گئے تو اس خواہش میں کہ موت جلدی آجائے، اپنی تلوار انھوں نے زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک کو اپنے سینے کے سامنے کرکے اس پر گر پڑے اور اس طرح انھوں نے خود اپنی جان ضائع کر دی۔ اسی موقعہ پر آں حضورؐ نے فرمایا کہ انسان زندگی بھر بظاہر جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ اہلِ دوزخ میں سے ہوتا ہے (آخر میں اسلامی احکام کے خلاف عمل کرنے کی وجہ سے)، اسی طرح دوسرا شخص بظاہر زندگی بھر اہلِ دوزخ کے عمل کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے (آخر میں توبہ کی وجہ سے)۔ (حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

۱۳۵۸۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کی جنگ میں شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کے متعلق، جو آپ کے ساتھ تھے اور خود کو مسلمان کہتے تھے، فرمایا کہ یہ شخص اہلِ دوزخ میں سے ہے۔ پھر جنگ جب شروع ہوئی تو وہ صاحب بڑی پامردی سے لڑے اور بہت زیادہ زخمی ہو گئے ممکن تھا کہ کچھ لوگ شبہ میں پڑ جاتے (کہ آنحضورؐ نے ایک ایسے شخص کے متعلق اس طرح کے کلمات کیسے ارشاد فرمائے جو اتنی پامردی سے لڑا ہے)، لیکن ان صاحب کے لیے زخموں کی تکلیف ناقابلِ برداشت تھی، چنانچہ انھوں نے اپنے ترکش میں سے تیر نکالے اور اپنے سینے میں انھیں چبھو دیا۔ یہ منظر دیکھ کر مسلمان دوڑتے ہوئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی 'یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد سچ کر دکھایا، اس شخص نے خود اپنے سینے میں تیر چبھو کر خودکشی کر لی۔ اس پر آں حضورؐ نے فرمایا، اے فلاں جاؤ اور اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہو سکتا ہے، یوں اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد فاجر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔ اس روایت کی متابعت معمر نے زہری کے واسطہ سے کی اور شبیب نے یونس کے واسطہ سے بیان کیا، انھوں نے ابنِ شہاب زہری کے واسطہ سے، انھیں

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ - وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

سعید بن مسیب اور عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب نے خبر دی، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں موجود تھے۔ اور ابن المبارک نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اس روایت کی متابعت صالح نے زہری کے واسطہ سے کی، اور زبیدی نے بیان کیا، انھیں زہری نے خبر دی، انھیں عبدالرحمٰن بن کعب نے خبر دی، اور انھیں عبیداللہ بن کعب نے خبر دی کہ مجھے ان صحابی نے خبر دی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں موجود تھے۔ زہری نے بیان کیا، اور مجھے عبیداللہ بن عبداللہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰى وَادٍ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَاَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَاَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛

۱۳۵۹ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابوعثمان نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر فوج کشی کی، یا یوں بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر کی طرف) روانہ ہوئے تو (راستے میں) لوگ ایک وادی میں پہنچے اور بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہنے لگے، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ (اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے، اللہ کی ذات سب سے بلند و برتر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) آں حضور نے اس پر ارشاد فرمایا، اپنی جانوں پر رحم کرو، تم کسی بہرے کو یا ایسے شخص کو نہیں پکار رہے ہو جو تم سے دور ہو، جسے تم پکار رہے ہو وہ سب سے زیادہ سننے والا اور بہت ہی قریب ہے، وہ تمھارے ساتھ ہے۔ میں حضور اکرم کی سواری کے پیچھے تھا، میں نے جب "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" (طاقت و قوت اللہ کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں) کہا تو آنحضور نے سن لیا۔ آپ نے فرمایا، عبداللہ بن قیس! میں نے کہا، لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا میں تمھیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں نے عرض کی۔ ضرور بتایئے، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آں حضور نے فرمایا کہ وہ یہی کلمہ ہے، لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ

۱۳۶۰ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں ایک

سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ ٭

زخم کا نشان دیکھ کر ان سے پوچھا، اے ابو مسلم! یہ زخم کب آپ کو لگا تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ غزوۂ خیبر میں مجھے یہ زخم لگا تھا۔ لوگ کہنے لگے کہ سلمہ زخمی ہو گیا۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے تین مرتبہ اس پہ دم فرمایا۔ اس کی برکت سے آج تک مجھے پھر کبھی اس زخم سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَاقْتَتَلُوا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَجْزَأَ أَحَدُهُمْ مَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَأَتَّبِعَنَّهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ٭

۱۳۶۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ (خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کی مڈبھیڑ ہوئی اور خوب جم کر جنگ ہوئی۔ آخر دونوں لشکر اپنے خیموں کی طرف واپس ہوئے۔ مسلمانوں میں ایک صاحب تھے جنھیں مشرکین کی طرف کا کوئی شخص کہیں مل جاتا تو اس کا پیچھا کر کے قتل کیے بغیر نہ رہتے۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ! جتنی پامردی سے آج فلاں شخص لڑا ہے، اتنی پامردی سے تو کوئی نہ لڑا ہوگا۔ آں حضور نے فرمایا کہ وہ اہلِ دوزخ میں سے ہے۔ صحابہ نے کہا، اگر یہ بھی دوزخی ہیں تو پھر ہم جیسے لوگ کس طرح جنت کے مستحق ہو سکتے ہیں؟ اس پر ایک صحابی نے کہا کہ میں ان کے پیچھے پیچھے رہوں گا۔ چنانچہ جب وہ دوڑتے یا آہستہ چلتے تو میں ان کے ساتھ ساتھ ہوتا، آخر وہ زخمی ہوئے اور چاہا کہ موت جلدی آجائے، اس لیے انھوں نے تلوار کا قبضہ زمین گاڑ دیا اور نوک کو سینے کے محاذ میں کر کے اس پر گر پڑے، اس طرح انھوں نے خودکشی کر لی۔ اب وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آں حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے تفصیل بتائی تو آں حضور نے فرمایا کہ ایک شخص بظاہر جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ اہلِ دوزخ میں سے ہوتا ہے اسی طرح ایک دوسرا شخص بظاہر دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ ٭

۱۳۶۲۔ ہم سے محمد بن سعید خزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے زیاد بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عمران نے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (بصرہ کی مسجد میں) جمعہ کے دن لوگوں کو دیکھا کہ (ان کے سروں پر) چادریں ہیں جن پر پھول بوٹے کڑھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس وقت خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوهَا فَقِيلَ هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ۔

۱۳۶۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ غزوۂ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے تھے کیونکہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے (جب آں حضورؐ جا چکے تو) انھوں نے سوچا، اب میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوے میں بھی شریک نہ ہوں گا، چنانچہ وہ بھی آگئے۔ جس دن خیبر فتح ہونا تھا جب اس کی رات آئی تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ کل میں (اسلامی) علم اس شخص کو دوں گا یا (یہ فرمایا کہ) کل علم وہ شخص لے گا جسے اللہ اور اس کا رسولؐ عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوگی ہم سب ہی اس سعادت کے امیدوار تھے لیکن کہا گیا کہ یہ ہیں علی رضی اللہ عنہ، اور آں حضورؐ نے انھیں کو علم دیا اور انھیں کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوا۔

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

۱۳۶۴۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوۂ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کل میں علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول بھی اسے عزیز رکھتے ہیں۔ بیان کیا کہ وہ رات سب کی اس پیچ و تاب میں گذر گئی کہ دیکھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علم کسے عنایت فرماتے ہیں۔ صبح ہوئی تو سب خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہوئے اور اس توقع کے ساتھ کہ علم انھیں کو ملے گا، لیکن آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ تو آشوبِ چشم میں مبتلا ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ انھیں بلا لاؤ۔ جب وہ لائے گئے تو آں حضورؐ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور ان کے لیے دعا کی، اس دعا کی برکت سے ان کی آنکھیں اتنی اچھی ہو گئیں جیسے پہلے کوئی بیماری ہی نہیں تھی۔ علی رضی اللہ عنہ نے (علم سنبھال کر) عرض کیا، یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں گا جب تک وہ ہمارے ہی جیسے نہ ہو جائیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، یوں ہی چلے جاؤ، ان کے میدان میں اتر کر پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو۔ اور بتاؤ کہ اللہ کا ان پر کیا حق واجب ہے، خدا کی قسم، اگر تمھارے ذریعہ ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۳۶۵۔ ہم سے عبدالغفار بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ح۔ اور مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ
عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَ
قَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا
سُدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ
ثُمَّ قَالَ لِي آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَتَهُ
عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا
وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ
فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ وَتَضَعُ صَفِيَّةُ
رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ
حَتَّى تَرْكَبَ ؛

۱۳۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ
سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ سَمِعَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ ؛

۱۳۶۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ
سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَقَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ
ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ
الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَ
لَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ
فَبُسِطَتْ فَأَلْقَى عَلَيْهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ
فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ

ابن وہب نے حدیث بیان کی . کہاکہ مجھے یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے خبر دی،
انھیں مطلب کے مولا عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم
خیبر آئے - پھر جب اللہ تعالیٰ نے آں حضور ؐ کو خیبر کی فتح عنایت فرمائی تو آپ ؐ کے
سامنے صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا کی خوبصورتی کا کسی نے ذکر کیا، ان
کے شوہر قتل ہو گئے تھے اور ان کی شادی ابھی نئی ہوئی تھی - اس لیے آں حضور ؐ نے
انھیں اپنے لیے لے لیا اور انھیں ساتھ لے کر آں حضور ؐ روانہ ہوئے، آخر جب
ہم مقام سد الصہباء میں پہنچے تو ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا حیض سے پاک
ہوئیں اور آں حضور ؐ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی - پھر آپ نے حیس بنایا -
(کھجور کے ساتھ گھی اور پنیر وغیرہ ملا کر بنایا جاتا تھا) اور اسے ایک چھوٹے سے
دستر خوان پر رکھ کر مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تمھارے قریب ہیں، انھیں بلالو -
(ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا) آں حضور ؐ کی طرف سے یہی
ولیمہ تھا - پھر ہم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے عبا اونٹ کے کوہان میں باندھ دی تاکہ پیچھے سے
وہ اسے پکڑے رہیں اور اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنہ اس پر رکھا اور
صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں آں حضور ؐ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہوئیں -

۱۳۶۶ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث
بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے یحییٰ نے، ان سے حمید طویل نے اور انھوں نے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حی رضی
اللہ عنہا کے لیے خیبر کے راستہ میں تین دن تک قیام فرمایا اور (آخری دن) ان سے
خلوت فرمائی اور وہ بھی امہات المؤمنین میں شامل ہو گئیں -

۱۳۶۷ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر بن ابی
کثیر نے خبر دی، کہا کہ مجھے حمید نے خبر دی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور خیبر کے درمیان
(مقام سد الصہباء میں) تین دن تک قیام فرمایا اور وہیں صفیہ رضی اللہ عنہا سے
خلوت کی تھی - پھر میں نے آں حضور ؐ کی طرف سے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی -
آپ ؐ کے ولیمہ میں نہ روٹی تھی، نہ گوشت تھا - صرف اتنا ہوا کہ آپ ؐ نے بلال رضی
اللہ عنہ کو دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجور، پنیر اور
گھی (کا مالیدہ) رکھ دیا - مسلمانوں نے کہا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا، امہات المؤمنین
میں سے ہیں یا باندی ہیں؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر آں حضور ؐ نے انھیں پردے میں

يَمِيْنُهُ؟ قَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ ۔

نہیں رکھا تو پھر یہ اس کی علامت ہوگی کہ وہ باندی ہیں۔ آخر جب کوچ کا وقت ہوا تو آں حضور ؐ نے ان کے لیے اپنی سواری پر پیچھے بیٹھنے کی جگہ بنائی، اور ان کے لیے پردہ کیا۔

١٣٦٨ ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِيْ خَيْبَرَ فَرَمٰى اِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ ۔

۱۳۶۸ ـ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ح۔ اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے وہب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے چمڑے کی ایک کپّی پھینکی جس میں چربی تھی، میں اسے اٹھانے کے لیے دوڑا، لیکن میں نے جو مڑ کر دیکھا تو حضور اکرم ؐ موجود تھے، میں پانی پانی ہوگیا۔

١٣٦٩ ـ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ وَلُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ ۔

۱۳۶۹ ـ مجھ سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن اور پالتو گدھوں کے کھانے سے منع فرمایا تھا، لہسن کھانے کی ممانعت کا ذکر صرف نافع سے منقول ہے اور پالتو گدھوں کے کھانے کی ممانعت صرف سالم سے منقول ہے۔

١٣٧٠ ـ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ ۔

۱۳۷۰ ـ مجھ سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبداللہ اور حسن نے، دونوں حضرات محمد بن علی کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کی ممانعت کی تھی اور پالتو گدھوں کے کھانے کی بھی۔

١٣٧١ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ۔

۱۳۷۱ ـ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، ان سے عبیداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔

١٣٧٢ ـ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ۔

۱۳۷۲ ـ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

۱۳۷۳ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ ۞

۱۳۷۳ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے عمرو نے، ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر گدھے کے گوشت کی ممانعت کی تھی اور گھوڑوں (کے گوشت کھانے) کی اجازت دی تھی[۵]۔

۱۳۷۴ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَأَهْرِيقُوهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ ۞

۱۳۷۴ ۔ ہم سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عباد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے بیان کیا اور انھوں نے ابن ابی اوفے رضی اللہ عنہ سے سنا کہ غزوہ خیبر میں ایک موقعہ پر ہم بہت بھوکے تھے، ادھر ہانڈیوں میں ابال آ رہا تھا (گدھے کا گوشت پکایا جا رہا تھا) اور کچھ پک بھی گئی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ گدھے کے گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ کھاؤ اور اسے پھینک دو۔ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر بعض لوگوں نے کہا کہ آں حضور ؐ نے اس کی ممانعت اس لیے کی ہے کہ ابھی اس میں سے خمس نہیں نکالا گیا تھا اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آپ نے اس کی واقعی ممانعت ہمیشہ کے لیے کر دی ہے، کیونکہ یہ گندگی کھاتا ہے۔

۱۳۷۵ ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ ۞

۱۳۷۵ ۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی اور انھیں براء اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم نے کہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پھر انھیں گدھے ملے تو انھوں نے ان کا گوشت پکایا لیکن آں حضور ؐ کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں انڈیل دو۔

۱۳۷۶ ۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ ۞

۱۳۷۶ ۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے حدیث بیان کی، انھوں نے براء بن عازب اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سنا، یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے، کہ آں حضور ؐ نے غزوہ خیبر کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ ہانڈیوں کا گوشت پھینک دو، اس وقت ہانڈیاں چولھے پر رکھی جا چکی تھیں۔

۱۳۷۷ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ

۱۳۷۷ ۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم

---

[۵] امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی وجہ سے گھوڑے کے گوشت کو جائز قرار دیا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ آں حضور ؐ نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔ بہرحال دلائل دونوں طرف ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

۱۳۷۸ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ نِيئَةً وَّنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ ۔

۱۳۷۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِي أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ۔

۱۳۸۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا قَالَ فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ ۔

۱۳۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا ۔

۱۳۸۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے، پہلی روایت کی طرح۔

۱۳۷۸ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی زائدہ نے خبر دی، انھیں عاصم نے خبر دی، انھیں عامر نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ پالتو گدھوں کا گوشت ہم پھینک دیں، کچا بھی اور پکا ہوا بھی۔ پھر ہمیں اس کے کھانے کا کبھی آپ نے حکم نہیں دیا۔

۱۳۷۹ - مجھ سے محمد بن ابی الحسین نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کا گوشت کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ اس سے بار برداری کا کام لیا جاتا ہے اور آپ نے پسند نہیں فرمایا کہ بار برداری کا جانور ختم ہو جائے، یا آپ نے صرف غزوۂ خیبر کے موقعہ پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی (کہ ابھی اس کا خمس نہیں نکالا گیا تھا)

۱۳۸۰ - ہم سے حسن بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن عمر نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں (مال غنیمت سے) سواروں کو دو حصے دیئے تھے اور پیدل فوجیوں کو ایک حصہ۔ اس کی تفسیر نافع نے اس طرح کی ہے کہ اگر کسی شخص کے ساتھ گھوڑا ہوتا تو اسے تین حصے ملتے تھے اور اگر گھوڑا نہ ہوتا تو صرف ایک حصہ ملتا تھا۔

۱۳۸۱ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور انھیں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کی کہ آں حضور نے بنو مطلب کو تو خیبر کے خمس میں سے عنایت فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ سے قرابت میں ہم اور وہ برابر تھے، آں حضور نے فرمایا، یقیناً بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آں حضور نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو کچھ نہیں دیا تھا (خمس میں سے)

۱۳۸۲ - مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث

أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے متعلق اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ اس لیے ہم بھی آں حضورؐ کی خدمت میں، ہجرت کی نیت سے نکل پڑے، میں اور میرے دو بھائی، میں دونوں سے چھوٹا تھا، میرے ایک بھائی کا نام ابوبردہ (رضی اللہ عنہ) تھا اور دوسرے کا ابورہم (رضی اللہ عنہ)، انھوں نے کہا کہ کچھ اوپر پچاس یا انھوں نے یوں بیان کیا کہ تریپن[53] یا باون میری قوم کے افراد ساتھ تھے۔ ہم کشتی پر سوار ہوئے (مدینہ آنے کے لیے) لیکن ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں لاڈالا۔ وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوگئی (جو پہلے ہی مکہ سے ہجرت کرکے وہاں موجود تھے) ہم نے وہاں انھیں کے ساتھ قیام کیا۔ پھر ہم سب مدینہ ساتھ روانہ ہوئے۔ یہاں ہم حضور اکرمؐ کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کرچکے تھے۔ کچھ لوگ ہم سے یعنی کشتی والوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ ہی مدینہ آئی تھیں، ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان سے ملاقات کے لیے۔ وہ بھی نجاشی کے ملک میں ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ہجرت کرکے چلی گئی تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ بھی حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے، اس وقت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا وہیں تھیں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ ام المؤمنین نے بتایا کہ اسماء بنت عمیس۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا، اچھا، وہی جو حبشہ سے بحری سفر کرکے آئی ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ ہم تم لوگوں سے ہجرت میں آگے ہیں، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم، تمھارے مقابلہ میں زیادہ قریب ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا اس پر بہت غصہ ہوگئیں اور کہا، ہرگز نہیں خدا کی قسم تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہو، تم میں جو بھوکے ہوتے تھے اسے آں حضورؐ کھانا کھلاتے تھے اور جو ناواقف ہوتے اسے آں حضورؐ نصیحت و موعظت کیا کرتے تھے، لیکن ہم بہت دور حبشہ میں غیروں اور دشمنوں کے ملک میں رہتے تھے، یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے راستے ہی میں تو کیا۔ اور خدا کی قسم، میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک تمھاری بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کہہ لوں۔

وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنُخَافُ وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللّٰهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهُ؟ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا. قَالَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسٰى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي قَالَ أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ ۞

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا ۞

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى ابْنِ

ہمیں اذیت دی جاتی تھی، دھمکایا ڈرایا جاتا تھا، میں آں حضورؐ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپؐ سے اس کے متعلق پوچھوں گی، خدا گواہ ہے کہ نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ کج روی اختیار کروں گی اور نہ کسی (خلاف واقعہ بات کا) اضافہ کروں گی چنانچہ جب حضور اکرمؐ تشریف لائے تو انھوں نے عرض کی یا نبی اللہ! عمر اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ پھر تم نے انھیں کیا جواب دیا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں نے انھیں یہ جواب دیا تھا۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ مجھ سے قریب نہیں ہیں، انھیں اور ان کے ساتھیوں کو صرف ایک ہجرت حاصل ہوئی اور تم کشتی والوں نے دو ہجرتوں کا شرف حاصل کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ کے بعد ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور تمام کشتی والے میرے پاس گروہ در گروہ آنے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق پوچھنے لگے، ان کے لیے دنیا میں حضور اکرمؐ کے ان کے متعلق اس ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعث فخر اور کوئی چیز نہیں تھی۔ ابوبردہ نے بیان کیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنتے تھے، ابوبردہ نے بیان کیا اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ آں حضورؐ نے فرمایا، جب میرے اشعری احباب رات میں آتے ہیں تو میں ان کی قرآن کی تلاوت کی آواز پہچان جاتا ہوں۔ اگرچہ دن میں، میں نے ان کی اقامت گاہوں کو نہ دیکھا ہو لیکن جب رات میں وہ قرآن پڑھتے ہیں تو ان کی آواز سے میں ان کی اقامت گاہوں کو پہچان لیتا ہوں، میرے انھیں اشعری احباب میں ایک مرد دانا بھی ہے کہ جب کہیں اس کی سواروں سے مڈبھیڑ ہو جاتی ہے، یا آپ نے فرمایا کہ دشمن سے، تو ان سے کہتا ہے کہ میرے دوستوں نے کہا ہے کہ تم تھوڑی دیر کے لیے ان کا انتظار کر لو۔

۱۳۸۳۔ مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے حفص بن غیاث سے سنا، ان سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبردہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کی فتح کے بعد ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے، لیکن آں حضورؐ نے (مال غنیمت میں) ہمارا بھی حصہ لگایا، آں حضورؐ نے ہمارے سوا کسی بھی ایسے شخص کا حصہ مال غنیمت میں نہیں لگایا جو فتح کے وقت (اسلامی لشکر کے ساتھ) موجود نہ رہا ہو۔

۱۳۸۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے امام مالک بن انس نے بیان کیا، ان سے ثور نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن مطیع کے مولا سالم نے

مُطِيعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ
وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ
وَالْحَوَائِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى وَادِي الْقُرَى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ أَهْدَاهُ لَهُ
أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتَّى أَصَابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ
النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَلْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ
مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَجَاءَ رَجُلٌ حِينَ
سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ
هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ أَوْ
شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ
بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فُتِحَتْ عَلَيَّ قَرْيَةٌ
إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَلٰكِنِّي أَتْرُكُهَا
خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا۔

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ
مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْلَا آخِرُ
الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا
قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَسَأَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ
قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُعْطِهِ فَقَالَ

حدیث بیان کی اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو مالِ غنیمت میں سونا اور چاندی نہیں ملا تھا، بلکہ گائے، اونٹ سامان اور باغات ملے تھے۔ پھر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی القرٰی کی طرف لوٹے، آں حضور کے ساتھ ایک غلام تھے، مدعم نامی، بنو ضباب کے ایک صحابی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا۔ وہ آں حضور کا کجاوہ اتار رہے تھے کہ کسی نامعلوم سمت سے ایک تیر آکران کے لگا۔ لوگوں نے کہا، مبارک ہو شہادت! لیکن آں حضور نے فرمایا، ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! جو چادر اس نے خیبر میں تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت میں سے چرائی تھی، وہ اس پر آگ کا شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔ یہ سن کر ایک دوسرے صاحب نے ایک یا دو تسمے لے کر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ میں نے اٹھا لیے تھے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی جہنم کا تسمہ بنتا۔

۱۳۸۵۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا، ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ بعد کی نسلیں بے جائداد رہ جائیں گی اور ان کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بھی بستی میرے زمانۂ خلافت میں فتح ہوتی، میں اسے اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی تقسیم کی تھی، میں ان مفتوحہ اراضی کو بعد میں آنے والے مسلمانوں کے لیے محفوظ چھوڑے جا رہا ہوں تاکہ وہ (اس کی منصفانہ) تقسیم کرتے رہیں۔

۱۳۸۶۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو بستی بھی میرے دور میں فتح ہوتی، میں اسے اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی تقسیم کر دی تھی۔

۱۳۸۷۔ مجھ سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، اور ان سے اسماعیل بن امیہ نے سوال کیا تھا تو انھوں نے بیان کیا کہ مجھے عنبسہ بن سعید نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مانگا (خیبر کی غنیمت میں سے) سعید بن عاص کے ایک لڑکے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ یا رسول اللہ!

أَبُوْ هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرٍ تَدَلّٰى مِنْ قَدُوْمِ الضَّأْنِ وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحَهَا وَإِنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيْفٌ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ قَالَ أَبَانُ وَأَنْتَ بِهٰذَا يَا وَبْرُ تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَانُ اجْلِسْ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ ؛

١٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ أَنَّ أَبَانَ بْنَ سَعِيْدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ وَقَالَ أَبَانُ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ يَنْعٰى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِيَدِيْ وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِيْنَنِيْ بِيَدِهِ ؛

١٣٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ

انھیں نہ دیجئے۔ اس پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ شخص تو ابن قوقل رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے۔ ابان رضی اللہ عنہ اس پر بولے، حیرت ہے اس وبر (بلی سے چھوٹا ایک جانور) پر جو قدوم الضان پہاڑی سے اتر آیا ہے۔ اور زبیدی سے روایت ہے کہ ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عنبسہ بن سعید نے خبر دی، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہے تھے کہ ابان رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سریہ پر مدینہ سے نجد کی طرف بھیجا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابان اور ان کے ساتھی آں حضور کی خدمت میں خیبر حاضر ہوئے، خیبر فتح ہو چکا تھا ان لوگوں کے گھوڑوں کے تنگ چھال ہی کے تھے (یعنی انھوں نے مہم میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کی تھی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی "یا رسول اللہ! غنیمت میں ان کا حصہ نہ لگائیے۔ اس پر ابان رضی اللہ عنہ بولے اے وبر! تیری حیثیت تو صرف یہ ہے کہ قدوم الضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ آں حضور نے فرمایا، ابان! بیٹھ جاؤ۔ آں حضور نے ان لوگوں کا حصہ نہیں لگایا۔

۱۳۸۸ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی اور انھیں ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور سلام کیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یا رسول اللہ! یہ تو ابن قوقل رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے[1]۔ اور ابان رضی اللہ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا، حیرت ہے اس وبر پر، جو قدوم الضان سے ابھی اترا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے ایک ایسے شخص پر کہ جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے انھیں (ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو) عزت دی۔ اور ایسا نہیں ہونے دیا کہ ان کے ہاتھ سے مجھے ذلیل کرتا[2]۔

۱۳۸۹ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (جب آپ خلیفہ ہوئے) اپنی میراث کا مطالبہ کیا، آں حضور کے

---

[1] ابن قوقل رضی اللہ عنہ صحابی ہیں، ابان بن سعید رضی اللہ عنہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے اور اسی حالت میں انھوں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔

[2] یعنی میں نے ابن قوقل رضی اللہ عنہ کو اگر شہید کیا تو وہ میری جاہلیت کا زمانہ تھا اور بہرحال شہادت ایک مطلوب امر ہے، اللہ کی بارگاہ میں اس سے عزت حاصل ہوتی ہے جو میرے ہاتھوں انھیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ کفر کی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجھے قتل نہیں کروایا جو میری اخروی ذلت کا باعث بنتا اور اب میں مسلمان ہوں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ
لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا فِيْ
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ
فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَّدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا
فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ
فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا
زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ وَّصَلّٰى عَلَيْهَا
وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِّنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ
اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ
اَبِيْ بَكْرٍ وَّمُبَايَعَتَهٗ وَلَمْ يَكُنْ يُّبَايِعُ تِلْكَ الْاَشْهُرَ
فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَاْتِنَا اَحَدٌ
مَّعَكَ كَرَاهِيَةً لِّمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ
لَا وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ وَّمَا عَسَيْتَهُمْ اَنْ يَّفْعَلُوْا بِيْ وَاللّٰهِ
لَاٰتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ
عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا
اَعْطَاكَ اللّٰهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا
سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ
عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَرٰى لِقَرَابَتِنَا مِنْ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبًا
حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ
اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ

اس ترکہ سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا، اور خیبر کا جو خمس باقی رہ گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری میراث نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی مال سے اپنی ضروریات پوری کرے گی، اور میں، خدا کی قسم، جو صدقہ حضور اکرم چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا، جس حال میں وہ آنحضور کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ میں) میں بھی وہی طرزِ عمل اختیار کروں گا جو آں حضور کا اپنی زندگی میں تھا۔ گویا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس میں سے کچھ بھی دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے کبیدہ خاطر ہو گئیں اور ان سے ترکِ تعلق کر لیا، اور اس کے بعد وفات تک ان سے (اس معاملہ پر) کوئی گفتگو نہیں کی فاطمہ رضی اللہ عنہا آں حضور کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں۔ ان کے شوہر علی رضی اللہ عنہ نے انھیں رات میں دفن کر دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع بھی نہیں دی۔ اور خود ان کی نمازِ جنازہ پڑھ لی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب تک زندہ رہیں، علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں بہت عزت اور وجاہت حاصل رہی لیکن ان کی وفات کے بعد انھوں نے محسوس کیا کہ اب وہ بات نہیں رہی اس لیے ان سے مصالحت کرنی چاہی اور بیعت بھی۔ علی رضی اللہ عنہ نے ان چھ مہینوں میں ان سے بیعت نہیں کی تھی۔ چنانچہ انھوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں کہلوا بھیجا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں لیکن آپ کے ساتھ کوئی دوسرا نہ ہو۔ اصل میں علی رضی اللہ عنہ اس مجلس میں عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم آپ ان کے یہاں تنہا تشریف نہ لے جائیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان سے اس کی توقع نہیں رکھتا کہ میرے ساتھ ان کا کوئی بُرا ارادہ ہوگا، خدا کی قسم، میں ان کے پاس (تنہا ہی) ضرور جاؤں گا۔ آخر آپ علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت کے بعد فرمایا' ہمیں آپ کے فضل و کمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے سب کا ہمیں اعتراف ہے، جو خیر و امتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی ریس بھی نہیں کی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی (کہ خلافت کے معاملے میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ، وَاَمَّا الَّذِیْ شَجَرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ مِنْ ھٰذِہِ الْاَمْوَالِ فَلَمْ اٰلُ فِیْھَا عَنِ الْخَیْرِ وَلَمْ اَتْرُکْ اَمْرًا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُہٗ فِیْھَا اِلَّا صَنَعْتُہٗ، فَقَالَ عَلِیٌّ لِاَبِیْ بَکْرٍ مَوْعِدُکَ الْعَشِیَّۃُ لِلْبَیْعَۃِ. فَلَمَّا صَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ الظُّھْرَ رَقِیَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَتَشَھَّدَ وَذَکَرَ شَاْنَ عَلِیٍّ وَتَخَلُّفَہٗ عَنِ الْبَیْعَۃِ وَعُذْرَہٗ بِالَّذِی اعْتَذَرَ اِلَیْہِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَھَّدَ عَلِیٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّحَدَّثَ اَنَّہٗ لَمْ یَحْمِلْہُ عَلَی الَّذِیْ صَنَعَ نَفَاسَۃً عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّلَا اِنْکَارًا لِلَّذِیْ فَضَّلَہُ اللّٰہُ بِہٖ وَلٰکِنَّا نَرٰی لَنَا فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ نَصِیْبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَیْنَا فَوَجَدْنَا فِیْ اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِکَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا اَصَبْتَ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰی عَلِیٍّ قَرِیْبًا حِیْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ.

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَرَمِیٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَارَۃُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ قُلْنَا اَلْاٰنَ نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ.

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا قُرَّۃُ بْنُ حَبِیْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مَا شَبِعْنَا حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ.

باب ۵۰۷ اِسْتِعْمَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَھْلِ......

کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے ہیں (کہ آپ ہم سے مشورہ کرتے)۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گیا اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے ساتھ صلہ مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے، لیکن میرے اور آپ لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا ہے تو میں اس میں حق اور خیر سے نہیں ہٹا ہوں اور اس سلسلے میں جو طرزِ عمل میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا، خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دوپہر کے بعد میں آپ سے بیعت کروں گا۔ چنانچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر آئے اور کلمۂ شہادت کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاملے کا اور ان کے اب تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے پیش کیا تھا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور شہادت کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ انھوں نے کیا ہے اس کا باعث ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حسد نہیں تھا اور نہ ان کے اس فضل وکمال کا انکار مقصود تھا جو اللہ تعالیٰ نے انھیں عنایت فرمایا تھا، یہ بات ضرور تھی کہ ہم اس معاملۂ خلافت میں اپنا حق سمجھتے تھے (کہ ہم سے بھی مشورہ کیا جاتا) ہمارے ساتھ یہی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا۔ مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا۔ جب علی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں مناسب طرزِ عمل اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے اور زیادہ قریب ہو گئے (اسی مضمون کی روایت پر اس سے پہلے نوٹ گذر چکا ہے)۔

۱۳۹۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے حرمی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عمارہ نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو ہم نے کہا کہ اب کھجوروں سے ہمارا جی بھر جائے گا۔

۱۳۹۱۔ ہم سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے قرہ بن حبیب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب تک خیبر فتح نہیں ہوا تھا ہم تنگی ترشی میں بسر کرتے تھے۔

۵۰۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ۔

۱۳۹۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالمجید بن سہیل نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو خیبر کا عامل مقرر کیا۔ وہ وہاں سے عمدہ قسم کی کھجوریں لائے تو آں حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ انھوں نے عرض کی، نہیں، خدا کی قسم، یا رسول اللہ! ہم اس طرح کی ایک صاع کھجور (اس سے خراب) دو صاع یا تین صاع کھجور کے بدلے میں ان سے لے لیتے ہیں۔ آں حضور نے فرمایا کہ اس طرح نہ کیا کرو، بلکہ (اگر اچھی کھجور لانی ہی ہو تو) ساری کھجور پہلے درہم کے بدلے بیچ ڈالا کرو، پھر ان دراہم سے اچھی کھجور خرید لیا کرو۔ اور عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا، ان سے عبدالمجید نے، ان سے سعید نے اور ان سے ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے خاندان بنی عدی کے بھائی کو خیبر بھیجا اور انھیں وہاں کا عامل مقرر کیا۔ اور عبدالمجید سے روایت ہے کہ ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما نے اسی طرح روایت کی۔

باب ۵۰۸ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ

۵۰۸۔ اہلِ خیبر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ،

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

۱۳۹۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی زمین و باغات، وہاں کے) یہودیوں کے پاس ہی رہنے دیئے تھے کہ وہ ان میں کام کریں اور بوئیں جوتیں اور انھیں ان کی پیداوار کا نصف ملے گا۔

باب ۵۰۹ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ

رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۹۔ بکری کا گوشت جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر میں زہر دیا گیا تھا۔

اس کی روایت عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ

۱۳۹۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خیبر کی فتح کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایک یہودی عورت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ۔

کی طرف سے) بکری کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔

بَابُ ۵۱۰ غَزْوَةُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

۵۱۰ ۔ غزوۂ زید بن حارثہ

۱۳۹۴ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ كَانَ خَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

۱۳۹۴ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (کبار مہاجرین و انصار کی) ایک جماعت کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی عنہما کو بنایا، ان کی امارت پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا تو آں حضور نے فرمایا کہ آج اس کی امارت پر اعتراض ہے، تمہیں کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر کر چکے ہو، حالانکہ خدا گواہ ہے، وہ امارت کے مستحق اور اہل تھے اس کے علاوہ کہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز بھی تھے جس طرح یہ (اسامہ رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

بَابُ ۵۱۱ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ

۵۱۱ ۔ عمرۂ قضاء

ذَكَرَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۵ ۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ قَالُوا لَا نُقِرُّ بِهٰذَا لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ السِّلَاحَ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَأَنْ

۱۳۹۵ ۔ مجھ سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا (لیکن حدیبیہ تک پہنچے تھے کہ) اہل مکہ آپ کے مکہ میں داخل ہونے سے مانع آئے۔ آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ (آئندہ سال) مکہ میں تین دن قیام کر سکتے ہیں جب معاہدہ لکھا جانے لگا تو اس کی ابتداء اس طرح ہوئی "یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا"۔ قریش کہنے لگے کہ ہم یہ تسلیم نہیں کرتے اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکنے کی کوئی وجہ ہی نہ تھی، آپ تو بس محمد بن عبداللہ ہیں۔ آں حضور نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور میں محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ انھوں نے کہا کہ ہرگز نہیں، خدا کی قسم! میں یہ لفظ کبھی نہیں مٹا سکتا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دستاویز اپنے ہاتھ میں لے لی۔ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے اس کے الفاظ اس طرح کر دیئے "یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبداللہ نے کیا کہ وہ ہتھیار لے کر مکہ میں نہیں آئیں گے، البتہ ایسی تلوار جو نیام میں ہو ساتھ لا سکتے ہیں اور یہ کہ اگر اہل مکہ میں سے کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ لیکن اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں

لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ
بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا
فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى
الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ
فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ
عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا
فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ
أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ
ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي. وَقَالَ زَيْدٌ
ابْنَةُ أَخِي. فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ
الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ.
وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي.
وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا. وَقَالَ
عَلِيٌّ أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ
إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ
الرَّضَاعَةِ.

۱۳۹۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ
حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ح. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ
بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ
فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ
وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَ
لَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا
أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ
صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ.

رہنا چاہے گا تو وہ اسے نہ روکیں گے، پھر جب (آئندہ سال) آں حضورؐ (عمرۂ قضا
کے لیے) مکہ میں داخل ہوئے اور (تین دن کی) مدت پوری ہو گئی تو مکہ والے علی رضی اللہ
عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے ساتھی سے کہو کہ اب یہاں سے چلے جائیں، کیونکہ
مدت پوری ہو گئی ہے۔ جب آں حضورؐ مکہ سے نکلے تو آپؐ کے پیچھے حمزہ رضی اللہ
عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی ہوئی آئیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے انھیں لے لیا اور ہاتھ
پکڑ کر فاطمہ علیہا السلام کے پاس لائے اور کہا کہ اپنے چچا کی صاحبزادی کو تھامو،
میں اسے لیتا آیا ہوں۔ (مدینہ پہنچ کر) ان کی پرورش کے لیے انھیں اپنے ساتھ رکھنے
میں علیؓ، زید اور جعفر رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے
اپنے ساتھ لایا ہوں اور یہ میرے چچا کی لڑکی ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہیں۔ زید رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے۔ لیکن آں حضورؐ نے ان کی خالہ کے حق میں
فیصلہ فرمایا (جو جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں) اور فرمایا کہ خالہ ماں کے درجے
میں ہوتی ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ جعفر رضی
اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت و شکل اور عادات و اخلاق دونوں میں مجھ سے مشابہ ہو۔
اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولا ہو۔ علی رضی اللہ عنہ نے
آں حضورؐ سے عرض کی کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کو آپ اپنے نکاح میں لے لیں۔
لیکن آں حضورؐ نے فرمایا کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے (حمزہ رضی اللہ عنہ،
آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی اور حقیقی چچا تھے)۔

۱۳۹۶ - مجھ سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی، ان سے سریج نے حدیث
بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی ح۔ اور مجھ سے محمد بن حسین بن ابراہیم
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح بن سلیمان
نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے ارادہ سے نکلے، لیکن کفار قریش نے بیت اللہ پہنچنے سے آپؐ کو
روکا۔ چنانچہ آں حضورؐ نے اپنا قربانی کا جانور حدیبیہ میں ہی ذبح کر دیا اور وہیں سر بھی
منڈوایا۔ اور ان سے معاہدہ کیا کہ آنحضورؐ آئندہ سال عمرہ کر سکتے ہیں لیکن (نیام
میں) تلواروں کے سوا اور کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لا سکتے۔ اور جتنے دنوں کفار قریش
چاہیں گے اس سے زیادہ آپ وہاں ٹھہر نہیں سکتے"۔ اس لیے آں حضورؐ نے آئندہ
سال عمرہ کیا اور معاہدہ کی شرائط کے مطابق مکہ میں داخل ہوئے، تین دن آپؐ وہاں
مقیم رہے پھر قریش نے آپؐ سے جانے کے لیے کہا اور آپؐ مکہ سے چلے آئے۔

١٣٩٧ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ ۔

١٣٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

١٣٩٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ ارْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ قِبَلَ قُعَيْقِعَانَ ۔

۱۳۹۷ - مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، عروہ نے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چار، اور ایک ان میں سے رجب میں کیا تھا۔ پھر ہم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے (اپنے حجرہ میں) مسواک کرنے کی آہٹ سنی تو عروہ نے ان سے پوچھا، ام المومنین! آپ نے سنا نہیں، ابو عبدالرحمن (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آں حضورؐ نے چار عمرے کئے تھے؟ ام المومنینؓ نے فرمایا کہ آں حضورؐ نے جب بھی عمرہ کیا تو وہ آپ کے ساتھ ساتھ تھے، لیکن آپؐ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

۱۳۹۸ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، انھوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ (قضا) کیا تو ہم آں حضورؐ کی مشرکین کے چھوکروں اور مشرکین سے حفاظت کرتے رہتے تھے کہ مبادا وہ آپؐ کو کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔

۱۳۹۹ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے، جو زید کے صاحبزادے ہیں، حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ (عمرۂ قضاء کے لیے مکہ) تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے کہا کہ تمھارے یہاں وہ لوگ آ رہے ہیں جنھیں یثرب (مدینہ) کے بخار نے لاغر و کمزور کر رکھا ہے۔ اس لیے آں حضورؐ نے حکم دیا کہ طواف کے تین چکروں میں اکڑ کر چلا جائے (تاکہ مشرکین کو مسلمانوں کی قوت کا اندازہ ہو سکے) اور دونوں رکن یمانی کے درمیان حسب معمول چلیں۔ تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم آپ نے اس لیے نہیں دیا کہ کہیں یہ پُرمشقت اور دشوار نہ ہو جائے۔ اور ابن سلمہ نے ایوب کے واسطے سے اضافہ کیا ہے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سال عمرہ کرنے آئے جس سال مشرکین نے آپ کو امن دیا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اکڑ کر چلو، تاکہ مشرکین تمھاری قوت و طاقت کا مظاہرہ دیکھیں۔ مشرکین جبل قیقعان کی طرف سے (دیکھ رہے تھے)۔

۱۴۰۰ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اِنَّمَا سَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ لِیُرِیَ الْمُشْرِکِیْنَ قُوَّتَہٗ ۔

۱۴۰۱ - حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَبَنٰی بِھَا وَھُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرِفَ ۔ وَزَادَ ابْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ وَاَبَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ فِیْ عُمْرَۃِ الْقَضَاءِ ۔

باب ۵۱۲ غَزْوَۃُ مُؤْتَۃَ مِنْ اَرْضِ الشَّامِ

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ وَقَفَ عَلٰی جَعْفَرٍ یَّوْمَئِذٍ وَّھُوَ قَتِیْلٌ فَعَدَدْتُ بِہٖ خَمْسِیْنَ بَیْنَ طَعْنَۃٍ وَضَرْبَۃٍ لَیْسَ مِنْھَا شَیْءٌ فِیْ دُبُرِہٖ یَعْنِیْ فِیْ ظَھْرِہٖ ۔

۱۴۰۳ - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا مُغِیْرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ مُؤْتَۃَ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ قُتِلَ زَیْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ کُنْتُ فِیْھِمْ فِیْ تِلْکَ الْغَزْوَۃِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَوَجَدْنَاہُ فِی الْقَتْلٰی وَوَجَدْنَا مَا فِیْ جَسَدِہٖ

۱۴۰۰ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں رمل اور صفا و مروہ کے درمیان سعی، مشرکین کے سامنے اپنی قوت و طاقت کے مظاہرے کے لیے کی تھی۔

۱۴۰۱ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپؐ محرم تھے، اور جب آپؐ نے ان سے خلوت کی تو احرام کھول چکے تھے۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی اسی مقام سرف میں ہوا جہاں آں حضورؐ نے سب سے پہلے ان کے ساتھ خلوت کی تھی)۔ اور ابن اسحاق نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے، ان سے ابن ابی نجیح اور ابان بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء اور مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے عمرۂ قضا میں نکاح کیا تھا۔

۵۱۲ - غزوۂ موتہ، سرزمین شام میں

۱۴۰۲ - ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو ہلال نے بیان کیا اور انھیں نافع نے خبر دی اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اس دن (غزوۂ موتہ میں) جعفر رضی اللہ عنہ کی لاش پر کھڑے ہو کر میں نے شمار کیا تو نیزوں اور تلواروں کے پچاس زخم ان کے جسم پر تھے، لیکن پیچھے یعنی پشت پہ ایک زخم بھی نہیں تھا (یعنی آخری وقت تک آپؓ نے پشت نہیں پھیری)۔

۱۴۰۳ - ہمیں احمد بن ابی بکر نے خبر دی، ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن سعد نے، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ موتہ کے لشکر کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا، آں حضورؐ نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ امیر ہوں گے اور اگر جعفرؓ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ امیر ہوں گے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس غزوہ میں میں بھی شریک تھا۔ بعد میں جب ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو ان کی لاش ہمیں مقتولین میں ملی اور ان کے جسم پر تقریباً نوے زخم

بِهِنَّ وَتِسْعِيْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ۔

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ فَوَاللهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

نیزوں اور تیروں کے تھے۔ فرضی اللہ عنہم وارضاہم اجمعین۔

۱۴۰۴۔ ہم سے احمد بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر اس وقت صحابہؓ کو دے دی تھی، جب ابھی ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں آئی تھی۔ آپؐ فرماتے جا رہے تھے کہ اب زید علَم لیے ہوئے ہیں، اب وہ شہید کر دیئے گئے، اب جعفرؓ نے علَم اٹھا لیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے، اب ابن رواحہؓ نے علَم اٹھا لیا وہ بھی شہید کر دیئے گئے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے علَم اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔[1]

۱۴۰۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھے عمرہ نے خبر دی، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی اطلاع آئی تھی، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ کے چہرے سے غم والم صاف ظاہر تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں دروازے کی دراڑ سے جھانک کر دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک صاحب نے آکر عرض کی، یا رسول اللہ! جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں۔ بیان کیا کہ انھوں نے ان کے نوحہ و بکا کا ذکر کیا۔ آں حضورؐ نے حکم دیا کہ انھیں روک دو، بیان کیا کہ وہ صاحب چلے گئے اور پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انھیں روکا اور یہ بھی کہہ دیا لیکن انھوں نے میری بات نہیں مانی۔ بیان کیا کہ آں حضورؐ نے پھر منع کرنے کے لیے فرمایا۔ وہ صاحب پھر جاکر واپس آئے اور کہا بخدا، وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آں حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دو۔ ام المؤمنین رضؓ نے بیان کیا، میں نے اپنے دل میں کہا، اللہ تیری ناک غبار آلود کر دے، یہ تو تم کرنے سے رہے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کر کے ہی چھوڑا۔

[1] آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ میں شریک نہیں تھے اور یہ سب اطلاعات مدینہ میں بیٹھ کر صحابہ رضؓ کو دے رہے تھے۔

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَیَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْنِ۔

۱۴۰۵۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجتے تو کہتے، السلام علیک یا ابن ذی الجناحین۔

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ یَقُوْلُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِیْ یَدِیْ یَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْیَافٍ فَمَا بَقِیَ فِیْ یَدِیْ اِلَّا صَفِیْحَةٌ یَمَانِیَةٌ۔

۱۴۰۶۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ غزوۂ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں، صرف ایک یمن کی بنی ہوئی چوڑے پھل کی تلوار باقی رہ گئی تھی۔

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ یَقُوْلُ لَقَدْ دُقَّ فِیْ یَدِیْ یَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْیَافٍ وَصَبَرَتْ فِیْ یَدِیْ صَفِیْحَةٌ لِیْ یَمَانِیَةٌ۔

۱۴۰۷۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوۂ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں۔ صرف ایک یمن کی بنی ہوئی چوڑے پھل کی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہ گئی تھی۔

۱۴۰۸۔ حَدَّثَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ مَیْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهٗ عَمْرَةُ تَبْکِیْ وَاجَبَلَاهُ وَاکَذَا وَاکَذَا تُعَدِّدُ عَلَیْهِ فَقَالَ حِیْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَیْئًا اِلَّا قِیْلَ لِیْ اَنْتَ کَذٰلِکَ۔

۱۴۰۸۔ مجھ سے عمران بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فضیل نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے عامر نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر ایک مرتبہ (کسی مرض میں) بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ رضی اللہ عنہا یہ سمجھ کر کہ کوئی حادثہ پیش آ گیا) ان کا نوحہ و ماتم کرنے لگیں۔ واجبلاہ و کذا، و اکذا، ان کے محاسن اس طرح ایک ایک کر کے گنانے لگیں لیکن جب عبداللہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ تم جب میری کسی خوبی کا بیان کرتی تھیں تو مجھ سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم واقعی ایسے ہی تھے۔

۱۴۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهٰذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْکِ عَلَیْهِ۔

۱۴۰۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبثر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے اور ان سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی تھی، اور پچھلی حدیث کی طرح (تفصیلات بیان کیں) چنانچہ جب (غزوۂ موتہ میں) آپ شہید ہوئے تو آپ کی بہن آپ پر نہیں روئیں (کیونکہ آپ نے

لہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی اور جان کنی کی سی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ ان کے گھر والوں نے سمجھا کہ کوئی حادثہ پیش آ گیا اور ان کی بہن رونے لگیں تو ایک فرشتہ نے ان سے یہ سوال کیا تھا۔ گویا ان کی کیفیت اس حال کو پہنچ چکی تھی کہ عالم غیب کی بعض چیزیں نظر آنے لگی تھیں۔

بَابُ ۵۱۳ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ

۱۴۱۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ تِسْعَ

اس ہرض میں انھیں منع کر دیا تھا)۔

۵۱۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو قبیلۂ جہینہ کی شاخ حرقات کے خلاف مہم پر بھیجنا۔

۱۴۱۰۔ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں حصین نے خبر دی، انھیں ابوظبیان نے خبر دی، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ حرقہ کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انھیں شکست دے دی پھر میں نے اور ایک انصاری صحابی نے اس قبیلہ کے ایک شخص کو دیکھا جب ہم نے اس پر قابو پا لیا تو اس نے کہا، لا الٰہ الا اللہ۔ انصاری تو فوراً ہی رُک گئے، لیکن میں نے اسے اپنے نیزے سے قتل کر دیا جب ہم واپس ہوئے تو حضور اکرمؐ کو اس کی بھی اطلاع ہوئی (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا) اسامہ! کیا اس کے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ وہ قتل سے بچنا چاہتا تھا (ورنہ دل کا ایمان سے اس وقت بھی خالی تھا) آنحضورؐ نے میرے سامنے یہ سوال اتنی مرتبہ دہرایا (کہ کیا تم نے اس کے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا تھا) کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے اسلام نہ لاتا۔[1]

۱۴۱۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور نو ایسی مہموں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کی تھیں کبھی ہم پر ابوبکر رضی اللہ عنہ امیر ہوئے اور کسی مہم کے امیر اسامہ رضی اللہ عنہ ہوئے۔ اور عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا اور انھوں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور نو ایسی مہموں پر گیا ہوں جنھیں حضور اکرمؐ نے بھیجا تھا کبھی ہمارے امیر

۱؎ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ واقعی اس سے پہلے کی زندگی میں کفر کو پسند کرتے تھے، بلکہ صرف واقعہ پر انتہائی حسرت و افسوس کا اظہار مقصود تھا۔ یعنی یہ غلطی اتنی عظیم تھی کہ ان کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا اور مجھ سے یہ غلطی سرزد نہ ہوتی۔ اور آج جب اسلام لاتا تو میرے سارے پچھلے گناہ دھل چکے ہوتے، کیونکہ اسلام کفر کی زندگی کے تمام گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔ بہرحال اس جگہ سے صرف اظہار حسرت و افسوس مقصود تھا، اور اس طرح کے جملے ایسے مواقع پر استعمال کرنے کا عام دستور ہے۔

غَزَوَاتٍ عَلَيْنَا مَرَّةً أَبُوبَكْرٍ وَمَرَّةً أُسَامَةُ ۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے اور کبھی اسامہ رضی اللہ عنہ ۔

۱۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْنَا ۔

۱۴۱۲۔ ہم سے ابوعاصم الضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوں میں شریک رہا ہوں اور میں نے ابن حارثہ (یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی غزوہ کیا ہے، آں حضور نے انھیں ہم پر امیر بنایا تھا ۔

۱۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَذَكَرَ خَيْبَرَ وَالْحُدَيْبِيَةَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ وَيَوْمَ الْقَرَدِ قَالَ يَزِيدُ وَنَسِيتُ بَقِيَّتَهُمْ ۔

۱۴۱۳۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن مسعدہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے کیے، اس ضمن میں آپ نے غزوہ خیبر، حدیبیہ، غزوہ حنین اور غزوہ ذات القرد کا ذکر کیا۔ یزید نے بیان کیا کہ باقی غزووں کے نام مجھے یاد نہیں رہے ۔

بَاب ۵۱۴ غَزْوَةُ الْفَتْحِ

۵۱۴۔ غزوہ فتح مکہ

وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اور جو خط حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ سے مطلع کرنے کے لیے بھیج رہے تھے ۔

۱۴۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ قُلْنَا لَهَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا ؟

۱۴۱۴۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انھیں حسن بن محمد نے خبر دی اور انھوں نے عبیداللہ بن رافع سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مجھے زبیر اور مقداد (رضوان اللہ علیہم) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا اور ہدایت کی کہ (مکہ کے راستے پر) چلے جاؤ، مقام روضۂ خاخ پر پہنچ گے تو وہاں تمھیں ہودج میں ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لیے ہوئے ہوگی، تم خط اس سے لے لینا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لیے جا رہے تھے۔ جب ہم روضۂ خاخ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہمیں ایک عورت ہودج میں ملی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ کہنے لگی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ لیکن ہم نے جب اس سے یہ کہا کہ اگر تم نے خود سے خط نکال کر ہمیں نہیں دیا تو ہم تمہارا کپڑا اتار کر تلاشی لیں گے) تب اس نے اپنی چوٹی میں سے وہ خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (یہاں جب خط پڑھا گیا) تو اس میں یہ لکھا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے کچھ لوگوں کے نام، اس میں انھوں نے مشرکین کو حضور اکرم کے بعض راز کی اطلاع دی تھی۔ آں حضور نے دریافت فرمایا، حاطب! یہ کیا چیز ہے؟

قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ اِنِّیْ کُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ یَقُوْلُ کُنْتُ حَلِیْفًا وَلَمْ اَکُنْ مِنْ اَنْفُسِھَا وَکَانَ مَنْ مَّعَکَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ مَنْ لَّھُمْ قَرَابَاتٌ یَحْمُوْنَ اَھْلِیْھِمْ وَاَمْوَالَھُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِکَ مِنَ النَّسَبِ فِیْھِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَھُمْ یَدًا یَحْمُوْنَ قَرَابَتِیْ وَلَمْ اَفْعَلْہُ ارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ وَلَا رِضًا بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّہُ قَدْ صَدَقَکُمْ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دَعْنِیْ اَضْرِبْ عُنُقَ ھٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّہُ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَّمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی مَنْ شَھِدَ بَدْرًا قَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ السُّوْرَۃَ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاۗءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ اِلٰی قَوْلِہٖ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِیْلِ ۔

انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بارے میں فیصلہ کرنے میں آپ عجلت نہ فرمائیں (مکہ کی زندگی میں) میں قریش کے ساتھ رہتا تھا، انھوں نے کہا کہ میں صرف ان کا حلیف تھا۔ ان سے میری کوئی قرابت نہیں تھی، لیکن جو دوسرے مہاجرین آپ کے ساتھ ہیں، ان سب کی قریش کے ساتھ قرابت ہے، اس لیے ان کے عزیز و اقرباء (مکہ کے) وہاں ان کی اولاد اور ان کے اموال کی حفاظت کرتے، لیکن چونکہ میرا ان سے کوئی نسبی تعلق نہیں تھا، اس لیے میں نے چاہا کہ ان پر ایک احسان کر دوں اور وہ اس کے بدلہ میں (مکہ میں موجود) میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں۔ میں نے یہ کام اپنے دین سے پھر کر نہیں کیا ہے اور نہ اسلام لانے کے بعد میرے دل میں کفر کی حمایت کا کوئی جذبہ ہے۔ اس پر آں حضور نے فرمایا کہ واقعی انھوں نے تمہارے سامنے سچی بات کہہ دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک رہے ہیں، اور تمھیں کیا معلوم۔ اللہ تعالیٰ جو غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں کے اعمال پر واقف ہے (کہ آئندہ وہ کیا کریں گے) اس نے ان کے متعلق خود فرما دیا ہے کہ "جو چاہو کرو، میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو، میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان سے تم اپنی محبت کا اظہار کرتے رہو" ارشاد "فقد ضل سواء السبیل" تک۔

باب ۵۱۵ غَزْوَۃُ الْفَتْحِ فِیْ رَمَضَانَ

۵۱۵۔ غزوۂ فتح مکہ رمضان میں ہوا تھا۔

۱۴۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَۃَ الْفَتْحِ فِیْ رَمَضَانَ۔ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِکَ۔ وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ الْکَدِیْدَ الْمَاۗءَ الَّذِیْ بَیْنَ قُدَیْدٍ وَّعُسْفَانَ اَفْطَرَ فَلَمْ یَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّی انْسَلَخَ الشَّھْرُ ۔

۱۴۱۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ فتح مکہ رمضان میں کیا تھا۔ (زہری نے) بیان کیا، کہ میں نے ابن مسیب سے سنا، وہ بھی اسی طرح بیان کرتے تھے۔ اور عبیداللہ سے روایت ہے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (غزوۂ فتح کے لیے جاتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے، لیکن جب آپ مقام کدید پر پہنچے، جو قدید اور عسفان کے درمیان ایک چشمہ ہے، تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔ اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا، یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو گیا۔

سلے کیونکہ مسافر تھے اور جہاد مقصد تھا۔ روزہ سے انسان قدرتاً کمزور ہو جاتا ہے، جو خاص طور سے جہاد کے وقت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے یہی وجہ تھی کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزے نہیں رکھے اور نہ ہی صحابہ نے۔

۱۴۱۶ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ يَصُومُ وَيَصُومُونَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ.

۱۴۱۶ - مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے لیے) مدینہ سے روانہ ہوئے آپ کے ساتھ دس ہزار کا لشکر تھا۔ یہ واقعہ ۸ھ کے نصف سال گذر جانے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ آں حضورؐ اور آپؐ کے ساتھ جو مسلمان تھے، مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ آں حضورؐ بھی روزے سے تھے اور تمام مسلمان بھی۔ لیکن جب آپ مقام کدید پر پہنچے، جو قدید اور عسفان کے درمیان ایک چشمہ ہے تو آپؐ نے روزہ توڑ دیا اور آپؐ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ توڑ دیا۔ زہری نے فرمایا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے آخری عمل پر ہی مسئلہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

۱۴۱۷ - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَّامِ أَفْطِرُوا. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ. وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۱۷ - مجھ سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں حنین کی طرف تشریف لے گئے۔[ف] مسلمانوں میں اختلاف تھا (کہ آں حضورؐ روزے سے ہیں یا نہیں) اس لیے بعض حضرات تو روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ لیکن جب آں حضورؐ اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے تو آپؐ نے برتن میں دودھ یا پانی طلب فرمایا (راوی کو شک تھا) چنانچہ برتن آپؐ کے ہاتھ میں دے دیا گیا یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) آپؐ کے کجاوے پر رکھ دیا گیا۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو دیکھا اور جن لوگوں نے پہلے سے روزہ نہیں رکھا تھا، انھوں نے روزہ داروں سے کہا کہ اب روزہ توڑ لو۔ اور عبدالرزاق نے کہا، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ فتح کے لیے روانہ ہوئے۔ اور حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۱۴۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض

۱۴۱۸ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے

ف مشہور روایتوں میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے لیے شوال میں فتح مکہ کے بعد تشریف لے گئے تھے۔ محدثین نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے کہ آں حضورؐ نے رمضان ہی میں غزوۂ حنین کا ارادہ کیا تھا اور راوی نے آپ کے ارادے کی تعبیر ایسے لفظ سے کی ہے جس کے معنی روانہ ہونے اور مہم پہ جانے کے ہیں۔ بہر حال روایات اور واقعات بیان کرتے ہوئے اس طرح کی تعبیرات میں کوئی استبعاد اور اجنبیت نہیں ہے۔

قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ النَّاسَ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ - قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ - صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ :-

باب ۵۱۶ اَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۱۴۱۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَّحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَّبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ مَا هٰذِهٖ لَكَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰذِهٖ غِفَارُ قَالَ مَا لِيْ وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں سفر شروع کیا۔ آپ روزے سے تھے لیکن جب مقام عسفان پر پہنچے تو پانی طلب فرمایا۔ دن کا وقت تھا اور آپ نے وہ پانی پیا، تاکہ لوگ دیکھ لیں پھر آپ نے روزہ نہیں رکھا اور مکہ میں داخل ہوئے۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں (بعض اوقات) روزہ بھی رکھا ہے اور (بعض اوقات) نہیں بھی رکھا۔ اس لیے (سفر میں) جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۵۱۶ - فتح مکہ کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کہاں نصب کیا تھا؟

۱۴۱۹ - ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو قریش کو اس کی اطلاع مل گئی تھی۔ چنانچہ سفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے مکہ سے نکلے۔ یہ لوگ چلتے چلتے مقام مر الظہران پر جب پہنچے تو انھیں جگہ جگہ آگ جلتی ہوئی دکھائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مقام عرفہ کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا، یہ آگ کیسی ہے؟ یہ تو عرفہ کی آگ کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ اس پر بدیل بن ورقاء نے کہا کہ یہ بنی عمرو (یعنی قباء کا قبیلہ) کی آگ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ بنی عمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ اتنے میں آں حضور کے محافظ دستے نے انھیں دیکھ لیا، اور پکڑ کر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے، پھر ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے (مکہ کی طرف) بڑھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوسفیان کو ایسی گذرگاہ پر روکے رکھو جہاں گھوڑوں کا جاتے وقت سے اژدحام ہو تاکہ وہ مسلمانوں (کی طاقت قوت) کو دیکھ لیں۔ چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ انھیں ایسے ہی مقام پر روک کر کھڑے ہو گئے اور حضور اکرم کے ساتھ قبائل کے دستے ایک ایک کر کے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گذرنے لگے، ایک دستہ گذرا تو انھوں نے پوچھا عباس! یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ یہ قبیلہ غفار ہے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے غفار سے کیا سروکار، پھر قبیلہ جہینہ گذرا تو ان کے متعلق بھی انھوں نے یہی کہا، قبیلہ سلیم گذرا تو ان کے متعلق بھی یہی کہا۔ آخر ایک دستہ سامنے آیا

فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَقْبَلَتْ كَتِيْبَةٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ. فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ. ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيْبَةٌ وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ. فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ. أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسٰى فِيْهِ الْكَعْبَةُ. قَالَ وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُوْنِ قَالَ عُرْوَةُ وَأَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ هٰهُنَا أَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًى فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكُرْزُ

اس جیسا فوجی دستہ نہیں دیکھا گیا ہوگا۔ ابوسفیان رضؓ نے پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ انصار کا دستہ ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اس کے امیر ہیں اور انھیں کے ہاتھ میں (انصار کا) عَلَم ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوسفیان! آج کا دن گھمسان کی جنگ کا دن ہے۔ آج کعبہ (یعنی حرم) حلال کر دیا گیا ہے۔ ابوسفیان رضؓ اس پر بولے، اے عباس! (قریش کی اس) ہلاکت و بربادی کے دن تمھاری مدد کی ضرورت ہے! پھر ایک اور دستہ آیا، یہ سب سے چھوٹا دستہ تھا، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ تھے۔ آں حضورؐ کا عَلَم زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اٹھائے ہوئے تھے۔ جب آں حضورؐ ابوسفیان کے قریب سے گذرے تو انھوں نے کہا، آپ کو معلوم نہیں، سعد بن عبادہ کیا کہہ گئے ہیں، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ انھوں نے کیا کہا ہے؟ تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ کہہ گئے ہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا۔ بلکہ آج کا دن وہ دن ہے جس میں اللہ کعبہ کی عظمت اور زیادہ کرے گا، آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ نے بیان کیا کہ پھر آں حضورؐ نے حکم دیا کہ آپ کا عَلَم مقامِ حجون میں گاڑ دیا جائے۔ عروہ نے بیان کیا اور مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا (فتح مکہ کے بعد) کہ آں حضورؐ نے آپ کو یہیں عَلَم نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ بیان کیا کہ اس دن آں حضورؐ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ مکہ کے بالائی علاقہ کداء کی طرف سے داخل ہوں اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نشیبی علاقہ) کدا کی طرف سے داخل ہوئے۔ اس دن خالد رضی اللہ عنہ کے دستہ کے دو صحابی، حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تھے۔

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ. وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِيْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ.

۱۴۲۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورۂ فتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں حضور اکرمؐ کی طرح تلاوت کرکے دکھاتا۔

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حَفْصَةَ عَنْ

۱۴۲۱۔ ہم سے سلیمان بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سعدان بن یحییٰ نے حدیث بیان کیا، ان سے محمد بن ابی حفصہ نے حدیث بیان کی، ان

الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهُ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ۔ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ حَجَّتِهِ، وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ ۔

سے زہری نے، ان سے علی بن حسین نے، ان سے عمرو بن عثمان نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کل (مکہ میں) آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ آں حضورؐ نے فرمایا، ہمارے لیے عقیل نے کوئی گھر ہی کہاں چھوڑا ہے! پھر آں حضورؐ نے فرمایا کہ مومن، کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور نہ کافر، مومن کا وارث ہو سکتا ہے۔ زہری سے پوچھا گیا کہ پھر ابو طالب کی وراثت کسے ملی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ ان کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے۔ معمر نے زہری کے واسطہ سے (اسامہ رضی اللہ عنہ کا سوال یوں نقل کیا ہے کہ) آپ اپنے حج کے لیے کہاں قیام فرمائیں گے؟ اور یونس نے (اپنی روایت میں) نہ حج کا ذکر کیا ہے اور نہ فتح مکہ کا۔

۱۴۲۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ ۔

۱۴۲۲ ۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انشاء اللہ ہماری قیام گاہ، اگر اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی تو، خیف بنی کنانہ میں ہوگی جہاں قریش نے کفر کے لیے عہد کیا تھا (حضور اکرمؐ اور بنو مطلب اور بنو ہاشم کو مکہ سے وہاں نکال دینے اور ان سے ہر طرح کا تعلق قطع کر لینے کے لیے)۔

۱۴۲۳ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى

۱۴۲۳ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں ابو سلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ انشاء اللہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا۔ جہاں قریش نے کفر کے لیے عہد و پیمان کیا تھا۔

۱۴۲۴ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نُرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا ۔

۱۴۲۴ ۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک پر خود تھی، آپؐ نے اسے اتارا ہی تھا کہ ایک صاحب نے آ کر عرض کی کہ ابن خطل کعبہ کے پردہ سے چمٹا ہوا ہے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے وہیں قتل کر دو۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن احرام باندھے ہوئے نہیں تھے۔

۱۴۲۵ ۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى

۱۴۲۵ ۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، انھیں ابن ابی نجیح نے، انھیں مجاہد نے، انھیں ابو معمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو

اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وحول البیت ستون وثلاث مائۃ نصب فجعل یطعنھا بعود فی یدہ ویقول جاء الحق وزھق الباطل جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید۔

۱۴۲۶ حدثنی اسحاق حدثنا عبد الصمد قال حدثنی ابی حدثنا ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم مکۃ ابی ان یدخل البیت وفیہ الالھۃ فامر بھا فاخرجت فاخرج صورۃ ابراھیم واسماعیل فی ایدیھما من الازلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاتلھم اللہ لقد علموا ما استقسما بھا قط ثم دخل البیت فکبر فی نواحی البیت وخرج ولم یصل فیہ۔ تابعہ معمر عن ایوب۔ وقال وھیب حدثنا ایوب عن عکرمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب ۵۱۷ دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اعلی مکۃ

وقال اللیث حدثنی یونس قال اخبرنی نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل یوم الفتح من اعلی مکۃ علی راحلتہ مردفا اسامۃ بن زید ومعہ بلال ومعہ عثمان بن طلحۃ من الحجبۃ حتی اناخ فی المسجد فامرہ ان یاتی بمفتاح البیت فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ اسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ

بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھڑی سے، جو دست مبارک میں تھی، مارتے جاتے اور اس آیت کی تلاوت کرتے جاتے کہ "حق قائم ہو گیا اور باطل مغلوب ہو گیا، حق قائم ہو گیا اور باطل نہ اب ظاہر ہوگا اور نہ لوٹے گا۔"

۱۴۲۶۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آئے تو آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں بت موجود رہے بلکہ آپ نے حکم دیا اور بتوں کو باہر نکال دیا گیا، انھیں میں ایک تصویر حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی بھی تھی اور ان کے ہاتھوں میں (پانسہ کے) تیر تھے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ ان مشرکین کا برا کرے، انھیں خوب معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے کبھی پانسہ نہیں پھینکا پھر آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اندر چاروں طرف تکبیر کہی، پھر باہر تشریف لائے۔ آپ نے اندر نماز نہیں پڑھی تھی۔ اس روایت کی متابعت معمر نے ایوب کے واسطے سے کی۔ اور وہیب نے بیان کیا، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۵۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے داخلہ[1]۔

اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نافع نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے شہر میں داخل ہوتے تھے، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوتے تھے، آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ اور کعبہ کے حاجب عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آخر اپنے اونٹ کو آپ نے مسجد میں بٹھایا اور بیت اللہ کی کنجی لانے کا حکم دیا۔ پھر آپ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ اندر کافی دیر تک ٹھہرے۔

[1] ۵۱۷ اس سے پہلے ایک حدیث گذر چکی ہے جس میں ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نشیبی علاقہ سے داخل ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بالائی علاقہ سے داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس روایت میں اس کے خلاف ہے یعنی خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالائی علاقہ سے داخل ہوئے تھے۔ اکثر محدثین نے اسی روایت کو ترجیح دی ہے۔

فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا طَوِيلًا، ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ.

جب باہر تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آگے بڑھے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اندر جانے والوں میں تھے انھوں نے بیت اللہ کے دروازے کے پیچھے بلال رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوئے دیکھا اور ان سے پوچھا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے۔ انھوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کتنی رکعتیں پڑھی تھیں[1]

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ. تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوُهَيْبٌ فِي كَدَاءٍ.

۱۴۲۷۔ ہم سے ہیثم بن خارجہ نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کداء سے شہر میں داخل ہوئے تھے۔ اس روایت کی متابعت ابو اسامہ اور وہیب نے کداء کے ذکر کے ساتھ کی ہے۔

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ.

۱۴۲۸۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کداء کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔

بَابٌ ۵۱۸ مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ

۵۱۸۔ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ۔

۱۴۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

۱۴۲۹۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا ہمیں کسی نے یہ خبر نہیں دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے انھیں نے بیان کیا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ آں حضور کو میں نے اتنی ہلکی نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا، اس میں بھی آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح کرتے تھے۔

باب ۵۱۹

۱۴۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۴۳۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

[1] ابھی ایک روایت میں تھا کہ بیت اللہ کے اندر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی تھی اور اس حدیث میں اس کے خلاف ہے یہ ایک طویل الذیل بحث ہے اور ائمہ کا اس میں اختلاف ہے کہ آں حضور نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی تھی یا نہیں، اس مسئلہ کی حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے اور نوٹ بھی لکھا جا چکا ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ۔

اپنے رکوع اور سجدہ میں یہ پڑھتے تھے " سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وبحمدك اللھم اغفرلی "

۱۴۳۱ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِيْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا الْفَتٰى مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِثْلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ ۔ قَالَ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِيْ مَعَهُمْ قَالَ وَمَا رُئِيْتُهٗ دَعَانِيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّيْ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُمِرْنَا اَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرَهٗ اِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَدْرِيْ اَوْلَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِيْ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَكَذَاكَ تَقُوْلُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اللّٰهُ لَهٗ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَتْحُ مَكَّةَ فَذَاكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۔ قَالَ عُمَرُ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ ۔

۱۴۳۱ - ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ مجھے اپنی مجلس میں اس وقت بھی بلا لیتے جب وہاں بدر کی جنگ میں شریک ہونے والے بزرگ بیٹھے ہوتے۔ ان میں سے ایک بزرگ نے کہا، اس نوجوان کو آپ ہماری مجلس میں کیوں بلاتے ہیں؟ اس کے جیسے تو ہمارے بچے ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنھیں آپ لوگ جانتے ہیں۔ بیان کیا کہ پھر ان حضرات اکابر کو ایک دن انھوں نے بلایا اور مجھے بھی بلایا۔ بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ مجھے اس دن آپ نے اس لیے بلایا تھا تاکہ انھیں دکھا سکیں (آپ کا علم و کمال) پھر آپ نے دریافت کیا، اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون، ختم سورۃ تک ..... کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال تھا۔ کسی نے کہا کہ ہمیں اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اللہ کی حمد بیان کریں اور اس سے استغفار کریں کہ اس نے ہماری مدد کی اور ہمیں فتح عنایت فرمائی۔ بعض حضرات نے کہا کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، ابن عباس! کیا تمھاری بھی یہی رائے ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں، پوچھا پھر تم کیا جواب دوگے؟ میں نے کہا کہ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ ہے کہ جب اللہ تعالی کی مدد اور فتح حاصل ہوگئی، یعنی فتح مکہ، تو پھر یہ آپ کی وفات کی نشانی ہے۔ اس لیے آپ اپنے رب کی حمد کی تسبیح کیجئے اور اس کی مغفرت طلب کیجئے کہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا وہی میں بھی سمجھتا تھا۔

۱۴۳۲ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ يَوْمَ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَ

۱۴۳۲ - ہم سے سعید بن شرحبیل نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے مقبری نے کہ ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے (مدینہ کے امیر) عمرو بن سعید سے کہا۔ عمرو بن سعید (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف) مکہ کی طرف لشکر بھیج رہے تھے۔ کہ اے امیر! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ایک حدیث بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی، اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے قلب نے

اَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ ۔

۱۴۳۳ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ ۔

بَاب ۵۲۰ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ

۱۴۳۴ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ ۔

۱۴۳۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا

اس کو محفوظ رکھا اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے تو میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھ رہا تھا ۔ حضور اکرم نے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا ، بلا شبہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے با حرمت شہر قرار دیا ہے کسی انسان نے اسے اپنی طرف سے با حرمت نہیں قرار دیا ہے ۔ اس لیے کسی شخص کے لیے بھی جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ اس میں کسی کا خون بہائے اور نہ کوئی اس سرزمین کا کوئی درخت کاٹے ، اور اگر کوئی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے (فتح مکہ کے موقعہ پر) جنگ سے اپنے لیے بھی رخصت نکالے تو تم لوگ اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے رسول کو تھوڑی دیر کے لیے اس کی اجازت دی تھی ، تمہارے لیے قطعاً اجازت نہیں ہے ' اور مجھے بھی اس کی اجازت ، دن کے مختصر سے حصے کے لیے ملی تھی اور آج پھر اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی ہے جس طرح کل یہ شہر با حرمت تھا ، پس جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان کو (میرا کلام پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں " ابو شریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عمرو نے آپ کو کو پھر کیا جواب دیا تھا ؟ تو آپ نے بتایا کہ اس نے کہا ، میں اس کے متعلق تم سے زیادہ جانتا ہوں ۔ حرم کسی گنہگار کو پناہ نہیں دیتا ، خون کر کے بھاگنے والے کو بھی پناہ نہیں دیتا اور مفسد کو بھی پناہ نہیں دیتا ۔

۱۴۳۳ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی حبیب نے ، ان سے عطا بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ، آپ نے فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں فرمایا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت حرام قرار دی ہے ۔

۵۲۰ ۔ فتح کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں قیام ۔

۱۴۳۴ ۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ح ۔ اور ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ میں) دس دن قیام کیا تھا اور اس مدت میں ہم نماز قصر کرتے تھے ۔

۱۴۳۵ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ، انھیں عبد اللہ نے خبر دی ، انھیں

عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ۔

عاصم نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں انیس[۱] دن قیام فرمایا تھا اور اس مدت میں صرف دو رکعتیں (چار رکعتوں کی) پڑھتے تھے[۱]۔

۱۴۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا ۔

۱۴۳۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں (فتح مکہ کے) انیس دن تک مقیم رہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم (سفر میں) انیس[۱۹] دن تک تو نماز قصر پڑھتے تھے لیکن جب اس سے زیادہ مدت گزر جاتی ہے تو پھر پوری رکعتیں پڑھتے تھے۔

بَابُ ۵۲۱ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ ۔

۵۲۱۔ اور لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عبد اللہ بن ثعلبہ بن صُعَیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

۱۴۳۷۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْحِ ۔

۱۴۳۷۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے اور انھیں سنین ابی جمیلہ رضی اللہ عنہ نے، زہری نے بیان کیا کہ جب ہم سے ابو جمیلہ نے حدیث بیان کی تو ہم سعید بن مسیب کے ساتھ تھے۔ بیان کیا کہ ابو جمیلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے اور آپ کے ساتھ غزوہ فتح مکہ کے لیے نکلے تھے۔

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ أَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْأَلُهُ؟ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ، مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ يَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى

۱۴۳۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ابو قلابہ کے واسطہ سے اور ان سے عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے، ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو قلابہ نے فرمایا، عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہو کر کیوں نہیں پوچھتے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ (جاہلیت میں) ہمارا قیام (ایک چشمے پر تھا،) جو عام گزرگاہ تھی۔ سوار ہمارے قریب سے گزرتے تو ہم ان سے پوچھتے، لوگوں کا کیا رجحان ہے اس شخص کا معاملہ کیا ہے (اشارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا)

[۱] یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے۔ احناف نے اتنی مدت تک مکہ میں قیام کے باوجود قصر کرنے کی تاویل یہ بھی بیان کی ہے کہ ممکن ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کی نیت نہ کی ہو اور آپ نے وہاں اپنی اقامت حالات پر موقوف رکھی ہو، کیونکہ فتح مکہ کے بعد غزوۂ حنین درپیش تھا۔ اس کے علاوہ اس سفر میں مکہ میں آپ کی اقامت کی مدت مختلف فیہ ہے۔ بعض روایتوں میں پندرہ دن کی مدت بھی بیان کی گئی۔ اس سے پہلے انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مکہ میں صرف دس دن قیام کا بیان ہے۔ یہ حجۃ الوداع میں ہوا تھا۔

اللّٰهُ بِكَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ وَكَاَنَّمَا
يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ
الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ
ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ
اَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَ
بَدَرَ اَبِيْ قَوْمِيْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ
جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا
وَصَلُّوْا كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ
فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا
فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِّنِّيْ لِمَا كُنْتُ
اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ
عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ
عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْا
عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا
لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ
الْقَمِيْصِ ؛

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ
عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدٍ اَنْ يَّقْبِضَ ابْنَ وَلِيْدَةِ
زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ اِنَّهُ ابْنِيْ فَلَمَّا قَدِمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ
اَخَذَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ
فَاَقْبَلَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ لوگ بتاتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انھیں اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ ان پر
وحی نازل کرتا ہے یا اللہ نے ان پر وحی نازل کی ہے (وہ قرآن کی کوئی آیت سناتے تھے)۔
میں وہ کلام یاد کر لیتا تھا، اس کی باتیں میرے دل کو لگتی تھیں۔ ادھر سارا عرب فتح
مکہ پر اپنے اسلام کو موقوف کیے ہوئے تھا، ان کا کہنا یہ تھا کہ اس نبی کو اور اس کی قوم
(قریش) کو نمٹنے دو، اگر وہ ان پر غالب آ گئے تو پھر واقعی وہ سچے نبی ہیں چنانچہ فتح
مکہ جب حاصل ہو گئی تو ہر قوم نے اسلام لانے میں پہل کی اور میرے والد نے بھی میری
قوم کے اسلام میں جلدی کی۔ پھر جب وہ (مدینہ سے) واپس آئے تو کہا کہ میں، خدا
گواہ ہے، ایک سچے نبی کے پاس سے آ رہا ہوں، انھوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ
فلاں نماز اس طرح فلاں وقت پڑھا کرو اور فلاں نماز اس طرح فلاں وقت پڑھا
کرو اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور امامت
وہ کرے جسے قرآن سب سے زیادہ محفوظ ہو۔ لوگوں نے جائزہ لیا کہ کسے قرآن
سب سے زیادہ محفوظ ہے (تو کوئی شخص ان کے قبیلے میں) مجھ سے زیادہ قرآن کا
حافظ نہیں ملا کیونکہ میں آنے جانے سواروں سے سن کر قرآن مجید یاد کر لیا کرتا تھا،
چنانچہ مجھے لوگوں نے امام بنایا، حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات سال کی
تھی اور میرے پاس ایک ہی چادر تھی، جب میں (اسے لپیٹ کر) سجدہ کرتا تو اوپر ہو
جاتی اور (چھپانے کی جگہ) کھل جاتی۔ اس پر قبیلہ کی ایک عورت نے کہا، تم اپنے قاری
(امام) کا سُرین تو پہلے چھپا لو۔ آخر انھوں نے کپڑا خریدا اور میرے لیے ایک قمیص بنائی
میں جتنا خوش اس قمیص سے ہوا، اتنا کسی اور چیز سے نہیں ہوا تھا۔

۱۴۳۹۔ مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان
کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔ اور لیث نے کہا، ان سے یونس نے
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے (زمانۂ جاہلیت میں) اپنے بھائی سعد
(رضی اللہ عنہ) کو وصیت کی تھی کہ وہ زمعہ کی باندی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنی
پرورش میں لے لیں، عتبہ نے کہا تھا کہ وہ میرا لڑکا ہو گا چنانچہ جب فتح مکہ کے موقع پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے زمعہ
کی باندی کے لڑکے کو لے لیا۔ پھر وہ اسے لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ بھی آئے۔ سعد بن ابی وقاص رضی
اللہ عنہ نے تو یہ کہا کہ یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے، بھائی نے وصیت کی تھی کہ وہ اسی کا

وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَخِي هٰذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذٰلِكَ ؛

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ؟ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ

لڑکا ہے۔ لیکن عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کا یہ دعویٰ تھا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، (میرے والد) زمعہ کا بیٹا ہے کیونکہ انھیں کے "فراش" پر پیدا ہوا ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھا تو وہ واقعی (سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی) عتبہ بن ابی وقاص کی صورت تھا۔ لیکن آں حضورؐ نے (قانونِ شریعت کے مطابق) فیصلہ یہ کیا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمھارے ہی ساتھ رہے گا، یہ تمھارا بھائی ہے، کیونکہ یہ تمہارے والد کے فراش پر (یعنی اس کی باندی کے بطن سے) پیدا ہوا ہے لیکن دوسری طرف (ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا سے جو زمعہ کی صاحبزادی تھیں) فرمایا، سودہ! اس لڑکے سے پردہ کیا کرنا، کیونکہ آپؐ نے اس لڑکے میں عتبہ بن ابی وقاص کی شباہت پائی تھی۔ ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا' لڑکا "فراش" کے تحت ہوتا ہے' اور زنا کرنے والے کے حصے میں پتھر ہے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس آخری ٹکڑے کو بہت بلند آواز سے بیان کیا کرتے تھے۔ (اس حدیث پر نوٹ گذر چکا ہے)

۱۴۴۰۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں زہری نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ غزوہ فتح (مکہ) کے موقع پر ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چوری کر لی تھی۔ اس عورت کی قوم گھبرائی ہوئی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تاکہ وہ آں حضورؐ سے اس کی سفارش کر دیں (کہ اس کا ہاتھ سزا کے طور پر نہ کاٹا جائے) عروہ نے بیان کیا کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں آں حضورؐ سے گفتگو کی تو آپؐ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا، تم مجھ سے اللہ کی قائم کردہ ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی' میرے لیے دعائے مغفرت کیجئے' یا رسول اللہ! پھر دوپہر بعد آں حضورؐ نے صحابہؓ کو خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا، اما بعد، تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کوئی کمزور چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کرتے، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمدؐ کی جان ہے، اگر فاطمہؓ بنت محمدؐ بھی چوری کر لے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹوں گا۔ اس کے بعد آں حضورؐ نے اس عورت کے لیے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ لیا گیا۔ پھر انھوں نے صدقِ دل سے توبہ کر لی اور شادی بھی کر لی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بعد میں وہ میرے یہاں آتی تھیں اور کوئی

فَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۴۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاشِعٌ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ بِأَخِي لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيهَا فَقُلْتُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ.

۱۴۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ انْطَلَقْتُ بِأَبِي مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ. وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ مُجَالِدٍ.

۱۴۴۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّامِ قَالَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ فَانْطَلِقْ فَاعْرِضْ نَفْسَكَ فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ

ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیتی۔

۱۴۴۱ - ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا اور ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بھائی کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اسے اس لیے لے کر حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ ہجرت پر اس سے بیعت لے لیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہجرت کرنے والے اس کی فضیلت وثواب کو حاصل کر چکے (اور اب مدینہ کی طرف مکہ سے ہجرت باقی نہیں رہی) میں نے عرض کی، پھر آپ اس سے کس چیز کا عہد (بیعت) لیں گے، آں حضور نے فرمایا، ایمان، اسلام اور جہاد کا، پھر میں (مجاشع رضی اللہ عنہ کے بھائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ملا، آپ دونوں بھائیوں سے بڑے تھے، میں نے آپ سے بھی اس حدیث کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجاشع نے حدیث ٹھیک طرح بیان کی۔

۱۴۴۲ - ہم سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نہدی نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں (اپنے بھائی) ابو معبد رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے۔ آں حضور نے فرمایا کہ ہجرت کی فضیلت و ثواب تو ہجرت کرنے والوں کے ساتھ ختم ہو چکا، البتہ میں اس سے اسلام اور جہاد پر بیعت لیتا ہوں، پھر میں نے ابو معبد رضی اللہ عنہ سے مل کر ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ مجاشع نے ٹھیک طرح حدیث بیان کی اور خالد نے ابو عثمان کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اپنے بھائی مجالد رضی اللہ عنہ کو لے کر آئے تھے۔

۱۴۴۳ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے اور ان سے مجاہد نے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی کہ میرا ارادہ ہے کہ شام ہجرت کر جاؤں، فرمایا، اب ہجرت باقی نہیں رہی جہاد ہی باقی رہ گیا ہے اس لیے جاؤ اور خود کو پیش کرو، اگر تم نے کچھ پالیا تو فبہا ورنہ واپس آجانا۔ نضر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے سنا کہ جب میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ

مُجَاهِدٍ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ أَوْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ۔ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللهُ الْإِسْلَامَ فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ۔

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحْلِلْ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ

سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی یا (فرمایا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، سابقہ حدیث کی طرح۔

۱۴۴۴۔ مجھ سے اسحاق بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوعمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے ان سے مجاہد بن جبر مکی نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے ہجرت باقی نہیں رہی۔

۱۴۴۵۔ ہم سے اسحاق بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا عبید نے ان سے ہجرت کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی پہلے مسلمان اپنے دین کی خاطر اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف پناہ کے لیے آتے تھے اس خوف سے کہ کہیں دین کے معاملے میں فتنہ میں نہ مبتلا ہو جائیں، اس لیے اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے تو مسلمان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے اب تو خلوص نیت کے ساتھ جہاد باقی رہ گیا ہے۔[1]

۱۴۴۶۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی اور انھیں مجاہد نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا، جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تھی اسی دن اس نے مکہ کو باحرمت علاقہ قرار دیا تھا، پس یہ شہر اللہ کے حکم کے مطابق قیامت تک کے لیے باحرمت ہے، مجھ سے پہلے کبھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، اور میرے لیے بھی صرف ایک متعین اور محدود وقت کے لیے حلال ہوا تھا، یہاں احدود حرم کے شکار کے قابل جانور نہ بھڑکائے جائیں، یہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں، نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے اور یہاں پر گری پڑی چیز اس شخص کے سوا جو اعلان کا ارادہ رکھتا ہو اور کسی کے لیے اٹھانی جائز نہیں۔ اس پر عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہؐ! اذخر گھاس کا مستثنیٰ

[1] جن حضرات نے ہجرت کے متعلق صحابہؓ سے سوال کیا وہ اسلامی حکومت کے تحت ہی رہتے تھے اور چونکہ دینی آزادی مکہ میں حاصل نہیں تھی اس لیے وہاں سے ہجرت کا حکم ہوا تھا اور ہجرت کا مقصد بھی یہی ہے یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلی ہجرت حبشہ کی طرف ہوئی جہاں اس کے سوا کہ انھیں عبادت کی آزادی ہو اور کچھ بھی نہیں تھا۔ مدینہ بھی ابتدا میں کوئی دارالاسلام نہیں تھا۔ جن حضرات نے سوال کیا ان کا مقصد اسلامی مملکت ہی کے حدود میں ہجرت کرنا تھا۔ ہجرت کا منشا چونکہ اس سے حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے اس کی ممانعت کی گئی۔ دارالکفر سے ہجرت کا سوال ہی ان حضرات نے نہیں اٹھایا تھا۔

لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ حَلَالٌ. وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ هَذَا أَوْ نَحْوِ هَذَا رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۵۲۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

۱۴۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً قَالَ ضُرِبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ شَهِدْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ.

۱۴۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ وَلَكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.

۱۴۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

کر دیجئے، کیونکہ سناروں کے لیے اور مکانات (کی تعمیر وغیرہ) کے لیے یہ ضروری ہے۔ آں حضور خاموش ہو گئے پھر فرمایا، اذخر اس حکم سے مستثنیٰ ہے، اس کا کاٹنا حلال ہے۔ اور ابن جریج سے روایت ہے انھیں عبدالکریم نے خبر دی، انھیں عکرمہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، سابقہ حدیث کی طرح، بمثلھا یا نحو ھذا (راوی کو شک ہے) اس کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۵۲۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور حنین کے دن جبکہ تم کو اپنی کثرت تعداد پر غرہ ہو گیا تھا، پھر وہ تمھارے کچھ کام نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی، پھر تم پیٹھ دے کر بھاگ کھڑے ہوئے، اس کے بعد اللہ نے اپنی طرف سے تسلی نازل کی، غفور رحیم تک۔

۱۴۴۷ - ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، انھیں اسماعیل نے خبر دی۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں زخم کا نشان دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ زخم اس وقت آیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک تھا، میں نے کہا، آپ حنین میں شریک تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اس سے پہلے (بھی کئی غزوات میں شریک ہو چکا تھا)۔

۱۴۴۸ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کے یہاں ایک شخص آیا تھا اور ان سے کہنے لگا تھا کہ اے ابو عمارہ! کیا آپ نے حنین کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انھوں نے فرمایا، میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ البتہ جو لوگ قوم میں جلد باز تھے، انھوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا تھا، پس قبیلہ ہوازن والوں نے ان پر تیر برسائے۔ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ، آں حضور کے سفید خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں، میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

۱۴۴۹ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، میں سن رہا تھا، کہ کیا آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں

فَقَالَ اَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كَانُوْا رُمَاةً فَقَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ؛

پیٹھ پھیر لی تھی؟ انھوں نے فرمایا جہاں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ وہ (کفار) تیر انداز تھے۔ آں حضور نے اس موقع پر فرمایا تھا، میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا شائبہ نہیں، میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

۱۴۵۰ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَيْسٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَّ اِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوْا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ وَقَالَ زُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ ؛

۱۴۵۰ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا، اور ان سے قبیلہ قیس کے ایک صاحب نے سوال کیا تھا کہ کیا آپ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ حنین میں چھوڑ کر بھاگ پڑے تھے؟ انھوں نے فرمایا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیر انداز تھے، جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گئے۔ پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے (نتیجہ یہ ہوا کہ) ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا، میں نے خود دیکھا تھا کہ حضور اکرم اپنے سفید خچر پر تشریف رکھتے ہوتے تھے اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے، آں حضور فرما رہے تھے، میں نبی ہوں، اس جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں۔ اسرائیل اور زہیر نے بیان کیا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سے اتر گئے تھے (اور اللہ کی مدد کی دعا کی تھی)

۱۴۵۱ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ لَيْثٌ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ اَنْظَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۵۱ - ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے ح اور مجھ سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب کے بھتیجے نے حدیث بیان کی کہ محمد بن شہاب نے بیان کیا اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور انھیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ جب قبیلہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، انھوں نے کہا کہ ان کا مال (جو مسلمانوں کے پاس غنیمت کے طور پر آیا تھا) اور ان کے (قبیلے کے) قیدی انھیں واپس دے دیئے جائیں۔ آں حضور نے فرمایا، جیسا کہ آپ لوگ دیکھ رہے ہیں، میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں اور سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے، اس لیے آپ لوگ ایک ہی چیز پسند کر لیجئے، یا قیدی یا مال (دونوں چیزیں واپس نہیں ہو سکتیں) میں نے آپ ہی لوگوں کے خیال سے (قیدیوں کی تقسیم میں) تاخیر کی تھی۔ حضور اکرم نے طائف سے واپس ہو کر تقریباً دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ آخر جب ہوازن

بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ـ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا ـ هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ ؏

۱۴۵۲ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ ـ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ ؏

۱۴۵۳ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي

پر یہ واضح ہو گیا کہ آں حضورؐ انھیں صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے تو انھوں نے کہا کہ پھر ہم اپنے (قبیلے کے) قیدیوں کی واپسی چاہتے ہیں، چنانچہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب کیا، اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق ثنا کرنے کے بعد فرمایا، اما بعد تمھارے بھائی (قبیلہ ہوازن) توبہ کرکے ہمارے پاس آئے ہیں، اور میری رائے ہے کہ ان کے قیدی انھیں واپس کر دیئے جائیں' اس لیے جو شخص (بلا کسی دنیاوی صلہ کے) اپنی خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے اور جو لوگ اپنا حصہ نہ چھوڑنا چاہتے ہوں، وہ یوں کریں کہ اس کے بعد جو سب سے پہلے غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عنایت فرمائے اس میں سے ہم انھیں اس کے بدلہ میں دے دیں تو وہ ان کے قیدی واپس کر دیں۔ تمام صحابہؓ نے کہا، یا رسول اللہؐ! ہم خوشی سے (بلا کسی بدلہ کے) واپس کرنا چاہتے ہیں لیکن آں حضورؐ نے فرمایا، اس طرح ہمیں اس کا اندازہ نہیں ہوا کہ کس نے اپنی خوشی سے واپس کیا ہے اور کس نے نہیں' اس لیے سب لوگ واپس جائیں اور تمہارے نمائندے تمھارا معاملہ ہمارے پاس لائیں۔ چنانچہ سب حضرات واپس آ گئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے گفتگو کی پھر آں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ سب نے خوشی اور بشاشتِ قلب کے ساتھ اجازت دی ہے۔ یہی ہے وہ حدیث جو مجھے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق پہنچی ہے۔

۱۴۵۲۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی' ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی' ان سے ایوب نے' ان سے نافع نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی' یا رسول اللہؐ!

ح۔ اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ایوب نے، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ہم غزوۂ حنین سے واپس ہو رہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک نذر کے متعلق پوچھا جو انھوں نے زمانۂ جاہلیت میں اعتکاف کی مانی تھی، اور آں حضورؐ نے انھیں اسے پوری کرنے کا حکم دیا۔ اور بعض (احمد بن عبدہ ضبی) نے حماد کے حوالہ سے روایت بیان کی' ان سے ایوب نے' ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اور اس کی روایت جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ نے ایوب کے واسطہ سے کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۱۴۵۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن سعید نے' انھیں عمر بن کثیر بن افلح نے' انھیں ابو قتادہ کے مولا ابو محمد نے'

مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ أَمْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَاهَا اللهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسُدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ فَأَعْطَانِيهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَآخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَخْتِلُهُ مِنْ وَرَائِهِ لِيَقْتُلَهُ فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِي يَخْتِلُهُ فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِي وَأَضْرِبُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا ثُمَّ أَخَذَنِي فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ فَإِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ

اور ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حنین کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی، میں نے دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان کے اوپر چڑھا ہوا ہے، میں نے پیچھے سے اس کی گردن پر تلوار ماری اور اس کی زرہ کاٹ ڈالی، اب وہ مجھ پر پلٹ پڑا اور مجھے اتنی زور سے بھینچا کہ موت کی بو مجھے آنے لگی، آخر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میری ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے پوچھا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انھوں نے فرمایا یہی اللہ عزوجل کا فیصلہ ہے۔ پھر مسلمان پلٹے اور (جنگ ختم ہونے کے بعد) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، جس نے کسی مشرک کو قتل کیا ہو اور اس کے لیے کوئی شاہد بھی رکھتا ہو تو اس کا تمام سامان وہتھیار اسے ملے گا۔ میں نے (کھڑے ہو کر) کہا میرے لیے کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم نے دوبارہ یہی فرمایا۔ اس مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرے لیے کون گواہی دے گا؟ اور پھر بیٹھ گیا۔ آں حضور نے پھر اپنا فرمان دہرایا تو میں اس مرتبہ بھی کھڑا ہوا۔ آں حضور نے اس مرتبہ فرمایا، کیا بات ہے؟ ابوقتادہ! میں نے آپ کو بتایا تو ایک صاحب نے کہا کہ یہ سچ کہتے ہیں اور ان کے مقتول کا سازوسامان میرے پاس ہے۔ آپ میرے حق میں انھیں راضی کر دیں (کہ سامان مجھ سے نہ لیں) اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں، خدا کی قسم، اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑتا ہے، آں حضور اس کا حق تمھیں ہرگز نہیں دے سکتے۔ آں حضور نے فرمایا کہ سچ کہا، تم سامان ابوقتادہ کو دے دو۔ انھوں نے سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس سامان سے قبیلہ بنو سلمہ میں ایک باغ خریدا۔ اسلام کے بعد یہ میرا پہلا مال تھا جسے میں نے حاصل کیا تھا۔ اور لیث نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن کثیر بن افلح نے، ان سے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولا ابومحمد نے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، غزوۂ حنین کے موقع پر میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک مسلمان سے دست وگریباں تھا اور ایک دوسرا مشرک پیچھے سے مسلمان کو قتل کرنے کے لیے گھات لگا رہا تھا، پہلے تو میں اسی کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنا ہاتھ مجھے مارنے کے لیے اٹھایا تو میں نے اس کے ہاتھ پر وار کر کے کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ مجھ سے چمٹ گیا اور اتنی زور سے مجھے بھینچا کہ میں ڈر گیا۔ آخر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور ڈھیلا پڑ گیا۔ میں نے اسے دھکا دے کر قتل کر دیا۔ اور مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ پڑا، لوگوں میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نظر آئے تو میں نے ان سے پوچھا، لوگ بھاگ کیوں رہے ہیں؟

لَهُ مَا شَأْنُ النَّاسِ، قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ
بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ ثُمَّ
بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سِلَاحُ هٰذَا الْقَتِيلِ الَّذِي
يَذْكُرُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَلَّا لَا
يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ
اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَّاهُ
فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ
فِي الْإِسْلَامِ ؛

بَابُ ۵۲۳ غَزَاةُ أَوْطَاسٍ

۱۴۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى
أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَ
هَزَمَ اللّٰهُ أَصْحَابَهُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ
أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جُشَمِيٌّ
بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ
يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ
ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ
فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا
تَسْتَحِي أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ
بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ
قَتَلَ اللّٰهُ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ
فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي
أَقْرِئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہی فیصلہ تھا۔ پھر لوگ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر جمع ہو گئے۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس پر دلیل قائم کر دے گا کہ کسی مقتول کو اسی نے قتل کیا ہے تو اس کا ساز و سامان اسے ملے گا۔ میں اپنے مقتول پر شاہد کے لیے اٹھا لیکن مجھے کوئی شاہد دکھائی نہیں دیا۔ آخر میں بیٹھ گیا۔ پھر میرے سامنے ایک صورت آئی۔ میں نے اپنے معاملے کی اطلاع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپؐ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے کہا کہ ان کے مقتول کا ہتھیار میرے پاس ہے۔ آپ میرے حق میں انھیں راضی کر دیں۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہرگز نہیں، اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ کر جو اللہ اور اس کے لیے جنگ کرتا ہے، قریش کے ایک بزدل کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دے سکتے۔ بیان کیا کہ چنانچہ آنحضورؐ کھڑے ہوئے اور مجھے وہ سامان عطا فرمایا۔ میں نے اس سے ایک باغ خریدا، اور یہ سب سے پہلا مال تھا جسے میں نے اسلام لانے کے بعد حاصل کیا تھا۔

۵۲۳ - غزوۂ اوطاس

۱۴۵۴ - ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین سے فارغ ہو گئے تو آپؐ نے ایک دستے کے ساتھ ابو عامر رضی اللہ عنہ کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔ اس معرکے میں درید بن الصمہ سے مڈبھیڑ ہوئی۔ درید قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لشکر کو شکست دی۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آں حضورؐ نے مجھے بھی بھیجا تھا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر آکر لگا، بنی جشم کے ایک شخص نے ان پر تیر مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں اتار دیا تھا۔ میں ان کے پاس پہنچا اور عرض کی، چچا! یہ تیر آپ پر کس نے پھینکا ہے؟ انھوں نے مجھے اشارے سے بتایا کہ وہ ہے میرا قاتل، جس نے مجھے نشانہ بنایا تھا۔ میں اس کی طرف لپکا اور اس کے قریب پہنچ گیا لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگ پڑا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور یہ کہتا جاتا تھا، تجھے شرم نہیں آتی، تجھ سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ آخر وہ رک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے وار کیا۔ میں نے اسے قتل کر دیا اور ابو عامر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کروا دیا۔ انھوں نے فرمایا کہ (گھٹنے میں سے) تیر نکال لو۔ میں نے نکال لیا تو اس سے خون جاری ہو گیا۔ پھر انھوں نے فرمایا، بھتیجے!

وَقُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُوْعَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكُثَ يَسِيْرًا ثُمَّ مَاتَ فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيْرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا قَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرٰى لِأَبِي مُوْسٰى۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لیے مغفرت کی دعاء فرمائیں۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے لوگوں پر مجھے اپنا نائب بنا دیا۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر اور زندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں واپس ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ اپنے گھر میں بانوں کی ایک چارپائی پر تشریف رکھتے تھے، اس پر کوئی بستر بچھا ہوا نہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپؐ کی پیٹھ اور پہلو پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپؐ سے اپنے اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کے واقعات بیان کئے اور یہ کہ انھوں نے استغفار کے لیے عرض کیا ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور وضوء کی پھر ہاتھ اٹھا کر دعاء کی، اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما، میں نے آپؐ کی بغل کی سفیدی (جب آپؐ دعاء کر رہے تھے) دیکھی۔ پھر آں حضورؐ نے دعاء کی، اے اللہ قیامت کے دن ابو عامر کو اپنی بہت سی مخلوق سے بلند تر درجہ عنایت فرما، میں نے عرض کی، اور میرے لیے بھی اللہ سے مغفرت طلب فرما دیجیے۔ آں حضورؐ نے دعاء کی، اے اللہ! عبداللہ بن قیس کے گناہوں کو معاف فرما۔ اور قیامت کے دن اسے اچھا مقام عنایت فرما۔ ابو بردہ نے بیان کیا کہ ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے تھی اور دوسری ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے۔

بَابُ ۵۲۴ غَزْوَةُ الطَّائِفِ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ قَالَهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ

۵۲۴۔ غزوۂ طائف، شوال ۸ھ ہجری میں

موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أُمَيَّةَ يَا عَبْدَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمُخَنَّثُ هِيْتٌ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا

۱۴۵۵۔ ہم سے حمیدی نے بیان کیا، انھوں نے سفیان سے سنا، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ان کی والدہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو میرے پاس ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے عبداللہ! دیکھو، اگر کل اللہ تعالیٰ نے طائف کی فتح تمھیں عنایت فرمائی تو غیلان کی بیٹی کو نہ چھوڑنا، وہ جب سامنے آتی ہے تو چار بل دکھائی دیتے ہیں اور جب مڑتی ہے تو آٹھ دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ شخص اب تمھارے گھروں میں نہ آیا کرے۔ ابن عیینہ نے بیان کیا کہ ابن جریج نے فرمایا، اس مخنث کا نام ہیت تھا۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے اسی طرح۔

وَمَا اِذْ وَهُوَ مُحَاصِرُ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ ؛

اور یہ اضافہ کیا ہے کہ آں حضورؐ اس وقت طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَتَبَسَّمَ ۔ قَالَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرَ كُلَّهُ ؛

۱۴۵۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو العباس شاعر اعمیٰ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے، آپ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا اور کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ ہم واپس ہو جائیں گے۔ صحابہ کے لیے یہ مرحلہ بڑا شاق تھا۔ انھوں نے کہا کہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں! (راوی نے) ایک مرتبہ (نذھب کے بجائے) نقفل کا لفظ استعمال کیا۔ اس پر آں حضورؐ نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لیے آجاؤ۔ صحابہ رضؓ صبح سویرے ہی آگئے، لیکن ان کی بہت بڑی تعداد زخمی ہوئی۔ اب پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم کل واپس چلے جائیں گے۔ صحابہ رضؓ نے اسے بہت پسند کیا۔ آں حضورؐ اس پر ہنس پڑے۔ اور سفیان نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ آنحضورؐ مسکرا دیئے۔ بیان کیا کہ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، اس پوری خبر کی۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَبَا بَكْرَةَ وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّائِفِ فِي أُنَاسٍ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ ۔ هِشَامٌ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ قُلْتُ لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ حَسْبُكَ بِهِمَا قَالَ أَجَلْ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۱۴۵۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے بیان کیا، انھوں نے ابو عثمان سے سنا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا جنھوں نے سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر چلایا تھا اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے جو طائف کے قلعہ پر چند مسلمانوں کے ساتھ چڑھے تھے اور اس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ ہم نے حضور اکرمؐ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص، جانتے ہوئے اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے گا تو جنت اس پر حرام ہے۔ اور ہشام نے بیان کیا اور انھیں معمر نے خبر دی، انھیں عاصم نے، انھیں ابو العالیہ یا ابو عثمان نہدی نے (راوی کو شبہ تھا)، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عاصم نے بیان کیا کہ میں نے (ابو العالیہ یا ابو عثمان نہدی سے) کہا، آپ سے یہ روایت ایسے دو اصحاب (سعد اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہما) نے بیان کی ہے کہ یقین کے لیے انھیں کی شخصیتیں کافی ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ یقیناً، ان میں سے ایک (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) تو وہ ہیں جنھوں نے اللہ کے راستے میں سب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَالِثَ ثَلٰثَةٍ
وَّعِشْرِيْنَ مِنَ
الطَّائِفِ ؕ

۱۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِيْ مَا وَعَدْتَّنِيْ فَقَالَ لَهُ أَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ فَأَقْبَلَ عَلٰى أَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ

وَّرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا
لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا
مِنْهُ طَائِفَةً ؕ

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَ أَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لَيْتَنِيْ أَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ مَعَهُ فِيْهِ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ

سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے (ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) وہ ہیں جو بائیس افراد کو ساتھ لے کر طائف کے (قلعہ پر) چڑھے اور اس طرح (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

۱۴۵۹۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبد اللہ نے، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی تھا، جب آپ جعرانہ سے، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ایک مقام ہے، اتر رہے تھے، آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی عرصہ میں آں حضور کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کیوں نہیں کرتے! آں حضور نے فرمایا کہ تمھیں بشارت ہو۔ اس پر وہ اعرابی بولا، بشارت تو آپ مجھے بہت دے چکے! پھر آں حضور نے چہرۂ مبارک ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ عنہما کی طرف پھیرا۔ آپ بہت غصے میں معلوم ہو رہے تھے، آپ نے فرمایا، اس نے بشارت واپس کر دی، اب تم دونوں اسے قبول کر لو۔ ان دونوں حضرات نے عرض کی، ہم نے قبول کی۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا اور اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرے کو اس میں دھویا اور اسی میں کلی کی اور (ابو موسیٰ اشعری اور بلال رضی اللہ عنہما سے) فرمایا کہ اس کا پانی پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر اسے ڈال دو اور بشارت حاصل کرو۔ ان دونوں حضرات نے پیالہ لے لیا اور ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ پردہ کے پیچھے سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی فرمایا کہ اپنی ماں کے لیے بھی کچھ چھوڑ دینا۔ چنانچہ ان حضرات نے ان کے لیے بھی ایک حصہ چھوڑ دیا۔

۱۴۶۰۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں عطاء نے خبر دی، انھیں صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھ سکتا جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں قیام پذیر تھے، آپ کے لیے ایک کپڑے سے سایہ کر دیا گیا تھا اور اس میں چند صحابہؓ بھی آپ کے ساتھ موجود تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آئے وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھے، خوشبو میں بسا ہوا۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ایک ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جو اپنے جبہ میں خوشبو لگانے کے بعد عمرہ کا احرام باندھے؟ فوراً ہی عمر رضی اللہ عنہ نے

اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِالطِّيبِ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ۔

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِي كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ قَالَ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ قَالَ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا، أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ

وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ
وَالنَّاسُ دِثَارٌ
إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ

یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو آنے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ حاضر ہوگئے اور اپنا سر (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لیے) اندر کرلیا۔ آنحضورؐ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو رہا تھا۔ اور زور زور سے سانس چل رہا تھا۔ (ثقلِ وحی کی وجہ سے) تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی، پھر ختم ہوگئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ ابھی عمرہ کے متعلق جس نے مجھ سے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ انھیں تلاش کرکے لایا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جو خوشبو تم نے لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھولو اور جبہ اتار دو، اور پھر عمرہ میں وہی اعمال کرو (طواف وسعی) جو حج میں کرتے ہو۔

۱۴۶۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن تمیم نے، ان سے عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حنین کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو غنیمت دی تھی۔ آپؐ نے اس کی تقسیم مؤلفۃ القلوب (کمزور ایمان کے لوگ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے) میں کردی اور انصارؓ کو اس میں سے کچھ نہیں دیا۔ غالباً اس کا انھیں ملال ہوا کہ وہ مال جو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو دیا انھیں نہیں دیا۔ آں حضورؐ نے اس کے بعد انھیں خطاب کیا اور فرمایا اے معشرِ انصار! کیا میں نے تمھیں گمراہ نہیں پایا تھا، پھر تمھاری اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ ہدایت کی، اور تم میں باہم دشمنی اور نااتفاقی تھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تم میں باہم محبت والفت پیدا کی اور تم محتاج تھے، اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمھیں غنی اور بے نیاز کیا۔ آں حضورؐ کے ایک ایک جملے پر انصارؓ کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری باتوں کا جواب دینے سے تمھیں کون چیز مانع رہی؟ بیان کیا کہ آں حضورؐ کے ہر ارشاد پر انصارؓ عرض کرتے جاتے کہ اللہ اور رسولؐ کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے تو مجھ سے اس طرح بھی کہہ سکتے تھے (کہ آپ آئے تو لوگ آپ کو جھٹلا رہے تھے۔ لیکن ہم نے آپ کی تصدیق کی وغیرہ) کیا تم اس پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ جب لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر جا رہے ہوں گے تو تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیے جا رہے ہوگے؟ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد بن جاتا، لوگ خواہ کسی گھاٹی یا وادی میں چلیں میں تو انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا، انصارؓ اس کپڑے کی طرح ہیں جو ہمیشہ جسم سے لگا رہتا ہے اور دوسرے لوگ اوپر کے کپڑے کی طرح ہیں، تم لوگ (انصار) دیکھو

بَعْدِی أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰی تَلْقَوْنِی عَلَی الْحَوْضِ.

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِی أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِینَ أَفَاءَ اللّٰہُ عَلَی رَسُولِهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطِی رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُولِهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطِی قُرَیْشًا وَیَتْرُكُنَا وَسُیُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .... بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَی الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِی قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ یَدْعُ مَعَهُمْ غَیْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِیثٌ بَلَغَنِی عَنْكُمْ؟ فَقَالَ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَّا رُؤَسَاؤُنَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَلَمْ یَقُولُوا شَیْئًا، وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِیثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطِی قُرَیْشًا وَیَتْرُكُنَا وَسُیُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّی أُعْطِی رِجَالًا حَدِیثِی عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ یَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَی رِحَالِكُمْ فَوَاللّٰہِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَیْرٌ مِمَّا یَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَدْ رَضِینَا فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَجِدُونَ أُثْرَةً شَدِیدَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰہَ وَرَسُولَهُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّی عَلَی الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ یَصْبِرُوا۔

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

گے کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی تم اس وقت صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آملو۔

۱۴۶۲۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ بیان کیا کہ جب قبیلہ ہوازن کے مال میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو دینا تھا وہ دیا تو انصار کے چند افراد کو رنج و ملال ہوا کیونکہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ افراد (مؤلفۃ القلوب) کو سو سو اونٹ، دے دیئے تھے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اللہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے، قریش کو آپ عنایت فرما رہے ہیں اور ہم کو نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کی یہ بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نقل ہوئی تو آپ نے انھیں بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک خیمے میں انھیں جمع کیا، ان کے ساتھ ان کے علاوہ کسی کو بھی آپ نے نہیں بلایا تھا۔ جب سب حضرات جمع ہو گئے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا، تمھاری جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انصار کے جو سمجھ دار افراد تھے انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! جو لوگ ہمارے معزز اور سردار ہیں، انھوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے، البتہ ہمارے کچھ افراد جو ابھی نو عمر ہیں انھوں نے کہا ہے کہ اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے، قریش کو آپ دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا، میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی نئے نئے اسلام میں داخل ہوتے ہیں، اس طرح میں ان کی تالیف قلب کرتا ہوں، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو مال و دولت ساتھ لے جائیں اور تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاؤ، خدا گواہ ہے کہ جو چیز تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے جا رہے ہیں۔ انصار نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، اس کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، اس وقت صبر کرنا، یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آملو، میں حوض پر ملوں گا۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن انصار نے صبر نہیں کیا (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد)۔

۱۴۶۳۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی۔ ان سے شعبہ نے حدیث بیان

أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى قَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ ::

کی، ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے زمانہ میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش میں (حنین کی) غنیمت کی تقسیم کر دی۔ انصار رض اس سے ادر رنجیدہ ہوئے۔ آں حضور ؐ نے فرمایا، کیا تم اس پر خوش اور راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم اپنے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ۔ انصار رض نے عرض کی کہ ہم اس پر راضی اور خوش ہیں، آں حضور ؐ نے فرمایا کہ دوسرے کسی وادی یا گھاٹی پر چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔

۱۴۶۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ الْتَقَى هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا، قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالُوا فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ ::

۱۴۶۴ - ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے، انھیں ہشام بن زید بن انس نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حنین میں جب قبیلہ ہوازن سے جنگ شروع ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار فوج تھی (صحابہ کی اور) قریش کے وہ لوگ بھی ساتھ تھے جنھیں فتح مکہ کے بعد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ پھر سب نے پیٹھ پھیر لی، آں حضور ؐ نے پکارا، اے معشر انصار! انھوں نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ ؐ! آپ کے ہر حکم کی تکمیل کے لیئے، ہم حاضر ہیں، ہم آپ کے سامنے ہیں! پھر آں حضور ؐ اپنی سواری سے اتر گئے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکین کو شکست ہو گئی، جن لوگوں کو آں حضور ؐ نے فتح مکہ کے بعد چھوڑ دیا تھا۔ اور مہاجرین کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا لیکن انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر انصار رض نے اپنے ملال کا اظہار کیا تو آں حضور ؐ نے انھیں بلایا اور ایک خیمہ میں جمع کیا، پھر فرمایا، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بکری اور اونٹ اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جاؤ، آں حضور ؐ نے فرمایا، اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلنا پسند کروں گا۔

۱۴۶۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ

۱۴۶۵ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ افراد کو جمع کیا اور فرمایا کہ قریش کے کفر اور مصائب کا دور ابھی ختم ہوا ہے میرا مقصد صرف ان کی دلجوئی اور تالیف قلب تھا۔ کیا تم اس پر راضی اور خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں، اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے

النَّاسُ بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلٰی بُیُوْتِکُمْ؟ قَالُوْا بَلٰی قَالَ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَکَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ ۞

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةَ حُنَیْنٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَغَیَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی مُوْسٰی لَقَدْ أُوْذِیَ بِأَکْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ۞

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ حُنَیْنٍ آثَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْطَی الْأَقْرَعَ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ وَأَعْطٰی عُیَیْنَةَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَأَعْطٰی نَاسًا، فَقَالَ رَجُلٌ مَّا أُرِیْدَ بِهٰذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللّٰهِ، فَقُلْتُ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰی قَدْ أُوْذِیَ بِأَکْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ۞

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَیْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ حُنَیْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَیْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِیِّهِمْ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ وَّمِنَ الطُّلَقَاءِ فَأَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰی بَقِیَ وَحْدَهٗ فَنَادٰی یَوْمَئِذٍ نِدَاءَیْنِ لَمْ یَخْلِطْ بَیْنَهُمَا الْتَفَتَ

گھر لے جاؤ۔ سب حضرات بولے کیوں نہیں (ہم اس پر راضی ہیں)۔ آں حضور نے فرمایا، اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

۱۴۶۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کر رہے تھے تو انصار کے ایک شخص نے (جو منافق تھا) کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی اطلاع دی تو چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرماتے، انھیں اس سے بھی زیادہ ایذاء پہنچائی گئی تھی اور انھوں نے صبر کیا تھا۔

۱۴۶۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند افراد کے ساتھ ترجیحی معاملہ کیا چنانچہ اقرع بن حابس کو (جو مؤلفۃ القلوب میں سے تھے) سو اونٹ دیئے۔ عیینہ بن حصن فزاری کو بھی اتنے ہی دیئے اور اسی طرح دوسرے اشراف عرب کو دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا اور خوشنودی کا کوئی خیال نہیں کیا گیا ہے (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے کہا کہ میں اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دوں گا۔ (جب آں حضور نے یہ کلمہ سنا تو) فرمایا، اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ انھیں اس سے بھی زیادہ ایذاء پہنچائی گئی لیکن انھوں نے صبر کیا۔

۱۴۶۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن زید بن انس بن مالک نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ ہوازن اور غطفان اپنے مویشی اور بال بچوں کو ساتھ لے کر جنگ کے لیے نکلے، اس وقت آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لشکر تھا ان میں وہ لوگ بھی تھے جنھیں آنحضور نے فتح مکہ کے بعد معاف کر دیا تھا۔ پھر سب نے پیٹھ پھیر لی اور حضور اکرم تنہا رہ گئے۔ اس دن آں حضور نے دو مرتبہ پکارا، دونوں پکار ایک دوسرے سے الگ الگ تھیں، آپ نے دائیں طرف متوجہ ہو کر پکارا، اے معشر انصار!

عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ شَدِيدَةٌ فَنَحْنُ نُدْعَى وَيُعْطَى الْغَنِيمَةَ غَيْرُنَا فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هِشَامٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ ؛

باب ۵۲۵ السَّرِيَّةِ الَّتِي قِبَلَ نَجْدٍ

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا ؛

باب ۵۲۶ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ

انھوں نے جواب دیا، ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ! آپ کو بشارت ہو، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپؐ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور آواز دی، اے معشر انصار! انھوں نے ادھر سے بھی جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں یا رسول اللہؐ! بشارت ہو، ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ آنحضورؐ اس وقت ایک سفید خچر پر سوار تھے پھر آپؐ اتر گئے اور فرمایا، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، انجام کار مشرکین کو شکست ہوئی اور اس لڑائی میں بہت زیادہ غنیمت حاصل ہوئی۔ آں حضورؐ نے اسے مہاجرین میں اور ان قریشیوں میں جنھیں فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے معاف کر دیا تھا تقسیم کر دیا۔ انصار کو اس میں سے کچھ نہیں عطا فرمایا۔ انصار (کے بعض نوجوان قسم کے افراد) نے کہا کہ جب سخت وقت آتا ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمت دوسروں کو دے دی جاتی ہے۔ یہ بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپؐ نے انصار کو ایک خیمہ میں جمع کیا اور فرمایا، اے معشر انصار! کیا وہ بات صحیح ہے جو تمہارے بارے میں مجھے معلوم ہوئی ہے؟ اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا، اے معشر انصار! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر لے جاؤ؟ انصار نے عرض کی، ہم اسی پر راضی اور خوش ہیں۔ اس کے بعد آں حضورؐ نے فرمایا کہ اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کی گھاٹی میں چلنا پسند کروں گا۔ اس پر ہشام نے پوچھا، اے ابو حمزہ! کیا آپ وہاں موجود تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں آں حضورؐ سے جدا ہی کب ہوتا تھا۔

۵۲۵۔ نجد کی طرف مہم کی روانگی

۱۴۶۹۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک مہم روانہ کی۔ میں بھی اس میں شریک تھا۔ اس میں ہمارا حصہ (مال غنیمت میں) بارہ بارہ اونٹ کا پڑا اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ اس طرح ہم تیرہ اونٹ ساتھ لے کر واپس ہوئے۔

۵۲۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔

۱۴۷۰۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی۔ ح۔ اور مجھ سے نعیم نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا خالد

إلى بني جذيمة فدعاهم إلى الإسلام فلم يحسنوا أن يقولوا أسلمنا فجعلوا يقولون صبأنا صبأنا فجعل خالد يقتل منهم ويأسر ودفع إلى كل رجل منا أسيره حتى إذا كان يوم أمر خالد أن يقتل كل رجل منا أسيره فقلت والله لا أقتل أسيري ولا يقتل رجل من أصحابي أسيره حتى قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم فذكرناه فرفع النبي صلى الله عليه وسلم يده فقال اللهم إني أبرأ إليك مما صنع خالد مرتين۔

بن ولید رضی اللہ عنہ نے انھیں اسلام کی دعوت دی لیکن انھیں "اَسْلَمْنَا" (ہم اسلام لائے) کہنا نہیں آتا تھا، اس کے بجائے وہ "صبأنا، صبأنا" (ہم بے دین ہوگئے، یعنی اپنے آبائی دین سے) کہنے لگے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا، اور پھر ہم میں (جو اس مہم میں شریک تھے) سے ہر شخص کو اس کا قیدی دے دیا۔ پھر جب دن کا وقت ہوا تو انھوں نے ہم سب کو حکم دیا کہ ہم اپنے قیدیوں کو قتل کر دیں، میں نے کہا، خدا کی قسم، میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے۔ آخر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے صورت حال کا تذکرہ کیا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اے اللہ! میں اس فعل سے برأت کرتا ہوں جو خالد نے کیا۔ دو مرتبہ آپؐ نے یہ جملہ دہرایا۔

باب ۵۲۷ سرية عبد الله بن حذافة السهمي وعلقمة بن مجزز المدلجي ويقال إنها سرية الأنصار

۵۲۷ - عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی رضی اللہ عنہما کی مہم پر روانگی سے سریۃ الانصار (انصار کی مہم) کہا جاتا تھا۔

۱۴۷۱ - حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد حدثنا الأعمش قال حدثني سعد بن عبيدة عن أبي عبد الرحمن عن علي رضي الله عنه قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم سرية فاستعمل رجلا من الأنصار وأمرهم أن يطيعوه فغضب فقال أليس أمركم النبي صلى الله عليه وسلم أن تطيعوني قالوا بلى قال فاجمعوا لي حطبا فجمعوا فقال أوقدوا نارا فأوقدوها فقال ادخلوها فهموا وجعل بعضهم يمسك بعضا ويقولون فررنا إلى النبي صلى الله عليه وسلم من النار فما زالوا حتى خمدت النار فسكن غضبه فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو دخلوها ما خرجوا منها إلى يوم القيامة الطاعة في المعروف۔

۱۴۷۱ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعد بن عبیدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عبدالرحمٰن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور اس کا امیر ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کو بنایا اور مہم کے شرکاء کو حکم دیا کہ سب لوگ اپنے امیر کی اطاعت کریں۔ پھر امیر (کسی بات پر) غصہ ہوئے اور اپنے فوجیوں سے پوچھا کہ کیا تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا ہے؟ سب نے کہا کہ دیا ہے۔ انھوں نے کہا، تم سب لکڑیاں جمع کرو، انھوں نے لکڑیاں جمع کیں تو امیر نے حکم دیا کہ اس میں آگ لگاؤ، انھوں نے آگ لگا دی۔ اب انھوں نے حکم دیا کہ سب اس میں کود جاؤ، (مہم میں شریک صحابہ رضی اللہ عنہم کود جانا ہی چاہتے تھے کہ انھیں میں سے بعض نے بعض کو (جو کودنا چاہتے تھے) روکا اور کہا کہ ہم تو اس آگ ہی کے خوف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں آئے ہیں! ان باتوں میں وقت گذر گیا اور آگ بجھ گئی، اس کے بعد امیر کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ جب اس کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ اس میں کود جاتے تو پھر قیامت تک اس میں سے نہ نکلتے، اطاعت و فرمانبرداری کا حکم نیک کاموں کے لیے ہے۔

باب ۵۲۸ بعث أبي موسى ومعاذ إلى اليمن

۵۲۸ - حجۃ الوداع سے پہلے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۱۴۷۲- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ قَالَ وَالْيَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ كَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى فَجَاءَ يَسِيرُ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَيُّمَ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ قَالَ لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ. قَالَ إِنَّمَا جِيءَ بِهِ لِذَلِكَ فَانْزِلْ قَالَ مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَ أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي ؛

ابو موسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا

۱۴۷۲ ۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن (کا عامل بنا کر) بھیجا۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات کو اس کے ایک ایک صوبے میں بھیجا۔ بیان کیا کہ یمن کے دو صوبے تھے پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، دشواریاں نہ پیدا کرنا، انھیں خوش رکھنے کی کوشش کرنا، رنجیدہ اور ملول کرنے کی نہیں۔ دونوں حضرات اپنے حدود عمل کی طرف روانہ ہو گئے۔ دونوں حضرات میں سے جب کوئی اپنے حدود کی اراضی کی دیکھ بھال کے لیے نکلتے اور اپنے دوسرے ساتھی کے حدودِ عمل سے قریب پہنچ جاتے تو ان سے تجدید عہد (ملاقات) کے لیے آتے اور سلام کرتے۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ اپنی اراضی میں اپنے صاحب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچ گئے اور (حسب معمول) اپنے خچر پر ان سے ملاقات کے لیے چلے، جب ان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کچھ لوگ جمع ہیں اور ایک شخص ان کے سامنے ہے جس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، اے عبداللہ بن قیس! یہ کیا ماجرا ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے اسلام لانے کے بعد پھر کفر اختیار کر لیا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ پھر جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل کرنے کے لیے ہی اسے یہاں لایا گیا ہے، آپ اتر جائیے، لیکن انھوں نے اب بھی یہی فرمایا کہ جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہ اتروں گا۔ آخر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، تب آپ اپنی سواری سے اترے، اور پوچھا، عبداللہ! آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں وقفے کے ساتھ ایک حصہ قرآن کا پڑھتا ہوں۔ پھر انھوں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ معاذ! آپ قرآن مجید کس طرح پڑھتے ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رات کے ابتدائی حصے میں سوتا ہوں، پھر اپنی نیند کا ایک حصہ پورا کر کے میں اٹھ بیٹھتا ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے مقدر میں رکھا ہے، اس میں قرآن مجید پڑھتا ہوں، اس طرح بیداری میں جس ثواب کی امید اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہوں، سونے کی حالت کے ثواب کا بھی اس کی بارگاہ سے متوقع ہوں۔

۱۴۷۳ ـ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا فَقَالَ وَمَا هِيَ قَالَ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ مَا الْبِتْعُ؟ قَالَ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. رَوَاهُ جَرِيرٌ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.

۱۴۷۳ ـ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یمن بھیجا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مشروبات کا حکم پوچھا جو یمن میں بنائے جاتے تھے، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا ہیں؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ "البتع" اور "المزر"، (سعید بن ابی بردہ نے بیان کیا کہ) میں نے ابوبردہ (اپنے والد) سے پوچھا، البتع کیا چیز ہے؟ انھوں نے بتایا کہ شہد سے تیار کی ہوئی شراب۔ اور المزر، جَو سے تیار کی ہوئی شراب! آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔ اس کی روایت جریر اور عبدالواحد نے شیبانی کے واسطہ سے کی اور انھوں نے ابوبردہ کے واسطہ سے۔

۱۴۷۴ ـ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِي وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

۱۴۷۴ ـ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دادا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ آسانی پیدا کرنا، دشواریوں میں نہ ڈالنا، لوگوں کو خوش اور راضی رکھنے کی کوشش کرنا، رنجیدہ اور ملول نہ بنانا، اور تم دونوں آپس میں موافقت رکھنا۔ اس پر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! ہمارے ملک میں جَو سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جس کا نام "المزر" ہے۔ اور شہد سے ایک شراب تیار ہوتی ہے جو "البتع" کہلاتی ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ آور (چیز) حرام ہے۔ پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ قرآن کس طرح پڑھتے ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ کھڑے ہو کر بھی، بیٹھ کر بھی اور اپنی سواری پر بھی!۔ اور میں تھوڑے تھوڑے وقفے کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن میرا معمول یہ ہے کہ (ابتداء شب میں) میں سو جاتا ہوں اور پھر بیدار ہو جاتا ہوں، اسی طرح میں اپنی نیند پر بھی ثواب کے لیے متوقع ہوں جس طرح بیدار ہو کر (عبادت کرنے پر) ثواب کی مجھے توقع ہے۔ اور انھوں نے ایک خیمہ نصب کروالیا، اور ایک دوسرے سے ملاقات برابر ہوتی رہتی۔ ایک مرتبہ معاذ رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے آئے، دیکھا کہ ایک شخص بندھا ہوا ہے، پوچھا، یہ کیا قصہ ہے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ایک یہودی ہے، پہلے خود اسلام لایا اور اب پھر مرتد ہو گیا ہے

عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ -

۱۴۷۵ - حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَرْضِ قَوْمِيْ فَجِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيْخٌ بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِكَ قَالَ فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتّٰى مَشَطَتْ لِيْ امْرَأَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ بَنِيْ قَيْسٍ - وَمَكُثْنَا بِذٰلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ ؕ

۱۴۷۶ - حَدَّثَنِيْ حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهٗ إِلَى الْيَمَنِ - إِنَّكَ سَتَأْتِيْ قَوْمًا مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلٰى أَنْ يَّشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ

معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے قتل کیے بغیر نہ رہوں گا۔ اس روایت کی متابعت عقدی اور وہب نے شعبہ کے واسطہ سے کی ان سے سعید نے ان سے ان کے والد نے ان کے دادا کے واسطے سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اس کی روایت جریر بن عبدالحمید نے شیبانی کے واسطہ سے کی انھوں نے ابوبردہ کے واسطہ سے۔

۱۴۷۵ - مجھ سے عباس بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی ان سے ایوب بن عائذ نے ان سے قیس بن مسلم نے بیان کیا، انھوں نے طارق بن شہاب سے سنا آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قوم کے وطن (یمن) میں بھیجا پھر میں آیا تو حضور اکرمؐ (مکہ کی) وادی ابطح میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے، آں حضورؐ نے دریافت فرمایا، عبداللہ بن قیس! تم نے حج کا احرام باندھ لیا؟ میں نے عرض کی جی ہاں، یا رسول اللہ! آں حضورؐ نے دریافت فرمایا (کلمات احرام) کس طرح کہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ یوں کلمات ادا کئے ہیں "اے اللہ میں حاضر ہوں، اور جس طرح آں حضورؐ نے احرام باندھا ہے میں نے اسی طرح باندھا ہے۔ دریافت فرمایا، تم اپنے ساتھ قربانی کا جانور بھی لائے ہو؟ میں نے کہا کہ کوئی جانور تو میں اپنے ساتھ نہیں لایا، فرمایا، پھر تم پہلے بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کر لو، ان افعال کی ادائیگی کے بعد حلال ہو جانا۔ میں نے اسی طرح کیا اور بنو قیس کی ایک خاتون نے میرے سر میں کنگھا کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک ہم اسی طرح عمل کرتے رہے۔

۱۴۷۶ - مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں زکریا بن اسحاق نے، انھیں یحییٰ بن عبداللہ صیفی نے انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا ابومعبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن (عامل بنا کر) بھیجتے وقت انھیں یہ ہدایت کی تھی کہ تم ایک ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب میں سے ہیں، اس لیے جب تم ان کے یہاں پہنچو تو انھیں اس کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اگر اس میں وہ تمھاری مان لیں تو پھر انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ ان پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں، جب یہ بھی مان لیں تو انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ بھی فرض کیا ہے، جو ان کے مالدار افراد سے لیا جائے گا اور انھیں کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب یہ بھی مان جائیں تو پھر (صدقہ وصول کرتے وقت) ان کا سب سے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی آہ سے ہر وقت ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ابوعبداللہ نے کہا

الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ طَوَّعَتْ طَاعَتْ ۔ وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ طِعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ ۔

طوعت، طاعت اور اطاعت ایک لغت ہے اسی سے طِعْتُ، طُعْتُ اور اَطَعْتُ مشتق ہے۔

۱۴۷۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيْمَ زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَرَأَ مُعَاذٌ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ وَاتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيْمَ ۔

۱۴۷۷ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے، ان سے عمرو بن میمون نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب وہ یمن پہنچے اور یمن والوں کو صبح کی نماز پڑھائی اور نماز میں آیت "واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا" کی قرأت کی تو ان میں سے ایک صاحب (نماز ہی میں) بولے کہ ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی ہوگی[۵۱]۔ معاذ نے شعبہ کے واسطے سے اپنی روایت میں اضافہ کیا، ان سے حبیب نے، ان سے سعید نے، ان سے عمرو نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ وہاں انھوں نے صبح کی نماز میں سورۂ نساء پڑھی، جب اس آیت پر پہنچے "واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا"، تو ایک صاحب نے جو ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے کہا کہ ابراہیمؑ کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی ہوگی۔

باب ۵۲۹ بَعْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَّخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۔

۵۲۹ - حجۃ الوداع سے پہلے علی بن ابی طالب اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجنا

۱۴۷۸ - حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ مَكَانَهُ فَقَالَ مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يُّعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُقْبِلْ فَكُنْتُ فِيْمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ فَغَنِمْتُ أَوَاقٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ ۔

۱۴۷۸ - مجھ سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن بھیجا، بیان کیا کہ پھر اس کے بعد ان کی جگہ علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور آں حضورؐ نے انھیں ہدایت کی کہ خالد کے ساتھیوں سے کہو کہ جو ان میں سے تمہارے ساتھ یمن رہنا چاہے وہ رہ سکتا ہے اور جو وہاں سے واپس آنا چاہے اسے بھی اختیار ہے، میں ان لوگوں میں سے تھا جو ان کے ساتھ یمن رہ گئے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ مجھے غنیمت میں بہت سے اوقیے ملے تھے۔

۱۴۷۹ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ عَنْ

۱۴۷۹ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن سوید بن منجوف نے حدیث بیان کی، ان سے

۵۱ یعنی ابھی یمن کے لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ نماز میں بات کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس لیے انھوں نے نماز پڑھتے ہی میں جب ابراہیم علیہ السلام کا وصف قرآن مجید سے سنا تو بول پڑے۔ آنکھ کے ٹھنڈی ہونے سے مراد مسرت و سرور ہے۔

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِخَالِدٍ أَلَا تَرَى إِلَى هٰذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۔

عبداللہ بن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد (بریدہ بن حصیب) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ علی رضی اللہ عنہ کو (یمن) بھیجا تاکہ غنیمت کے خمس (پانچواں حصہ) کو اپنی تحویل میں لے لیں۔ مجھے علی رضی اللہ عنہ سے بہت بُعد تھا اور میں نے انھیں غسل کرتے دیکھا تھا۔[1] میں نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ان صاحب کو نہیں دیکھتے (اشارہ علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) پھر جب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ سے بھی اس کا ذکر کیا۔ آں حضور نے دریافت فرمایا، بریدہ! کیا تمھیں علی کی طرف سے کبیدگی ہے؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں۔ فرمایا، اس کی طرف سے کبیدگی نہ رکھو، کیونکہ خمس (غنیمت کے پانچویں حصے) میں اس کا اس سے بھی زیادہ حق ہے۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ شُبْرُمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۱۴۸۰۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن ابی نعم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ یمن سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیری کے پتوں سے دباغت دیئے ہوئے چمڑے کے ایک تھیلے میں سونے کے چند ڈلے بھیجے، ان سے (کان کی) مٹی ابھی ابھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چار افراد میں تقسیم کر دیا، عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے علقمہ تھے یا عامر بن طفیل۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اس پر کہا کہ ان لوگوں سے زیادہ ہم اس مال کے مستحق تھے۔ بیان کیا کہ جب آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم مجھ پر اطمینان نہیں کرتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا امین بنایا ہے اور اس کی وحی میرے پاس صبح و شام آتی ہے۔ بیان کیا کہ پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار اٹھے ہوئے تھے، پیشانی بھی ابھری ہوئی تھی، گھنی ڈاڑھی اور سر منڈا ہوا، تہبند اٹھائے ہوئے تھا، کھڑا ہوا، اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریئے۔ آں حضور نے فرمایا افسوس، کیا میں اس روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں۔ بیان کیا کہ پھر وہ شخص چلا گیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں کیوں نہ اس شخص کی گردن مار دوں؟ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، ممکن ہے،

[1] یعنی یہ شبہ ہوا تھا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ناجائز طریقہ پر خمس میں سے ایک باندی لی ہے اور اس سے ہم بستر ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے غسل کیا ہے۔

أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي، فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ. قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، وَأَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ.

۱۴۸۱ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ. زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهِ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ، قَالَ: وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا.

۱۴۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ حَدَّثَنَا بَكْرٌ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، فَقَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا

نماز پڑھتا ہو۔ اس پر خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جو زبان سے اسلام وایمان کا کلمہ کہتے ہیں اور ان کے دل میں نہیں ہوتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں ہوا ہے کہ لوگوں کے دلوں کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم ہوا ہے کہ ان کے پیٹ چاک کروں۔ پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا تو وہ چہرہ دوسری طرف کئے ہوئے تھا، آں حضور ؐ نے فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو کتاب اللہ کی تلاوت بڑی خوش الحانی کے ساتھ کرے گی، لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ لوگ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا، اگر میں ان کے دور میں ہوا تو ان کا اس طرح استیصال کروں گا جیسا قوم ثمود کا استیصال ہو گیا تھا۔

۱۴۸۱ - ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے کہ عطاء نے بیان کیا اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے (جب وہ یمن سے مکہ آئے) فرمایا تھا کہ وہ اپنے احرام پر باقی رہیں۔ محمد بن ابی بکر نے ابن جریج کے واسطے سے اضافہ کیا ہے کہ ان سے عطاء نے بیان کیا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، علی رضی اللہ عنہ اپنی ولایت (یمن) سے آئے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے؟ عرض کی کہ جس طرح احرام آں حضور ؐ نے باندھا ہو! فرمایا کہ پھر قربانی کا جانور بھیج دو اور جس طرح احرام باندھا ہے اسی کے مطابق عمل کرو۔ بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قربانی کا جانور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔

۱۴۸۲ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی، ان سے حمید طویل نے، ان سے بکر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا کہ انس رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا تھا۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ؐ نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہم نے بھی آپ ؐ کے ساتھ حج ہی کا احرام باندھا تھا۔ پھر جب ہم مکہ آئے تو آں حضور ؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ھدی نہ ہو وہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لے (اور عمرہ کے بعد حج کرے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ھدی (قربانی کا جانور) تھا۔ پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یمن سے حج کا احرام باندھ کر آئے آں حضور ؐ نے ان سے دریافت فرمایا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَامْكُثْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا ۔

باب ۵۳۰ غَزْوَةُ ذِي الْخَلَصَةِ

۱۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ بَيْتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَنَفَرْتُ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَاكِبًا فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ ۔

۱۴۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ

کہ کس طرح احرام باندھا ہے؟ ہمارے ساتھ تمہاری اہل (فاطمہ رضی اللہ عنہا) بھی ہیں۔ انھوں نے عرض کی کہ میں نے اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا آنحضور نے باندھا ہو، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اپنے احرام پر قائم رہو۔ کیونکہ ہمارے ساتھ ھدی ہے ۔

۵۳۰۔ غزوۂ ذوالخلصہ

۱۴۸۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں ایک بتکدہ تھا اور اس کے بت کا نام ذوالخلصہ تھا، اسے کعبہ یمامیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ذوالخلصہ (کے وجود کی اذیت سے) مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے؟ چنانچہ میں نے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ کوچ کیا، پھر ہم نے اس بت کدہ کو مسمار کر دیا اور اس میں ہم نے جس کو پایا قتل کر دیا۔ پھر میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے ہمارے اور قبیلہ احمس کے لیے دعا کی۔

۱۴۸۴۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخلصہ سے کیوں نہیں نجات دلاتے!۔ یہ (بت) قبیلہ خثعم کے ایک بتکدہ کا تھا، اسے کعبہ یمانیہ بھی کہتے تھے۔ چنانچہ میں ڈیڑھ سو قبیلۂ احمس کے سواروں کو ساتھ لے کر روانہ ہوا۔ یہ سب شہسوار تھے میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا چنانچہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر مارا، میں نے آپ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا۔ پھر آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سوار بنا دیجئے اور اسے ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت یافتہ بنا دیجئے۔ پھر وہ اس بتکدہ کی طرف روانہ ہوئے اور اسے منہدم کر کے آگ لگا دی۔ پھر آنحضور کی خدمت میں اطلاع بھیجی۔ جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے آ کر عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے نہیں چلا جب تک وہ خارش زدہ اونٹ کی طرح (سیاہ اور ویران) نہیں ہو گیا۔ بیان کیا کہ پھر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ احمس کے سواروں اور پیادوں

مرات ؛

۱۴۸۵- حدثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ. قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ قَالَ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ. قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ، قَالَ فَبَرَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ ؛

باب ۵۳۱ - غَزْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

وَهِيَ غَزْوَةُ لَخْمٍ وَجُذَامَ قَالَهُ إِسْمَاعِيلُ

کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

۱۴۸۵- ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو اسامہ نے خبر دی، انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے، انھیں قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذو الخلصہ سے مجھے کیوں نہیں نجات دلاتے! میں نے عرض کی کہ میں حکم کی تعمیل کروں گا، چنانچہ قبیلۂ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو ساتھ لے کر میں روانہ ہوا۔ یہ سب اچھے سوار تھے، لیکن میں سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا۔ میں نے اس کے متعلق آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے میرے سینے پر مارا جس کا نشان میں نے اپنے سینہ پر دیکھا، اور آں حضور نے دعا کی، اے اللہ! اسے اچھا سوار بنا دے اور اسے ہدایت کرنے والا اور خود ہدایت پایا ہوا بنا دے۔ بیان کیا کہ پھر اس کے بعد میں کبھی کسی گھوڑے سے نہیں گرا۔ بیان کیا کہ ذو الخلصہ ایک بتکدہ (کا بیت) تھا یمن میں قبیلۂ خثعم اور بجیلہ کا۔ اس میں بت تھے جن کی عبادت کی جاتی تھی، اور اسے کعبہ بھی کہتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر جریر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور اسے آگ لگا دی اور منہدم کر دیا۔ بیان کیا کہ جب جریر رضی اللہ عنہ یمن پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا جو (مشرکین کے طریقے کے مطابق) تیروں سے فال نکالا کرتا تھا۔ اس سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد یہاں آ گئے ہیں، اگر انھوں نے تمھیں پا لیا تو تمہاری گردن مار دیں گے۔ بیان کیا کہ ابھی وہ (تیروں سے) فال نکال ہی رہا تھا کہ جریر رضی اللہ عنہ وہ پہنچ گئے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ ابھی اسے توڑ کر کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لو، ورنہ میں تمہاری گردن مار دوں گا۔ بیان کیا کہ اس شخص نے تیر وغیرہ توڑ ڈالے اور کلمہ ایمان کا اقرار کر لیا۔ اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ احمس کے ایک صحابی، ابو ارطاۃؓ نامی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، آپ کو خوشخبری سنانے کے لیے جب وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی، یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں آپ کی خدمت میں اس وقت تک نہیں چلا جب تک اس بتکدہ کو خارش زدہ اونٹ کی طرح نہیں کر دیا۔ بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ احمس کے سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

۵۳۱ - غزوۂ ذات السلاسل

یہ وہ غزوہ ہے جو قبائل لخم و جذام کے ساتھ پیش آیا تھا۔ ابن اسحاق نے

بْنُ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عُرْوَةَ هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ وَبَنِي الْقَيْنِ

۱۴۸۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ. قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ، قَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ.

باب ۵۳۲ ذَهَابِ جَرِيرٍ إِلَى الْيَمَنِ

۱۴۸۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ بِالْبَحْرِ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلَاعٍ وَذَا عَمْرٍو فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو وَلَئِنْ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ وَأَقْبَلَا مَعِي حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ فَقَالَا أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو يَا جَرِيرُ إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا أَنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا

یزید کے واسطہ سے اور انہوں نے عروہ کے واسطہ سے کہ ذات السلاسل قبائل بلی، عذرہ اور بنی القین کو کہتے ہیں۔

۱۴۸۶ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں خالد بن عبداللہ نے خبر دی، انہیں خالد حذاء نے، انہیں ابوعثمان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو غزوۂ ذات السلاسل کے لیے بھیجا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (غزوہ سے واپس آکر) میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے پوچھا کہ آپ کو سب سے زیادہ عزیز کون شخص ہے؟ فرمایا کہ عائشہ رض۔ میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے والد۔ میں نے پوچھا۔ اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر رض۔ اس طرح آپ نے کئی اصحاب رض کے نام لیے اور میں خاموش ہو گیا کہ کہیں مجھے سب سے بعد میں نہ آپ کر دیں۔

۵۳۲ - جریر رضی اللہ عنہ کی یمن کو روانگی

۱۴۸۷ - مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ عبسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (یمن سے واپسی میں مدینہ آنے کے لیے) میں بحری راستے سے سفر کر رہا تھا۔ اس وقت یمن کے دو افراد، ذوکلاع اور ذوعمرو سے میری ملاقات ہوئی۔ میں ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرنے لگا۔ اس پر ذوعمرو نے کہا کہ اگر تمہارے صاحب (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) وہی ہیں جن کا تم ذکر کر رہے ہو تو ان کی وفات کو بھی تین سال گذر چکے۔ یہ دونوں میرے ساتھ ہی (مدینہ) چل رہے تھے۔ راستے میں ہمیں مدینہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار دکھائی دیئے۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے ہیں اور لوگ اب بھی خدا ترس اور صالح ہیں۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے صاحب (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہنا کہ ہم آئے تھے (لیکن آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سن کر واپس جا رہے ہیں) اور ان شاء اللہ پھر مدینہ آئیں گے۔ دونوں یمن واپس چلے گئے۔ پھر میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی باتوں کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ پھر انہیں اپنے ساتھ لائے کیوں نہیں؟ بہت دنوں بعد ذوعمرو نے ایک مرتبہ مجھ سے کہا کہ جریر! تمہارا مجھ پر احسان ہے اور تمہیں میں ایک بات بتاؤں گا کہ تم اہل عرب اس وقت تک خیر و بھلائی کے ساتھ رہو گے جب تک تمہارا طرز عمل یہ ہوگا کہ جب تمہارا کوئی امیر وفات پا جائے تو تم (باہمی صلاح و مشورہ سے) اپنا کوئی دوسرا امیر منتخب کر لیا

يَغْضَبُوْنَ غَضَبَ الْمُلُوْكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوْكِ۔

کرو گے لیکن جب (امارت کے لیے) تلوار تک بات پہنچ جائے گی تو تمہارے امیر بادشاہ بن جائیں گے، بادشاہوں کی طرح غصہ ہوا کریں گے اور انھیں کی طرح راضی اور خوش ہوا کریں گے۔

باب ۵۳۳ غَزْوَةُ سِيْفِ الْبَحْرِ وَهُمْ يَتَلَقَّوْنَ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَأَمِيْرُهُمْ أَبُوْ عُبَيْدَةَ رض

۵۳۳ - غزوۂ سیف البحر

یہ دستہ قریش کے قافلہ تجارت کی گھات میں تھا۔ امیر ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۴۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يَقُوْتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلٌ قَلِيْلٌ حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيْبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ مَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا۔

۱۴۸۸ - ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن کیسان نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل سمندر کی طرف ایک مہم بھیجی اور امیر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ اس میں تین سو[۳۰۰] افراد شریک تھے۔ ہم روانہ ہوئے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ زاد راہ ختم ہو گیا۔ جو کچھ بچ رہا تھا وہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا گیا تو دو تھیلے کھجوروں کے جمع ہو گئے۔ اب ہمیں روزانہ تھوڑا تھوڑا اسی میں سے کھانے کو ملتا تھا۔ آخر جب یہ بھی ختم کے قریب پہنچ گیا تو ہمارے حصے میں صرف ایک ایک کھجور آتی تھی۔ میں نے عرض کی کہ ایک کھجور سے کیا ہوتا رہا ہو گا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں اس کی قدر صحیح معنوں میں اس وقت ہوئی جب کھجور بالکل ہی ختم ہو گئی تھی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ اتفاق سے سمندر سے ہمیں ایک مچھلی ملی جو پہاڑی جیسی تھی۔ اس مچھلی کو سارا لشکر اٹھارہ دن تک کھاتا رہا بعد میں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کی پسلی کی دو ہڈیاں کھڑی کی گئیں اور ایک سواری کجاوہ سمیت اس کے نیچے سے گذاری گئی وہ سواری نیچے سے گذر گئی اور ہڈیوں کو چھوا تک نہیں۔

۱۴۸۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِيْ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَمِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيْرُنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ

۱۴۸۹ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے عمرو بن دینار کے حوالے سے جو یاد کیا ہے وہ یہ ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو[۳۰۰] سواروں کے ساتھ بھیجا اور ہمارا امیر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا، تاکہ ہم قریش کے قافلہ تجارت کی گھات میں رہیں۔ ساحل سمندر پر ہم پندرہ دن تک پڑاؤ ڈالے رہے۔ ہمیں اس سفر میں بڑی سخت بھوک اور فاقے کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہم نے ببول کے پتے (خبط) کھا کر وقت گذارا، اسی لیے اس مہم کا نام "جیش الخبط"

فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَّادَّهَنَّا مِنْ وَّدَكِهٖ حَتّٰى ثَابَتْ اِلَيْنَا اَجْسَامُنَا فَاَخَذَ اَبُوْعُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَعَمَدَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ مَّعَهٗ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ وَاَخَذَ رَجُلًا وَّبَعِيْرًا فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ جَابِرٌ وَّكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ. ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ. ثُمَّ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا اَبُوْصَالِحٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِاَبِيْهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيْتُ؛

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْعُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَّيِّتًا لَّمْ نَرَ مِثْلَهٗ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْعُبَيْدَةَ عَظْمًا مِّنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهٗ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ كُلُوْا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَاَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَاَكَلَهٗ؛

باب ۵۲۴ حَجُّ اَبِيْ بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِيْ سَنَةِ تِسْعٍ

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُوالرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا

بھی پڑ گیا پھر اتفاق سے سمندر نے ہمارے لیے ایک مچھلی ساحل پر پھینک دی، اس مچھلی کا نام عنبر تھا ہم نے اس مچھلی کو پندرہ دن تک کھایا اور اس کی چربی کو تیل کے طور پر اپنے جسموں پر ملا۔ اس سے ہمارے بدن کی طاقت وقوت پھر لوٹ آئی بعد میں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی نکال کر کھڑی کردائی اور جو لشکر میں سب سے لمبے صحابی تھے انھیں اس کے نیچے سے گزارا سفیان نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ اس کی ایک پسلی نکال کر کھڑی کر دی اور ایک شخص کو سواری پر (سوار کر کے) اس کے نیچے سے گزارا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لشکر کے ایک صاحب نے پہلے تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ ذبح کیے اور جب تیسری مرتبہ تین اونٹ ذبح کیے تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے انھیں روک دیا (کیونکہ اگر سب اونٹ ذبح کر دیئے جاتے تو سفر میں دشواری پیش آتی) اور عمر بیان کرتے تھے، انھیں ابوصالح نے خبر دی کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے (واپس آکر) اپنے والد سے کہا کہ میں بھی لشکر میں تھا جب بھوک و فاقہ تک نوبت پہنچی تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو۔ بیان کیا کہ میں نے ذبح کر دیا کہا کہ پھر بھوکے ہوئے تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو، میں نے ذبح کیا۔ بیان کیا کہ پھر بھوکے ہوئے تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو، میں نے ذبح کیا، پھر بھوکے ہوئے تو کہا کہ اونٹ ذبح کرو۔ بیان کیا کہ اس مرتبہ مجھے (امیر لشکر کی طرف سے) ممانعت ہو گئی۔

۱۴۹۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں عمرو نے خبر دی اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم "جیش الخبط" میں شریک تھے، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے۔ پھر ہمیں شدید فاقہ اور بھوک سے گزرنا پڑا، آخر سمندر نے ایک ایسی مردہ مچھلی باہر پھینکی کہ ہم نے ویسی مچھلی نہیں دیکھی تھی۔ اسے عنبر کہتے تھے۔ وہ مچھلی ہم نے پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی کھڑی کروا دی اور سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔ (ابن جریج نے بیان کیا کہ) پھر مجھے ابوالزبیر نے خبر دی تھی اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس مچھلی کو کھاؤ۔ پھر جب ہم مدینہ واپس آئے تو ہم نے اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ روزی کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے بھیجی ہے، اگر تمھارے پاس اس میں سے کچھ بچی ہو تو مجھے بھی کھلاؤ، چنانچہ ایک صاحب نے لا کر آپؐ کی خدمت میں پیش کیا اور آپؐ نے تناول فرمایا۔

۵۲۴۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لوگوں کے ساتھ ۹ھ میں حج

۱۴۹۱۔ ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث

عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ -

۱۴۹۲ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ وَاٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ -

باب ۵۳۵ وَفْدُ بَنِيْ تَمِيْمٍ

۱۴۹۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ صَخْرَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰى نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَرُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ فَجَاءَ نَفَرٌ مِّنَ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ -

باب ۵۳۶ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ غَزْوَةُ عُيَيْنَةَ

بْنِ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ بَنِي الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَاَغَارَ وَاَصَابَ مِنْهُمْ نَاسًا وَّسَبٰى مِنْهُمْ نِسَاءً -

۱۴۹۴ - حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلٰثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا امیر بنا کر بھیجا تھا اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے چند صحابہؓ کے ساتھ قربانی کے دن (منیٰ میں) یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک (بیت اللہ کا) حج نہیں کر سکے گا۔ اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کر سکے گا۔

۱۴۹۲ - مجھ سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری سورۃ جس کا اکثر حصہ ایک ساتھ نازل ہوا وہ سورۂ براءت ہے اور آخری سورۃ جس کا آخری حصہ نازل ہوا وہ سورۂ نساء کی یہ آیت ہے "یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ"۔

۵۳۵ - بنی تمیم کا وفد

۱۴۹۳ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصخرہ نے، ان سے صفوان بن محرز مازنی نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو تمیم کے چند افراد (کا ایک وفد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ان سے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگے کہ بشارت تو آپؐ ہمیں دے چکے، کچھ اور دیجئے بھی۔ ان کے اس جواب پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر ناگواری کا اثر دیکھا گیا پھر یمن کے چند افراد (پر مشتمل ایک وفد) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ بنو تمیم نے بشارت نہیں قبول کی، تم قبول کر لو، انھوں نے عرض کی، بسر و چشم، یا رسول اللہؐ!

۵۳۶ - ابن اسحاق نے بیان کیا کہ غزوۂ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر رضی اللہ عنہ، آپؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی تمیم کی شاخ بنو العنبر کی طرف بھیجا تھا۔ آپؓ نے ان پر حملہ کیا، ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں کو قید کیا

۱۴۹۴ - مجھ سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ بن قعقاع نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس وقت سے ہمیشہ بنو تمیم سے محبت رکھتا ہوں، جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان کے تین اوصاف کے متعلق میں نے سنا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فِيهِمْ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ وَكَانَتْ فِيهِمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِي ؛

۱۴۹۵ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ ۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي ۔ قَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا حَتَّى انْقَضَتْ ؛

باب ۵۳۷ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ

۱۴۹۶ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِنَّ لِي جَرَّةً يُنْتَبَذُ لِي نَبِيذٌ فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا فِي جَرٍّ إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ فَأَطَلْتُ الْجُلُوسَ خَشِيتُ أَنْ أَفْتَضِحَ ، فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ حَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِنَ

آں حضورؐ نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ بنو تمیم دجال کے حق میں میری امت کے سب سے زیادہ سخت افراد ثابت ہوں گے، اور بنو تمیم کی ایک قیدی خاتون عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔ اور ان کے یہاں سے صدقہ وصول ہو کر آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک قوم کا۔ یا (یہ فرمایا کہ) یہ میری قوم کا صدقہ ہے۔

۱۴۹۵ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیکہ نے اور انھیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بنو تمیم کے چند سوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ ہمارا کوئی امیر منتخب کر دیجئے! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ قعقاع بن معبد بن زرارہ کو ان کا امیر منتخب کر دیجئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بلکہ آپ اقرع بن حابس کو امیر منتخب فرما دیجئے۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا (عمر رضی اللہ عنہ سے) کہ تمھارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھیک ہے، میرا مقصد صرف تمھاری رائے سے اختلاف کرنا ہی ہے۔ دونوں حضرات میں بات بڑھ گئی اور آواز بلند ہو گئی۔ اسی واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ " یا ایھا الذین آمنوا لا تقدموا"، آخر آیت تک۔

۵۳۷ - وفد عبد القیس

۱۴۹۶ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابو عامر عقدی نے خبر دی، ان سے قرہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جمرہ نے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لیے نبیذ تیار کی جاتی ہے، میں وہ میٹھی نبیذ انگور سے پیتا ہوں۔ (اس میں معمولی سا نشہ بھی پیدا ہو جاتا ہے) چنانچہ اگر میں اسے زیادہ پی لوں۔ پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھوں اور دیر تک بیٹھا رہوں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں رسوائی نہ اٹھانی پڑ جائے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آں حضورؐ نے فرمایا، خوش آمدید اس قوم کے لیے جو رسوائی اور ندامت اٹھائے بغیر آئی ہے۔ انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہمارے اور آپؐ کے (مدینہ کے) درمیان میں مشرکین مضر کے قبائل پڑتے ہیں۔ اس لیے ہم آپؐ کی خدمت میں صرف باحرمت مہینوں میں ہی حاضر

الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوا بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. الْإِيمَانِ بِاللَّهِ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّا

ہو سکتے ہیں، آپ ہمیں وہ احکام و ہدایات دے دیں کہ اگر ہم ان پر عمل کرتے رہیں تو جنت میں داخل ہوں، اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آ سکے ہیں، انھیں بھی وہ ہدایات پہنچا دیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ میں تمھیں حکم دیتا ہوں، اللہ پر ایمان لانے کا، تمھیں معلوم ہے، اللہ پر ایمان لانا کسے کہتے ہیں؟ اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے کا، زکات دینے، رمضان کے روزے رکھنے اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ (بیت المال کو) ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور میں تمھیں چار چیزوں سے روکتا ہوں، یعنی دباء، نقیر، حنتم اور مزفت (نبیذ بنانے کے برتن) سے جس میں نبیذ بنائی جاتی ہے۔

۱۴۹۷ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جمرہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ جب قبیلہ عبد القیس کا وفد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم لوگ قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر کے قبائل پڑتے ہیں، ہم آں حضور کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں: اس لیے آپ چند ایسی چیزوں کا حکم دیجیے کہ ہم بھی ان پر عمل کریں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آ سکے ہیں انھیں بھی اس کی دعوت دیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں، (میں تمھیں حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، پھر آپ نے (اپنی انگلی سے) ایک کا اشارہ کیا، اور نماز قائم کرنے کا، زکات دینے کا اور اس کا کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ (بیت المال کو) ادا کرتے رہنا۔ اور میں تمھیں دباء، نقیر، مزفت اور حنتم کے استعمال سے روکتا ہوں۔

۱۴۹۸ ۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی۔ اور بکر بن مضر نے بیان کیا، ان سے عمرو بن حارث نے، ان سے بکیر نے اور ان سے کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ نے بیان کی کہ ابن عباس، عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ام المومنین سے ہمارا سب کا سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق ان سے پوچھنا اور یہ کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ انھیں پڑھتی ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پڑھنے سے روکا تھا۔ ابن

أخبرنا أنك تصليهما وقد بلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عنهما قال ابن عباس وكنت أضرب مع عمر الناس عنهما. قال كريب فدخلت عليها وبلغتها ما أرسلوني فقالت سل أم سلمة فأخبرتهم فردوني إلى أم سلمة بمثل ما أرسلوني إلى عائشة فقالت أم سلمة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما وإنه صلى العصر ثم دخل علي وعندي نسوة من بني حرام من الأنصار فصلاهما فأرسلت إليه الخادم فقلت قومي إلى جنبه فقولي تقول أم سلمة يا رسول الله ألم أسمعك تنهى عن هاتين الركعتين فأراك تصليهما فإن أشار بيده فاستأخري، ففعلت الجارية فأشار بيده فاستأخرت عنه فلما انصرف قال يا بنت أبي أمية سألت عن الركعتين بعد العصر إنه أتاني أناس من عبد القيس بالإسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين اللتين بعد الظهر فهما هاتان.

١٤٩٩ - حدثني عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا أبو عامر عبد الملك حدثنا إبراهيم هو ابن طهمان عن أبي جمرة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال أول جمعة جمعت بعد جمعة جمعت في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجد عبد القيس بجواثى يعني

باب ٥٣٨ وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن أثال

١٥٠٠ - حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث قال حدثني سعيد بن أبي سعيد أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم خيلا قبل نجد فجاءت برجل من بني حنيفة يقال

عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا (ان کے دور خلافت میں) کریب نے بیان کیا کہ پھر میں ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات کا پیغام پہنچایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس کے متعلق ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔ میں نے ان حضرات کو اس کی اطلاع دی تو انھوں نے مجھے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا، وہ باتیں پوچھنے کے لیے جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے پچھوائی تھیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتوں سے منع کرتے تھے، لیکن ایک مرتبہ آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر میرے یہاں تشریف لائے، میرے پاس اس وقت انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ یہ دیکھ کر میں نے خادمہ کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اسے ہدایت کر دی کہ آں حضور کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور عرض کرنا کہ ام سلمہ نے پوچھا ہے، یا رسول اللہ! میں نے تو آپ سے ہی سنا تھا اور آپ نے عصر کے بعد ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع کیا تھا لیکن آج میں خود آپ کو دو رکعت پڑھتے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کریں تو پھر پیچھے ہٹ جانا۔ خادمہ نے میری ہدایت کے مطابق کیا اور آں حضور نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا اے بنت ابی امیہ! عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق تم نے سوال کیا ہے، وجہ یہ ہوئی تھی کہ قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ میرے یہاں اپنی قوم کا اسلام لے کر آئے تھے اور ان کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں میں نہیں پڑھ سکا تھا۔ یہ انھیں رکعتوں کی قضا ہے۔

۱۴۹۹ - مجھ سے عبد اللہ بن محمد الجعفی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عامر عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، یہ طہمان کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ابو جمرہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے پہلا جمعہ جواثی کی مسجد عبد القیس میں منعقد ہوا۔ جواثی، بحرین کی ایک بستی ہے۔

۵۳۸ - وفد بنو حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا واقعہ

۱۵۰۰ - ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف کچھ سوار بھیجے۔ وہ قبیلہ بنو حنیفہ کے (سرداروں میں سے) ایک شخص، ثمامہ بن

لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ، وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ، وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ صَبَوْتَ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ

اثال نامی کو پکڑ لائے اور مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا، ثمامہ! اب کیا خیال ہے؟ انھوں نے کہا، محمد! میرے پاس خیر ہے، (اس کے باوجود) اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جو قتل کا مستحق ہے اور اگر آپ مجھ پر احسان کریں گے تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو (احسان کرنے والے کا) شکر ادا کیا کرتا ہے، لیکن اگر آپ کو مال مطلوب ہے، تو جتنا چاہیں مجھ سے طلب کر سکتے ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے آئے دوسرے دن آپ نے پھر فرمایا، اب کیا خیال ہے ثمامہ! انھوں نے کہا، وہی جو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ نے احسان کیا تو ایک ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر ادا کیا کرتا ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر چلے آئے، تیسرے دن پھر آپ نے ان سے فرمایا، اب کیا خیال ہے، ثمامہ! انھوں نے کہا کہ وہی جو میں آپ سے پہلے کہہ چکا ہوں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ (رسی کھول دی گئی) تو وہ مسجد نبوی سے قریب ایک باغ میں گئے اور غسل کر کے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے اور پڑھا: "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ"، (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)۔ اے محمد! خدا گواہ ہے، روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے مبغوض مجھے نہیں تھا لیکن آج آپ کے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ خدا گواہ ہے، کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجھے مبغوض نہیں تھا لیکن آج آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور عزیز ہے، خدا گواہ ہے، کوئی شہر آپ کے شہر سے مجھے زیادہ مبغوض نہیں تھا لیکن آج آپ کا شہر میرا سب سے زیادہ محبوب شہر ہے آپ کے سواروں نے جب مجھے پکڑا تو میں عمرہ کا ارادہ کر چکا تھا۔ اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے کہا بے دین ہو گئے ہو! انھوں نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور خدا کی قسم اب تمہارے یہاں یمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آ سکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دے دیں۔ رضی اللہ عنہ،

۱۵۰۱ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے، انھیں نافع بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ.

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ.

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا

عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسیلمہ کذاب آیا، اس دعوے کے ساتھ کہ اگر محمد مجھے اپنے بعد (اپنا نائب و خلیفہ) بنا دیں تو میں ان کی اتباع کر لوں۔ اس کے ساتھ اس کی قوم (بنو حنیفہ) کا بہت بڑا لشکر تھا۔ آں حضورؐ اس کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی، جہاں مسیلمہ اپنی فوج کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا، آپ وہیں جا کر ٹھہر گئے، اور آپ نے اس سے فرمایا اگر تم مجھ سے یہ ٹہنی مانگو گے تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا، اور تم اللہ کے اس فیصلے سے آگے نہیں بڑھ سکتے جو تمہارے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے، تم نے اگر میری اطاعت سے روگردانی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں ہلاک کر دے گا، میرا تو خیال ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے، اب تمہاری باتوں کا جواب ثابت دیں گے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق پوچھا کہ "میرا تو خیال ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے"، تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے، مجھے انہیں دیکھ کر بڑا رنج ہوا، پھر خواب ہی میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں انہیں پھونک دوں، چنانچہ میں نے انہیں پھونکا تو وہ اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو میرے بعد نکلیں گے ایک اسود عنسی تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب۔

۱۵۰۲۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خواب میں میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے، یہ مجھ پر بڑا شاق گذرا۔ اس کے بعد مجھے وحی کی گئی کہ میں انہیں پھونک دوں۔ میں نے پھونکا تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جن کے درمیان میں میں ہوں، یعنی صاحب صنعاء (اسود عنسی) اور صاحب یمامہ (مسیلمہ کذاب)

۱۵۰۳۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مہدی بن میمون سے سنا، کہا کہ میں نے ابو رجاء عطاردی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم پتھر کی پوجا کرتے تھے اور اگر کوئی پتھر ہمیں اس سے اچھا مل جاتا (جس کی ہم

هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔

باب ۵۳۹ قِصَّةُ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي

پوجا کر رہے ہوتے ا تو اسے پھینک دیتے اور اس دوسرے کی پوجا شروع کر دیتے۔ اگر ہمیں پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ڈھیر جمع کر لیتے اور بکری لا کر اس پہ دوہتے اور اس کے گرد چکر لگاتے۔ پھر رجب کا مہینہ آجاتا تو ہم کہتے کہ یہ مہینہ نیزوں کو دور رکھنے کا ہے، چنانچہ ہمارے پاس لوہے سے بنے ہوئے جتنے بھی نیزے یا تیر ہوتے ہم رجب کے مہینے میں انھیں اپنے سے دور رکھتے اور انھیں کسی طرف پھینک دیتے۔ اور میں نے ابو رجاء سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں ابھی کم عمر تھا اور اپنے گھر کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔ پھر جب ہم نے آپ کی (قریش پر چڑھائی اور فتح مکہ کی خبر) سنی تو آگ میں جا کر ہم نے پناہ لے لی، یعنی مسیلمہ کذاب کے یہاں

۵۳۹۔ اسود عنسی کا واقعہ

۱۵۰۴۔ ہم سے سعید بن محمد جرمی نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن عبیدہ ابن نشیط نے، دوسرے موقع پر (ابن عبیدہ) کے نام کی تصریح ہے یعنی عبداللہ۔ اور ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہے کہ جب مسیلمہ کذاب مدینہ آیا تو بنت حارث کے گھر اس نے قیام کیا، کیونکہ بنت حارث بن کریز اس کی بیوی تھی۔ یہی عبداللہ بن عامر کی (اولاد) کی بھی ماں ہے۔ پھر حضور اکرمؐ اس کے یہاں تشریف لائے (تبلیغ کے لیے) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے، ثابت رضی اللہ عنہ وہی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب کے نام سے مشہور تھے۔ حضور اکرمؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آں حضورؐ اس کے پاس آ کر ٹھہر گئے اور اس سے گفتگو کی، مسیلمہ نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ ہمارے اور نبوت کے درمیان حائل نہ ہوں اور اپنے بعد ہمیں اسے سونپ دیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مجھ سے یہ چھڑی مانگو گے تو میں تمھیں یہ بھی نہیں دے سکتا، میرا خیال تو یہ ہے کہ تم وہی ہو جو مجھے خواب میں دکھائے گئے تھے۔ یہ ثابت بن قیس ہیں اور میری طرف سے تمہاری باتوں کا جواب یہی دیں گے۔ پھر آں حضورؐ واپس تشریف لائے۔ عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے متعلق پوچھا جس کا ذکر آپ نے کیا تھا تو انھوں نے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا، مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھوں پہ سونے کے دو کنگن

ذُكِرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزُ بِالْيَمَنِ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ

دکھ دیئے گئے ہیں میں اس سے بہت گھبرایا اور ان کنگنوں سے مجھے تشویش ہوئی، پھر مجھے حکم ہوا اور میں نے انھیں پھونک دیا تو یہ دونوں کنگن اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو خروج کرنے والے ہیں، عبیداللہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اسود عنسی تھا جسے فیروز نے یمن میں قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا۔

باب ۵۴۰ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ

۵۴۰ - اہل نجران کا واقعہ

۱۵۰۵ - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَا تَفْعَلْ فَوَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

۱۵۰۵ - مجھ سے عباس بن حسین نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے صلہ بن زفر نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نجران کے دو سردار عاقب اور سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کرنے کے لیے آئے تھے لیکن ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ خدا کی قسم، اگر یہ نبی ہوئے اور پھر بھی ہم نے ان سے مباہلہ کیا تو نہ ہم پنپ سکتے ہیں اور نہ ہمارے بعد ہماری نسلیں۔ پھر ان دونوں نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جو کچھ آپ کا مطالبہ ہے، ہم اسے پورا کرنے کے لیے تیار ہیں، آپ ہمارے ساتھ کوئی امانتدار شخص بھیج دیجئے جو بھی آدمی آپ ہمارے ساتھ بھیجیں اسے امانتدار ضرور ہونا چاہیئے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو امانت دار ہوگا اور پورا پورا امانتدار ہوگا۔ صحابہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے منتظر تھے۔ آں حضور نے فرمایا۔ ابوعبیدہ بن الجراح! اٹھو۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

۱۵۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ

۱۵۰۶ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابواسحاق سے سنا، انھوں نے صلہ بن زفر سے اور ان سے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اہل نجران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی امانت دار آدمی بھیجیئے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھارے ساتھ ایسا آدمی بھیجوں گا جو ہر حیثیت سے امانت دار ہوگا۔ صحابہ منتظر تھے، آخر آں حضور نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۱۵۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ

۱۵۰۷ - ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر امت میں امین (امانت دار) ہوتے ہیں اور اس امت

الأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ .

بَاب ۵۴۱ قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

۱۵۰۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ .

بَاب ۵۴۲ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ

۱۵۰۹ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى

کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔

۵۴۱ - عمان و بحرین کا واقعہ

۱۵۰۸ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ ابن المنکدر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا، اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمھیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا، لیکن بحرین سے جس وقت مال آیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی تھی، اس لیے وہ مال ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ نے اعلان کرا دیا کہ اگر کسی کا حضور اکرم ﷺ پر قرض یا کسی سے حضور اکرم ﷺ کا کوئی وعدہ ہو تو وہ میرے پاس آئے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان کے یہاں گیا اور انھیں بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تمھیں اتنا اتنا تین مرتبہ دوں گا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے اس کے متعلق کہا لیکن انھوں نے اس مرتبہ بھی مجھے نہیں دیا۔ میں پھر ان کے یہاں گیا، لیکن اس مرتبہ بھی انھوں نے ٹال دیا۔ میں تیسری مرتبہ گیا۔ اس مرتبہ بھی انھوں نے ٹال دیا۔ اس لیے میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کے یہاں ایک مرتبہ آیا، آپ نے نہیں دیا، پھر آیا اور آپ نے نہیں دیا، پھر تیسری مرتبہ آیا ہوں اور آپ اس مرتبہ بھی ٹال رہے ہیں، اگر آپ کو مجھے دینا ہے تو دے دیجئے، یا پھر میرے معاملے میں بخل سے کام لیجئے۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم نے کہا ہے کہ میرے معاملہ میں بخل کر لو، بھلا بخل سے بڑھ کر اور کیا بیماری ہو سکتی ہے۔ تین مرتبہ انھوں نے یہ جملہ دہرایا، اور کہا میں نے تمھیں جب بھی ٹالا تو میرا ارادہ یہی تھا کہ تمھیں بہر حال دینا ہے۔ اور عمرو سے روایت ہے، ان سے محمد بن علی نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں حاضر ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے گن لو، میں نے گنا تو پانچسو تھا، فرمایا کہ دو مرتبہ اتنا ہی اور لے لو۔

۵۴۲ - قبیلۂ اشعر اور اہل یمن کی آمد

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ اشعری مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔

۱۵۰۹ - مجھ سے عبداللہ بن محمد اور اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحیٰی بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری

رضی اللہ عنہ قال قدمت أنا وأخي من اليمن فمكثنا حينا ما نرى ابن مسعود وأمه إلا من أهل البيت من كثرة دخولهم ولزومهم له۔

۱۵۱۰ - حدثنا أبو نعيم حدثنا عبد السلام عن أيوب عن أبي قلابة عن زهدم قال لما قدم أبو موسى أكرم هذا الحي من جرم وإنا لجلوس عنده وهو يتغدى دجاجا وفي القوم رجل جالس فدعاه إلى الغداء فقال إني رأيته يأكل شيئا فقذرته فقال هلم فإني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يأكله فقال إني حلفت لا آكله فقال هلم أخبرك عن يمينك إنا أتينا النبي صلى الله عليه وسلم نفر من الأشعريين فاستحملناه فأبى أن يحملنا فاستحملناه فحلف أن لا يحملنا ثم لم يلبث النبي صلى الله عليه وسلم أن أتي بنهب إبل فأمر لنا بخمس ذود فلما قبضناها قلنا تغفلنا النبي صلى الله عليه وسلم يمينه لا نفلح بعدها أبدا فأتيته فقلت يا رسول الله إنك حلفت أن لا تحملنا وقد حملتنا قال أجل ولكن لا أحلف على يمين فأرى غيرها خيرا منها إلا أتيت الذي هو خير منها۔

۱۵۱۱ - حدثني عمرو بن علي حدثنا أبو عاصم حدثنا سفيان حدثنا أبو صخرة جامع بن شداد حدثنا صفوان بن محرز المازني حدثنا

رضی اللہ عنہ نے کہ میں اور میرے بھائی یمن سے آئے تو ہم (ابتداء میں) بہت دنوں تک یہ سمجھتے رہے کہ ابن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما اہل بیت سے ہیں، کیونکہ یہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بکثرت آیا جایا کرتے تھے اور ہر وقت آں حضورؐ کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

۱۵۱۰ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالسلام نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابوقلابہ نے اور ان سے زہدم نے بیان کیا کہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ (کوفہ کے امیر بن کر، عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) آئے تو اس قبیلہ جرم کا انھوں نے بہت اعزاز کیا۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مرغ کا گوشت کھا رہے تھے حاضرین میں ایک اور صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے انھیں کھانے پر بلایا تو ان صاحب نے کہا کہ جب سے میں نے مرغیوں کو کچھ (گندی) چیزیں کھاتے دیکھا ہے اسی وقت سے مجھے اس کے گوشت سے گھن آنے لگی ہے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آؤ بھی، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ ان صاحب نے کہا لیکن میں نے اس کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا، تم آؤ تو جاؤ، میں تمھیں تمھاری قسم کے بارے میں بھی بتاؤں گا۔ ہم قبیلہ اشعر کے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے سواری کے لیے جانور مانگے (غزوۂ تبوک کے لیے)۔ آں حضورؐ نے ہمیں جانور مہیا کرنے سے معذوری ظاہر کی، ہم نے پھر آپؐ سے مانگا تو آپؐ نے اس مرتبہ قسم کھالی کہ میں تم لوگوں کو کوئی سواری نہیں دوں گا لیکن ابھی کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ غنیمت میں کچھ اونٹ آئے اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس میں سے پانچ اونٹوں کے دیئے جانے کا حکم عنایت فرمایا جب ہم نے انھیں لے لیا تو پھر ہم نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے آں حضورؐ اپنی قسم بھول گئے ہیں، ایسی صورت میں تو ہمیں کبھی کامیابی و فلاح حاصل نہیں ہو سکتی، چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہؐ! پہلے آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں آپ سواری کے جانور نہیں دیں گے اور پھر آپؐ نے عنایت فرمائے ہیں۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ٹھیک ہے لیکن جب بھی میں کوئی قسم کھاتا ہوں اور پھر اس کے سوا دوسری صورت مجھے اس سے بہتر نظر آتی ہے تو میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔

۱۵۱۱ - مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابوصخرہ جامع بن شداد نے حدیث بیان کی، ان سے صفوان بن محرز زمانی نے حدیث بیان کی، ان سے

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ بنو تمیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو۔ انھوں نے کہا کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو کچھ عنایت بھی فرمائیے۔ اس پر آں حضور کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر یمن کے کچھ لوگ آئے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ بنو تمیم نے بشارت قبول نہیں کی، تم قبول کرلو۔ انھوں نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی یا رسول اللہ!

۱۵۱۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْيَمَنِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔

۱۵۱۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی، ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان تو ادھر ہے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا۔ اور بے رحمی اور سخت دلی اونٹ کی دم کے پیچھے پیچھے رہنے والوں میں ہے جدھر سے شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں (یعنی مشرق) قبیلہ ربیعہ اور مضر میں۔

۱۵۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۱۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہاں اہل یمن آگئے ہیں، یہ لوگ رقیق القلب، نرم دل ہوتے ہیں، ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے اور فخر وتکبر اونٹ والوں میں ہوتا ہے اور سکینت و وقار بکری والوں میں ہوتا ہے اور غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، انھوں نے ذکوان سے سنا، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۵۱۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا هٰهُنَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

۱۵۱۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ثور ابن زید نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایمان یمن کا ہے اور فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کے سینگ نکلتے ہیں۔

۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

۱۵۱۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہاں اہل یمن آگئے ہیں، نرم دل، رقیق القلب۔ سمجھ یمن کی ہے اور حکمت یمن کی ہے۔

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ

۱۵۱۶۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے

فَجَآءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَآءِ الشَّبَابُ اَنْ يَّقْرَأُ كَمَا تَقْرَأُ قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ شِئْتَ اَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ اَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ اَخُوْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ اَتَامُرُ عَلْقَمَةَ اَنْ يَّقْرَأُ وَلَيْسَ بِاَقْرَئِنَا قَالَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأْتُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ قَدْ اَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا اَقْرَأُ شَيْئًا اِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ اَنْ يُّلْقٰى قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں خباب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا، ابوعبدالرحمٰن! کیا یہ نوجوان اسی طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں جیسے آپ پڑھتے ہیں؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں کسی سے تلاوت کے لیے کہوں۔ انھوں نے فرمایا کہ ضرور! اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، علقمہ! تم پڑھو، زید بن حدیر زیاد بن حدیر کے بھائی بولے آپ علقمہ سے تلاوت قرآن کے لیے فرماتے ہیں، حالانکہ وہ ہم سب سے اچھے قاری نہیں ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو میں تمھیں وہ حدیث سنا دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری قوم اور اس کی قوم کے بارے میں فرمائی تھی۔ آخر میں نے سورۂ مریم کی پچاس آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا رائے ہے؟ خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بہت خوب پڑھا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آیت بھی میں جس طرح پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتا ہے۔ پھر آپ خباب رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے، ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی، آپ نے فرمایا، کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی پھینک دی جائے۔ خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آج کے بعد آپ یہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں نہیں دیکھیں گے۔ چنانچہ آپ نے انگوٹھی اتار دی۔ اس کی روایت غندر نے شعبہ کے واسطہ سے کی ہے۔

بَابٌ ۵۴۳ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ

۵۴۳ ۔ قبیلہ دوس اور طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ۔

۱۵۱۷۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قبیلہ دوس تو تباہ ہوا۔ نافرمانی اور انکار کیا (اللہ کے حکم سے) آپ اللہ سے ان کے لیے بد دعا کیجیے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انھیں یہاں پہنچا دے۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيْقِ ؎

يَا لَيْلَةً مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى اَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

۱۵۱۸۔ مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہونے کے لیے چلا تو راستے میں، میں نے یہ شعر پڑھا (ترجمہ) اے رات! تو نے اپنی درازی اور مشقت کے باوجود، مجھے علاقہ کفر سے نجات تو دی۔

وَاَبَقَ غُلَامٌ لِّي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَبَيْنَا اَنَا عِنْدَهُ اِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ لِوَجْهِ اللهِ فَاَعْتَقْتُهُ۔

اور میرا غلام بھاگ گیا تھا۔ پھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے بیعت کی۔ ابھی آپ کے پاس میں بیٹھا ہی ہوا تھا کہ غلام دکھائی دیا۔ حضور اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا، ابوہریرہ! یہ ہے تمہارا غلام! میں نے کہا، وہ لوجہ اللہ ہے، میں نے اسے آزاد کر دیا۔

بَاب ۵۴۴ قِصَّةِ وَفْدِ طَيٍّ وَحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

۵۴۴۔ قبیلہ طے کے وفد اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوعَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ فَقُلْتُ اَمَا تَعْرِفُنِي يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ بَلَى اَسْلَمْتَ اِذْ كَفَرُوا وَاَقْبَلْتَ اِذْ اَدْبَرُوا وَوَفَيْتَ اِذْ غَدَرُوا وَعَرَفْتَ اِذْ اَنْكَرُوا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا اُبَالِي اِذًا۔

۱۵۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حریث نے اور ان سے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (ان کے دورِ خلافت میں) ایک وفد کی صورت میں آئے۔ آپ ایک ایک شخص کو نام لے لے کر بلاتے جاتے تھے۔ میں نے آپ سے کہا، کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں ہیں؟ یا امیر المؤمنین! فرمایا، تمھیں بھی نہیں پہچانوں گا، تم اس وقت اسلام لائے تھے جب یہ سب کفر پر قائم تھے، تم نے اس وقت توجہ کی جب یہ سب اعراض کر رہے تھے، اس وقت وفا کی، جب یہ سب غدر کر رہے تھے اور اس وقت پہچانا جب ان سب نے انکار کیا تھا۔ عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر اب مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

الحمد للہ تفہیم البخاری کا سترھواں پارہ مکمل ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اٹھارھواں پارہ ۱۸

باب ۵۴۵ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ؛

۱۵۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَأْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَأَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا ؛

۱۵۲۱ - حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ

۵۴۵ - حجۃ الوداع ؛

۱۵۲۰ - ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی ہو اسے چاہیئے کہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے اور جب تک دونوں کے افعال ادا نہ کرلے احرام سے نہ نکلے۔ پھر میں آپ کے ساتھ جب مکہ آئی تو میں حائضہ ہوگئی۔ اس لیے نہ بیت اللہ کا طواف کرسکی اور نہ صفا و مروہ کی سعی۔ میں نے اس کی شکایت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا کہ سر کھول لو اور کنگھا کرلو۔ اس کے بعد حج کا احرام باندھو اور عمرہ چھوڑ دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج ادا کرچکے تو آنحضورؐ نے مجھے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم سے (عمرہ کرنے کے لیے) بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرہ کی قضا ہے (جو تم نے چھوڑ دیا تھا) بیان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کے بعد حلال ہوگئے۔ پھر منیٰ سے واپسی کے بعد انھوں نے دوسرا طواف (حج کا) کیا لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا، انھوں نے ایک ہی طواف کیا ؛

۱۵۲۱ - مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عطا نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمرہ کرنے والا صرف بیت اللہ کے طواف سے حلال ہوسکتا ہے (ابن جریج نے کہا) میں نے عطاء سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کیا فرمایا؟ انھوں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ ؛

بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد " ثم محلها الى البيت العتيق " سے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی وجہ سے جو آپ نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں احرام کھول دینے کے لیے دیا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ حکم تو وقوف عرفہ کے بعد کے لیے ہے۔ انھوں نے بیان کیا، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہ اسے وقوف عرفہ سے پہلے اور بعد دونوں کے لیے سمجھتے تھے ؛

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِي بَيَانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ؛

۱۵۲۲۔ مجھ سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے قیس نے بیان کیا، انھوں نے طارق سے سنا اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ وادیٔ بطحاء میں قیام کیے ہوئے تھے۔ حضور اکرم نے دریافت فرمایا تم نے حج کا احرام باندھ لیا؟ میں نے عرض کی کہ جی ہاں! دریافت فرمایا احرام کس طرح باندھا ہے؟ عرض کی (اس طرح) لبیک با ہلال کا ہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی میں بھی اسی طرح احرام باندھتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہو) آنحضور نے فرمایا پہلے (عمرہ کے لیے) بیت اللہ کا طواف کر دو۔ پھر صفا اور مروہ کی سعی اور حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کر کے قبیلہ قیس کی ایک خاتون کے یہاں آیا اور انھوں نے میرے سر سے جوئیں نکالیں ؛

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي ؛

۱۵۲۳۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، انھیں انس بن عیاض نے خبر دی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں خبر دی کہ حضور اکرم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ازواج کو حکم دیا کہ (عمرہ کے افعال ادا کرنے کے بعد) حلال ہو جائیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی (یا رسول اللہ!) پھر آپ کیوں نہیں حلال ہوتے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بالوں کو جما لیا ہے اور اپنی ہدی کو قلادہ پہنا دیا ہے اس لیے میں جب تک ہدی کی قربانی نہ کر دوں حلال نہیں ہو سکتا ؛

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۵۲۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شعیب نے حدیث بیان کی۔ ان سے زہری نے (دوسری سند) اور امام بخاری علیہ الرحمۃ نے کہا، اور مجھ سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سلیمان بن یسار نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ پوچھا۔ فضل بن عباس

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ؛

رضی اللہ عنہ حضور اکرم ہی کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا جو فریضہ اس کے بندوں پر ہے (یعنی حج اور اس کے افعال) میرے والد کے لیے بھی ضروری ہو چکا ہے۔ لیکن بڑھاپے کی وجہ سے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ سواری پر بھی سیدھے نہیں بیٹھ سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں!۔

۱۵۲۵ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ ابْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ اُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتّٰى اَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَجَاءَهٗ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ اَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُوْلَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهٗ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلّٰى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يَسْتَقْبِلُكَ حِيْنَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ ؛

۱۵۲۵۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سریج بن نعمان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کی سواری پر پیچھے اسامہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ آخر آپ نے بیت اللہ کے پاس اپنی سواری بٹھادی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اب کنجی لاؤ۔ وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا۔ آنحضور اندر داخل ہوئے تو آپ کے ساتھ اسامہ، بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر گئے۔ پھر دروازہ اندر سے بند کر لیا اور دیر تک اندر ہی رہے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگے۔ میں سب سے آگے بڑھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ آگے کے ان دو ستونوں کے درمیان آپ نے نماز ادا کی تھی۔ بیت اللہ میں چھ ستون تھے دو قطاروں میں اور آنحضور نے آگے کی قطار کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ بیت اللہ کا دروازہ آپ کی پشت پر تھا۔ اور چہرۂ مبارک اس طرف تھا جدھر دروازے سے اندر جاتے ہوئے چہرہ کرنا پڑتا ہے۔ آپ کے اور دیوار کے درمیان (تین ہاتھ کا) فاصلہ تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ پوچھنا میں بھول گیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت نماز پڑھی تھی، جس جگہ آپ نے نماز پڑھی تھی وہاں نہایت نفیس اعلیٰ درجے کا سرخ پتھر جڑا ہوا تھا؛

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُمَا اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ

۱۵۲۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان کو شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے، ان سے عروہ بن زبیر اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آنحضور کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع کے موقع پر حائضہ ہو گئی تھیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ۔

ابھی ہمیں ان کی وجہ سے رکنا پڑے گا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ مکہ آنے کے بعد طوافِ زیارت کر چکی ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، کہ پھر چلنا چاہیئے۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَلَا إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۱۵۲۷۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع (وداعی حج) کہا کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باحیات تھے اور ہم نہیں سمجھتے تھے کہ حجۃ الوداع کا مفہوم کیا ہوگا۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد اور اس کی ثنا بیان کی اور مسیح دجال کا ذکر پوری تفصیل کے ساتھ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جتنے بھی انبیاء اللہ نے بھیجے سب نے دجال سے اپنی امت کو ڈرایا ہے، نوح علیہ السلام نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اور دوسرے انبیاء نے بھی جو آپ کے بعد مبعوث ہوئے اور وہ تمھیں (امتِ مسلمہ) میں سے نکلے گا (اور خدائی کا دعویٰ کرے گا) پس اگر کسی وجہ سے تمھیں اس کے متعلق اشتباہ ہو تو یاد رکھنا کہ تم اپنے رب کی ان تین صفات کو پوری طرح جانتے ہو، ایک تو یہ کہ تمھارا رب کانا نہیں ہے۔ اور مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی آنکھ ایسی معلوم ہوگی، جیسے انگور کا دانہ۔ خوب سن لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمھارے باہم خون اور اموال اسی طرح حرام کیے ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مہینے میں ہے۔ ہاں کیا میں نے پہنچا دیا؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ آپ نے پہنچا دیا۔ فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ تین مرتبہ آپؐ نے یہ جملہ دُہرایا۔ افسوس! آپ نے ویحکم فرمایا یا ویلکم (راوی کو شک ہے) ادھر دیکھو میرے بعد کافر بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ۔

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى۔

۱۵۲۸۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوے کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک حج کیا، اس کے حج کے بعد پھر آپ نے کوئی حج نہیں کیا تھا یہ حج حجۃ الوداع تھا۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ دوسرا حج آپ نے (ہجرت سے پہلے) مکہ میں کیا تھا۔

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي

۱۵۲۹۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مدرک نے، ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے

حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيرٍ اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ٭

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اِسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْئَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلَّغُهٗ اَنْ يَكُونَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ يَقُولُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ ٭

موقعہ پر جریر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کر دو۔ پھر فرمایا میرے بعد کافر بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

۱۵۳۰۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے ابن ابی بکرہ نے اور ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ اپنی اصل ہیئت پر آگیا ہے، اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق کی تھی۔ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں، چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں۔ تین مسلسل، ذی قعدہ۔ ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاول اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے (پھر آپ نے دریافت فرمایا) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے، ہم نے سمجھا، شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا یہ شہر کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔ آپ پھر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ رکھیں گے۔ مشہور نام کے علاوہ۔ لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں (یہ مکہ ہی ہے) پھر آپ نے دریافت فرمایا اور یہ دن کونسا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ بہتر علم ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا نام اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے ہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا پس تمھارا خون اور تمھارا مال، محمد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا اور تمھاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن، تمھارے اس شہر اور تمھارے اس مہینے میں اور تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمھارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ ہاں، پس میرے بعد تم گمراہی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگے۔ ہاں اور جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جسے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو یہاں بعض سننے والوں سے زیادہ اس حدیث کو محفوظ رکھ سکتا ہو۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا پھر آنحضور ؐ نے فرمایا تو کیا میں نے پہنچا دیا۔ آپ ؐ نے دو مرتبہ یہ جملہ فرمایا ٭

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

۱۵۳۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری

الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالُوا لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ أَيَّةُ آيَةٍ فَقَالُوا اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ ‎٭

نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن مسلم نے، ان سے طارق بن شہاب نے کہ چند یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہمارے یہاں نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کونسی آیت؟ انھوں نے کہا "الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی" (آج میں نے تم پر اپنے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت پوری کردی) اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ یہ آیت کہاں نازل ہوئی تھی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفہ میں کھڑے تھے ‎٭

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى يَوْمَ النَّحْرِ ‎٭

۱۵۳۲۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے تو کچھ لوگ ہم میں سے عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے، کچھ حج کا۔ اور کچھ عمرہ اور حج دونوں کا۔ حضور اکرم نے بھی حج کا احرام باندھا تھا۔ جو لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے یا جنھوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ یوم نحر میں حلال ہوئے تھے۔

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِّثْلَهُ ‎٭

۱۵۳۳۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی اور انھوں نے اپنی روایت اس تصریح کے ساتھ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع (کے لیے ہم نکلے) ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے مالک نے حدیث بیان کی، اسی طرح ‎٭

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَأَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِالثُّلُثِ قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ

۱۵۳۴۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، آپ سعد کے صاحبزادے ہیں، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ بیماری نے مجھے موت کے منہ میں لا ڈالا تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ مرض اس حد کو پہنچ گیا ہے اور میرے پاس مال ہے، وارث تنہا میری لڑکی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کردوں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی آدھا کردوں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے عرض کی پھر تہائی کردوں۔ آنحضور نے فرمایا کہ تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو صاحب مال چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے

بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ امْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ ؛

بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اگر اس سے اللہ کی رضا جوئی مقصود رہی تو تھیں اس پر اجر ملے گا۔ اس لقمہ پر بھی تھیں اجر ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (بیماری کی وجہ سے) کیا میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ (مدینہ) نہیں جا سکوں گا؟ فرمایا اگر تم نہیں جا سکے تب بھی اگر تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے کوئی عمل کرو تو تمھارا درجہ اور مرتبہ بلند ہو گا اور امید ہے کہ تم ابھی زندہ رہو گے اور تم سے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں (اسلام کے دشمنوں) کو نقصان! اے اللہ! میرے ساتھیوں (صحابہ) کی ہجرت کو کامل فرما دے اور انھیں پیچھے نہ ہٹا لیکن محتاج وضرورت مند تو سعد بن خولہ ہیں (رضی اللہ عنہ) حضور اکرم نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا؛

۱۵۳۵ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ؛

۱۵۳۵ - مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈوایا تھا؛

۱۵۳۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ ؛

۱۵۳۶ - ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، انھیں نافع نے اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ آپ کے بعض اصحاب نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سر منڈایا تھا اور بعض دوسرے صحابہ رضی نے ترشوا لینے پر اکتفا کیا تھا؛

۱۵۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ ؛

۱۵۳۷ - ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں کھڑے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے حجۃ الوداع کے موقعہ پر۔ آپ کا گدھا صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا۔ پھر آپ اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے؛

۱۵۳۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ

۱۵۳۸ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی انھوں نے

سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ؏

کہا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (سفر میں) رفتار کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اس طرح چلتے تھے کہ سواری کا کجاوہ حرکت کرتا رہتا تھا اور جب کشادہ جگہ ملتی تو اس سے تیز چلتے تھے ؏

۱۵۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ؏

۱۵۳۹ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عدی بن ثابت نے، اور ان سے عبداللہ بن یزید خطمی نے اور انھیں ابوایوب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقعہ پر مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی تھیں ؏

بَاب ۵۴۶ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ ؏

۵۴۶ - غزوۂ تبوک، اس کا نام غزوۂ عسرت (تنگی کا غزوہ) بھی ہے ؏

۱۵۴۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ

۱۵۴۰ - مجھ سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے، اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے ساتھیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کہ میں آپ سے ان کے لیے سواری کے جانور کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ جیش عسرت میں شریک ہونا چاہتے تھے، یہی غزوۂ تبوک ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے لیے سواری کے جانوروں کا انتظام کر دیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا خدا گواہ ہے میں انھیں کسی قیمت پر سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ میں جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ غصہ تھے۔ اور میں اسے محسوس نہ کر سکا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے میں بہت غمگین واپس ہوا۔ یہ خوف بھی دامنگیر تھا کہ کہیں آپ میری وجہ سے مکدر نہ ہو گئے ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور انھیں حضور اکرمؐ کے ارشاد کی خبر دی۔ لیکن ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی۔ وہ پکار رہے تھے اے عبداللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انھوں نے کہا کہ حضور اکرم تمھیں بلا رہے ہیں۔ میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دو جوڑے اور یہ دو جوڑے لے لو، اس طرح آپ نے چھ اونٹ عنایت فرمائے ان اونٹوں کو آپ نے اسی وقت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدا تھا اور فرمایا کہ انھیں اپنے ساتھیوں کو دے دو۔ اور انھیں بتا دو کہ اللہ تعالیٰ نے، یا آپ نے فرمایا

مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوْا اَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِيْ اِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا اَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ مُوْسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰى اَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ اِيَّاهُمْ ثُمَّ اِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهٖ اَبُوْ مُوْسٰى ؛

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری سواری کے لیے انھیں دیا ہے، ان پر سوار ہو جاؤ۔ میں ان اونٹوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری سواری کے لیے عنایت فرمائے ہیں لیکن خدا گواہ ہے کہ اب تمھیں ان صحابہ کے پاس چلنا پڑے گا جنھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد (جب میں نے اونٹ آپ سے مانگے تھے) سنا تھا۔ کہیں تم یہ خیال نہ کر بیٹھو کہ میں نے تم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق غلط بات کہہ دی تھی انھوں نے کہا، کہ آپ کی سچائی میں ہمیں قطعی کوئی شبہ نہیں لیکن اگر آپ کا اصرار ہے تو ہم ایسا بھی کرلیں گے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے چند حضرات کو لے کر ان صحابہؓ کے پاس آئے جنھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد سُنا تھا کہ آنحضورؐ نے پہلے تو دینے سے انکار کیا تھا لیکن پھر عنایت فرمایا۔ ان صحابہؓ نے بھی اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کی تھی ؛

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ اَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا ؛

۱۵۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے، ان سے حکم نے، ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے چلے جا رہے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور ابوداؤد نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے، اور انھوں نے مصعب سے سُنا۔

۱۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُّخْبِرُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُسْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْلٰى يَقُوْلُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ اَوْثَقُ اَعْمَالِيْ عِنْدِيْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلٰى فَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقَدْ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ اَيُّهُمَا عَضَّ الْاٰخَرَ فَنَسِيْتُهٗ قَالَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ اِحْدٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ قَالَ عَطَاءٌ

۱۵۴۲۔ ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے خبر دیتے ہوئے کہا کہ مجھے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے خبر دی اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ عسرت میں شریک تھا، بیان کیا کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے تمام اعمال میں اسی پر سب سے زیادہ اعتماد ہے۔ عطاء نے بیان کیا، ان سے صفوان نے بیان کیا کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک مزدور بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ وہ ایک شخص سے لڑ پڑا اور ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے بیان کیا کہ مجھے صفوان نے خبر دی کہ ان دونوں میں سے کس نے اپنے مقابل کا ہاتھ کاٹا تھا۔ یہ مجھے یاد نہیں ہے۔ بہرحال جس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا اس نے

وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَاَنَّهَا فِيْ فِيْ فَحْلٍ يَقْضَمُهَا ؛

اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو کاٹنے والے کا آگے کا ایک دانت بھی ساتھ چلا آیا۔ وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے دانت کے ٹوٹنے پر کوئی مواخذہ نہیں کیا۔ عطاء نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ انھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ پھر کیا وہ تمھارے منہ میں اپنا ہاتھ رہنے دیتا تاکہ تم اسے اونٹ کی طرح چبا جاتے ؛

بَابُ ۵۴۷ حَدِيْثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؛

۵۴۷۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد " وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا"

۱۵۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبٌ لَّمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَّلَقَدْ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِيْ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهٗ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا

۱۵۴۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے، ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے کہ جب کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو لڑکے صاحبزادوں میں سے آپ ہی کعب رضی اللہ عنہ کو راستے میں لے کر چلا کرتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ سے ان کے غزوہ تبوک میں شریک نہ ہو سکنے کا واقعہ سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ غزوۂ تبوک کے سوا اور کسی غزوہ میں ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہ ہوا ہوں۔ البتہ غزوۂ بدر میں بھی میں شریک نہیں ہوا تھا لیکن جو لوگ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے، ان کے متعلق حضور اکرم نے کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہیں کیا تھا۔ کیونکہ آپ اس موقعہ پر قریش کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے (جنگ کا ارادہ نہیں تھا) لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے، کسی سابقہ تیاری کے بغیر آپ کی دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو گئی اور میں لیلۃ عقبہ میں (انصار کے ساتھ) حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ یہ وہی رات ہے جس میں ہم نے (مکہ میں) اسلام کے لیے عہد کیا تھا اور مجھے تو یہ غزوۂ بدر سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اگرچہ بدر کا لوگوں کی زبانوں پر چرچا بہت ہے۔ میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں کبھی اتنا قوی اور اتنا صاحبِ مال نہیں ہوا تھا جتنا اس موقعہ پر۔ جبکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کے غزوے میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔ خدا گواہ ہے کہ اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو اونٹ جمع نہیں ہوئے تھے لیکن اس موقعہ پر میرے پاس دو اونٹ تھے۔ حضور اکرمؐ جب کبھی کسی غزوے کے لیے تشریف

بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللهِ وَغَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ

ے جاتے تو آپ اس کے لیے ذو معنی الفاظ استعمال کیا کرتے تھے (تاکہ معاملہ راز میں رہے) لیکن اس غزوہ کا جب موقع آیا تو گرمی بڑی شدید تھی۔ سفر بھی بہت طویل تھا۔ بیابانی راستہ اور دشمن کی فوج کی کثرتِ تعداد۔ تمام مشکلات سامنے تھیں۔ اس لیے حضور اکرم نے مسلمانوں سے اس غزوہ کے متعلق بہت صراحت کے ساتھ بتا دیا تھا تاکہ اس کے مطابق پوری طرح تیاری کرلیں چنانچہ آپ نے اس سمت کی بھی نشان دہی کردی جدھر سے آپ کا جانے کا ارادہ تھا۔ مسلمان بھی آپ کے ساتھ بہت تھے۔ اتنے کہ کسی رجسٹر میں سب کے ناموں کا اندراج بھی مشکل تھا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کوئی بھی شخص اگر اس غزوے میں شریک نہ ہونا چاہتا تو وہ یہ خیال کرسکتا تھا کہ اس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا (لشکر کی کثرت کی وجہ سے) الا یہ کہ اس کے متعلق وحی نازل ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس غزوے کے لیے تشریف لے جارہے تھے تو پھل پکنے کا زمانہ تھا اور سایہ میں بیٹھ کر لوگ لطف اندوز ہوتے تھے۔ حضور اکرم بھی تیاریوں میں مصروف تھے اور آپ کے ساتھ مسلمان بھی۔ لیکن میں روزانہ یہ سوچا کرتا تھا کہ کل سے میں بھی تیاری کروں گا۔ اور اس طرح ہر روز اسے ٹالتا رہا۔ مجھے اس کا یقین تھا کہ میں تیاری کرلوں گا۔ مجھے ذرائع میسر ہیں۔ یونہی وقت گزرتا رہا۔ اور آخر لوگوں نے اپنی تیاریاں مکمل بھی کرلیں اور حضور اکرم مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ ہوگئے۔ اس وقت تک میں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔ اس موقع پر بھی میں نے اپنے دل کو یہی کہہ کر سمجھا لیا کہ کل یا پرسوں تک تیاری کرلوں گا اور پھر لشکر سے جا ملوں گا کوچ کے بعد دوسرے دن میں نے تیاری کے لیے سوچا لیکن اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ پھر تیسرے دن کے لیے سوچا اور اس دن بھی کوئی تیاری نہیں کی۔ یوں وقت گزرتا گیا اور اسلامی لشکر بہت آگے بڑھ گیا۔ غزوہ میں شرکت میرے لیے بہت دور کی بات ہوگئی اور میں یہی ارادہ کرتا رہا کہ یہاں سے چل کر انھیں پالوں گا۔ کاش میں نے ایسا کرلیا ہوتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہیں تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے بڑا رنج ہوتا کیونکہ یا تو وہ لوگ نظر آتے جن کے چہروں سے نفاق ٹپکتا تھا۔ یا پھر وہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور اور ضعیف قرار دے دیا تھا۔ حضور اکرم نے میرے متعلق کسی سے کچھ نہیں پوچھا تھا لیکن جب آپ تبوک پہنچ گئے تو وہیں ایک مجلس میں آپ نے دریافت فرمایا کہ کعب نے

وَاَقُوْلُ بِمَاذَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا وَّاسْتَعَنْتُ عَلٰى
ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَاْيٍ مِّنْ اَهْلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ
وَعَرَفْتُ اَنِّيْ لَنْ اَخْرُجَ مِنْهُ اَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ
فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَادِمًا وَّكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ
فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَآءَهُ
الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَ
كَانُوْا بِضْعَةً وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَآئِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَجِئْتُهٗ فَلَمَّا سَلَّمْتُ
عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ
اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ
تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلٰى اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ
عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنْ سَاَخْرُجُ مِنْ
سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ وَّلَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا وَّلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ
عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ
حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عَفْوَ اللّٰهِ
لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ وَّاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى
وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى
يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ
فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ اَذْنَبْتَ
ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ اَنْ لَّا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ
الْمُتَخَلِّفُوْنَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ
حَتّٰى اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ

کیا کیا۔ بنو سلمہ کے ایک صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کے کبر و غرور
نے اسے آنے نہیں دیا اس پر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بولے۔ تم نے بُری
بات کہی۔ یا رسول اللہ! خدا گواہ ہے ہمیں ان کے متعلق خیر کے سوا اور
کچھ معلوم نہیں، آنحضور نے کچھ نہیں فرمایا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضور واپس تشریف لا رہے ہیں، تو اب
مجھ پر فکر و تردد سوار ہوا اور میرا ذہن کوئی ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا
جس سے میں کل آنحضور کی ناراضگی سے بچ سکوں، اپنے گھر کے ہر ذی رائے
سے اس کے متعلق میں نے مشورہ لیا۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ آنحضور
مدینہ سے بالکل قریب آ چکے ہیں تو باطل خیالات میرے ذہن سے چھٹ گئے
اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے آپ کو کسی طرح
محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح
کے وقت حضور اکرم تشریف لائے۔ جب آپ کسی سفر سے واپس تشریف
لاتے تو یہ آپ کی عادت تھی کہ پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت
نماز پڑھتے، پھر لوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے۔ دستور کے مطابق جب آپ
فارغ ہو چکے تو آپ کی خدمت میں وہ لوگ آئے جو غزوہ میں شریک نہیں
ہو سکے تھے اور قسم کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے، ایسے لوگوں کی
تعداد تقریباً اسی تھی۔ حضور اکرم نے ان کے ظاہر کو قبول فرما لیا، ان سے
عہد لیا، ان کے لیے مغفرت کی دعا کی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد کیا
اس کے بعد میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام کیا تو آپ مسکرائے۔ آپ کی
مسکراہٹ میں تلخی تھی۔ پھر فرمایا آؤ۔ میں چند قدم چل کر آپ کے سامنے بیٹھ
گیا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم غزوہ میں کیوں شریک نہیں ہوئے
کیا تم نے کوئی سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کی میرے پاس سواری
موجود تھی، خدا گواہ ہے، اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار شخص کے سامنے
آج بیٹھا ہوا ہوتا تو کوئی عذر گھڑ کر اس کی ناراضگی سے بچ سکتا تھا۔
مجھے خوبصورتی اور صفائی کے ساتھ گفتگو کا سلیقہ حاصل ہے لیکن خدا گواہ
ہے مجھے یقین ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان
کر کے آپ کو راضی کر لوں تو بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر
دے گا اس کی بجائے اگر میں آپ سے سچی بات بیان کر دوں تو یقیناً آنحضور
کو میری طرف سے کبیدگی ہوگی لیکن اللہ سے مجھے عفو و درگزر کی پوری امید ہے۔

هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ اَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا
قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا
قَالُوْا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعُمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ
الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا
فِيْهِمَا اُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ وَنَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا
الثَّلٰثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَ
تَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِيْ نَفْسِيَ الْاَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِيْ
اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ
فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ
اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ
الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ
اَحَدٌ وَّاٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ
عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ
هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ الْاِسْلَامِ عَلَيَّ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّيْ
قَرِيْبًا مِّنْهُ فَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِيْ
اَقْبَلَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا
طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى
تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَ
اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ
السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ
تَعْلَمُنِيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ لَهٗ
فَنَشَدْتُّهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُّ لَهٗ فَنَشَدْتُّهٗ فَقَالَ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ
الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا
نَبَطِيٌّ مِّنْ اَنْبَاطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ
يَبِيْعُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ حَتّٰى اِذَا جَاءَنِيْ دَفَعَ
اِلَيَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ فَاِذَا فِيْهِ اَمَّا بَعْدُ

نہیں، خدا گواہ ہے مجھے کوئی عذر نہیں تھا، خدا گواہ ہے، اس وقت سے
پہلے کبھی میں اتنا قوی اور فارغ البال نہیں تھا اور پھر بھی میں آپ کے ساتھ
شریک نہیں ہو سکا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ انھوں نے سچی بات بتا دی ہے۔
اچھا اب جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے بارے میں خود کوئی فیصلہ
کر دے۔ میں اٹھ گیا اور میرے پیچھے بنو سلمہ کے کچھ افراد بھی دوڑے
ہوئے آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ بخدا! ہمیں تمھارے متعلق یہ معلوم نہیں
تھا کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہے اور تم نے بڑی کوتاہی کی کہ حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ویسا ہی کوئی عذر نہیں بیان کیا جیسا دوسرے
نہ شریک ہونے والوں نے بیان کر دیا تھا، تمھارے گناہ کے لیے تمھارے
لیے حضور اکرم کا استغفار ہی کافی ہو جاتا، بخدا! ان لوگوں نے مجھے اس
پر اتنی ملامت کی کہ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر حضور اکرمؐ سے کوئی جھوٹا
عذر کر آؤں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کیا میرے علاوہ کسی اور نے بھی مجھ
جیسا عذر بیان کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ ہاں دو حضرات نے اسی طرح
معذرت کی جس طرح تم نے کی اور انھیں جواب بھی وہی ملا جو تمھیں ملا۔ میں نے
پوچھا کہ ان کے نام کیا ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مرارہ بن ربیع عمری اور
ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہما۔ ان دو ایسے صحابہؓ کا نام انھوں نے لے
دیا تھا جو صالح تھے اور بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے، ان کا طرزِ عمل
میرے لیے نمونہ بن گیا۔ چنانچہ انھوں نے جب ان حضرات کا نام لیا تو میں
اپنے گھر چلا آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بات چیت کرنے کی
ممانعت کر دی۔ بہت سے جو غزوے میں شریک نہیں ہوئے تھے ان میں سے
صرف ہم تین سے۔ لوگ ہم سے الگ تھلگ رہنے لگے اور سب لوگ بدل
گئے، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ساری کائنات بدل گئی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی
واسطہ ہی نہیں ہے۔ پچاس دن تک ہم اسی طرح رہے میرے دو ساتھیوں
(یعنی مرارہ اور ہلال رضی اللہ عنہما) نے تو اپنے گھروں سے نکلنا ہی چھوڑ دیا
بس روتے رہتے تھے لیکن میرے اندر ہمت وجرأت تھی۔ میں باہر نکلتا تھا
مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا تھا اور بازاروں میں گھوما کرتا تھا۔
لیکن مجھ سے بولتا کوئی نہ تھا۔ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
بھی حاضر ہوتا تھا، آپ کو سلام کرتا۔ جب آپؐ نماز کے بعد مجلس میں بیٹھتے
تھے۔ میں اس کی جستجو میں لگا رہتا تھا کہ دیکھوں سلام کے جواب میں حضور اکرمؐ

فانه قد بلغني ان صاحبك قد جفاك ولم يجعلك الله بدار هوان ولا مضيعة فالحق بنا نواسك فقلت لما قرأتها وهذا ايضا من البلاء فتيممت بها التنور فسجرته بها حتى اذا مضت اربعون ليلة من الخمسين اذا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك ان تعتزل امرأتك فقلت اطلقها ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلها ولا تقربها وارسل الى صاحبي مثل ذلك فقلت لامرأتي الحقي باهلك فتكوني عندهم حتى يقضي الله في هذا الامر قال كعب فجاءت امرأة هلال بن امية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان هلال بن امية شيخ ضائع ليس له خادم فهل تكره ان اخدمه قال لا ولكن لا يقربك قالت انه والله ما به حركة الى شيء والله ما زال يبكي منذ كان من امره ما كان الى يومه هذا فقال لي بعض اهلي لو استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في امرأتك كما اذن لامرأة هلال بن امية ان تخدمه فقلت والله لا استأذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يدريني ما يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استأذنته فيها وانا رجل شاب فلبثت بعد ذلك عشر ليال حتى كملت لنا خمسون ليلة من حين نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كلامنا فلما صليت صلوة الفجر صبح خمسين ليلة وانا على ظهر بيت من بيوتنا فبينا انا جالس على الحال التي ذكر الله قد ضاقت علي نفسي وضاقت علي الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفى على جبل سلع باعلى صوته يا كعب بن مالك ابشر قال فخررت ساجدا وعرفت ان قد جاء فرج واذن رسول الله صلى الله عليه

کے مبارک ہونٹ ہلے یا نہیں۔ پھر آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو کنکھیوں سے دیکھتا رہتا۔ جب میں اپنی نماز میں مشغول ہو جاتا ، تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھتے لیکن جونہی میں آپ کی طرف دیکھتا آپ چہرہ پھیر لیتے۔ آخر جب اس طرح لوگوں کی بے رخی بڑھتی ہی گئی تو میں (ایک دن) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ وہ میرے چچا زاد بھائی تھے اور مجھے ان سے بہت تعلق خاطر تھا۔ میں نے انھیں سلام کیا لیکن خدا گواہ ہے انھوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا ابوقتادہ! تمھیں اللہ کا واسطہ، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ اور اور اس کے رسول سے مجھے کتنی محبت ہے؟ انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا خدا کا واسطہ دے کر۔ لیکن اب بھی وہ خاموش تھے۔ پھر میں نے اللہ کا واسطہ دے کر ان سے یہی سوال کیا۔ اس مرتبہ انھوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ اس پر میرے آنسو پھوٹ پڑے۔ میں واپس چلا آیا اور دیوار پر چڑھ کر (نیچے باہر) اتر آیا۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ شام کا ایک کاشتکار جو غلہ فروخت کرنے مدینہ آیا تھا، پوچھ رہا تھا کہ کعب بن مالک کہاں رہتے ہیں۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو وہ میرے پاس آیا اور ملک غسان کا ایک خط مجھے دیا اس خط میں یہ تحریر تھا:۔

"اما بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمھارے صاحب (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) تمھارے ساتھ زیادتی کرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمھیں کوئی ذلیل نہیں پیدا کیا ہے کہ تمھارا حق ضائع کیا جائے۔ تم ہمارے یہاں آجاؤ ہم تمھارے ساتھ بہتر سے بہتر معاملہ کریں گے۔"

جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے کہا کہ یہ ایک اور مصیبت آگئی۔ میں نے اس خط کو تنور میں جلا دیا۔ ان پچاس دنوں میں سے جب چالیس دن گزر چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد میرے پاس آئے اور کہا کہ حضور اکرم نے تمھیں حکم دیا ہے کہ اپنی بیوی کے بھی قریب نہ جاؤ۔ میں نے پوچھا، میں اسے طلاق دے دوں یا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ انھوں نے بتایا کہ نہیں صرف ان سے جدا رہو، ان کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو (جنھوں نے میری طرح معذرت کی تھی) بھی یہی حکم آپ نے بھیجا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اب اپنے میکے چلی جاؤ۔ اور اس وقت تک وہیں رہو

وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ
النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَ
رَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَّسَعٰى سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ فَاَوْفٰى
عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا
جَآءَنِي الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ
فَكَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَآ اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا
يَوْمَئِذٍ وَاَشْعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا
فَوْجًا يُهَنُّوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ
عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ اِلَيَّ
طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّانِيْ
وَاللّٰهِ مَا قَامَ اِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهٗ وَلَآ
اَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ
مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ قُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ
وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ
مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ
اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
اللّٰهَ اِنَّمَا نَجَّانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّآ اُحَدِّثَ
اِلَّا صِدْقًا مَّا بَقِيْتُ فَوَاللّٰهِ مَآ اَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّآ

جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے میں کوئی فیصلہ کرے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ (جن کا مقاطعہ ہوا تھا) کی بیوی حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ!
ہلال بن امیہ بہت ہی بوڑھے اور ناتوان ہیں ان کے پاس کوئی خادم بھی
نہیں ہے کیا اگر میں ان کی خدمت کر دیا کروں تو آپ ناپسند فرمائیں گے؟
آنحضور نے فرمایا کہ صرف ان سے صحبت نہ کرو، انھوں نے عرض کی خدا گواہ
ہے وہ تو کسی چیز کے لیے حرکت بھی نہیں کر سکتے جب سے یہ عتاب ان پر
ہوا ہے وہ دن ہے اور آج کا دن، ان کے آنسو تھمنے کو نہیں آتے میرے
گھر کے بعض افراد نے کہا کہ جس طرح ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو
ان کی خدمت میں رہنے کی اجازت آنحضور نے دے دی ہے آپ بھی اسی
طرح کی اجازت آنحضور سے لے لیجیے۔ میں نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں اس
کے لیے آنحضور سے اجازت نہیں لوں گا۔ میں جوان ہوں معلوم نہیں جب
اجازت لینے جاؤں تو آنحضور کیا فرمائیں۔ اس طرح دس دن اور گزر گئے
اور جب سے آنحضور نے ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت فرمائی تھی اس کے
پچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ
چکا اور اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا اس طرح جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
ذکر کیا ہے۔ میرا دم گھٹا جا رہا تھا اور زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود
میرے لیے تنگ ہوتی جا رہی تھی۔ کہ میں نے ایک پکارنے والی کی آواز سنی
جبل سلع پر چڑھ کر کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا اے کعب بن مالک! تمھیں
بشارت ہو۔ انھوں نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھے
یقین ہو گیا کہ اب کشائش ہو جائے گی۔ فجر کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان کر دیا تھا۔
لوگ میرے یہاں بشارت دینے کے لیے آنے لگے۔ اور میرے دو ساتھیوں کو
بھی جا کر بشارت دی۔ ایک صاحب (زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ) اپنا
گھوڑا دوڑائے آ رہے تھے، ادھر قبیلۂ اسلم کے ایک صحابی نے پہاڑی پر
چڑھ کر (آواز دی) اور آواز گھوڑے سے زیادہ تیز تھی۔ جن صحابی نے
(سلع پہاڑی پر سے) آواز دی تھی جب وہ میرے پاس بشارت دینے آئے
تو اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس بشارت کی خوشی میں میں نے انھیں دے دیے
خدا گواہ کہ اس وقت ان دو کپڑوں کے سوا دینے کے لائق اور میری ملکیت

أَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَإِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ يَّحْفَظَنِيْ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيْتُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى قَوْلِهٖ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ ۔ فَوَاللّٰهِ مَآ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِيْ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّآ أَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلٰى قَوْلِهٖ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ وَّكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلٰثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهٗ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ ۔

میں کوئی چیز نہیں تھی۔ پھر میں نے (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے) دو کپڑے مانگ کر پہنے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جوق در جوق لوگ مجھ سے ملاقات کرتے جاتے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر بشارت دیتے جاتے تھے۔ کہتے تھے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت مبارک ہو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آخر میں مسجد میں داخل ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ چاروں طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کا مجمع تھا۔ طلحہ بن عبید اللہ دوڑ کر میری طرف بڑھے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ خدا گواہ ہے (وہاں موجود) مہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے سوا میرے آنے پر کھڑا نہیں ہوا۔ طلحہ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا۔ چہرہ مبارک خوشی اور مسرت سے دمک اٹھا تھا۔ اس مبارک دن کے لیے تمھیں بشارت ہو۔ جو تمھاری عمر کا سب سے مبارک دن ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بات پر خوش ہوتے تو چہرہ مبارک منور ہو جاتا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔ آپ کی مسرت ہم چہرہ مبارک سے سمجھ جاتے تھے۔ پھر جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض کی یا رسول اللہ! اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا لیکن کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو، یہ زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی پھر میں خیبر کا حصہ اپنے پاس رکھ لوں گا۔ میں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی۔ اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا، سچ کے سوا اور کوئی بات زبان پر نہ لاؤں گا۔ پس خدا گواہ ہے جب سے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کیا۔ میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات و انعامات اس کے مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کیا پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت (ہمارے بارے میں) نازل کی تھی "یقیناً اللہ تعالیٰ نے نبی، مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کی" اس کے ارشاد "وکونوا مع الصادقین" تک۔ خدا گواہ ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لیے ہدایت کے بعد، میری نظر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا ہے کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ اور اس طرح اپنے کو ہلاک نہیں کیا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے۔ نزولِ وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید وعید فرمائی ہے جتنی شدید کسی دوسرے کے لیے نہیں فرمائی ہوگی۔ فرمایا ہے "سیحلفون باللہ لکم اذا انقلبتم" ارشاد "فان اللہ لا یرضیٰ عن القوم الفاسقین" تک۔ کعب

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ ہم تین ان لوگوں کے معاملے سے جُدا رہے جنھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھالی تھی اور آپ نے ان کی بات مان بھی لی تھی۔ ان سے بیعت بھی لی تھی اور ان کے لیے طلبِ مغفرت بھی فرمائی تھی۔ ہمارا معاملہ حضور اکرمؐ نے چھوڑ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے آیت " وعلی الثلثة الذین خلّفوا " میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے ہمارے غزوہ میں شریک نہ ہوسکنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے بلکہ اس کا تذکرہ کیا کہ حضور اکرمؐ نے ہمارے معاملے کو پیچھے ڈال دیا تھا (اور فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا تھا) بخلاف ان لوگوں کے جنھوں نے قسم کھالی تھی اور اپنے عذر بیان کیے تھے کہ آنحضورؐ نے ان کے عذر قبول کر لیے تھے ؛

بابٌ ۵۴۸ نُزُوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ ؛

۵۴۸ ۔ مقامِ حجر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام ؛

۱۵۴۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ ؛

۱۵۴۴ ۔ ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر[1] سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کی آبادیوں سے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا جب گزرنا ہے تو روتے ہوئے ہی گزرو، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو اُن پر آیا تھا پھر آپ نے سرِ مبارک پر چادر ڈال لی اور بڑی تیزی کے ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ اس وادی سے نکل آئے ؛

۱۵۴۵ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاۗءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ ؛

۱۵۴۵ ۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابِ حجر کے متعلق فرمایا، اس معذب قوم کی بستی سے جب تمھیں گزرنا ہی ہے تو تم روتے ہوئے گزرو، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا ؛

۱۵۴۶ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقُمْتُ اَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاۗءَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ؛

۱۵۴۶ ۔ ہم سے یحیٰی بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے، ان سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے نافع بن جبیر نے، ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے تھے پھر (جب آپ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئے تو) آپ کے وضو کے لیے میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ جہاں تک مجھے یقین ہے انھوں نے یہی بیان کیا کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ مبارک دھویا اور جب کہنیوں تک ہاتھ دھونے کا ارادہ کیا

[1] "حجر" حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کی بستی کا نام ہے یہ وہی قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب زلزلہ، شدید دھماکوں اور بجلی کی کڑک وچمک کی صورت میں نازل ہوا تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو یہ مقام راستے میں پڑا تھا۔ حجر شام اور مدینہ کے درمیان ایک بستی تھی ؛

توجبہ کی آستین تنگ نکلی ۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ جبے کے نیچے سے نکال لیا اور انھیں دھویا پھر خفین پر مسح کیا ؛

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ؛

۱۵۴۷۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن یحیی نے حدیث بیان کی، ان سے عباس بن سہل ابن سعد نے اور ان سے ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوۂ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو (مدینہ کی طرف اشارہ کرکے) فرمایا کہ یہ "طابہ" ہے اور یہ اُحد پہاڑی ہے۔ یہ ہم سے محبت رکھتی ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں ؛

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ ؛

۱۵۴۸۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی۔ انھیں حمید طویل نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا مدینہ میں بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جہاں بھی تم چلے اور جس وادی کو بھی تم نے قطع کیا وہ (اپنے دل سے) تمھارے ساتھ ساتھ تھے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! اگرچہ ان کا قیام اس وقت بھی مدینہ میں ہی رہا ہو؟ آنحضورؐ نے فرمایا ہاں! وہ مدینہ میں رہتے ہوئے بھی (اپنے دل سے تمھارے ساتھ تھے) وہ کسی عذر کی وجہ سے رک گئے تھے ؛

بَابُ ۵۴۹ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ ؛

۵۴۹۔ کسریٰ اور قیصر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط ؛

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ فِي كِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ ؛

۱۵۴۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ملکِ فارس) کسریٰ کے پاس اپنا گرامی نامہ عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو دے کر بھیجا۔ اور انھیں حکم دیا کہ یہ مکتوب بحرین کے گورنر کو دیدیں (جو کسریٰ کی طرف سے متعین تھا) کسریٰ نے جب آپ کا مکتوب پڑھا تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ میرا خیال ہے کہ ابن مسیب نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بددعا کی کہ وہ بھی پاش پاش ہو جائیں۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ

۱۵۵۰۔ ہم سے عثمان بن ہیثم نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن نے، ان سے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگِ جمل کے موقعہ پر وہ جملہ میرے کام آ گیا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً ؛

سے سنا تھا، میں ارادہ کر چکا تھا کہ اصحاب جمل (عائشہ رضی اللہ عنہا اور آپ کا لشکر) کے ساتھ شریک ہو کر (علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے) لڑوں۔ آپ نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ اہل فارس نے کسریٰ کی لڑکی کو وارث تخت و تاج بنا دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنا دیا ہو۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ ؛

۱۵۵۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے، جب میں بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے گیا تھا، سفیان نے ایک مرتبہ (مع الغلمان کے بجائے) مع الصبیان بیان کیا۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ؛

۱۵۵۲۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور ان سے سائب رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے یاد ہے جب میں بچوں کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے گیا تھا۔ آپ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔

بَابٌ ۵۵ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ - وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ۔ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ السَّمِّ ؛

۵۵۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور آپ کی وفات۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "آپ کو بھی مرنا ہے اور انھیں بھی مرنا ہے۔ پھر تم سب قیامت کے دن اپنے رب کے حضور میں مباحثہ کرو گے۔" اور یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں فرماتے تھے کہ خیبر میں (زہر آلود) لقمہ جو میں نے اپنے منہ میں رکھ لیا تھا اس کی اذیت آج بھی میں محسوس کرتا ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری شہ رگ اس زہر کی اذیت کی وجہ سے کٹ جائے گی۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا

۱۵۵۳۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں والمرسلات عرفاً کی قرأت کر رہے تھے، اس کے بعد پھر

حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ ۔

آپ نے ہمیں کبھی نماز نہیں پڑھائی ، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کر لی ۔

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ ۔

۱۵۵۴۔ ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے ابو بشر نے ، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ آپ کو (مجالس میں) اپنے قریب بٹھاتے تھے ، اس پر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ اس جیسے تو ہمارے بچے ہیں ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ طرز عمل جس وجہ سے اختیار کیا وہ آپ کو معلوم بھی ہے ؟ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت یعنی " اذا جاء نصر اللہ و الفتح " کے متعلق پوچھا ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے (آیت میں) اسی کی اطلاع دی ہے ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم نے بتایا میں بھی اس آیت کے متعلق جانتا ہوں ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيتُهَا ۔

۱۵۵۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ، ان سے سلیمان احول نے ، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا ۔ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا معلوم بھی ہے جمعرات کے دن کیا ہوا تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں شدت اسی دن ہوئی تھی ۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ لاؤ میں تمھارے لیے ہدایات لکھ دوں ۔ کہ اس کے بعد پھر تم کبھی صحیح راستے کو نہ چھوڑو گے لیکن وہاں اختلاف و نزاع ہو گیا (کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شدت کی حالت میں لکھوانے کی تکلیف دینی چاہیئے یا نہیں ۔ اس پر آپ نے فرمایا) نبی کے سامنے اختلاف و نزاع نہ ہونا چاہیئے ۔ بعض حضرات نے کہا ، کیا بات ہے شاید آپ کا وقت قریب آ گیا ہے ۔ اس کے متعلق خود آنحضورؐ ہی سے پوچھ لیا جائے (کہ آپ کے حکم کی تعمیل کی جائے یا آپ کی تکلیف کے پیش نظر اسے ملتوی کر دیا جائے) یہ جملہ صحابہ نے آپ کے سامنے کئی بار دہرایا ۔ پھر آپؐ نے خود ہی فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو ۔ میں جس احوال و کیفیات میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو تم چاہتے ہو ۔ اس کے بعد آپ کے صحابہ کو تین چیزوں کی وصیت کی ۔ فرمایا کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو ۔ وفود (جو قبائل کے تمھارے پاس آئیں) انھیں اس طرح دیا کرو جس طرح میں دیتا آیا ہوں اور (سلیمان احول نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے) تیسری وصیت کے متعلق سکوت اختیار فرمایا یا انھوں نے یہ کہا کہ میں اسے بھول گیا ہوں ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللّٰهِ

۱۵۵۶۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ، انھیں معمر نے خبر دی ، انھیں زہری نے ، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ ؛

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو گھر میں بہت سے صحابہ موجود تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لاؤ۔ میں تمہارے لیے ایک دستاویز لکھ دوں کہ اس کے بعد پھر تم گمراہ نہ ہو سکو۔ اس پر بعض صحابہ نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کرب بے چینی کے عالم میں ہیں۔ تمہارے پاس قرآن موجود ہے۔ ہمارے لیے تو اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پھر اہل بیت میں اس مسئلہ میں اختلاف و نزاع ہونے لگا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز دے دو کہ اس پر آپ دستاویز لکھوا دیں۔ اور تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکو۔ بعض حضرات نے اس سے مختلف دوسری رائے پر اصرار کیا جب اختلاف و نزاع زیادہ ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں سے جاؤ۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مصیبت سب سے بڑی یہ تھی کہ لوگوں نے اختلاف اور شور کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دستاویز نہیں لکھنے دی۔

۱۵۵۷ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ ؛

۱۵۵۷ ۔ ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مرض الوفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور آہستہ سے کوئی بات ان سے کہی جس پر وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں۔ پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپ کی وفات اسی مرض میں ہو جائے گی۔ میں یہ سن کر رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپ نے مجھ سے جب سرگوشی کی تو یہ فرمایا کہ آپ کے گھر کے افراد میں سب سے پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنسی تھی ؛

۱۵۵۸ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ ... الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ ؛

۱۵۵۸ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں سنتی آئی تھی کہ ہر نبی کو وفات سے پہلے دنیا اور آخرت کے بارے میں اختیار دیا جاتا ہے پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنا آپ اپنے مرض الوفات میں فرما رہے تھے۔ آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی۔ آپ آیت "مع الذین انعم اللہ علیہم الخ" کی تلاوت کر رہے تھے (یعنی ان لوگوں کے ساتھ

جن پر اللہ نے انعام کیا ہے مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کو بھی اختیار دیدیا گیا ہے (اور آپ نے آخرت کی زندگی پسند فرمالی ہے)

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ۔

۱۵۵۹۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفات میں بار بار فرماتے تھے "اللّٰھم الرّفیق الاعلٰی" (اے اللہ! مجھے جماعتِ انبیاء اور صدیقین میں پہنچا دے جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں)

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ ۔

۱۵۶۰۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں زہری نے کہ عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تندرستی اور صحت کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو پہلے جنت میں اس کی قیام گاہ اسے ضرور دکھا دی جاتی ہے۔ پھر اسے دنیا یا آخرت کی زندگی کے منتخب کرنے کا، اختیار دیا جاتا ہے (راوی کو شک تھا کہ لفظ یحیا ہے یا یخیر، دونوں کا مفہوم ایک ہے) پھر جب حضور اکرم ؐ بیمار پڑے اور وقت قریب آ لگا تو سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران پر تھا اور آپ پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ جب افاقہ ہوا تو آپ کی آنکھیں گھر کی چھت کی طرف اٹھ گئیں اور آپ نے فرمایا اللّٰھم الرفیق الاعلٰی۔ میں سمجھ گئی کہ اب حضور اکرم ہمیں (یعنی دنیاوی زندگی کو) پسند نہیں فرمائیں گے، مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ نے صحت کے زمانے میں بیان فرمائی تھی۔

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَاتَ

۱۵۶۱۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے عفان نے حدیث بیان کی۔ ان سے صخر بن جویریہ نے، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (ان کے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک تازہ مسواک استعمال کے لیے تھی۔ حضور اکرم ؐ اس مسواک کی طرف دیکھتے رہے۔ چنانچہ میں نے ان سے مسواک لے لی اور اسے اپنے دانتوں سے چبا کر اچھی طرح جھاڑنے اور صاف کرنے کے بعد آنحضور ؐ کو دے دی۔ آپ نے وہ مسواک استعمال کی جتنے عمدہ طریقہ سے آنحضور ؐ اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ میں نے آپ کو اتنی اچھی مسواک کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مسواک سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی اٹھائی اور فرمایا "فی الرفیق الاعلٰی"، تین مرتبہ اور

بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي ۔

آپ کا انتقال ہوگیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھا۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ۔

۱۵۶۲۔ مجھ سے حبان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو اپنے اوپر معوذتین (سورۂ فلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر دم کر لیتے تھے۔ اور اپنے جسم پر اپنے ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ مرض آپ کو لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں معوذتین پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی۔ اور ہاتھ پر دم کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پھیرا کرتی تھی۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ ۔

۱۵۶۳۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ وفات سے کچھ پہلے آنحضور پشت سے آپ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا کر سنا کہ حضور اکرم کہہ رہے ہیں "اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے۔ مجھ پر رحم کیجیے اور رفیقوں سے مجھے ملا دیجیے۔"

* * *

۱۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذَلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا ۔

۱۵۶۴۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال وزان نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو اپنی رحمت سے دور کر دیا کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی رکھی جاتی لیکن آپ کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں آپ کی قبر کو بھی سجدہ نہ کیا جانے لگے۔

* * *

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي

۱۵۶۵۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو گیا اور آپ کے مرض نے شدت اختیار کر لی تو تمام ازواج مطہرات سے آپ نے میرے گھر میں ایام مرض گزارنے کے لیے

فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ
فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ
آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بِالَّذِي قَالَتْ
عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ
الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ
هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي
أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ
مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ
فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَ
خَطَبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ
أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ
عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ
كَذٰلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا
قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا أَخْبَرَنِي
عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى
كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ
النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ
أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ
بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اجازت مانگی۔ سب نے جب اجازت دیدی تو آپ (میمونہ رضی اللہ عنہا کے
گھر سے) نکلے۔ آپ دو حضرات کا سہارا لیے ہوئے تھے اور آپ کے پاؤں
زمین سے گھسٹ رہے تھے۔ جن دو صحابہ کا آپ سہارا لیے ہوئے تھے ان
میں ایک عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے اور ایک اور صاحب۔
عبید اللہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت
کی خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دی تو آپ نے فرمایا، معلوم ہے وہ
دوسرے صاحب جن کا نام عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا، کون ہیں؟
بیان کیا کہ میں نے عرض کی مجھے تو نہیں معلوم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ علی
رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ
عنہا بیان کرتی تھیں کہ حضور اکرمؐ جب میرے گھر میں آگئے اور تکلیف بہت
بڑھ گئی، تو آپ نے فرمایا کہ سات مشکیزے پانی کے بھر کر لاؤ اور مجھ پر
دھار دو۔ ممکن ہے اس طرح میں لوگوں کو کچھ نصیحت کرنے کے قابل ہو جاؤں
چنانچہ ہم نے آپ کو آپ کی زوجہ مطہرہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک لگن میں
بٹھایا اور انھیں مشکیزوں سے آپ پر پانی دھارنے لگے۔ آخر آنحضورؐ
نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے روکا کہ بس ہو چکا۔ بیان کیا کہ پھر آپ لوگوں
کے مجمع میں گئے اور نماز پڑھائی اور لوگوں کو خطاب کیا اور مجھے عبیداللہ بن
عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما نے بیان کیا کہ شدتِ مرض کے ایام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
چادر کھینچ کر بار بار اپنے چہرے پر ڈالتے تھے پھر جب دم گھٹنے لگتا تو چہرے
سے ہٹا دیتے، آپ اسی شدت کے عالم میں فرماتے تھے، یہود و نصاریٰ اللہ
کی رحمت سے دور ہوئے۔ کیونکہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ
بنا لیا تھا، اس طرح آپ (اپنی امت کو) ان کا عمل اختیار کرنے سے بچتے
رہنے کی تاکید کر رہے تھے۔ مجھے عبیداللہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا۔ میں نے اس معاملہ (یعنی ایام مرض میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام
بنانے کے سلسلے) میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار پوچھا۔ میں بار بار
آپ سے صرف اس لیے پوچھ رہی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص (حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں) آپ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس سے محبت
نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے اس لیے میں چاہتی تھی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم نہ دیں۔
اس کی روایت ابن عمر، ابوموسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی۔

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۵۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان میں (سر رکھے ہوئے) تھے۔ حضور اکرم کی شدت (سکرات) دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لیے بھی نزع کی شدت کو برا نہیں خیال کرتی۔

۱۵۶۷۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ ابْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَحَدَ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا حَسَنٍ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهٖ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلٰثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفّٰى مِنْ وَّجَعِهٖ هٰذَا اِنِّيْ لَاَعْرِفُ وُجُوْهَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْاَلْهُ فِيْمَنْ هٰذَا الْاَمْرُ اِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ فِيْ غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَاَوْصٰى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ اِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَاَلْنَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ بَعْدَهٗ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَسْاَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۵۶۷۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے خبر دی۔ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین صحابہ میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہوئی تھی (غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی) انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے۔ یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ صحابہؓ نے آپ سے پوچھا ابوالحسن! حضور اکرم نے صبح کیسے گزاری؟ انھوں نے بتایا کہ بحمداللہ اب آپ کو افاقہ ہے پھر عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم خدا کی قسم! تین دن کے بعد محکومانہ زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ خدا گواہ ہے مجھے تو ایسے آثار نظر آ رہے ہیں کہ حضور اکرم اس مرض سے افاقہ نہیں پاسکیں گے۔ موت کے وقت بنو عبدالمطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے۔ اب ہمیں حضور اکرم کے پاس چلنا چاہیئے۔ اور آپ سے پوچھنا چاہیئے کہ خلافت ہمارے بعد کسے ملے گی، اگر ہم اس کے مستحق ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر کوئی دوسرا مستحق ہوگا تو وہ بھی معلوم ہو جائے گا اور آنحضورؐ ہمارے متعلق اپنے خلیفہ کو ممکن ہے کچھ وصیتیں کر دیں۔ لیکن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر ہم نے اس وقت آپ سے اس کے متعلق کچھ پوچھا اور آپ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں ہمیشہ کے لیے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز آنحضورؐ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَمَا هُمْ

۱۵۶۸۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے

فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَاَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ لَهُمْ لَمْ یَفْجَأْهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ کَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَیْهِمْ وَهُمْ فِیْ صُفُوْفِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَكُ فَنَكَصَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی عَقِبَیْهِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یَّفْتَتِنُوْا فِیْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَیْهِمْ بِیَدِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَاَرْخَی السِّتْرَ ؛

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ حَدَّثَنَا عِیْسَی ابْنُ یُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو ذَکْوَانَ مَوْلٰی عَائِشَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ کَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ یَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبِیَدِهِ السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ یُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَّعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ وَقُلْتُ اُلَیِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَّعَمْ فَلَیَّنْتُهٗ وَبَیْنَ یَدَیْهِ رَکْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ یَشُكُّ عُمَرُ فِیْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْهِ فِی الْمَاءِ فَیَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ یَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ یَدَهٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُهٗ ؛

بیان کیا کہ پیر کے دن مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے ۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو دیکھ رہے تھے ۔ صحابہ نماز میں صف بستہ کھڑے تھے ۔ حضور اکرم نے دیکھ کر تبسم فرمایا ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں آجائیں آپ نے سمجھا کہ حضور اکرم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں ۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ، قریب تھا کہ مسلمان اس خوشی کی وجہ سے جو حضور اکرم کو دیکھ کر انھیں ہوئی تھی ۔ اپنی نماز کے بارے میں آزمائش میں پڑ جاتے لیکن آنحضور نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ نماز پوری کر لو ۔ پھر آپ حجرہ کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ ڈال لیا ؛

۱۵۶۹۔ مجھ سے محمد بن عبید نے حدیث بیان کی ۔ ان سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی ، ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا انھیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مولیٰ ابوعمرو ذکوان نے ، کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں ۔ اللہ کی بہت سی نعمتوں میں ایک نعمت مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں اور میری باری کے دن ہوئی ۔ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور کی وفات کے وقت میرے اور آنحضور کے تھوک کو ایک ساتھ جمع کیا تھا ، کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ گھر میں آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی ۔ آنحضور مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے ۔ میں نے دیکھا کہ آپ اس مسواک کو دیکھ رہے ہیں ، میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لیے میں نے آپ سے پوچھا یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں ؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا ۔ میں نے وہ مسواک ان سے لے لی ۔ آنحضور اسے چبا نہ سکے ۔ میں نے پوچھا آپ کے لیے میں اسے نرم کر دوں ؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا ۔ میں نے مسواک نرم کر دی ، آپ کے سامنے ایک بڑا پیالہ تھا ، چمڑے کا یا لکڑی کا (راوی حدیث) عمر کو اس سلسلے میں شک تھا ۔ اس کے اندر پانی تھا ۔ آنحضور بار بار اپنے ہاتھ اس کے اندر داخل کرتے اور پھر انھیں اپنے چہرے پر پھیرتے ۔ اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) موت کے وقت شدت ہوتی ہے ۔ پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے ۔ فی الرفیق الاعلیٰ ۔ یہاں تک کہ آپ رحلت فرما گئے اور ہاتھ نیچے آگیا ؛

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي ؎

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ ؎

۱۵۷۰۔ ہم سے اسمٰعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ان کے والد نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مرض الوفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے رہتے تھے کہ کل میرا قیام کہاں ہوگا، کل میرا قیام کہاں ہوگا؟ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے منتظر تھے۔ پھر ازواج مطہرات نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کی اجازت دے دی اور آپ کی وفات انھیں کے گھر میں ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ کی وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدہ کے مطابق میرے یہاں آپ کے قیام کی باری تھی۔ رحلت کے وقت سر مبارک میرے سینے پر تھا اور میرا تھوک آپ کے تھوک کے ساتھ ملا تھا انھوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور ان کے ہاتھ میں استعمال کے قابل مسواک تھی۔ آنحضورؐ نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے کہا کہ عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ انھوں نے مسواک مجھے دے دی۔ میں نے اسے اچھی طرح چبایا اور جھاڑ کر آنحضورؐ کو دی۔ پھر آپ نے وہ مسواک کی، اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے ؎

۱۵۷۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں، میری باری کے دن ہوئی، آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپ بیمار پڑتے تو ہم آپ کی صحت کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس بیماری میں بھی آپ کے لیے دعا کرنے لگیں، لیکن آپ فرما رہے تھے "فی الرفیق الاعلیٰ۔ فی الرفیق الاعلیٰ" اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی۔ آنحضورؐ نے اس کی طرف دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ وہ ٹہنی میں نے ان سے لے لی، پہلے میں نے اسے چبایا۔ پھر جھاڑ کر آپ کو دے دی۔ آنحضورؐ نے اس سے مسواک کی۔ جس طرح پہلے آپ مسواک کیا کرتے تھے اس سے بھی اچھی طرح سے۔ پھر آنحضورؐ نے وہ مسواک مجھے عنایت فرمائی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا یا راوی نے یہ بیان کیا کہ مسواک آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آنحضورؐ کے تھوک کو اس دن جمع کر دیا جو آپ کی دنیا کی زندگی کا سب سے آخری اور

آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ يَا عُمَرُ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ. وَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ۔

۱۵۷۲۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ سنح سے گھوڑے پر آئے۔ اور اترے۔ پھر مسجد کے اندر گئے۔ کسی سے آپ نے کوئی بات نہیں کی اس کے بعد آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے۔ نعش مبارک ایک یمنی چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔ آپ نے چہرہ کھولا اور جھک کر چہرۂ مبارک کا بوسہ لیا اور رونے لگے پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو مرتبہ موت طاری نہیں کرے گا۔ جو ایک موت آپ کے مقدر میں تھی وہ آپ پر طاری ہو چکی ہے۔ زہری نے بیان کیا۔ اور ان سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمر! بیٹھ جائیے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں لوگ عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے۔ آپ نے فرمایا: امّا بعد! تم میں جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو (اس کا معبود) اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور اس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ "محمد صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں" ارشاد "الشاکرین" تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، خدا گواہ ہے۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔ اور جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو سب نے آپ سے یہ آیت سیکھی ہے۔ اب یہ حال تھا کہ جو بھی سنتا تھا وہ ہی اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا (زہری نے بیان کیا کہ) پھر مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا گواہ ہے مجھے اس وقت ہوش آیا جب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ جس وقت میں نے انھیں تلاوت کرتے سنا کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی ہے تو میں سکتے میں آگیا اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا۔

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۵۷۳۔ مجھ سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یحییٰ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ ؛

ابن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا تھا ؛

۱۵۷۴- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۵۷۴- ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی (عبد اللہ بن ابی شیبہ کی حدیث کی طرح) لیکن انھوں نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آنحضورؐ کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو آپؐ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جو ناگواری ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لیے ہم نے اصرار کیا) تو آپؐ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے صرف عباس اس سے مستثنیٰ ہیں کہ وہ تمھارے ساتھ اس فعل میں شریک نہیں تھے۔ اس کی روایت ابن ابی الزناد نے بھی کی۔ ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ؛

۱۵۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ مَنْ قَالَهُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ ؛

۱۵۷۵- ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں ازہر نے خبر دی، انھیں ابن عون نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے اور ان سے اسود نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو کوئی (خاص) وصیت کی تھی تو آپ نے فرمایا۔ یہ کون کہتا ہے۔ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی۔ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے طشت منگوایا۔ پھر آپ ایک طرف جھک گئے اور آپ کی وفات ہوگئی۔ اس وقت مجھے بھی کچھ احساس نہیں ہوا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ کو آپ نے کس طرح وصیت کی تھی؟۔

۱۵۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ ؛

۱۵۷۶- ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن مغول نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی (علی رضی اللہ عنہ کو، یا اپنے ترکہ وغیرہ کے متعلق؟) انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کہ پھر مسلمانوں کو کس طرح (موت کے وقت) وصیت کرنی چاہیے؟ انھوں نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق ؛

۱۵۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

۱۵۷۷- ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو الاحوص نے حدیث

إِبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً ؎

بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم چھوڑے تھے نہ دینار نہ کوئی غلام نہ باندی۔ سوا اپنے سفید خچر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ کا ہتھیار اور وہ زمین جو آپ نے مجاہدوں اور مسافروں کے لیے وقف کر رکھی تھی ؎

۱۵۷۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَا كَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ ؎

۱۵۷۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شدتِ مرض کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرب و بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔ فاطمہ علیہا السلام نے کہا آہ! والد کو کتنی بے چینی ہے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا آج کے بعد تمھارے والد کی یہ کرب و بے چینی نہیں رہے گی۔ پھر جب آنحضور کی وفات ہوگئی۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں ہائے اباجان! آپ اپنے رب کے بلاوے پر چلے گئے۔ ہائے اباجان! آپ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔ ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی وفات کی خبر سناتے ہیں۔ پھر جب آنحضور دفن کر دیے گئے تو آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انس: تمھارے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش پر مٹی ڈالنے کے لیے کس طرح آمادہ ہو گئے تھے ؎

باب ۱۵۵۱ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلمہ جو زبانِ مبارک سے نکلا ؎

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى ؎

۱۵۷۹۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا انھیں سعید بن مسیب نے کئی اہل علم کی موجودگی میں خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ صحت میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کی روح قبض کرنے سے پہلے انھیں جنت میں ان کی قیام گاہ دکھا دی جاتی ہے پھر اختیار دیا جاتا ہے (کہ چاہیں آخرت کی زندگی پسند کریں اور اگر چاہیں تو دنیا کی زندگی پسند کریں) پھر جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا اس وقت آپ پر غشی طاری ہوگئی جب ہوش میں آئے تو آپ نے اپنی نظر گھر کی چھت کی طرف اٹھائی اور فرمایا "اللھم الرفیق الاعلیٰ" (اے اللہ! مجھے اپنی بارگاہ میں انبیاء اور صدیقین سے ملا دے) میں اسی وقت سمجھ گئی کہ اب آپ ہمیں پسند نہیں کر سکتے اور مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ حالتِ صحت میں ہم سے بیان کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آخری کلمہ جو زبان مبارک سے

نکلا وہ یہی تھا کہ "اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ"۔

باب ۵۵۲ وَفَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ۔

باب ۵۵۳

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ۔

باب ۵۵۴ بَعْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ۔

۵۵۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات۔

۱۵۸۰۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد مکہ میں دس سال تک قیام کیا جس میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ کا قیام رہا۔

۱۵۸۱۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی، ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن مسیب نے بھی اسی طرح خبر دی تھی۔

۵۵۳۔

۱۵۸۲۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں تیس صاع جَو کے بدلے میں گروی رکھی ہوئی تھی۔

۵۵۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مرض الوفات میں ایک مہم پر روانہ کرتے ہیں۔

۱۵۸۳۔ ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے حدیث بیان کی۔ ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک مہم کا امیر بنایا تو بعض صحابہؓ نے ان کی امارت پر اعتراض کیا اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ پر اعتراض کر رہے ہو حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

۱۵۸۴۔ حدثنا اسمٰعیل حدثنا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثا وامر علیہم اسامة بن زید فطعن الناس فی امارته فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان تطعنوا فی امارته فقد کنتم تطعنون فی امارة ابیه من قبل وایم اللہ ان کان لخلیقا للامارة وان کان لمن احب الناس الیّ وان ھذا لمن احب الناس الیّ بعده۔

۱۵۸۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا، لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا (کہ اکابر مہاجرین و انصار کی موجودگی میں ایک کم عمر کس طرح امیر ہو سکتا ہے؟) اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب کیا اور فرمایا اگر آج تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت پر اسی طرح اعتراض کر چکے ہو اور خدا گواہ ہے کہ اس کے والد (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے اہل اور مستحق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (یعنی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

باب ۵۵۵

۵۵۵۔

۱۵۸۵۔ حدثنا اصبغ قال اخبرنی ابن وھب قال اخبرنی عمرو عن ابن ابی حبیب عن ابی الخیر عن الصنابحی انه قال له متی ھاجرت قال خرجنا من الیمن مھاجرین فقدمنا الجحفة فاقبل راکب فقلت له الخبر فقال دفنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم منذ خمس قلت ھل سمعت فی لیلة القدر شیئا قال نعم اخبرنی بلال مؤذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه فی السبع فی العشر الاواخر۔

۱۵۸۵۔ ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن وہب نے خبر دی، کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی انھیں ابن ابی حبیب نے انھیں ابو الخیر نے (عبدالرحمن بن عسیلہ) صنابحی کے حوالہ سے۔ جناب ابو الخیر نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ نے کب ہجرت کی تھی؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہم ہجرت کے ارادے سے یمن سے چلے، ابھی ہم مقام جحفہ میں پہنچے تھے کہ ایک سوار سے ہماری ملاقات ہوئی ہم نے ان سے مدینہ کی خبر پوچھی تو انھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو پانچ دن گزر چکے ہیں (ابو الخیر نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا آپ نے لیلۃ القدر کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں! حضور اکرم کے مؤذن بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ کے ساتویں دن ہوتی ہے۔

باب ۵۵۶ کم غزا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۵۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کیے۔

۱۵۸۶۔ حدثنا عبد اللہ بن رجاء حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق قال سالت زید بن ارقم کم غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبع عشرة قلت کم غزا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تسع عشرة۔

۱۵۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے کتنے غزوے کیے تھے؟ انھوں نے بتایا کہ سترہ[۱۷]۔ میں نے پوچھا اور آنحضور نے کتنے غزوے کیے تھے؟ فرمایا کہ انیس[۱۹]۔

۱۵۸۷۔ حدثنا عبد اللہ بن رجاء حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق حدثنا البراء قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس عشرة۔

۱۵۸۷۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پندرہ غزووں میں شریک رہا ہوں۔

۱۵۸۸۔ حدثنی احمد بن الحسن حدثنا احمد

۱۵۸۸۔ مجھ سے احمد بن حسن نے حدیث بیان کی ان سے احمد بن محمد بن

ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ؞

حنبل بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے کہمس نے، ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد (بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزوں میں شریک رہے تھے ؞

كِتَابُ التَّفْسِيرِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَّاحِدٍ كَالْعَلِيمِ وَالْعَالِمِ ؞

بَاب ۵۵۷ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ ؞

وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِينِينَ مُحَاسَبِينَ ؞

کتاب التفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الرحمٰن الرحیم (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں "الرحمۃ" سے مشتق ہیں۔ الرَّحِیم اور الرَّاحم دونوں ہم معنی ہیں جیسے اَلعَلِیمُ اور اَلعَالِمُ ؞

۵۵۷ ۔ سورۂ فاتحۃ الکتاب سے متعلق روایات ؞

ام الکتاب اس سورۃ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور نماز میں بھی قراءت کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے اور "الدین" جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ خیر میں ہو یا شر میں (بولتے ہیں) "کما تدین تدان" (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے) مجاہد نے فرمایا کہ "الدین" حساب کے معنی میں ہے "مدینین" بمعنی "محاسبین" ؞

۱۵۸۹ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ ؞

۱۵۸۹ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی حالت میں بلایا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ (پھر بعد میں حاضر ہو کر) عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے "استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم" (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضورؐ نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپؐ نے فرمایا

ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَةَ غَزْوَةً ؕ

حنبل بن ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے کہمس نے، ان سے ابن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد (بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزووں میں شریک رہے تھے ؕ

كِتَابُ التَّفْسِيرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَالْعَالِمِ ؕ

باب ۵۵۷ مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ ؕ

وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ ؕ

کتاب التفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الرحمٰن الرحیم (اللہ تعالیٰ کی) دو صفتیں "الرحمۃ" سے مشتق ہیں۔ الرّحیم اور الرّاحم دونوں ہم معنی ہیں جیسے اَلْعَلِیْمُ اور اَلْعَالِمُ ؕ

۵۵۷۔ سورۂ فاتحۃ الکتاب سے متعلق روایات ؕ

ام الکتاب اس سورۃ کا نام اس لیے رکھا گیا کہ قرآن میں اسی سے کتابت کی ابتداء کرتے ہیں اور نماز میں بھی قرأت کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے اور "الدین" جزاء کے معنی میں ہے۔ خواہ خیر میں ہو یا شر میں (بولتے ہیں) "کما تدین تدان" (جیسا کروگے ویسا بھروگے) مجاہد نے فرمایا کہ "الدین" حساب کے معنی میں ہے "مدینین" بمعنی "محاسبین" ؕ

۱۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهٗ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهٗ ؕ

۱۵۸۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے بیان کیا ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو سعید بن معلّی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی حالت میں بلایا۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ (پھر بعد میں حاضر ہو کر) عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے نہیں فرمایا ہے: "استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم" (اللہ اور اس کے رسول جب تمہیں بلائیں تو جواب دو) پھر آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ آج میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں گا جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور جب آپ باہر نکلنے لگے تو میں نے یاد دلایا کہ آنحضورؐ نے مجھے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتانے کا وعدہ کیا تھا آپؐ نے فرمایا

الحمد للہ رب العالمین، یہی وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے ؛

باب ۵۵۸ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ؛

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ؛

۵۵۸۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ؛

۱۵۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں سمّی نے، انھیں ابو صالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" کہے تو تم آمین کہو کہ جس کا یہ کہنا ملائکہ کے کہنے کے ساتھ ہو جاتا ہے اس کی تمام پچھلی خطائیں معاف ہو جاتی ہیں ؛

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

باب ۵۵۹ قَوْلِهِ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ؛

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيَأْتُونَ اٰدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهُ وَعَلَّمَكَ أَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ذَنْبَهُ فَيَسْتَحْيِي ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ فَيَسْتَحْيِي فَيَقُولُ ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُوسٰى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرٰىةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ فَيَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّهِ فَيَقُولُ ائْتُوا عِيسٰى عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ

سورۂ بقرۃ

۵۵۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا" ؛

۱۵۹۱۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمنین قیامت کے دن جمع ہوں گے اور (آپس میں) کہیں گے، کاش اپنے رب کے حضور میں آج کسی کو اپنا سفارشی بنا کر لے جاتے۔ چنانچہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ انسانوں کے جدِّ امجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے تخلیق کی ہے۔ آپ کے لیے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا اور آپ کو ہر چیز کا نام سکھایا، آپ ہمارے لیے اپنے رب کے حضور میں سفارش کر دیجیے۔ تاکہ آج کی اس پریشانی سے ہمیں نجات ملے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے۔ مجھ میں اس کی جرأت نہیں۔ آپ اپنی لغزش کو یاد کریں گے اور آپ کو (اللہ کے حضور سفارش کے لیے جاتے ہوئے) حیاء دامنگیر ہوگی۔ (فرمائیں گے کہ) تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے نبی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے (میرے بعد) روئے زمین پر مبعوث کیا تھا۔ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں

فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي مِثْلَهُ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ يَعْنِي قَوْلَ اللهِ تَعَالَى خَالِدِينَ فِيهَا :

حاضر ہوں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں اور وہ اپنے رب سے اپنے سوال کو یاد کریں گے جس کے متعلق انھیں کوئی علم نہیں تھا آپ کو بھی حیا، دامنگیر ہوگی اور فرمائیں گے کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن آپ بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں، موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا اور توراۃ دی تھی، لوگ آپ کے پاس آئیں گے لیکن آپ بھی عذر کریں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں، آپ کو بغیر کسی حق کے ایک شخص کو قتل کرنا یاد آجائے گا اور اپنے رب کے حضور میں جاتے ہوئے حیاء دامنگیر ہوگی۔ فرمائیں گے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول اس کا کلمہ اور اس کی روح ہیں لیکن عیسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے کہ مجھ میں اس کی جرأت نہیں۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اللہ نے ان کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردیے تھے۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور اپنے رب سے اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی۔ پھر میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑوں گا اور جو کچھ اللہ چاہے گا وہ دعا مانگوں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو تمھیں دیا جائے گا، کہو تمھاری بات سنی جائے گی، شفاعت کرو تمھاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی وہ حمد بیان کروں گا جو مجھے اس کی طرف سے سکھائی گئی ہوگی۔ اس کے بعد شفاعت کروں گا اور میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں داخل کروں گا اور پھر جب واپس آؤں گا تو اپنے رب کو پہلے کی طرح دیکھوں گا اور شفاعت کروں گا اس مرتبہ پھر میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی جنھیں میں جنت میں داخل کروں گا چوتھی مرتبہ جب میں واپس آؤں گا تو عرض کروں گا کہ جہنم میں ان لوگوں کے سوا اور کوئی اب باقی نہیں رہا جنھیں قرآن نے اس میں روک لیا ہے اور ان کے لیے ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا ضروری قرار دیدیا ہے ابو عبداللہ نے کہا کہ "جنھیں قرآن نے اس میں روک لیا ہے" سے اشارہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف ہے کہ "(کفار) جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔"

باب ۵۶۰ قَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى شَيَاطِينِهِمْ أَصْحَابِهِمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُشْرِكِينَ۔ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ اللهُ جَامِعُهُمْ۔ عَلَى الْخَاشِعِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا قَالَ مُجَاهِدٌ بِقُوَّةٍ يَعْمَلُ بِمَا فِيهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَرَضٌ شَكٌّ۔ صِبْغَةٌ دِينٌ۔ وَمَا خَلْفَهَا عِبْرَةٌ لِمَنْ بَقِيَ۔ لَا شِيَةَ فِيهَا لَا بَيَاضَ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسُومُونَكُمْ يُولُونَكُمُ الْوِلَايَةَ

۵۶۰ - مجاہد نے بیان کیا کہ "الیٰ شیاطینہم" سے مراد ان کے منافق اور مشرک ساتھی ہیں۔ (ارشاد خداوندی) :- "محیط بالکافرین" کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کافروں کو جمع کریگا۔ "علی الخاشعین" یعنی مؤمنین پر حق ہے۔ مجاہد نے فرمایا۔ "بقوۃ" سے مراد عمل ہے۔ ابو العالیہ نے فرمایا کہ "مرض" سے مراد شک ہے۔ "صبغۃ" بمعنی دین۔ "وما خلفھا" یعنی اپنے بعد آنے والوں کے لیے عبرت۔ "لا شیۃ فیھا" یعنی اس میں سفیدی نہ ہو۔ ان کے غیر (ابو عبید قاسم بن سلام) نے

مَفْتُوحَةً مَصْدَرُ الْوَلَاءِ وَهِيَ الرُّبُوبِيَّةُ وَإِذَا كُسِرَتِ الْوَاوُ فَهِيَ الْإِمَارَةُ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْحُبُوبُ الَّتِي تُؤْكَلُ كُلُّهَا فُومٌ فَادَّارَأْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ وَقَالَ قَتَادَةُ فَبَاءُوا فَانْقَلَبُوا وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْتَفْتِحُونَ يَسْتَنْصِرُونَ شَرَوْا بَاعُوا رَاعِنَا مِنَ الرُّعُونَةِ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُحَمِّقُوا إِنْسَانًا قَالُوا رَاعِنَا لَا تَجْزِي لَا تُغْنِي ابْتَلَى اخْتَبَرَ خُطُوَاتِ مِنَ الْخَطْوِ وَالْمَعْنَى آثَارُهُ ؛

فرمایا کہ "یسومونکم" بمعنی "یولونکم" ہے "ولایۃ" واؤ کے فتحہ کے ساتھ۔ ولاء کا مصدر ہے۔ پرورش کے معنی میں۔ اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ امارت کے معنی میں ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ جتنے اناج کھائے جاتے ہیں سب پر "فوم" کا اطلاق ہوتا ہے۔ "فادارء تم" بمعنی "اختلفتم" قتادہ نے فرمایا کہ "فباءوا" بمعنی "فانقلبوا" ہے۔ دوسرے بزرگ نے فرمایا کہ "یستفتحون" بمعنی "یستنصرون" ہے "شروا" بمعنی "باعوا"۔ "راعنا" رعونت سے مشتق ہے۔ یہودی جب کسی کو احمق بنانا چاہتے تو کہتے کہ "راعنا"۔ "لا تجزی" بمعنی لا تغنی۔ "ابتلی" بمعنی "اختبر" "خطوات" خطو سے مشتق ہے۔ معنی یہ ہیں کہ شیطان کے آثار کی پیروی نہ کرو۔

بَابُ ۵۶۱ قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ؛

۵۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "فلا تجعلوا للہ اندادا و انتم تعلمون"۔

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ ؛

۱۵۹۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابووائل نے، ان سے عمرو بن شرحبیل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ۔ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کے بعد کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؛ فرمایا یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ اپنے ساتھ اسے بھی کھلانا پڑے گا۔ میں نے پوچھا اور اس کے بعد۔ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو؛

بَابُ ۵۶۲ قَوْلِهِ تَعَالَى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَنُّ صَمْغَةٌ وَالسَّلْوَى الطَّيْرُ ؛

۵۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم پر ہم نے بادل کا سایہ کیا اور تم پر ہم نے منّ وسلویٰ نازل کیا کہ کھاؤ، ان پاکیزہ چیزوں کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ ہم نے تم پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ تم نے خود اپنے اوپر ظلم کیا"

مجاہد نے فرمایا کہ "منّ" ایک گوند تھا (ترنجبین) اور "سلویٰ" پرندے تھے؛

۱۵۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدٍ

۱۵۹۳۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالملک نے ان سے عمرو بن حریث نے اور ان سے

ابْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ ؛

سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کماۃ" (یعنی کھمبی) بھی منّ میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی بیماریوں میں مفید ہے۔

باب ۵۶۳ قَوْلِهِ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ۔ رَغَدًا ـ وَاسِعٌ كَثِيْرٌ ؛

۵۶۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم نے کہا کہ اس قریہ میں داخل ہو جاؤ اور پوری فراخی کے ساتھ جہاں چاہو، کھاؤ۔ اور دروازے سے جھکتے ہوئے داخل ہو۔ اور یوں کہتے ہوئے جاؤ کہ اے اللہ ہمارے گناہ معاف کر دے تو ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور ان احکام پر جو زیادہ خلوص کے ساتھ عمل کرے گا اس کے اجر میں اضافہ کریں گے۔ "رغداً" بمعنی واسعٌ کثیرٌ ؛

۱۵۹۴ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوْا وَقَالُوْا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ ؛

۱۵۹۴ ۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے، ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ دروازے سے جھکتے ہوئے داخل ہوں اور حطۃٌ کہتے ہوئے (یعنی اے اللہ! ہمارے گناہ معاف کر دے) لیکن (انھوں نے عدول کیا اور) سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کلمہ (حطۃٌ) کو بھی بدل دیا اور کہا کہ حطۃ، حبۃ فی شعرۃ (مزاق اور دل لگی کے طور پر)

باب ۵۶۴ قَوْلِهِ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرَ وَمِيْكَ وَسَرَافِ عَبْدٌ اِيْلُ اللهُ ؛

۵۶۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ " عکرمہ نے فرمایا کہ جبر، میک اور سراف بندہ کے معنی میں ہے اور " ایل " اللہ کے معنی میں۔

۱۵۹۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَلَامٍ بِقُدُوْمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ اٰنِفًا قَالَ جِبْرِيْلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ

۱۵۹۵ ۔ ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا۔ بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو علماء یہود میں سے تھے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (مدینہ) تشریف آوری کے متعلق سنا تو وہ اپنے باغ میں پھل توڑ رہے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا۔ جنھیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی نشانیوں میں سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہلِ جنت کی ضیافت کے لیے سب سے پہلے کیا چیز پیش کی جائے گی؟ بچہ کب اپنے باپ پر پڑتا ہے اور کب اپنی ماں پر؟ حضور اکرم نے فرمایا۔ مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے آ کر اس کے متعلق بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بولے جبریل؟ فرمایا ہاں! عبداللہ بن سلام

مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ
الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ
قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ
اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ
إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي
فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا
وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ
فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَ
انْتَقَصُوهُ قَالَ فَهَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ ٭

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ تو یہودیوں کے دشمن ہیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی" من کان عدوا لجبریل فانه نزله
علی قلبك" (اور ان کے سوالات کے جواب دیے) قیامت کی سب
سے پہلی نشانی ایک آگ کی صورت میں ظاہر ہوگی جو تمام انسانوں کو مشرق
سے مغرب کی طرف جمع کر لائے گی۔ اہل جنت کی ضیافت کے لیے جو
کھانا سب سے پہلے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کے جگر کا ایک قیمتی ٹکڑا
ہوگا۔ اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے تو بچہ باپ
پر پڑتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر سبقت کر جاتا ہے۔
تو بچہ ماں پر پڑتا ہے۔ عبداللہ بن سلام بول اٹھے" میں گواہی دیتا ہوں
کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول
ہیں" (پھر عرض کی) یا رسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔ اگر
اس سے پہلے کہ آپ میرے متعلق ان سے کچھ پوچھیں، انھیں میرے اسلام کا
پتہ چل گیا تو مجھ پر بہتان تراشیاں شروع کر دیں گے۔ چنانچہ جب یہودی
آئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، عبداللہ تمہارے
یہاں کیسے سمجھے جاتے ہیں؟ وہ کہنے لگے ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے۔
حضور اکرم نے فرمایا اگر وہ اسلام لے آئیں پھر تمہارا کیا خیال ہوگا؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اس سے انھیں اپنی پناہ میں رکھے، اتنے میں عبداللہ بن
سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں" اب وہ یہودی
ان کے متعلق کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر ہے اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی اہانت و تنقیص شروع کر دی۔ عبداللہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ! یہی وہ چیز ہے جس سے میں ڈرتا تھا۔

بَابُ ۵۶۵ قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا

۵۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ما ننسخ من آیة او ننسها"

۱۵۹۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ عُمَرُ أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ وَإِنَّا لَنَدَعُ
مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ لَا أَدَعُ شَيْئًا
سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا ٭

۱۵۹۶۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث
بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان
سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم میں سب سے بہتر قاری قرآن ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ میں قضا (مقدمات
کے فیصلے) کی صلاحیت ہے۔ اس کے باوجود ہم ابی رضی اللہ عنہ کی اس
بات کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن آیات کی بھی تلاوت سنی ہے میں انھیں نہیں چھوڑ سکتا[1]۔ حالانکہ

[1] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نسخ آیات کے قائل نہیں تھے حالانکہ یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے۔ غالبًا انھیں آیات کے نسخ کے متعلق روایات معلوم نہیں رہی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ " ما ننسخ من آیة (او ننسها) (ہم نے جو آیت بھی منسوخ کی یا اسے بھلایا تو اس سے اچھی آیت لاتے)

باب ۵۶۶ قَوْلِهٖ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؛

۱۵۹۷ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِيْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَزَعَمَ اَنِّيْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا كَانَ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِيْ وَلَدٌ فَسُبْحَانِيْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا ؛

۵۶۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؛

۱۵۹۷ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی۔ انھیں عبداللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا۔ اس نے مجھے بُرا بھلا کہا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ اور اس کا مجھے بُرا بھلا کہنا یہ ہے کہ میرے اولاد بتاتا ہے۔ میری ذات اس سے پاک ہے کہ میں بیوی یا اولاد بناؤں۔

باب ۵۶۷ قَوْلِهٖ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى مَثَابَةً يَثُوْبُوْنَ يَرْجِعُوْنَ ؛

۱۵۹۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللّٰهَ فِيْ ثَلٰثٍ اَوْ وَافَقَنِيْ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِيْ مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهٖ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ اِنِ انْتَهَيْتُنَّ اَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِّنْكُنَّ حَتّٰى اَتَيْتُ اِحْدٰى نِسَائِهٖ قَالَتْ يَا عُمَرُ اَمَا فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعِظُ نِسَاءَهٗ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ اَنْتَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ الْاٰيَةَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى

۵۶۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى " مَثَابَةً ۔ یعنی جس کی طرف لوٹ لوٹ کر آتے ہیں ؛

۱۵۹۸ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تین مواقع پر اللہ تعالیٰ کے (نازل ہونے والے حکم سے میری رائے) پہلے ہی مطابق ہوگئی تھی۔ یا میرے رب نے تین مواقع پر میری رائے کے مطابق حکم نازل فرمایا۔ میں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ! کاش آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناتے (طواف کے بعد، تو یہی آیت نازل ہوئی) اور میں نے عرض کی تھی کہ یا رسول اللہ! آپ کے گھر میں نیک اور بُرے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں۔ کاش آپ امہات المؤمنین کو پردہ کا حکم دے دیتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردہ کی آیت) نازل فرمائی۔ بیان کیا اور مجھے بعض ازواج مطہرات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا علم ہوا۔ میں ان کے یہاں گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ باز آجاؤ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر ازواج آنحضور ﷺ کے لیے بدل دے گا۔ بعد میں میں ازواج مطہرات میں سے ایک کے یہاں گیا تو وہ مجھ سے کہنے لگیں کہ عمر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی ازواج کو

ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُمَرَ.

اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم انھیں کرتے رہتے ہو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل ہوئی ۔ کوئی حیرت نہ ہونی چاہیئے اگر آپ کا رب تمھیں طلاق دے دے اور دوسری مسلمان بیویاں تم سے بہتر بدل دے۔ آخر آیت تک ۔ اور ابن ابی مریم نے بیان کیا۔ انھیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی۔ ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔

باب ۵۶۸ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الْقَوَاعِدُ أَسَاسُهُ وَاحِدَتُهَا قَاعِدَةٌ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ وَاحِدُهَا قَاعِدٌ.

۵۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیاد اٹھا رہے تھے (اور یہ دعا کرتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول فرمایئے کہ آپ خوب سننے والے اور بڑے جاننے والے ہیں"۔ قواعد کا واحد قاعدہ آتا ہے اور عورتوں کے متعلق جب قواعد بولتے ہیں تو اس کا واحد "قاعد" ہوتا ہے۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ وَاقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

۱۵۹۹۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سالم بن عبداللہ نے، ان سے عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ دیکھتی نہیں کہ جب تمھاری قوم (قریش) نے کعبہ کی تعمیر کی تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے اسے کم کر دیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر آپ ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق پھر سے کعبہ کی تعمیر کیوں نہیں کروا دیتے۔ آنحضورؐ نے فرمایا اگر تمھاری قوم ابھی نئی نئی کفر سے نکلی نہ ہوتی (تو میں ایسا ہی کرتا) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ آنحضورؐ نے ان دو رکنوں کا جو حطیم کے قریب ہیں (طواف کے وقت) بوسہ دینا اسی لیے ترک کیا تھا کہ بیت اللہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد کے مطابق مکمل نہیں تھی۔

باب ۵۶۹ وَقَوْلِهِ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا.

۵۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا.

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۰۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن عمر نے حدیث بیان کی انھیں علی بن مبارک نے خبر دی۔ انھیں یحییٰ بن ابی کثیر نے، انھیں ابو سلمہ نے کہ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اہل کتاب (یعنی یہودی) توراۃ کو خود عبرانی زبان میں پڑھتے ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے ہیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ ؛

فرمایا - اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ یہ کہا کرو " اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا " (یعنی ہم اللہ پر اور جو احکام اللہ کی طرف سے ہم پر نازل ہوئے، ان پر ایمان لائے)۔

باب ۵۷۰ قَوْلِهٖ سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛

۵۷۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بے وقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ مسلمانوں کو ان کے سابقہ قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی کا مشرق و مغرب ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔"

۱۶۰۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اَنْ تَكُوْنَ قِبْلَتُهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ وَاَنَّهٗ صَلّٰى اَوْ صَلَّاهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ مِمَّنْ كَانَ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ قَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِىْ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ اَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوْا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُوْلُ فِيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛

۱۶۰۱ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے زہیر سے سنا انھوں نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بَیْتُ الْمَقْدِسْ کی طرف رُخ کرکے سولہ یا سترہ مہینے تک نماز پڑھی۔ لیکن آنحضور چاہتے تھے کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ (کعبہ) ہو جائے۔ (آخر ایک دن اللہ کے حکم سے) آپ نے عصر کی نماز (بیت اللہ کی طرف رخ کرکے) پڑھی۔ اور آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ نے بھی پڑھی۔ جن صحابہ نے یہ نماز آپ کے ساتھ پڑھی تھی ان میں سے ایک صحابی مدینہ کی ایک مسجد کے قریب سے گزرے اس مسجد میں (جماعت ہو رہی تھی اور) لوگ رکوع میں تھے۔ انھوں نے اس پر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھی ہے تمام نمازی اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔ اس کے بعد صحابہؓ نے یہ سوال اٹھایا کہ جو لوگ تحویلِ قبلہ سے پہلے انتقال کر گئے ان کے متعلق ہم کیا کہیں (ان کی نمازیں ہوئیں یا نہیں) اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اللہ ایسا نہیں کہ تمھاری عبادات کو ضائع کرے۔ بلاشبہ اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان اور بڑا رحیم ہے۔"

باب ۵۷۱ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؛

۵۷۱ - "اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ وسط (امتِ عادل) بنایا۔ تاکہ تم گواہ رہو۔ لوگوں پر، اور رسول گواہ رہیں تم پر۔"

۱۶۰۲- حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ وَّقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

۱۶۰۲ - ہم سے یوسف بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے جریر اور ابو اسامہ نے حدیث بیان کی۔ حدیث کے الفاظ جریر کی روایت کے مطابق ہیں، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے اور ابو اسامہ نے بیان کیا (یعنی اعمش کے واسطہ سے) کہ ہم سے ابو صالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ ؛

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا۔ وہ عرض کریں گے لبیک وسعدیک یا رب! اللہ رب العزت فرمائے گا کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں نے پہنچا دیا تھا۔ پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا انھوں نے تمھیں میرا پیغام پہنچایا تھا؛ وہ لوگ کہیں گے کہ ہمارے یہاں کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ (نوح علیہ السلام سے) ارشاد فرمائیں گے، آپ کے حق میں کوئی گواہی بھی دے سکتا ہے؛ وہ فرمائیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُن کی امت۔ چنانچہ آنحضور کی امت ان کے حق میں گواہی دے گی کہ انھوں نے پیغام پہنچا دیا تھا اور رسول (یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کے حق میں گواہی دیں گے (کہ انھوں نے سچی گواہی دی) یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے کہ "اور اسی طرح ہم نے تم کو امت وسط بنایا تاکہ تم لوگوں کے لیے گواہی دو اور رسول تمھارے لیے گواہی دیں۔ (آیت میں) وسط، عدل کے معنی میں ہے۔

باب ۵۷۲ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللهُ وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ؛

۵۷۲ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جس قبلہ پر آپ اب تک تھے اسے تو ہم نے اسی لیے رکھا تھا کہ ہم پہچان لیتے رسول کی اتباع کرنے والے کو الٹے پاؤں چلے جانے والوں سے یہ حکم بہت گراں ہے مگر ان لوگوں کو نہیں جنھیں اللہ نے راہ دکھا دی ہے اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع ہو جانے دے تمھارے ایمان کو، اور اللہ تو لوگوں پر بڑا شفیق ہے۔

۱۶۰۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَا النَّاسُ يُصَلُّونَ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ إِذْ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ أَنْزَلَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ؛

۱۶۰۳ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، کہ ایک صاحب آئے اور انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر "قرآن" نازل کیا ہے کہ آپ کعبہ کا استقبال کریں (نماز میں) لہٰذا آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف رخ کر لیجیے۔ سب نمازی اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے۔

باب ۵۷۳ قَوْلِهِ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ... إِلَى عَمَّا تَعْمَلُونَ ؛

۵۷۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " بیشک ہم نے دیکھ لیا آپ کے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا۔ سو ہم آپ کو ضرور متوجہ کر دیں گے اس قبلہ کی طرف جسے آپ چاہتے ہیں" ارشاد " عما تعملون " تک۔

۱۶۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي ؛

۱۶۰۴ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے سوا ان صحابہ میں سے جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی اور کوئی اب زندہ نہیں رہا۔

باب ۵۷۴ قَوْلِهٖ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؞

۵۷۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور اگر آپ ان لوگوں کے سامنے جنھیں کتاب مل چکی ہے ساری ہی نشانیاں لے آئیں جب بھی یہ آپ کے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے " ارشاد " اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ " تک ؞

۱۶۰۵ ۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّاُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ اَلَا فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا بِوُجُوْهِهِمْ اِلَى الْكَعْبَةِ ؞

۱۶۰۵ ۔ ہم سے خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قبار میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب وہاں آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا ہے کہ (نماز میں) کعبہ کا استقبال کریں۔ پس آپ لوگ بھی اب کعبہ کی طرف رخ کر لیجیے۔ بیان کیا کہ لوگوں کا رخ اس وقت شام (بیت المقدس) کی طرف تھا، اسی وقت لوگ کعبہ کی طرف پھر گئے ؞

باب ۵۷۵ قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ؞

۵۷۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " جن لوگوں کو ہم کتاب دے چکے ہیں وہ آپ کو پہچانتے ہیں اس طرح جیسے اپنی نسل والوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں کے کچھ لوگ خوب چھپاتے ہیں حق کو " ارشاد " من الممترین " تک ؞

۱۶۰۶ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزْعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِذْ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَّقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ ؞

۱۶۰۶ ۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ مسجد قبار میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب (مدینہ سے) آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو حکم ہوا کہ کعبہ کا استقبال کریں۔ اس لیے آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف پھر جائیے۔ اس وقت ان کا رُخ شام کی طرف تھا۔ چنانچہ سب نمازی کعبہ کی طرف پھر گئے ؞

باب ۵۷۶ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؞

۵۷۶ ۔ " اور ہر ایک کے لیے کوئی رخ ہوتا ہے، جدھر وہ متوجہ رہتا ہے۔ سو تم نیکیوں کی طرف بڑھو۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تم سب کو پالے گا، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے " ؞

۱۶۰۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ

۱۶۰۷ ۔ ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ

قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ۔

میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا۔

باب ۵۷۷ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ۔ شَطْرَهُ تِلْقَاؤُهُ ۔

۵۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ جس جگہ سے بھی باہر نکلیں، اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے امر حق ہے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو" شطرہ کے معنی قبلہ کی طرف۔

۱۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ ۔

۱۶۰۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ لوگ قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ رات قرآن نازل ہوا ہے اور کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا ہے اس لیے آپ لوگ بھی کعبہ کی طرف رخ کر لیجیے اور جس حالت میں ہیں اسی طرح اس کی طرف متوجہ ہو جائیے۔ (یہ سنتے ہی) تمام صحابہ رض کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کا رخ شام کی طرف تھا۔

باب ۵۷۸ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۔

۵۷۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ جس جگہ سے بھی باہر نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیا کریں اور تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو اپنا منہ اس کی طرف موڑ لیا کرو" لعلکم تہتدون" تک۔

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ ۔

۱۶۰۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابھی لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور کہا کہ رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا ہے اس لیے آپ لوگ بھی اسی طرف رخ کر لیجیے۔ لوگ شام کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھ رہے تھے لیکن اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے۔

باب ۵۷۹ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۔

۵۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "صفا اور مروہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمد و رفت کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی امر خیر کرے سو اللہ

شَعَائِرُ عَلَامَاتٌ وَاحِدَتُهَا شَعِيرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِي لَا تُنْبِتُ شَيْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَى الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِيعِ ؛

تو بڑا قدر دان ہے بڑا علم رکھنے والا ہے۔ شعائر بمعنی علامات اس کا واحد شعیرۃ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صفوان پتھر کے معنی میں ہے ایسے پتھر کو کہتے ہیں جس پر کوئی چیز نہیں اگتی۔ واحد صفوانۃ ہے۔ صفا ہی کے معنی میں اور صفا جمع کے لیے آتا ہے؛

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ؛

۱۶۱۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، ان دنوں میں نوعمر تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے" صفا اور مروہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمدورفت (یعنی طواف) کرے" میرا خیال ہے کہ اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہ ہونا چاہیئے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں جیسا کہ تمھارا خیال ہے اگر مسئلہ یہی ہوتا تو پھر واقعی ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہ تھا لیکن یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی (اسلام سے پہلے) انصار منات بُت کے نام سے احرام باندھتے تھے۔ یہ بت مقام قدید میں رکھا ہوا تھا اور انصار صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انھوں نے سعی کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی" صفا اور مروہ بیشک اللہ کی یادگاروں میں سے ہیں۔ سو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر ذرا بھی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے درمیان آمدورفت (سعی) کرے۔"

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمَا مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى قَوْلِهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ؛

۱۶۱۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کے متعلق پوچھا آپ نے بتایا کہ اسے ہم جاہلیت کے کاموں میں سے سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہمیں ان کی سعی سے جھجک ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔" ان الصفا والمروۃ" ارشاد "ان یطوف بہما" تک ؛

باب ۵۸۰ قَوْلِهِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللهِ أَنْدَادًا أَضْدَادًا وَاحِدُهَا نِدٌّ ؛

۵۸۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کو شریک بنائے ہوئے ہیں۔ انداداً بمعنی اضداداً۔ واحد ند ؛

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَدْعُو لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ؛

۱۶۱۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور میں نے (آپ کے ارشاد کے مطابق وضاحت کے لیے) ایک اور بات کہی۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ کے سوا اوروں کو بھی اس کا شریک ٹھہراتا رہا ہو تو وہ جہنم میں جاتا ہے اور میں نے یوں کہا کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا ہو تو وہ جنت میں جاتا ہے ؛

بابُ ۵۸۱ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ عُفِيَ تُرِكَ ؛

۵۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کر دیا گیا ہے، آزاد کے بدلہ میں آزاد اور غلام کے بدلہ میں غلام" ارشاد "عذاب الیم" تک عفی بمعنی ترک۔

۱۶۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ۔ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ يَتَّبِعُ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ ؛

۱۶۱۳۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں قصاص تھا لیکن دیت نہیں تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس امت سے کہا کہ "تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کیا گیا، آزاد کے بدلے میں آزاد، اور غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت، ہاں جس کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی مل جائے" تو معافی سے مراد یہی دیت قبول کرنا ہے "سو مطالبہ معقول اور نرم طریقہ سے کرنا چاہیئے اور مطالبہ کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچانا چاہیئے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے" یعنی اس کے مقابلہ میں جو تم سے پہلی امتوں پر فرض تھا۔ "سو جو کوئی اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا اس کے لیے آخرت میں عذاب دردناک ہوگا" (زیادتی سے مراد یہ ہے کہ) دیت بھی لے لی اور پھر اس کے بعد قتل بھی کر دیا ؛

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ ؛

۱۶۱۴۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہے ؛

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَكْرٍ السَّهْمِيَّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهَا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضُوا الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى

۱۶۱۵۔ مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبد اللہ بن بکر سہمی سے سنا، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیے۔ پھر اس لڑکی سے لوگوں نے عفو کی درخواست کی۔ لیکن اس لڑکی کے قبیلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابَوْا اِلَّا الْقِصَاصَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ؛

والے تہیں تیار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ قصاص کے سوا اور کسی چیز پر تیار نہیں تھے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دے دیا اس پر انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا ربیع (رضی اللہ عنہا) کے دانت توڑ دیے جائیں گے ؟ نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ان کے دانت نہ توڑے جانے چاہئیں (ان کی بزرگی اور مرتبہ کی وجہ سے) اس پر آنحضور ؐ نے فرمایا انس! کتاب اللہ کا حکم قصاص کا ہی ہے پھر لڑکی والے راضی ہو گئے اور انھوں نے معاف کر دیا۔ اس پر آنحضور ؐ نے فرمایا کچھ اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے (اشارہ انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا)

باب ۵۸۲ قَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ؛

۵۸۲ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ ان لوگوں پر فرض کیے گئے تھے جو آپ سے پہلے ہوئے تھے ۔ عجب نہیں کہ تم متقی بن جاؤ۔"

۱۶۱۶ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَصُوْمُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ ؛

۱۶۱۶ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ۔ ان سے عبید اللہ نے بیان کیا ، انھیں نافع نے خبر دی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن جاہلیت میں ہم روزہ رکھتے تھے (اور ابتداء میں مسلمان بھی رکھتے تھے) لیکن جب رمضان کے روزے نازل ہو گئے تو آنحضور ؐ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے ؛

۱۶۱۷ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض كَانَ عَاشُوْرَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ ؛

۱۶۱۷ ۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ، ان سے زہری نے ، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزوں کے حکم سے پہلے رکھا جاتا تھا ۔ پھر جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے ؛

۱۶۱۸ ۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْاَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ ؛

۱۶۱۸ ۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ، انھیں عبید اللہ نے خبر دی ، انھیں اسرائیل نے ، انھیں منصور نے ، انھیں ابراہیم نے ، انھیں علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اشعث ان کے یہاں آئے ، آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے ۔ اشعث نے کہا کہ آج تو عاشوراء کا دن ہے ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس دن کا روزہ ، رمضان کے روزوں کے نازل ہونے سے پہلے رکھا جاتا تھا لیکن جب رمضان کے روزے کا حکم نازل ہوا تو یہ روزہ چھوڑ دیا گیا ۔ آؤ تم بھی کھانے میں شریک ہو جاؤ۔

۱۶۱۹ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى

۱۶۱۹ ۔ مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی

حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ ؛

ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاشورار کے دن قریش زمانۂ جاہلیت میں روزے رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو یہاں بھی آپ نے اس دن روزہ رکھا (کیونکہ پچھلی امتوں میں بھی یہ روزہ مشروع تھا) اور صحابہ کو بھی اس کے رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو رمضان کے روزے فرض ہوگئے اور عاشورار کے روزے (کی فرضیت) باقی نہیں رہی۔ اب جس کا جی چاہے اس دن بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے ؛

باب ۵۸۳ قَوْلِهِ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ . وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ إِذَا خَافَتَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَأَفْطَرَ قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيقُونَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ ؛

۵۸۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(یہ روزے) گنتی کے چند روز ہے (ہیں) پھر تم میں سے جو شخص بیمار رہو یا سفر میں ہو اس پر دوسرے دنوں کا شمار رکھنا (لازم ہے) اور جو لوگ اسے مشکل سے برداشت کرسکیں ان کے ذمہ فدیہ ہے (کہ وہ) ایک مسکین کا کھانا ہے۔ اور جو کوئی خوشی خوشی نیکی کرے اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر تم علم رکھتے ہو تو بہتر تمھارے حق میں یہی ہے کہ تم روزے رکھو" عطار نے کہا کہ ہر بیماری میں روزہ چھوڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اور حسن اور ابراہیم نے کہا کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ کو اگر اپنی یا اپنے بچے کی جان کا خوف ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ اور پھر اس کی قضا کریں۔ جہاں تک بہت بوڑھے آدمی کا سوال ہے جو روزہ آسانی سے برداشت نہ کرسکتا ہو تو انس رضی اللہ عنہ بھی جب بوڑھے ہوگئے تھے تو ایک سال یا دو سال روزانہ ایک مسکین کو روٹی اور گوشت دیا کرتے تھے۔ اور روزہ چھوڑ دیا تھا۔ عام قرارت "یطیقونہ" ہے اور یہی اکثر کی رائے ہے ؛

۱۶۲۰ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَلْيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا ؛

۱۶۲۰ - مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں روح نے خبر دی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عطار نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ یوں قرارت کر رہے تھے " وعلی الذین یطوقونہ " (تفعیل) فدیۃ طعام مسکین " ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے اس سے مراد بہت بوڑھا مرد یا بہت بوڑھی عورت ہے جو روزے کی طاقت نہ رکھتی ہو۔ انھیں چاہیے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں ؛

باب ۵۸۴ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔

۵۸۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے، لازم ہے کہ وہ مہینے بھر روزے رکھے"۔

۱۶۲۱ ۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ۔

۱۶۲۱ ۔ ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں نے یوں قرارت کی "فدیۃ (بغیر تنوین) طعام مساکین" فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

۱۶۲۲ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ۔

۱۶۲۲ ۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن حارث نے، ان سے بکیر بن عبد اللہ نے، ان سے سلمہ بن الاکوع کے مولا یزید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی " وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین"، تو جس کا جی چاہتا تھا وہ روزہ چھوڑ دیتا تھا اور اس کے بدلے میں فدیہ دیدیتا تھا، یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری رح) نے کہا کہ بکیر کا انتقال یزید سے پہلے ہو گیا تھا۔

باب ۵۸۵ قَوْلِهِ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔

۵۸۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" جائز کر دیا گیا ہے تمھارے لیے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونا۔ وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ کو خبر ہوگئی کہ تم اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے۔ پس اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے درگزر کر دی۔ سو اب تم ان سے ملو ملاؤ اور اسے تلاش کرو جو اللہ نے تمھارے لیے لکھ دیا ہے"۔

۱۶۲۳ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ۔

۱۶۲۳ ۔ ہم سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے۔ ح اور ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی، ان سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب رمضان کے روزے کا حکم نازل ہوا تو مسلمان پورے رمضان میں اپنی بیویوں کے قریب نہیں جاتے تھے اور کچھ لوگوں نے اپنے کو خیانت میں مبتلا کر لیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اللہ کو خبر ہو گئی کہ تم اپنے کو خیانت میں مبتلا کرتے رہتے تھے۔ پس اس نے تم پر رحمت سے توجہ فرمائی اور تم سے درگزر کر دی"۔

باب ۵۸۶ قَوْلِهِ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى

۵۸۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور کھاؤ اور پیو۔ جب تک کہ تم پر

يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلَى قَوْلِهِ تَتَّقُونَ. اَلْعَاكِفُ الْمُقِيْمُ۔

صبح کا سفید خط سیاہ خط سے نمایاں ہو جائے پھر روزے کو رات ہونے تک پورا کرو۔ اور بیویوں سے اس حال میں صحبت نہ کرو جب تم اعتکاف کیے ہو مسجدوں میں" ارشاد "تتقون" تک۔ عاکف بمعنی مقیم۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ حَتَّى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِيْنَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِيْ قَالَ إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَعَرِيْضٌ أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ۔

۱۶۲۴۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبی نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے، آپ نے بیان کیا کہ آپ نے ایک سفید دھاگا اور ایک سیاہ دھاگا لیا (اور سوتے ہوئے اپنے ساتھ رکھ لیا) جب رات کا کچھ حصہ گذر گیا تو آپ نے اسے دیکھا۔ وہ دونوں نمایاں نہیں ہوئے تھے۔ جب صبح ہوئی تو عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے اپنے تکیے کے نیچے (سفید و سیاہ دھاگے رکھے تھے اور کچھ نہیں ہوا) تو آنحضور نے اس پر (مزاحًا) فرمایا۔ پھر تو تمھارا تکیہ بہت لمبا چوڑا ہوگا کہ (آیت میں مذکور) صبح کا سفید خط اور سیاہ خط اس کے نیچے آگیا تھا۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيْضُ الْقَفَا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

۱۶۲۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عدی ابن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (آیت میں) الخیط الابیض اور الخیط الاسود سے کیا مراد ہے، کیا ان سے مراد دو دھاگے ہیں، حضور اکرم نے فرمایا کہ تمھاری کھوپڑی پھر تو بڑی لمبی چوڑی ہوگی اگر تم نے دو دھاگے دیکھے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ان سے مراد رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی ہے۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَأُنْزِلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَهُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا أَنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ۔

۱۶۲۶۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوغسان محمد ابن مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحازم نے حدیث بیان کی، اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "کلوا واشربوا حتّٰی یتبیّن لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود" اور "من الفجر" کے الفاظ ابھی نازل نہیں ہوئے تھے تو بہت سے صحابہ جب روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے تو اپنے دونوں پاؤں میں سفید دھاگا باندھ لیتے اور سیاہ دھاگا باندھ لیتے۔ اور پھر جب تک وہ دونوں دھاگے صاف دکھائی دینے نہ لگ جاتے برابر کھاتے پیتے رہتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے "من الفجر" کے الفاظ جب نازل کر دیے تو انھیں معلوم ہوا

کہ اس سے مراد رات (کی سیاہی سے) دن (کی سفیدی) کا امتیاز ہے۔

باب ۵۸۷ قَوْلِهِ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ :

۵۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور یہ تو کوئی بھی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔ البتہ نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور اللہ سے تقویٰ اختیار کیے رہو تاکہ فلاح پا جاؤ۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانُوا إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَتَوُا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا :

۱۶۲۷۔ ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب جاہلیت میں احرام باندھ لیتے تو گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے داخل ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ" اور یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کی پشت کی طرف سے آؤ۔ البتہ نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص تقویٰ اختیار کرے، اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ۔"

باب ۵۸۸ قَوْلِهِ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ :

۵۸۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہ رہ جائے۔ اور دین اللہ ہی کے لیے رہ جائے۔ سو اگر وہ باز آجائیں تو سختی کسی پر بھی نہیں بجز (اپنے حق میں) ظلم کرنے والوں کے۔"

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ دَمَ أَخِي فَقَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللَّهِ وَزَادَ عُثْمَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي فُلَانٌ وَحَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ أَنَّ بُكَيْرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحُجَّ عَامًا وَتَعْتَمِرَ عَامًا وَتَتْرُكَ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ

۱۶۲۸۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ آپ کے پاس ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنے کے زمانہ میں دو آدمی آئے اور کہا کہ لوگوں میں اختلاف و نزاع پیدا ہو چکا ہے۔ آپ عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ کیوں خاموش ہیں؛ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری خاموشی کی وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کسی بھی بھائی کا خون مجھ پر حرام قرار دیا ہے۔ اس پر انھوں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ" اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔" ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم (قرآن کے حکم کے مطابق) لڑے ہیں یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہیں رہا اور دین خالص اللہ کے لیے ہوگیا۔ لیکن تم لوگ چاہتے ہو کہ تم اس لیے لڑو کہ اور فساد ہو اور دین اللہ غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔ اور عثمان بن صالح نے اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابن وہب نے بیان کیا، انھیں فلاں اور حیاۃ بن شریح نے خبر دی، انھیں بکر

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغَّبَ اللّٰهُ فِيْهِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ إِيْمَانٍ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَدَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا إِلٰى أَمْرِ اللّٰهِ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ قَالَ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيْلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِيْ دِيْنِهِ إِمَّا قَتَلُوْهُ وَإِمَّا يُعَذِّبُوْهُ حَتّٰى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِيْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ هٰذَا بَيْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ ؕ

ابن عمرو معافری نے، ان سے بکیر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ ایک صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے کہ آپ ایک سال حج کرتے ہیں اور ایک سال عمرہ، اور اللہ عزوجل کے راستے میں جہاد میں شریک نہیں ہوتے آپ کو خود معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کی طرف کتنی توجہ دلائی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پانچ وقت نماز پڑھنا، رمضان کے روزے رکھنا، زکاۃ دینا اور حج کرنا، انھوں نے کہا اے عبدالرحمٰن! کتاب اللہ میں جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا آپ کو وہ معلوم نہیں ہے کہ "مسلمانوں کی دو جماعتیں اگر باہم جنگ کریں تو ان میں صلح کراؤ" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "الی امر اللہ" تک (اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ان سے جنگ کرو) یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم یہ فرض انجام دے چکے ہیں اسلام اس وقت کمزور تھا اور آدمی اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا کر دیا تھا لیکن اب اسلام طاقتور ہو چکا ہے اس لیے (وہ) فساد باقی نہیں رہا، ان صاحب نے پوچھا پھر علی اور عثمان رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا اگرچہ تم لوگ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ انھیں معاف کرتا۔ اور علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپ کے داماد ہیں۔ اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ان کا گھر ہے تم دیکھ سکتے ہو؛

بَابٌ ۵۸۹ قَوْلِهٖ وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اَلتَّهْلُكَةُ وَالْهَلَاكُ وَاحِدٌ ؕ

۵۸۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور اچھے کام کرتے رہو۔ یقیناً اللہ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تھلکۃ اور ھلاک ہم معنی ہیں؛

۱۶۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ ؕ

۱۶۲۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں نضر نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے بیان کیا ان سے ابو وائل نے سنا اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو" اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی؛

بَابٌ ۵۹۰ قَوْلِهٖ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ ؕ

۵۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو"۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۶۳۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔

ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُّ اِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ الْكُوْفَةِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ فِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَاْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَّهِيَ لَكُمْ عَامَّةً ؛

ان سے عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن معقل سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس مسجد میں حاضر ہوا، ان کی مراد کوفہ کی مسجد سے تھی۔ اور آپ سے روزے کے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ آپ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگ لے گئے اور جوئیں (سر سے) میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میرا خیال یہ نہیں تھا کہ تم اس حد تک تکلیف میں مبتلا ہو گے۔ تم کوئی بکری نہیں مہیا کر سکتے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا پھر تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کو ایک صاع کھانا اور اپنا سر منڈوا لو (آپ احرام باندھے ہوئے تھے) تو یہ آیت خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے۔

باب ۵۹۱ قَوْلِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ ؛

۵۹۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو پھر جو شخص عمرہ سے مستفید ہو اسے حج کے ساتھ ملا کر"

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عِمْرَانَ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْاٰنٌ يُحَرِّمُهٗ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَاءَ ؛

۱۶۳۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عمران ابی بکر نے، ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (حج میں) تمتع کا حکم قرآن میں نازل ہوا اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح (حج) کیا۔ پھر اس کے بعد قرآن نے اسے ممنوع نہیں قرار دیا اور نہ اس سے آنحضورؐ نے روکا۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی (لہٰذا تمتع اب بھی جائز ہے) یہ تو ایک صاحب نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

باب ۵۹۲ قَوْلِهٖ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؛

۵۹۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تمھیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے یہاں سے معاش تلاش کرو۔"

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظٌ وَّمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَاَثَّمُوْا اَنْ يَّتَّجِرُوْا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ ؛

۱۶۳۲۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابن عیینہ نے خبر دی انھیں عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز زمانہ جاہلیت کے بازار (میلے) تھے۔ اس لیے (اسلام کے بعد) موسم حج میں صحابہؓ نے وہاں کاروبار کو برا سمجھا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ "تمھیں اس باب میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے یہاں سے تلاش معاش کرو۔"

باب ۵۹۳ قَوْلِهٖ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ؛

۵۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں"

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ۔

۱۶۳۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قریش اور ان کے طریقے کی پیروی کرنے والے عرب (حج کے لیے) مزدلفہ میں ہی وقوف کرتے تھے۔ اس کا نام انھوں نے "الحمس" رکھا تھا۔ اور باقی عرب عرفات کے میدان میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ آپ عرفات میں آئیں اور وہیں وقوف کریں اور پھر وہاں سے مزدلفہ آئیں، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا یہی مقصد ہے کہ "پھر تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں"۔

۱۶۳۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَطَوَّفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتّٰى يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَإِذَا رَكِبَ إِلٰى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهُ هَدِيَّةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ أَوِ الْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ أَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ غَيْرَ إِنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ فَعَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتّٰى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتّٰى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يَبِيتُونَ بِهِ ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا وَأَكْثِرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ أَفِيضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِيضُونَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتّٰى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ ۔

۱۶۳۴۔ مجھ سے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں کریب نے خبر دی۔ اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کسی شخص کے لیے بیت اللہ کا طواف اس وقت تک حلال نہیں تھا جب تک وہ حج کے لیے احرام نہ باندھ لے۔ پھر جب وقوفِ عرفہ کے لیے جائے تو جس کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) ہو اونٹ گائے یا بکری جس کی بھی وہ قربانی کر سکتا ہو (کرے)، البتہ اگر وہ ہدی مہیا نہ کر سکا ہو تو اس پر ایام حج میں تین دن کے روزے واجب ہیں یہ تین دن کے روزے یوم عرفہ سے پہلے پہلے پورے ہو جانے چاہئیں۔ مگر ان تین روزوں میں آخری روزہ وقوفِ عرفہ کے دن پڑ جائے۔ پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کے بعد اسے روانہ ہونا چاہیے اور عرفہ میں قیام کرنا چاہیے۔ عصر کی نماز کے وقت سے رات کی تاریکی پھیل جانے تک پھر عرفات سے روانگی ہوگی اور وہاں سے چل کر مزدلفہ پہنچیں گے جہاں رات گزارنی ہوگی، وہاں جتنا ہو سکے، اللہ کا ذکر کیا جائے۔ اور تکبیر و تہلیل بھی خوب کی جائے صبح ہونے تک۔ آخر یہاں سے بھی روانگی ہوگی۔ کیونکہ لوگ یہاں سے اسی طرح روانہ ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "ہاں تو تم وہاں جا کر واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے" اور آخر میں جمرہ عقبہ کرو۔

باب ۵۹۴ قَوْلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

۵۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور کوئی ان میں ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

بھتری دے اور آخرت میں بھی بھتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔"

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۞

۱۶۳۵۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے "اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی بھتری دے اور آخرت میں بھی بھتری اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔"

بَابٌ ۵۹۵ قَوْلِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ وَ قَالَ عَطَاءٌ اَلنَّسْلُ الْحَيَوَانُ ۞

۵۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "درآنحالیکہ وہ شدید بدترین جھگڑالو ہے"

عطاء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ویھلک الحرث والنسل" میں نسل سے مراد حیوان ہے۔

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞

۱۶۳۶۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہے۔" اور عبداللہ (بن ولید عدنی) نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۞

بَابٌ ۵۹۶ قَوْلِهٖ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ اِلٰى قَرِيْبٍ ۞

۵۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ درآنحالیکہ ابھی تم پر ان لوگوں کے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، انھیں تنگی اور سختی پیش آئی" ارشاد "قریب" تک ۞

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا خَفِيْفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَتَلَا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ فَلَقِيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا وَعَدَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا عَلِمَ اَنَّهٗ كَائِنٌ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ وَلٰكِنْ لَّمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ

۱۶۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ "حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا" (میں کذبوا کو ذال کی تخفیف کے ساتھ قرارت کرتے تھے۔ آیت کا جو مفہوم وہ مراد لے سکتے تھے، لیا۔ اس کے بعد یوں تلاوت کرنے "حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب" پھر میری ملاقات عروہ بن زبیر سے ہوئی تو میں نے اس قرارت کا ذکر ان سے کیا، انھوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا معاذ اللہ! خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے رسول سے جو بھی وعدہ کیا، تو

بِالرُّسُلِ حَتّٰى خَافُوْٓا اَنْ يَّكُوْنَ مَنْ مَّعَهُمْ يُكَذِّبُوْنَ هُمْ فَكَانَتْ تَفْرَؤُهَا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا مُثَقَّلَةً ؛

انھیں اس کا کامل یقین ہوتا کہ ان کی وفات سے پہلے یہ ضرور ظہور پذیر ہوگا۔ البتہ انبیاء پر مصیبتیں اور آزمائشیں جب انتہاء کو پہنچ جاتیں، تو انھیں خوف دامنگیر ہوتا کہ کہیں وہ لوگ انھیں جھٹلا نہ دیں جو اُن کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی قرارت " وظنوا انهم قد كذّبوا (ذال کی تشدید کے ساتھ کرتی تھیں ؛

باب ۵۹۷ قَوْلِهٖ تَعَالٰى نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ اَلْاٰيَةَ ؛

۵۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تمھاری بیویاں تمھاری کھیتی ہیں سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو اور اپنے حق میں آئندہ کے لیے کچھ کرتے رہو" ؛

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ فَاَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهٰى اِلٰى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِيْ فِيْمَا اُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ اُنْزِلَتْ فِيْ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضٰى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ يَاْتِيْهَا فِيْ۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛

۱۶۳۸۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں نضر بن شمیل نے خبر دی انھیں ابن عون نے خبر دی۔ ان سے نافع نے بیان کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تو (قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا لفظ) زبان پر نہیں لاتے تھے، یہاں تک کہ تلاوت سے فارغ ہو جاتے۔ ایک دن میں (قرآن مجید لے کر) ان کے سامنے بیٹھ گیا اور انھوں نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت (مذکورہ) پر پہنچے تو فرمایا معلوم ہے یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟ میں نے عرض کی کہ نہیں، فرمایا کہ فلاں فلاں چیز کے لیے نازل ہوئی تھی۔ اور پھر تلاوت کرنے لگے۔ اور عبدالصمد سے روایت ہے، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آیت " سو تم اپنے کھیت میں آؤ جس طرح چاہو" کے بارے میں فرمایا کہ (پیچھے سے بھی) آسکتا ہے۔ اس کی روایت محمد بن یحییٰ بن سعید نے کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ؛

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَّرَآئِهَا جَآءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ؛

۱۶۳۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن منکدر نے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر عورت سے ہم بستری کے لیے کوئی پیچھے سے آئیگا تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ "تمھاری بیویاں تمھاری کھیتی ہیں سو اپنے کھیت میں آؤ جدھر سے چاہو" ؛

باب ۵۹۸ قَوْلِهٖ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ ؛

۵۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور پھر وہ اپنی مدت کو پہنچ چکیں تو تم انھیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں ؛

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا

۱۶۴۰۔ ہم سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر عقدی نے حدیث بیان کی، ان سے عباد بن راشد نے حدیث بیان کی۔

الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ أُخْتٌ تُخْطَبُ إِلَيَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِيْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا فَأَبَى مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ۞

ان سے حسن نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ میری ایک بہن تھیں جن کا پیغام میرے پاس آیا تھا اور ابراہیم نے بیان کیا، ان سے یونس نے ان سے حسن نے اور ان سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی۔ اور ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی اور ان سے حسن نے کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی تھی، لیکن جب عدت گزر گئی تو انھوں نے پھر ان کے لیے پیغام نکاح بھیجا۔ معقل رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار کیا تو آیت نازل ہوئی کہ "تم انھیں اس سے مت روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں"۔

باب ۵۹۹ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا إِلَى بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔ يَعْفُوْنَ يَهَبْنَ ۞

۵۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں، وہ بیویاں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن تک روکے رکھیں" بما تعملون خبیر" تک۔ یعفون بمعنی یھبن ۞

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنِيْ أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا قَالَ قَدْ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الْأُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا أَوْ تَدَعُهَا قَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهٖ ۞

۱۶۴۱۔ ہم سے امیہ بن بسطام نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے آیت "اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں" کے متعلق عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اس آیت کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس لیے اسے (مصحف میں) نہ لکھیں، یا (یہ کہا کہ) نہ رہنے دیں۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹے! میں (قرآن کا) کوئی حرف اس کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا ۞

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا

۱۶۴۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شبل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے آیت "اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں" کے بارے میں فرمایا کہ یہ (یعنی چار مہینے دس دن کی) عدت تھی۔ جو شوہر کے گھر عورت کو گذارنی ضروری تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان پر لازم ہے) اپنی بیویوں کے حق میں نفع اٹھانے کی وصیت (کر جانے) کی کہ وہ ایک سال تک گھر سے نکالی نہ جائیں۔ لیکن اگر (خود) نکل جائیں تو کوئی گناہ تم پر نہیں۔ اس باب میں جسے وہ (بیویاں)

وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهٖ وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهٰذَا وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا فِيْ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ نَحْوَهٗ ؕ

شرافت کے ساتھ کریں۔" فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے لیے سات مہینے اور بیس دن وصیت کے قرار دیے کہ اگر وہ اس مدت میں چاہے تو اپنے لیے وصیت کے مطابق (شوہر کے گھر میں ہی) ٹھہرے اور اگر چاہے تو کہیں اور چلی جائے، کہ اگر ایسی عورت کہیں اور چلی جائے تو تمھارے حق میں کوئی مضائقہ نہیں۔ پس عدت کے ایام تو وہی ہیں جنھیں گزارنا اس پر ضروری ہے (یعنی چار مہینے دس دن) شبل نے مجاہد کے واسطہ سے اسے بیان کیا اور عطاء نے بیان کیا، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت نے عورت کے لیے صرف شوہر کے گھر میں عدت گذارنے کے حکم کو منسوخ قرار دے دیا۔ گویا اب جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ہم گھر سے) نکالی نہ جائیں" (لیکن اگر خود نکل جائیں تو کوئی گناہ نہیں) عطاء نے فرمایا کہ اگر عورت چاہے تو عدت شوہر کے گھر میں گذارے اور کے حق میں جو وصیت ہے اس کے مطابق وہیں قیام کرے اور اگر وہ چاہے تو دوسری جگہ بھی گذار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد" تو کوئی گناہ تم پر نہیں، اس باب میں جسے وہ بیویاں شرافت کے ساتھ کریں" کی وجہ سے۔ عطاء نے فرمایا کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا۔ اور اس نے (عورت کے لیے) سکنٰی کے حق کو منسوخ قرار دیا۔ اب عورت جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے، اسے سکنٰی دینا ضروری نہیں۔ اور محمد بن یوسف نے روایت کی، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے اور ان سے مجاہد نے یہی روایت ہے۔ اور ابن ابی نجیح سے روایت ہے۔ ان سے عطاء نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت نے صرف شوہر کے گھر میں عدت کے حکم کو منسوخ قرار دیا ہے، اب وہ جہاں چاہے عدت گذار سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غیر اخراج" وغیرہ کی روشنی میں۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ عُظْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى فَذَكَرْتُ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فِيْ شَاْنِ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَلٰكِنَّ عَمَّهٗ كَانَ لَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَجَرِيْءٌ اِنْ كَذَبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فِيْ جَانِبِ الْكُوْفَةِ وَرَفَعَ صَوْتَهٗ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَلَقِيْتُ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ اَوْ مَالِكَ بْنَ عَوْفٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

۱۶۴۳۔ ہم سے حبان نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن عون نے خبر دی، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں انصار کی ایک مجلس میں حاضر ہوا۔ اکابر انصار اس مجلس میں موجود تھے۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بھی تشریف رکھتے تھے، میں نے وہاں سبیعہ بنت حارث کے معاملے سے متعلق عبد اللہ بن عتبہ کی حدیث کا ذکر کیا۔ عبد الرحمن نے فرمایا لیکن ان کے چچا (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ایسا نہیں کہتے تھے (محمد بن سیرین نے بیان کیا) میں نے کہا کہ پھر تو میں نے ایک ایسے بزرگ کے متعلق جھوٹ بولنے میں جرارت کی ہے جو کوفہ میں ابھی موجود ہیں، ان کی آواز بلند ہوگئی تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب

فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّولٰى وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا عَطِيَّةَ مَالِكَ بْنَ عَامِرٍ ؛

میں اس مجلس سے اٹھا تو راستے میں مالک بن عامر یا (راوی کو شبہ تھا) مالک بن عوف سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے اور وہ حمل سے ہو تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے متعلق کیا فرماتے تھے؛ انھوں نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم لوگ اس پر سختی کے متعلق کیوں سوچتے ہو! اسے رخصت کیوں نہیں دیتے۔ سورۂ نساء قصریٰ (سورۂ طلاق) طولیٰ (بقرہ) کے بعد نازل ہوئی ہے اور ایوب نے بیان کیا، ان سے محمد نے کہ میں ابوعطیہ مالک بن عامر سے ملا۔ (بغیر شک) ؛

بَابٌ قَوْلِهِ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ؛

۶۰۰- اللہ تعالیٰ کا ارشاد " سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو۔ اور خصوصًا درمیانی نماز کی " ؛

۱۶۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ أَجْوَافَهُمْ شَكَّ يَحْيَى نَارًا ؛

۱۶۴۴- ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے محمد بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے عبیدہ نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے موقعہ پر فرمایا تھا، ان کفار نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہوگیا خدا ان کی قبروں اور گھروں کو یا ان کے پیٹوں کو، یحییٰ کو شک تھا، آگ سے بھردے ؛

بَابٌ قَوْلِهِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ مُطِيعِينَ ؛

۶۰۱- اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور اللہ کے سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہا کرو " قانتین بمعنی مطیعین ؛

۱۶۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ ؛

۱۶۴۵- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے، ان سے حارث بن شبیل نے، ان سے عمرو شیبانی نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتدائے اسلام میں) ہم نماز پڑھتے ہوئے بات بھی کرلیا کرتے تھے، کوئی بھی شخص اپنے دوسرے بھائی سے اپنی کسی ضرورت کے لیے کہہ لیتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ " سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو اور خصوصًا درمیانی نماز کی، اور اللہ کے سامنے عاجزوں کی طرح کھڑے رہا کرو " اس آیت کے ذریعہ ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ؛

بَابٌ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا

۶۰۲- اللہ تعالیٰ کا ارشاد " لیکن اگر تمھیں اندیشہ ہو تو تم پیدل ہی (پڑھ لیا کرو) یا سواری پر۔ پھر جب تم امن میں آجاؤ تو

اللہ کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون۔ و
قال ابن جبیر کرسیہ علمہ یقال بسطۃ
زیادۃ وفضلا افرغ انزل ولا یؤدہ
لا یثقلہ ادنی اثقلنی والآد والاید
القوۃ السنۃ نعاس یتسنہ یتغیر
فبہت ذھبت حجتہ خاویۃ لا انیس
فیھا عروشھا ابنیتھا السنۃ نعاس
ننشزھا نخرجھا اعصار ریح عاصف
تھب من الارض الی السماء کعمود فیہ
نار وقال ابن عباس صلدا لیس علیہ
شیء وقال عکرمۃ وابل مطر شدید
الطل الندی وھذا مثل عمل المؤمن
یتسنہ یتغیر ؛

اللہ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے جس کو تم جانتے
بھی نہ تھے۔" ابن جبیر نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) کرسیہ
سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔ بسطۃ ای زیادۃ وفضلا۔
افرغ بمعنی انزل۔ ولا یؤدہ ای لا یثقلہ۔ ادنی
ای اثقلنی۔ آد اور اید۔ قوت کے معنی میں ہیں۔ السنۃ
یعنی اونگھ (لم) یتسنہ بمعنی یتغیر۔ فبہت یعنی اس کے
پاس کوئی دلیل نہ رہی۔ خاویۃ جہاں کوئی انیس وغم خوار
نہ ہو۔ عروشھا یعنی ابنیتھا۔ السنۃ بمعنی اونگھ۔
ننشزھا بمعنی نخرجھا۔ اعصار ایسی تیز ہوا جو زمین
سے آسمان کی طرف ستون کی طرح اٹھتی ہے اور اس میں آگ
ہوتی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلدا
ایسی مٹی جس پر کچھ اگا ہوا نہ ہو اور عکرمہ نے فرمایا کہ وابل
مطر شدید۔ کو کہتے ہیں۔ طل بمعنی شبنم اور یہ مؤمن کے
عمل کی مثال ہے یتسنہ بمعنی یتغیر ؛

۱۶۴۶۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف حدثنا
مالک عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا سئل
عن صلوۃ الخوف قال یتقدم الامام وطائفۃ
من الناس فیصلی بھم الامام رکعۃ وتکون طائفۃ
منھم بینھم وبین العدو لم یصلوا فاذا صلوا
الذین معہ رکعۃ استاخروا مکان الذین لم
یصلوا ولا یسلمون ویتقدم الذین لم یصلوا
فیصلون معہ رکعۃ ثم ینصرف الامام
وقد صلی رکعتین فیقوم کل واحد من الطائفتین
فیصلون لانفسھم رکعۃ بعد ان ینصرف الامام
فیکون کل واحد من الطائفتین قد صلی رکعتین
فان کان خوف ھو اشد من ذلک صلوا رجالا
قیاما علی اقدامھم او رکبانا مستقبلی القبلۃ
او غیر مستقبلیھا قال مالک قال نافع لا اری
عبد اللہ بن عمر ذکر ذلک الا عن رسول اللہ

۱۶۴۶۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے مالک
نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
نماز خوف کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ امام مسلمانوں کی ایک جماعت
کو لے کر خود آگے بڑھے اور انھیں ایک رکعت نماز پڑھائے۔ اس
دوران میں مسلمانوں کی دوسری جماعت ان کے اور دشمن کے درمیان میں
رہے۔ یہ لوگ نماز میں ابھی شریک نہ ہوں گے۔ پھر جب امام ان لوگوں کو
ایک رکعت پڑھا چکے جو پہلے اس کے ساتھ تھے تو اب یہ لوگ پیچھے ہٹ
جائیں گے اور ان کی جگہ لے لیں گے جنھوں نے اب تک نماز نہیں پڑھی
ہے لیکن یہ لوگ سلام نہیں پھیریں گے۔ اب وہ لوگ آگے بڑھیں گے
جنھوں نے نماز نہیں پڑھی ہے اور امام انھیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائیگا
اب امام دو رکعت پڑھ چکنے کے بعد نماز سے فارغ ہو چکا (اگر فرض صرف
دو رکعت نماز تھی) پھر دونوں جماعتیں (جنھوں نے الگ الگ امام کے ساتھ
ایک ایک رکعت نماز پڑھی تھی) اپنی بقیہ ایک ایک رکعت ادا کریں گی۔ جبکہ
امام اپنی نماز سے فارغ ہو چکا ہے۔ اس طرح دونوں جماعتوں کی دو
دو رکعت پوری ہو جائیں گی۔ لیکن اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہے (اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

مذکورہ صورت بھی ممکن نہیں، تو ہر شخص تنہا نماز پڑھ لے، پیدل ہو یا سوار۔ قبلہ کی طرف رخ ہو یا نہ ہو۔ مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے کہ ظاہر ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تفصیلات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر ہی بیان کی ہوں گی ؛

باب ۶۰۳ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ؛

۶۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں "

۱۶۴۷۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبُ ابْنُ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰى قَوْلِهِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْاُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ اَخِيْ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْهُ مِنْ مَكَانِهِ قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ نَحْوَ هٰذَا ؛

۱۶۴۷۔ مجھ سے عبداللہ بن ابی اسود نے حدیث بیان کی، ان سے حمید ابن اسود اور یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حبیب بن شہید نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سورۂ بقرہ کی آیت یعنی " جو لوگ تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں " اللہ تعالیٰ کے ارشاد " غیر اخراج " تک کو دوسری آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔ اس لیے آپ اسے مصحف میں نہ لکھیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! یہ آیت مصحف میں ہی رہے گی، میں کسی حرف کو اس کی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ حمید نے بیان کیا کہ یا آپ نے اسی طرح کے الفاظ کہے ؛

باب ۶۰۴ قَوْلِهِ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى ؛

۶۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب ابراہیم نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح جلائے گا "

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؛

۱۶۴۸۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے انھیں ابوسلمہ اور سعید نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شک کرنے کا تو ہمیں ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ حق ہے۔ جب انھوں نے عرض کیا تھا کہ " اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا، ارشاد ہوا، کیا آپ کو یقین نہیں ہے، عرض کی ضرور ہے لیکن یہ درخواست اس لیے ہے کہ قلب کو اور اطمینان ہو جائے "۔

باب ۶۰۵ قَوْلِهِ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ .. اِلٰى قَوْلِهِ تَتَفَكَّرُوْنَ ؛

۶۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو۔ " ارشاد " تتفکرون " تک ؛

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ

۱۶۴۹۔ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے، انھوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے

يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اَخَاهُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَوْمًا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ قَالُوا اللّٰهُ اَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ فَقَالَ قُوْلُوْا نَعْلَمُ اَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهَا شَيْءٌ يَّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ اَخِيْ قُلْ وَلَا تُحَقِّرْ نَفْسَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ اَيُّ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِيْ حَتّٰى اَغْرَقَ اَعْمَالَهٗ ٭

سنا، وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا (ابن جریج نے کہا) اور میں نے ان کے بھائی ابوبکر بن ابی ملیکہ سے سُنا۔ وہ عبید بن عمیر کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ایک دن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے دریافت فرمایا کہ آپ حضرات کا کیا خیال ہے یہ آیت کس سلسلے میں نازل ہوئی ہے "کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو" سب نے کہا کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے عمر رضی اللہ عنہ بہت غصے ہو گئے اور فرمایا صاف جواب دیجیے کہ آپ لوگوں کو اس سلسلے میں کچھ معلوم ہے یا نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المؤمنین! میرے ذہن میں اس سے متعلق کچھ چیز ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹے! تمھیں کہو، اور اپنے کو کمتر نہ سمجھو، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اس میں عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے عمل کی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ عمل کی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مالدار شخص کی مثال بیان کی گئی ہے جو پہلے تو اللہ عزوجل کی اطاعت کرتا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر شیطان کو مسلط کر دیا اور وہ معاصی میں مبتلا ہو گیا اور اس نے اس کے سارے اعمال غارت کر دیے ٭

باب ٦٠٦ قَوْلِهٖ لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا يُقَالُ اَلْحَفَ عَلَيَّ وَاَلَحَّ عَلَيَّ وَاَحْفَانِيْ بِالْمَسْئَلَةِ فَيُحْفِكُمْ يُجْهِدْكُمْ ٭

٦٠٦۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے" بولتے ہیں الحف علی، الح علی، اور احفانی بالمسئلۃ (سب کے معنی لگ لپٹ کر مانگنے کے ہیں) کہ تمھیں تھکا دے۔

١٦٥٠۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَلَا اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ٭

١٦٥٠۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے شریک بن ابی نمر نے حدیث بیان کی ان سے عطاء بن یسار اور عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری نے بیان کیا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو کھجور، ایک دو لقمے دربدر لیے پھریں۔ مسکین وہ ہے جو مانگنے سے بچتا ہے اور اگر تمھارا جی چاہے تو اس آیت کی تلاوت کر لو کہ" وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر نہیں مانگتے":

باب ٦٠٧ قَوْلِ اللّٰهِ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ اَلْمَسُّ الْجُنُوْنُ ٭

٦٠٧۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے" المسُّ یعنی جنون ٭

١٦٥١۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ ٭

١٦٥١۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ربٰوا کے سلسلے میں سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پڑھ کر لوگوں کو سنایا اور اس کے بعد شراب کا کاروبار حرام قرار پایا ٭

باب ۶۰۸ قَوْلِهِ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا يُذْهِبُهُ

۶۰۸۔ ارشاد "اللہ سود کو مٹاتا ہے"۔ یمحق بمعنی یذہب

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيٰتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

۱۶۵۲۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی۔ انھیں شعبہ نے انھیں سلیمان نے انھوں نے ابوالضحیٰ سے سنا، وہ مسروق کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جب سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مسجد میں انھیں پڑھ کر سنایا، اس کے بعد شراب کا کاروبار حرام ہوگیا۔

باب ۶۰۹ قَوْلِهِ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ فَاعْلَمُوا

۶۰۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو خبردار ہو جاؤ جنگ کے لیے" (اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے) (فاذنوا) بمعنی فاعلموا۔

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

۱۶۵۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مسجد میں پڑھ کر سنایا اور شراب کا کاروبار حرام ہوگیا۔

باب ۶۱۰ قَوْلِهِ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

۶۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تنگ دست ہے تو اس کے لیے آسودہ حالی تک مہلت ہے اور اگر معاف کردو تو تمہارے حق میں اور بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو"۔

۱۶۵۴۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

۱۶۵۴۔ اور ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، ان سے منصور اور اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمیں پڑھ کر سنایا اور شراب کی تجارت حرام ہوگئی۔

باب ۶۱۱ قَوْلِهِ: وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ

۶۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد:۔

"اور اس دن سے ڈرتے رہو جس میں تم سب اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے"۔

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا۔

۱۶۵۵۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عاصم نے، ان سے شعبی نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، وہ سود سے متعلق تھی۔

باب ۶۱۲

قَوْلِهٖ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞

۶۱۲

اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور جو کچھ تمھارے نفسوں کے اندر ہے اگر تم ان کو ظاہر کردو یا اسے چھپائے رکھو، بہرحال اللہ اس کا حساب تم سے لے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دیگا اور اللہ ہر چیز پہ قدرت رکھنے والا ہے"

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ الْاٰيَةَ ۞

۱۶۵۹۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے نفیلی نے حدیث بیان کی، ان سے مسکین نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے خالد حذاء نے، ان سے مروان اصفر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آیت " اور جو کچھ تمھارے نفسوں کے اندر ہے۔ اگر تم ان کو ظاہر کرو یا چھپائے رکھو" آخر آیت تک منسوخ ہوگئی تھی ۞

باب ۶۱۳

قَوْلِهٖ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِصْرًا عَهْدًا وَّيُقَالُ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ فَاغْفِرْ لَنَا ۞

۶۱۳

اللہ تعالیٰ کا ارشاد" پیغمبر ایمان لائے اس پر جو اُن پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اصراً" عہد کے معنی میں ہے۔ بولتے ہیں" غفرانک" یعنی "آپ کی مغفرت (مانگتے ہیں) کہ ہمیں معاف کردیجیے"

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسِبُهُ ابْنُ عُمَرَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ قَالَ نَسَخَتْهَا الْاٰيَةُ الَّتِیْ بَعْدَهَا ۞

۱۶۶۰۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں روح نے خبر دی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں خالد حذاء نے، انھیں مروان اصفر نے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے (مروان اصفر نے) کہا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں، آپ نے آیت "وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ" الآیۃ کے متعلق فرمایا کہ اس آیت ولا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا نے منسوخ کر دیا ہے۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

تُقَاةٌ وَّتَقِيَّةٌ وَّاحِدَةٌ صِرٌّ بَرْدٌ شَفَا حُفْرَةٍ مِّثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهَا تُبَوِّئُ تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا اَلْمُسَوَّمُ الَّذِيْ لَهٗ سِيْمَاءٌ بِعَلَامَةٍ اَوْ بِصُوْفَةٍ اَوْ بِمَا كَانَ رِبِّيُّوْنَ الْجَمِيْعُ وَالْوَاحِدُ رِبِّيٌّ تَحُسُّوْنَهُمْ تَسْتَاصِلُوْنَهُمْ قَتْلًا غُزًّا وَّاحِدُهَا غَازٍ سَنَكْتُبُ سَنَحْفَظُ نُزُلًا ثَوَابًا وَّيَجُوْزُ وَمُنْزَلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ كَقَوْلِكَ اَنْزَلْتُهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَّالْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْحِسَانُ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَّحَصُوْرًا لَّا يَاْتِي النِّسَاءَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِنْ فَوْرِهِمْ مِّنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ وَّقَالَ مُجَاهِدٌ يُخْرِجُ الْحَيَّ النُّطْفَةُ تَخْرُجُ مَيِّتَةً وَّيُخْرِجُ مِنْهَا الْحَيَّ الْاِبْكَارُ اَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ اُرَاهُ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ ؞

بَابٌ ۶۱۴ ـ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ

وَّقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ يُّصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا يُضِلُّ بِهٖ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ وَكَقَوْلِهٖ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَكَقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى زَيْغٌ شَكٌّ ـ اِبْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ

سورۂ آلِ عمران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

تقاۃ اور تقیۃ ہم معنی ہیں ۔ صر بمعنی برد ۔ شفا حفرۃ ، شفا الرکیۃ (رکیۃ بمعنی کنواں) کی طرح ہے ، یعنی اس کا کنارہ ۔ تبوی بمعنی تتخذ معسکراً ۔ المسوم یعنی جس کی کوئی علامت ہو ۔ کسی طرح کی بھی علامت ہو ، ربیون جمع ہے واحد ربیّ ہے ۔ تحسونھم ای تستاصلونھم قتلاً ۔ غزًّا کا واحد غازٍ ہے ۔ سنکتب ای سنحفظ ۔ نزلاً ای ثواباً ، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی چیز کے معنی میں بھی لیا جا سکتا ہے ۔ اس صورت میں " انزلتہ " سے مشتق ہو گا ۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ " الخیل المسومۃ " کے معنی ہیں کامل الخلقت اور خوبصورت ۔ ابن جبیر نے فرمایا کہ " حصور " ایسا شخص جو عورتوں کے پاس نہ جاتے ۔ عکرمہ نے فرمایا " من فورھم " یعنی جس غضب و جوش کا انھوں نے بدر کی لڑائی میں مظاہرہ کیا تھا ۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ " یخرج الحی " میں مراد نطفہ ہے کہ پہلے بے جان ہوتا ہے پھر اس سے ایک حیات وجود پذیر ہوتی ہے ۔ " الابکار " یعنی طلوعِ فجر ۔ " العشی " یعنی سورج کا ڈھلنا ، میرا خیال ہے کہ ، غروب تک (عشی کا اطلاق ہوتا ہے) ۔

۶۱۴ " اس میں محکم آیتیں ہیں "

مجاہدؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد حلال و حرام ہیں " اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں ، کہ بعض آیتیں بعض کی تصدیق کرتی ہیں ، جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " وما یضل بہ الا الفٰسقین " اور دوسرے موقع پر ارشاد ہے ۔ ویجعل الرجس علی الذین لا یعقلون " ، اور جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " والذین اھتدوا زادھم ھدی " زیغ بمعنی شک ، فتنہ کی تلاش میں ہیں ، یعنی آیات متشابہات میں

الْمُتَشَابِهَاتِ وَالرَّاسِخُونَ يَعْلَمُونَ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ

۱۶۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ أُولُوا الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ۔

موشگافیاں کرکے " والراسخون " یعنی جو لوگ پختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے "۔

۱۶۶۱ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابراہیم تستری نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی " وہ وہی خدا ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں محکم آیتیں ہیں اور وہی کتاب کا اصل مدار ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو متشابہ ہیں، شورش کی تلاش میں اور اس کے غلط مطلب کی تلاش میں " اللہ تعالیٰ کے ارشاد " اولوا الالباب " تک عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں تو متنبہ ہو جاؤ کہ یہی وہی لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے (آیت میں) نشاندہی کی ہے، اس لیے ان سے بچتے رہو۔

باب ۶۱۵ قَوْلِهِ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

۱۶۶۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

۶۱۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں "۔

۱۶۶۲ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں سعید بن مسیب نے اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مولود جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیدا ہوتے ہی چھوتا ہے اور جس سے وہ مولود چلاتا ہے، سوا مریمؑ اور ان کے صاحبزادے (عیسیٰ علیہما السلام) کے۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھو " انی اعیذها بك وذریتها من الشیطان الرجیم " (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا)۔

باب ۶۱۶ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ لَا خَيْرَ أَلِيمٌ مُؤْلِمٌ مُوجِعٌ مِنَ الْأَلَمِ وَهُوَ فِي مَوْضِعِ مُفْعِلٍ۔

۶۱۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کے کوئی حصہ آخرت میں نہیں۔ (لا خلاق لهم ای لا خیر لهم الیم بمعنی مولم موجع من الالم مفعل کے وزن پر)۔

۱۶۶۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۶۶۳ - ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن

بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف يمين صبر ليقتطع بها مال امرئ مسلم لقي الله وهو عليه غضبان فانزل الله تصديق ذلك إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا أولئك لا خلاق لهم في الآخرة إلى آخر الآية قال فدخل الأشعث بن قيس وقال ما يحدثكم أبو عبد الرحمن قلنا كذا وكذا، قال فيّ أنزلت كانت لي بئر في أرض ابن عم لي قال النبي صلى الله عليه وسلم بينتك أو يمينه فقلت إذاً يحلف يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين صبر يقتطع بها مال امرئ مسلم وهو فيها فاجر لقي الله وهو عليه غضبان۔

۱۶۶۴ - حدثنا علي هو ابن أبي هاشم سمع هشيما أخبرنا العوام بن حوشب عن إبراهيم بن عبد الرحمن عن عبد الله بن أبي أوفى أن رجلا أقام سلعة في السوق فحلف فيها لقد أعطى بها ما لم يعطه ليوقع فيها رجلا من المسلمين فنزلت إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا إلى آخر الآية۔

۱۶۶۵ - حدثنا نصر بن علي بن نصر حدثنا عبد الله بن داود عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة أن امرأتين كانتا تخرزان في بيت أو في الحجرة فخرجت إحداهما وقد أنفذ بإشفى في كفها فادعت على الأخرى فرفع إلى ابن عباس فقال ابن عباس قال رسول الله

مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس لیے قسم کھانے کی جرأت کی تاکہ کسی مسلمان کا مال (ناجائز طریقہ سے) حاصل کرے تو جب وہ اللہ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس ارشاد کی تصدیق میں آیت نازل کی "بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچتے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں" آخر آیت تک۔ بیان کیا کہ اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا، ابوعبدالرحمن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے آپ لوگوں سے کوئی حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے بتایا کہ اس اس طرح حدیث بیان کی۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ یہ حدیث تو میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (ہم دونوں کا اس کے بارے میں نزاع ہوا اور مقدمہ آنحضورؐ کی خدمت میں پیش ہوا) تو آپ نے فرمایا کہ تم گواہ پیش کر دو یا پھر اس کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ میں نے عرض کی پھر تو یا رسول اللہ! وہ (جھوٹی) قسم کھا لے گا، آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کی اس لیے جرأت کرے کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال قبضا لے اور اس کی نیت بری ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ اس پر نہایت غضبناک ہوں گے۔

۱۶۶۴ - ہم سے علی نے حدیث بیان کی، آپ ابی ہاشم کے صاحبزادے ہیں انہوں نے ہشیم سے سنا، انہیں عوام بن حوشب نے خبر دی، انہیں ابراہیم بن عبدالرحمن نے اور انہیں عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے بازار میں سامان بیچتے ہوئے قسم کھائی کہ فلاں شخص اس سامان کا اتنا دے رہا تھا حالانکہ کسی نے اتنی قیمت نہیں لگائی تھی، بلکہ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ اس طرح کسی مسلمان کو ٹھگ لے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچتے ہیں" آخر آیت تک۔

۱۶۶۵ - ہم سے نصر بن علی بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ دو عورتیں کسی گھر یا حجرہ میں بیٹھ کر موزے سیا کرتی تھیں، ان میں سے ایک عورت باہر نکلی، اس کے ہاتھ میں موزے سینے کا سوا چبھ گیا تھا، اور اس کا الزام اسی دوسری پر تھا، مقدمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر صرف دعویٰ کی وجہ سے لوگوں

صلى الله عليه وسلم لو يعطى الناس بدعواهم لذهب دماء قوم وأموالهم ذكروها بالله واقرءوا عليها إن الذين يشترون بعهد الله فذكروها فاعترفت فقال ابن عباس قال النبي صلى الله عليه وسلم اليمين على المدعى عليه ⁕

کا مطالبہ پورا کیا جانے لگے تو بہت سوں کا خون اور مال برباد ہو جائے (جبکہ اس کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے تو دوسری عورت جس پر اس کا الزام ہے،) اللہ کی یاد دلاؤ اور اس کے سامنے یہ آیت پڑھو "ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم" چنانچہ جب لوگوں نے اسے اللہ سے ڈرایا تو اس نے اعتراف کر لیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم ؐ نے فرمایا تھا، قسم مدعیٰ علیہ کو کھانی پڑے گی۔

باب ٦١٧ قل يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم ألا نعبد إلا الله. سواء قصد

۶۱۷ - آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسے قول کی طرف آ جاؤ جو ہم میں تم میں مشترک ہے وہ یہ کہ ہم بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں۔" سواء یعنی درمیانہ۔

١٦٦٢ ـ حدثني إبراهيم بن موسى عن هشام عن معمر ح وحدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال حدثني ابن عباس قال حدثني أبو سفيان من فيه إلى في قال انطلقت في المدة التي كانت بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبينا أنا بالشام إذ جيء بكتاب من النبي صلى الله عليه وسلم إلى هرقل قال وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه إلى عظيم بصرى فدفعه عظيم بصرى إلى هرقل قال فقال هرقل هل هنا أحد من قوم هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي فقالوا نعم قال فدعيت في نفر من قريش فدخلنا على هرقل فأجلسنا بين يديه فقال أيكم أقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي فقال أبو سفيان فقلت أنا فأجلسوني بين يديه وأجلسوا أصحابي خلفي ثم دعا بترجمانه فقال قل لهم إني سائل هذا عن هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي فإن كذبني فكذبوه قال

۱۶۶۲ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے معمر نے ح۔ اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عتبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور میں نے خود ان کی زبان سے یہ حدیث سنی، انھوں نے بیان کیا کہ جس مدت میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح (حدیبیہ کے معاہدہ کے مطابق) تھی، میں (سفر تجارت پر) گیا ہوا تھا، میں شام میں تھا کہ آنحضور ؐ کا مکتوب ہرقل کے پاس پہنچا۔ انھوں نے بیان کیا کہ دحیۃ الکلبی رضی اللہ عنہ وہ خط لائے تھے۔ اور عظیم بصریٰ کے حوالے کر دیا تھا اور ہرقل کے پاس اس کے واسطہ سے پہنچا تھا۔ بیان کیا کہ ہرقل نے پوچھا، کیا ہمارے حدود سلطنت میں اس شخص کی قوم کے بھی کچھ لوگ ہیں جو نبی ہونے کا دعویدار ہے؟ درباریوں نے بتایا کہ جی ہاں موجود ہیں۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ پھر مجھے قریش کے چند دوسرے افراد کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے دربار میں داخل ہوئے اور اس کے سامنے ہمیں بٹھایا گیا۔ اس نے پوچھا، تم لوگوں میں اس شخص سے زیادہ قریب کون ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ میں زیادہ قریب ہوں۔ اب درباریوں نے مجھے بادشاہ کے بالکل قریب بٹھا دیا اور میرے دوسرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا، اس کے بعد ترجمان کو بلایا اور اس سے ہرقل نے کہا کہ انھیں بتاؤ کہ میں اس شخص کے متعلق تم سے کچھ سوالات کروں گا جو نبی ہونے کا

أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللَّهِ لَوْلَا أَنْ يُؤْثِرُوا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللَّهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ

دعویدار ہے، اگر یہ (یعنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ) جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کردینا۔ ابوسفیان کا بیان تھا کہ خدا کی قسم، اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ میرے ساتھی کہیں میرے جھوٹ کا راز نہ فاش کردیں تو میں (آنحضورؐ کے بارے میں) ضرور جھوٹ بولتا۔

پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ جس نے نبی ہونے کا دعوے کیا ہے وہ اپنے نسب میں کیسے ہیں؟ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا، ان کا نسب ہم میں بہت باعزت ہے۔ اس نے پوچھا کیا ان کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا تھا؟ بیان کیا کہ میں نے کہا، نہیں، اس نے پوچھا، تم نے دعوئ نبوت سے پہلے کبھی ان پہ جھوٹ کی تہمت لگائی تھی؟ میں نے کہا نہیں، پوچھا، ان کی پیروی معزز لوگ زیادہ کرتے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ قوم کے کمزور لوگ زیادہ ہیں۔ اس نے پوچھا، ان کے ماننے والوں میں زیادتی ہوتی رہتی ہے یا کمی؟ میں نے کہا کہ نہیں، بلکہ زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ پوچھا کبھی ایسا بھی کوئی واقعہ پیش آیا ہے کہ کوئی شخص ان کے دین کو قبول کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر انھیں چھوڑ دیا ہو؟ میں نے کہا ایسا بھی کبھی نہیں ہوا۔ اس نے پوچھا، تم نے کبھی اُن سے جنگ بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ اس نے پوچھا، تمھاری ان کے ساتھ جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا کہ ہماری جنگ کی مثال ایک ڈول کی ہے کہ کبھی ان کے حق میں رہی اور کبھی ہمارے حق میں۔ اس نے پوچھا، کبھی انھوں نے تمھارے ساتھ کوئی دھوکہ بھی کیا؟ میں نے کہا کہ اب تک تو نہیں کیا، لیکن آج کل بھی ہمارا ان سے ایک معاہدہ چل رہا ہے نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں ان کا طرز عمل کیا رہے گا۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ بخدا، اس جملہ کے سوا اور کوئی بات میں اس پوری گفتگو میں اپنی طرف سے نہیں ملا سکا۔ پھر اس نے پوچھا اس سے پہلے بھی یہ دعویٰ تمھارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے کہو کہ میں نے تم سے نبی کے نسب کے بارے میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم لوگوں میں باعزت اور اونچے نسب کے سمجھے جاتے ہیں، انبیاء کا بھی یہی حال ہے۔ ان کی بعثت ہمیشہ قوم کے صاحب حسب و نسب خاندان میں ہوتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا کوئی ان کے آباء واجداد میں بادشاہ گذرا ہے تو تم نے اس کا انکار کیا۔ میں اس سے

ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ
لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ
الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ
فَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ
أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ
أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ
بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ
أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ
وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ
فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا
يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ
الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا
يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ قَالَ أَحَدٌ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ
أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ
قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ
قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَأْمُرُنَا
بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ
وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ
حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ
خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ
أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ
لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ
عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ

اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر ان کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو ممکن
تھا کہ وہ اپنی خاندانی سلطنت کو اس طرح واپس لینا چاہتے ہوں۔ اور
میں نے تم سے ان کی اتباع کرنے والوں کے متعلق پوچھا کہ آیا وہ قوم کے
کمزور لوگ ہیں یا اشراف، تو تم نے بتایا کہ کمزور لوگ ان کی پیروی کرنے والوں
میں (زیادہ) ہیں۔ یہی طبقہ ہمیشہ سے انبیاء کی اتباع کرتا رہا ہے اور میں
نے تم سے پوچھا کہ کیا تم نے دعوئے نبوت سے پہلے ان پر جھوٹ کا کبھی شبہ
کیا تھا تو تم نے اس کا بھی انکار کیا۔ میں نے اس سے یہ سمجھا کہ جس شخص
نے لوگوں کے معاملے میں کبھی جھوٹ نہ بولا ہو، وہ اللہ کے معاملے میں کس طرح
جھوٹ بول دے گا! اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے دین کو قبول
کرنے کے بعد پھر ان سے بدگمان ہو کر کوئی شخص ان کے دین سے کبھی پھرا
بھی ہے تو تم نے اس کا بھی انکار کیا، ایمان کا یہی اثر ہوتا ہے، بشرطیکہ
وہ دل کی گہرائیوں میں اتر جائے۔ میں نے تم سے پوچھا تھا کہ ان کے ماننے
والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے یا کمی تو تم نے بتایا کہ اضافہ ہوتا ہے
ایمان کا یہی معاملہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ کمال کو پہنچ جائے۔ میں نے تم سے
پوچھا تھا کہ کیا تم نے کبھی ان سے جنگ بھی کی ہے تو تم نے بتایا کہ تم نے
جنگ کی ہے اور تمھارے درمیان لڑائی کا نتیجہ نوبت بنوبت رہا ہے۔
کبھی تمھارے حق میں اور کبھی ان کے حق میں، انبیاء کا بھی یہی معاملہ ہے۔
انھیں آزمائشوں میں ڈالا جاتا ہے اور آخر کار انجام انھیں کے حق میں ہوتا
ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا تھا کہ انھوں نے تمھارے ساتھ کبھی خلاف
عہد بھی معاملہ کیا تو تم نے اس سے بھی انکار کیا، انبیاء کبھی عہد کے خلاف نہیں
کرتے میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تمھارے یہاں اس طرح کا دعویٰ پہلے
بھی کسی نے کیا تھا تو تم نے کہا کہ پہلے کسی نے اس طرح کا دعویٰ نہیں کیا، میں
اس سے اس فیصلہ پر پہنچا کہ اگر کسی نے تمھارے یہاں اس سے پہلے اس
طرح کا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ کہا جا سکتا تھا کہ یہ بھی اسی کی نقل کر رہے ہیں۔ بیان
کیا کہ پھر ہرقل نے پوچھا، وہ تمھیں کن چیزوں کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا
کہ نماز، زکاۃ، صلہ رحمی اور پاکدامنی کا! آخر اس نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا
ہے اگر وہ صحیح ہے تو یقیناً وہ نبی ہیں اس کا علم تو مجھے بھی تھا کہ ان کی بعثت
ہونے والی ہے، لیکن یہ خیال نہ تھا کہ وہ تمھاری قوم میں مبعوث ہوں گے
اگر مجھے ان تک پہنچ سکنے کا یقین ہوتا تو میں ضرور ان سے ملاقات کرتا اور اگر

قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ إِلَى قَوْلِهِ اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ أَنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَدَعَا هِرَقْلُ عُظَمَاءَ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرَّشَدِ آخِرَ الْأَبَدِ وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ قَالَ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمُ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ ۝

میں ان کی خدمت میں ہوتا تو ان کے قدموں کو دھوتا اور ان کی حکومت میرے ان دو قدموں تک پہنچ کر رہے گی۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی منگوایا اور اسے پڑھا اس میں یہ لکھا ہوا تھا، اللہ، رحمٰن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے رسول کی طرف سے عظیم روم ہرقل کی طرف، سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے، اما بعد، میں تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے اور اسلام لاؤ تو اللہ تمہیں دہرا اجر دے گا، لیکن اگر روگردانی کی تو تمہاری رعایا کے کفر کا بار بھی تم پر ہوگا اور اے اہل کتاب، ایک ایسے قول کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے، وہ یہ کہ بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں" اللہ تعالیٰ کے ارشاد" اشهدوا بانا مسلمون" تک۔ جب ہرقل مکتوب گرامی پڑھ چکا تو دربار میں بڑا شور و ہنگامہ برپا ہو گیا، اور پھر ہمیں دربار سے باہر کر دیا گیا باہر آکر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ تھا) کا معاملہ تو اب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ملک بنی الاصفر (ہرقل) بھی ان سے ڈرنے لگا۔ اس واقعہ کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضورؐ غالب آکر رہیں گے، اور آخر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی روشنی میرے دل میں بھی ڈال دی۔ زہری نے بیان کیا کہ پھر ہرقل نے روم کے سرداروں کو بلایا اور انہیں ایک خاص کمرے میں جمع کیا، پھر ان سے کہا، اے معشر روم! کیا تم ہمیشہ کے لیے اپنی فلاح و ہدایت چاہتے ہو اور یہ کہ تمہارا ملک تمہارے ہی ہاتھ میں رہے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی وہ سب وحشی جانوروں کی طرح دروازے کی طرف بھاگے، دیکھا تو دروازہ بند تھا۔ پھر ہرقل نے سب کو اپنے پاس بلایا کہ انہیں میرے پاس لاؤ اور ان سے کہا کہ میں نے تو تمہیں آزمایا تھا کہ تم اپنے دین میں کتنے پختہ ہو، اب میں نے اس چیز کا مشاہدہ کر لیا جو مجھے پسند تھی (یعنی تمہاری دین مسیحی میں پختگی) چنانچہ سب درباریوں نے اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے۔

بَابُ ٦١٨ قَوْلِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ إِلَى بِهِ عَلِيمٌ ۝

۶۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کرو گے (کامل نیکی کے مرتبہ) کو نہ پہنچ سکو گے" ارشاد "بہ علیم" تک۔

١٦٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ

۱۶۶۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے، انہوں نے انس

بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ نَخْلًا وَّ كَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَ كَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّآ اُنْزِلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَ اِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْا بِرَّهَا وَ ذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَ اِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ مَالٌ رَّابِحٌ ؕ

بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ مدینہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس انصار میں سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے اور "بیرحاء" کا باغ اپنی تمام جائداد میں انھیں سب سے زیادہ محبوب تھا یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے ہی تھا اور حضور اکرمؐ بھی اس میں تشریف لے جاتے اور اس کے شیریں اور طیب پانی کو پیتے۔ پھر جب آیت "جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کروگے (کامل) نیکی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکوگے" نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کی، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک تم اپنی محبوب چیزوں کو خرچ نہ کروگے نیکی کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکوگے اور میرا سب سے زیادہ محبوب مال "بیرحاء" ہے اور یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ اللہ ہی سے میں اس کے ثواب و اجر کی توقع رکھتا ہوں، پس یارسول اللہ! جہاں آپ مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا خوب یہ فانی ہی دولت تھی، یہ فانی ہی دولت تھی اور تم نے اسے اللہ کے راستے میں دے کر ایک اچھے مصرف میں خرچ کر دیا ہے۔ جو کچھ تم نے کہا ہے وہ میں نے سن لیا اور میرا خیال ہے کہ تم اپنے عزیز و اقرباء کو اسے دے دو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ یارسول اللہ! چنانچہ انھوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ "ذٰلك مال رابح" (ربح سے) بیان کیا۔ مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے مالک کے سامنے "مال رائح" (رواح سے) پڑھا تھا۔

۱۶۶۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَاُبَيٍّ وَ اَنَا اَقْرَبُ اِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِّيْ مِنْهَا شَيْئًا ؕ

۱۶۶۸ ۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ حسان اور ابی رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ میں ان دونوں حضرات سے ان کا زیادہ قریبی عزیز تھا، لیکن مجھے نہیں دیا۔

باب ۶۱۹ ، قَوْلِهٖ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔

۶۱۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو آپ، کہہ دیجئے کہ توریت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو" ۔ !

۱۶۶۹ ۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُوْا اِلَى

۱۶۶۹ ۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوضمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُونَ بِمَنْ زَنَى مِنْكُمْ قَالُوا نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ فَقَالُوا لَا نَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِي يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُونَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَالُوا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَجْنَأُ عَلَيْهَا يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.

اپنے قبیلہ کے ایک مرد اور ایک عورت کو لائے جنھوں نے زنا کی تھی آنحضور نے ان سے پوچھا اگر تم میں کوئی زنا کرے تو تم اس کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہم اس کا منہ کالا کرکے اسے مارتے پیٹتے ہیں، آنحضور نے فرمایا کیا توریت میں رجم کا حکم نہیں موجود ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہم نے تو توریت میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں دیکھی ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے) بولے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، توریت لاؤ اور اسے پڑھو، اگر تم سچے ہو۔ (جب توریت لائی گئی) تو ان کے ایک بہت بڑے عالم نے جو انھیں توریت پڑھایا کرتا تھا آیتِ رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی عبارت پڑھنے لگا، لیکن آیت رجم نہیں پڑھتا تھا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ کو آیت رجم پر سے ہٹا دیا اور اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جب یہودیوں نے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ آیت رجم ہے۔ پھر آنحضور نے حکم دیا اور ان دونوں کو مسجد نبوی کے قریب ہی، جہاں جنازے لاکر رکھے جاتے تھے، رجم کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس عورت کا ساتھی عورت کو پتھر سے بچانے کے لیے اس پر جھک جھک جاتا تھا۔

بَابٌ ٦٢٠ قَوْلِهِ: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

۶۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو"

١٦٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُونَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِي أَعْنَاقِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

۱۶۷۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے میسرہ نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت "تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو" کے متعلق فرمایا کہ کچھ لوگ دوسروں کے لیے نفع بخش ہیں کہ انھیں زنجیروں میں باندھ کر لاتے ہیں اور بالآخر وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

بَابٌ ٦٢١ قَوْلِهِ: إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا

۶۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تم میں سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ ہمت ہار دیں۔"

١٦٧١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ وَ

۱۶۷۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ عمرو نے بیان کیا، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہمارے ہی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی جب تم سے دو جماعتیں اس کا خیال کر بیٹھی تھیں کہ ہمت ہار دیں، درآنحالیکہ اللہ دونوں کا مددگار تھا۔ بیان کیا کہ ہم دو جماعتیں بنو حارثہ اور بنو سلمہ تھے۔

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهُمَا لَمْ تُنَزَّلْ، لِقَوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۔

بَابُ ۶۲۲ قَوْلِهٖ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ۔

۱۶۷۲۔ **حَدَّثَنَا** حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلٰى قَوْلِهٖ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُونَ ۔ رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

۱۶۷۳۔ **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاةِ الْفَجْرِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ ۔

بَابُ ۶۲۳ قَوْلِهٖ ۔ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ وَهُوَ تَأْنِيثُ آخِرِكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ

اور ہم پسند نہیں کرتے سفیان نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا، اور ہمارے لیے کوئی مسرت کا مقام نہ تھا اگر یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ بھی فرمایا ہے " درآنحالیکہ اللہ ان دونوں کا مددگار تھا "۔

۶۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں "

۱۶۷۲۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبردی، انھیں معمر نے خبردی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سالم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فجر کی دوسری رکعت کی رکوع سے سر اٹھا کر یہ بد دعاء کی " اے اللہ، فلاں، فلاں اور فلاں (قبائل) کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے" یہ بد دعاء آپ نے سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کے بعد کی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی " آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں " اللہ تعالیٰ کے ارشاد " فانہم ظلمون " تک۔ اس کی روایت اسحاق بن راشد نے زہری کے واسطے سے کی ہے۔

۱۶۷۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر بد دعاء کرنا چاہتے یا کسی کے لیے دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد کرتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد کے بعد بعض اوقات آپ نے یہ دعا بھی کی " اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے، اے اللہ! مضر والوں کو سختی کے ساتھ جھنجھوڑ دیجئے اور ان میں ایسی قحط سالی لائیے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی تھی "، آپ بلند آواز سے یہ دعا کرتے، اور آپ نماز فجر کی بعض رکعت میں یہ دعاء کرتے " اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دیجئے"، عرب کے چند خاص قبائل کے حق میں (یہ بد دعاء آپ کرتے تھے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ " آپ کو اس امر میں کوئی دخل نہیں "۔

۶۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمہارے پیچھے کی جانب سے "، اُخراکم، آخرکم کی تانیث ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو سعادتوں میں سے ایک ہے۔

فَتْحًا أَوْ شَهَادَةً ؛

١٦٧٤ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا ؛

باب ٦٢٤ قَوْلِهِ أَمَنَةً نُعَاسًا ؛

١٦٧٥ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ وَآخُذُهُ ؛

باب ٦٢٥ قَوْلِهِ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ

الْقَرْحُ الْجِرَاحُ اسْتَجَابُوا أَجَابُوا يَسْتَجِيبُ يُجِيبُ ؛

باب ٦٢٦ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمُ الْآيَةَ

١٦٧٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أُرَاهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالُوا إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

فتح یا شہادت۔

۱۶۷۴ - ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیر اندازوں کے) پیدل دستے پر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا۔ پھر بہت سے مسلمانوں نے پیٹھ پھیر لی تھی، آیت "اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمھارے پیچھے کی جانب سے" میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ صحابہؓ کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا تھا۔

۶۲۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تمھارے اوپر راحت نازل کی (یعنی) غنودگی۔"

۱۶۷۵ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمن ابو یعقوب نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، احد کی لڑائی میں جب ہم صف بستہ کھڑے تھے تو ہم پر غنودگی طاری ہو گئی تھی۔ بیان کیا کہ کیفیت یہ ہو گئی تھی کہ میری تلوار بار بار گرتی اور میں اسے اٹھاتا۔

۶۲۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے کہنے کو مان لیا، بعد اس کے کہ انھیں زخم لگ چکا تھا ان میں سے جو نیک اور متقی ہیں ان کے لیے اجر عظیم ہے۔"

القرح ای الجرح استجابوا ای اجابوا یستجیب ای یجیب۔

۶۲۶ - لوگوں نے تمھارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کیا ہے۔"

۱۶۷۶ - ہم سے احمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حصین نے، ان سے ابو الضحیٰ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے) ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا، اس وقت جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا، اور یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہا تھا جب ابوسفیان کے آدمیوں

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۔

مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لیے، کہا تھا کہ لوگ (یعنی قریش) نے تمھارے خلاف بڑا سامان اکٹھا کر رکھا ہے، ان سے ڈرو، لیکن اس نے ان کا (جوش) ایمان اور بڑھا دیا اور یہ لوگ بولے کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے (حسبنا اللہ ونعم الوکیل)

۱۶۷۷ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۔

۱۶۷۷ - ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوالضحیٰ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو آخری کلمہ آپ کی زبان مبارک سے یہ نکلا "حسبی اللہ ونعم الوکیل"۔

باب ۶۲۷ قَوْلِهِ ۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ سَيُطَوَّقُونَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهُ يُطَوَّقُ ۔

۶۲۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ کہ اس مال میں بخل کرتے رہتے ہیں جو کچھ اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں کچھ اچھا ہے، نہیں، بلکہ ان کے حق میں بہت برا ہے یقیناً قیامت کے دن انھیں طوق پہنایا جائے گا، اس مال کا جس میں انھوں نے بخل کیا، اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا، اور اللہ جو تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

۱۶۷۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ۔

۱۶۷۸ - مجھ سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوالنضر سے سنا، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دی اور پھر اس نے اس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو (آخرت میں) اس کا مال نہایت زہریلے سانپ کی صورت اختیار کرے گا جس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے اور وہی اس کی گردن میں ہار کی طرح پہنا دیا جائے گا۔ پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا کہ میں ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "اور جو لوگ کہ اس مال میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے" آخر آیت تک۔

باب ۶۲۸ قَوْلِهِ ۔ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

۶۲۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یقیناً تم لوگ بہت سی دلآزاری کی باتیں ان سے (بھی) سنو گے جنھیں تم سے پہلے

مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۔

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى قَطِيْفَةٍ فَدَكِيَّةٍ وَّاَرْدَفَ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَّرَآءَهٗ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ قَالَ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنُ سَلُوْلَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَاِذَا فِي الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّآبَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهٗ بِرِدَآئِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ اَيُّهَا الْمَرْءُ اِنَّهٗ لَا اَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهٖ فِيْ مَجْلِسِنَا اِرْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَآءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا بِهٖ فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَنُوْا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَآبَّتَهٗ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ يُّرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

کتاب مل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں "

۱۶۷۹۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا۔ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انھیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے کی پشت پر فدک کا بنا ہوا ایک موٹا کپڑا رکھنے کے بعد سوار ہوئے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا، آپ بنو حارث بن خزرج میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ راستہ میں ایک مجلس سے آپ گذرے جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) بھی موجود تھا، یہ عبداللہ بن ابی کے بظاہر اسلام لانے سے بھی پہلے کا واقعہ ہے۔ مجلس میں مسلمان اور مشرکین یعنی بت پرست اور یہودی سب سب طرح کے لوگ تھے انھیں میں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے سواری کی ٹاپوں سے گرد اڑی اور (م) مجلس والوں پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک بند کرلی اور کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی قریب پہنچ گئے اور) انھیں سلام کیا پھر آپ سواری سے اتر گئے اور اہل مجلس کو اللہ کی طرف بلایا اور قرآن کی آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ اس پر عبداللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا، میاں جو کلام آپ نے پڑھ کر سنایا اس سے عمدہ کلام کوئی نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ یہ کلام بہت اچھا ہے پھر بھی ہماری مجلسوں میں آ آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کیجئے۔ اپنے گھر بیٹھئے، اگر کوئی آپ کے پاس جائے تو اسے اپنی باتیں سنایا کیجئے (یہ سن کر) عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ضرور، یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کیجئے ہم اسی کو پسند کرتے ہیں۔ اس کے بعد مسلمان، مشرکین اور یہودی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور قریب تھا کہ دست و گریبان تک نوبت پہنچ جاتی لیکن حضور اکرمؐ انھیں خاموش اور ٹھنڈا کرنے لگے اور آخر سب لوگ خاموش ہوگئے۔ پھر حضور اکرمؐ اپنی سواری پر سوار ہو کر وہاں سے چلے آئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لے گئے۔ حضور اکرمؐ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کا تذکرہ کیا کہ سعد تم نے نہیں سنا، ابو حباب آپ کی مراد عبداللہ بن ابی بن سلول سے تھی۔ کیا کہہ رہا تھا، اس نے اس طرح کی باتیں کی ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

يَا رَسُولَ اللهِ اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا أَبَى اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذَى قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا الْآيَةَ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ الْعَفْوَ مَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ حَتَّى أَذِنَ اللهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللهُ بِهِ صَنَادِيدَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا۔

نے عرض کی، یا رسول اللہؐ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگذر کیجئے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے اللہ نے آپ کے ذریعہ وہ حق بھیجا ہے جو اس نے آپ پر نازل کیا ہے، اس شہر (مدینہ) کے لوگ (آپ کے یہاں تشریف لانے سے پہلے) اس پر متفق ہو چکے تھے کہ اسے (عبداللہ بن ابی کو) تاج پہنادیں اور شاہی عمامہ اس کے سر پر باندھ دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعہ جو آپ کو اس نے عطا کیا ہے۔ اس باطل کو روک دیا تو اب وہ چڑ گیا ہے اور اس وجہ سے وہ معاملہ اس نے آپ کے ساتھ کیا جو آپ نے خود ملاحظہ فرمایا ہے۔ حضور اکرمؐ نے اسے معاف کر دیا، آنحضورؐ اور صحابہؓ مشرکین اور اہل کتاب سے درگذر کیا کرتے تھے اور ان کی اذیتوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے "اور یقیناً تم بہت سی دلآزاری کی باتیں ان سے بھی سنو گے جنھیں تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے اور ان سے بھی جو مشرک ہیں (اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ تاکیدی احکام میں سے ہیں"، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بہت سے اہل کتاب تو دل ہی سے چاہتے ہیں کہ تمھیں ایمان (لے آنے) کے بعد پھر سے کافر بنالیں، حسد کی راہ سے جو ان کے نفسوں میں ہے" آخر آیت تک۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا حضور اکرمؐ ہمیشہ کفار کو معاف کر دیا کرتے تھے، آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے ساتھ (غزوہ کی) اجازت دی اور جب آپ نے غزوۂ بدر کیا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کفار قریش کے سردار اس میں مارے گئے تو عبداللہ بن ابی سلول اور اس کے دوسرے مشرک اور بت پرست ساتھیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب تو معاملہ پلٹ گیا ہے، چنانچہ ان سب نے بھی (اپنے کفر کو چھپاتے ہوئے) حضور اکرمؐ سے اسلام پر بیعت کر لی اور اسلام میں (بظاہر) داخل ہو گئے۔

باب ۶۲۹ قَوْلِهٖ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا أَتَوْا

۶۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں (اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی مدح کی جائے) سو ایسے لوگوں کے لیے ہرگز خیال نہ کرو کہ وہ عذاب سے حفاظت میں رہیں گے"

۱۶۸۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ

۱۶۸۰۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

رجالا من المنافقين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الغزو تخلفوا عنه وفرحوا بمقعدهم خلاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتذروا إليه وحلفوا وأحبوا أن يحمدوا بما لم يفعلوا فنزلت لا تحسبن الذين يفرحون بما أتوا

۱۶۸۱ - حدثني إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام أن ابن جريج أخبرهم عن ابن أبي مليكة أن علقمة بن وقاص أخبره أن مروان قال لبوابه اذهب يا رافع إلى ابن عباس فقل لئن كان كل امرئ فرح بما أوتي وأحب أن يحمد بما لم يفعل معذبا لنعذبن أجمعون فقال ابن عباس وما لكم ولهذه إنما دعا النبي صلى الله عليه وسلم يهود فسألهم عن شيء فكتموه إياه وأخبروه بغيره فأروه أن قد استحمدوا إليه بما أخبروه عنه فيما سألهم وفرحوا بما أوتوا من كتمانهم ثم قرأ ابن عباس وإذ أخذ الله ميثاق الذين أوتوا الكتاب كذلك حتى قوله يفرحون بما أتوا ويحبون أن يحمدوا بما لم يفعلوا تابعه عبد الرزاق عن ابن جريج: حدثنا ابن مقاتل أخبرنا الحجاج عن ابن جريج أخبرني ابن أبي مليكة عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف أنه أخبره أن مروان بهذا:

باب ۶۳۰ قوله: إن في خلق السموات

میں منافقین یہ کیا کرتے تھے کہ جب حضور اکرمؐ غزوے کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ آپ کے ساتھ نہ جاتے اور آپ کے علی الرغم غزوہ میں شریک نہ ہونے پر بہت خوش ہوا کرتے تھے لیکن جب حضور اکرمؐ واپس آتے تو اعذار بیان کرتے پہنچتے اور قسمیں کھا لیتے بلکہ اس کے بھی خواہشمند رہتے کہ مجاہدین کے ساتھ ان کی بھی تعریف کی جائے اس عمل پر جو یہ کرتے نہیں تھے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی "لا یحسبن الذین یفرحون" آخر آیت تک (ترجمہ گذر چکا)

۱۶۸۱ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں ابن ابی ملیکہ نے اور انھیں علقمہ بن وقاص نے خبر دی کہ مروان بن حکم نے (جب وہ مدینہ کے امیر تھے) اپنے دربان سے کہا کہ رافع ابن عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں جاؤ اور ان سے پوچھو کہ اگر ہر شخص کو، جو اپنے کئے پر خوش ہو اور چاہتا ہو، کہ جو عمل اس نے نہیں کیا ہے اس پر بھی اس کی تعریف کی جائے عذاب ہوگا پھر تو ہم میں سے کوئی بھی عذاب سے نہ بچ سکے گا (کیونکہ آیت کے ظاہر سے یہی مفہوم ہوتا ہے) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم لوگ یہ سوال کیوں اٹھاتے ہو، وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلایا تھا اور ان سے ایک چیز پوچھی تھی (جو ان کی آسمانی کتاب میں موجود تھی) انھوں نے اصل اور حقیقت کو چھپایا اور دوسری چیز بیان کر دی، اس کے باوجود اس کے خواہشمند رہے کہ حضور اکرمؐ کے سوال کے جواب میں جو کچھ انھوں نے بتایا ہے اس پر ان کی تعریف کی جائے اور ادھر اصل حقیقت کو چھپا کر بھی بڑے خوش تھے، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی "(اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا کہ کتاب کو پوری طرح ظاہر کر دینا، لوگوں پر" ارشاد،، جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔ اس روایت کی متابعت عبد الرزاق نے ابن جریج کے واسطے سے کی، ان سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج نے خبر دی انھیں ابن جریج نے، انھیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی، انھیں حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ مروان نے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۶۳۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بلاشبہ آسمانوں اور زمین

وَالْاَرْضِ

الْاٰیۃ

۱۶۸۲ - حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شَرِیْكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَيْمُوْنَةَ فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

باب ۶۳۱ قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

۱۶۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رض عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَيْمُوْنَةَ فَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طُوْلِهَا فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ قَرَاَ الْاٰيَاتِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰی خَتَمَ ثُمَّ اَتٰی شَنًّا مُّعَلَّقًا فَاَخَذَهٗ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّیْ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ

کی پیدائش اور رات دن کے ادل بدل میں اہل عقل کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں۔"

۱۶۸۲ - ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے خبر دی، انھیں کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات، اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا، پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہل (میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھوڑی دیر تک بات چیت کی (جب آپ رات کے وقت گھر میں تشریف لائے) پھر سو گئے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی تھا تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نظر کی اور یہ آیت تلاوت کی "بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے ادل بدل میں اہل عقل کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں" اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور وضو کی اور مسواک کی پھر گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ جب بلال رضی اللہ عنہ نے (فجر کی) اذان دی تو آپ نے دو رکعت (فجر کی سنت) پڑھی اور باہر تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھائی۔

۶۳۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " یہ (یعنی وہ اہل عقل جن کا ذکر اوپر کی آیت میں ہوا) ایسے ہیں کہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور (اپنی) کروٹوں پر (برابر) یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے رہتے ہیں۔"

۱۶۸۳ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے مخرمہ بن سلیمان نے، ان سے کریب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا، ارادہ یہ تھا کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ میں نے آپ کے لیے گدا بچھا دیا اور آپ اس کے طول میں لیٹ گئے پھر (جب آپ آخری رات میں بیدار ہوئے تو (چہرۂ مبارک پر) ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار دور کرنے لگے، پھر آل عمران کی آخری آیات ختم تک پڑھیں۔ اس کے بعد آپ ایک مشکیزے کے پاس آئے اور اس سے پانی لے کر وضو کی اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور جو کچھ آپ نے کیا تھا وہی سب کچھ میں نے بھی کیا اور آپ کے پاس آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا،

مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

باب ۶۳۲ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

۱۶۸۴ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي بِيَدِهِ الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ـ

باب ۶۳۳ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ الْآيَةَ ـ

آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھا اور کان کو پکڑ کر ملنے لگے پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی اور پھر دو رکعت پڑھی، پھر وتر پڑھی۔

۶۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ہمارے پروردگار تو نے جسے دوزخ میں داخل کر دیا اسے واقعی رسوا بھی کر دیا اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں"۔

۱۶۸۴۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے معن بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے مخرمہ بن سلیمان نے، ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا کریب نے اور انھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہ ایک رات آپ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سوئے جو آپ کی خالہ تھیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹا (یا تکیہ یا سرہانے، اس وقت آپ کی عمر بہت کم تھی) اور حضور اکرمؐ اور آپ کی اہل طول میں لیٹے۔ پھر حضور اکرمؐ سو گئے اور آدھی رات میں یا اس سے تھوڑی دیر پہلے یا بعد میں آپ بیدار ہوئے اور چہرہ پر ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار ختم کئے، پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت کی۔ اس کے بعد آپ اٹھ کر مشکیزے کے قریب تشریف لے گئے جو لٹکا ہوا تھا، اور اس کے پانی سے وضو کی، تمام آداب و ارکان کی پوری رعایت کے ساتھ، اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں نے بھی آپ ہی کی طرح (وضو وغیرہ) کی اور آپ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ آنحضورؐ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور اسی ہاتھ سے (میرا) کان پکڑ کر ملنے لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی پھر دو رکعت پڑھی، پھر دو رکعت پڑھی اور پھر دو رکعت پڑھی اور آخر میں وتر پڑھی۔ اس سے فارغ ہو کر آپ لیٹ گئے، پھر جب مؤذن آئے تو آپ اٹھے اور دو ہلکی (فجر کی سنت کی) رکعتیں پڑھیں اور نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے۔

۶۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا ایمان کی پکار کرتے ہوئے" آخر آیت تک۔

١٦٨٥ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

١٦٨٥ ۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ۔ ان سے مالک نے، ان سے مخرمہ بن سلیمان نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا کریب نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سوئے ، میمونہ رضی اللہ عنہا آپ کی خالہ تھیں ۔ بیان کیا کہ میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا اور حضور اکرمؐ اور آپ کی اہل طول میں لیٹے ، پھر آنحضورؐ سو گئے اور آدھی رات میں یا اس سے تھوڑی دیر پہلے یا تھوڑی دیر بعد آپ بیدار ہوئے اور بیٹھ کر چہرہ پر نیند کے آثار دور کرنے کے لیے ہاتھ پھیرنے لگے اور سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں اس کے بعد آپ مشکیزہ کے پاس گئے جو لٹکا ہوا تھا ، اس سے وضو کی ، تمام آداب کی رعایت کے ساتھ ، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی اٹھا اور میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور جا کر آپؐ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا ، تو آنحضورؐ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر ملنے لگے ، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ، پھر دو رکعت پڑھی ، پھر دو رکعت پڑھی ، پھر دو رکعت پڑھی ، پھر دو رکعت پڑھی ، پھر دو رکعت پڑھی اور آخر میں انھیں وتر بنایا پھر لیٹ گئے اور جب مؤذن آپؐ کے پاس آئے تو آپ اٹھے اور دو خفیف رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی ۔

سُورَةُ النِّسَاءِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَكْبِرُ قِوَامًا قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ لَهُنَّ سَبِيلًا يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَثْنَى وَثُلَاثَ يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا وَلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ

سورۃ النساء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید کی آیت میں) یستنکف یستکبر کے معنی میں ہے قواما (قیاما) یعنی جس پر تمھارے معاش کی بنیاد قائم ہے ۔ "لھن سبیلا" یعنی شادی شدہ کے لیے رجم اور کنوارے کے لیے کوڑے کی سزا (جب وہ زنا کا ارتکاب کریں) اور دوسرے حضرات نے کہا کہ (آیت میں) مثنی وثلاث ورباع سے مراد ہے دو دو تین تین اور چار چار ۔ اہل عرب رباع سے آگے (اس وزن پر) استعمال نہیں کرتے ۔

بَابُ ٦٣٤ ـ قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا

٦٣٤ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں

تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى ؛

١٦٨٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَنَكَحَهَا وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَتْ شَرِيكَتَهُ فِي ذٰلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ ؛

١٦٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هٰذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي آيَةٍ أُخْرٰى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوا أَنْ

کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے ۔

۱۶۸۶ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب کی پرورش میں ایک یتیم لڑکی تھی پھر انھوں نے اس سے نکاح کر لیا۔ اس یتیم لڑکی کی ملکیت میں کھجور کا ایک باغ تھا، اسی باغ کی وجہ سے انھوں نے اس سے نکاح کیا تھا، حالانکہ دل میں اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس سلسلے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ "اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے"، میرا خیال ہے کہ عروہ نے بیان کیا کہ اس باغ میں اور اس کے مال میں بھی وہ یتیم لڑکی شریک کی حیثیت رکھتی تھی۔

۱۶۸۷ - ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ کا ارشاد "اور اگر تمھیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے" کے متعلق پوچھا تھا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری بہن کے بیٹے! یہ ایسی یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی زیر پرورش ہو۔ اس کے مال میں بھی شریک کی حیثیت رکھتی ہو، ادھر ولی اس مال پر بھی نظر رکھتا ہو اور اس کے جمال سے بھی لگاؤ ہو، لیکن اس کی مہر کے بارے میں انصاف سے کام لیے بغیر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور اتنا مہر اسے نہ دینا چاہتا ہو، جتنی دوسرے دے سکتے ہوں تو ایسے لوگوں کو روکا گیا ہے کہ وہ ایسی یتیم لڑکیوں سے اسی صورت میں نکاح کر سکتے ہیں جب ان کے ساتھ انصاف کریں اور ویسی لڑکیوں کا جتنا مہر معاشرہ میں ہوتا ہے اس میں سب سے اعلیٰ اور بہترین صورت اختیار کریں، ورنہ ان کے علاوہ جن دوسری عورتوں سے بھی ان کا جی چاہے وہ نکاح کر سکتے ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد پھر صحابہؓ نے حضور اکرمؐ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ویستفتونک فی النساء"، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ دوسری آیت میں "وترغبون ان تنکحوھن"، سے یہ مراد ہے کہ جب کسی کی زیر پرورش یتیم لڑکی کے پاس مال بھی کم ہو اور جمال بھی کم ہو تو وہ اس سے نکاح کرنے سے بچتا ہے۔ آپ

يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِيْ مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

باب ۶۳۵ قَوْلِهِ ۔ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمُ الْآيَةَ وَبِدَارًا مُبَادَرَةً أَعْتَدْنَا أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ۔

۱۶۸۸ ۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ۔

باب ۶۳۶ قَوْلِهِ ۔ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ الْآيَةَ۔

۱۶۸۹ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

باب ۶۳۷ قَوْلِهِ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ۔

۱۶۹۰ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَعَا

نے فرمایا کہ اس لیے انھیں ان یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے بھی روکا گیا جو صاحب مال وجمال ہوں، لیکن اگر انصاف کرسکیں۔ (تو ان سے نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں) یہ حکم خاص طور سے اس لیے بھی ہوا کہ اگر وہ صاحب مال وجمال نہ ہوتیں تو بھی ان سے نکاح کرنا پسند نہ کرتے۔

۶۳۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے، اور جب ان کے حوالے کرنے لگو تو ان پر گواہ بھی کر لیا کرو،" آخر آیت تک ۔ بدارًا بمعنی مبادرۃً ۔ اعتدنا بمعنی اعددنا، عتاد سے افعلنا کے وزن پر۔

۱۶۸۸ ۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ بن نمیر نے خبر دی۔ ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "بلکہ جو شخص خوشحال ہو وہ اپنے کو بالکل روکے رکھے، البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے" کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت یتیم کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر ولی نادار ہو تو یتیم کی پرورش اور دیکھ بھال کے بدلے میں مناسب مقدار میں (یتیم کے مال میں سے) کھا سکتا ہے۔

۶۳۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور یتیم اور مسکین موجود ہوں،" آخر آیت تک "۔

۱۶۸۹ ۔ ہم سے احمد بن حمید نے حدیث بیان کی، انھیں عبید اللہ اشجعی نے خبر دی، انھیں سفیان نے، انھیں شیبانی نے انھیں عکرمہ نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "اور جب تقسیم کے وقت اعزہ اور یتیم اور مسکین موجود ہوں،" کے متعلق فرمایا کہ یہ محکم ہے منسوخ نہیں ہے اس کی متابعت سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کی۔

۶۳۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تمھیں تمھاری اولاد (کی میراث) کے بارہ میں حکم دیتا ہے۔"

۱۶۹۰ ۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث کی کہ انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ بیان کیا کہ مجھے ابن منکدر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو سلمہ تک پیدل چل کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حضور اکرم نے ملاحظہ فرمایا کہ مجھ

بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ.

باب ۶۳۸ قَوْلِهِ . وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ .

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ .

باب ۶۳۹ قَوْلِهِ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْضُلُوهُنَّ لَا تَقْهَرُوهُنَّ حُوبًا إِثْمًا تَعُولُوا تَمِيلُوا نِحْلَةً النِّحْلَةُ الْمَهْرُ .

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهُ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ قَالَ كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ

پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہے اس لیے آپ نے پانی منگوایا اور وضو کر کے اس کا پانی مجھ پر چھڑکا۔ میں ہوش میں آگیا۔ پھر میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کا کیا حکم ہے، میں اپنے مال کا کیا کروں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اللہ تمہیں تمہاری اولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے۔"

۶۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمہارے لیے اس مال کا آدھا حصہ ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں۔"

۱۶۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ابتداء میں والدین کا مال) بیٹے کو ملتا تھا، البتہ والدین کو وصیت کرنے کا اختیار تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے جیسا مناسب سمجھا اس میں نسخ کر دیا، چنانچہ اب مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے اور مورث کے والدین یعنی ان دونوں میں ہر ایک کے لیے اس مال کا چھٹا حصہ ہے (بشرطیکہ مورث کے کوئی اولاد ہو) لیکن اگر اس کے اولاد نہ ہو، بلکہ اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا ایک تہائی حصہ ہوگا، اور بیوی کا آٹھواں حصہ ہوگا (جبکہ اولاد ہو، لیکن اگر اولاد نہ ہو تو) چوتھائی ہوگا، اور شوہر کا آدھا حصہ ہوگا (جبکہ اولاد نہ ہو، لیکن اگر اولاد ہوتی تو) چوتھائی ہوگا۔

۶۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ،" الآیۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (آیت میں) لا تعضلوھن کے معنی ہیں کہ ان پر جبر و قہر نہ کرو۔ حوبا یعنی گناہ۔ تعولوا یعنی تمیلوا۔ نحلۃ یعنی مہر۔

۱۶۹۲۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، ان سے اسباط بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے شیبانی نے بیان کیا کہ یہ حدیث ابوالحسن سوائی نے بھی بیان کی ہے اور جہاں تک مجھے یقین ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ہی بیان کی ہے کہ آیت "اے ایمان والو، تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ اور نہ انہیں اس غرض سے قید رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس کا کچھ حصہ وصول کر لو"، آپ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں کسی کی عورت کا شوہر مر جاتا تو شوہر کے رشتہ دار اس عورت کے

بِامْرَأَتِهِ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوا زَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ ۔

زیادہ مستحق سمجھے جاتے، اگر انھیں میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کرلیتا، یا پھر وہ جس سے چاہتے اسی سے اس کی شادی کرتے اور چاہتے تو نہ بھی کرتے، اس طرح عورت کے گھر والوں کے مقابلہ میں بھی شوہر کے رشتہ دار اس کے زیادہ مستحق سمجھے جاتے ۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

باب ۶۴۰ قَوْلِهِ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ

الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ الْآيَةَ مَوَالِيَ أَوْلِيَاءَ وَرَثَةً عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ هُوَ مَوْلَى الْيَمِينِ وَهُوَ الْحَلِيفُ وَالْمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمَلِيكُ وَالْمَوْلَى مَوْلًى فِي الدِّينِ ۔

۶۴۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو مال والدین اور قرابت دار چھوڑ جائیں اس کے لیے ہم نے وارث ٹھہرا دیئے ہیں" الآیۃ معمر نے بیان کیا کہ "موالی" سے مراد میت کے ولی اور وارث ہیں جن سے معاہدہ ہو وہ مولی الیمین کہلاتے ہیں یعنی حلیف؛ مولا چچا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں (غلام کو بھی جو) آزاد کر دیا گیا ہو؛ مولا بادشاہ کو بھی کہتے ہیں اور مولا، دینی مولا بھی ہوتا ہے ۔

۱۶۹۳ ۔ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نُسِخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَةِ وَالنَّصِيحَةِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصِي لَهُ سَمِعَ أَبُو أُسَامَةَ إِدْرِيسَ وَسَمِعَ إِدْرِيسُ طَلْحَةَ ۔

۱۶۹۳ ۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ادریس نے، ان سے طلحہ بن مصرف نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آیت میں "لکل جعلنا موالی" سے مراد ورثہ ہیں اور "والذین عاقدت ایمانکم" سے مراد یہ ہے کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو قرابت داروں کے علاوہ انصار کے وارث مہاجرین بھی ہوتے تھے، اس بھائی چارہ کی وجہ سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان کرایا تھا پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "لکل جعلنا موالی" تو پہلا طریقہ منسوخ ہو گیا پھر بیان کیا کہ "والذین عاقدت ایمانکم" سے وہ لوگ مراد ہیں جو مدد، معاونت اور نصیحت کا معاملہ رکھتے ہوں لیکن اب ان کے لیے میراث کا حکم منسوخ ہو گیا، البتہ ان کے لیے وصیت کر سکتا ہے ۔ یہ حدیث ابواسامہ نے ادریس سے سنی اور ادریس نے طلحہ سے ۔

باب ۶۴۱ قَوْلِهِ إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ يَعْنِي زِنَةَ ذَرَّةٍ ۔

۶۴۱ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرے گا" (مثقال ذرۃ سے) مراد ذرہ برابر ہے ۔

۱۶۹۴ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ

۱۶۹۴ ۔ مجھ سے محمد بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمر حفص بن میسرہ نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آپ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں، کیا سورج کو دوپہر کے وقت دیکھنے میں تمھیں کوئی دشواری ہوتی ہے جبکہ اس پر بادل بھی

فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا
سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي
رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا
سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ عَزَّ وَ
جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي
رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ
مُؤَذِّنٌ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا
يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ الْأَصْنَامِ
وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ
يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ وَغُبَّرَاتُ
أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ
كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللهِ فَيُقَالُ
لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ
فَمَاذَا تَبْغُونَ فَقَالُوا عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ
أَلَا تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ
يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى
النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا
نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ
اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُونَ
فَكَذَلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ
يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي
أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا فَيُقَالُ مَاذَا
تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ
تَعْبُدُ قَالُوا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى
أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ
رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ
فَيَقُولُونَ لَا نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ
أَوْ ثَلَاثًا ۔

نہ ہو صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں، پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا اور کیا چودھویں کے
چاند کو دیکھنے میں تمھیں دشواری پیش آتی ہے، جبکہ اس پر بادل نہ ہو؟
صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بس اسی طرح تم بلا کسی
دشواری اور رکاوٹ کے اللہ عزوجل کو دیکھوگے، قیامت کے دن ایک
منادی ندا دے گا کہ ہر امت اپنے معبودان (باطل) کو لے کر حاضر ہو جائے۔
اس وقت اللہ کے سوا جتنے بھی بتوں اور پتھروں کی پوجا ہوتی تھی سب کو
جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر جب وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف
اللہ کی پوجا کیا کرتے تھے۔ خواہ نیک ہوں یا گنہگار، اور بقایا اہل کتاب،
تو پہلے یہود کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ تم (اللہ کے سوا) کس کی
پوجا کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے کہ عزیر بن اللہ کی، اللہ تعالیٰ ان سے
فرمائے گا لیکن تم جھوٹے تھے، اللہ نے نہ کسی کو اپنی بیوی بنایا اور نہ بیٹا،
اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی
پلا دیجئے، انھیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا ادھر نہیں چلتے چنانچہ سب کو
جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، وہ سراب کی طرح نظر آئے گی بعض بعض
کے ٹکڑے ٹکڑے کئے دے رہی ہوگی چنانچہ سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا پھر
نصاریٰ کو بلایا جائے گا، اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی عبادت
کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم مسیح بن اللہ کی عبادت کرتے تھے، ان سے
بھی کہا جائے گا کہ تم جھوٹے تھے اللہ نے کسی کو بیوی اور بیٹا نہیں بنایا، پھر
ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا چاہتے ہیں اور ان کے ساتھ یہودیوں کی طرح
معاملہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے سوا اور کوئی باقی نہ رہے
گا جو صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں گے یا گنہگار، تو
ان کے پاس ان کا رب ایسی تجلی میں آئے گا جو ان کے لیے سب سے زیادہ
قریب الفہم ہوگی، اب ان سے کہا جائے گا، اب تمھیں کس کا انتظار ہے
ہر امت اپنے معبودوں کو ساتھ لے کر جا چکی، وہ جواب دیں گے کہ ہم
دنیا میں جب لوگوں سے (جنھوں نے کفر کیا تھا) جدا ہوئے تو ہم ان میں
سب سے زیادہ محتاج تھے پھر بھی ہم نے ان کا ساتھ نہیں دیا، اور اب
ہمیں اپنے رب کا انتظار ہے جس کی ہم عبادت کرتے تھے اللہ رب العزت
فرمائے گا کہ تمھارا رب میں ہی ہوں، اس پر تمام مسلمان بول اٹھیں گے کہ ہم اپنے
رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، دو یا تین مرتبہ۔

باب ۶۴۲ قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا الْمُخْتَالُ وَالْخَتَّالُ وَاحِدٌ نَطْمِسَ نُسَوِّيَهَا حَتَّى تَعُودَ كَأَقْفَائِهِمْ طَمَسَ الْكِتَابَ مَحَاهُ سَعِيرًا وَقُودًا ۔

۶۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے اور ان لوگوں پہ آپ کو بطور گواہ پیش کریں گے۔" المختال اور ختال ایک ہی چیز ہے۔ "نطمس وجوھھم" کا مفہوم یہ ہے کہ ہم ان کے چہروں کو برابر کر دیں گے اور وہ سر کے پچھلے حصے کی طرح ہو جائیں گے۔ اسی سے "طمس الکتاب" آتا ہے یعنی اسے مٹایا۔ سعیراً بمعنی ایندھن۔

۱۶۹۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ۔

۱۶۹۵۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انہیں یحییٰ نے خبر دی، انہیں سفیان نے، انہیں سلیمان، انہیں ابراہیم نے، انہیں عبیدہ نے اور انہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، یحییٰ نے بیان کیا کہ حدیث کا کچھ حصہ عمرو بن مرۃ کے واسطے سے ہے (بواسطہ ابراہیم) کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن پڑھ کر سنائیے میں نے عرض کی "آنحضورؐ" کو میں پڑھ کے سناؤں؟ وہ تو آپؐ پر ہی نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا چاہتا ہوں چنانچہ میں نے آپؐ کو سورۂ نساء سنانی شروع کی، جب میں "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا" (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا) پر پہنچا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

باب ۶۴۳ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ صَعِيدًا وَجْهَ الْأَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيتُ الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا فِي جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَفِي أَسْلَمَ وَاحِدٌ وَفِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوتُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانٌ وَالطَّاغُوتُ الْكَاهِنُ ۔

۶۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی استنجا سے آیا ہو۔" صعیداً بمعنی زمین کی ظاہری سطح۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "طاغوت" جن کے یہاں جاہلیت میں لوگ فیصلے کے لیے جاتے تھے، ایک قبیلہ جہینہ میں تھا، ایک قبیلہ اسلم میں تھا اور ہر قبیلہ میں ایک طاغوت ہوتا تھا۔ یہ وہی کاہن تھے جن کے پاس شیطان مستقبل کی خبریں لے کر آیا کرتے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الجبت" سے مراد سحر ہے اور "الطاغوت" سے شیطان۔ اور عکرمہ نے فرمایا کہ "الجبت" حبشی زبان میں شیطان کو کہتے ہیں اور "الطاغوت" بمعنی کاہن آتا ہے۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ

۱۶۹۶۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبدہ نے خبر دی، انہیں ہشام

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِاَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَعْنِىْ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ ؛

نے، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (مجھ سے) اسماء رضی اللہ عنہا کا ایک ہار گم ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہؓ کو اسے تلاش کرنے کے لیے بھیجا۔ ادھر نماز کا وقت ہو گیا، نہ لوگ باوضو تھے اور نہ پانی موجود تھا، اس لیے وضوء کے بغیر نماز پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل کی۔

بَابُ ۶۴۴ قَوْلِهٖ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِى الْاَمْرِ ؛

۶۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے "اولوالامر" کی، اولوالامر سے مراد اہلِ اقتدار ہیں۔

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ اِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَرِيَّةٍ ؛

۱۶۹۷۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج بن محمد نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے، انھیں یعلیٰ بن مسلم نے، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے اہلِ اقتدار کی، عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔

بَابُ ۶۴۵ قَوْلِهٖ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ؛

۶۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ لوگ ایمان دار نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ اس جھگڑے میں جو اُن کے آپس میں ہوں، آپ کو حکم نہ بنا لیں۔"

۱۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِىْ شَرِيْجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ وَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِىْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ كَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا

۱۶۹۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے اور ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری صحابی سے مقام حرہ کے ایک نالے کے بارے میں نزاع ہو گیا (کہ اس سے کون اپنے باغ کو پہلے سینچنے کا حق رکھتا ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زبیر پہلے تم اپنا باغ سینچ لو پھر اپنے پڑوسی کو پانی دے دینا، اس پر انصاری صحابی نے کہا، یا رسول اللہؐ! اس لیے کہ یہ آپؐ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں، آنحضورؐ کے چہرۂ مبارک کا رنگ یہ سن کر بدل گیا اور آپؐ نے فرمایا زبیر! اپنے باغ کو سینچو اور پانی اس وقت تک روکے رکھو کہ منڈیر تک بھر جائے پھر اپنے پڑوسی کے لیے اسے چھوڑ دو۔ پہلے آنحضورؐ نے انصاری کے ساتھ اپنے فیصلے میں رعایت رکھی تھی لیکن اس مرتبہ آپؐ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو بصراحت پورا حق دے دیا۔ کیونکہ انصاری نے ایسی بات کہی تھی، غصہ قدرتی تھا، حضور اکرمؐ

بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ قَالَ الزُّبَيْرُ فَمَا أَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَاتِ إِلَّا نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ۔

نے اپنے پہلے فیصلہ میں دونوں کے لیے رعایت رکھی تھی۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے "یہ آیات اسی سلسلے میں نازل ہوئی تھیں" سو آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ لوگ اس جھگڑے میں جو ان کے آپس میں ہوں آپ کو حکم نہ بنا لیں۔

باب ۶۴۶ قَوْلِهِ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ

۶۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے (اپنا خاص) انعام کیا ہے یعنی پیغمبر (اولیاء اللہ، شہداء، وغیرہ)"

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ

۱۶۹۹۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ جو نبی بھی (آخری مرتبہ) بیمار پڑتا ہے تو اسے دنیا اور آخرت کا اختیار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضور کی مرض الوفات میں جب (آواز گلے میں پھنسنے لگی تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے "ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین" اس میں سمجھ گئی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

باب ۶۴۷ قَوْلِهِ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَى الظَّالِمِ أَهْلُهَا

۶۴۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمہیں کیا (عذر) ہے کہ تم جنگ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں اور ان لوگوں کے لیے جو کمزور ہیں، مردوں میں سے اور عورتوں اور لڑکوں میں سے" الآیۃ۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ ۔

۱۷۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں اور میری والدہ "مستضعفین" (کمزوروں) میں سے تھے۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَصِرَتْ مناقَتْ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ

۱۷۰۱۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان" کی تلاوت کی اور فرمایا کہ میں اور میری والدہ بھی ان لوگوں میں سے تھیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "حصرت" معنی میں مناقت کے ہے۔ "تلووا" یعنی تمہاری زبانوں سے گواہی ادا ہوگی۔ اور ان کے سوا نے فرمایا کہ "المراغم" بمعنی مہاجر ہے۔

هَاجَرْتُ قَوْمِي مَوْقُوتًا مُوَقَّتًا وَقَّتَهُ عَلَيْهِمْ۔

بَابُ ٦٤٨ قَوْلِهِ۔ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض بَدَّدَهُمْ فِئَةٌ جَمَاعَةٌ۔

راعمت ای هاجرت قومی ۔"موقوتا" یعنی جو وقت کے لیے متعین ہو۔

۶۴۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہوگئے ہو، درآنحالیکہ اللہ نے ان کے کرتوتوں کے باعث انھیں الٹا پھیر دیا"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ارکسھم" بمعنی بددھم ہے، فئۃ یعنی جماعت۔

١٧٠٢ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُحُدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيْهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيْقٌ يَّقُوْلُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيْقٌ يَقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ۔

١٧٠٢ ـ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے غندر اور عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی نے، ان سے عبداللہ بن یزید نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "اور تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہوگئے ہو" کے بارے میں فرمایا کہ کچھ لوگ (منافقین جو بظاہر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جنگ احد میں (موقع پر سے آپؐ کو چھوڑ کر) واپس چلے آئے تھے تو ان کے بارے میں مسلمانوں کی دو جماعتیں بن گئیں، ایک جماعت تو یہ کہتی تھی کہ (یا رسول اللہ!) ان (منافقین) سے قتال کیجئے اور ایک جماعت کہتی تھی کہ ان سے قتال نہ کیجئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقین کے باب میں دو گروہ ہوگئے ہو" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ "طیبہ" ہے۔ خباثت کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

بَابُ ٦٤٩ قَوْلِهِ۔ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوْا بِهِ أَفْشَوْهُ يَسْتَنْبِطُوْنَهُ يَسْتَخْرِجُوْنَهُ حَسِيْبًا كَافِيًا إِلَّا إِنَاثًا الْمَوَاتَ حَجَرًا أَوْ مَدَرًا وَمَا أَشْبَهَهُ مَرِيْدًا مُتَمَرِّدًا فَلَيُبَتِّكُنَّ بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ قِيْلًا وَقَوْلًا وَاحِدٌ طُبِعَ خُتِمَ۔

۶۴۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انھیں جب کوئی بات امن یا خوف کی پہنچتی ہے تو یہ اسے پھیلا دیتے ہیں"۔ (اذاعوبہ بمعنی) افشوہ۔ یستنبطونہ ای یستخرجونہ۔ حسیبا یعنی کافیا۔ "الا اناثا" یعنی غیر ذی روح چیزیں جیسے پتھر مٹی کے ڈھیلے یا اس طرح کی چیزیں۔ مریدا متمردا۔ "ولیبتکن" بتکہ بمعنی قطعہ۔ قیلا اور قولا ہم معنی ہیں۔ طبع ای ختم۔

بَابُ ٦٥٠ قَوْلِهِ۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ۔

۶۵۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو کوئی کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے"۔

١٧٠٣ـ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ آيَةٌ اخْتَلَفَ فِيْهَا أَهْلُ الْكُوْفَةِ فَرَحَلْتُ فِيْهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ

١٧٠٣ ـ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ علماء کوفہ کا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا، چنانچہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس کے لیے سفر کر کے پہنچا

نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

بَابُ ۷۵۱ قَوْلِهِ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا، السِّلْمُ وَالسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ.

۱۷۰۴ـ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غُنَيْمَتَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ فِي ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ.

بَابُ ۷۵۲ قَوْلِهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

۱۷۰۵ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ أَعْمٰى فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ

اور آپ سے اس کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ آیت "اور جو کوئی کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے" نازل ہوئی اور اس باب کی سب سے آخری آیت ہے اسے کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے۔

۷۵۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو تمھیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کرو کہ تو تو مسلمان ہی نہیں"، "السِّلْم" اور "السَّلَم" ہم معنی ہیں۔

۱۷۰۴ - مجھ سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "اور جو تمھیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کرو کہ تو تو مومن ہی نہیں ہے" کے بارے میں فرمایا کہ ایک صاحب اپنی بکریوں کا ریوڑ چرا رہے تھے، (ایک مہم پر جاتے ہوئے) کچھ مسلمان انھیں ملے تو انھوں نے کہا "السلام علیکم" لیکن مسلمانوں نے (یہ سمجھ کر یہ کافر ہیں) انھیں قتل کر دیا اور ان کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی، ارشاد "عرض الحیاۃ الدنیا" تک اسی سے اشارہ انھیں بکریوں کی طرف تھا بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "السلام" قرأت کی ہے۔

۷۵۲ - مسلمانوں میں سے (بلاعذر گھر) بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔

۱۷۰۵ - ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ آپ نے مروان بن حکم بن عاص کو مسجد میں دیکھا (بیان کیا کہ) پھر میں ان کے پاس آیا اور ان کے پہلو میں بیٹھ گیا انھوں نے مجھے خبر دی اور انھیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ آیت لکھوائی "مسلمانوں میں سے (گھر) بیٹھ رہنے والے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے"، ابھی آنحضور آیت لکھوا ہی رہے تھے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے اور عرض کی خدا گواہ ہے، یا رسول اللہ! اگر میں جہاد میں شرکت پر قادر ہوتا تو یقیناً جہاد کرتا آپ نابینا تھے اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی

صلى الله عليه وسلم وفخذه على فخذي فثقلت علي حتى خفت أن ترض فخذي ثم سري عنه فأنزل الله غير أولي الضرر۔

١٧٠٦ - حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن أبي إسحاق عن البراء قال لما نزلت لا يستوي القاعدون من المؤمنين دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم زيدا فكتبها فجاء ابن أم مكتوم فشكا ضرارته فأنزل الله غير أولي الضرر۔

١٧٠٧ - حدثنا محمد بن يوسف عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء قال لما نزلت لا يستوي القاعدون من المؤمنين قال النبي صلى الله عليه وسلم ادعوا فلانا فجاءه ومعه الدواة واللوح أو الكتف فقال اكتب لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله وخلف النبي صلى الله عليه وسلم ابن أم مكتوم فقال يا رسول الله أنا ضرير فنزلت مكانها لا يستوي القاعدون من المؤمنين غير أولي الضرر والمجاهدون في سبيل الله۔

١٧٠٨ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام أن ابن جريج أخبرهم ح وحدثني إسحاق أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج أخبرني عبد الكريم أن مقسما مولى عبد الله بن الحارث أخبره أن ابن عباس أخبره لا يستوي القاعدون من المؤمنين عن بدر والخارجون إلى بدر۔

باب ٦٥٣ قوله إن الذين توفاهم الملائكة ظالمي أنفسهم قالوا فيم كنتم قالوا كنا مستضعفين في الأرض

آپ کی ران میری ران پر تھی (شدت وحی کی وجہ سے) اس کا مجھ پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو گیا تھا، آخر یہ کیفیت ختم ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے "غیر اولی الضرر" کے الفاظ مزید نازل کئے (یعنی جو لوگ معذور ہوں وہ اس حکم سے مستثنا ہیں۔)

۱۷۰۶ - ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو آیت لا یستوی القاعدون من المومنین نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو کتابت کے لیے بلایا اور انھوں نے وہ آیت لکھ دی۔ پھر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور اپنے نابینا ہونے کا عذر پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے "غیر اولی الضرر" کے الفاظ نازل کئے۔

۱۷۰۷ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "لا یستوی القاعدون من المومنین" نازل ہوئی تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ فلاں (یعنی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کو بلاؤ۔ وہ اپنے ساتھ دوات اور لوح یا پترے کر حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے فرمایا لکھو: "لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاہدون فی سبیل اللہ" ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے جو حضور اکرمؐ کے پیچھے موجود تھے، عرض کی یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں چنانچہ وہیں اس طرح آیت نازل ہوئی "لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ" (ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا ہے۔)

۱۷۰۸ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی ح۔ اور مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، انھیں عبد الکریم نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن حارث کے مولا مقسم نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ "لا یستوی القاعدون من المومنین" (سے اشارہ ہے ان لوگوں کی طرف) جو بدر میں شریک تھے اور جنھوں نے (بلا کسی عذر کے) بدر کی لڑائی میں شرکت نہیں کی تھی۔

۶۵۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک ان لوگوں کی جان جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے، (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے، وہ بولیں گے ہم اس

قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا الْاٰيَةَ ؛

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهٗ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰٓى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيْهِ فَلَقِيْتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَاَخْبَرْتُهٗ فَنَهَانِيْ عَنْ ذٰلِكَ اَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ يُكَثِّرُوْنَ سَوَادَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهٖ فَيُصِيْبُ اَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهٗ اَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ الْاٰيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ ؛

ملک میں بے بس تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ اللہ کی سرزمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ الآیہ۔

۱۷۰۹۔ ہم سے عبداللہ بن یزید المقری نے حدیث بیان کی۔ ان سے حیوہ وغیرہ (ابن لہیعہ) نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود نے حدیث بیان کی، کہا کہ اہل مدینہ (جب مکہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا، شام والوں کے خلاف) لڑنے پر مجبور کئے گئے۔ مجھے بھی لڑنے والی جماعت میں شریک کر لیا گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولا عکرمہ سے میں ملا اور انھیں اس صورتِ حال کی اطلاع کی، انھوں نے مجھے بڑی شدت کے ساتھ اس سے منع کیا اور فرمایا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ کچھ مسلمان مشرکین کے ساتھ رہتے تھے اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین کی جماعت میں اضافہ کا سبب بنتے تھے (کیونکہ مجبوراً انھیں بھی محاذِ جنگ پر آنا پڑتا تھا) پھر تیر آتا اور وہ سامنے پڑ جاتے تو انھیں لگ جاتا اور اس طرح ان کی جان جاتی یا تلوار سے (غلطی میں) انھیں قتل کر دیا جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی "بیشک ان لوگوں کی جان جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے (جب) فرشتے قبض کرتے ہیں" آخر آیت تک۔ اس کی روایت لیث نے اسود کے واسطہ سے کی۔

بَابُ ۶۵۴ قَوْلِهٖ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ؛

۶۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بجز ان لوگوں کے جو مردوں اور عورتوں، بچوں میں سے کمزور ہوں کہ نہ کوئی تدبیر ہی کر سکتے ہوں اور نہ کوئی راہ پاتے ہوں"

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ قَالَ كَانَتْ اُمِّيْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ ؛

۱۷۱۰۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "الا المستضعفین" کے سلسلے میں فرمایا کہ میری والدہ بھی ان لوگوں میں تھیں جنھیں اللہ نے معذور رکھا تھا۔

بَابُ ۶۵۵ قَوْلِهٖ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ؛

۶۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ انھیں معاف کر دے گا اور اللہ تو ہے ہی بڑا معاف کرنے والا" الآیہ۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَآءَ اِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ

۱۷۱۱۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں (رکوع سے اٹھتے ہوئے) سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور (پھر سجدہ میں جانے سے پہلے) یہ دعاء کی "اے اللہ

أَنْ يَّسْجُدَ اللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ.

باب ٦٥٥ قَوْلِهٖ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى أَنْ تَضَعُوْا أَسْلِحَتَكُمْ.

١٧١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَانَ جَرِيحًا.

باب ٦٥٦ قَوْلِهٖ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ.

١٧١٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلٰى قَوْلِهٖ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ هُوَ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْيَتِيمَةُ هُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا فَأَشْرَكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتّٰى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ أَنْ يَّنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُّزَوِّجَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ.

باب ٦٥٧ قَوْلِهٖ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ

عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجئے۔ اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دیجئے، اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دیجئے، اے اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دیجئے، اے اللہ قبیلہ مضر کو سخت سزا دیجئے، اے اللہ انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کیجئے جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آئی تھی۔

۶۵۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تمھارے لیے اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ اگر تمھیں بارش سے تکلیف ہو رہی ہو یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار اتار رکھو"

۱۷۱۲۔ ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں حجاج نے خبر دی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں یعلی نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "إن كان بكم أذى من مطر او كنتم مرضى" (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا) کے سلسلے میں فرمایا کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔

۶۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں طلب کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمھیں ان کے بارے میں (وہی) فتویٰ دیتا ہے، اور (وہ آیات) بھی جو تمھیں کتاب کے اندر ان یتیم عورتوں کے باب میں پڑھ کر سنائی جاتی ہے"

۱۷۱۳۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا، آیت "لوگ آپ سے عورتوں کے باب میں فتویٰ طلب کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمھیں ان کے بارے میں (وہی) فتویٰ دیتا ہے" ارشاد "وترغبون ان تنکحوھن" تک، آپ نے بیان کیا کہ یہ آیت ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر اس کی پرورش میں کوئی یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا وارث بھی ہو اور لڑکی اس کے مال میں بھی حصہ دار ہو، یہاں تک کہ باغ میں بھی، اب وہ شخص خود اس سے نکاح کرنا چاہے، کیونکہ اسے یہ پسند نہیں کہ کسی دوسرے سے اس کا نکاح کر دے کہ وہ اس کے اس مال میں حصہ دار بن جائے جس میں لڑکی حصہ دار تھی اس وجہ سے اس لڑکی کا کسی دوسرے شخص سے وہ نکاح نہ ہونے دے تو ایسے شخص کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

۶۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی

بعلها نشوزا أو إعراضا وقال ابن عباس شقاق تفاسد وأحضرت الأنفس الشح هواه في الشيء يحرص عليه كالمعلقة لا هي أيم ولا ذات زوج نشوزا بغضا ؛

طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو"، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) شقاق بمعنی فساد و نزاع ہے۔ "و احضرت الانفس الشح" یعنی کسی چیز کے لیے اس کی خواہش کر جس کا اسے لالچ ہو" "کالمعلقۃ"، یعنی نہ تو وہ بیوہ رہے اور نہ شوہر والی۔ نشوزاً یعنی بغضاً۔

۱۷۱۴۔ حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة وإن امرأة خافت من بعلها نشوزا أو إعراضا قالت الرجل تكون عنده المرأة ليس بمستكثر منها يريد أن يفارقها فتقول أجعلك من شأني في حل فنزلت هذه الآية في ذلك ؛

۱۷۱۴۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت "اور کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے التفاتی کا اندیشہ ہو" کے متعلق فرمایا کہ ایسا مرد جس کے ساتھ اس کی بیوی رہتی ہے لیکن شوہر کو اس کی طرف کوئی خاص التفات نہیں، بلکہ وہ اسے جدا کر دینا چاہتا ہے۔ اس پر عورت کہتی ہے کہ میں اپنا (نان و نفقہ) معاف کر دیتی ہوں (تم مجھے طلاق نہ دو) تو ایسی صورت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

باب ۶۵۸ قوله - إن المنافقين في الدرك الأسفل وقال ابن عباس رض أسفل النار نفقا سربا ؛

۶۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے"، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (الدرک الاسفل سے مراد) جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔ نفقاً بمعنی سرباً۔

۱۷۱۵۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا أبي حدثنا الأعمش قال حدثني إبراهيم عن الأسود قال كنا في حلقة عبد الله فجاء حذيفة حتى قام علينا فسلم ثم قال لقد أنزل النفاق على قوم خير منكم قال الأسود سبحان الله إن الله يقول إن المنافقين في الدرك الأسفل من النار فتبسم عبد الله وجلس حذيفة في ناحية المسجد فقام عبد الله فتفرق أصحابه فرماني بالحصا فأتيته فقال حذيفة عجبت من ضحكه وقد عرف ما قلت لقد أنزل النفاق على قوم كانوا خيرا منكم ثم تابوا فتاب الله عليهم ؛

۱۷۱۵۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے بیان کیا کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حلقۂ درس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا۔ پھر فرمایا نفاق میں وہ جماعت مبتلا ہو گئی تھی جو تم سے بہتر تھی۔ اس پر اسود رحمۃ اللہ علیہ بولے سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ "منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے"۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد کے کونے میں جا کر بیٹھ گئے اس کے بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ گئے اور آپ کے شاگرد بھی ادھر ادھر چلے گئے۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر کنکری پھینکی (مجھے بلانے کے لیے) میں حاضر ہو گیا تو فرمایا کہ مجھے عبداللہ بن مسعود کی ہنسی پر حیرت ہوئی حالانکہ جو کچھ میں نے کہا تھا اسے وہ خوب سمجھتے تھے۔ یقیناً نفاق میں ایک جماعت کو مبتلا کیا گیا تھا جو تم سے بہتر تھی لیکن پھر انھوں نے توبہ کر لی اور اللہ نے بھی ان کی توبہ قبول کر لی۔

باب ۶۵۹ قَوْلِهِ - إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ؛

۱۷۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ؛

۱۷۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ ؛

باب ۶۶۰ قَوْلِهِ - يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوِ ابْنٌ وَهُوَ مَصْدَرٌ مِنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ ؛

۱۷۱۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةٌ وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ؛

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْمَائِدَةُ

حُرُمٌ وَاحِدُهَا حَرَامٌ فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمْ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ جَعَلَ اللَّهُ تَبُوءُ تَحْمِلُ دَائِرَةٌ دَوْلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ الْإِغْرَاءُ التَّسْلِيطُ أُجُورَهُنَّ

۶۵۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی" ارشاد "اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر" تک۔

۱۷۱۶ - ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی (ان سے سفیان نے بیان کیا) ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر کہے۔

۱۷۱۷ - ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں (آنحضور) یونس بن متیٰ سے افضل ہوں وہ جھوٹ کہتا ہے۔

۶۶۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں (میراث) کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے ایک بہن ہو تو اسے اس ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ مرد وارث ہوگا اس (بہن کے کل ترکہ) کا اگر اس بہن کے اولاد نہ ہو۔ اور "کلالہ" اسے کہتے ہیں جس کے وارثوں میں نہ باپ ہو نہ بیٹا۔ یہ لفظ مصدر ہے اور "تکللہ النسب" سے مشتق ہے۔

۱۷۱۸ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے اور انھوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ (احکام میراث کے سلسلہ میں) سب سے آخر میں سورہ برأت نازل ہوئی تھی اور سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ "یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ" تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر سورۂ مائدہ

(آیت میں) "حرم" کا واحد حرام ہے۔ "فبما نقضھم میثاقھم" یعنی بنقضھم۔ "التی کتب اللہ" ای جعل اللہ تبوء یعنی تحمل۔ دائرۃ ای دولۃ۔ بعض دوسرے حضرات نے کہا کہ (آیت "اغرینا بینھم العداوۃ" میں) اغراء معنی میں تسلیط کے ہے۔ اجورھن ای

فَهُوَ رَهْنٌ الْمُهَيْمِنُ الْأَمِينُ الْقُرْآنُ أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ مَنْ أَحْيَاهَا يَعْنِي مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا سَبِيلًا وَسُنَّةً ۔

محور رھن ''المھیمن'' یعنی امین، قرآن تمام کتب سابقہ پر امین ہے (یعنی جو اس کے مطابق ہو اسے لینا چاہیئے اور جو اس کے خلاف ہو اسے رد کر دینا چاہیئے۔) سفیان نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے زیادہ میرے لیے قرآن میں اور کوئی فرمان سخت نہیں کہ "لستم علی شیء حتی تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم"، مخمصۃ یعنی مجاعۃ۔ "من احیاھا" یعنی جس نے بغیر حق کے قتل نفس کو حرام قرار دیا۔ اس نے تمام انسانوں کو زندگی بخشی۔ "شرعۃ ومنھاجا" یعنی سبیلا وسنۃ"۔

بَابُ ۶۶۱ قَوْلِهِ۔ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ ۔

۶۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آج میں نے تمھارے لیے دین کو کامل کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مخمصہ بمعنی مجاعۃ۔

۱۷۱۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَإِنَّا وَاللّٰهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْ لَا اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ۔

۱۷۱۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے قیس نے اور ان سے طارق بن شہاب نے بیان کیا کہ یہودیوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگ ایک ایسی آیت تلاوت کرتے ہیں کہ اگر ہمارے یہاں وہ نازل ہوئی ہوتی تو ہم (جس دن وہ نازل ہوئی ہوتی) اس دن خوشی منایا کرتے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ کہ یہ آیت کہاں اور کب نازل ہوئی تھی، اور جب عرفہ کے دن نازل ہوئی تو حضور اکرمؐ کہاں تشریف رکھتے تھے، خدا گواہ ہے، ہم اس وقت میدان عرفہ میں تھے سفیان نے کہا کہ مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں۔ "آج میں نے تمھارے لیے دین کامل کر دیا"۔

بَابُ ۶۶۲ قَوْلِهِ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوا تَعَمَّدُوا آمِّينَ عَامِدِينَ أَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لَمَسْتُمْ وَتَمَسُّوهُنَّ وَاللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْإِفْضَاءُ النِّكَاحُ ۔

۶۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو"۔ تیمموا یعنی تعمدوا۔ (اسی سے آتا ہے)، آمین یعنی عامدین، اممت اور تیممت ایک معنی میں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "لمستم، تمسوھن، اللاتی دخلتم بھن اور الافضاء" سب کے معنی ہمبستری کرنے کے ہیں۔

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ

۱۷۲۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے ان کے والد نے، اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام بیداء یا

أسفاره حتى إذا كنا بالبيداء أو بذات الجيش انقطع عقد لي فأقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فأتى الناس إلى أبي بكر الصديق فقالوا ألا ترى ما صنعت عائشة أقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء أبو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع رأسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت عائشة فعاتبني أبو بكر وقال ما شاء الله أن يقول وجعل يطعنني بيده في خاصرتي ولا يمنعني من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أصبح على غير ماء فأنزل الله آية التيمم فقال أسيد بن حضير ما هي بأول بركتكم يا آل أبي بكر قالت فبعثنا البعير الذي كنت عليه فإذا العقد تحته:

ذات الجیش تک پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلاش کروانے کے لیے وہیں قیام کیا اور صحابہؓ نے بھی آپؐ کے ساتھ قیام کیا، وہاں کہیں پانی نہیں تھا، اور صحابہ کے ساتھ بھی پانی نہیں تھا۔ لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے، ملاحظہ نہیں فرماتے، عائشہ نے کیا کر رکھا ہے اور حضور اکرمؐ کو یہیں ٹھہرا لیا اور ہمیں بھی حالانکہ یہاں کہیں پانی نہیں ہے اور نہ کسی کے پاس ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ (میرے یہاں) آئے حضور اکرمؐ سر مبارک میری ران پہ رکھ کر سو گئے تھے۔ اور کہنے لگے تم نے آنحضورؐ کو اور سب لوگوں کو روک لیا، حالانکہ یہاں کہیں پانی نہیں ہے اور نہ کسی کے ساتھ پانی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر بہت ناراض ہوئے اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا مجھے کہا سنا اور ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکے لگائے میں نے صرف اس خیال سے حرکت نہیں کی کہ حضور اکرمؐ میری ران پر سر مبارک رکھے ہوئے تھے۔ پھر حضور اکرمؐ اٹھے اور صبح تک کہیں پانی کا نام ونشان نہیں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی، تو اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آل ابی بکر، یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے وہ اونٹ اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اسی کے نیچے مل گیا۔

۱۷۲۱۔ حدثنا يحيى بن سليمان قال حدثني ابن وهب قال أخبرني عمرو أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها سقطت قلادة لي بالبيداء ونحن داخلون المدينة فأناخ النبي صلى الله عليه وسلم ونزل فثنى رأسه في حجري راقدا أقبل أبو بكر فلكزني لكزة شديدة وقال حبست الناس في قلادة فبي الموت لمكان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أوجعني ثم إن النبي صلى الله عليه وسلم استيقظ وحضرت الصبح فالتمس الماء فلم يوجد فنزلت يا أيها الذين آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة الآية فقال أسيد بن حضير لقد بارك الله للناس فيكم يا آل أبي بكر ما أنتم إلا بركة لهم:

۱۷۲۱۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھے عمرو نے خبر دی، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میرا ہار (مقام بیداء میں) گم ہو گیا تھا۔ ہم مدینہ واپس آرہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں اپنی سواری روک دی اور اتر گئے۔ پھر حضور اکرمؐ سر مبارک میری گود میں رکھ کر سو رہے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آگئے اور میرے سینے پر زور سے ہاتھ مار کر فرمایا کہ ایک ہار کے لیے تم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روک لیا ہے لیکن حضور اکرمؐ کے آرام کے خیال سے میں بے حس وحرکت بیٹھی رہی، حالانکہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مارنے سے) مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ پھر حضور اکرمؐ بیدار ہوئے اور صبح کا وقت ہوا اور پانی کی تلاش ہوئی لیکن کہیں پانی کا نام ونشان نہ تھا۔ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے آل ابی بکر تمہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے باعث برکت بنایا ہے یقیناً تم لوگوں کے لیے باعث خیر وبرکت ہو۔

باب ٦٦٣ قَوْلِهِ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ

١٧٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ ح وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسٰى فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُونَ وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ٦٦٤ قَوْلِهِ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا إِلٰى قَوْلِهِ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ الْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ الْكُفْرُ بِهِ

١٧٢٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلٰى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَقَالُوا وَقَالُوا قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ فَالْتَفَتَ إِلٰى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ

٦٦٣ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو آپ خود اور آپ کے خداوند چلے جائیں اور آپ دونوں لڑ بھڑ لیں۔ ہم تو یہاں سے ٹلتے نہیں"

١٧٢٢ - ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی۔ ان سے مخارق نے، ان سے طارق بن شہاب نے اور انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے قریب موجود تھا۔ ح۔ اور مجھ سے حمدان بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالنضر نے حدیث بیان کی، ان سے اشجعی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے مخارق نے، ان سے طارق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقعہ پر مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ "آپ خود اور آپ کے خداوند چلے جائیں اور آپ دونوں لڑ بھڑ لیں ہم تو یہاں سے ٹلنے کے نہیں"۔ بلکہ آپ (محاذ پر) تشریف لے چلیے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس گفتگو سے مسرت ہوئی اور وکیع نے روایت کی، ان سے سفیان نے، ان سے مخارق نے، ان سے طارق نے کہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا تھا۔

٦٦٤ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دے جائیں" ارشاد "او ینفوا من الارض" تک۔ اللہ تعالیٰ سے محاربہ (جنگ) اس کا انکار کرنا ہے"

١٧٢٣ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلمان ابورجاء ابوقلابہ کے مولا نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوقلابہ نے کہ وہ (امیر المؤمنین) عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے (مجلس میں قسامت کے مسائل پر) لوگ بحث کر رہے تھے، لوگوں نے کہا کہ آپ سے پہلے خلفاء راشدین نے بھی اس میں قصاص لیا ہے۔ پھر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ابوقلابہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور پوچھا عبداللہ بن زید، آپ کی کیا رائے ہے، یا یوں کہا کہ ابوقلابہ! آپ کی کیا رائے ہے میں نے کہا کہ مجھے

قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا قُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هٰذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هٰؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِي قَالَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا أَنَسٌ قَالَ وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أُبْقِيَ هٰذَا فِيكُمْ وَمِثْلُ هٰذَا

ⵘ ⵘ ⵘ

بَاب ۶۶۵ قَوْلِهِ . وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ

۱۶۲۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ

تو کوئی ایسی صورت معلوم نہیں ہے کہ اسلام میں کسی شخص کا قتل جائز ہو سوا اس کے کہ کسی نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو یا ناحق کسی کو قتل کیا ہو، یا اللہ اور اس کے رسول سے لڑا ہو" اس پر عنبسہ نے کہا کہ ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے اس طرح حدیث بیان کی تھی ابو قلابہ بولے کہ مجھ سے بھی انھوں نے یہ حدیث بیان کی تھی، بیان کیا کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور اسلام پر بیعت کرنے کے بعد) آنحضورؐ سے کہا کہ ہمیں اس سرزمین (مدینہ) کی آب و ہوا موافق نہیں آئی، آنحضورؐ نے ان سے فرمایا کہ ہمارے یہ اونٹ چرنے جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (کیونکہ ان کے مرض کا یہی علاج تھا) چنانچہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا جس سے انھیں صحت حاصل ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے (حضور اکرمؐ کے چرواہے) کو پکڑ کے قتل کر دیا اور اونٹ لے کر بھاگنے لگے۔ اب ایسے لوگوں سے (بدلہ لینے میں) کیا تامل ہو سکتا تھا، انھوں نے ایک شخص کو قتل کیا، اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور حضور اکرمؐ کو خوفزدہ کرنا چاہا۔ عنبسہ نے اس پر کہا سبحان اللہ! میں نے کہا کیا تم مجھے جھٹلانا چاہتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ یہی حدیث انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بھی بیان کی تھی (لیکن آپ کو یہ حدیث، زیادہ بہتر طریقہ پر یاد ہے) ابو قلابہ نے بیان کیا کہ عنبسہ نے کہا اے اہلِ شام! جب تک تمھارے یہاں ابو قلابہ یا ان جیسے عالم موجود رہیں، تمھارے یہاں ہمیشہ خیر و بھلائی رہے گی۔

۶۶۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور زخموں میں قصاص ہے"

۱۶۲۴ - ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں فزاری نے خبر دی۔ انھیں حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ربیع رضی اللہ عنہا نے جو انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں، انصار کی ایک لڑکی کے آگے کے دانت توڑ دیئے، لڑکی والوں نے قصاص کا مطالبہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضورؐ نے بھی قصاص (بدلہ) کا حکم دیا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں، خدا کی قسم، ان کا دانت نہ توڑا جانا چاہیئے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے انس، لیکن کتاب اللہ کا حکم قصاص ہی کا ہے پھر لڑکی والے راضی ہو گئے اور دیت (مالی صورت میں بدلہ) لینا منظور کر لیا۔ اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے بندے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ ۔

ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کرتا ہے ۔

بَابُ ٦٦٦ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۔

۶۶۶ ۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پہنچا دیجئے جو آپ پر رب کی طرف سے نازل ہوا ۔

۱۶۲۵ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةَ ۔

۱۶۲۵ ۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے شعبی نے ان سے مسروق نے کہ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص بھی تم سے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل کیا تھا اس میں سے آپ نے کچھ چھپا لیا تھا تو وہ جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ "اے پیغمبر، جو کچھ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے، یہ (سب) آپ (لوگوں تک) پہنچا دیجئے ۔"

بَابُ ٦٦٧ قَوْلِهِ ۔ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ ۔

۶۶۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تم سے تمھاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا ۔"

۱۶۲۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللهِ وَبَلَى وَاللهِ ۔

۱۶۲۶ ۔ ہم سے علی بن سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آیت "اللہ تم سے تمھاری بے معنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا" کسی کو اس طرح قسم کھانے کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ نہیں، خدا کی قسم، ہاں خدا کی قسم، (جو قسم بلا کسی ارادہ کے زبان پر آجاتی ہے)

۱۶۲۷ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللهِ وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۔

۱۶۲۷ ۔ ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی، ان سے نضر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انھیں ان کے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ان کے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اپنی قسم کے خلاف کبھی نہیں کیا کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کا حکم نازل کر دیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب اگر اس کے (یعنی جس کے لیے قسم کھا رکھی تھی) سوا دوسری چیز مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت پر عمل کرتا ہوں اور وہی کرتا ہوں، جو بہتر ہوتا ہے۔

بَابُ ٦٦٨ قَوْلِهِ ۔ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ ۔

۶۶۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمھارے لیے جائز کی ہیں حرام نہ کرلو ۔"

۱۶۲۸ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ

۱۶۲۸ ۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث

إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَخْتَصِي فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ

حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتی تھیں۔ اس پر ہم نے عرض کی کہ ہم اپنے کو خصی کیوں نہ کر لیں۔ لیکن آنحضورؐ نے ہمیں اس سے روک دیا (کہ یہ ناجائز ہے) اور اس کے بعد ہمیں اس کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے کپڑے (یا کسی بھی چیز) کے بدلے میں نکاح کر سکتے ہیں (یعنی متعہ کی جو بعد میں حرام ہو گیا) پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "اے ایمان والو! اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لیے جائز کی ہیں۔"

باب ٦٦٩ قَوْلِهِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَزْلَامُ الْقِدَاحُ يَقْتَسِمُونَ بِهَا فِي الْأُمُورِ وَالنُّصُبُ أَنْصَابٌ يَذْبَحُونَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهُ الزَّلَمُ الْقِدْحُ لَا رِيشَ لَهُ وَهُوَ وَاحِدُ الْأَزْلَامِ وَالِاسْتِقْسَامُ أَنْ يُجِيلَ الْقِدَاحَ فَإِنْ نَهَتْهُ انْتَهَى وَإِنْ أَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَأْمُرُهُ وَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَاحَ أَعْلَامًا بِضُرُوبٍ يَسْتَقْسِمُونَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَالْقُسُومُ الْمَصْدَرُ ؕ

۶۶۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "شراب اور جوا اور بت اور پانسے تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الازلام" سے مراد وہ تیر ہیں جن سے وہ اپنے معاملات میں فال نکالتے تھے "النُصُب" (بیت اللہ کے چاروں طرف وہ کھڑے کئے ہوئے پتھر تھے جن پر وہ قربانی کیا کرتے تھے) دوسرے صاحب نے فرمایا کہ "زلم" وہ تیر ہیں جن کے پر نہیں ہوا کرتے، ازلام کا واحد ہے "استقسام" یعنی پانسا پھینکنا کہ اس میں ممانعت آجائے تو رک جائیں اور اگر حکم آجائے تو حکم کے مطابق عمل کریں، تیروں پر انہوں نے مختلف قسم کے نشانات لگا رکھے تھے اور انہیں سے فال نکالا کرتا تھے استقسام سے (لازم) فعلت کے وزن پر قسمت ہے اور قسوم مصدر ہے۔

١٧٢٩ - **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا.... مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ فِي الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ مَا فِيهَا شَرَابُ الْعِنَبِ ؕ

۱۷۲۹ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن بشر نے خبر دی، ان سے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ میں اس وقت پانچ قسم کی شراب استعمال ہوتی تھی، لیکن انگوری شراب کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

١٧٣٠ - **حَدَّثَنَا** يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ

۱۷۳۰ - ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہم لوگ تمہاری "فضیخ" (کھجور سے تیار شدہ شراب) کے سوا اور کوئی شراب استعمال نہیں کرتے تھے، یہی جس کا نام تم نے فضیخ رکھ رکھا ہے، میں کھڑا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو پلا رہا تھا اور فلاں (اور

فقال وهل بلغكم الخبر فقالوا وما ذاك قال حرمت الخمر قالوا أهرق هذه القلال يا أنس قال فما سألوا عنها ولا راجعوها بعد خبر الرجل۔

۱۷۳۱۔ حدثنا صدقة بن الفضل أخبرنا ابن عيينة عن عمرو عن جابر قال صبح أناس غداة أحد الخمر فقتلوا من يومهم جميعا شهداء وذلك قبل تحريمها۔

۱۷۳۲۔ حدثنا إسحق بن إبراهيم الحنظلي أخبرنا عيسى وابن إدريس عن أبي حيان عن الشعبي عن ابن عمر قال سمعت عمر على منبر النبي صلى الله عليه وسلم يقول أما بعد أيها الناس إنه نزل تحريم الخمر وهي من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل۔

باب ۶۷۰ قوله۔ ليس على الذين آمنوا وعملوا الصلحت جناح فيما طعموا إلى قوله والله يحب المحسنين۔

۱۷۳۳۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد حدثنا ثابت عن أنس أن الخمر التي أهريقت الفضيخ وزادني محمد عن أبي النعمان قال كنت ساقي القوم في منزل أبي طلحة فنزل تحريم الخمر فأمر مناديا فنادى فقال أبو طلحة اخرج فانظر ما هذا الصوت قال فخرجت فقلت هذا مناد ينادي ألا إن الخمر قد حرمت فقال لي اذهب فأهرقها قال فجرت في سكك المدينة قال وكانت خمرهم يومئذ الفضيخ فقال بعض القوم قتل قوم وهي

فلاں کو، کہ ایک صاحب آئے اور کہا، نہیں کچھ خبر بھی ہے؟ لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ انھوں نے بتایا کہ شراب حرام قرار دی جا چکی ہے۔ فوراً ہی ان حضرات نے کہا، انس اب ان شراب کے مٹکوں کو بہا دو۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان صاحب کی اطلاع کے بعد پھر ان حضرات نے اس میں سے (ایک قطرہ بھی) نہ مانگا اور نہ پھر اس کا استعمال کیا۔

۱۷۳۱۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی۔ انھیں عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوۂ احد میں بہت سے صحابہؓ نے صبح صبح ہی شراب پی اور اس دن وہ سب حضرات شہید کر دیئے گئے۔ اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی۔

۱۷۳۲۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ اور ابن ادریس نے خبر دی، انھیں ابوحیان نے، انھیں شعبی نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے فرما رہے تھے، اما بعد، اے لوگو۔ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جَو سے۔ اور شراب ہر وہ مشروب ہے جو عقل کو زائل کر دے۔

۶۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے رہتے ہیں ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہوں" ارشاد "واللہ یحب المحسنین" تک۔

۱۷۳۳۔ ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ (حرمت نازل ہونے کے بعد) جو شراب بہائی گئی تھی وہ "فضیخ" تھی (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا) اور مجھ سے محمد نے ابوالنعمان کے حوالہ سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں صحابہ کی ایک جماعت کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر شراب پلا رہا تھا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی آنحضورؐ نے منادی کو حکم دیا اور انھوں نے اعلان کرنا شروع کیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، باہر جا کے دیکھو یہ آواز کیسی ہے بیان کیا کہ میں باہر آیا۔ (اور آواز صاف طریقے سے سن کے اندر گیا) اور کہا کہ یہ ایک منادی ہے اور یہ اعلان کر رہا ہے کہ "خبردار ہو جاؤ۔ شراب حرام ہو گئی ہے" یہ سنتے ہی انھوں نے مجھ سے کہا کہ جاؤ اور شراب بہا دو۔ بیان کیا کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے

فِي بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا۔

بَاب ۶۷۱ قَوْلِهِ۔ لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَارُوْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِيْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ رَوَاهُ النَّضْرُ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجُوَيْرِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِهْزَاءً فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مَنْ اَبِيْ وَيَقُوْلُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ اَيْنَ نَاقَتِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ كُلِّهَا۔

بَاب ۶۷۲ قَوْلِهِ۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ وَاِذْ هٰهُنَا صِلَةٌ الْمَائِدَةُ اَصْلُهَا مَفْعُوْلَةٌ

گئی۔ بیان کیا کہ ان دنوں فضیخ شراب استعمال ہوتی تھی بعض لوگوں نے (شراب کو جو اس طرح بہتے دیکھا تو کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں نے شراب سے اپنا پیٹ بھر رکھا تھا اور اسی حالت میں انھیں قتل کر دیا گیا ہے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی" جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے رہتے ہیں ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے ہوں۔"

۶۷۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں ناگوار گذریں۔"

۱۷۳۴۔ ہم سے منذر بن ولید بن عبدالرحمٰن جارودی نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا خطبہ دیا کہ میں نے ویسا خطبہ کبھی نہیں سنا تھا، آپ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمھیں بھی معلوم ہوتا تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرمؐ کے صحابہؓ نے اپنے چہرے چھپا لیے باوجود ضبط کے ان کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ایک صاحب نے اس موقع پر پوچھا، میرے والد کون ہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ فلاں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں ناگوار گذریں" اس کی روایت نضر اور روح بن عبادہ نے شعبہ کے واسطے سے کی۔

۱۷۳۵۔ ہم سے فضل بن سہل نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوالنضر نے حدیث بیان کی، ان سے ابوخیثمہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوجویریہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مذاقاً سوالات کیا کرتے تھے کوئی شخص یوں پوچھتا کہ میرا باپ کون ہے؟ کسی کی اگر اونٹنی گم ہو جاتی تو وہ یہ پوچھتے کہ میری اونٹنی کہاں ہو گی ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں ناگوار گذرے، یہاں تک کہ پوری آیت پڑھ کر سنائی۔

۶۷۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ نے نہ بحیرہ کو شروع کیا ہے نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حامی کو۔"

"واذ قال اللہ" میں قال المعنی میں یقول کے ہے اور "اذ" یہاں زائدہ ہے۔ "المائدۃ" اصل میں مفعولۃ (ممیودۃ) کے معنے میں ہے،

كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَالْمَعْنَى مِنْهُمَا مَا حِيزَ مِنْ خَيْرٍ يُقَالُ مَادَنِي يَمِيدُنِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيكَ مُمِيتُكَ ؎

۱۷۳۶ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَالْحَامِ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهٰذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ

جیسے عیشۃ راضیۃ اور تطلیقۃ بائنۃ میں ہے" اور لغت کے اعتبار سے معنی یہ ہیں کہ خیر کے ساتھ اس خوراک کا ذخیرہ وہ جمع کرے۔ اسی سے بولتے ہیں مادنی یمیدنی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ متوفیک کے معنی ہیں ممیتک۔

۱۷۳۶ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح بن کیسان نے اور ان سے ابن شہاب نے اور ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ "بحیرہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے۔ جس کا دودھ بتوں کے لیے وقف کر دیا جاتا اور کوئی شخص اس کے دودھ کو دوہنے کا مجاز نہ سمجھا جاتا۔ اور "سائبہ" اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے وہ اپنے دیوتاؤں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے تھے اور اس سے باربرداری وغیرہ کا کوئی کام نہ لیتے تھے۔ بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنتوں کو جہنم میں گھسیٹ رہا تھا اس نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی تھی۔ اور "وصیلہ" اس جوان اونٹنی کو کہتے تھے جو پہلی مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور پھر دوسری مرتبہ بھی مادہ ہی جنتی، اسے بھی وہ دیوتاؤں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ لیکن اسی صورت میں جبکہ وہ متواتر دو مرتبہ مادہ بچہ جنتی اور اس درمیان میں کوئی نر بچہ نہ ہوتا۔ اور "حامی" نر اونٹ کی ایک قسم، تو اس سے اونٹنی کے بچے کی پیدائش کی تعداد اہل عرب مقرر کر لیتے تھے اور جب وہ مقرر تعداد پوری ہو جاتی تو اسے دیوتاؤں کے لیے چھوڑ دیتے، اسے باربرداری وغیرہ کی بھی چھٹی مل جاتی لہٰذا اس پر کسی قسم کا بوجھ نہ لادا جاتا۔ اس کا نام وہ "حامی" رکھتے تھے اور ابوالیمان نے بیان کیا، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھوں نے سعید بن مسیب سے سنا، کہا کہ انھوں نے زہری سے یہ تفصیلات بیان کیں۔ سعید بن مسیب نے بیان کیا، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے اس طرح ارشاد فرمایا تھا۔" اور اس کی روایت ابن الہاد نے کی، ان سے ابن شہاب زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ مجھ سے محمد بن ابی یعقوب اور ابو عبداللہ کرمانی نے حدیث بیان کی، ان سے حسان بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ ٭

بَابُ ٦٧٣ قَوْلِهِ ۔ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ٭

١٧٣٧ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيُقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ ٭

بَابُ ٦٧٤ قَوْلِهِ ۔ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٭

١٧٣٨ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو کھائے جا رہے تھے اور میں نے عمر کو دیکھا کہ اپنی آنتیں اس میں گھسیٹتا پھر رہا تھا، یہی وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم ایجاد کی تھی۔

۶۷۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا (جب سے) تو ہی ان پر نگراں ہے اور تو تو ہر چیز پر گواہ ہے۔"

۱۷۳۷۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں مغیرہ بن نعمان نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا، اے لوگو! (قیامت کے دن) تم اللہ کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے۔ پھر آنحضور نے اس آیت کی تلاوت کی "جس طرح ہم نے اول بار پیدا کرنے کے وقت ابتداء کی تھی، اسی طرح اسے دوبارہ کر دیں گے۔ ہمارے ذمہ وعدہ ہے، ہم ضرور اسے کر کے رہیں گے" آخر آیت تک۔ پھر فرمایا قیامت کے دن تمام مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ ہاں اور میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا، اور انھیں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ میں عرض کروں گا۔ میرے رب! یہ تو میرے امتی ہیں؛ مجھ سے کہا جائے گا، آپ کو نہیں معلوم ہے کہ انھوں نے آپ کے بعد نئی چیزیں (شریعت میں) نکالی تھیں، اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو عبد صالح (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا ہو گا کہ "میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا، (جب سے) تو ہی ان پر نگراں ہے۔" مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کی وفات کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔

۶۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تو اگر انھیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو بھی تو زبردست ہے، حکمت والا ہے۔"

۱۷۳۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھیں (قیامت کے دن

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ وَاِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِتْنَتُهُمْ مَعْذِرَتُهُمْ مَعْرُوْشَاتٍ مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ حَمُوْلَةً مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا وَلَلَبَسْنَا لَشَبَّهْنَا يَنْاَوْنَ يَتَبَاعَدُوْنَ تُبْسَلُ تُفْضَحُ اُبْسِلُوْا اُفْضِحُوْا بَاسِطُوْا اَيْدِيْهِمْ الْبَسْطُ الضَّرْبُ اسْتَكْثَرْتُمْ اَضْلَلْتُمْ كَثِيْرًا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيْبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَالْاَوْثَانِ نَصِيْبًا اَكِنَّةً وَاحِدُهَا كِنَانٌ اَمَّا اشْتَمَلَتْ يَعْنِيْ هَلْ تَشْتَمِلُ اِلَّا عَلٰى ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى فَلِمَ تُحَرِّمُوْنَ بَعْضًا وَتُحِلُّوْنَ بَعْضًا مَسْفُوْحًا مُهْرَاقًا صَدَفَ اَعْرَضَ اُبْلِسُوْا اُوْيِسُوْا وَاُبْسِلُوْا اُسْلِمُوْا سَرْمَدًا دَائِمًا اسْتَهْوَتْهُ اَضَلَّتْهُ تَمْتَرُوْنَ تَشُكُّوْنَ وَقْرٌ صَمَمٌ وَاَمَّا الْوِقْرُ الْحِمْلُ اَسَاطِيْرُ وَاحِدُهَا اُسْطُوْرَةٌ وَاِسْطَارَةٌ وَهِيَ التُّرَّهَاتُ الْبَاْسَاءُ مِنَ الْبَاْسِ وَيَكُوْنُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مُعَايَنَةً الصُّوَرُ جَمَاعَةُ صُوْرَةٍ كَقَوْلِهٖ سُوْرَةٌ وَسُوَرٌ

بَابُ ۶۷۵ قَوْلِهٖ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ۞

۱۷۳۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ

جمع کیا جائے گا، اور کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو عبد صالح نے کہا ہوگا کہ "میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان کے درمیان رہا" ارشاد "العزیز الحکیم" تک۔

سورۂ انعام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "فتنتہم" یعنی معذرتہم۔ "معروشات" ما یعرش من الکرم وغیر ذلک "حمولۃ" ما یحمل علیہا "للبسنا" ای لشبہنا "ینأون" ای یتباعدون۔ "تبسل" ای تفضح "ابسلوا" ای افضحوا "باسطوا ایدیہم" میں بسط بمعنی ضرب ہے "استکثرتم" اے اضللتم کثیرا "ذرأ من الحرث" یعنی وہ اپنے پھل اور مال میں سے اللہ کا کچھ حصہ متعین کر دیتے تھے اور کچھ شیطان اور بتوں کا۔ "اکنۃ" کا واحد کنان ہے "اما اشتملت" یعنی پیٹ میں بچہ یا نر ہوگا یا مادہ، پھر تم ایک کو حرام اور دوسرے کو حلال کیوں قرار دیتے ہو۔ "مسفوحا" ای مہراقا "صدف" ای اعرض "ابلسوا" ای اویسوا "ابسلوا" ای اسلموا "سرمدا" ای دائما "استہوتہ" ای اضلتہ "تمترون" ای تشکون۔ "وقر" ای صمم، لیکن وقر (واؤ کے کسرہ کے ساتھ) بوجھ کے معنی میں آتا ہے۔ "اساطیر" کا واحد اسطورہ اور اسطارہ ہے یعنی دل لبھانے والی باتیں۔ "الباساء" باس سے مشتق ہے اور بؤس سے بھی ہو سکتا ہے۔ "جہرۃ" اے معاینۃ "صور" صورۃ کی جمع ہے جیسے سورۃ اور سور۔ "ملکوت" بمعنی ملک رہبوت اور رحموت کے وزن پر بولتے ہیں ترہب خیر من ان ترحم "جن" بمعنی اظلم "تعالیٰ" ای علا۔

۶۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اس کے پاس ہیں غیب کے خزانے، انہیں بجز اس کے کوئی نہیں جانتا"

۱۷۳۹۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کے خزانے پانچ ہیں اور اس آیت میں بیان ہوئے ہیں "بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے"

يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ إِنَّ اللهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۞

اور وہی مینہ برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا، اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی علم والا ہے، خبر رکھنے والا۔

بَابُ ۶۷۶ قَوْلِهٖ ۔ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَلْاٰيَةَ يَلْبِسَكُمْ يَخْلِطَكُمْ مِنَ الْاِلْتِبَاسِ يَلْبِسُوْا يَخْلِطُوْا شِيَعًا فِرَقًا ۞

۶۷۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " آپ کہہ دیجئے کہ اللہ (اس پر بھی) قادر ہے کہ تمہارے اوپر کوئی عذاب مسلط کر دے، تمہارے اوپر سے" آخر آیت تک۔ یلبسکم ای یخلطکم، التباس سے مشتق ہے یلبسوا ای یخلطوا، شیعًا بمعنی فرقًا۔

۱۷۴۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَاۤ أَهْوَنُ أَوْ هٰذَاۤ أَيْسَرُ ۞

۱۷۴۰ ۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن دینار نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت "قل ھو القادر علیٰ ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم" (ترجمہ اوپر گذر چکا)، نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا، (اے اللہ) میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر نازل ہوئی "او من تحت ارجلکم" آنحضورؐ نے اس پر بھی فرمایا کہ میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں (لیکن) " او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض" پر آپ نے فرمایا کہ یہ آسان ہے۔ (پہلی دو صورتوں کے مقابلے میں)۔

بَابُ ۶۷۷ قَوْلِهٖ ۔ وَلَمْ يَلْبِسُوْۤا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ۞

۶۷۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " (جو لوگ ایمان لائے) اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا۔"

۱۷۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلَمْ يَلْبِسُوْۤا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُهٗ وَأَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَنَزَلَتْ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۞

۱۷۴۱ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب " ولم یلبسوا ایمانہم بظلم" نازل ہوئی تو صحابہؓ نے کہا، ہم میں کون ہوگا جس کا دامن ظلم سے پاک ہوگا۔ اس پر یہ آیت اتری " بیشک شرک ظلم عظیم ہے"۔

بَابُ ۶۷۸ قَوْلِهٖ ۔ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَّكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۞

۶۷۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور یونسؑ اور لوطؑ کو اور ان میں سے ہر کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی تھی۔"

۱۷۴۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ ابْنِ مَتّٰى ۞

۱۷۴۲ ۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے، ان سے ابو العالیہ نے بیان کیا کہ مجھ سے تمہارے نبی کے چچا زاد بھائی یعنی ابن عباس نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر بتائے۔

۱۷۴۳ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۷۴۳ ۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث

أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى۔

بیان کی، انھیں سعد بن ابراہیم نے خبر دی، کہا کہ میں نے حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف سے سنا، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لیے مناسب نہیں کہ مجھے یونس بن متّٰی علیہ السلام سے بہتر بتائے۔

باب ۶۷۹ قَوْلِهٖ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔

۶۷۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان کے طریقہ پر چلیئے"۔

۱۷۴۴ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَفِي صٓ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا إِلَى قَوْلِهٖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔

۱۷۴۴ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے سلیمان احول نے خبر دی، انھیں مجاہد نے خبر دی کہ انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا سورۂ صٓ میں بھی سجدہ ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں، پھر آپ نے آیت "ووھبنا" سے "فبھداھم اقتدہ" تک تلاوت کی اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام بھی ان انبیاء میں شامل ہیں (جن کا ذکر آیت میں ہوا ہے اور جن کی اقتداء کے لیے آنحضورؐ سے کہا گیا ہے) یزید بن ہارون، محمد بن عبید اور سہل بن یوسف نے عوام کے واسطہ سے اضافہ کیا ہے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا کہ تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں سے ہیں جنھیں ان انبیاء کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔

باب ۶۸۰ قَوْلِهٖ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا الْآيَةَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّ ذِي ظُفُرٍ الْبَعِيرُ وَالنَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَقَالَ غَيْرُهُ هَادُوا صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ۔

۶۸۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے ان پر کھروالے کل جانور ہم نے حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ہم نے ان پر ان دونوں کی چربیاں حرام کی تھیں" آخر آیت تک، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کل ذی ظفر" سے مراد اونٹ اور شتر مرغ ہیں۔ "الحوایا" یعنی اوجھڑی، اور دوسرے صاحب نے فرمایا کہ "ھادوا" کے معنی ہیں کہ وہ یہودی ہو گئے، لیکن "ھدنا" کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے توبہ کی، اس سے ھائد، تائب کے معنی میں آتا ہے۔

۱۷۴۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوهَا وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا

۱۷۴۵ - ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حبیب نے کہ عطاء نے بیان کیا کہ انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضورؐ نے فرمایا اللہ یہودیوں کو سمجھے جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردہ جانوروں کی چربی حرام کر دی تو اس کا تیل نکال کر اسے بیچنے اور کھانے لگے، اور ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے عبد الحمید نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی، انھیں عطاء نے لکھا

يَزِيدُ كَتَبَ إِلَى عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ٦٨١ قَوْلِهِ ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ؕ

١٧٤٦۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ وَكِيلٌ حَفِيظٌ وَمُحِيطٌ بِهِ قُبُلًا جَمْعُ قَبِيلٍ وَالْمَعْنَى أَنَّهُ ضُرُوبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ مِنْهَا قَبِيلٌ زُخْرُفُ كُلِّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ وَوَشَّيْتَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا فَكَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ

بَابُ ٦٨٢ قَوْلِهِ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ لُغَةُ أَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ۔

١٧٤٧۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا

تھا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۸۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بے حیائیوں کے پاس بھی نہ جاؤ، (خواہ) وہ علانیہ ہوں۔ اور (خواہ) پوشیدہ"

۱۷۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا خواہ وہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور اللہ کو اپنی مدح و تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی مدح کی ہے (عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ) میں نے پوچھا آپ نے خود عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہاں میں نے پوچھا، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی تھی؟ کہا کہ ہاں "وکیل" یعنی حفیظ اور وہ ذات کہ کوئی چیز اس کے حدود علم و احاطہ سے باہر نہ ہو۔ "قبلا" قبیل کی جمع ہے مفہوم یہ ہے کہ عذاب کی مختلف صورتیں ہوں گی، الگ الگ "زخرف القول" ہر اس چیز کو کہیں جسے آپ خوبصورتی اور لیپا پوتی کر کے پیش کریں، حالانکہ وہ باطل اور بے بنیاد ہو تو اسے کہیں گے "زخرف" اور "حرث حجر" یعنی حرام، ہر ممنوع چیز کو حجر کہہ سکتے ہیں، محجور کے معنی میں عمارت پر بھی "حجر" کا اطلاق آتا ہے گھوڑی کو بھی حجر کہتے ہیں اور عقل کو بھی حجر کہتے ہیں اور "حجی" بھی، اور "حجر" بھی ثمود کی بستی کا بھی نام تھا، ہر ممنوعہ علاقہ حجر کہلاتا ہے حطیم کعبہ کو بھی اسی وجہ سے کہتے ہیں۔ گویا وہ محطوم کے مفہوم کو ادا کرتا ہے جیسے قتیل، مقتول کے۔ اور "حجر الیمامہ" ایک مقام کا نام ہے۔

۶۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(آپ کہتے ہیں کہ) اپنے گواہوں کو لاؤ" "ھلم" اہل حجاز کے محاورہ میں واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے آتا ہے۔

۱۷۴۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے عمارہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو زرعہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت تک قیامت برپا نہ ہوگی، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو لے۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کوئی نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ

لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ۔

۱۷۴۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ ۔

سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ الْمُعْتَدِيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ عَفَوْا كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمْ الْفَتَّاحُ الْقَاضِي افْتَحْ بَيْنَنَا اقْضِ بَيْنَنَا نَتَقْنَا رَفَعْنَا انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ آسٰى أَحْزَنُ تَأْسَ تَحْزَنْ وَقَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ أَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهُ إِلٰى بَعْضٍ سَوْآتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ هٰهُنَا إِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ إِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ قَبِيْلُهُ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ ادَّارَكُوْا اجْتَمَعُوْا وَمَشَاقُّ الْإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهُمْ يُسَمّٰى سُمُوْمًا وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيْلُهُ غَوَاشٍ مَا غُشُّوْا بِهِ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا قَلِيْلًا

رکھتا ہو۔

۱۷۴۸۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی، جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہولے گا جب مغرب سے سورج طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لائیں گے۔ لیکن یہ وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا، پھر آیت کی تلاوت کی۔

سورۃ اعراف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "وریاشا" یعنی مال۔ "انہ لایحب المعتدین" یعنی دعا میں اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں میں (حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا) "عفوا" یعنی ان کی تعداد میں اضافہ ہوا اور ان کے مال میں بھی "الفتاح" یعنی قاضی، بولتے ہیں "افتح بیننا" یعنی ہمارا فیصلہ کر دیجئے۔ "نتقنا الجبل" ای رفعنا "انبجست" ای انفجرت "متبر" ای خسران "آسیٰ" ای احزن، تاس ای تحزن۔ دوسرے صاحب نے فرمایا "مامنعک ان لاتسجد" ای مامنعک ان تسجد "یخصفان" یعنی آدم وحوا علیہما السلام جنت کے پتوں کو جوڑ کر شرمگاہ چھپانے کی کوشش کرنے لگے "سوآتہما" سے شرمگاہ کی طرف کنایہ ہے "متاع الی حین" یہاں قیامت تک کی مہلت کے لیے ہے "حین" عرب میں تھوڑی دیر کے لیے بھی آتا ہے اور غیر محدود عرصہ کے لیے بھی، الریاش اور الریش ایک معنی میں یعنی اوپر کا لباس "قبیلہ" یعنی اس کا گروہ جس سے اس کا تعلق تھا۔ "اداّرکوا" ای اجتمعوا۔ انسان اور چوپائے سب کے "مشاق" کو "مسموم" کہتے ہیں اس کا واحد سم ہے۔ مشاق میں دونوں آنکھیں ناک، منہ، دونوں کان اور پیچھے اور آگے کی شرمگاہ داخل ہے۔ "غواش" ای ما غشوا بہ، "نشرا" ای متفرقۃ۔ "نکدا" ای قلیلا "یغنوا" ای یعیشوا "حقیق" ای حق "استرھبوھم" رھبۃ سے مشتق ہے۔

يَعْنُوا يَعِيشُوا حَقِيقٌ حَقٌّ اِسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ تَلْقَفُ تَلْقَمُ طَائِرُهُمْ حَظُّهُمْ طُوفَانٌ مِنَ السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ الطُّوفَانُ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ عُرُوشٌ وَعَرِيشٌ بِنَاءٌ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ لَهُ يُجَاوِزُونَ تَعْدُ تُجَاوِزْ شُرَّعًا شَوَارِعَ بَئِيسٍ شَدِيدٍ أَخْلَدَ قَعَدَ وَتَقَاعَسَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَأْتِيهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَأَتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا مِنْ جِنَّةٍ مِنْ جُنُونٍ فَمَرَّتْ بِهِ اِسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ يَنْزَغَنَّكَ يَسْتَخِفَّنَّكَ طَيْفٌ مُلِمٌّ بِهِ لَمَمٌ وَيُقَالُ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمُدُّونَهُمْ يُزَيِّنُونَ وَخِيفَةً خَوْفًا وَخُفْيَةً مِنَ الْإِخْفَاءِ وَالْآصَالُ وَاحِدُهَا أَصِيلٌ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ

باب ٦٨٣ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ:

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ:

باب ٦٨٤ قَوْلِهِ وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلٰكِنِ

"تلقف" ای تلقم۔ طائرھم" اے حظہم "طوفان" یعنی سیلاب کا اموات کی کثرت کو بھی طوفان کہتے ہیں۔ "الاسباط" یعنی بنی اسرائیل کے قبائل "یعدون فی السبت" یعنی اس دن حد سے انھوں نے تجاوز شروع کردیا۔ تعد یعنی تجاوز۔ "شرعاً" ای شوارع۔ "بئیس" ای شدید۔ "اخلد الی الارض ای قعد وتقاعس "سنستدرجھم" ای ناتیھم من مامنھم۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا "من جنۃ" ای من جنون "ایان مرساھا" ای متٰی خروجھا۔ "ینزغنک" ای یستخفنک "طیف" ای ملم، اسی سے استعمال ہوتا ہے "وبہ لمم" طائف اور یہ ایک معنیٰ میں ہے۔ یمدونھم ای یزینون "خیفۃ" یعنی خوف سے اور خفیۃ، اخفاء سے مشتق ہے "الآصال" کا واحد اصیل ہے، عصر سے مغرب تک کے وقت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے' جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں "بکرۃ واصیلاً"۔

۶۸۳۔ اللہ عزوجل کا ارشاد "آپ کہہ دیجئے کہ میرے پروردگار نے تو بس بےہودگی کو حرام کیا ہے، ان میں سے جو ظاہر ہوں (ان کو بھی) اور جو پوشیدہ ہوں (ان کو بھی)۔

۱۷۴۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ) میں نے (ابو وائل سے) پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کی تھی، آنحضور نے فرمایا کہ اللہ سے زیادہ اور کوئی غیرت مند نہیں ہے اس لیے اس نے بےحیائیوں کو حرام کیا۔ خواہ ظاہر میں ہوں یا پوشیدہ اور اللہ سے زیادہ اپنی مدح کو پسند کرنے والا اور کوئی نہیں۔ اسی لیے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

۶۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب موسیٰ ہمارے وقت (موعود) پر آگئے اور ان سے ان کا پروردگار ہم کلام ہوا، موسیٰ بولے، اے میرے پروردگار! مجھے اپنے کو دکھلا دیجئے (کہ) میں آپ کو

انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرِنِي:

أَعْطِنِي:

۱۷۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ وَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ:

باب ۶۸۵ قَوْلِهِ. الْمَنَّ وَالسَّلْوَى:

۱۷۵۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ:

باب ۶۸۶ قَوْلِهِ. قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا

ایک منظر دیکھ لوں (اللہ نے فرمایا) تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے البتہ تم (اس) پہاڑ کی طرف دیکھو، سو اگر یہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم بھی دیکھ سکو گے، پھر جب ان کے پروردگار نے پہاڑ پر اپنی تجلی ڈالی تو (تجلی) نے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے، پھر جب انھیں افاقہ ہُوا تو بولے، تو پاک ہے، میں تجھ سے معذرت کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں۔"

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "ارنی" "اعطنی" کے معنی میں ہے۔

۱۷۵۰۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اس کے منہ پر کسی نے چانٹا مارا تھا، اس نے کہا، اے محمدؐ! آپؐ کے انصاری صحابہ میں سے ایک شخص نے مجھے چانٹا مارا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا، انھیں بلاؤ لوگوں نے انھیں بلایا پھر آنحضورؐ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اسے چانٹا کیوں مارا ہے، انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں یہودیوں کی طرف سے گزرا تو میں نے سنا کہ یہ کہہ رہا تھا، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی، میں نے کہا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی مجھے اس کی بات پر غصہ آگیا اور میں نے اسے چانٹا مار دیا۔ آنحضورؐ نے اس پر فرمایا، مجھے انبیاءؑ پر فضیلت نہ دیا کرو۔ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش کر دئیے جائیں سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا، لیکن میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ آپ عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے تھے یا طور کی بیہوشی کا انھیں بدلہ دیا گیا تھا۔

۶۸۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "من و سلویٰ"

۱۷۵۱۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک نے، ان سے عمرو ابن حریث نے اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کھنبی "من" میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

۶۸۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کہہ دیجئے کہ اے انسانو! بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف اسی اللہ کا جس کی حکومت ہے آسمانوں میں اور زمین میں، سوا اس کے کوئی معبود نہیں، وہی جلاتا ہے،

هُوَ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۞

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ كَانَتْ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مُحَاوَرَةٌ فَاَغْضَبَ اَبُوْبَكْرٍ عُمَرَ يَسْاَلُهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتّٰى اَغْلَقَ بَابَهُ فِيْ وَجْهِهٖ فَاَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَ نَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عُمَرُ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى سَلَّمَ وَجَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنَا كُنْتُ اَظْلَمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ اِنِّيْ قُلْتُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ ۞

باب قَوْلِهٖ وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ ۞

۱۷۵۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ

اور وہی مارتا ہے، سو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے امی رسول و نبیؐ پر جو خود ایمان رکھتا ہے اللہ اور اس کے کلاموں پر اور اس کی پیروی کرتے رہو تاکہ تم راہ پا جاؤ۔"

۱۷۵۲۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن عبد الرحمٰن اور اور موسیٰ بن ہارون نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن علاء بن زبر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بسر بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ادریس خولانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا، کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان بحث سی ہو گئی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ پر غصہ ہو گئے اور ان کے پاس سے آنے لگے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے، معافی مانگتے ہوئے لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں معاف نہیں کیا اور (گھر پہنچ کر) اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ اب ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ اس وقت حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تمہارے یہ صاحب (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) لڑ کر آئے ہیں۔ بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے طرز عمل پر نادم ہوئے اور حضور اکرمؐ کی طرف چلے اور سلام کر کے آپؐ کے قریب بیٹھ گئے۔ پھر حضور اکرمؐ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ بہت غصے ہوئے۔ ادھر ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار یہ عرض کرتے کہ یا رسول اللہؐ! واقعی میری ہی زیادتی تھی۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا، کیا تم لوگ مجھے میرے صاحب کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہو، کیا تم لوگ میرے صاحب کو مجھ سے جدا کرنا چاہتے ہو، جب میں نے کہا تھا کہ اے انسانو! بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، تم سب کی طرف تو تم لوگوں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، اس وقت ابوبکرؓ نے کہا تھا کہ آپؐ سچے ہیں، ابو عبد اللہ نے کہا "غامر" کے معنی ہیں کہ خیر میں سبقت کی ہے۔

۶۸۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور کہتے جاؤ توبہ ہے"

۱۷۵۳۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الرزاق نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام بن منبہ نے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ دروازے میں (عاجزی سے) جھکتے ہوئے داخل ہو اور کہتے جاؤ کہ توبہ ہے

سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ ؛

تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے، لیکن انھوں نے حکم بدل ڈالا سرین سے گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور یہ کہا کہ "حبۃ فی شعرۃ"۔

باب ۶۸۸ قَوْلِهٖ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ الْعُرْفُ الْمَعْرُوْفُ ؛

۶۸۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "درگزر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیتے رہیئے اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایا کیجئے"۔ "العرف" معروف کے معنی میں ہے۔

۱۷۵۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَّكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّآءُ اَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ قَالَ سَاَسْتَاْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَاْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَاَذِنَ لَهٗ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ ؛

۱۷۵۴ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عیینہ حصن بن حذیفہ نے اپنے بھتیجے حر بن قیس کے یہاں آکر قیام کیا۔ حر ان چند مخصوص افراد میں تھے جنھیں عمر رضی اللہ عنہ اپنے بہت قریب رکھتے تھے، جو لوگ قرآن مجید کے زیادہ عالم اور قاری ہوتے۔ عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں انھیں کو زیادہ تقرب حاصل ہوتا تھا اور ایسے حضرات آپ کے مشیر ہو سکتے تھے، اس کی کوئی قید نہیں تھی کہ کہنہ عمر ہوں یا نوجوان۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمھیں اس امیر کی مجلس میں بہت تقرب حاصل ہے۔ میرے لیے بھی مجلس میں حاضری کی اجازت لے دو۔ حر بن قیس نے کہا کہ میں آپ کے لیے بھی اجازت مانگوں گا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ انھوں نے عیینہ کے لئے بھی اجازت مانگی اور عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں مجلس میں آنے کی اجازت دے دی۔ مجلس میں جب وہ پہنچے تو کہنے لگے۔ اے خطاب کے بیٹے! خدا کی قسم نہ تو تم ہمیں مال ہی دیتے ہو اور نہ عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے ہو۔ عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر بڑا غصہ آیا اور آگے بڑھ ہی رہے تھے کہ حر بن قیس نے عرض کی۔ یا امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے فرمایا تھا "درگزر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جایا کیجئے" اور یہ بھی جاہلوں میں سے ہیں، خدا گواہ ہے کہ جب حر نے قرآن مجید کی تلاوت کی تو عمر رضی اللہ عنہ بالکل ٹھنڈے پڑ گئے، اور کتاب اللہ کے حکم کے سامنے آپ کی یہی کیفیت ہوتی تھی۔

۱۷۵۵ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا فِيْ اَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا

۱۷۵۵ - ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت "درگزر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیتے رہیئے۔ لوگوں کے اخلاق (درست کرنے) کے لیے نازل ہوئی ہے اور عبداللہ بن براد نے

أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ ۔

حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ لوگوں کے اخلاق ٹھیک کرنے کے لیے درگزر اختیار کریں۔ او کما قال۔

سُورَةُ الْأَنْفَالِ

سورۂ انفال

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

باب ۶۸۹

قَوْلُهُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللهَ وَأَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمُ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد " یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ غنیمتیں اللہ کی ملک ہیں (اصلاً) اور رسول کی (تبعاً) پس اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنے آپس کی اصلاح کرو۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "انفال" کے معنی ہیں غنیمتیں۔ قتادہ نے فرمایا کہ "ریحکم" سے لڑائی مراد ہے "نافلۃ" عطیہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ الشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدِفِيْنَ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِيْ وَأَرْدَفَنِيْ جَاءَ بَعْدِيْ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ فَيَرْكُمَهُ يَجْمَعُهُ شَرِّدْ فَرِّقْ وَإِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا يُثْخِنَ يَغْلِبَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَاءً إِدْخَالُ أَصَابِعِهِمْ فِيْ أَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً الصَّفِيْرُ ۔

(بخاری ۹/۱۰۹ – مسلم ۲/۴۲۱)

۱۷۵۶۔ مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، انھیں ہشیم نے خبر دی، انھیں ابو بشر نے خبر دی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۂ انفال کے متعلق پوچھا، تو انھوں نے فرمایا کہ غزوۂ بدر میں نازل ہوئی تھی۔ "الشوکۃ" ای الحد۔ "مردفین" یعنی جماعت در جماعت۔ اسی سے ہے ردفنی اور اردفنی یعنی میرے بعد آیا۔ ذوقوا ای باشروا و جربوا۔ یہ ذوق الفم سے مشتق نہیں ہے۔ "فیرکمہ" ای یجمعہ۔ شرد ای فرق۔ "وان جنحوا" ای طلبوا۔ یثخن ای یغلب۔ مجاہد نے فرمایا کہ "مکاء" یعنی اپنی انگلیاں وہ منہ میں ڈالتے اور سیٹی بجاتے تھے "تصدیۃ" ای الصفیر۔

باب ۶۹۰

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔

۶۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے۔"

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِيْ

۱۷۵۷۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "بدترین حیوانات اللہ کے نزدیک وہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے ذرا کام نہیں لیتے"، بنو عبدالدار کے کچھ لوگوں کے بارے میں نازل

عَبْدُ الدَّارِ ؛

ہوئی تھی۔

باب ۶۹۱ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اسْتَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ يُصْلِحُكُمْ ؛

۶۹۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اے ایمان والو! اللہ اور رسول کو لبیک کہو جبکہ وہ (یعنی رسول) تم کو تمھاری زندگی بخش چیز کی طرف بلائیں اور جان رکھو کہ اللہ آڑ بن جاتا ہے درمیان، انسان اور اس کے قلب کے اور یہ کہ تم (سب) کو اسی کے پاس اکٹھا ہونا ہے۔ "استجیبوا" اے اجیبوا "لما یحییکم" ای لما یصلحکم۔ ؛

۱۷۵۸ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رض قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي ؛

۱۷۵۸ - ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں روح نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے، انھوں نے حفص بن عاصم سے سنا اور ان سے ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا، میں (فوراً) آپ کی خدمت میں نہ پہونچ سکا۔ بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حاضر ہوا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کہ آنے میں دیر کیوں ہوئی، کیا اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم نہیں دیا ہے کہ "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کو لبیک کہو، جبکہ وہ (یعنی رسول) تم کو بلائیں" پھر آپ نے فرمایا مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تمھیں قرآن کی عظیم ترین سورۃ بتاؤں گا۔ تھوڑی دیر بعد آنحضورؐ باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا۔ اور معاذ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب نے، انھوں نے حفص سے سنا اور انھوں نے ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، سے سنا یہی حدیث اور انھوں نے بیان کیا وہ سورۃ "الحمد للہ رب العالمین" ہے۔ جو سبع مثانی کہلاتی ہے۔

باب ۶۹۲ قَوْلِهِ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى مَطَرًا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا ؛

۶۹۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد، اور وہ وقت بھی یاد دلائیے جب (ان لوگوں نے) کہا تھا کہ اے اللہ اگر یہ (کلام) تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا پھر (کوئی اور ہی) عذاب دردناک لے آ" ابن عیینہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے "مطر" (بارش) کا ذکر قرآن میں عذاب ہی کے موقع پر کیا ہے، عرب اسے "غیث" کہتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وینزل الغیث من بعد ما قنطوا" میں ہے۔

۱۷۵۹ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ

۱۷۵۹ - مجھ سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن معاذ نے حدیث

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ.

بَابُ ٦٩٣ قَوْلِهِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

١٧٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ.

بَابُ ٦٩٤ قَوْلِهِ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ

١٧٦١ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا

بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے صاحب الزیادی عبدالحمید نے، آپ کردید کے صاحبزادے تھے آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ اے اللہ (اگر یہ کلام) تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم آسمانوں سے پتھر برسا دے یا پھر کوئی اور ہی عذاب دردناک لے آ" تو اس پر آیت "حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انھیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں ان لوگوں کے لیے نہیں کہ اللہ ان پر عذاب (ہی سرے سے) نہ لائے درآنحالیکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں" آخر آیت تک۔

۶۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انھیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں"

۱۷۶۰۔ ہم سے محمد بن نضر نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے صاحب زیادی عبدالحمید نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ اے اللہ! اگر یہ کلام تیری طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا پھر کوئی اور ہی عذاب لے آ" اس پر یہ آیت نازل ہوئی "حالانکہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انھیں عذاب دے اس حال میں کہ آپ ان میں موجود ہوں اور نہ اللہ ان پر عذاب لائے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں، ان لوگوں کے لیے نہیں کہ اللہ ان پر عذاب ہی سرے سے نہ لائے درآنحالیکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں" آخر آیت تک۔

۶۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ فساد (عقیدہ) باقی نہ رہ جائے"

۱۷۶۱۔ ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے حیوہ نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن عمرو نے، ان سے بکیر نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب آپ کے پاس آئے اور کہا، اے ابو عبدالرحمن! کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا کہا ہے "جب مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں

إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَغْتَرُّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ وَلَا أُقَاتِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا إِلَى آخِرِهَا فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا يُوثِقُوهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَهٰذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ ؛

۱۷۶۲ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ ؛

باب ۶۹۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ

لڑ پڑیں" آخر آیت تک، پھر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق (مسلمانوں کی باہمی) لڑائی میں کیوں حصہ نہیں لیتے۔ آپ نے فرمایا بھتیجے! میں اس آیت کی تاویل کرتا ہوں اور (مسلمانوں سے) جنگ میں حصہ نہیں لیتا، یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے اس آیت کی تاویل کرنی پڑے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے گا (تو اس کا بدلہ جہنم ہے) آخر آیت تک۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ان سے لڑو، یہاں تک فساد (عقیدہ) باقی نہ رہے" فرمایا ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کیا جب اسلام (کے ماننے والوں کی تعداد) کم تھی، اس وقت آدمی اپنے دین کے معاملے میں آزمائش میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ یا اسے قتل کر دیا جاتا یا قید کر دیا جاتا لیکن پھر اسلام کو طاقت حاصل ہو گئی اور وہ فساد باقی نہیں رہا (جو آیت میں ذکر ہوا ہے) پھر جب ان صاحب نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے ماننے کے لیے کسی طرح تیار نہیں، تو آپ سے پوچھا، عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تھا۔ اگرچہ تم نہیں چاہتے کہ اللہ انہیں معاف کرتا۔ اور علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپؐ کے داماد تھے، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ حضور اکرمؐ کی صاحبزادی (کا مکان) ہے، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

۱۷۶۲ ۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے بیان نے حدیث بیان کی، ان سے وبرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، تو ایک صاحب نے ان سے پوچھا کہ (مسلمانوں کے باہمی) فتنہ اور جنگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تمہیں معلوم بھی ہے "فتنہ" کیا چیز ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور ان میں ٹھہر جانا ہی فتنہ تھا۔ آنحضورؐ کی جنگ تمہاری ملک و سلطنت کی خاطر جنگ کی طرح نہیں تھی۔

۶۹۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے نبی! مومنوں کو قتال پر آمادہ کیجئے اگر تم میں سے بیس آدمی بھی ثابت قدم ہوں گے تو دو سو پر غالب آ جائیں گے۔ اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر

يَكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ؏

غالب آجائیں گے۔ اس لیے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے"۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ اَنْ لَّا يَفِرَّ عِشْرُوْنَ مِنْ مِّائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتِ الْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمُ الْاٰيَةَ فَكَتَبَ اَنْ لَّا يَفِرَّ مِائَةٌ مِّنْ مِّائَتَيْنِ وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَاُرَى الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا ؏

۱۷۶۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "اگر تم میں سے بیس آدمی بھی ثابت قدم ہوں تو دو سو پر غالب آجائیں گے"، تو مسلمانوں کے لیے ضروری قرار دے دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے اور کئی مرتبہ سفیان نے یہ بھی کہا کہ "بیس" "دو سو" کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی" اس کے بعد یہ ضروری قرار دیا کہ ایک سو، دو سو کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ سفیان نے ایک مرتبہ اس اضافہ کے ساتھ روایت بیان کی کہ آیت نازل ہوئی "مومنوں کو قتال پر آمادہ کیجئے اگر تم میں سے بیس ثابت قدم ہوں گے" سفیان نے بیان کیا اور ان سے ابن شبرمہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی اسی نوعیت کا حکم ہے۔

باب ۶۹۶ قَوْلِهٖ۔ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا الْاٰيَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ؏

۶۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اب اللہ نے تم پر تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے"۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد واللہ مع الصابرین تک۔

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ ابْنُ خِرِّيْتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حِيْنَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِّنْ عَشَرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيْفُ فَقَالَ الْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ ؏

۱۷۶۴۔ ہم سے یحییٰ بن عبداللہ سلمی نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں جریر بن حازم نے خبر دی، کہا کہ مجھے زبیر بن خریت نے خبر دی، انہیں عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری "اگر تم میں سے بیس آدمی بھی ثابت قدم ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے" تو مسلمانوں نے بڑا بار محسوس کیا کیونکہ اس آیت میں ان پر یہ فرض قرار دیا گیا تھا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس لیے اس کے بعد تخفیف کی گئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اب اللہ نے تم سے تخفیف کر دی اور معلوم کر لیا کہ تم میں جوش کی کمی ہے، سو اب اگر تم میں سے سو ثابت قدم ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آجائیں گے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تعداد کی اس تخفیف سے مسلمانوں کے استقلال اور ثابت قدمی میں بھی فرق آگیا تھا۔

بحمد اللہ تفہیم البخاری کا اٹھارہواں پارہ ختم ہوا

اُنیسواں ۱۹ پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُورَةُ بَرَآءَةَ!

وَلِيجَةٌ كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ الشُّقَّةُ السَّفَرُ خَبَالٌ الْفَسَادُ وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ وَلَا تَفْتِنِّي لَا تُوَبِّخْنِي كَرْهًا وَكُرْهًا وَاحِدٌ مُدَّخَلًا يُدْخَلُونَ فِيهِ يَجْمَحُونَ يُسْرِعُونَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ائْتَفَكَتِ انْقَلَبَتْ بِهَا الْأَرْضُ أَهْوَى أَلْقَاهُ فِي هُوَّةٍ عَدْنٍ خُلْدٍ عَدَنْتُ بِأَرْضٍ أَيْ أَقَمْتُ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ وَيُقَالُ فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ الْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَقَعَدَ بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلُفُهُ فِي الْغَابِرِينَ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النِّسَاءُ مِنَ الْخَالِفَةِ وَإِنْ كَانَ جَمْعَ الذُّكُورِ فَإِنَّهُ لَمْ يُوجَدْ عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِ إِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَفَوَارِسُ وَهَالِكٌ وَهَوَالِكُ الْخَيْرَاتُ وَاحِدُهَا خَيْرَةٌ وَهِيَ الْفَوَاضِلُ مُرْجَوْنَ مُؤَخَّرُونَ الشَّفَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَدُّهُ وَالْجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّيُولِ وَالْأَوْدِيَةِ هَارٍ هَائِرٍ يُقَالُ تَهَوَّرَتِ الْبِئْرُ إِذَا انْهَدَمَتْ وَ

سورۂ برآءة

(اللہ تعالیٰ کے کلام میں) "ولیجۃ" سے وہ چیز مراد ہے جسے کسی دوسری چیز میں داخل کریں۔ "الشقۃ" بمعنی سفر۔ "الخبال" ای الفساد، خبال، موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ "ولا تفتنی" ای لا توبخنی "کرھًا" (بفتح کاف) اور کرھًا (بضم کاف) کے ایک معنی ہیں۔ "مدخلا" یعنی وہ چیز جس میں داخل ہوتے ہیں "یجمحون" ای یسرعون۔ "المؤتفکات" ائتفکت سے ہے یعنی ان بستیوں کو پلٹ دیا گیا تھا۔ "اھوی" اس سے القاہ فی ھوۃ استعمال ہوتا ہے۔ "عدن" "ای خلد" بولتے ہیں عدنت بارض ای اقمت بہا۔ اس سے معدن نکلا ہے بولتے ہیں۔ "فی معدن صدق" ای فی منبت صدق۔ "الخوالف" یعنی وہ جو پیچھے رہ جانے والا جو میرے ساتھ نہ آیا ہو اور میرے آنے کے بعد اپنے گھر بیٹھا رہا ہو۔ یخلفہ فی الغابرین بھی اسی سے استعمال ہوا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ مؤنث کی جمع ہو۔ یعنی خالفۃ کی اگرچہ اس وزن کا استعمال مذکر ہی کی جمع میں آتا ہے، کیونکہ مذکر کی جمع کے لیے (فواعل کے وزن پر) دو ہی لفظ پائے گئے ہیں، فارس سے فوارس اور ھالک سے ھوالک۔ "الخیرات" کا واحد خیرۃ ہے یعنی فضیلت اور بھلائی۔ مرجون ای مؤخرون۔ "شفا" شفیر کے معنے میں ہے یعنی کنارہ "الجرف" یعنی نالے وغیرہ جو سیلاب کی وجہ سے وادیوں میں بن جاتے ہیں۔ ھار ای ھائر۔ "لاواہ" یعنی انتہائی درجہ میں رحیم و شفیق، اور رقیق القلب۔ شاعر نے کہا ہے: "اذا قمت ارحلہا بلیل۔

وَاَنْعَامٍ مِثْلُهُ لَا ذَاتُ شُعُوْفٍ وَنَزَوٍ وَقَالَ

اِذَا مَا قُمْتُ اَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ

تَاَوَّهُ اٰهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِيْنِ

تاوہ آھۃ الرجل الحزین" رجب میں رات کے وقت اپنی اونٹنی کا کجاوہ کستا ہوں تو وہ کسی غمزدہ کی طرح آہ بھرتی ہے۔

باب ۶۹۷ قَوْلِهٖ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُذُنٌ يُّصَدِّقُ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَنَحْوُهَا كَثِيْرٌ وَالزَّكٰوةُ الطَّاعَةُ وَالْاِخْلَاصُ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ لَا يَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُضَاهِئُوْنَ يُشَبِّهُوْنَ

۶۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "دست برداری ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین (کے عہد) سے جن سے تم نے عہد کر رکھا ہے۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اذن" کا مفہوم یہ ہے کہ ہر کسی بات پر یقین کرلے "تطہرھم" اور "تزکیہم بہا" کے ایک معنی ہیں، (قرآن مجید اور لغات عرب میں) اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔ "الزکاۃ" یعنی طاعت و اخلاص "لا یؤتون الزکاۃ" یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے۔ "یضاھئون" ای یشبہون۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ وَاٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ بَرَآءَةٌ۔

۱۷۶۵۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ "یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ"، اور سب سے آخر میں سورۂ براۃ نازل ہوئی تھی۔

باب ۶۹۸ قَوْلِهٖ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ۔ سِيْحُوْا سِيْرُوْا۔

۶۹۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو (اے مشرکو) زمین میں چار ماہ چل پھر لو اور جانے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے، بلکہ اللہ ہی کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔" "سیحوا" ای سیروا۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِيْ مُؤَذِّنِيْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ اَهْلِ مِنًى بِبَرَآءَةٍ وَّاَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

۱۷۶۶۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے (کہا) اور مجھے حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقع پر (جس کا آں حضورؐ نے انھیں امیر بنایا تھا) مجھے بھی ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں آپ نے یوم نحر میں اس لئے بھیجا تھا کہ اعلان کردیں کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگے ہوکر نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے سے بھیجا اور انھیں سورہ براۃ کے احکام کے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا چنانچہ ہمارے ساتھ علی رضی اللہ عنہ نے بھی یوم نحر ہی میں سورہ براۃ کا اعلان کیا اور اس کا آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگے ہوکر طواف کرے۔

باب ۶۹۹ قَوْلِهٖ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى

۶۹۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور (اعلان کیا جاتا ہے) اللہ اور اس

النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ فَإِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ٥ آذَنَهُمْ أَعْلَمَهُمْ ؛

کے رسول کی طرف سے لوگوں کے سامنے بڑے حج کے دن کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے دست بردار ہیں، پھر بھی اگر تم توبہ کر لو، تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم روگردانی کئے رہے تو جانتے رہو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور کافروں کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دیجئے"۔ آذنہم ای اعلمہم۔

۱۷۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِيْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدٌ ثُمَّ أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَأَمَرَهٗ أَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِيْ أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَاءَةَ وَأَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ؛

۱۷۶۷ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ انھیں حمید بن عبدالرحمن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کے موقعہ پر (جس کا آنحضور نے انھیں امیر بنایا تھا) ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں آپ نے یوم نحر میں بھیجا تھا منٰی میں یہ اعلان کرنے کے لیے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔ حمید نے بیان کیا کہ پھر پیچھے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ سورۃ براءۃ کا اعلان کر دیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ منٰی کے میدان میں یوم نحر میں سورۃ براءۃ کا اعلان کیا اور یہ کہ کوئی مشرک آئندہ سال سے حج نہ کرے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔

بَابُ قَوْلِهٖ إِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛

۷۰۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مگر ہاں وہ مشرکین اس سے مستثنیٰ ہیں، جن سے تم نے عہد لیا تھا"۔

۱۷۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهٗ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهٗ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهٗ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ أَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُّؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَّا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُوْلُ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛

۱۷۶۸ - ہم سے اسحٰق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے، انھیں حمید بن عبدالرحمن نے خبر دی اور انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حج کے موقعہ پر جس کا انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنایا تھا حجۃ الوداع سے (ایک سال) پہلے انھیں بھی ان اعلان کرنے والوں میں رکھا تھا جنھیں لوگوں میں آپ نے یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی بیت اللہ کا طواف ننگا ہو کر کرے۔ حمید کہا کرتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم نحر بڑے حج کا دن ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ فَقَاتِلُوْا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ ؛

۷۰۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "تم قتال کرو (ان) پیشوایان کفر سے کہ اس صورت میں) ان کی قسمیں باقی نہیں رہیں"۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الْآيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّكُمْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُونَا فَلَا نَدْرِي فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَبْقُرُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ أَعْلَاقَنَا قَالَ أُولَئِكَ الْفُسَّاقُ أَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهُ؛

۱۷۶۹۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن وہب نے حدیث بیان کی کہ ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا، اس آیت کے مخاطبین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف تین صحابی باقی رہ گئے ہیں اور چار منافقین! اس پر ایک اعرابی نے پوچھا، آپ حضرات حضور اکرم کے صحابی ہیں، ہمیں ان لوگوں کے متعلق بتائیے کہ ان کا کیا حشر ہوگا جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر اچھی چیزیں اڑائے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ فاسق ہیں، ہاں ان میں چار کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا ہے اور ایک تو اتنا بوڑھا ہو چکا ہے کہ اگر ٹھنڈا پانی پیتا ہے تو اس کی ٹھنڈک بھی اسے محسوس نہیں ہوتی۔

بَابُ ۷۰۲ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ؛

۷۰۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ کہ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں، آپ انھیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔"

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ؛

۱۷۷۰ ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمن بن اعرج نے حدیث بیان کی بیان کیا کہ مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ تمہارا خزانہ (جس میں سے اللہ کا حق ادا نہ کیا گیا ہو) قیامت کے دن (انتہائی زہریلے) اقرع سانپ کی صورت اختیار کرے گا۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ مَا أَنْزَلَكَ بِهَذِهِ الْأَرْضِ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. قَالَ مُعَاوِيَةُ مَا هَذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ؛

۱۷۷۱۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے زید بن وہب نے بیان کیا کہ میں مقام ربذہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اس بیابان میں آپ نے کیوں قیام کو پسند کیا؟ فرمایا کہ ہم شام میں تھے، میں نے یہ آیت پڑھی "اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں آپ انھیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے"، تو معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نہیں ہے، بلکہ اہل کتاب کے بارے میں ہے، فرمایا کہ میں نے اس پر کہا کہ یہ ہمارے بارے میں بھی ہے اور اہل کتاب کے بارے میں بھی ہے۔

بَابُ ۷۰۳ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝

۷۰۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اس روز (واقع ہوگا) جبکہ اس (سونے چاندی) کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیوں کو اور ان کے پہلوؤں کو اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا، یہی ہے وہ جسے تم اپنے واسطے جمع کرتے رہتے تھے، سو اب مزہ چکھو اپنے جمع کرنے کا۔"

۱۷۷۲۔ **وَقَالَ** أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ الْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ۔

۱۷۷۳۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ۔

بَابُ قَوْلِهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِينَةُ فَعِيلَةٌ مِنَ السُّكُونِ۔

۱۷۷۴۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رض قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا قَالَ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا۔

۱۷۷۵۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُوهُ الزُّبَيْرُ وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ وَ

۱۷۷۲۔ احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے خالد بن اسلم نے کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے تو آپ نے فرمایا کہ یہ (مذکورہ بالا آیت) زکات کے حکم سے پہلے نازل ہوئی تھی، پھر جب زکات کا حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے زکات ہی کو مال کی پاکی اور طہارت کا سبب بنا دیا۔

۷۰۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک مہینوں کا شمار اللہ کے نزدیک بارہ ہی مہینے ہیں کتاب الٰہی میں (اسی روز سے) جس روز سے کہ اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں" قیم بمعنی القائم۔

۱۷۷۳۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمانہ پھر اپنی پہلی صورت و ہیئت پر آ گیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق کی تھی، سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں، تین تو متواتر یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں پڑتا ہے۔

۷۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جبکہ دو میں سے ایک وہ تھے دونوں غار میں (موجود) تھے" "معنا" یعنی ہمارا مددگار، سکینۃ فعیلۃ کے وزن پر سکون سے مشتق ہے۔

۱۷۷۴۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حبان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا کہ میں غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ مشرکوں کی آہٹ میں نے محسوس کی اور بولا، یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم بھی اٹھائے تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا، حضور اکرم نے فرمایا، لیکن تمہارا ایسے دو کے متعلق کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہو۔

۱۷۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب (بیعت کے سلسلے میں) میرا عبداللہ بن زبیر سے اختلاف ہو گیا تھا تو میں نے کہا کہ ان کے (یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے) والد زبیر رضی اللہ عنہ تھے

خَالَتُهُ عَائِشَةُ وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ إِسْنَادُهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ جُرَيْجٍ

۱۷۷۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللَّهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّينَ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَأَيْنَ بِهَذَا الْأَمْرِ عَنْهُ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الزُّبَيْرَ وَأَمَّا جَدُّهُ فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَأُمُّهُ فَذَاتُ النِّطَاقِ يُرِيدُ أَسْمَاءَ وَأَمَّا خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَأَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ خَدِيجَةَ وَأَمَّا عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّتُهُ يُرِيدُ صَفِيَّةَ ثُمَّ عَفِيفٌ فِي الْإِسْلَامِ قَارِئٌ لِلْقُرْآنِ وَاللَّهِ إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ وَإِنْ رَبُّونِي رَبُّونِي أَكْفَاءٌ كِرَامٌ فَآثَرَ التُّوَيْتَاتِ وَالْأُسَامَاتِ وَالْحُمَيْدَاتِ يُرِيدُ أَبْطُنًا مِنْ بَنِي أَسَدٍ بَنِي تُوَيْتٍ وَبَنِي أُسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ إِنَّ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ بَرَزَ يَمْشِي الْقُدَمِيَّةَ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَإِنَّهُ لَوَّى ذَنَبَهُ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ

ان کی والدہ اسماء رضی اللہ عنہا تھیں، ان کی خالہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں، ان کے نانا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور ان کی دادی (حضور اکرمؐ کی پھوپھی) صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ (عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہ) میں نے سفیان (ابن عیینہ) سے پوچھا کہ اس روایت کی سند کیا ہے؟ تو انہوں نے کہنا شروع کیا حدثنا (ہم سے حدیث بیان کی) لیکن ابھی اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ انہیں ایک دوسرے شخص نے متوجہ کر لیا اور (راوی کا نام) ابن جریج وہ نہ بیان کر سکے۔

۱۷۷۶ - مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلاف ونزاع پیدا ہو گیا تھا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں اس کے باوجود کہ اللہ کے حرم کی بے حرمتی ہوگی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ نے ابن زبیرؓ اور بنو امیہ کے مقدر میں لکھ دیا ہے کہ وہ حرم کی بے حرمتی کریں، خدا گواہ ہے، میں کسی صورت میں بھی اس بے حرمتی کے لیے تیار نہیں ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ ابن زبیر سے بیعت کر لو، میں نے ان سے کہا کہ مجھے ان کی خلافت کو تسلیم کرنے میں کیا تامل ہو سکتا ہے، ان کے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے، (ان کی مراد زبیر رضی اللہ عنہ سے تھی)، ان کے نانا صاحب غار تھے (اشارہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) ان کی والدہ صاحب نطاقین تھیں، یعنی اسماء رضی اللہ عنہا، ان کی خالہ ام المومنین تھیں، مراد عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی، ان کی پھوپھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں، مراد خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھی اور حضور اکرمؐ کی پھوپھی ان کی دادی ہیں، اشارہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا اس کے علاوہ وہ خود اسلام میں ہمیشہ صاف کردار اور پاک دامن رہے اور قرآن کے عالم ہیں، اور خدا کی قسم اگر وہ مجھ سے اچھا برتاؤ کریں تو بہرحال ہم ان کے قریب و عزیز ہیں اور اگر وہ ہمارے حاکم ہیں تو ہمارے ہی جیسے ہیں اور شریف ہیں لیکن انہوں نے تویت اسامہ اور حمید والوں کو ہم پر ترجیح دی ہے، آپ کی مراد مختلف قبائل یعنی بنو اسد بنو تویت، بنو اسامہ اور بنو اسد سے تھی، ادھر ابن ابی العاص بہت آگے بڑھ چکا ہے اور مسلسل کامیابیاں حاصل کیے جا رہا ہے آپ کی مراد عبدالملک بن مروان سے تھی، لیکن انہوں نے صرف پسپا ہونا جانا ہے یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَلَا تَعْجَبُوْنَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ قَامَ فِيْ أَمْرِهِ هٰذَا فَقُلْتُ لَأُحَاسِبَنَّ نَفْسِيْ لَهُ مَا حَاسَبْتُهَا لِأَبِيْ بَكْرٍ وَّلَا لِعُمَرَ وَلَهُمَا كَانَا أَوْلٰى بِكُلِّ خَيْرٍ مِّنْهُ وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ أَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنُ أَخِيْ خَدِيْجَةَ وَابْنُ أُخْتِ عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ يَتَعَلّٰى عَنِّيْ وَلَا يُرِيْدُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنِّيْ أَعْرِضُ هٰذَا مِنْ نَفْسِيْ فَيَدَعُهُ وَمَا أُرَاهُ يُرِيْدُ خَيْرًا وَّإِنْ كَانَ لَابُدَّ لَأَنْ يَّرُبَّنِيْ بَنُوْ عَمِّيْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَّرُبَّنِيْ غَيْرُهُمْ؀

بَابٌ قَوْلِهٖ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَأَلَّفُهُمْ بِالْعَطِيَّةِ؀

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نُعْمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَّقَالَ أَتَأَلَّفُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَا عَدَلْتَ فَقَالَ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ؀

بَابٌ قَوْلِهٖ الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَلْمِزُوْنَ يَعِيْبُوْنَ وَجُهْدَهُمْ وَجَهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ؀

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُوْ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ

۱۷۷۷۔ ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے عیسٰی بن یونس نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انھیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ نے فرمایا ابن زبیر پر تمھیں حیرت نہیں ہوتی، وہ اب خلافت کے لیے کھڑے ہو گئے ہیں تو میں نے ارادہ کر لیا کہ (ان کے فضائل بیان کرنے کے لیے) میں اپنے کو وقف کر دوں گا جو میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لیے بھی نہیں کیا تھا حالانکہ وہ دونوں حضرات ان سے ہر حیثیت سے بہتر تھے (کیونکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فضائل عام طور سے لوگوں کو معلوم نہیں ہیں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل سب کو معلوم تھے) اور میں نے ان کے متعلق کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی اولاد میں سے ہیں۔ زبیر رضی اللہ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے، خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے بیٹے، عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن کے بیٹے، لیکن دوسری طرف ان کا معاملہ یہ رہا کہ وہ مجھ پر اپنی بڑائی جتانا چاہتے ہیں اور مجھے اپنے قریب اور خواص میں نہیں رکھنا چاہتے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ مجھے بھی خود کو ان کے سامنے اس طرح نہ پیش کرنا چاہیئے، بہرحال میرا خیال ہے کہ ان کا یہ طرز عمل کچھ بہتر نتائج کا حامل نہیں ہوگا، اگرچہ میرے چچا کی اولاد مجھ پر حاکم ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی دوسرا حاکم بنے۔

۷۰۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نیز ان کا جن کی دلجوئی منظور ہے"

مجاہد نے فرمایا کہ آنحضورؐ ان لوگوں کو کچھ دے دلا کر ان کی دلجوئی کرتے تھے۔

۱۷۷۸۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں ان کے والد نے، انھیں ابن ابی نعیم نے اور ان سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا تو آپؐ نے چار اشخاص میں اسے تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ میرا مقصد ان کی دلجوئی ہے اس پر ایک شخص بولا کہ آپ نے انصاف نہیں کیا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جو دین سے دور ہو جائے گی۔

۷۰۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ ایسے ہیں جو صدقات کے باب میں نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں" یلمزون ای یعیبون۔ جُہدہم جَہدہم ای طاقتہم"

۱۷۷۹۔ مجھ سے ابو محمد بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابو وائل نے اور ان سے ابومسعود رضی اللہ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِئَاءً فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ الْآيَةَ

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ وَإِنَّ لِأَحَدِهِمْ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ

بَابٌ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَزِيدُهُ عَلَى السَّبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ قَالَ

عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں صدقہ کا حکم ہوا تو ہم بوجھ اٹھاتے (اور اس کی مزدوری صدقہ میں دے دیتے) چنانچہ ابو عقیل رضی اللہ عنہ آدھا صاع صدقہ لے کر آئے اور ایک دوسرے صحابی اس سے زیادہ لائے۔ اس پر منافقوں نے کہا کہ اللہ کو اس (یعنی ابو عقیل رضی اللہ عنہ کے صدقہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور اس دوسرے نے تو محض دکھاوے کے لیے صدقہ دیا ہے چنانچہ آیت نازل ہوئی کہ "یہ ایسے لوگ ہیں جو صدقات کے باب میں نفل صدقہ دینے والے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور خصوصاً ان لوگوں پر جنھیں بجز ان کی محنت مزدوری کے کچھ نہیں ملتا" آخر آیت تک۔

۱۷۸۰۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا آپ حضرات سے زائدہ نے حدیث بیان کی تھی کہ ان سے سلیمان نے، ان سے شقیق نے اور ان سے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کی ترغیب دیتے تھے تو آپ کے بعض صحابہ محنت مزدوری کر کے لاتے اور بڑی مشکل سے) ایک مد کا صدقہ کر سکتے لیکن آج انھیں میں بعض ایسے ہیں جن کے پاس لاکھوں ہے غالباً آپ کا اشارہ خود اپنی طرف تھا۔

۷۰۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان کے لیے استغفار نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں گے (جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا)۔

۱۷۸۱۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ جب عبد اللہ بن ابی (منافق) کا انتقال ہوا تو اس کے لڑکے عبید اللہ بن عبد اللہ (رحمۃ اللہ علیہ جو مسلمان تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آنحضور اپنی قمیص ان کے والد کے کفن کے لیے عنایت فرما دیں۔ آنحضور نے قمیص عنایت فرمائی پھر انھوں نے عرض کی کہ آنحضور نماز جنازہ بھی پڑھا دیں۔ آنحضور نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بھی آگے بڑھ گئے، اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے جا رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع بھی فرما دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے فرمایا ہے کہ "آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان کے لیے استغفار نہ کریں۔ اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں۔ (جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا) اس لیے میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کروں گا ممکن ہے کہ اللہ زیادہ استغفار کرنے سے معاف کر دے) عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، لیکن یہ شخص تو منافق ہے۔ بیان کیا کہ

فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۞

۱۷۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ دُعِيَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ اُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا قَالَ اُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٌ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا اِلٰى قَوْلِهٖ وَهُمْ فَاسِقُوْنَ ۞ قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ۞

بَابُ قَوْلِهٖ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۞

۱۷۸۳ - حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ وَاَمَرَهُ اَنْ

آخر آنحضورؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ "اور ان سے جو کوئی مرجائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھیے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو جیئے"

۱۷۸۲ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، اور ان کے علاوہ (ابوصالح عبداللہ بن صالح) نے بیان کیا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے، جب عبداللہ بن ابی بن سلول کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی نماز پڑھانے کے لیے کہا گیا، جب حضور اکرمؐ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں جھپٹ کے آپ کے پاس پہنچا اور عرض کی یا رسول اللہؐ! آپ ابن ابی (منافق) کی نماز پڑھانے کے لیے تیار ہو گئے ہیں، حالانکہ اس نے فلاں فلاں دن اس طرح کی باتیں (اسلام کے خلاف) کی تھیں، بیان کیا کہ میں اس کی کہی ہوئی باتیں ایک ایک کر کے پیش کرنے لگا لیکن حضور اکرمؐ نے تبسم فرمایا، عمر! صف میں جاکے کھڑے ہو جاؤ، میں نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے (منافقوں کے بارے میں) اختیار دیا گیا ہے اس لیے میں نے (ان کے لیے استغفار کرنے اور ان پر نماز جنازہ پڑھانے ہی کو) پسند کیا، اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے سے اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔ بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے نماز پڑھائی اور واپس تشریف لائے، تھوڑی ہی دیر ابھی ہوئی تھی کہ سورہ براءۃ کی دو آیتیں نازل ہوئیں "اور ان میں سے جو کوئی مرجائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھیے" ارشاد "وھم فاسقون" تک بیان کیا کہ بعد میں مجھے حضور اکرمؐ کے سامنے اپنی اس درجہ جرأت پر خود بھی حیرت ہوئی، اور اللہ اور اس کے رسول بہتر جاننے والے ہیں۔

۷۰۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھیے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو جیئے"

۱۷۸۳ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی، ان سے عبیداللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضورؐ نے انھیں اپنی قمیص عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اس قمیص سے اسے کفن دیا جائے، پھر آپ اس پر نماز پڑھانے

يُكَفِّنَهُ فِيهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهِ فَقَالَ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللَّهُ أَوْ أَخْبَرَنِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ۝

بَابُ قَوْلِهِ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

۱۷۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيُ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ إِلَى الْفَاسِقِينَ ۝

بَابُ قَوْلِهِ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

۱۷۸۵ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ

کے لیے کھڑے ہوئے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی، آپ اس پر نماز پڑھنے کے لیے تیار ہو گئے۔ حالانکہ یہ منافق ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی آپ کو ان کے لیے استغفار سے منع کر چکا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے یا اس کے بجائے راوی نے (اخبرنی کہا) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آپ ان کے لیے استغفار کریں خواہ ان کے لیے استغفار نہ کریں اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی استغفار کریں جب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا۔" آں حضورؐ نے فرمایا کہ میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کر دوں گا۔ بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر کبھی بھی نماز نہ پڑھیے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوجیے بیشک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ اس حال میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔"

۷۱۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "عنقریب یہ لوگ تمہارے سامنے جب تم ان کے پاس جاؤ گے اللہ کی قسم کھا جائیں گے تاکہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑے رہو، سو تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑے رہو، بیشک یہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، بدلہ میں اس کے جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔"

۱۷۸۴ - ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ نے اور ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا کہ انھوں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکنے کا واقعہ سنا، آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہدایت کے بعد اللہ نے مجھ پر اتنا بڑا اور کوئی انعام نہیں کیا جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولنے کے بعد ظہور پذیر ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا انعام یہ تھا کہ مجھے جھوٹ بولنے سے باز رکھا۔ ورنہ میں بھی اسی طرح ہلاک ہو جاتا جس طرح دوسرے جھوٹی معذرتیں بیان کرنے والے ہلاک ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وحی نازل کی تھی کہ "عنقریب یہ لوگ تمہارے سامنے، جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ اللہ کی قسم کھا جائیں گے" "الفاسقین" تک۔

۷۱۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور کچھ اور لوگ ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا، انھوں نے ملے جلے عمل کئے تھے (کچھ) بھلے اور کچھ برے، توقع ہے کہ اللہ ان پر توجہ کرے، بیشک، اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔"

۱۷۸۵ - ہم سے مؤمل بن ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے ابورجاء نے حدیث بیان کی اور ان

حدثنا سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنا أتاني الليلة آتيان فابتعثاني فانتهينا إلى مدينة مبنية بلبن ذهب ولبن فضة فتلقانا رجال شطر من خلقهم كأحسن ما أنت راء وشطر كأقبح ما أنت راء قالا لهم اذهبوا فقعوا في ذلك النهر فوقعوا فيه ثم رجعوا إلينا قد ذهب ذلك السوء عنهم فصاروا في أحسن صورة قالا لي هذه جنة عدن وهذاك منزلك قالا أما القوم الذين كانوا شطر منهم حسن وشطر منهم قبيح فإنهم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا تجاوز الله عنهم۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، رات (خواب میں) میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اٹھا کر ایک ایسے شہر میں لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا، وہاں ہمیں ایسے لوگ ملے جن کا آدھا بدن نہایت خوبصورت، اتنا کہ کسی نے ایسا حسن نہ دیکھا ہوگا اور بدن کا دوسرا نصف حصہ نہایت بدصورت تھا اتنا کہ کسی نے ایسی بدصورتی نہیں دیکھی ہوگی، دونوں فرشتوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ، وہ گئے اور نہر میں غوطہ لگا آئے جب وہ ہمارے پاس دوبارہ واپس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور اب وہ نہایت حسین اور خوبصورت نظر آتے تھے، پھر فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ "جنت عدن" ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، جن لوگوں کو ابھی آپ نے دیکھا کہ جسم کا آدھا حصہ خوبصورت تھا اور آدھا بدصورت، تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ کچھ برے عمل بھی کئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا تھا۔

باب ۱۲ قوله ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين۔

۷۱۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔"

۱۷۸۶ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبيه قال لما حضرت أبا طالب الوفاة دخل عليه النبي صلى الله عليه وسلم وعنده أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية فقال النبي صلى الله عليه وسلم أي عم قل لا إله إلا الله أحاج لك بها عند الله فقال أبو جهل وعبد الله بن أبي أمية يا أبا طالب أترغب عن ملة عبد المطلب فقال النبي صلى الله عليه وسلم لأستغفرن لك ما لم أنه عنه فنزلت ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم۔

۱۷۸۶ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں سعید بن مسیب نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ جب جناب ابوطالب کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی موجود تھے، آں حضور نے ان سے فرمایا، چچا! لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجئے، میں اسی کلمہ کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کروں گا (آپ کی بخشش کے لیے) اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے۔ ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ حضور اکرم نے کہا کہ اب میں آپ کے لیے برابر مغفرت کی دعا مانگتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے روک نہ دیا جائے، تو یہ آیت نازل ہوئی، نبی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعاء کریں اگرچہ وہ (مشرکین) رشتہ دار ہی ہوں جب ان پر یہ ظاہر ہو چکے کہ وہ (اموات) اہل دوزخ ہیں۔"

باب ۱۳ قوله لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم إنه

۷۱۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین و انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی جنہوں نے نبی کا ساتھ تنگی کے وقت میں دیا، بعد اس کے کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا، پھر اللہ نے ان لوگوں پر رحمت کے ساتھ توجہ

بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

۱۷۸۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا قَالَ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ ؏

بَابُ قَوْلِهِ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا أَنْ لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

۱۷۸۸ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَّهُوَ أَحَدُ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَّكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ

فرادی بیشک وہ ان کے حق میں بڑا شفیق ہے، بڑا رحمت والا ہے۔

۱۷۸۷ - ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، احمد بن صالح نے بیان کیا کہ ہم سے عنبسہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عبدالرحمٰن بن کعب نے خبر دی کہا کہ مجھے عبداللہ بن کعب نے خبر دی (ان کے والد) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جب نابینا ہو گئے تھے تو صاحبزادوں میں یہی آپ کو راستے میں ساتھ لے کر چلتے تھے انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کے اس واقعہ کے سلسلے میں سنا جس کے بارے میں آیت "وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا" نازل ہوئی تھی۔ آپ نے آخر میں (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے کی خوشی میں میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں لیکن آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنا کچھ اپنے پاس ہی رہنے دو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔

۱۷۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انھوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اسی کی طرف کے، پھر اس نے ان پر رحمت سے توجہ فرمائی تاکہ وہ رجوع کرتے رہا کریں، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا رحمت والا ہے۔"

۱۷۸۸ - مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے احمد بن ابی شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن اعین نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن راشد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کی، کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ ان تین صحابہؓ میں سے تھے جن کی توبہ قبول کی گئی تھی (آپ نے بیان کیا کہ) دو غزوں، غزوۂ عسرت (یعنی غزوۂ تبوک) اور غزوۂ بدر کے سوا اور کسی غزوے میں کبھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے سے نہیں چوکا تھا بیان کیا کہ چاشت کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ سے واپس تشریف لائے) تو میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور سچی بات آپ کے سامنے بیان کر دی کہ میں بلا کسی عذر کے غزوہ میں شریک نہ ہوا۔ اور آپ کا

إلَّا ضُحًى وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلُ إِلَيْهِ فَأُبَشِّرَهُ قَالَ إِذًا يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ الْآيَةَ:

بابُ ۷۱۵ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

سفر سے واپس آنے میں معمول یہ تھا کہ چاشت کے وقت ہی آپ (مدینہ) پہنچتے تھے۔ اور سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے (بہرحال) حضور اکرمؐ نے مجھ سے اور میری طرح عذر بیان کرنے والے دو اور صحابہؓ سے صحابہؓ کو بات چیت کرنے سے منع کر دیا، ہمارے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ (جو بظاہر مسلمان تھے) غزوے میں شریک نہیں ہوئے، لیکن آپ نے ان میں سے کسی سے بھی بات چیت کی ممانعت نہیں کی تھی، چنانچہ لوگوں نے ہم سے بات چیت کرنا چھوڑ دیا میں اسی حالت میں ٹھہرا رہا، معاملہ بہت طول پکڑتا جا رہا تھا۔ ادھر میری نظر میں سب سے اہم معاملہ یہ تھا کہ اگر کہیں (اس عرصہ میں) میں مر گیا تو حضور اکرمؐ مجھ پر نماز جنازہ نہیں پڑھیں گے یا (خدانخواستہ) حضور اکرمؐ کی وفات ہو جائے، تو لوگوں کا یہی طرز عمل میرے ساتھ پھر ہمیشہ کے لیے باقی رہ جائے گا، نہ مجھ سے کوئی گفتگو کرے گا اور نہ مجھ پر نماز جنازہ پڑھے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ حضور اکرمؐ پر اس وقت نازل کی جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا تھا حضور اکرمؐ اس وقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف رکھتے تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ میرے ساتھ احسان و کرم کا تھا اور وہ میری مدد کیا کرتی تھیں، حضور اکرمؐ نے فرمایا، ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہو گئی! انھوں نے عرض کی پھر میں ان کے یہاں کسی کو بھیج کر یہ خوشخبری کیوں نہ پہنچوا دوں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ خبر سنتے ہی لوگ جمع ہو جائیں گے اور ساری رات تمھیں سونے نہیں دیں گے چنانچہ آنحضورؐ نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد بتایا کہ اللہ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔ آں حضورؐ نے جب یہ خوشخبری سنائی تو آپؐ کا چہرۂ مبارک منور اور روشن ہو گیا، جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور (غزوہ میں نہ شریک ہونے والے دوسرے افراد سے انھوں نے معذرت کی تھی اور ان کی معذرت قبول بھی ہو گئی تھی) ہم تین صحابہ کا معاملہ بالکل مختلف تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول ہونے کے متعلق وحی نازل کی، لیکن جب ان دوسرے غزوہ میں شریک نہ ہونے والے افراد کا ذکر کیا، جنھوں نے حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولا تھا اور بے بنیاد معذرت کی تھی تو اس درجہ برائی کے ساتھ کیا کہ کسی کا بھی اتنی برائی کے ساتھ ذکر کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، "یہ لوگ تمھارے سب کے سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ بہانے نہ بناؤ۔ ہم ہرگز تمھاری بات نہ مانیں گے! بیشک ہم کو اللہ تمھاری خبر دے چکا ہے اور عنقریب اللہ اور اس کا رسولؐ تمھارا عمل دیکھ لیں گے۔" آخر آیت تک۔

۷۱۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو

اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ؕ

اور راستبازوں کے ساتھ رہا کرو۔"

۱۷۸۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوْكَ فَوَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِيْ مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا كَذِبًا وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ إِلٰى قَوْلِهِ وَكُوْنُوْا

۱۷۸۹ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اور ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے، آپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر چلتے تھے (جب وہ نابینا ہو گئے تھے) بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ غزوۂ تبوک میں اپنی عدم شرکت کا واقعہ بیان کر رہے تھے (فرمایا) خدا گواہ ہے، سچ بولنے کا جتنا عمدہ پھل اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا، کسی کو نہ دیا ہوگا۔ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں نے اس واقعہ میں سچی بات کہی تھی، اس وقت سے آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا، اور اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی تھی کہ" بیشک اللہ نے نبی پر اور مہاجرین و انصار پر رحمت کے توجہ فرمائی "آیت مع الصادقین تک۔

بَابُ ۷۱۶ قَوْلِهِ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ مِنَ الرَّأْفَةِ ؕ

۷۱۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک تمھارے پاس ایک پیغمبر آئے ہیں، تمھاری ہی جنس میں سے جو چیز تمھیں مضرت پہنچاتی ہے انھیں بہت گراں گذرتی ہے، تمھاری (بھلائی) کے حریص ہیں، ایمان والوں کے حق میں بڑے ہی شفیق ہیں، مہربان ہیں"۔ (رءوف) رأفۃ سے مشتق ہے۔

۞ ۞ ۞

۱۷۹۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِيْ فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَإِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ إِلَّا أَنْ تَجْمَعُوْهُ وَإِنِّيْ لَأَرٰى أَنْ تَجْمَعَ الْقُرْاٰنَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ فِيْهِ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ صَدْرِيْ وَرَأَيْتُ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

۱۷۹۰ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سباق نے خبر دی اور ان سے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے (آپ کاتب وحی تھے) بیان کیا کہ جنگ یمامہ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا، ان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، آپ نے مجھ سے فرمایا، عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت زیادہ مسلمان شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ کفار کے ساتھ لڑائیوں میں یونہی قرآن کے علماء اور قاری شہید ہوں گے اور اس طرح قرآن کا علم ضائع ہوگا، اب تو ایک ہی صورت ہے کہ آپ حضرات قرآن کی تدوین کرلیں اور میرا خیال ہے کہ آپ اس کام کے لیے زیادہ مناسب رہیں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پر میں نے عمر سے کہا، ایسا کام میں کس طرح کر سکتا ہوں جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا (یعنی قرآن مجید کی تدوین و ترتیب) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، خدا کی قسم یہ تو محض ایک نیک کام ہے اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے اس معاملہ پر گفتگو کرتے رہے اور آخر میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا اور میری بھی رائے

وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ
رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ وَلَا نَتَّهِمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ
الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ
الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ
مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ
جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ
يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ أَزَلْ أُرَاجِعُهُ حَتَّى شَرَحَ
اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللّٰهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ
وَعُمَرَ فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ
الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَافِ وَالْعُسُبِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى
وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ خُزَيْمَةَ
الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
عَلَيْكُمْ إِلَى آخِرِهِمَا وَكَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِي جُمِعَ
فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ
ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ
حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ
وَاللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَ
قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ
الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ وَتَابَعَهُ
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ
وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
وَقَالَ مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي
خُزَيْمَةَ

وہی ہوگئی جو عمر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ
عنہ وہیں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم جوان اور
سمجھ دار ہو۔ ہمیں تم پر کسی قسم کا شبہ بھی نہیں اور تم حضور اکرم کی وحی لکھا بھی کرتے
تھے اس لیے تم ہی قرآن مجید کے مخطوطے تلاش کر کے انھیں (لوح محفوظ
کی ترتیب کے مطابق جمع کردو۔ خدا گواہ ہے کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے
کوئی پہاڑ اٹھا کے لے جانے کے لیے کہتے تو یہ میرے لیے اتنا گراں نہیں تھا
جتنا قرآن کی جمع و ترتیب کا حکم۔ میں نے عرض کی کہ آپ حضرات ایک ایسے کام
کے کرنے پر کس طرح آمادہ ہوگئے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
کیا تھا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ ایک نیک کام ہے
پھر میں ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی
اسی طرح شرح صدر عطا فرمایا جس طرح ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو عطا فرمایا
تھا۔ چنانچہ میں اٹھا اور میں نے کھال ہڈی اور کھجور کی شاخوں سے (جن
پر قرآن مجید لکھا ہوا تھا، اس دور رواج کے مطابق) قرآن مجید کو جمع کرنا شروع
کیا اور لوگوں کے (جو قرآن کے حافظ تھے) حافظہ سے بھی مدد لی اور سورۂ توبہ
کی دو آیتیں خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے ملیں، ان کے علاوہ کسی کے
پاس (یہ دو سورتیں لکھی ہوئی صورت میں) مجھے نہیں ملی تھیں، (وہ آیتیں یہ
تھیں) "لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم" آخر تک
(ترجمہ اور گزر چکا) پھر مصحف جس میں قرآن مجید کو جمع کیا گیا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ
کے پاس رہا۔ آپ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا پھر آپ کی
وفات کے بعد آپ کی صاحبزادی (ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس محفوظ
رہا۔ اس روایت کی متابعت عثمان بن عمر اور لیث نے کی، ان سے یونس نے ان سے
ابن شہاب نے، اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان
کی، اور ان سے ابن شہاب نے اور کہا کہ (سورۂ براءۃ کی مذکورہ دو آیتیں ابو خزیمہ
انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس رکھتیں، بجائے خزیمہ رضی اللہ عنہ کے) اس روایت کی
متابعت یعقوب بن ابراہیم نے کی، ان سے ان کے والد نے، اور ابو ثابت نے بیان کیا
کہ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی اور کہا کہ خزیمہ کے پاس یا ابو خزیمہ کے پاس
(رشک کے ساتھ)

سُورَةُ يُونُسَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ یونس
بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاخْتَلَطَ فَنَبَتَ بِالْمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ ۞

بَابٌ ۱۷ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ خَيْرٌ يُقَالُ تِلْكَ آيَاتُ يَعْنِي هٰذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ وَمِثْلُهُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ الْمَعْنٰى بِكُمْ دَعْوَاهُمْ دُعَاؤُهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَنَوْا مِنَ الْهَلَكَةِ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَاتَّبَعَهُمْ وَأَتْبَعَهُمْ وَاحِدٌ عَدْوًا مِنَ الْعُدْوَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لِوَلَدِهِ وَمَالِهِ إِذَا غَضِبَ اللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَالْعَنْهُ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ لَأُهْلِكَ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَأَمَاتَهُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى مِثْلُهَا حُسْنٰى وَزِيَادَةٌ مَغْفِرَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ النَّظَرُ إِلٰى وَجْهِهِ الْكِبْرِيَاءُ الْمُلْكُ ۞

بَابٌ ۱۸ قَوْلِهِ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُوا إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ نُنَجِّيكَ نُلْقِيكَ عَلٰى نَجْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَهُوَ النَّشَزُ الْمَكَانُ الْمُرْتَفِعُ ۞

۱۷۹۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هٰذَا

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "فاختلط" کا مفہوم یہ ہے کہ پانی سے ہر طرح نباتات اُگ آئے۔

۱۷ - کہتے ہیں کہ اللہ نے ایک بیٹا بنا رکھا ہے سبحان اللہ! بے نیاز ہے وہ"، زید بن اسلم نے بیان کیا کہ "ان لہم قدم صدق" سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے اور مجاہد نے بیان کیا کہ اس سے مراد خیر ہے۔ "تلک آیات"، یعنی یہ قرآن کی نشانیاں ہیں، اسی طرح اس آیت میں ہے "حتیٰ اذا کنتم فی الفلک و جرین بہم" یعنی بکم" دعواہم"، ای دعاہم "احیط بہم"، یعنی ہلاکت و بربادی کے قریب آ گئے، جیسے "احاطت بہ خطیئتہ"، فاتبعہم اور اتبعہم کے ایک معنی ہیں۔ "عدوا" عدوان سے ہے۔ آیت "یعجل اللہ للناس الشر استعجالہم بالخیر" کے متعلق مجاہد نے فرمایا کہ اس سے مراد غصہ کے وقت آدمی کا اپنی اولاد اور اپنے مال کے متعلق یہ کہنا ہے کہ اے اللہ! اس میں برکت نہ فرما اور اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے تو (بعض اوقات ان کی یہ بد دعا نہیں لگتی) کیونکہ ان کی تقدیر کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا اور (بعض اوقات) جن پر بد دعا کی جاتی ہے۔ وہ ہلاک و برباد ہو جاتے ہیں، "للذین احسنوا الحسنیٰ" ای مثلہا "زیادۃ" ای مغفرۃ" ان کے غیر (یعنی ابو قتادہ) نے فرمایا کہ مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔ "الکبریاء" ای الملک۔

۱۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم و زیادتی (کے ارادہ) سے ان کا پیچھا کیا، یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو بولا، میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں بجز اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلموں میں (داخل ہوتا) ہوں"، ننجیک ای نلقیک علی نجوۃ من الارض "نجوۃ" یعنی النشز وہو المکان المرتفع۔

۱۷۹۱ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے انھوں نے بتایا کہ اسی دن موسیٰ علیہ السلام فرعون

يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوا۔

سُورَةُ هُودٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الْأَوَّاهُ الرَّحِيمُ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْلِعِي أَمْسِكِي عَصِيبٌ شَدِيدٌ لَا جَرَمَ بَلَى وَفَارَ التَّنُّورُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ۔

باب ۷۱۹ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وَقَالَ غَيْرُهُ وَحَاقَ نَزَلَ يَحِيقُ يَنْزِلُ يَئُوسٌ فَعُولٌ مِنْ يَئِسْتُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَئِسْ تَحْزَنْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ شَكٌّ وَامْتِرَاءٌ فِي الْحَقِّ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ مِنَ اللَّهِ إِنِ اسْتَطَاعُوا۔

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونِي صُدُورُهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ أُنَاسٌ كَانُوا يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذَلِكَ فِيهِمْ۔

پر غالب آئے تھے، اس پر آں حضورؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہم ان سے بھی زیادہ مستحق ہیں۔ اس لیے تم بھی روزہ رکھو۔

سورۂ ہود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور ابو میسرہ نے بیان کیا کہ "اواہ" حبشہ کی زبان میں رحیم کے معنی میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بادی الرأی یعنی جو بغیر غور و فکر کے معلوم ہو جاتے، مجاہد نے فرمایا کہ "الجودی" جزیرہ کا ایک پہاڑ ہے۔ حسن نے فرمایا کہ "انک لانت الحلیم" (جی ہاں۔ آپ بڑے بردبار ہیں) کفار استہزاء کے طور پر کہا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اقلعی" ای امسکی "عصیب" ای شدید۔ "لاجرم" ای بلیٰ "وفار التنور" ای منبع الماء اور عکرمہ نے فرمایا کہ (تنور سے مراد) روئے زمین ہے۔

۷۱۹۔ سنو، سنو! وہ لوگ اپنے سینوں کو دہرا کئے دیتے ہیں تاکہ اپنی باتیں اللہ سے چھپا سکیں، سنو، سنو! وہ لوگ جس وقت اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں (اس وقت بھی) وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں، بیشک وہ (ان کے) دلوں کے اندر (کی باتوں) سے خوب واقف ہے" ان کے غیر نے کہا کہ "حاق" بمعنی نزل ہے، یحیق ای ینزل۔ "یؤس" یئست سے فعول کے وزن پر ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ تبتئس ای تحزن۔ "یثنون صدورہم"، یعنی حق کے بارے میں شک و امتراء۔ "لیستخفوا منہ" ای من اللہ ان استطاعوا۔

۱۷۹۲۔ ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن جریج نے بیان کیا، انھیں محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ آیت کی قرأت اس طرح کرتے تھے "الا انہم یثنونی صدورہم"، میں نے ان سے آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ اس میں حیا محسوس کرتے تھے کہ کھلی ہوئی جگہ میں خلاء کے لیے بیٹھیں یا کھلی ہوئی جگہ میں اپنی بیویوں کے ساتھ ہمبستری کریں، تو آیت انھیں کے بارے میں نازل ہوئی۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ أَلَا إِنَّهُمْ تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ مَا تَثْنَوْنِي صُدُورُهُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحِي فَنَزَلَتْ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشُونَ يُغَطُّونَ رُءُوسَهُمْ سِيءَ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَضَاقَ بِهِمْ بِأَضْيَافِهِ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أُنِيبُ أَرْجِعُ۔

بَاب قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهُ أَيْ أَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا أَيْ فِي مِلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ عَنِيدٌ وَعَنُودٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَأْكِيدُ التَّجَبُّرِ

۱۷۹۳۔ مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے، انھیں محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس طرح قرأت کرتے تھے "الا انہم تثنونی صدورھم" (آیت کا ترجمہ عنوان کے تحت گذر چکا ہے) میں نے پوچھا، اے ابو العباس! "تثنونی صدورہم" کا کیا مفہوم ہے۔ فرمایا کہ کچھ لوگ اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے ہوئے بھی حیا محسوس کرتے تھے اور خلاء کے لیے بیٹھتے ہوئے بھی حیا محسوس کرتے تھے انھیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ "الا انہم یثنون صدورھم۔"

۱۷۹۴۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کی قرأت اس طرح کی تھی "الا انہم یثنون صدورھم لیستخفوا منہ الا حین یستغشون ثیابہم" اور عمرو بن دینار کے علاوہ نے بیان کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ "یستغشون" یعنی اپنے سر چھپا لیتے تھے۔ "سیء بہم" یعنی اپنی قوم سے وہ بدگمان ہو گئے تھے۔ "ضاق بہم" یعنی اپنے مہمانوں کے بارے میں وہ تنگ ہو گئے تھے کہ ان کی قوم انھیں بھی پریشان کرے گی)۔ "بقطع من اللیل" یعنی کچھ حصہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ "انیب" ارجع کے معنی میں ہے۔

۷۲۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اس کا عرش (حکومت) پانی پر تھا"

۱۷۹۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ (میری راہ میں) خرچ کرو تو میں بھی تمھیں دوں گا اور فرمایا، اللہ کا خزانہ بھرا ہوا ہے رات اور دن کے مسلسل خرچ اس میں کمی پیدا نہیں کر سکتے اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے مسلسل خرچ کئے جا رہا ہے لیکن اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس کا عرش (حکومت) پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا ہے۔ "اعتراک" عروتہ سے افتعال کے باب سے ہے ای اصبتہ، اسی سے یعروہ اور اعترانی آتا ہے۔

"اخذ بناصیتہا" ای فی ملکہ وسلطانہ، عنید، عنود اور عاند ہم معنی ہیں، اور کبر و بڑائی کے لیے مبالغہ کے طور پر اس کا استعمال ہوتا ہے۔ "استعمرکم"، ای جعلکم عمارا بولتے ہیں "اعمرتہ الدار فہی عمری یعنی امددت العمر کے لیے۔) اس کی ملکیت میں دے دیا۔

اسْتَعْمَرَكُمْ جَعَلَكُمْ عُمَّارًا أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى جَعَلْتُهَا لَهُ نَكِرَهُمْ وَأَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدَ سِجِّيلٌ الشَّدِيدُ الْكَبِيرُ سِجِّيلٌ وَسِجِّينٌ وَاللَّامُ وَالنُّونُ أُخْتَانِ وَقَالَ تَمِيمُ بْنُ مُقْبِلٍ

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُونَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً
ضَرْبًا تَوَاصَى بِهِ الْأَبْطَالُ سِجِّينَا

وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُهُ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْأَلِ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيرِ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا يَقُولُ لَمْ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ وَيُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا وَالظِّهْرِيُّ هَهُنَا أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ أَرَاذِلُنَا سُقَّاطُنَا إِجْرَامِي هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ أَجْرَمْتُ وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ الْفُلْكُ وَالْفَلَكُ وَاحِدٌ وَهِيَ السَّفِينَةُ وَالسُّفُنُ مُجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَهُوَ مَصْدَرُ أَجْرَيْتُ وَأَرْسَيْتُ حَبَسْتُ وَيُقْرَأُ مُرْسَاهَا مِنْ رَسَتْ هِيَ وَمَجْرَاهَا مِنْ جَرَتْ هِيَ وَمُجْرِيهَا وَمُرْسِيهَا مِنْ فُعِلَ بِهَا الرَّاسِيَاتُ ثَابِتَاتٌ

بَابُ ۲۱ قَوْلِهِ ـ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَاحِدُ الْأَشْهَادِ شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ

۱۷۹۶ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ هِشَامٌ يَدْنُو الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ

نکرھم، انکرھم، واستنکرھم ایک معنی میں ہے " حمید مجید، مجید، ماجد سے فعیل کے وزن پر ہے (اور حمید یعنی) محمود، حمد سے " سجیل " یعنی سخت اور بڑا سجیل اور سجین (ہم معنی ہیں) لام اور نون میں بہت قرابت ربط ہے تمیم بن مقبل کا شعر ہے

" ورجلۃ یضربون البیض ضاحیۃ
ضرباً تواصیٰ بہ الابطال سجینا "

" اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا " یعنی مدین والوں کی طرف، کیونکہ مدین ایک شہر تھا، اسی طرح " واسئال القریۃ " ، واسئال العیر ہے یعنی اہل قریہ اور اہل عیر " ورائکم ظہریا " یعنی شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ کے حکم کی کوئی اہمیت نہیں دیتے ۔ جب کوئی کسی کی ضرورت پوری نہ کرے تو کہتے ہیں ظہرت بحاجتی یا جعلتنی ظہریا اور " ظہری " اس موقعہ پر اس مفہوم کے لیے آیا ہے کہ کوئی اپنے ساتھ جانور یا برتن رکھے تاکہ (ضرورت کے وقت) اس سے کام لے ۔ " اراذلنا " ای سقاطنا " اجرامی " اجرمت کا مصدر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جرمت کا ہے ۔ الفلک اور الفُلک ایک ہیں " (واحد میں) بمعنی سفینہ (کشتی) اور (جمع میں) بمعنی سفن " مجراھا " ای مدفعہا، یہ اجریت کا مصدر ہے ۔ اور ارسیت ای حبست، اور " مرسٰہا " رست السفینۃ سے مشتق ہے اور " مجرٰہا " جرت السفینۃ سے مشتق ہے، نیز اس کی قرأت " مجریہا ومرسیہا " کی گئی ہے، فعل بہا سے " الراسیات " ای ثابتات ۔

۷۲۱ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی نسبت جھوٹ باتیں لگائی تھیں، سنو، سنو کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر " اشہاد کا واحد شاہد ہے، جیسے صاحب اور اصحاب ۔

۱۷۹۶ ۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے سعید اور ہشام نے حدیث بیان کی ۔ کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، اور ان سے صفوان بن محرز نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن! یا یہ کہا کہ اے ابن عمر! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے متعلق کچھ سنا ہے (جو اللہ اور مؤمنین کے درمیان قیامت کے دن ہوگی) آپ نے بیان کیا کہ میں نے حضور اکرم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مومن اپنے رب سے اتنا قریب ہو جائے گا ۔ اور ہشام نے یدنوالمؤمن (بجائے یدنی المؤمن کے) بیان کیا (مفہوم ایک ہے) ۔

تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ يَقُولُ أَعْرِفُ يَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تُطْوَى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْآخَرُونَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادَى عَلَى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا ہاتھ رکھے گا (یعنی رحمت سے توجہ فرمائے گا) اور اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا کہ فلاں گناہ تمہیں یاد ہے؟ بندہ عرض کرے گا، یاد ہے میرے رب! مجھے یاد ہے، دو مرتبہ اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تمہارے گناہوں کی پردہ پوشی کی اور آج بھی تمہاری مغفرت کروں گا۔ پھر اسے اس کے حسنات کا صحیفہ دیا جائے گا لیکن دوسرے لوگ یا (یہ کہا کہ) کفار تو ان کے متعلق بھرے مجمع میں اعلان کیا جائے گا کہ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی نسبت جھوٹ باتیں لگائی تھیں اور شیبان نے بیان کیا ان سے قتادہ نے کہ ہم سے صفوان نے حدیث بیان کی،

باب ۲۲ قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ الْعَوْنُ الْمُعِينُ رَفَدْتُهُ أَعَنْتُهُ تَرْكَنُوا تَمِيلُوا فَلَوْلَا كَانَ فَهَلَّا كَانَ أُتْرِفُوا أُهْلِكُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ۔

۷۲۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے ہیں، بیشک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے، بڑی سخت ہے۔" "الرفد المرفود" ای العون المعین، رفدتہ ای اعنتہ۔ "ترکنوا" ای تمیلوا۔ "فلولا کان" ای فہلا کان۔ "اترفوا" ای اھلکوا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "زفیر و شہیق" یعنی تیز آواز اور ہلکی آواز۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ۔

۱۷۹۷۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابو معاویہ نے خبر دی، ان سے برید بن ابی بردہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والے کو مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے آیت کی تلاوت کی "اور آپ کے پروردگار کی پکڑ اسی طرح ہے، جب وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے جو (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہتے ہیں، بیشک اس کی پکڑ بڑی تکلیف دہ ہے۔ بڑی سخت ہے۔"

باب ۲۳ قَوْلِهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ وَزُلَفًا سَاعَاتٍ بَعْدَ سَاعَاتٍ وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَأَمَّا زُلْفَى فَمَصْدَرٌ مِنَ الْقُرْبَى ازْدَلَفُوا اجْتَمَعُوا أَزْلَفْنَا جَمَعْنَا۔

۷۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بلاشبہ نیکیاں مٹا دیتی ہیں بدیوں کو، یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے۔" "زلفا" یعنی ایک وقفہ کے بعد دوسرا وقفہ اسی سے مزدلفہ ہے۔ الزلف یعنی ایک منزل کے بعد دوسری منزل اور زلفیٰ مصدر ہے بمعنی القربیٰ، ازدلفوا ای اجتمعوا، ازلفنا ای جمعنا۔

۱۷۹۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ قَالَ الرَّجُلُ إِلَيَّ هٰذِهِ؟ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي۔

۱۷۹۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید نے حدیث بیان کی آپ زریع کے صاحبزادے ہیں، ان سے سلیمان تیمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عثمان نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب نے کسی (اجنبیہ) عورت کا بوسہ لے لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اپنی اس لغزش کا ذکر کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور آپ نماز کی پابندی رکھیے، دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیکیاں مٹا دیتی ہیں بدیوں کو، یہ ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے،" ان صاحب نے عرض کی، کیا یہ آیت صرف میرے ہی لیے ہے (کہ نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں)؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کے ہر فرد کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔

سُورَةُ يُوسُفَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَأً الْأُتْرُجُّ قَالَ فُضَيْلٌ الْأُتْرُجُّ بِالْحَبَشِيَّةِ مُتْكًا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتْكًا كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّينِ وَقَالَ قَتَادَةُ لَذُو عِلْمٍ عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ صُوَاعٌ مَكُّوكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي طَرَفَاهُ كَانَتْ تَشْرَبُ بِهِ الْأَعَاجِمُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُفَنِّدُونِ تُجَهِّلُونِ وَقَالَ غَيْرُهُ غَيَابَةٌ كُلُّ شَيْءٍ غَيَّبَ عَنْكَ شَيْئًا فَهُوَ غَيَابَةٌ وَالْجُبُّ الرَّكِيَّةُ الَّتِي لَمْ تُطْوَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا بِمُصَدِّقٍ أَشُدَّهُ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَ فِي النُّقْصَانِ يُقَالُ بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغُوا أَشُدَّهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاحِدُهَا شَدٌّ وَالْمُتَّكَأُ مَا اتَّكَأْتَ عَلَيْهِ لِشَرَابٍ أَوْ لِحَدِيثٍ أَوْ لِطَعَامٍ وَأَبْطَلَ الَّذِي قَالَ

سورۂ یوسف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور فضیل نے کہا، ان سے حصین نے اور ان سے مجاہد نے کہ "متکأ" لیموں کو کہتے ہیں۔ فضیل نے کہا کہ لیموں کو حبشی زبان میں "متکا" کہتے ہیں۔ اور ابن عیینہ نے ایک صاحب کے واسطہ سے اور انھوں نے مجاہد کے واسطہ سے بیان کیا کہ "متکا"، ہر اس چیز کو کہیں گے جسے چھری سے کاٹا جا سکتا ہو۔ اور قتادہ نے فرمایا کہ "لذو علم" یعنی وہ شخص جو اپنے علم کے مطابق عمل بھی کرتا ہو۔ اور ابن جبیر نے فرمایا کہ "صواع"، مکوک فارسی (ایک پیمانہ) کو کہتے ہیں اس کا اوپر کا حصہ تنگ ہوتا تھا، اور اہل عجم اس میں شراب پیتے تھے، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "تفندون" ای تجہلون، اور ان کے غیر نے فرمایا کہ "غیابۃ" ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو تم سے کسی چیز کو چھپا دے، ایسی چیز غیابۃ کہلائے گی، "الجب" اس کنویں کو کہتے ہیں جس کے مینڈھ نہ ہو "بمؤمن لنا" ای بمصدق۔ "اشدہ" یعنی انحطاط سے پہلے کی عمر بولتے ہیں "بلغ اشدہ" اور "بلغوا اشدہم"۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس کا واحد "شدٌّ" ہے اور "متّکأ" (جمہور کی قرأت کے مطابق) وہ چیز جس پر پیتے وقت یا کھاتے یا بات کرتے وقت ٹیک لگائیں۔ اس طرح جن لوگوں نے "متکا" (بہمزہ کے بغیر) کو لیموں

الاترج وليس في كلام العرب الاترج فلما احتج عليهم بانه المتكأ من نمارق فروا الى شر منه فقالوا انما هو المتك ساكنة التاء وانما المتك طرف البظر ومن ذلك قيل لها متكاء وابن المتكاء فان كان ثم اترج فانه بعد المتكا شغفها يقال بلغ شغافها وهو غلاف قلبها واما شعفها فمن المشعوف اصب اميل اضغاث احلام ما لا تاويل له والضغث ملء اليد من حشيش وما اشبهه ومنه وخذ بيدك ضغثا لا من قوله اضغاث احلام واحدها ضغث نمير من الميرة ونزداد كيل بعير ما يحمل بعير اوى اليه ضم اليه السقاية مكيال تفتأ لا تزال استيأسوا يئسوا لا تيأسوا من روح الله معناه الرجاء خلصوا نجيا اعتزلوا نجيا والجمع انجية يتناجون الواحد نجي والاثنان والجمع نجي وانجية حرضا محرضا يذيبك الهم تحسسوا تخبروا مزجاة قليلة۔

باب ۷۲۴ قوله ويتم نعمته عليك وعلى ال يعقوب كما اتمها على ابويك من قبل ابراهيم واسحاق ؞

۱۷۹۹۔ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا عبد الصمد عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن ابيه عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم يوسف بن يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم۔

باب ۷۲۵ قوله لقد كان في يوسف واخوته ايت للسائلين ؞

کے معنی میں بتایا تھا ان کے قول کو غلط قرار دیا ہے، یہ لفظ کلام عرب میں اس معنی میں استعمال بھی نہیں ہوتا۔ پھر جب ان لوگوں کے خلاف یہ دلیل پیش کی کہ "متکا" تو گدے کو کہتے ہیں، تو وہ پہلے سے بھی غلط معنی اس کے بیان کرنے لگے اور کہا کہ یہ لفظ "متک" ہے تاکہ سکون کے ساتھ یعنی عورت کی شرمگاہ اور اسی وجہ سے عورت کو متکا اور ابن المتکا کہتے ہیں، جی ہاں، اگر وہاں زلیخا کی مجلس میں لیموں رہا ہوگا تو وہ ٹیک لگا کے ہی رکھا گیا ہوگا) "شغفہا" کہتے ہیں بلغ شغافہا یعنی غلاف قلبہا، اور ایک قرأت میں شعفہا مشعوف سے ہے "اصب ای امیل۔ "اضغاث احلام" یعنی جس خواب کی کوئی تعبیر نہ ہو اور "ضغث" گھاس پھوس سے ہاتھ بھر لینے کو کہتے ہیں، "خذ بیدک ضغثا" اسی سے ہے، اضغاث احلام سے نہیں ہے اضغاث کا واحد ضغث ہے "نمیر" میرۃ سے مشتق ہے "نزداد کیل بعیر" یعنی جتنا اونٹ اٹھا سکتا ہو "آوی الیہ" ای ضم الیہ "السقایۃ" ایک پیمانہ ہے "استیأسوا" یعنی یئسوا۔ اور "لا تایئسوا من روح اللہ" کا مفہوم ہے امید رحمت خداوندی کی "خلصوا نجیا" ای اعتزلوا نجیا، جمع انجیۃ ہے۔ واحد نجی اور تثنیہ اور جمع نجی ہے اور انجیۃ بھی "حرضا"، ای محرضا یعنی غم آپ کو گھلا دے گا "تحسسوا" ای تخبروا "مزجاۃ" ای قلیلۃ "غاشیۃ من عذاب اللہ" یعنی ایسی سزا جو عام ہو اور سب ہی کے لیے ہو۔

۷۲۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنا انعام تمھارے اوپر اور اولاد یعقوب پر پورا کرے گا جیسا کہ وہ اسے اس سے قبل پورا کر چکا ہے، تمھارے دادا پر دادا ابراہیم اور اسحاق پر"

۱۷۹۹ ۔ ہم نے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الصمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم تھے علیہم السلام والصلوٰۃ۔

۷۲۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً یوسف اور ان کے بھائیوں کے قصہ میں نشانیاں ہیں پوچھنے والوں کے لیے"

۱۸۰۰ ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا تَابَعَهُ أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ۔

۱۸۰۰ ۔ مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبدہ نے خبر دی، انھیں عبید اللہ نے انھیں سعید بن ابی سعید نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ انسانوں میں کون سب سے زیادہ شریف ہے تو آپ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر سب سے زیادہ شریف یوسف علیہ السلام ہیں نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہمارے سوال کا یہ بھی مقصد نہیں۔ آں حضورؐ نے فرمایا، اچھا، عرب کے خانوادوں کے متعلق تم معلوم کرنا چاہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی، جی ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، جاہلیت میں جو لوگ شریف و کریم سمجھے جاتے تھے، اسلام لانے کے بعد بھی وہ شریف ہیں، جبکہ دین کی سمجھ بھی انھیں حاصل ہو جائے۔ اس روایت کی متابعت ابو اسامہ نے عبید اللہؓ کے واسطے سے کی۔

بَابٌ ۲٦ قَوْلِهِ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ ۔

۲۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(یعقوب نے کہا) راجی نہیں، بلکہ تمھارے لیے تمھارے دل نے ایک بات گھڑلی ہے"۔

۱۸۰۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَقَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيْثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ قُلْتُ إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوْسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۔ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ ۔

۱۸۰۱ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی۔ ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے ح۔ (مصنف نے کہا) اور ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نمیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید ایلی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انھوں نے عروہ بن زبیر سعید بن مسیب علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس واقعہ کے متعلق سنا، جس میں تہمت لگانے والوں نے آپ پر تہمت لگائی تھی، اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت نازل کی تھی، ان تمام حضرات نے مجھ سے واقعہ کا ایک ایک حصہ بیان کیا (واقعہ بیان کرتے ہوئے) انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہ اگر تم بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمھاری براءت نازل کر دے گا، لیکن اگر تم نے کسی گناہ کا ارادہ کیا تھا تو اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور میں توبہ کرو (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے اس پر کہا، بخدا، میری اور تمھاری مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) جیسی ہے (اور انھیں کی کہی ہوئی بات میں بھی دہراتی ہوں کہ "سو صبر (ہی) اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے" اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے (عائشہ رضی اللہ عنہا کی) براءت میں آیت نازل کی "ان الذین جاؤا بالافک" دس آیتیں۔

١٨٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا الْحُمَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثَ قَالَتْ نَعَمْ وَقَعَدَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوبَ وَبَنِيهِ، وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ۔

۱۸۰۲ - ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے، ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ مجھ سے مسروق بن اجدع نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ام رومان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، آپ نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ بیٹھے ہوئے تھے، کہ عائشہؓ کو بخار چڑھ گیا۔ آں حضورؐ نے فرمایا کہ غالباً یہ ان باتوں کی وجہ سے ہوا ہوگا۔ جن کا چرچا ہو رہا ہے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ جی ہاں، اس کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھ گئیں اور کہا کہ میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے" اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے۔

بَابٌ ٢٧ قَوْلِهِ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ هَيْتَ لَكَ بِالْحَوْرَانِيَّةِ هَلُمَّ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ تَعَالَهْ

۲۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جس عورت کے گھر میں وہ تھے وہ اپنا مطلب حاصل کرنے کو پھسلانے لگی اور دروازے بند کر لیے اور بولی کہ بس آجاؤ" اور عکرمہ نے فرمایا کہ "ھیت لک" حورانی زبان میں "ھلم" کے معنی میں ہے اور ابن جبیر نے اس کے معنی تعالہ بتائے ہیں۔

١٨٠٣ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَيْتَ لَكَ قَالَ وَإِنَّمَا نَقْرَؤُهَا كَمَا عُلِّمْنَاهَا مَثْوَاهُ مَقَامُهُ وَأَلْفَيَا وَجَدَا أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ أَلْفَيْنَا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بَلْ عَجِبْتُ وَيَسْخَرُونَ ۔

۱۸۰۳ - مجھ سے احمد بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے ابو وائل نے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے "ھیت لک" پڑھا اور فرمایا کہ جس طرح ہمیں یہ لفظ سکھایا گیا ہے اسی طرح ہم پڑھتے ہیں۔ "مثواہ" ای مقامہ۔ "الفیا"، ای وجدا۔ اسی سے ہے الفوا آباءھم، الفینا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "بل عجبت ویسخرون"۔

١٨٠٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا أَبْطَئُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللَّهُ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ قَالَ اللَّهُ إِنَّا كَاشِفُوا

۱۸۰۴ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں تاخیر کی، تو آپ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا سا قحط نازل فرما، چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ کوئی چیز نہیں ملتی تھی اور وہ ہڈیوں کے کھانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ لوگوں کی اس وقت یہ کیفیت تھی کہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کے دیکھتے تھے تو دھواں نظر آتا تھا، بھوک و پیاس کی شدت کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تو آپ انتظار کیجئے اس روز کا، جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو" اور فرمایا "بیشک ہم

الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ: فَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ ۔

چند سے اس عذاب کو ہٹا لیں گے او رتم بھی (اپنی پہلی حالت پر) لوٹ آؤ گے "۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا قیامت کے دن کفار سے عذاب کو ہٹایا جائے گا۔ حالانکہ دھویں کا واقعہ بھی گذر چکا اور پکڑ بھی ہو چکی۔

باب ۷۲۸ قَوْلِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ وَحَاشَ وَحَاشَى تَنْزِيهٌ وَاسْتِثْنَاءٌ حَصْحَصَ وَضَحَ ۔

۷۲۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو (یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جا اور اس سے دریافت کر کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے تھے بے شک میرا پروردگار عورتوں کے فریب سے خوب واقف ہے (بادشاہ نے) کہا (اے عورتو!) تمہارا کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسف سے اپنا مطلب نکالنے کی خواہش کی تھی، وہ بولیں، حاشا للہ"۔

۱۸۰۵ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ وَنَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لَهُ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۔

۱۸۰۵ ۔ ہم سے سعید بن تلید نے حدیث بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے حدیث بیان کی، ان سے بکر بن مضر نے، ان سے عمرو بن حارث نے، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ لوط علیہ السلام پر (اپنی رحمت نازل فرمائے کہ) انھوں نے رکن شدید کی پناہ لینے کے لیے کہا تھا اور اگر میں قید خانہ میں اتنے دنوں تک رہ چکا ہوتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام رہے تھے تو بلانے والے کی بات رد نہ کرتا، اور ہم ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کے زیادہ حقدار ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا، کیا تمھیں اس پر ایمان نہیں ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی، کیوں نہیں میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے مزید اطمینان قلب ہو جائے۔

باب ۷۲۹ قَوْلِهِ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ ۔

۷۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہاں تک کہ پیغمبر مایوس ہو گئے ہیں"

۱۸۰۶ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ قَالَ قُلْتُ أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كُذِّبُوا قُلْتُ فَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ أَجَلْ لَعَمْرِي

۱۸۰۶ ۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، عروہ نے آپ سے آیت حتیٰ اذا استیاس الرسل (ترجمہ اوپر گذر چکا ہے) کے متعلق پوچھا تھا عروہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا تھا، (آیت میں) کذبوا (تخفیف کے ساتھ) ہے یا کذّبوا (تشدید کے ساتھ)؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کذّبوا (تشدید کے ساتھ)؟ اس پر میں نے آپ سے کہا کہ انبیا تو یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ

لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوْهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ ؕ

ان کی قوم انھیں جھٹلا رہی ہے، ظن و گمان کا اس میں کیا سوال تھا (کہ قرآن نے ظن کے ساتھ بیان کیا ؟) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تم نے صحیح کہا، انھیں یقین کے ساتھ معلوم تھا۔ اس پر میں نے آیت یوں پڑھی " وظنوا انہم قد کذبوا" (تخفیف کے ساتھ) تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، معاذ اللہ! انبیاء کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس طرح کا کوئی گمان نہیں تھا۔ میں نے عرض کی پھر آیت کا مفہوم کیا ہوگا ؟ آپ نے فرمایا، آیت میں انبیاء کے ان متبعین کا ذکر ہوا ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور انبیاء کی انھوں نے تصدیق کی تھی لیکن آزمائش کا سلسلہ ان پر بہت طویل ہو گیا اور اللہ کی مدد میں تاخیر ہوئی، اتنی کہ پیغمبر اپنی قوم کے ان لوگوں سے مایوس ہو گئے جنھوں نے ان کی تکذیب کی تھی، اور انھیں یہ بھی خیال گذرا کہ کہیں ان کے متبعین بھی ان کی تکذیب نہ کر بیٹھیں، اس وقت ان کے پاس اللہ کی مدد پہنچی۔

۱۸۰۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوْا مُخَفَّفَةً قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ ؕ

۱۸۰۷ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عروہ نے خبر دی کہ میں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا، ہو سکتا ہے یہ کذبوا ہو، (تخفیف کے ساتھ) تو انھوں نے فرمایا، معاذ اللہ!

سُوْرَةُ الرَّعْدِ !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِيْ عَبَدَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِيْ يَنْظُرُ إِلٰى خَيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيْدٍ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَخَّرَ ذَلَّلَ مُتَجَاوِرَاتٌ مُتَدَانِيَاتٌ الْمَثُلَاتُ وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ وَهِيَ الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ وَقَالَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا بِمِقْدَارٍ بِقَدَرٍ مُعَقِّبَاتٌ مَلَائِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ الْأُوْلٰى مِنْهَا الْأُخْرٰى وَمِنْهُ قِيْلَ الْعَقِيْبُ يُقَالُ عَقَّبْتُ فِيْ أَثَرِهِ الْمِحَالُ الْعُقُوْبَةُ كَبَاسِطِ

سورۂ رعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "کباسط کفیہ" میں مشرک کی مثال بیان کی گئی ہے جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی بھی عبادت کرتا ہے یعنی اس کی مثال اس پیاسے جیسی ہے جو پانی کے خیال میں مگن ہو کر دور سے (وہ خود بخود آکے اس کے منہ میں پہنچ جائے گا) وہ اسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس پر قدرت حاصل نہیں ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ "سخر" یعنی ذلل۔ "متجاورات" ای متدانیات "المثلات" کا واحد مثلۃ ہے، یعنی اشباہ و امثال اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "الا مثل ایام الذین خلوا"۔ "بمقدار" ای بقدر۔ "معقبات" یعنی حفاظت کرنے والے فرشتے جو یکے بعد دیگرے مسلسل آتے رہتے ہیں، اسی سے عقیب آتا ہے اور بولتے ہیں عقبت فی اثرہ "المحال" ای العقوبۃ "کباسط کفیہ الی الماء" یعنی تاکہ پانی کو اپنی ہتھیلیوں

كَقَبْضِهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ رَابِيًا مِنْ رَبَا يَرْبُو وَمَتَاعٍ زَبَدٌ الْمَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ جُفَاءً أَجْفَأَتِ الْقِدْرُ إِذَا غَلَتْ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنْفَعَةٍ فَكَذَٰلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ الْمِهَادُ الْفِرَاشُ يَدْرَءُونَ يَدْفَعُونَ دَرَأْتُهُ دَفَعْتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَيْ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَإِلَيْهِ مَتَابِ تَوْبَتِي أَفَلَمْ يَيْأَسْ لَمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةٌ دَاهِيَةٌ فَأَمْلَيْتُ أَطَلْتُ مِنَ الْمَلِيِّ وَالْمِلَاوَةِ وَمِنْهُ مَلِيًّا وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ مَلًى مِنَ الْأَرْضِ أَشَقُّ أَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ مُعَقِّبٌ مُغَيِّرٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُتَجَاوِرَاتٌ طَيِّبُهَا وَخَبِيثُهَا السِّبَاخُ صِنْوَانٌ النَّخْلَتَانِ أَوْ أَكْثَرُ فِي أَصْلٍ وَاحِدٍ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ وَحْدَهَا بِمَاءٍ وَاحِدٍ كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَبِيثِهِمْ أَبُوهُمْ وَاحِدٌ السَّحَابُ الثِّقَالُ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ يَدْعُو الْمَاءَ بِلِسَانِهِ وَيُشِيرُ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَلَا يَأْتِيهِ أَبَدًا سَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا تَمْلَأُ بَطْنَ وَادٍ زَبَدًا رَابِيًا زَبَدُ السَّيْلِ خَبَثُ الْحَدِيدِ وَالْحِلْيَةِ۔

میں) روک لے (حالانکہ یہ بے فائدہ ہے)" رابیا" ربا یربو سے مشتق ہے۔ " متاع زبد" وہ سامان جو استعمال ہوتا ہے (جیسے برتن وغیرہ) " جفاء " ای اجفأت القدر یعنی جب ہانڈی میں جوش آتا ہے تو جھاگ اوپر اٹھ آتا ہے اور جب جوش کم ہوتا ہے تو جھاگ میں بھی کمی ہو جاتی ہے، لیکن فائدہ کچھ بھی نہیں! اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کو جدا جدا کرتا ہے۔ " المهاد" ای الفراش " یدرءون " ای یدفعون، درأته ای دفعته " سلام علیکم " یعنی وہ سلام کریں گے " والیہ متاب " ای توبتی " افلم ییأس " ای لم یتبیین " قارعة " ای داهیة " فاملیت " ای اطلت ملی اور ملاوة سے مشتق ہے، اسی لیے ملیاً آتا ہے، زمین اگر طویل و عریض ہو (یعنی صحرا و بیابان) تو اس کے لیے ملیٌ من الارض کہتے ہیں " اشق " ای اشد، مشقة سے مشتق ہے۔ " معقب " ای مغیر " متجاورات " یعنی طیب و خبیث دونوں ملے ہوئے تھے۔ " صنوان " ایک کھجور کی جڑ سے نکلی ہوئی دو یا اس سے زیادہ شاخیں " وغیر صنوان یعنی تنہا کھجور کا درخت ایک پانی دیا ہوا مثال ہے بنی آدم کے صالح اور خبیث کی کہ سب کے جد امجد ایک ہیں " السحاب الثقال " یعنی وہ بادل جس میں پانی ہو " کباسط کفیہ " یعنی زبان سے پانی کو بلائے اور ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرے تو وہ اس کے پاس کبھی نہیں آئے گا " سالت اودیة بقدرها " یعنی جتنے میں وادی بھر جائے " زبداً رابیا " لوہے اور زیور دل کا میل۔

بَابُ ۷۳ قَوْلِهِ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ

غِيضَ نُقِصَ۔

۷۳۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اللہ کو علم رہتا ہے اس کا جو کچھ کسی عورت کے حمل میں ہوتا ہے اور جو کچھ (عورتوں کے) رحم میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے " غیض ای نقص۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا

۱۸۰۸۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کے پانچ خزانے ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہونے والا ہے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ عورتوں کے رحم میں کیا کمی بیشی ہوتی رہتی ہے، اللہ کے سوا

فِی تَغِیضُ الْاَرْحَامِ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی یَأْتِی الْمَطَرُ اَحَدٌ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا تَدْرِی نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا یَعْلَمُ مَتٰی تَقُوْمُ السَّاعَۃُ۔

کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی، کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہوگی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب برپا ہوگی۔

سُوْرَۃُ اِبْرَاھِیْمَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ھَادٍ دَاعٍ وَقَالَ مُجَاھِدٌ صَدِیْدٌ قَیْحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُیَیْنَۃَ اُذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَیَادِیَ اللّٰہِ عِنْدَکُمْ وَاَیَّامَہٗ وَقَالَ مُجَاھِدٌ مِنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ رَغِبْتُمْ اِلَیْہِ فِیْہِ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا یَلْتَمِسُوْنَ لَھَا عِوَجًا وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ اَعْلَمَکُمْ اٰذَنَکُمْ رَدُّوْا اَیْدِیَھُمْ فِیْ اَفْوَاھِھِمْ ھٰذَا مَثَلٌ کَفُّوْا عَمَّا اُمِرُوْا بِہٖ مَقَامِیْ حَیْثُ یُقِیْمُہُ اللّٰہُ بَیْنَ یَدَیْہِ مِنْ وَّرَائِہٖ قُدَّامِہٖ لَکُمْ تَبَعًا وَاحِدُھَا تَابِعٌ مِثْلُ غَیَبٍ وَغَائِبٍ بِمُصْرِخِکُمْ اسْتَصْرَخَنِیْ اسْتَغَاثَنِیْ یَسْتَصْرِخُہٗ مِنَ الصُّرَاخِ وَلَا خِلٰلٌ مَصْدَرُ خَالَلْتُہٗ خِلَالًا وَیَجُوْزُ اَیْضًا جَمْعُ خُلَّۃٍ وَخِلَالٍ اجْتُثَّتْ اسْتُؤْصِلَتْ۔

سورۂ ابراہیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ھاد" ای داع مجاہد نے فرمایا "صدید" ای قیح و دم۔ ابن عیینہ نے فرمایا "اذکروا نعمۃ اللہ علیکم" یعنی جو تم پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اور گزشتہ امتوں کے ساتھ پیش آنے والے حوادث کو یاد کرو۔ مجاہد نے فرمایا "من کل ماسألتموہ" یعنی جس کے تم خواہشمند ہو۔ "یبغونہا عوجًا" یعنی یلتمسون لہا عوجًا" "واذ تاذن ربکم" یعنی نہایت مناسب طریقہ پر تمہیں بلایا۔ "ردوا ایدیہم فی افواھھم" مثل ہے یعنی جس چیز کا انھیں حکم دیا گیا تھا انھوں نے نہیں کیا۔ "مقامی" یعنی (حساب کے لیے) جس مرتبہ پر اللہ تعالیٰ اپنے سامنے کھڑا کرائے گا۔ "من ورائہ" ای قدامہ۔ "لکم تبعاً" اس کا واحد تابع ہے جیسے غیب اور غائب "بمصرخکم" "استصرخنی" ای استغاثنی، یستصرخہ، صراخ سے ہے۔ "لاخلال" مصدر ہے خاللتہ خلالا سے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خلال، خلۃ کی جمع ہو۔ "اجتثت" ای استوصلت۔

بَابُ قَوْلِہٖ کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ

۷۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی اچھی تمثیل کلمہ طیبہ کی بیان (فرمائی کہ) وہ ایک پاکیزہ درخت کے مشابہ ہے جس کی جڑ (خوب) مضبوط ہے اور اس کی شاخیں (خوب) اونچائی میں جا رہی ہیں، وہ اپنا پھل ہر فصل میں (اپنے پروردگار کے حکم سے) دیتا رہتا ہے"۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِیْ بِشَجَرَۃٍ تُشْبِہُ اَوْ کَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا یَتَحَاتُّ وَرَقُھَا وَلَا وَلَا وَلَا تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّھَا النَّخْلَۃُ وَرَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ لَا یَتَکَلَّمَانِ

۱۸۰۹۔ مجھ سے عبید اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آنحضورؐ نے دریافت فرمایا، اچھا ایسے درخت کی مثال بتاؤ جو مسلمان کی (راوی کو شبہ تھا) جس کے پتے نہ جھڑتے ہوں اور نہ فلاں چیز ہوتی اور نہ فلاں اور نہ فلاں اور وہ اپنا پھل ہر فصل میں دیتا ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فوراً میرے ذہن میں آگیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے، لیکن میں نے دیکھا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی مجلس میں

فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا قُمْنَا قُلْتُ لِعُمَرَ يَا اَبَتَاهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ وَقَعَ فِي نَفْسِي اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَكَلَّمَ قَالَ لَمْ اَرَكُمْ تَكَلَّمُوْنَ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا۔

باب ۷۳۲ قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔

باب ۷۳۳ قَوْلِهِ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا

اَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا الْبَوَارُ الْهَلَاكُ بَارَ يَبُوْرُ بَوْرًا قَوْمًا بُوْرًا هَالِكِيْنَ۔

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا قَالَ هُمْ كُفَّارُ اَهْلِ مَكَّةَ۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ اَلْحَقُّ يَرْجِعُ اِلَى اللّٰهِ وَعَلَيْهِ طَرِيْقُهُ لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ عَلَى الطَّرِيْقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ اَنْكَرَهُمْ

خاموش ہیں، اس لیے میں نے بولنا مناسب نہ سمجھا جب کسی نے کوئی جواب نہیں دیا تو حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھجور کا درخت ہے جب ہم مجلس سے اٹھے تو میں نے والد بزرگوار عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا گواہ ہے میرے ذہن میں اس وقت یہ بات تھی کہ مراد کھجور کا درخت ہے۔ آپ نے فرمایا، پھر تم نے کہا کیوں نہیں؟ عرض کی، جب میں نے دیکھا کہ آپ حضرات بھی کچھ نہیں بول رہے ہیں اس لیے میں نے بھی بولنا مناسب نہ سمجھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ اگر تم نے بتادیا ہوتا تو مجھے یہ فلاں اور فلاں چیز سے زیادہ عزیز تھا۔

۷۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ ایمان والوں کو اس پکی بات کی برکت سے مضبوط رکھتا ہے"

۱۸۱۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کیا، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے علقمہ بن مرثد نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا اور انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا تو وہ گواہی دے گا۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اللہ ایمان والوں کو اس پکی بات (کی برکت) سے مضبوط رکھتا ہے، دنیوی زندگی میں (بھی) اور آخرت میں (بھی)" کا۔

۷۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت کے معاوضہ میں کفر کیا"

"الم تعلم" ایسا ہی ہے جیسے "الم تر کیف، الم تر الی الذین خرجوا"۔ "البوار" ای الھلاک بار یبور بوراً سے، "قوماً بوراً" ای ھالکین۔

۱۸۱۱۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آیت "الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفراً" میں کفار اہل مکہ مراد ہیں۔

سورۃ الحجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد نے فرمایا کہ "صراط علی مستقیم" سے مراد وہ حق ہے جو اللہ کی طرف سے پہنچاتا ہو اور اسی راہ حق پر وہ چل رہا ہو۔ "لبامام مبین" ای علی الطریق الواضح۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "لعمرک" ای لعیشک۔ "قوم منکرون" یعنی لوط علیہ السلام نے انھیں اجنبی

لوط وقال غيره كتاب معلوم أجل لو ما تأتينا هلا تأتينا شيع أمم وللأولياء أيضا شيع وقال ابن عباس يهرعون مسرعين للمتوسمين للناظرين سكرت غشيت بروجا منازل للشمس والقمر لواقح ملاقح ملقحة حمإ جماعة حمأة وهو الطين المتغير والمسنون المصبوب توجل تخف دابر آخر لبإمام مبين الإمام كل ما ائتممت واهتديت به الصيحة الهلكة ؛

سمجھا۔ اور ان کے غیر نے کہا کہ "کتاب معلوم" سے مراد مدت مقدرہ ہے "لو ما تأتینا" ای هلا تأتینا "شیع" ای امم، دوستوں کو بھی "شیع" کہہ دیتے ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "یہرعون" یعنی مسرعین ہے "للمتوسمین" ای للناظرین، "سکرت" ای غشیت "بروجا" یعنی سورج چاند کی منزلیں۔ "لواقح" ای ملاقح ملقحہ "حما" حماۃ کی جمع ہے، ایسی مٹی کو کہتے ہیں جس میں (امتداد زمانہ کی وجہ سے) تغیر پیدا ہو گیا ہو "المسنون" ای المصبوب "توجل" ای تخف "دابر" ای آخر "لبامام مبین" امام ہر اس چیز کو کہیں گے جس کی پیروی کی جائے اور جس کے ذریعے سیدھا راستہ معلوم کیا جائے "الصیحۃ" ای الھلکۃ۔

باب ۷۳۴ قوله إلا من استرق السمع فأتبعه شهاب مبين ؛

۷۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہاں مگر کوئی بات چوری چھپے سن بھاگے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ ہو لیتا ہے۔"

۱۸۱۲۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو عن عكرمة عن أبي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا قضى الله الأمر في السماء ضربت الملائكة بأجنحتها خضعانا لقوله كالسلسلة على صفوان قال علي وقال غيره صفوان ينفذهم ذلك فإذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا للذي قال الحق وهو العلي الكبير فيسمعها مسترقو السمع ومسترقو السمع هكذا واحد فوق آخر ووصف سفيان بيده وفرج بين أصابع يده اليمنى نصبها بعضها فوق بعض فربما أدرك الشهاب المستمع قبل أن يرمي بها إلى صاحبه فيحرقه وربما لم يدركه حتى يرمي بها إلى الذي يليه إلى الذي هو أسفل منه حتى يلقوها إلى الأرض وربما قال سفيان حتى

۱۸۱۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتے ہیں تو ملائکہ (اطاعت و تسلیم کے لیے) اپنے پر مارتے ہیں (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ جیسے کسی چکنے پتھر پر زنجیر کے مارنے سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور علی بن المدینی نے بیان کیا کہ یوسف بن عیینہ کے غیر نے کہا کہ اللہ اپنے حکم کو فرشتوں تک پہنچاتا ہے (اور ان پر یک بیک دہشت سی طاری ہو جاتی ہے) لیکن پھر خوف ان کے دلوں سے زائل ہو جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ رب العزت نے کیا ارشاد فرمایا؟ اس پر (مقرب ملائکہ) جواب دیتے ہیں، جو کچھ بارگاہ کبریائی سے ارشاد ہوا وہ حق ہے اور وہ علی و کبیر ہے۔ اس طرح اللہ کے حکم کو (کبھی) وہ بھی سن لیتے ہیں جو چوری چھپے سننے والے ہوتے ہیں، اور انھوں نے مسترقو السمع کے الفاظ بیان کئے یعنی یکے بعد دیگرے، اور سفیان بن عیینہ نے اپنے ہاتھ سے سننے کی اس کیفیت کی وضاحت کی، اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کے اور انھیں ایک سلسلے میں رکھ کے۔ تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ اوپر والا اپنے دوسرے ساتھی کو بتائے وہ روشن شعلہ اس پر گرتا ہے اور اسے جلا ڈالتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوتا اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو وہ حکم خداوندی بتا دیتا ہے اور وہ اپنے قریب کے ساتھی کو بتاتا ہے اس طرح

فَتَنْتَهِي إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ۔

١٨١٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ وَزَادَ الْكَاهِنُ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ وَقَالَ عَلَى فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَأَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هٰكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا۔

بَاب ۷۳۵ قَوْلِهٖ۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ۔

١٨١٤۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحٰبِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ۔

بَاب ۷۳۶ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ آتَيْنٰكَ سَبْعًا مِنَ

زمین تک پہنچ جاتا ہے اور ساحروں کی زبان سے وہ ادا ہوتا ہے۔ وہ خود بھی اس میں سو جھوٹ ملا کے اسے بیان کرتے ہیں اور اس طرح ساحروں کی تصدیق کی جانے لگتی ہے اور ان سے سننے والے کہتے ہیں کہ ہمیں فلاں ساحر نے فلاں دن فلاں بات نہیں بتائی تھی اور فلاں دن فلاں بات بتائی تھی اور پھر وہ سچ نکلی۔ یہ وہی کلمہ اور حکم ہوتا ہے، جسے شیاطین آسمان سے سن پاتے ہیں۔

۱۸۱۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے اور کاہن اس میں لغو کر کے بیان کرتے ہیں اور ہم سے سفیان نے بیان کیا کہ ان سے عمرو نے بیان کیا، انھوں نے عکرمہ سے سنا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ کرتا ہے اور پھر وہ ساحر کی زبان پر آتا ہے۔ علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے سفیان سے پوچھا کیا آپ نے خود عمرو سے حدیث سنی تھی کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عکرمہ سے سنی اور انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، تو سفیان نے کہا کہ ہاں (میں نے خود سنا تھا) اس پر میں نے عرض کی کہ ایک صاحب آپ کے واسطہ سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے عمرو سے، انھوں نے عکرمہ سے سنا۔ اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آنحضورؐ نے "فُرِّغ" پڑھا تھا، سفیان نے بیان کیا کہ عمرو نے بھی اسی طرح پڑھا تھا، مجھے یہ نہیں معلوم کہ انھوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں (کیونکہ اس کی انھوں نے کوئی تصریح نہیں کی تھی) سفیان نے فرمایا کہ یہی ہماری بھی قراءت ہے۔

۷۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بالیقین حجر والوں نے بھی ہمارے فرستادوں کو جھٹلایا"

۱۸۱۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے معن نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجر کے متعلق فرمایا تھا کہ اس قوم کی بستی سے جب گذرنا ہی پڑ گیا ہے تو روتے ہوئے گذرو۔ اور اگر روتے ہوئے نہیں گذر سکتے تو پھر اس میں نہ جاؤ کہیں تم پر بھی وہی عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا۔

۷۳۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بالیقین ہم نے آپ کو (وہ) سات

الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۞

۱۸۱۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ فَقُلْتُ كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ ۞

۱۸۱۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ ۞

بَابُ ۳۷ قَوْلِهِ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ حَلَفُوا وَمِنْهُ لَا أُقْسِمُ أَيْ أُقْسِمُ وَتُقْرَأُ لَأُقْسِمُ قَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوا تَحَالَفُوا ۞

۱۸۱۷ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ قَالَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ ۞

(آیتیں) دیں (جو) مکرر (پڑھی جاتی ہیں) اور قرآن عظیم (دیا)۔

۱۸۱۵ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خبیب بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ آنحضور نے مجھے بلایا (لیکن میں نے جواب نہیں دیا) بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ فوراً ہی کیوں نہیں آئے؟ عرض کی کہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کیا اللہ نے تم لوگوں کو حکم نہیں دیا ہے کہ اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کے رسول تمھیں بلائیں تو لبیک کہو۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا، کیوں نہ آج میں تمھیں، مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کی سب سے عظیم سورت بتاؤں! پھر آپ (بتانے سے پہلے) مسجد سے باہر تشریف لے جانے کے لیے اٹھے تو میں نے یاد دہانی کی۔ آپ نے فرمایا کہ، الحمد للہ رب العالمین، یہی سبع مثانی ہے اور یہی قرآن عظیم ہے، جو مجھے دیا گیا ہے۔

۱۸۱۶ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید مقبری نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

۳۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے ہیں" "المقتسمین" یعنی جنھوں نے قسم کھائی، اسی سے "لا اقسم" ہے یعنی اقسم، اور اس کی ایک قرأت "لأقسم" بھی ہے "قاسمہما" یعنی ابلیس نے آدم وحوا علیہما السلام کے سامنے قسم کھائی لیکن آدم وحوا علیہما السلام نے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد نے فرمایا کہ تحالفوا ای تقاسموا۔

۱۸۱۷ - مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، انھیں ابو بشر نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے ہیں" کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد اہل کتاب ہیں کہ انھوں نے اپنی کتاب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور پھر بعض پر ایمان لائے اور بعض کا کفر کیا۔

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ مُوْسٰی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ ظِبْیَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ کَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَی الْمُقْتَسِمِیْنَ قَالَ اٰمَنُوْا بِبَعْضٍ وَّکَفَرُوْا بِبَعْضٍ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی۔

بَابُ ۳۸۷ قَوْلِہٖ۔ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ قَالَ سَالِمٌ اَلْمَوْتُ۔

سُوْرَۃُ النَّحْلِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رُوْحُ الْقُدُسِ جِبْرِیْلُ نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ فِیْ ضَیْقٍ یُقَالُ اَمْرٌ ضَیْقٌ وَّضَیِّقٌ مِثْلُ ھَیْنٍ وَّھَیِّنٍ وَّلَیْنٍ وَّلَیِّنٍ وَّمَیْتٍ وَّمَیِّتٍ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ فِیْ تَقَلُّبِھِمْ اخْتِلَافِھِمْ وَقَالَ مُجَاھِدٌ تَمِیْدُ تَکَفَّأُ مُفْرَطُوْنَ مَنْسِیُّوْنَ وَقَالَ غَیْرُہٗ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ھٰذَا مُقَدَّمٌ وَّمُؤَخَّرٌ وَّذٰلِکَ اَنَّ الْاِسْتِعَاذَۃَ قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَمَعْنَاھَا الْاِعْتِصَامُ بِاللّٰہِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ تُسِیْمُوْنَ تَرْعَوْنَ شَاکِلَتِہٖ نَاحِیَتِہٖ قَصْدُ السَّبِیْلِ الْبَیَانُ الدِّفْءُ مَا اسْتَدْفَأْتَ تُرِیْحُوْنَ بِالْعَشِیِّ وَتَسْرَحُوْنَ بِالْغَدَاۃِ بِشِقِّ یَعْنِی الْمَشَقَّۃَ عَلٰی تَخَوُّفٍ تَنَقُّصٍ الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً وَّھِیَ تُؤَنَّثُ وَتُذَکَّرُ وَکَذٰلِکَ النَّعَمُ لِلْاَنْعَامِ جَمَاعَۃُ النَّعَمِ سَرَابِیْلَ قُمُصٌ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْکُمْ بَاْسَکُمْ فَاِنَّھَا الدُّرُوْعُ دَخَلًا بَیْنَکُمْ کُلُّ شَیْءٍ لَّمْ یَصِحَّ فَھُوَ دَخَلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ حَفَدَۃً مَنْ وَّلَدَ الرَّجُلُ اَلسَّکَرُ مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرَتِھَا

۱۸۱۸ ۔ مجھ سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابوظبیان نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ آیت "کما انزلنا علی المقتسمین" (جیسا ہم نے وہ عذاب نازل کر رکھا ہے قسما قسمی کرنے والوں پر) یہود و نصاریٰ کے متعلق ہے کہ کتاب اللہ کے کچھ حصوں پر ایمان لائے اور کچھ حصوں کا انکار کیا۔

۳۸۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیے یہاں تک کہ آپ کو امر یقین پیش آجائے" سالم نے فرمایا کہ (امر یقین سے مراد) موت ہے۔

سورۂ نحل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

"روح القدس" یعنی جبریلؑ (اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے) "نزل بہ الروح الامین"، "فی ضیق" بولتے ہیں امر ضیق (سکون یا) و ضیّق (تشدید یا) جیسے ھین و ھیّن، میت و میّت، لین و لیّن، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "فی تقلبھم" ای فی اختلافھم، مجاہد نے فرمایا "تمید" ای تکفأ، "مفرطون" ای منسیون اور ان کے غیر نے کہا کہ "فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ" میں تقدیم و تاخیر ہے۔ کیونکہ قرآن پڑھنے سے پہلے استعاذہ ہونا چاہیئے اور استعاذہ کے معنی اعتصام باللہ ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تسیمون" ای ترعون "شاکلتہ" ای ناحیتہ۔ "قصد السبیل" یعنی بیان۔ "الدفء" ای ما استدفأت بہ۔ "تریحون" ای بالعشی و "تسرحون" ای بالغداۃ۔ "بشق" یعنی مشقت۔ "تخوف" ای تنقص۔ "انعام" یعنی اونٹ، اس کا استعمال مذکر میں بھی ہوتا ہے، اور مؤنث میں بھی اسی طرح نعم کا بھی، انعام، نعم کی جمع ہے۔ "سرابیل" یعنی قمیصیں جو گرمی (سردی) سے تمہاری حفاظت کرتی ہیں، لیکن وہ سرابیل (قمیصیں) جو لڑائی کے وقت میں حفاظت کرتی ہیں۔ وہ زرہیں ہیں) "دخلا بینکم" ہر وہ چیز جو غیر درست ہو "دخل" کہلاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "حفدۃ" اولاد کو کہتے ہیں۔ "السکر" وہ ہے جو کھجور میں حرام کیا گیا ہے اور "رزق حسن" وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے۔ اور

وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ مَا أَحَلَّ اللهُ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَدَقَةَ أَنْكَاثًا هِيَ خَرْقَاءُ كَانَتْ إِذَا أَبْرَمَتْ غَزْلَهَا نَقَضَتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْأُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ۔

ابن عیینہ نے صدقہ کے واسطے سے بیان کیا کہ "انکاثا" سے مراد خرقاء (ایک عورت کا نام) ہے جب وہ سوت کات چکتی تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "امۃ" سے مراد خیر کی تعلیم دینے والے اور "القانت" یعنی مطیع۔

باب ۷۳۹ قَوْلِهِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ

۷۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم میں سے بعض کو نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے"

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۱۸۱۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ہارون بن موسیٰ ابو عبد اللہ اعور نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے، سستی سے، نکمی عمر سے، عذاب قبر سے، دجال کے فتنہ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَيُنْغِضُونَ يَهُزُّونَ وَقَالَ غَيْرُهُ نَغَضَتْ سِنُّكَ أَيْ تَحَرَّكَتْ وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْبَرْنَاهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُونَ وَالْقَضَاءُ عَلَى وُجُوهٍ وَقَضَى رَبُّكَ أَمَرَ رَبُّكَ وَمِنْهُ الْحُكْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ نَفِيرًا مَنْ يَنْفِرُ مَعَهُ وَلِيُتَبِّرُوا يُدَمِّرُوا مَا عَلَوْا حَصِيرًا مَحْبِسًا مَحْصَرًا حَقَّ وَجَبَ مَيْسُورًا لَيِّنًا خِطْئًا إِثْمًا وَهُوَ اسْمٌ

سورۂ بنی اسرائیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا، انھوں نے عبد الرحمٰن بن یزید سے سنا، کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے سورۃ بنی اسرائیل سورۂ کہف اور سورۂ مریم کے متعلق فرمایا کہ ان کا مرتبہ بہت بلند ہے اور دوسری سورتوں کے مقابلہ میں انھیں اولیت حاصل ہے۔ (آیت) "فسینغضون الیک رؤسہم" کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (سیغضون کے معنے ہیں) یھزون۔ اور دوسرے بزرگ نے فرمایا (آیت) "نغضت سنک" ای تحرکت" و "قضینا الی بنی اسرائیل" یعنی ہم نے انھیں مطلع کر دیا تھا کہ وہ فساد کریں گے۔ قضاء کا استعمال متعدد مواقع کے لیے آتا ہے "قضی ربک" یعنی امر ربک حکم (فیصلہ مفہوم کی ادائیگی کے لیے بھی آتا ہے، جیسے "ان ربک یقضی بینہم"، میں خلق کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے "فقضاھن سبع سموات"۔ "نفیرا" من ینفر معہ سے نکلا ہے۔ "لیتبروا" ای یدمروا ما علوا۔ "حصیرا" محبسا محصرا "حق" ای وجب۔ "میسورا" ای لینا۔ "خطئا" ای اثما، یہ خطیئت کا اسم ہے، اور

مِنْ خَطِئْتُ وَالْخَطَأُ مَفْتُوحٌ مَصْدَرُهُ مِنَ الْإِثْمِ خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ تَخْرِقُ تَقْطَعُ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ رُفَاتًا حُطَامًا وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ أَيْضًا مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ وَالْحِجَارَةِ تَارَةً مَرَّةً وَجَمَاعَتُهُ تِيَرَةٌ وَتَارَاتٌ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ طَائِرُهُ حَظُّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ

خطاء فتحہ کے ساتھ اس کا مصدر ہے۔ اثم (گناہ) کے معنی میں، خطئت بمعنی اخطئت سے۔ "تخرق" ای تقطع "واذھم نجوی" ناجیت سے مصدر ہے، پھر انھیں "نجوٰی" وصف کے طور پر کہا، معنی ہے یتناجون "رفاتا" ای حطاما۔ "بخیلک" ای الفرسان "الرجل" ای الرجالۃ، اس کا واحد راجل ہے، جیسے صاحب اور صحب، تاجر اور تجر میں۔ "حاصبا" ای الریح العاصف اور حاصب ان چیزوں کو بھی کہتے ہیں جنھیں ہوا اڑا لے جاتی ہے اور اسی سے "حصب جہنم" ہے یعنی جہنم میں ڈالا جائے گا، اور بولتے ہیں "حصب فی الارض" بمعنی ذھب اور حصب، حصباء بمعنی الحجارۃ سے مشتق ہے "تارۃ" ای مرۃ جمع تیرۃ اور تارات آتی ہے۔ "لاحتنکن" ای لاستاصلنھم، بولتے ہیں "احتنک فلان ما عند فلان من علم" ای استقصاہ "طائرہ" ای حظہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں لفظ "سلطان" آیا ہے تو وہ حجت کے معنی میں ہے "ولی من الذل" ای لم یحالف احدا۔

باب ٢٠

١٨٢٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔

١٨٢٠۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ نے حدیث بیان کی، انھیں یونس نے خبر دی ح۔ اور ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے عنبسہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہ ابن مسیب نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ معراج کی رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (ایلیاء) (بیت المقدس) میں دو پیالے پیش کئے گئے ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا، آنحضورؐ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا اٹھا لیا، اس پر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی، اگر آپؐ نے شراب کا پیالہ اٹھا لیا ہوتا تو آپؐ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

١٨٢١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ زَادَ يَعْقُوبُ

١٨٢١۔ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جب مجھے قریش نے جھٹلایا (معراج کے واقعہ کے سلسلہ میں) تو میں (کعبہ کے) مقام حجر پر کھڑا تھا اور میرے سامنے پورا بیت المقدس کر دیا گیا تھا۔ میں اسے دیکھ دیکھ کر اس کی ایک ایک علامت بیان کرنے لگا۔ یعقوب

بن إبراهيم حدثنا ابن أخي ابن شهاب عن عمه لما كذبني قريش حين أسري بي إلى بيت المقدس نحوه قاصفا ريح تقصف كل شيء كرمنا وأكرمنا واحد ضعف الحياة عذاب الحياة وضعف الممات عذاب الممات خلافك وخلفك سواء ونأى تباعد شاكلته ناحيته وهي من شكله صرفنا وجهنا قبيلا معاينة ومقابلة وقيل القابلة لأنها مقابلتها وتقبل ولدها خشية الإنفاق أنفق الرجل أملق ونفق الشيء ذهب قتورا مقترا الأذقان مجتمع اللحيين والواحد ذقن وقال مجاهد موفورا وافرا تبيعا ثائرا وقال ابن عباس نصيرا خبت طفئت وقال ابن عباس لا تبذر لا تنفق في الباطل ابتغاء رحمة رزق مثبورا ملعونا لا تقف لا تقل فجاسوا تيمموا يزجي الفلك

بن ابراہیم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب مجھے قریش نے میری بیت المقدس کی معراج کے سلسلہ میں جھٹلایا، پہلی حدیث کی طرح "قاصفاً" یعنی وہ آندھی جو ہر چیز کو توڑ پھوڑ دے۔ کرمنا اور اکرمنا ایک ہے ضعف الحیاۃ یعنی عذاب الحیاۃ اور ضعف الممات یعنی عذاب الممات۔ خلافک اور خلفک کے ایک معنی ہیں۔ نامی ای تباعد۔ شاکلتہ ای ناحیتہ اور یہ شکلہ سے مشتق ہے "صرفنا" ای وجہنا "قبیلا" ای معاینۃ ومقابلۃ، اسی سے قابلہ (دایہ) ہے کیونکہ وہ بھی بچہ جننے والی عورت اور اس کے بچہ کے سامنے ہوتی ہے۔ "خشیۃ الانفاق" بولتے ہیں۔ انفق الرجل ای املق، اور نفق الشئ ای ذھب۔ قتوراً ای مقتراً۔ الاذقان ای مجتمع اللحیین' واحد ذقن۔ مجاہد نے فرمایا کہ موفوراً بمعنی وافراً۔ تبیعا ای ثائراً۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (نبیعا بمعنی) تفسیراً ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لا تبذر ای لا تنفق فی الباطل۔ ابتغاء رحمۃ ای رزق مثبوراً ای ملعوناً۔ لا تقف ای لا تقل فجاسوا ای تیمموا۔ یزجی الفلک ای یجری الفلک یخرون للاذقان ای للوجوہ۔

باب ۷۴۱ وإذا أردنا أن نهلك قرية أمرنا مترفيها - الآية

۷۴۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں گے تو اس (بستی) کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں" آخر آیت تک۔

١٨٢٢۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفين أخبرنا منصور عن أبي وائل عن عبد الله قال كنا نقول للحي إذا كثروا في الجاهلية أمر بنو فلان حدثنا الحميدي حدثنا سفيان وقال أمر

۱۸۲۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں منصور نے خبر دی، انھیں ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب کسی قبیلہ کے افراد بڑھ جاتے تو زمانۂ جاہلیت میں ہم ان کے متعلق کہا کرتے تھے کہ امر بنو فلان' ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی' ان سے سفیان نے حدیث بیان کی اور اس روایت میں انھوں نے بھی امر بیان کیا۔

باب ۷۴۲ قوله ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا شكورا

۷۴۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے لوگوں کی نسل جنھیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، وہ بیشک بڑے شکر گذار بندہ تھے"

١٨٢٣۔ حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله أخبرنا أبو حيان التيمي عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن أبي هريرة قال أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بلحم فرفع إليه الذراع

۱۸۲۳۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی' انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں ابوحیان تیمی نے خبر دی، انھیں ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دست کا حصہ آپؐ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اپنے دانتوں

وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا
سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِكَ
يُجْمَعُ النَّاسُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ
يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوْا
الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا
لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ
مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ إِلٰى
رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ
فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ أَنْتَ أَبُوْ
الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ
رُّوْحِهٖ وَأَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ إِشْفَعْ
لَنَا إِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرٰى إِلٰى
مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ اٰدَمُ إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ
غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ
بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَإِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ
فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ إِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ
إِذْهَبُوْا إِلٰى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا
نُوْحُ إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ
وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا إِشْفَعْ لَنَا
إِلٰى رَبِّكَ أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ إِنَّ
رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَإِنَّهٗ قَدْ
كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ
نَفْسِيْ إِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ إِذْهَبُوْا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ فَيَأْتُوْنَ
إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا إِبْرَاهِيْمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ
وَخَلِيْلُهٗ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ
أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّيْ
قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ
وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَإِنِّيْ قَدْ كُنْتُ

سے تناول فرمایا، آنحضورؐ کو دست کا گوشت بہت پسند تھا۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہوں گا تمھیں معلوم بھی ہے۔ یہ کونسا دن ہوگا؟ اس دن دنیا کی ابتداء سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت جمع ہوگی۔ ایک چٹیل میدان میں کہ ایک پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی اور ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بالکل قریب ہو جائے گا۔ اور لوگوں کی پریشانی اور بے قراری کی کوئی انتہا نہ رہے گی اور برداشت سے باہر ہو جائے گی، لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہوگئی ہے، کیا کوئی ایسا برگزیدہ بندہ نہیں ہے جو رب العزت کی بارگاہ میں تمھاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ بعض سے کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہئیے چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، آپ انسانوں کے جدِ امجد ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی، فرشتوں کو حکم دیا اور انھوں نے آپ کو سجدہ کیا اس لیے آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیجئے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں، آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا اور رب العزت نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی تھی، نفسی نفسی نفسی، کسی اور کے پاس جاؤ ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہلِ زمین کی طرف بھیجے گئے تھے، اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے "شکر گذار بندہ" (عبدِ شکور) کا خطاب دیا ہے، آپ ہی ہمارے لیے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کر دیجئے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔ نوح علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اتنا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہوگا۔ اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی، نفسی نفسی نفسی میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں روئے زمین میں منتخب، آپ ہماری شفاعت کیجئے، آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے؟ اتنا غضبناک

كذبت ثلاث كذبات فذكرهن ابو حيان في الحديث نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى موسى فياتون موسى فيقولون يا موسى انت رسول الله فضلك الله برسالته وبكلامه على الناس اشفع لنا الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه فيقول ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله واني قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى عيسى فياتون عيسى فيقولون يا عيسى انت رسول الله وكلمته القاها الى مريم وروح منه وكلمت الناس في المهد صبيا اشفع لنا الا ترى الى ما نحن فيه فيقول عيسى ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر ذنبا نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى محمد صلى الله عليه وسلم فياتون محمدا صلى الله عليه وسلم فيقولون يا محمد انت رسول الله وخاتم الانبياء وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر اشفع لنا الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه فانطلق فاتي تحت العرش فاقع ساجدا لربي عز وجل ثم يفتح الله علي من محامده وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتحه على احد قبلي ثم يقال يا محمد ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع فارفع راسي فاقول امتي يا رب امتي يا رب فيقال يا محمد ادخل من امتك من لا حساب عليهم من الباب

نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہوگا، اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے، (راوی) ابو حیان نے اپنی روایت میں ان تینوں کا ذکر کیا ہے۔ نفسی نفسی نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، سب لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ فضیلت دی۔ آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے، اتنا غضبناک کہ وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہوگا، اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا، نفسی نفسی نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے، اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم علیہا السلام پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں، آپ نے خرقِ عادت کے طور پر بچپن میں گہوارے ہی سے لوگوں سے بات کی تھی، ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی ہوگا اور آپ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف اتنا کہیں گے) نفسی نفسی نفسی، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں، محمد کے پاس جاؤ۔ سب لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمدؐ! آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں، اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں (حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ آخر میں آگے بڑھوں گا اور عرش تلے پہنچ کر اپنے رب عز وجل کے لیے سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور حسن ثنا کے دروازے کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو وہ طریقے اور وہ محامد نہیں بتائے تھے۔ پھر کہا جائے گا، اے محمدؐ! اپنا سر اٹھائیے، مانگئے آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، میری امت اے میرے رب! میری امت اے میرے رب! کہا جائے گا، اے محمدؐ! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب

الأيمن من أبواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الأبواب ثم قال والذي نفسي بيده إن ما بين المصراعين من مصاريع الجنة كما بين مكة وحمير أو كما بين مكة وبصرى ؛

باب ٧٤٣ قوله وآتينا داود زبورا ؛

١٨٢٤ ـ حدثني إسحٰق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خفف على داود القرآن فكان يأمر بدابته لتسرج فكان يقرأ قبل أن تسرج يعني القرآن ؛

باب ٧٤٤ قوله قل ادعوا الذين زعمتم من دونه فلا يملكون كشف الضر عنكم ولا تحويلا ؛

١٨٢٥ ـ حدثني عمرو بن علي حدثنا يحيى حدثنا سفيان حدثني سليمان عن إبراهيم عن أبي معمر عن عبد الله إلى ربهم الوسيلة قال كان ناس من الإنس يعبدون ناسا من الجن فأسلم الجن وتمسك هؤلاء بدينهم زاد الأشجعي عن سفيان عن الأعمش قل ادعوا الذين زعمتم ؛

باب ٧٤٥ قوله أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة ؛

١٨٢٦ ـ حدثنا بشر بن خالد أخبرنا محمد بن جعفر عن شعبة عن سليمان عن إبراهيم عن أبي معمر عن عبد الله في هذه الآية الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة قال ناس من الجن يعبدون فأسلموا ؛

باب ٧٤٦ قوله وما جعلنا الرؤيا التي

نہیں ہے جنت کے داہنے دروازے (الباب الایمن) سے داخل کیجئے ویسے انھیں اختیار ہے، جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصریٰ میں ہے۔

۷۴۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی"

۱۸۲۴۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داؤد علیہ السلام پر زبور کی تلاوت آسان کر دی گئی تھی۔ آپ گھوڑے پر زین کسنے کا حکم دیتے اور اس سے پہلے کہ زین کسی جا چکے تلاوت سے فارغ ہو چکے ہوتے تھے۔

۷۴۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ کہئے تم جن کو اللہ کے سوا معبود قرار دے رہے ہو، ذرا ان کو پکارو تو سہی، سو نہ وہ تم سے تکلیف دور ہی کر سکتے ہیں اور نہ (اسے) بدل سکتے ہیں"

۱۸۲۵۔ مجھ سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے ان سے معمر نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (آیت) "الی ربہم الوسیلۃ" کے متعلق، کہ کچھ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے، لیکن جن حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور یہ لوگ اس کے باوجود اپنے اسی پرانے دین پر قائم رہے۔ اشجعی نے سفیان کے واسطے سے یہ اضافہ کیا اور ان سے اعمش نے بیان کیا تھا کہ "قل ادعوا الذین زعمتم"۔

۷۴۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ لوگ جن کو یہ (مشرکین) پکار رہے ہیں (خود ہی) اپنے پروردگار کا قرب ڈھونڈھ رہے ہیں"

۱۸۲۶۔ ہم سے بشر بن حارث نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں ابومعمر نے اور انھیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آیت "الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ" (ترجمہ عنوان کے تحت گزر چکا) کے متعلق فرمایا کہ (مشرکین) جنوں کی عبادت کرتے تھے لیکن وہ مسلمان ہو گئے۔

۷۴۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے جو منظر آپ کو دکھلایا تھا،"

أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ۔

۱۸۲۷- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ۔

باب ۴۷ قَوْلِهِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلَاةَ الْفَجْرِ۔

۱۸۲۸- **حَدَّثَنِي** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔

باب ۴۸ قَوْلِهِ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا۔

۱۸۲۹- **حَدَّثَنِي** إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ۔

۱۸۳۰- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے ہم نے لوگوں کی آزمائش کا سبب بنا دیا۔"

۱۸۲۷- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس" کے متعلق فرمایا کہ یہ آنکھ کا مشاہدہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں دکھایا گیا تھا اور "شجرہ ملعونہ" سے مراد تھوہڑ کا درخت ہے۔

۴۷- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک صبح کی نماز حضوری کا وقت ہے"، مجاہد نے فرمایا کہ (قرآن فجر سے مراد) فجر کی نماز ہے۔

۱۸۲۸- مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں ابوسلمہ اور ابن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تنہا نماز پڑھنے کے مقابلے میں جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت پچیس گنا زیادہ ہے اور صبح کی نماز میں رات کے اور دن کے فرشتے (ڈیوٹی بدلتے ہوئے) اکٹھے ہو جاتے ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھو، "وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودًا"۔ (ترجمہ گذر چکا)

۴۸- اللہ تعالیٰ کا ارشاد "عجب کیا کہ آپ کا پروردگار آپ کو مقام محمود میں جگہ دے۔"

۱۸۲۹- مجھ سے اسماعیل بن ابان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے آدم بن علی نے بیان کیا اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ قیامت کے دن امتیں گروہ در گروہ چلیں گی، ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور (انبیاء سے) کہے گی کہ اے فلاں! ہماری شفاعت کر دیجئے (سب انکار کریں گے) آخر شفاعت کے لیے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو یہی وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضور اکرم کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

۱۸۳۰- ہم سے علی بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب بن ابی حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی۔

قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

اے اللہ! اس دعوت تامہ کے رب اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب اور فضیلت عطا فرما اور انھیں مقام محمود پر مبعوث فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے" تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت ضروری ہوگی ۔ اس کی روایت حمزہ بن عبداللہ نے اپنے والد کے واسطہ سے کی اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ۔

بَابُ ۷۴۹ قَوْلِهٖ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا يَزْهَقُ يَهْلِكُ ؛

۷۴۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور آپ کہہ دیجئے کہ حق ربس اب) آہی گیا اور باطل مٹ گیا، بیشک باطل تھا مٹنے والا" یزھق ای یھلک ۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّوْنَ وَثَلٰثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ؛

۱۸۳۱ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی' ان سے سفیان نے حدیث بیان کی' ان سے ابن ابی نجیح نے ان سے مجاہد نے' ان سے ابومعمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں (فتح کے بعد) داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے' آنحضور اپنے ہاتھ کی لکڑی سے ہر ایک کو ٹھوکا دیتے اور پڑھتے " جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا' جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید"

بَابُ ۷۵۰ قَوْلِهٖ ۔ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؛

۷۵۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور آپ سے یہ روح کی بابت پوچھتے ہیں"

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ وَّهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ اِذْ مَرَّ الْيَهُوْدُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ مَا رَابَكُمْ اِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالُوْا سَلُوْهُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَاَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِيْ فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

۱۸۳۲ ۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی' ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم نے حدیث بیان کی' ان سے علقمہ نے' ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھیت پر موجود تھے' آنحضور اس وقت کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ یہودی اس طرف سے گذرے۔ کسی یہودی نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ ان میں سے کسی نے اس پر کہا کہ ایسا کیوں کرتے ہو؟ دوسرا یہودی بولا یہ ایسا سوال ہے کہ اس کا وہ کوئی جواب نہ دے پائیں گے جسے تم بھی پسند نہیں کرتے ۔ رائے اس پر ٹھہری کہ روح کے متعلق پوچھنا ہی چاہیے چنانچہ انھوں نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا، آنحضور دیر کے لیے خاموش ہوگئے اور ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا' میں سمجھ گیا کہ اس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے' اس لیے میں وہیں کھڑا رہا جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے آیت کی تلاوت کی، اور یہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم

قَلِيلًا۔

بابٌ ۵۱ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا۔

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أُنْزِلَ ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ۔

سُورَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ جَمَاعَةُ الثَّمَرِ بَاخِعٌ مُهْلِكٌ أَسَفًا نَدَمًا الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا شَطَطًا إِفْرَاطًا مِرْفَقًا كُلُّ شَيْءٍ ارْتَفَقْتَ بِهِ تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ الزَّوَرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمْيَلُ فَجْوَةٌ مُتَّسَعٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفِجَاءٌ مِثْلُ زَكْوَةٍ وَزِكَاءٍ الْوَصِيدُ الْفِنَاءُ جَمْعُهُ وَ

ہی سے ہے اور تمہیں علم تو تھوڑا ہی دیا گیا ہے۔"

۷۵۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھیئے اور نہ (بالکل) چپکے ہی چپکے پڑھیئے۔"

۱۸۳۳۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور آپ نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھیئے اور نہ (بالکل) چپکے ہی چپکے پڑھیئے" کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ابتدا میں دعوتِ اسلام کا) اظہار و اعلان نہیں ہوا تھا، تو اس زمانہ میں جب آپ اپنے صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے کرتے، مشرکین سنتے تو قرآن کو بھی گالی دیتے اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کے لانے والے کو بھی، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ نماز نہ تو بہت پکار کر پڑھیئے اور قرآن مجید کی تلاوت سے بھی، کہ مشرکین سن کر گالیاں دیں اور نہ بالکل چپکے ہی چپکے پڑھیئے کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں، بلکہ درمیانی آواز میں پڑھیئے۔

۱۸۳۴۔ مجھ سے طلق بن غنام نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ آیت دعا کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

سورۂ کہف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور مجاہد نے کہا کہ (آیت میں) "تقرضهم" کا معنی ہے "تترکهم"۔ "وکان له ثمر" ای ذهب وفضة، اور مجاہد کے غیر نے کہا کہ یہ ثمر کی جمع ہے۔ "باخع" ای مهلک۔ "اسفا" ای ندما۔ "الکهف" یعنی پہاڑ کی کھوہ، "الرقیم" ای الکتاب۔ "مرقوم" ای مکتوب، رقم سے مشتق ہے۔ "ربطنا علی قلوبهم" ای الهمناهم، (اسی سے آیت) "لولا ان ربطنا علی قلبها" (ہے)۔ "شططا" ای افراطا۔ "الوصید" ای الفناء، جمع وصائد اور وصد ہے، وصید، دروازے کو بھی کہتے ہیں، "مؤصدة" ای مطبقة، اس کا اشتقاق آصد الباب واوصد سے ہے (ای اطبق)۔ "بعثناهم" ای احییناهم۔ "ازکی" ای اکثر اور احل کے معنی میں بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس میں نمو زیادہ ہو۔ "لم تظلم" ای لم تنقص۔ سعید بن جبیر

وَصَائِدٌ وَوَصِيْدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيْدُ الْبَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ اٰصَدَ الْبَابَ وَاَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ اَحْيَيْنَاهُمْ اَزْكٰى اَكْثَرُ وَيُقَالُ اَحَلُّ وَيُقَالُ اَكْثَرُ رَيْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ لَمْ تَنْقُصْ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلرَّقِيْمُ اللَّوْحُ مِنْ رَصَاصٍ كَتَبَ

نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ "الرقیم" سے مراد وہ تختی ہے جس پر اصحاب کہف کے عامل نے ان کے نام کھدوا کر اپنے خزانے میں ڈلوا دیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی قوت سماعت ختم کر دی اور وہ سو گئے، ان کے غیر نے کہا کہ وألت تئل ای تنجو۔ مجاہد نے کہا کہ "موئلا" ای محرزا۔ لا یستطیعون سمعا ای لا یعقلون۔

بَابٌ ۷۵۲ قَوْلِهٖ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۞

۷۵۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انسان جھگڑنے میں سب سے بڑھ کر ہے" ۞

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهٗ وَفَاطِمَةَ قَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ فُرُطًا نَدَمًا سُرَادِقُهَا مِثْلُ السُّرَادِقِ وَالْحُجْرَةِ الَّتِيْ تُطِيْفُ بِالْفَسَاطِيْطِ يُحَاوِرُهٗ مِنَ الْمُحَاوَرَةِ لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ اَيْ لٰكِنْ اَنَا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ ثُمَّ حَذَفَ الْاَلِفَ وَاَدْغَمَ اِحْدَى النُّوْنَيْنِ فِي الْاُخْرٰى زَلَقًا لَا يَثْبُتُ فِيْهِ قَدَمٌ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ مَصْدَرُ الْوَلِيِّ عُقْبًا عَاقِبَةً وَعُقْبٰى وَعُقْبَةٌ وَاحِدٌ وَهِيَ الْاٰخِرَةُ قِبَلًا وَقُبُلًا وَقَبَلًا اِسْتِئْنَافًا لِيُدْحِضُوْا لِيُزِيْلُوْا اَلدَّحْضُ الزَّلَقُ ۞

۱۸۳۵۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں علی بن حسین نے خبر دی، انہیں حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں علی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے اور فرمایا، تم لوگ نماز نہیں پڑھ رہے ہو۔ "رجما بالغیب" یعنی جس کے متعلق وہ خود اندھیرے میں ہیں۔ "فرطا" ای ندما۔ "سرادقہا" یعنی پردے اور قناتیں جو بڑے بڑے خیموں میں ہوتی ہیں۔ "یحاورہ" محاورۃ سے مشتق ہے۔ "لکنا ہو اللہ ربی" اصل میں لکن انا ہو اللہ ربی تھا۔ پھر الف کو حذف کیا گیا۔ اور دونوں نون ایک دوسرے میں مدغم کر دیئے گئے۔ "زلقا" یعنی جس پر قدم نہ ٹھہر سکے۔ "ھنالک الولایۃ" (میں ولایۃ) ولی کا مصدر ہے۔ "عقبا" ای عاقبۃ۔ اور عقبیٰ اور عقبۃ ایک ہیں۔ آخرت کے معنی میں۔ "قبلا، قُبُلا و قَبَلا" ای استئنافا۔ "لیدحضوا" ای لیزیلوا۔ الدحض ای الزلق۔

بَابٌ ۷۵۳ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا زَمَانًا وَجَمْعُهٗ اَحْقَابٌ ۞

۷۵۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(اور وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ اپنے خادم سے بولے کہ میں برابر چلتا رہوں گا تا آنکہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچ جاؤں، یا (یونہی) سالہا سال تک چلتا رہوں" ۞

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۶۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے خبر دی۔ کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا نوف بکالی کہتے ہیں کہ جن موسیٰ (علیہ السلام) کی خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی وہ بنی اسرائیل کے رسول موسیٰ (علیہ السلام) کے علاوہ دوسرے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دشمن خدا نے غلط کہا۔ مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ

يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَا الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوسَى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ انسانوں میں سب سے زیادہ علم کسے ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب نازل کیا کیونکہ انھوں نے علم کو اللہ تعالیٰ پر محمول نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں وحی کے ذریعہ بتایا کہ دو سمندروں کے سنگم پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ اے رب! میں ان تک کیسے پہنچ پاؤں گا، اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لو، وہ جہاں گم ہو جائے بس میرا بندہ وہیں ملے گا، چنانچہ آپ نے ایک مچھلی لی اور تھیلے میں رکھ کر روانہ ہوئے آپ کے ساتھ آپ کے خادم یوشع بن نون رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ جب یہ دونوں حضرات چٹان کے پاس آئے تو سر رکھ کر سو گئے، ادھر مچھلی تھیلے میں پھڑپھڑائی، تھیلے سے نکل گئی اور دریا میں اس نے اپنا راستہ پا لیا۔ مچھلی جہاں گری تھی اللہ تعالیٰ نے وہاں دریا کی روانی کو روک دیا اور وہاں مچھلی ایک نالی کی طرح اٹک کر رہ گئی۔ پھر جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو ان کے خادم مچھلی کے متعلق بتانا بھول گئے۔ اس لیے دن اور رات کا جو حصہ باقی تھا اس میں یہ چلتے رہے، دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اب کھانا لاؤ سفر نے بہت تھکا دیا ہے۔ آنحضور نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اس وقت تک نہیں تھکے، جب تک وہ اس مقام سے نہ گزر لیے جس کا اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا تھا، اب ان کے خادم نے کہا آپ نے نہیں دیکھا جب ہم چٹان کے پاس تھے تو مچھلی کے متعلق بتانا میں بھول گیا تھا اور صرف شیطان نے یاد رہنے نہیں دیا، اس نے تو عجیب طریقہ سے اپنا راستہ سمندر میں بنا لیا تھا۔ مچھلی تو سمندر میں اپنا راستہ پا گئی تھی اور موسیٰ اور ان کے خادم کو حیرت میں ڈال گئی تھی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہی جگہ تھی جس کی تلاش میں ہم تھے، چنانچہ دونوں حضرات پیچھے اسی راستہ سے لوٹے۔ بیان کیا کہ دونوں حضرات پیچھے اپنے نقش قدم پر لوٹے اور آخر اس چٹان تک پہنچ گئے۔ وہاں انھوں نے دیکھا کہ ایک صاحب (خضر علیہ السلام) کپڑے میں لپٹے ہوئے وہاں موجود ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کیا۔ خضر علیہ السلام نے کہا کہ اس سرزمین پر سلام کہاں سے آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں، پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں تا کہ جو رشد و ہدایت کا علم آپ کو حاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا، موسیٰ! آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی

عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ
فَقَالَ مُوسٰى سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا
أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي
فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ
ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ
سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ
فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ
لَمْ يَفْجَأْ إِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِّنْ أَلْوَاحِ
السَّفِينَةِ بِالْقَدُومِ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى قَوْمٌ حَمَلُونَا
بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا
لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ
أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا
تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي
عُسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُّوسٰى نِسْيَانًا قَالَ
وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ
فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي وَ
وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هٰذَا
الْعُصْفُورُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ
السَّفِينَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذْ
أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ
الْخَضِرُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ
فَقَالَ لَهُ مُوسٰى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذَا أَشَدُّ
مِنَ الْأُولٰى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا
تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا
حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا
أَنْ يُّضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُّرِيدُ أَنْ

طرف سے ایک خاص علم ملا ہے جسے آپ نہیں جانتے، اسی طرح آپ کو اللہ تعالیٰ کی
طرف سے جو علم ملا ہے وہ میں نہیں جانتا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، انشاء اللہ
آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں کسی معاملہ میں آپ کے خلاف نہیں کروں گا، خضر
علیہ السلام نے فرمایا، اچھا اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو کسی چیز کے متعلق سوال
نہ کریں یہاں تک کہ میں خود آپ کو اس کے متعلق بتا دوں گا۔ اب دونوں حضرات
سمندر کے ساحل پر روانہ ہوئے۔ اتنے میں ایک کشتی گذری، انھوں نے کشتی
والوں سے بات کی کہ انھیں بھی اس پر سوار کرلیں۔ کشتی والوں نے خضر علیہ السلام
کو پہچان لیا اور کسی کرایہ کے بغیر انھیں سوار کر لیا جب دونوں حضرات کشتی پر
بیٹھ گئے تو خضر علیہ السلام نے کلہاڑے سے کشتی کا ایک تختہ نکال ڈالا،
اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو خضر علیہ السلام سے کہا کہ ان لوگوں نے
ہمیں بغیر کسی کرایہ کے اپنی کشتی میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے انھیں کی کشتی چیر
ڈالی تاکہ سارے مسافر ڈوب جائیں بلاشبہ آپ نے یہ بڑا ناگوار طرز عمل اختیار
کیا ہے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا، کیا میں نے آپ سے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ آپ
میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو بات میں بھول گیا تھا
اس پر آپ مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں تنگی نہ کیجئے، بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ پہلی مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے بھول کر انھیں
ٹوکا تھا۔ بیان کیا کہ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور اس نے سمندر میں اپنی ایک مرتبہ
چونچ ماری تو خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اور آپ کے
علم کی حیثیت اللہ کے علم کے معاملہ میں اس سے زیادہ نہیں ہے جتنا اس چڑیا
نے اس سمندر کے پانی سے کم کیا ہے۔ پھر دونوں حضرات کشتی سے اتر گئے،
ابھی وہ ساحل سمندر ہی پر چل رہے تھے کہ خضر علیہ السلام نے ایک بچہ کو دیکھا جو
دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے اس بچے کا سر اپنے ہاتھ میں دبایا
اور اسے (گردن سے) اکھاڑ دیا اور اس کی جان لے لی۔ موسیٰ علیہ السلام اس
پر بولے، آپ نے ایک بے گناہ کی جان بغیر کسی جان کے بدلے کے لے لی۔
یہ آپ نے بڑا ناپسندیدہ کام کیا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو پہلے ہی
کہہ چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ سفیان بن عیینہ (راوی حدیث)
نے بیان کیا، اور یہ پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے آخر اس
مرتبہ بھی معذرت کی کہ اگر میں نے اس کے بعد پھر آپ سے کوئی سوال کیا تو
آپ مجھے ساتھ نہ رکھئے گا۔ آپ میرا بار بار عذر سن چکے ہیں (اس کے بعد میرے لیے

تَنقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَامَ الْخَضِرُ فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَىٰ قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ إِلَىٰ قَوْلِهِ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَىٰ كَانَ صَبَرَ حَتَّىٰ يَقُصَّ اللهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ۔

باب ۷۵۴ قَوْلِهِ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا مَذْهَبًا يَسْرُبُ يَسْلُكُ وَمِنْهُ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَىٰ صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ إِذْ قَالَ سَلُونِي قُلْتُ أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُوسَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَمَّا عَمْرٌو فَقَالَ لِي قَالَ قَدْ كَذَبَ

بھی عذر کا کوئی موقع نہ رہے گا) پھر دونوں حضرات روانہ ہوئے یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے اور بستی والوں سے کہا کہ ہمیں اپنا مہمان بنالو لیکن انھوں نے میزبانی سے انکار کیا۔ پھر انھیں بستی میں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی۔ بیان کیا کہ دیوار جھک رہی تھی۔ خضر علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور دیوار اپنے ہاتھ سے سیدھی کر دی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان لوگوں کے یہاں ہم آئے اور ان سے کھانے کے لیے کہا، لیکن انھوں نے ہماری میزبانی سے انکار کیا، اگر آپ چاہتے تو دیوار کے اس سیدھا کرنے کے کام پر اجرت لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بس اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ذالک ما لم تستطع علیہ صبرا" تک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم تو چاہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اور واقعات ہم سے بیان کرتا۔ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تلاوت کرتے تھے۔ (جس میں خضر علیہ السلام نے اپنے کاموں کی وجہ بیان کی ہے کہ کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو چھین لیا کرتا تھا اور اس کی بھی آپ تلاوت کرتے تھے کہ" اور جس کی گردن خضر علیہ السلام نے توڑ دی تھی) تو وہ (اللہ کے علم میں) کافر تھا اور اس کے والدین مومن تھے۔

۷۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب وہ دونوں دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو دونوں حضرات اپنی مچھلی بھول گئے، مچھلی نے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا" "سربا" یعنی راستہ، یسرب یعنی چلتا ہے اسی سے "سارب بالنھار" آتا ہے (دن میں چلنے والا)

۱۸۳۷۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی۔ کہا کہ مجھے یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی سعید بن جبیر کے واسطہ سے۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کی روایت میں کمی اور اضافہ کے ساتھ حدیث بیان کرتے تھے اور ان کے علاوہ ایک اور صاحب نے بھی سعید بن جبیر سے سن کر حدیث بیان کی، کہ آپ نے فرمایا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھو۔ میں نے عرض کی، اے ابو عباس! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے۔ کوفہ میں ایک قصہ گو شخص نوف نامی ہے اور وہ کہتا ہے کہ موسیٰ صاحب خضر وہ نہیں تھے جو بنی اسرائیل کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام ہوئے ہیں (ابن جریج نے بیان کیا کہ) عمرو بن دینار نے تو روایت

عَدُوٌّ لِلّٰهِ وَأَمَّا يَعْلَى فَقَالَ لِي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض
حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَى رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ ذَكَّرَ النَّاسَ يَوْمًا حَتَّى إِذَا فَاضَتِ الْعُيُونُ
وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ وَلَّى فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ
رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ
لَا فَعَتَبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَى اللّٰهِ قِيلَ بَلَى
قَالَ أَيْ رَبِّ فَأَيْنَ قَالَ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ
رَبِّ اجْعَلْ لِي عَلَمًا أَعْلَمُ ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِي عَمْرٌو
قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ وَقَالَ لِي يَعْلَى قَالَ
خُذْ نُونًا مَيِّتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ
فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ فَقَالَ لِفَتَاهُ
لَا أُكَلِّفُكَ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي بِحَيْثُ يُفَارِقُكَ
الْحُوتُ قَالَ مَا كَلَّفْتَ كَثِيرًا فَذٰلِكَ
قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ
يُوشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا
هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْيَانَ إِذْ تَضَرَّبَ
الْحُوتُ وَمُوسَى نَائِمٌ فَقَالَ فَتَاهُ لَا أُوقِظُهُ
حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَتَضَرَّبَ
الْحُوتُ حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرَ فَأَمْسَكَ اللّٰهُ
عَنْهُ جِرْيَةَ الْبَحْرِ حَتَّى كَأَنَّ أَثَرَهُ
فِي حَجَرٍ قَالَ لِي عَمْرٌو هٰكَذَا كَأَنَّ أَثَرَهُ
فِي حَجَرٍ وَحَلَّقَ بَيْنَ إِبْهَامَيْهِ وَاللَّتَيْنِ
تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللّٰهُ عَنْكَ النَّصَبَ
لَيْسَتْ هٰذِهِ عَنْ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ فَرَجَعَا
فَوَجَدَا خَضِرًا قَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي
سُلَيْمَانَ عَلَى طِنْفِسَةٍ خَضْرَاءَ عَلَى
كَبِدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجًّى

اس طرح بیان کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دشمن خدا جھوٹی بات کہتا ہے، لیکن یعلی بن مسلم نے اپنی روایت میں اس طرح مجھ سے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسول تھے، ایک دن آپ نے لوگوں (بنی اسرائیل) کو وعظ و تذکیر کی یہاں تک کہ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور دل پسیج گئے تو آپ واپس جانے کے لیے مڑے۔ اس وقت ایک شخص نے آپ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا دنیا میں آپ سے بڑا کوئی عالم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس پر اللہ نے عتاب نازل کیا، کیونکہ آپ نے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کی تھی۔ آپ سے کہا گیا کہ ہاں تم سے بھی بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار! وہ کہاں ہیں؟ فرمایا، دو دریاؤں کے سنگم پر۔ عرض کی اے پروردگار! میرے لیے ان کی کوئی پہچان متعین کر دیجئے کہ میں انھیں اس سے پہچان لوں، عمرو نے مجھ سے اپنی روایت اس طرح بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جہاں تم سے تمھاری مچھلی جدا ہو جائے (وہیں وہ ملیں گے) اور یعلی نے حدیث اس طرح بیان کی کہ ایک مردہ مچھلی ساتھ لے لو، جہاں اس مچھلی میں روح پڑ جائے۔ (وہیں وہ ملیں گے) موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی ساتھ لے لی اور اسے ایک تھیلے میں رکھ لیا۔ آپ نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ بس تمھیں اتنی تکلیف دوں گا کہ جب مچھلی تم سے جدا ہو جائے تو مجھے بتانا، انھوں نے عرض کی کہ آپ نے تو کچھ کام ذمہ نہ کیا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَاِذْ قَالَ مُوسٰی لِفَتَاہُ" میں وہ فتیٰ (رفیق سفر) یوشع بن نون رضی اللہ عنہ تھے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ (راوی حدیث) نے ان کے نام کی تعیین نہیں کی تھی۔ بیان کیا کہ پھر وہ ایک چٹان کے سایہ میں ٹھہر گئے جہاں نمی اور ٹھنڈ تھی۔ اس وقت مچھلی حرکت کرنے لگی۔ موسیٰ علیہ السلام سو رہے تھے اس لیے رفیق سفر نے سوچا کہ آپ کو جگانا نہ چاہیے۔ لیکن جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو وہ مچھلی کی حرکت کے متعلق بھول گئے۔ اسی عرصہ میں مچھلی نے ایک حرکت کی اور پانی میں چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کی جگہ پانی کے بہاؤ کو روک دیا جس سے وہ پتھر کی طرح وہیں رک گئی۔ عمرو بن دینار نے مجھ سے بیان کیا کہ اس طرح وہ پانی میں معلق ہو گئی تھی، آپ نے دونوں انگوٹھوں اور اس سے قریب کی انگلیوں سے حلقہ بنا کر اس کی کیفیت بتائی (اس کے بعد کچھ دور اور وہ حضرات آگے گئے، پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ہمیں اب اس سفر میں تھکن محسوس ہو رہی ہے۔ ان

بثوبه قد جعل طرفه تحت رجليه وطرفه تحت رأسه فسلم عليه موسى فكشف عن وجهه وقال هل بأرضي من سلام من أنت قال أنا موسى قال موسى بني إسرائيل قال نعم قال فما شأنك قال جئت لتعلمني مما علمت رشدا قال أما يكفيك أن التوراة بيديك وأن الوحي يأتيك يا موسى إن لي علما لا ينبغي لك أن تعلمه وإن لك علما لا ينبغي لي أن أعلمه فأخذ طائر بمنقاره من البحر وقال والله ما علمي وما علمك في جنب علم الله إلا كما أخذ هذا الطائر بمنقاره من البحر حتى إذا ركبا في السفينة وجدا معابر صغارا تحمل أهل هذا الساحل إلى أهل هذا الساحل الآخر عرفوه فقالوا عبد الله الصالح قال قلنا لسعيد خضر قال نعم لا نحمله بأجر فخرقها ووتد فيها وتدا قال موسى أخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال مجاهد منكرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا كانت الأولى نسيانا والوسطى شرطا والثالثة عمدا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا لقيا غلاما فقتله قال يعلى قال سعيد وجد غلمانا يلعبون فأخذ غلاما كافرا ظريفا فأضجعه ثم ذبحه بالسكين قال أقتلت نفسا زكية بغير

کے رفیق سفر نے عرض کی، اللہ نے آپ کی تھکن کو دور کر دیا ہے (اور مچھلی زندہ ہو گئی ہے) ابن جریج نے بیان کیا کہ یہ ٹکڑا سعید بن جبیر سے نہیں مروی ہے۔ یوشع بن نون رضی اللہ عنہ نے موسیٰ علیہ السلام کو واقعہ بتایا تو دونوں حضرات واپس لوٹے اور خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ مجھ سے عثمان بن ابی سلیمان نے بیان کیا کہ دریا کے بیچ میں ایک چھوٹے سے روئیں دار فرش پر آپ تشریف رکھتے تھے۔ اور سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ آپ اپنے کپڑے سے تمام جسم لپیٹے ہوئے تھے۔ اس کا ایک کنارہ آپ کے پاؤں کے نیچے تھا اور دوسرا سر کے اوپر تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے پہنچ کر سلام کیا تو آپ نے اپنا چہرہ کھولا اور کہا، میری اس سرزمین میں اور سلام! آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں، پوچھا موسیٰ بنی اسرائیل؟ فرمایا کہ ہاں۔ پوچھا آپ کیوں آئے ہیں؟ فرمایا کہ میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ جو ہدایت کا علم آپ کو حاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ اس پر خضر علیہ السلام نے فرمایا، کیا آپ کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ توریت آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے، اے موسیٰ مجھے جو علم حاصل ہے اس کا سیکھنا آپ کے لیے مناسب نہیں ہے اسی طرح آپ کو جو علم حاصل ہے اس کا سیکھنا میرے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس عرصہ میں ایک چڑیا نے اپنی چونچ سے دریا کا پانی لیا تو آپ نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ میرا اور آپ کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں اس سے زیادہ نہیں ہے، جتنا اس چڑیا نے دریا کا پانی اپنی چونچ میں لیا ہے، کشتی پر چڑھنے کے وقت انھوں نے چھوٹی چھوٹی کشتیاں دیکھیں جو ایک ساحل کے لوگوں کو دوسرے ساحل پر لے جا کر چھوڑ آتی تھیں کشتی والوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور کہا کہ یہ اللہ کے صالح بندے ہیں ہم ان سے کرایہ نہیں لیں گے۔ لیکن خضر علیہ السلام نے کشتی میں شگاف کر دیئے اور اس میں (تختوں کی جگہ) کیلیں گاڑ دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے اس لیے اسے پھاڑ ڈالا ہے کہ اس کے مسافروں کو ڈبو دیں، بلاشبہ آپ نے ایک بڑا ناگوار کام کیا ہے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے آیت میں "امراً" کا ترجمہ "منکراً" کیا ہے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا میں نے پہلے ہی نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ موسیٰ علیہ السلام کا پہلا سوال تو بھول کی وجہ سے تھا لیکن دوسرا بطور شرط تھا اور تیسرا قصداً انھوں نے کیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس پہلے سوال پر کہا کہ جو میں بھول گیا اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں تنگی نہ کیجئے۔ پھر انھیں ایک بچہ ملا تو خضر علیہ السلام نے اسے قتل کر دیا۔ یعلیٰ نے بیان کیا کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ خضر علیہ السلام کو چند بچے ملے جو کھیل رہے تھے۔

نَفْسًا لَمْ تَعْمَلْ بِالْحِنْثِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَهَا زَكِيَّةً زَاكِيَةً مُسْلِمَةً كَقَوْلِكَ غُلَامًا زَكِيًّا فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ وَكَانَ وَرَاءَهُمْ وَكَانَ أَمَامَهُمْ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ أَنَّهُ هُدَدُ بْنُ بُدَدٍ وَالْغُلَامُ الْمَقْتُولُ اسْمُهُ يَزْعُمُونَ جَيْسُورٌ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا فَأَرَدْتُ إِذَا هِيَ مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدَعَهَا لِعَيْبِهَا فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ سَدُّوهَا بِقَارُورَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ كَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا أَنْ يَحْمِلَهُمَا حُبُّهُ عَلٰى أَنْ يُتَابِعَاهُ عَلٰى دِينِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً لِقَوْلِهِ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَقْرَبَ رُحْمًا هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَوَّلِ الَّذِي قَتَلَ خَضِرٌ وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا أُبْدِلَا جَارِيَةً وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّهَا جَارِيَةٌ۔

بَابٌ ۷۵۵ قَوْلِهِ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا

آپ نے ان میں سے ایک بچہ کو پکڑا جو کافر اور چالاک تھا اور اسے لٹا کر چھری سے ذبح کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، آپ نے بلا قصاص کے ایک بے گناہ جان کو جس نے کہ بُرا کام نہیں کیا تھا۔ قتل کر ڈالا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت میں "زکیۃ" کی قرأت "زاکیۃ" کیا کرتے تھے بمعنی مسلمۃ۔ جیسے "غلاما زکیا" میں ہے۔ پھر وہ دونوں حضرات آگے بڑھے تو ایک دیوار نظر پڑی جو بس گرنے ہی والی تھی خضر علیہ السلام نے اسے ٹھیک کر دیا۔ سعید بن جبیر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ اس طرح یعلیٰ بن مسلم نے بیان کیا، میرا خیال ہے کہ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ خضر علیہ السلام نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر اسے ٹھیک کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے۔ سعید بن جبیر نے اس کی تشریح کی کہ اجرت جسے ہم کھا سکتے"۔ آیت "وکان وراءھم" کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قرأت "وکان امامھم" کی یعنی کشتی جہاں جا رہی تھی اس ملک میں ایک بادشاہ تھا، سعید کے سوا دوسرے راوی سے اس بادشاہ کا نام ھُدد بن بُدد نقل کرتے ہیں اور جس بچہ کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا اس کا نام جیسور بیان کرتے ہیں۔ تو وہ بادشاہ ہر نئی اور اچھی کشتی کو زبردستی چھین لیا کرتا تھا، اس لیے میں نے چاہا کہ جب یہ کشتی اس کے سامنے سے گذرے تو اس کے اس عیب کی وجہ سے (جو میں نے اس میں کر دیا ہے) اسے نہ چھینے۔ جب کشتی والے اس بادشاہ کے حدود سلطنت سے گذر جائیں گے تو خود اسے ٹھیک کر لیں گے اور اسے کام میں لاتے رہیں گے، بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ انھوں نے کشتی کو سیسہ لگا کر جوڑا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ تارکول سے جوڑا تھا اور جس بچہ کو قتل کر دیا ہے) تو اس کے والدین مومن تھے اور وہ بچہ (اللہ کی تقدیر میں) کافر تھا۔ اس لیے ہمیں ڈر تھا کہ کہیں (بڑا ہو کر) وہ انھیں بھی سرکشی اور کفر میں نہ مبتلا کر دے۔ کہ اپنے لڑکے سے انتہائی محبت انھیں اس کے دین کی اتباع پر مجبور کر دے، اس لیے ہم نے چاہا کہ اللہ اس کے بدلہ میں انھیں کوئی نیک اور اس سے بہتر اولاد دے۔ "وَأَقْرَبَ رُحْمًا" یعنی اس کے والدین اس بچہ پر جو اب اللہ تعالیٰ انھیں دے گا پہلے سے زیادہ مہربان ہوں جیسے خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا ہے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ان والدین کو اس بچہ کے بدلے ایک لڑکی دی گئی تھی۔ داؤد بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ کئی سواؤں سے نقل کرتے ہیں کہ وہ لڑکی ہی تھی۔

۷۵۵ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس جب دونوں اس جگہ سے آگے بڑھ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ ہمارا کھانا

نَصَبًا اِلٰى قَوْلِهٖ عَجَبًا صُنْعًا عَمَلًا حِوَلًا تَحَوُّلًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا اِمْرًا وَّ نُكْرًا دَاهِيَةً يَنْقَضَّ يَنْقَاضُ كَمَا تَنْقَاضُ السِّنُّ لَتَخِذْتَ وَاتَّخَذْتَ وَاحِدٌ رُحْمًا مِّنَ الرُّحْمِ وَهِيَ اَشَدُّ مُبَالَغَةً مِّنَ الرَّحْمَةِ وَنَظُنُّ اَنَّهٗ مِنَ الرَّحِيْمِ وَتُدْعٰى مَكَّةُ اُمَّ رُحْمٍ اَيِ الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ بِهَا ۞

لاؤ سفر سے ہمیں اب تھکن محسوس ہونے لگی ہے۔" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "عجباً" تک۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں "صنعاً" عمل کے معنی میں ہے، "حولاً" بمعنی پھر جانا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہی تو وہ چیز تھی جو ہم چاہتے تھے۔ چنانچہ دونوں حضرات الٹے پاؤں واپس لوٹے۔ ارشاد خداوندی "امراً"، اور "نکراً" دونوں عظیم اور بڑے کے معنی میں ہیں۔ "ینقض" یعنی گرنے ہی والی تھی جیسے دانت کے گرنے کے لیے "ینقاض السن" بولتے ہیں۔ "لتخذت" (بالتخفیف) "اتخذت" (بالتشدید) ایک معنی میں ہے "رحماً" "رحم" سے ہے اور اس میں رحمت کے مقابلہ میں بہت زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے اور بعضوں نے اسے رحیم سے مشتق مانا ہے۔ مکہ کو ام رحم اس لیے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر نازل ہوتی رہتی ہے۔

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنِیْ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ لَيْسَ بِمُوْسَى الْخَضِرِ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ فَقِيْلَ لَهٗ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ وَاَوْحٰى اِلَيْهِ بَلٰى عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِیْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ اَیْ رَبِّ كَيْفَ السَّبِيْلُ اِلَيْهِ قَالَ تَاْخُذُ حُوْتًا فِیْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَاتَّبِعْهُ قَالَ فَخَرَجَ مُوْسٰى وَمَعَهٗ فَتَاهُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَّمَعَهُمَا الْحُوْتُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَنَزَلَا عِنْدَهَا قَالَ فَوَضَعَ مُوْسٰى رَاْسَهٗ فَنَامَ قَالَ سُفْيٰنُ وَفِیْ حَدِيْثِ غَيْرِ عَمْرٍو قَالَ وَفِیْ اَصْلِ الصَّخْرَةِ عَيْنٌ

۱۸۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی نوف بکالی کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے وہ نہیں جنھوں نے خضر علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دشمن خدا نے[1] غلط بات کہی، ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو وعظ کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا عالم کون شخص ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر عتاب کیا کیونکہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی تھی، اور ان کے پاس وحی بھیجی کہ ہاں، میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین پر ہے اور وہ تم سے بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار! ان تک پہنچنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مچھلی تھیلے میں ساتھ لے لو پھر جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں انھیں تلاش کرو۔ بیان کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نکل پڑے اور آپ کے ساتھ آپ کے رفیق سفر یوشع بن نون رضی اللہ عنہ بھی تھے مچھلی ساتھ تھی، جب چٹان تک پہنچے تو وہاں ٹھہر گئے، موسیٰ علیہ السلام اپنا سر رکھ کر وہیں سو گئے، عمرو کی روایت کے سوا دوسری روایت کے حوالہ سے سفیان نے بیان کیا کہ اس چٹان میں جڑ میں ایک چشمہ تھا، جسے "حیاۃ" کہا جاتا تھا۔ جس چیز پر اس

[1] ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق یہ لفظ محض تنبیہ اور توبیخ کے طور پر کہتے تھے یہ مقصد نہیں تھا کہ واقعی وہ اللہ کے دشمن ہیں۔

يُقَالُ لَهَا الْحَيَاةُ لَا يُصِيبُ مِنْ مَائِهَا شَيْءٌ
إِلَّا حَيِيَ فَأَصَابَ الْحُوتَ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْعَيْنِ
قَالَ فَتَحَرَّكَ وَانْسَلَّ مِنَ الْمِكْتَلِ فَدَخَلَ
الْبَحْرَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا
غَدَاءَنَا الْآيَةَ قَالَ وَلَمْ يَجِدِ النَّصَبَ حَتَّى
جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ قَالَ لَهُ فَتَاهُ يُوشَعُ ابْنُ
نُونٍ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي
نَسِيتُ الْحُوتَ الْآيَةَ قَالَ فَرَجَعَا يَقُصَّانِ فِي
آثَارِهِمَا فَوَجَدَ فِي الْبَحْرِ كَالطَّاقِ مَمَرَّ
الْحُوتِ فَكَانَ لِفَتَاهُ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا
قَالَ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذْ هُمَا
بِرَجُلٍ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ
وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ
مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ
أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا
قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ
عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى
عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ
قَالَ بَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا
تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ
ذِكْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ
بِهِمَا سَفِينَةٌ فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمْ فِي
سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ يَقُولُ بِغَيْرِ أَجْرٍ فَرَكِبَا
فِي السَّفِينَةِ قَالَ وَوَقَعَ عُصْفُورٌ عَلَى حَرْفِ
السَّفِينَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ الْبَحْرَ فَقَالَ الْخَضِرُ
لِمُوسَى مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ فِي عِلْمِ
اللَّهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْقَارَهُ
قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى قَدُومٍ
فَخَرَقَ السَّفِينَةَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ

کا پانی پڑ جاتا وہ زندہ ہو جاتا تھا۔ اس مچھلی پر بھی اس کا پانی پڑا تو اس کے اندر
حرکت پیدا ہوئی اور وہ اپنے تھیلے سے نکل کر دریا میں چلی گئی، موسیٰ علیہ السلام
جب بیدار ہوئے تو آپ نے اپنے رفیق سفر سے فرمایا کہ ہمارا کھانا لاؤ الآیۃ۔
بیان کیا کہ سفر میں موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت تک کوئی تھکن محسوس نہیں ہوئی۔
جب تک وہ متعینہ جگہ سے آگے نہیں بڑھ گئے۔ رفیق سفر یوشع بن نون
نے اس پر کہا، آپ نے دیکھا جب ہم چٹان کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے تو میں
مچھلی کے متعلق کہنا بھول گیا، الآیۃ۔ بیان کیا کہ پھر دونوں حضرات الٹے پاؤں
واپس لوٹے۔ دیکھا کہ جہاں مچھلی پانی میں گری تھی وہاں اس کے گذرنے کی
جگہ طاق کی سی صورت بنی ہوئی ہے مچھلی تو پانی میں چلی گئی تھی لیکن یوشع
بن نون رضی اللہ عنہ کو اس طرح اس کے رُک جانے پر تعجب تھا جب چٹان پر
پہنچے تو دیکھا کہ ایک بزرگ کپڑے میں لپٹے ہوئے وہاں موجود ہیں موسیٰ علیہ السلام
نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے فرمایا کہ تمھاری اس سرزمین میں سلام کہاں سے
آگیا؟ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ پوچھا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں۔
موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا، کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ جو
ہدایت کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھا دیں خضر علیہ السلام
نے جواب دیا کہ آپ کو اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو میں نہیں جانتا اور اسی
طرح مجھے اللہ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو آپ نہیں جانتے۔ موسیٰ علیہ السلام
نے فرمایا، لیکن میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ خضر علیہ السلام نے اس پر کہا کہ اگر آپ
کو میرے ساتھ رہنا ہی ہے تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھئے گا، میں
خود آپ کو بتا دوں گا۔ چنانچہ دونوں حضرات دریا کے کنارے کنارے روانہ
ہوئے ان کے قریب سے ایک کشتی گذری تو خضر علیہ السلام کو کشتی والوں نے
پہچان لیا اور اپنی کشتی میں آپ کو بغیر کرایہ کے چڑھا لیا۔ دونوں حضرات کشتی میں
سوار ہو گئے۔ بیان کیا کہ اسی عرصہ میں ایک چڑیا کشتی کے کنارے آکے بیٹھی
اور اس نے اپنی چونچ کو دریا میں ڈالا تو خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا
کہ میرا، آپ کا اور تمام مخلوقات کا علم اللہ کے علم کے مقابلہ اس سے زیادہ نہیں ہے
جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ میں دریا کا پانی لیا ہے۔ بیان کیا کہ پھر یکدم جب
خضر علیہ السلام نے پھاوڑا اٹھایا اور کشتی کو پھاڑ ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام
اس طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان لوگوں نے ہمیں بغیر کسی کرایہ کے اپنی کشتی
میں سوار کر لیا تھا اور آپ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ ان کی کشتی ہی چیر ڈالی کہ اور اس کے

قَوْلِ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ الْآيَةَ فَانْطَلَقَا إِذَا هُمَا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا إِلَى قَوْلِهِ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّا دَخَلْنَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

بَابُ ٥٦ قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا هُمُ الْحَرُورِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ

بَابُ ٥٧ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

مسافر ڈوب مریں۔ بلاشبہ آپ نے بڑا ناپسندیدہ کام کیا، پھر دونوں حضرات آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک بچہ جو بہت سے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور کاٹ ڈالا، اس پر موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ آپ نے بلا کسی قصاص وبدلے کے ایک معصوم جان لے لی، یہ تو بڑی ناگوار بات ہے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا میں نے آپ سے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "پس اس بستی والوں نے ان کی میزبانی سے انکار کیا، پھر اسی بستی میں انہیں ایک دیوار دکھائی دی جو بس گرنے ہی والی تھی خضر علیہ السلام نے اپنا ہاتھ یوں اس پر پھیرا اور اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ہم اس بستی میں آئے تو انھوں نے ہماری میزبانی سے انکار کیا اور ہمیں کھانا بھی نہیں دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا۔ بس یہاں سے اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے اور میں آپ کو ان کاموں کی وجہ بتاؤں گا جن پر آپ صبر نہیں کر سکے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کاش موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ان کے سلسلے میں اور واقعات ہم سے بیان کرتا۔ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ (وکان وراءهم ملك کے بجائے) "وکان امامهم ملك یاخذ کل سفینة صالحة غصبًا"، قراءت کرتے تھے اور وہ بچہ (جسے قتل کیا تھا) اس کے والدین مومن تھے (اور یہ کافر ہوتا)

۷۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "کیا ہم بتا دیں آپ کو ان کے متعلق جو اپنے اعمال کے اعتبار سے گھاٹے میں ہیں۔

۱۸۳۹۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے مصعب بن سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ) سے آیت "هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا" (ترجمہ اوپر گزر چکا) کے متعلق سوال کیا کہ اس سے خوارج مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا اور کہا کہ اس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ملے گی۔ اور خوارج وہ ہیں، جنھوں نے اللہ کے عہد و میثاق کو توڑا۔ سعد رضی اللہ عنہ انھیں فاسق کہا کرتے تھے۔

۷۵۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کو اور اس سے ملنے کو جھٹلایا، پس ان کے

الْأَخْسَرِينَ۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهُ۔

كٓهٰيٰعٓصٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْصِرْ بِهِمْ وَأَسْمِعْ اللّٰهُ يَقُولُهُ وَهُمُ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُونَ وَلَا يُبْصِرُونَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ يَعْنِي قَوْلُهُ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرِ الْكُفَّارُ يَوْمَئِذٍ أَسْمَعُ شَيْءٍ وَأَبْصَرُهُ لَأَرْجُمَنَّكَ لَأَشْتِمَنَّكَ وَرِئْيًا مَنْظَرًا وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْيَمُ أَنَّ التَّقِيَّ ذُو نُهْيَةٍ حَتَّى قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا تُزْعِجُهُمْ إِلَى الْمَعَاصِي إِزْعَاجًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِدًّا عِوَجًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وِرْدًا عِطَاشًا أَثَاثًا مَالًا إِدًّا قَوْلًا عَظِيمًا رِكْزًا صَوْتًا غَيًّا خُسْرَانًا بُكِيًّا جَمَاعَةُ بَاكٍ صِلِيًّا صَلِيَ يَصْلَى نَدِيًّا وَالنَّادِي مَجْلِسًا۔

بَابُ ۷۵۸ قَوْلِهٖ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ

تمام اعمال غارت ہو گئے۔

۱۸۴۰۔ ہم سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی۔ انھیں مغیرہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بھرکم موٹا تازہ شخص آئے گا، لیکن وہ اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی کوئی وقعت نہیں رکھے گا اور فرمایا کہ پڑھو، فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا، (قیامت کے دن ان کا کوئی وزن نہ ہوگا) اور یحییٰ بن بکیر سے روایت ہے، ان سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوالزناد نے اسی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

کھیعص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے متعلق) ''ابصر بہم واسمع'' کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کفار آج کچھ نہیں سن رہے ہیں، اور نہ کچھ دیکھ رہے ہیں، کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہیں، لیکن قیامت کے دن سب سے زیادہ سننے والے اور دیکھنے والے ہوں گے (اگرچہ یہ انھیں کچھ بھی نفع نہ دے گا) ارشاد خداوندی ''لارجمنک'' لَأَشْتِمَنَّكَ کے معنی میں ہے۔ ''ورئیاً'' بمعنی منظر۔ اور ابووائل نے بیان کیا کہ مریم علیہا السلام جانتی تھیں کہ خوف خدا رکھنے والا شخص عقلمند و دانا ہوتا ہے اسی لیے انھوں نے (جبریل علیہ السلام کو مرد کی صورت میں دیکھ کر) فرمایا تھا کہ ''میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تو خوف خدا رکھنے والا ہے'' اور ابن عیینہ نے فرمایا کہ ''تؤزہم ازاً''، ای تزعجہم الی المعاصی ازعاجاً (شیاطین انھیں گناہوں کے لیے ابھارتے رہتے ہیں)، مجاہد نے فرمایا ''اداً'' بمعنی عوجاً ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ورداً'' بمعنی عطاشاً۔ ''اثاثاً''، ای مالاً۔ ''اداً''، ای قولاً عظیماً۔ ''رکزاً''، ای صوتاً۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے صاحب نے کہا ''غیاً'' بمعنی خسران ہے۔ ''بکیاً''، بمعنی رونے والوں کی جماعت ''صلیاً'' صلی یصلی کا مصدر ہے۔ ''ندیاً'' اور نادی ایک چیز ہے بمعنی مجلس۔

۷۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ

الحسرة:

۱۸۴۱ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي حدثنا الأعمش حدثنا أبو صالح عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالموت كهيئة كبش أملح فينادي مناد يا أهل الجنة فيشرئبون وينظرون فيقول هل تعرفون هذا فيقولون نعم هذا الموت وكلهم قد رآه ثم ينادي يا أهل النار فيشرئبون وينظرون فيقول هل تعرفون هذا فيقولون نعم هذا الموت وكلهم قد رآه فيذبح ثم يقول يا أهل الجنة خلود فلا موت ثم قرأ وأنذرهم يوم الحسرة إذ قضي الأمر وهم في غفلة وهؤلاء في غفلة أهل الدنيا وهم لا يؤمنون:

باب ۷۵۹ قوله وما نتنزل إلا بأمر ربك:

۱۸۴۲ - حدثنا أبو نعيم حدثنا عمر بن ذر قال سمعت أبي عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبريل ما يمنعك أن تزورنا أكثر مما تزورنا فنزلت وما نتنزل إلا بأمر ربك له ما بين أيدينا وما خلفنا:

باب ۷۶۰ قوله أفرأيت الذي كفر بآياتنا وقال لأوتين مالا وولدا:

۱۸۴۳ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق قال سمعت خبابا قال جئت العاص بن وائل السهمي أتقاضاه

"الحسرۃ"

۱۸۴۱ - ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن موت ایک چتی دار مینڈھے کی شکل میں لائی جائے گی۔ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ اے جنت والو! تمام جنتی گردن اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے، آواز دینے والا پوچھے گا، اسے بھی پہچانتے ہو؟ وہ بولیں گے کہ ہاں یہ موت ہے، ہر شخص اسے (موت کے وقت) دیکھ چکا ہے۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور آواز دینے والا جنتیوں سے کہے گا کہ اب تمہارے لیے ہمیشگی ہے، موت تم پر کبھی نہ آئے گی اور اے جہنم والو! تمہیں بھی ہمیشہ اسی طرح رہنا ہے، تم پر بھی موت کبھی نہیں آئے گی۔ پھر آپ نے تلاوت کی، "وانذرھم یوم الحسرۃ" الخ (اور آپ انہیں حسرت کے دن سے ڈرائیے جبکہ آخری فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ لوگ بے پرواہی میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے)۔

۷۵۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"وما نتنزل الا بامر ربک"

۱۸۴۲ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن ذر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا جیسا کہ اب آپ کی ملاقات کا معمول ہے، اس سے زیادہ آپ ہم سے ملاقات کے لیے کیوں نہیں آیا کرتے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی" وما نتنزل الا بامر ربک الخ (یعنی فرشتے) نازل نہیں ہوتے بجز آپ کے پروردگار کے حکم کے، اسی کی ملک ہے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے۔

۷۶۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد، "افرأیت الذی کفر بآیاتنا وقال لاوتین مالا وولدا"

۱۸۴۳ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میں عاص بن وائل سہمی کے یہاں اپنا حق مانگنے گیا[1]

[1] خباب رضی اللہ عنہ لوہار کا کام کیا کرتے تھے اور عاص بن وائل سہمی نے ان سے ایک تلوار بنوائی تھی۔ اس کی مزدوری باقی تھی، وہی مانگنے گئے تھے۔ عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ مشہور صحابی اس کے لڑکے ہیں۔ واقعہ مکہ کا ہے۔

حَقًّا لِیْ عِنْدَہٗ فَقَالَ لَا اُعْطِیْکَ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا حَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَیِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ لِیْ ھُنَاکَ مَالًا وَّ وَلَدًا فَاَقْضِیْکَہٗ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا رَوَاہُ الثَّوْرِیُّ وَشُعْبَۃُ وَحَفْصٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِیَۃَ وَوَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

باب ۷۶۱ قَوْلِہٖ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا قَالَ مَوْثِقًا۔

۱۸۴۴۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ کُنْتُ قَیْنًا بِمَکَّۃَ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّھْمِیِّ سَیْفًا فَجِئْتُ اَتَقَاضَاہُ فَقَالَ لَا اُعْطِیْکَ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قُلْتُ لَا اَکْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یُمِیْتَکَ اللّٰہُ ثُمَّ یُحْیِیَکَ قَالَ اِذَا اَمَاتَنِیَ اللّٰہُ ثُمَّ بَعَثَنِیْ وَلِیْ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا قَالَ مَوْثِقًا لَمْ یَقُلِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ سَیْفًا وَّلَا مَوْثِقًا۔

باب ۷۶۲ قَوْلِہٖ کَلَّا سَنَکْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَہٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔

تو وہ کہنے لگا کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کفر نہیں کرو گے میں تمہیں اجرت نہیں دوں گا، میں نے اس پر کہا کہ یہ میں کبھی نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ تم مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جاؤ۔ اس پر وہ بولا، کیا مرنے کے بعد پھر مجھے زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا کہ ہاں، ضرور۔ کہنے لگا کہ پھر وہاں بھی میرے پاس مال و اولاد ہوگی اور میں وہیں تمہاری اجرت بھی دے دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ:
افرأیت الذی کفر بآیتنا وقال لاوتین مالا وولدا، (بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد مل کر رہیں گے) اس حدیث کی روایت ثوری، شعبہ، حفص، ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش کے واسطہ سے کی ہے (رحمہم اللہ تعالیٰ)

۷۶۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا "عہدا" ای مَوْثِقًا۔

۱۸۴۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں اعمش نے، انہیں ابو الضحیٰ نے، انہیں مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ میں، میں لوہار تھا اور عاص بن وائل سہمی کے لیے میں نے ایک تلوار بنائی تھی (اجرت باقی تھی اس لیے) ایک دن میں اس کی اجرت مانگنے آیا تو کہنے لگا کہ اس وقت تک نہیں دوں گا، جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرو گے۔ میں نے کہا کہ میں آنحضورؐ کی نبوت کا انکار ہرگز نہیں کروں گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے مارے اور پھر زندہ کرے۔ وہ کہنے لگا کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے مار کر دوبارہ زندہ کرے گا تو میرے پاس اس وقت مال و اولاد بھی ہوگی (اور اسی وقت تم اپنی اجرت مجھ سے لے لینا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا (بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے کفر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے تو مال و اولاد مل کر رہیں گے تو کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے خدائے رحمٰن سے کوئی عہد لے لیا ہے) عہد یعنی موثق (جس کا کرنا ضروری ہو) اشجعی نے سفیان کے واسطہ سے اپنی روایت میں "موثقا" اور "سیفا" کے الفاظ نہیں کہے ہیں۔

۷۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کَلَّا سَنَکْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَہٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔

(ہرگز نہیں ہم اس کا کہا ہوا لکھ لیتے ہیں۔ اور اس کا عذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے)

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ سَمِعْتُ اَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ فَاَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ فَذَرْنِيْ حَتّٰى اَمُوْتَ ثُمَّ اُبْعَثَ فَسَوْفَ اُوْتٰى مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝

بَابُ ۷۶۳ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ هَدًّا هَدْمًا۔

۱۸۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَّكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِيْ لَا اَقْضِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ اَكْفُرَ بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّيْ لَمَبْعُوْثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيْكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَّوَلَدٍ قَالَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝

۱۸۴۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے سلیمان نے، انھوں نے ابوالضحیٰ سے سنا، ان سے مسروق نے حدیث بیان کی کہ خباب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار کا کام کرتا تھا۔ اور عاص بن وائل پر (اسی سلسلے میں) میرا قرض تھا، بیان کیا کہ آپ اس کے پاس اپنا قرض مانگنے آئے تو کہنے لگا کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کرتے، تمھاری مزدوری نہیں مل سکتی۔ آپ نے اس پر جواب دیا کہ خدا کی قسم میں ہرگز آنحضورؐ کا انکار نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھیں مارے اور پھر دوبارہ زندہ کرے۔ عاص کہنے لگا کہ پھر مرنے تک مجھ سے قرض کا مطالبہ نہ کرو۔ مرنے کے بعد جب میں زندہ ہوں گا تو مجھے مال و اولاد بھی ملیں گے اور اس وقت تمھارا قرض دے دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ افرأیت الذی کفر بآیتنا وقال لاوتین مالا وولدا" الخ (ترجمہ گذر چکا)

۷۶۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ونرثہ ما یقول ویاتینا فردا"، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت "الجبال ھدا"، کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑ ڈھے جائیں گے۔

۱۸۴۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے خباب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض چاہیئے تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو کہنے لگا کہ جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہیں کر دگے تمھارا قرض نہیں دوں گا۔ میں نے کہا کہ میں آں حضورؐ کا انکار ہرگز نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھیں مارے اور پھر زندہ کرے، اس نے اس پر پوچھا کیا موت کے بعد میں دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا پھر تو مجھے مال و اولاد بھی مل جائیں گے، اور اسی وقت تمھارا قرض بھی ادا کروں گا، بیان کیا کہ اس کے متعلق آیت نازل ہوئی کہ "افرأیت الذی کفر بآیتنا وقال لاوتین مالا وولدا ۝ اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمٰن عھدا ۝ کلا سنکتب ما یقول ونمد لہ من العذاب مدا ۝ ونرثہ ما یقول ویاتینا فردا ۝" (بھلا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری نشانیوں سے کفر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے تو مال اور اولاد مل کر رہیں گے۔ تو کیا یہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے۔ یا اس نے

وَنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا

سُوْرَةُ طٰهٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَالضَّحَّاكُ بِالنَّبَطِيَّةِ طٰهٰ يَا رَجُلُ يُقَالُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْ فِيْهِ تَمْتَمَةٌ اَوْ فَاْفَاَةٌ فَهِيَ عُقْدَةٌ اَزْرِيْ ظَهْرِيْ فَيُسْحِتَكُمْ يُهْلِكَكُمْ الْمُثْلٰى تَاْنِيْثُ الْاَمْثَلِ يَقُوْلُ بِدِيْنِكُمْ يُقَالُ خُذِ الْمُثْلٰى خُذِ الْاَمْثَلَ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا يُقَالُ هَلْ اَتَيْتَ الصَّفَّ الْيَوْمَ يَعْنِي الْمُصَلّٰى الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا فَذَهَبَتِ الْوَاوُ مِنْ خِيْفَةً لِكَسْرَةِ الْخَاءِ فِيْ جُذُوْعِ اَيْ عَلٰى جُذُوْعِ خَطْبُكَ بَالُكَ مِسَاسَ مَصْدَرُ مَاسَّهٗ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّهٗ لَنَذْرِيَنَّهٗ قَاعًا يَعْلُوْهُ الْمَاءُ الصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيْ مِنَ الْاَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ الْحُلِيِّ الَّذِي اسْتَعَارُوْا مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا فَاَلْقَيْتُهَا اَلْقٰى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوْسٰى هُمْ يَقُوْلُوْنَهٗ اَخْطَاَ الرَّبَّ لَا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا الْعِجْلُ هَمْسًا حِسُّ الْاَقْدَامِ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى عَنْ حُجَّتِيْ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا فِي الدُّنْيَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِقَبَسٍ ضَلُّوا الطَّرِيْقَ وَكَانُوْا شَاتِيْنَ فَقَالَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ عَلَيْهَا مَنْ يَّهْدِي الطَّرِيْقَ اٰتِكُمْ بِنَارٍ تُوْقِدُوْنَ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ

خدا نے رحمان سے کوئی عہد کر لیا ہے؟ ہرگز نہیں، البتہ ہم اس کا کہا ہُوا بھی لکھے لیتے ہیں اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے ہی چلے جائیں گے اور اس کی کہی ہوئی کے ہم ہی مالک رہ جائیں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا)

سورہ طٰہٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابن جبیر اور ضحاک رحمہما اللہ نے کہا کہ حبشی زبان میں "طٰہٰ" کا مفہوم ہے "اے مرد" جب کوئی حرف ادا نہ ہوتا ہو یا زبان سے بولتے وقت "تم تم" یا "فا فا" کی سی آواز نکلتی ہو تو اس کے لیے "عُقْدَۃٌ" کہتے ہیں۔ "اَزْرِیْ" یعنی ظہری۔ "فیسحتکم" یعنی یھلکم۔ "اَلْمُثْلٰی" امثل کا مؤنث ہے یعنی تمہارا دین جس پر تم اب تک قائم ہو، بولتے ہیں "خذ المثلٰی" یعنی افضل و بہتر کو اختیار کر لو۔ "ثم ائتوا صفا" بولتے ہیں، ھل اتیت الصف الیوم" یعنی کیا تم اس جگہ آج آئے تھے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے۔ "فاوجس" یعنی دل میں خوف محسوس کیا۔ خاء کے کسرہ کی وجہ سے "خیفۃ" کے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے "فی جذوع" یعنی علی جذوع۔

"خطبک" یعنی بالک۔ "مساس" مساسا مساسًا کا مصدر ہے۔ "لننسفنہ" ای لنذرینہ۔ "قاعًا" جس زمین کے اوپر پانی آجائے۔ "الصفصف" یعنی ہموار زمین۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "اوزارًا" یعنی اثقالاً ہے۔ "من زینۃ القوم" یعنی وہ زیورات جو بنی اسرائیل نے آلِ فرعون سے عاریت کے طور پر لیے تھے۔ "فقذفنہا" ای فالقیتہا۔ القٰی یعنی صنع۔ "فنسی" یعنی موسیٰ علیہ السلام بھول گئے اور اس کی اتباع کرنے والے کہنے لگے کہ موسیٰ تو رب کی تلاش میں غلط راستے پر چلے گئے ہیں (یعنی ان کے کہنے کے مطابق رب تو وہی گوسالہ تھا) "لا یرجع الیہم قولا" مراد اسی گوسالہ سے ہے کہ وہ ان کی باتوں کا جواب نہیں دیتا تھا "ھمسًا" یعنی قدموں کی چاپ "حشرتنی اعمٰی" یعنی میرے دلائل و شواہد سے بے بہرہ اور اندھا کر کے تو نے مجھے اٹھایا (آخرت میں) ورنہ میں تو دنیا میں بڑی بصیرت والا تھا "بقبس" کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اہل

أَمْثَلُهُمْ أَعْدَلُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَضْمًا لَا يُظْلَمُ فَيُهْضَمُ مِنْ حَسَنَاتِهِ عِوَجًا وَادِيًا أَمْتًا رَابِيَةً سِيرَتَهَا حَالَتَهَا الْأُولَى النُّهَى التُّقَى ضَنْكًا الشَّقَاءُ هَوَى شَقِيَ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ طُوًى اسْمُ الْوَادِي بِمِلْكِنَا بِأَمْرِنَا مَكَانًا سُوًى مَنْصَفٌ بَيْنَهُمْ يَبَسًا يَابِسًا عَلَى قَدَرٍ مَوْعِدٍ لَا تَنِيَا تَضْعُفَا۔

بَابُ ٧٦٤ قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي

١٨٤٧۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَقَى آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى الْيَمُّ الْبَحْرُ۔

بَابُ ٧٦٥ قَوْلِهِ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى

١٨٤٨۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ

راستہ بھول گئے، سردی پڑ رہی تھی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسا شخص نہ ملا جو راستہ بتا دے تو میں آگ لاؤں گا تاکہ تم اسے روشن کر لو۔ ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "امثلہم" یعنی اعدلہم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "ہضماً" کی تفسیر میں فرمایا کہ اس پر زیادتی نہیں ہوگی اور اس کی نیکیاں برباد نہیں جائیں گی "عوجاً" ای وادیاً "امتا" ای رابیۃ۔ "سیرتہا" یعنی پہلی سی "النہی" ای التقی۔ "ضنکا" ای الشقاء۔ "ھوی" ای شقی۔ "بالوادی المقدس" ای المبارک۔ "طوی" اس وادی کا نام ہے "بملکنا" ای بامرنا۔ "مکانا سوی" یعنی ان کے درمیان نصف نصف ہوگا "یبسا" یعنی یابسا۔

۷۶۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "واصطنعتک لنفسی"،

۱۸۴۷۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے مہدی بن میمون نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدم اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہی نے انسان کو پریشانی میں ڈالا ہے اور اسے جنت سے نکالا ہے۔ آدم علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ وہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا اور خود اپنے لیے منتخب کیا اور آپ پر توریت نازل کی؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جی ہاں۔ اس پر آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر آپ نے تو دیکھا ہی ہوگا کہ میری پیدائش سے پہلے ہی یہ سب کچھ میرے لیے لکھ دیا گیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جی ہاں معلوم ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے "الیم" یعنی دریا۔

۷۶۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ، پھر ان کے لیے سمندر میں (عصا مار کر) خشک راستہ بنا لینا تم کو نہ پا لیے جانے کا اندیشہ ہوگا اور نہ تم کو (اور کوئی) خوف ہوگا۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر سمیت ان کا پیچھا کیا تو دریا جب ان پر آ ملنے کو تھا آ ملا، اور فرعون نے تو اپنی قوم کو گمراہ ہی کیا تھا اور سیدھی راہ پر نہ لایا"

۱۸۴۸۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوبشر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوهُ۔

بَابٌ ٦٦٦ قَوْلِهِ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى

١٨٤٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَاجَّ مُوسَى آدَمَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَأَشْقَيْتَهُمْ قَالَ قَالَ آدَمُ يَا مُوسَى أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي أَوْ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى۔

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفُ وَمَرْيَمُ وَطٰهٰ وَالْأَنْبِيَاءُ هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي وَقَالَ قَتَادَةُ جُذَاذًا قَطَّعَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي فَلَكٍ مِثْلُ فَلْكَةِ الْمِغْزَلِ يَسْبَحُونَ يَدُورُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَشَتْ رَعَتْ يُصْحَبُونَ يُمْنَعُونَ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً قَالَ دِينُكُمْ دِينٌ وَاحِدٌ وَقَالَ غَيْرُهُ أَحَسُّوا تَوَقَّعُوهُ مِنْ أَحْسَسْتُ خَامِدِينَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہودی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ آں حضورؐ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ اس دن موسیٰ علیہ السلام نے فرعون پر غلبہ پایا تھا۔ حضور اکرمؐ نے اس پر فرمایا کہ پھر ہم ان کے مقابلہ میں موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حقدار ہیں۔ تم لوگ بھی اس دن روزہ رکھو۔

۷۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "

۱۸۴۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب بن نجار نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے بحث کی اور ان سے کہا کہ آپ ہی نے اپنی لغزش کے نتیجے میں انسان کو جنت سے نکالا، اور مشقت میں ڈالا ہے۔ آدم علیہ السلام نے اس پر فرمایا کہ اے موسیٰ! آپ کو اللہ نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا، اور ہم کلامی کا شرف بخشا۔ کیا آپ ایک ایسی بات پر مجھے ملامت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے مقدر کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر بحث میں غالب رہے۔

سورۃ الانبیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف، سورۂ مریم اور سورۂ طٰہٰ ابتداء میں مکہ میں نازل ہوئی تھیں اور نہایت فصیح و بلیغ ہیں اور انھیں پہلے ہی میں نے یاد کیا تھا۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آیت میں "جذاذا" کا مطلب ہے کہ انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "فی فلک" یعنی جیسے چرخے کے دمکڑے ہیں۔ "یسبحون" ای یدورون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "نفشت" بمعنی رعت ہے۔ "یصحبون" ای یمنعون۔ "امتکم امۃ واحدۃ" کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا دین ایک دین ہے۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "حصب"

هامدين حصيد مستأصل يقع على الواحد والاثنين والجميع لا يستحسرون لا يعيون ومنه حسير وحسرت بعيري عميق بعيد نكسوا ردوا صنعة لبوس الدروع تقطعوا أمرهم اختلفوا الحسيس والحس والجرس والهمس واحد وهو من الصوت الخفي آذناك أعلمناك آذنتكم إذا أعلمته فأنت وهو على سواء لم تغدر وقال مجاهد لعلكم تسألون تفهمون ارتضى رضي التماثيل الأصنام السجل الصحيفة۔

حبشہ کی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں دوسرے حضرات نے کہا کہ "احصوا" بمعنی توقعوا ہے، احسست سے مشتق ہے "خامدین" ای ہامدین۔ "حصید" ای مستاصل واحد تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے "لا یستحسرون" ای لا یعیون، اسی سے حسیر اور حسرت بعیری استعمال ہوتا ہے (یعنی میرا اونٹ تھک گیا) "عمیق" ای بعید۔ "نکسوا" ای ردوا۔ "صنعۃ لبوس" بمعنی الدروع۔ "تقطعوا امرہم" ای اختلفوا "الحسیس" اور الحس، جرس اور ہمس ہم معنی ہیں بمعنی پست آواز "آذناک" بمعنی اعلمناک۔ آذنتکم۔ اس وقت بولتے ہیں جب آپ مخاطب کو کسی بات کی خبر دے چکے ہوں اب آپ اور وہ دونوں آپس میں برابر ہیں یعنی جب آپ نے اسے پوری اطلاع دے دی تو آپ نے عذر نہیں کیا۔ مجاہد نے فرمایا کہ "لعلکم تسئلون" ای تفہمون۔ "ارتضی" ای رضی۔ "التماثیل" بمعنی اصنام "السجل" یعنی صحیفہ۔

باب ٦٧ قوله كما بدأنا أول خلق نعيده

١٨٥١ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن المغيرة بن النعمان شيخ من النخع عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما قال خطب النبي صلى الله عليه وسلم فقال إنكم محشورون إلى الله حفاة عراة غرلا كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا إنا كنا فاعلين ثم إن أول من يكسى يوم القيامة إبراهيم ألا إنه يجاء برجال من أمتي فيؤخذ بهم ذات الشمال فأقول يا رب أصحابي فيقال لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم إلى قوله شهيد فيقال إن هؤلاء لم يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم۔

٦٧ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جیسا کہ ہم نے ابتدا کی تھی آفرینش کی"

١٨٥١ ۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے نخع کے شیخ مغیرہ بن نعمان نخعی نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم سب لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون حالت میں اللہ کے حضور میں جمع کئے جاؤ گے (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اور ہاں کچھ لوگ میری امت کے لائے جائیں گے اور انہیں شمال کی طرف (جہنم کی طرف) لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو صالح بندے عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے۔ وہ مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کے بعد یہ لوگ دین سے پھر گئے تھے۔

سورة الحج

بسم الله الرحمن الرحيم

وقال ابن عيينة المخبتين المطمئنين وقال ابن عباس في أمنيته إذا حدث

سورۃ الحج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "المخبتین" ای المطمئنین۔ "اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ" کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ

أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي حَدِيثِهِ فَيُبْطِلُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ وَيُحْكِمُ آيَاتِهِ وَيُقَالُ أُمْنِيَّتُهُ قِرَاءَتُهُ إِلَّا أَمَانِيَّ يَقْرَءُونَ وَلَا يَكْتُبُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَشِيدٌ بِالْقَصَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُونَ يَفْرُطُونَ مِنَ السَّطْوَةِ وَيُقَالُ يَسْطُونَ يَبْطِشُونَ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ أُلْهِمُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ تَذْهَلُ تُشْغَلُ

عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو شیطان اپنی بات اس میں ملانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ شیطان کی بات کو مٹا دیتا ہے اور اپنی آیات کو محکم اور ثابت رکھتا ہے[1] "امنیتہ"، یعنی قراءتہ" "الا امانی" یعنی پڑھتے ہیں لیکن لکھتے نہیں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "مشید" یعنی گچے سے مضبوط کیا ہوا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ "یسطون" ای یفرطون سطوۃ سے مشتق ہے، بولتے ہیں، یسطون اسے یبطشون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "سبب" یعنی رسی جو چھت سے لگی ہوئی ہو۔ "تذھل" ای تشغل۔

باب ۷۶۸ قَوْلِهِ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى

۷۶۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے ۔"

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا آدَمُ يَقُولُ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادَى بِصَوْتٍ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أُرَاهُ قَالَ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ

۱۸۵۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابوصالح نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمائے گا، اے آدم! آپ عرض کریں گے، میں حاضر ہوں، ہمارے رب! آپ کی فرمانبرداری کے لیے۔ پھر ایک آواز آئے گی کہ اللہ پاک آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی نسل میں سے جہنم میں بھیجنے کے لیے ان لوگوں کو نکالیے جو اس کے مستحق ہیں۔ آپ عرض کریں گے، اے رب! ان کی تعداد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے میرا خیال ہے، آنحضور نے فرمایا تھا کہ نو سو ننانوے افراد کو جہنم میں لے جانے کے لیے نکال لو، کیونکہ انھوں نے جہنم کے عمل کئے تھے) ابھی وہ وقت ہوگا کہ دہشت کی وجہ سے حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے، بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی شدید یعنی محض دہشت اور خوف کی وجہ سے ان کی یہ کیفیت ہو جائے گی) حضور اکرم کا یہ ارشاد سن کر مجلس میں موجود صحابہ اتنے پژمردہ اور پریشان ہو گئے کہ ان کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ نو سو ننانوے افراد یاجوج ماجوج (اور ان کی طرح دوسرے مشرکین و کفار کے طبقوں) کے ہوں گے جو جہنم میں

[1] علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے"کوئی نبی نہیں جس نے امید نہ باندھی ہو اپنی امت کے متعلق کہ ان کو ہدایت ہوگی، تو شیطان نے ان لوگوں کے قلوب میں زیغ پیدا کر کے ان کی آرزو کو پورا نہ ہونے دیا ہو اور اس میں کھوٹ نہ ڈال دی ہو۔"

الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا اَرْبَعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَقَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَقَالَ جَرِيْرٌ وَعِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ سَكْرٰى وَمَا هُمْ بِسَكْرٰى ؕ

ڈالیں جائیں گے) اور ایک ہزار میں سے ایک (جو جنت میں لے جایا جائے گا)۔ وہ تم میں سے (اور تمہارا طریقہ اختیار کرنے والوں میں سے) ہوگا۔ اور تم محشر میں اتنے کم ہوگے جیسے سر سے پاؤں تک سفید بیل کے جسم میں کہیں ایک سیاہ بال ہوتا ہے یا جیسے بالکل سیاہ بیل کے جسم پر کہیں سفید بال نظر آجاتا ہے اور مجھے امید ہے کہ تم لوگ (یعنی آنحضور کی امت کے مومن) جنت والوں کے ایک چوتھائی ہوگے۔ ہم نے یہ سن کر خوشی سے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی ہوگے۔ ہم نے پھر خوشی سے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ اہل جنت کے آدھے تم ہوگے۔ ہم نے پھر اللہ اکبر کہا۔ ابواسامہ نے اعمش کے واسطے سے بیان کیا کہ "وتری الناس سکارٰی وما ھم بسکارٰی" اور بیان کیا کہ "ہر ہزار میں نوسو ننانوے" (اہل جہنم ہوں گے) جریر اور عیسیٰ بن یونس اور ابومعاویہ نے آیت اس طرح پڑھی "سکرٰی وما ھم بسکرٰی"، (سکارٰی وما ھم بسکارٰی کے بجائے)

بَابٌ ۷۶۹ قَوْلِهٖ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ اَتْرَفْنَاهُمْ وَسَّعْنَاهُمْ ؕ

۷۶۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی پرستش کنارہ پر کھڑا ہو کر کرتا ہے، پھر اگر اسے کوئی نفع پہنچ گیا تو وہ اس پر جما رہا اور اگر کہیں اس پر کوئی آزمائش آپڑی تو وہ منہ اٹھا کر واپس چل دیا۔ (یعنی) دنیا و آخرت دونوں کو کھو بیٹھا" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "یہی تو ہے انتہائی گمراہی" اترفناھم ای وسعناھم۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحٰرِثِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْمَدِيْنَةَ فَاِنْ وَّلَدَتِ امْرَاَتُهٗ غُلَامًا وَّنُتِجَتْ خَيْلُهٗ قَالَ هٰذَا دِيْنٌ صَالِحٌ وَّاِنْ لَّمْ تَلِدِ امْرَاَتُهٗ وَلَمْ تُنْتَجْ خَيْلُهٗ قَالَ هٰذَا دِيْنُ سُوْءٍ ؕ

۱۸۵۳۔ مجھ سے ابراہیم بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت "اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی پرستش کنارہ پر (کھڑا ہو کر) کرتا ہے" کے متعلق فرمایا کہ بعض افراد مدینہ آتے (اور اپنے اسلام کا اظہار کرتے) اس کے بعد اگر اسی کی بیوی کے یہاں لڑکا پیدا ہوتا اور گھوڑی بھی بچہ دیتی تو وہ کہتے کہ دین (اسلام) بڑا اچھا دین ہے، لیکن اگر ان کے یہاں لڑکا نہ پیدا ہوتا اور گھوڑی بھی کوئی بچہ نہ دیتی تو کہتے کہ یہ تو برا دین ہے (اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔

بَابٌ ۷۷۰ قَوْلِهٖ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ؕ

۷۷۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا۔"

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

۱۸۵۴۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ كَانَ يُقْسِمُ فِيهَا إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ نَزَلَتْ فِي حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَرَزُوا فِي يَوْمِ بَدْرٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَوْلَهُ:

کی، انھیں ابوہاشم نے خبر دی، انھیں ابومجلز نے، انھیں قیس بن عباد نے اور انھیں ابوذر رضی اللہ عنہ نے، آپ قسم کھا کر بیان کرتے تھے کہ یہ آیت "یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے دونوں ساتھیوں (علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہما مسلمانوں کی طرف سے) اور (مشرکین کی طرف سے) عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں (شیبہ اور ولید بن عتبہ) کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے، جب انھوں نے بدر کی لڑائی میں میدان میں آ کر دعوت مبارزت دی تھی۔ اس کی روایت سفیان نے ابوہاشم کے واسطہ سے کی اور عثمان نے جریر کے واسطہ سے، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ابوہاشم سے اور انھوں نے ابومجلز سے یہی حدیث۔

١٨٥٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَيْسٌ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

۱۸۵۵۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی، بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابومجلز نے حدیث بیان کی، ان سے قیس بن عباد نے اور ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پہلا شخص ہوں گا جو رب رحمن کے حضور میں قیامت کے دن اپنا دعویٰ پیش کرنے کے لیے چہار زانو بیٹھے گا۔ قیس نے بیان کیا کہ آپ ہی حضرات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ "یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے باب میں جھگڑا کیا" بیان کیا کہ یہی وہ حضرات ہیں جنھوں نے بدر کی لڑائی میں دعوت مبارزت دی تھی۔ یعنی علی، حمزہ، اور عبیدہ رضی اللہ عنہم نے (مسلمانوں کی طرف سے) اور شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نے (کفار کی طرف سے)

سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرَائِقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ لَهَا سَابِقُونَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ خَائِفِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ بَعِيدٌ بَعِيدٌ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ الْمَلَائِكَةَ لَنَاكِبُونَ لَعَادِلُونَ كَالِحُونَ عَابِسُونَ مِنْ سُلَالَةٍ الْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلَالَةُ وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُونُ

سورۃ المؤمنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابن عیینہ نے بیان کیا کہ آیت میں "سبع طرائق" اس سے مراد سات آسمان ہیں۔ "لہا سابقون" یعنی خیر و سعادت میں وہ آگے ہیں "قلوبہم وجلۃ" یعنی خوف زدہ "ہیہات ہیہات" یعنی بعید بعید۔ "فاسأل العادین" یعنی فرشتوں سے پوچھ لو "لناکبون" ای لعادلون "کالحون" ای عابسون، بعض نے کہا کہ "من سلالۃ" میں سلالۃ کے معنی بچہ اور نطفہ کے ہیں۔ "جنۃ" اور جنون ہم معنی ہیں "الغثاء" یعنی جھاگ یعنی وہ چیز

وَاحِدٌ وَالْغُثَاءُ الزَّبَدُ وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهِ يَجْأَرُونَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ عَلَى أَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلَى عَقِبَيْهِ سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هَاهُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسْحَرُونَ تَعْمَوْنَ مِنَ السِّحْرِ

سُورَةُ النُّورِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ السَّحَابِ سَنَا بَرْقِهِ الضِّيَاءُ مُذْعِنِينَ يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِي مُذْعِنٌ أَشْتَاتًا وَشَتَّى وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا بَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهُ سُمِّيَ الْقُرْآنُ لِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ السُّورَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوعَةٌ مِنَ الْأُخْرَى فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْآنًا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ الْمِشْكَاةُ الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ تَأْلِيفَ بَعْضِهِ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا جَمَعْنَاهُ وَأَلَّفْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ أَيْ مَا جُمِعَ فِيهِ فَاعْمَلْ بِمَا أَمَرَكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ اللّٰهُ وَيُقَالُ لَيْسَ لِشِعْرِهِ قُرْآنٌ أَيْ تَأْلِيفٌ وَسُمِّيَ الْفُرْقَانَ لِأَنَّهُ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَيُقَالُ لِلْمَرْأَةِ مَا قَرَأَتْ بِسَلًا قَطُّ أَيْ لَمْ تَجْمَعْ فِي بَطْنِهَا وَلَدًا وَقَالَ فَرَّضْنَاهَا أَنْزَلْنَا فِيهَا فَرَائِضَ مُخْتَلِفَةً وَمَنْ قَرَأَ فَرَضْنَاهَا يَقُولُ فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ وَعَلَى مَنْ بَعْدَكُمْ قَالَ مُجَاهِدٌ أَوِ الطِّفْلِ

جو پانی کے اوپر اٹھ جاتی ہے اور جس سے کوئی نفع نہیں ہوتا "یجارون" یعنی اپنی آواز بلند کرتے ہیں جیسے گائے چلاتی ہے "علی اعقابکم" یعنی الٹے پاؤں لوٹ گیا۔ "سامرا" سمر سے نکلا ہے (رات کے وقت قصہ گوئی) جمع سمار اور سامر آتی ہے اس موقعہ پر آیت میں "سامر" جمع کے موقعہ پر استعمال ہوا ہے۔ "تسحرون" یعنی کس طرح تم جادو سے اندھے ہوتے جا رہے ہو (کہ حق تمہیں باطل نظر آتا ہے)

سورۂ النور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں) "من خلالہ" کا مفہوم ہے کہ بادل کے پردوں میں سے۔ "سنا برقہ" بمعنی روشنی ہے "مذعنین" عاجزی کرنے والے مطیع و منقاد کو "مذعن" کہتے ہیں۔ (اشتاتا اور شتی شتات اور شت ہم معنی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "سورۃ انزلناھا" کا مطلب ہے کہ ہم نے واضح کیا۔ بعض دوسرے حضرات نے فرمایا کہ "قرآن" نام اس لیے ہے کہ یہ سورتوں کا مجموعہ ہے اور "سورۃ" نام کی وجہ یہ ہے کہ ایک سورۃ دوسری سورۃ سے الگ اور جدا ہوتی ہے۔ جب بعض سورتوں کو آپس میں ملا دیں تو اس کا نام "قرآن" ہو جاتا ہے۔ سعد بن عیاض ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "مشکاۃ" بمعنی طاق ہے۔ حبشی زبان میں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ان علینا جمعہ وقرآنہ"، یعنی ہمارے ذمہ ہے اس کے مختلف حصوں کی تالیف و تدوین "فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ"، یعنی جب ہم نے اس کی تالیف و تدوین کر دی تو اب تم اس کی اتباع کرو اس کے احکام کو بجا لاؤ اور جن چیزوں سے اس میں منع کیا گیا ہے اس سے باز رہو۔ بولتے ہیں "لیس لشعرہ قرآن"، یہاں بھی قرآن، تالیف کے ہی معنی میں ہے "فرقان" اس کا نام اس لیے ہے کہ حق و باطل کے درمیان امتیاز کرتا ہے۔ عورت کے لیے بولتے ہیں "ما قرأت بسلی قط"، یعنی اس کے پیٹ کے ساتھ بچہ کبھی نہیں جمع ہوا ہے۔ "فرّضناھا"، یعنی مختلف فرائض ہم نے اس میں نازل کیے۔ جن حضرات نے "فرضناھا" (تخفیف کے ساتھ) پڑھا ہے وہ اس کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تم پر اور تمہارے بعد کے لوگوں پر

الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا لَمْ يَدْرُوْا
لِمَا بِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ
أُولِي الْإِرْبَةِ مَنْ لَيْسَ لَهٗ أَرَبٌ
وَقَالَ طَاوُسٌ هُوَ الْأَحْمَقُ الَّذِي
لَا حَاجَةَ لَهٗ فِي النِّسَاءِ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ لَا يُهِمُّهٗ إِلَّا بَطْنُهٗ وَلَا
يُخَافُ عَلَى النِّسَاءِ۔

بَابٌ ١٧٧ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ
أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ

١٨٥٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتٰى عَاصِمَ ابْنَ عَدِيٍّ
وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ
فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا أَيَقْتُلُهٗ
فَتَقْتُلُوْنَهٗ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلْ لِي رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَتٰى عَاصِمٌ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهٗ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ
عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَ
عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ
امْرَأَتِهٖ رَجُلًا أَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ أَمْ كَيْفَ
يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فِيْكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ
فَأَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ فَلَاعَنَهَا

فرق کیا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے آیت "او الطفل الذین لم یظہروا"
کے متعلق فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ بچپن کی وجہ سے وہ ابھی عورتوں
کی پردہ کی چیزوں کو نہیں سمجھتے۔ شعبی نے فرمایا کہ "اولی الارب"
یعنی جنھیں عورت کی حاجت نہیں ہے۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
اس سے مراد وہ ہیں جنھیں صرف اپنے پیٹ کی فکر ہو اور عورتوں کے
بارے میں ان سے کوئی خوف نہ ہو۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ مراد ایسا احمق شخص ہے۔ جسے عورت کی کوئی خواہش نہ ہو۔

۱۷۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں
اور ان کے پاس بجز اپنے (اور) کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت یہ
ہے کہ وہ (مرد) چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں سچا ہوں"

۱۸۵۶ ۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے حدیث
بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث
بیان کی، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمر رضی اللہ عنہ عاصم
بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ بنی عجلان کے سردار تھے، انھوں نے
آپ سے کہا کہ آپ حضرات کا ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنی
بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پالیتا ہے کیا وہ اسے قتل کردے؟ لیکن تم پھر
اسے قصاص میں قتل کر دوگے! آخر ایسی صورت میں انسان کیا طریقہ اختیار
کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ کے مجھے بتا دیجیے
چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول
اللہ! (صورت مذکورہ میں شوہر کیا کرے گا؟) آنحضور نے ان مسائل (میں سوال
و جواب) کو ناپسند فرمایا۔ جب عویمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انھوں نے
بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسائل کو ناپسند فرمایا ہے۔ عویمر رضی
اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ! میں خود حضور اکرم سے اسے پوچھوں گا۔ چنانچہ آپ
آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی
بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھتا ہے، کیا وہ اسے قتل کردے؟ لیکن پھر
آپ حضرات قصاص میں قاتل کو قتل کریں گے! ایسی صورت میں اس شخص کو کیا
کرنا چاہیے؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے اور تمھاری بیوی
کے بارے میں قرآن کی آیت نازل کی ہے۔ پھر آپ نے انھیں قرآن کے بتائے
ہوئے طریقہ کے مطابق لعان کا حکم دیا۔ اور عویمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ

(باقی اگلے صفحہ پر)

ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ.

لعان کیا، پھر انھوں نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کو روکے رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا۔ اس لیے آپ نے انھیں طلاق دے دی، اس کے بعد لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کا طریقہ جاری ہوگیا۔ حضور اکرمؐ نے پھر فرمایا کہ دیکھتے رہو اگر اس عورت کے کالا، بہت کالی پتلیوں والا، بھاری سرین اور بھری ہوئی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے الزام غلط نہیں لگایا ہے لیکن اگر سرخ و (چھپکلی جیسا ایک زہریلا جانور) جیسا پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے غلط الزام لگایا ہے اس کے بعد ان عورت کے جو بچہ پیدا ہوا وہ انھیں صفات کے مطابق تھا جو آنحضورؐ نے بیان کی تھیں اور جس سے عویمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق ہوتی تھی چنانچہ اس لڑکے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

باب ٧٧٢ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ

٧٧٢ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور پانچویں بار یہ کہے کہ مجھ پہ اللہ کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں"

١٨٥٧ ۔ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ

١٨٥٧ ۔ مجھ سے ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی، ان سے فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صاحب (یعنی عویمر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! ایسے شخص کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے

(متعلقہ صفحہ گذشتہ) ؎ اگر شوہر اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ زنا میں مبتلا دیکھ لے تو ظاہر ہے کہ وہ دوسروں کو دکھانا پسند نہیں کرے گا۔ ادھر شریعت میں زنا کے احکام بہت سخت ہیں، اس کی سزا بھی اتنی ہی شدید ہے جتنا ثبوت کا بہم پہنچانا، زنا کی شرعی سزا اسی وقت دی جا سکتی ہے جب چار سچے اور عادل گواہ عین حالت زنا میں مرد و عورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی صاف لفظوں میں گواہی دیں گے۔ اگر کسی نے کسی پہ زنا کا الزام لگایا اور اسلامی قانون کے مطابق گواہ نہ مہیا کر سکا تو اس کی بھی سزا بہت شدید ہے، اب اگر ایک باغیرت شوہر اپنی بیوی کو اس عظیم گناہ میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کے لیے دہری مصیبت ہے، ظاہر ہے کہ نہ اسے اتنی مہلت مل سکتی ہے کہ چار گواہوں کو لا کے دکھائے اور نہ وہ خود اسے گوارا ہی کر سکتا ہے ایسی صورت میں اگر وہ اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگاتا ہے تو حد قذف (الزام زنا کی سزا) کا مستحق ٹھہرتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ اور اگر قانون اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور خود کوئی اقدام کر بیٹھتا ہے تو اسے پھر قانون شکنی کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ ایسی ہی ایک صورت حال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں بھی پیش آگئی تھی اور قرآن مجید نے اس مشکل کا حل یہ بتایا کہ اگر ایسی کوئی صورت پیش آجائے تو شوہر کو اسلامی عدالت میں آنا چاہیئے اور اپنی بیوی کے ساتھ لعان کرنا چاہیئے۔ لعان کی صورت یہ ہے کہ شوہر عدالت میں کھڑا ہو کر یہ کہے کہ "میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی پہ جو زنا کا الزام لگایا ہے اس میں میں سچا ہوں" یہ الفاظ چار مرتبہ وہ کہے گا اور پانچویں مرتبہ کہے گا کہ "مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں اپنے اس الزام دینے میں جھوٹا ہوں"۔ اب اگر عورت اپنے شوہر کے اس الزام کا انکار کرتی ہے تو اس سے بھی کہا جائے گا کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ "بلا شبہ اس کا شوہر زنا کی اس الزام دہی میں جھوٹا ہے" اور پانچویں مرتبہ کہے گی کہ "مجھ پہ اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے"۔ اگر اس نے شوہر کے الزام کی مذکورہ طریقہ سے تردید کر دی تو اس پر زنا کی حد نہیں لگائی جائے گی۔ یہی وہ طریقہ ہے جو اس صورت حال میں قرآن مجید نے بتایا ہے۔ لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کر دی جائے گی۔

إِمْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا۔

باب ٧٧٣ قَوْلِهٖ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ

١٨٥٨ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ

جس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا ہو، کیا وہ اسے قتل کر دے گا؟ لیکن پھر آپ حضرات قصاص میں قاتل کو قتل کر دیں گے۔ پھر اسے کیا کرنا چاہیئے؟ انھیں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وہ آیات نازل کیں جن میں "لعان" کا ذکر ہے چنانچہ حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا کہ تمھارے اور تمھاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کیا جا چکا ہے، بیان کیا کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا اور میں اس وقت حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پھر آپ نے دونوں میں جدائی کرا دی اور دو لعان کرنے والوں میں اس کے بعد یہی طریقہ قائم ہو گیا کہ ان میں جدائی کرا دی جائے، ان کی بیوی حاملہ تھیں، لیکن انھوں نے اس کا بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو اسے ماں ہی کی طرف منسوب کیا جانے لگا۔ میراث کا یہ طریقہ متعین ہوا کہ بیٹا ماں کا وارث ہوتا ہے اور ماں اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصہ کے مطابق بیٹے کی وارث ہوتی ہے۔

٧٧٣۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بیشک مرد جھوٹا ہے۔"

١٨٥٨۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی! آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کے گواہ لاؤ۔ ورنہ تمھاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ؐ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا ہے، تو کیا وہ ایسی حالت میں گواہ تلاش کرنے جائے گا، لیکن حضور اکرمؐ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس پر ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں سچا ہوں، اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی چیز نازل فرما دیں گے جس کے ذریعہ میرے اوپر سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی "والذین یرمون ازواجہم" تا "ان کان من الصادقین" جس میں ایسی صورت میں لعان کا حکم ہے) جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آنحضورؐ نے ہلال رضی اللہ عنہ کو آدمی بھیج کر بلوایا۔ آپ آئے اور آیت میں مذکورہ قاعدہ کے مطابق چار مرتبہ) گواہی دی۔ حضور اکرمؐ نے اس موقعہ پر فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا وہ توبہ کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ اس کے بعد ان کی

أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ ؕ

بیوی کھڑی ہوئیں اور انھوں نے بھی گواہی دی، جب وہ پانچویں پر پہنچیں (اور چار مرتبہ اپنی برأت کی گواہی دینے کے بعد، کہنے لگیں کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو) تو لوگوں نے انھیں روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ (اگر تم جھوٹی ہو تو) اس سے تم پر اللہ کا عذاب ضرور ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر وہ ہچکچائیں۔ ہم نے سمجھا کہ اب وہ اپنا بیان واپس لے لیں گے۔ لیکن یہ کہتے ہوئے کہ زندگی بھر کے لیے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی، پانچویں گواہی بھی دے دی۔ پھر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دیکھنا، اگر بچہ خوب سیاہ آنکھوں والا، بھاری سرین اور بھری بھری پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو پھر وہ شریک بن سحماء ہی کا ہوگا۔ چنانچہ جب پیدا ہوا تو وہ اسی شکل و ہیئت کا تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ اگر کتاب اللہ کا حکم نہ آچکا ہوتا تو میں اسے عبرتناک سزا دیتا۔

بَابٌ ۷۷۴ قَوْلِهٖ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؕ

۷۷۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر مرد سچا ہے۔"

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَقَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا رَمٰى امْرَأَتَهُ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللهُ ثُمَّ قَضٰى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ؕ

۱۸۵۹۔ ہم سے مقدم بن محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا قاسم بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے قاسم نے عبید اللہ سے حدیث سنی تھی۔ اور عبید اللہ نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے کہ ایک صاحب نے اپنی بیوی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک غیر کے ساتھ تہمت لگائی اور کہا کہ عورت کا حمل میرا نہیں ہے۔ چنانچہ حضور اکرمؐ کے حکم سے دونوں میاں بیوی نے اللہ کے مقرر کردہ قاعدہ کے مطابق لعان کیا۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے بچہ کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ عورت ہی کا ہوگا اور لعان کرنے والے دونوں میاں بیوی میں جدائی کرا دی۔

بَابٌ ۷۷۵ قَوْلِهٖ إِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ أَفَّاكٌ كَذَّابٌ۔

۷۷۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے، تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھو، بلکہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہی ہے، ان میں سے ہر شخص کو جس نے جتنا جو کچھ کیا تھا گناہ ہوا۔ اور جس نے ان میں سے سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا اس کے لیے سزا بھی سب سے بڑھ کر سخت ہے۔" اَفَّاكٌ بمعنی جھوٹا۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

۱۸۶۰۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا

وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ قَالَتْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ ۔

باب ۷۷۶ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هٰذَا إِفْكٌ مُبِينٌ ۔ لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولٰئِكَ عِنْدَ اللهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۔

۱۸۶۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ الَّذِي حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَإِذَا

نے کر" والذی تولی کبرہ" (اور جس نے ان میں سے سب سے بڑھ کر حصہ لیا تھا) سے مراد عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) ہے۔

۷۷۶ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب تم لوگوں نے یہ افواہ سنی تھی تو کیوں نہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں کے حق میں نیک گمان کیا اور یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح طوفان بندی ہے، یہ لوگ اپنے قول پر چار گواہ کیوں نہ لائے، سو جب یہ لوگ گواہ نہیں لائے تو بس یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہی ہیں۔

۱۸۶۱ ۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رحمہم اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا، یعنی جس میں تہمت لگانے والوں نے آپ کے متعلق افواہ اڑائی تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری اور پاک قرار دیا تھا۔ ان تمام حضرات نے پوری حدیث کا ایک ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان راویوں میں سے بعض کا بیان دوسرے کے بیان کی تصدیق کرتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ ان میں سے بعض راوی کو بعض دوسرے کے مقابلے میں حدیث زیادہ بہتر طریقہ پر محفوظ تھی۔ مجھ سے یہ حدیث عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے اس طرح بیان کی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضور اکرمؐ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی کرتے جن کا نام نکل جاتا انھیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ آپ نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقعہ پر اسی طرح آپ نے قرعہ ڈالا اور میرا نام نکلا، میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کے حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے (اونٹ پر) مجھے ہودج سمیت چڑھا دیا جاتا اور اسی طرح اتار لیا جاتا۔ یوں ہمارا سفر جاری رہا۔ پھر جب حضور اکرمؐ اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات جب کوچ کا حکم ہوا۔ میں (قضاء حاجت کے لیے) پڑاؤ سے کچھ دور رہ گئی اور قضاء حاجت کے بعد اپنے کجاوہ کے پاس واپس آگئی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میرا ظفار کی موتیوں کا بنا ہوا ہار کہیں (راستہ میں) گر گیا ہے۔ میں اسے تلاش کرنے لگی اور اس میں اتنا محو ہو گئی کہ کوچ کا خیال ہی نہ رہا۔ اتنے میں جو لوگ میرے ہودج کو سوار کیا کرتے تھے

عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي
وَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ، وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا
يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي
الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ، وَكَانَ
النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا
تَأْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ
خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ
السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي
بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ
بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ، فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ
بِهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ،
فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي
فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ
الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَدْلَجَ فَأَصْبَحَ
عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي
حِينَ رَآنِي، وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ
بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي، فَخَمَّرْتُ وَجْهِي
بِجِلْبَابِي، وَاللَّهِ مَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً
غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى
يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى
أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ،
فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ،
فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ
فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ، لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ،
وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ
أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي، إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ

آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا جو میری سواری کے لیے متعین تھا۔ انھوں نے یہی سمجھا کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں، ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی ہوتی تھیں۔ گوشت سے ان کا جسم بھاری نہیں ہوتا تھا کیونکہ کھانے پینے کو بہت کم ملتا تھا یہی وجہ تھی کہ جب لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو اس کے ہلکے پن میں انھیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی۔ میں یوں بھی اس وقت کم عمر لڑکی تھی چنانچہ ان لوگوں نے اس اونٹ کو اٹھایا اور چل پڑے۔ مجھے ہار اس وقت ملا جب لشکر گذر چکا تھا۔ میں جب پڑاؤ پر پہنچی تو وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا۔ میں وہاں جا کے بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی ہوئی تھی، مجھے یقین تھا کہ جلد ہی انھیں عدم موجودگی کا علم ہو جائے گا۔ اور پھر وہ مجھے تلاش کرنے کے لیے یہاں آئیں گے۔ میں اپنی اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔ صفوان بن مُعَطّل سلمی ثم ذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے (تا کہ اگر لشکر والوں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو اسے اٹھا لیں سفر میں یہ دستور تھا) رات کا آخری حصہ تھا جب میرے مقام پر پہنچے تو صبح ہو چکی تھی۔ انھوں نے (دور سے) ایک انسانی سایہ دیکھا کہ پڑا ہوا ہے۔ وہ میرے قریب آئے اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے۔ پردہ کے حکم سے پہلے انھوں نے مجھے دیکھا تھا۔ جب وہ مجھے پہچان گئے تو اناللہ پڑھنے لگے۔ میں ان کی آواز پر جاگ گئی اور اپنا چہرہ چادر سے چھپا لیا۔ اللہ گواہ ہے، اس کے بعد انھوں نے مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور نہ میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا ان کی زبان سے کوئی کلمہ سنا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا اونٹ بٹھا دیا اور میں اس پر سوار ہو گئی وہ (خود پیدل) اونٹ کو آگے سے کھینچتے ہوئے لے چلے۔ ہم لشکر سے اس وقت ملے جب وہ بھری دوپہر میں (دھوپ سے بچنے کے لیے) پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ اس کے بعد جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اس تہمت میں پیش پیش عبداللہ بن ابی سلول منافق تھا۔ مدینہ پہنچ کر میں بیمار پڑ گئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ اس عرصہ میں لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی باتوں کا بڑا چرچا رہا، لیکن مجھے ان باتوں کا کوئی احساس بھی نہیں تھا۔ صرف ایک معاملہ سے مجھے شبہ سا ہوتا تھا کہ میں اپنی اس بیماری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس لطف و محبت کا اظہار نہیں دیکھتی تھی جو سابقہ علالت کے دنوں میں دیکھ چکی تھی۔ حضور اکرمؐ اندر تشریف لاتے اور سلام کر کے صرف اتنا پوچھ لیتے کہ کیا حال ہے؟ اور پھر واپس چلے جاتے آنحضورؐ کے اسی طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا، لیکن صورت حال کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔

تيكم ثم ينصرف فذاك الذي يريبني ولا
أشعر حتى خرجت بعد ما نقهت فخرجت
معي أم مسطح قبل المناصع وهو متبرزنا
وكنا لا نخرج إلا ليلا إلى ليل وذلك قبل أن
نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وأمرنا أمر العرب
الأول في التبرز قبل الغائط فكنا نتأذى بالكنف
أن نتخذها عند بيوتنا فانطلقت أنا وأم مسطح
وهي ابنة أبي رهم بن عبد مناف وأمها بنت صخر
بن عامر خالة أبي بكر الصديق وابنها مسطح
بن أثاثة فأقبلت أنا وأم مسطح قبل بيتي
قد فرغنا من شأننا فعثرت أم مسطح في
مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس
ما قلت أتسبين رجلا شهد بدرا قالت أي
هنتاه أولم تسمعي ما قال قالت قلت وما قال
فأخبرتني بقول أهل الإفك فازددت مرضا
على مرضي قالت فلما رجعت إلى بيتي ودخل
علي رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني سلم
ثم قال كيف تيكم فقلت أتأذن لي أن آتي أبوي
قالت وأنا حينئذ أريد أن أستيقن الخبر من
قبلهما قالت فأذن لي رسول الله صلى الله عليه
وسلم فجئت أبوي فقلت لأمي يا أمتاه ما يتحدث
الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله
لقلما كانت امرأة قط وضيئة عند رجل
يحبها ولها ضرائر إلا كثرن عليها قالت فقلت
سبحان الله ولقد تحدث الناس بهذا قالت
فبكيت تلك الليلة حتى أصبحت لا يرقأ لي
دمع ولا أكتحل بنوم حتى أصبحت أبكي فدعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم علي ابن أبي طالب
وأسامة ابن زيد حين استلبث الوحي

ایک دن جب (بیماری سے کچھ افاقہ تھا) کمزوری باقی تھی تو میں باہر نکلی، میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی تھیں ہم "مناصع" کی طرف گئے قضاء حاجت کے لیے ہم وہیں جایا کرتے تھے۔ قضاء حاجت کے لیے ہم صرف رات ہی کو جایا کرتے تھے۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب ہمارے گھروں کے قریب ہی بیت الخلاء بن گئے تھے۔ اس وقت تک ہم قدیم عرب کے دستور کے مطابق قضاء حاجت آبادی سے دور جا کر کیا کرتے تھے اس سے ہمیں تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھر کے قریب بنا دیئے جائیں۔ بہرحال میں اور ام مسطح قضاء حاجت کے لیے روانہ ہوئے آپ ابی رہم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں اور آپ کی والدہ صخر بن عامر کی صاحبزادی تھیں۔ اس طرح آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ ہوتی ہیں۔ آپ کے صاحبزادے مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ قضاء حاجت کے بعد جب ہم گھر واپس آنے لگے تو ام مسطح رضی اللہ عنہا کا پاؤں انہیں کی چادر میں الجھ کر پھسل گیا۔ اس پر ان کی زبان سے نکلا مسطح برباد ہوا میں نے کہا آپ نے بری بات کہی، آپ ایک ایسے شخص کو برا کہتی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک رہا ہے انھوں نے کہا، واہ اس کی باتیں آپ نے نہیں سنی ہیں؟ میں نے پوچھا، انھوں نے کیا کہا ہے؟ پھر انھوں نے مجھے تہمت لگانے والوں کی باتیں بتائیں پہلے سے بیمار تھی ہی، ان باتوں کو سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا۔ آپ نے بیان کیا کہ پھر جب میں گھر پہنچی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے تو آپ نے سلام کیا اور دریافت فرمایا کہ کیسی طبیعت ہے؟ میں نے عرض کی کہ کیا آنحضور مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟ آپ نے بیان کیا کہ میرا مقصد والدین کے پاس جانے سے یہ تھا کہ اس خبر کی حقیقت ان سے پوری طرح معلوم ہو جائے گی۔ بیان کیا کہ حضور اکرم نے مجھے اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے گھر آ گئی میں نے والدہ سے پوچھا کہ یہ لوگ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا بیٹی صبر کرو، کم ہی کوئی ایسی حسین وجمیل عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہوگی جو اس سے محبت رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر بھی وہ اس طرح اسے نیچا دکھانے کی کوشش نہ کریں۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا سبحان اللہ! اس طرح کی باتیں تو دوسرے لوگ کر رہے ہیں، (میری سوکنوں کا اس سے کیا تعلق!) بیان کیا کہ اس کے بعد میں رونے لگی، اور رات بھر روتی رہی، صبح ہو گئی لیکن میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند کا آنکھ میں نام و نشان تھا۔ صبح ہو گئی اور میں روئے جا رہی تھی، اسی عرصہ میں حضور اکرم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلایا، کیونکہ اس معاملہ میں آپ پر کوئی

يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ
بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ
لَهُمْ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَهْلُكَ
وَمَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ
سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ
فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ
فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ
يَرِيبُكِ قَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ
مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ
عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ
فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ
سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ
يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ
بَيْتِي فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا
وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا
وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ
بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَعْذِرُكَ
مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ
مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ
قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ
وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ
الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَا تَقْتُلُهُ
وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ
وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

وحی نازل نہیں ہوئی تھی، آپ نے انھیں اپنی بیوی کو جدا کرنے کے سلسلہ میں
مشورہ کرنے کے لیے بلایا تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے
تو حضور ﷺ کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جس کا انھیں علم تھا کہ آپ کی اہلیہ (یعنی خود
عائشہ رضی اللہ عنہا) اس تہمت سے بری ہیں۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی جانتے تھے
کہ آں حضور ﷺ کو ان سے کتنا تعلق خاطر ہے، آپ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کی
اہلیہ کے بارے میں خیر و بھلائی کے سوا اور ہمیں کسی چیز کا علم نہیں۔ البتہ علی رضی
اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں کی ہے، عورتیں
اور بھی بہت ہیں ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی آپ اس معاملہ میں
دریافت فرمالیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے بریرہ رضی اللہ
عنہا کو بلایا اور دریافت فرمایا، بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے
شبہ گزرا ہو۔؟ انھوں نے عرض کی، نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے
ساتھ بھیجا ہے میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جو چھپانے کے قابل
ہو، ایک بات ضرور ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھتے میں بھی سو جاتی ہیں اور
اتنے میں کوئی بکری یا پرندہ وغیرہ وہاں پہنچ جاتا ہے اور ان کا گندھا ہوا آٹا کھا
جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس دن آپ
نے عبداللہ بن ابی بن سلول کی شکایت کی، بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو
کر فرمایا، اے معشر مسلمین! ایک ایسے شخص کے بارے میں کون میری مدد کرے گا،
جس کی اذیت رسانی اب میرے گھر تک پہنچ گئی ہے، اللہ گواہ ہے کہ اپنی اہلیہ میں
خیر کے سوا اور میں کچھ نہیں جانتا، اور یہ لوگ جس مرد کا نام لے رہے ہیں ان کے بارے
میں بھی خیر کے سوا میں اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر میں گئے ہیں تو میرے
ساتھ ہی گئے ہیں۔ اس پر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا کہ یا رسول
اللہ! میں آپ کی مدد کروں گا۔ اور اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا ہے تو میں
اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائیوں یعنی قبیلہ خزرج میں کا کوئی آدمی
ہے تو آپ ہمیں حکم دیں، تعمیل میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ بیان کیا کہ اس کے بعد
سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے۔ آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے، اس
سے پہلے آپ مرد صالح تھے، لیکن آج آپ پر (قومی) حمیت غالب آگئی تھی (عبداللہ
بن ابی بن سلول منافق آپ ہی کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا) آپ نے اٹھ کر سعد بن
معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا، اللہ کی قسم تم نے جھوٹ کہا ہے، تم اسے قتل نہیں کر سکتے
تم میں اس کے قتل کی طاقت بھی نہیں ہے۔ پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے

كذبت لعمر الله لنقتلنه، فإنك منافق تجادل عن المنافقين فثار الحيان الأوس والخزرج حتى هموا أن يقتتلوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم على المنبر فلم يزل رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى سكتوا وسكت قالت فمكثت يومي ذلك لا يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم قالت فأصبح أبواي عندي وقد بكيت ليلتين ويوما لا أكتحل بنوم ولا يرقأ لي دمع يظنان أن البكاء فالق كبدي قالت فبينما هما جالسان عندي وأنا أبكي فاستأذنت علي امرأة من الأنصار فأذنت لها فجلست تبكي معي قالت فبينما نحن على ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل ما قيل قبلها وقد لبث شهرا لا يوحى إليه في شأني قالت فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال أما بعد يا عائشة فإنه قد بلغني عنك كذا وكذا فإن كنت بريئة فسيبرئك الله وإن كنت ألممت بذنب فاستغفري الله وتوبي إليه فإن العبد إذا اعترف بذنبه ثم تاب إلى الله تاب الله عليه قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه قطرة فقلت لأبي أجب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال قال والله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله

آپ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی تھے۔ آپ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خدا کی قسم تم جھوٹے ہو، ہم اسے ضرور قتل کریں گے، تم منافق ہو کر منافقوں کی طرفداری میں لڑتے ہو۔ اتنے میں دونوں قبیلے اوس و خزرج اٹھ کھڑے ہوئے اور نوبت آپس ہی میں قتل و قتال تک پہنچ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے۔ آپ لوگوں کو خاموش کرنے لگے۔ آخر سب لوگ چپ ہو گئے اور آں حضورؐ بھی خاموش ہو گئے۔ بیان کیا کہ اس دن بھی میں برابر روتی رہی نہ آنسو تھمتا تھا اور نہ نیند آتی تھی۔ بیان کیا کہ جب (دوسری) صبح ہوئی تو میرے والدین میرے پاس ہی موجود تھے۔ دو راتیں اور ایک دن مجھے مسلسل روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس عرصہ میں نہ مجھے نیند آتی تھی اور نہ آنسو تھمتے تھے۔ والدین سوچنے لگے کہ کہیں روتے روتے میرا دل نہ پھٹ جائے۔ بیان کیا کہ ابھی وہ اسی طرح میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جا رہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے انھیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کے رونے لگیں ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ آپ نے بیان کیا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی اس وقت سے اب تک آنحضورؐ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ آپؐ نے ایک مہینہ تک اس معاملہ میں انتظار کیا اور آپؐ پر اس سلسلہ میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ بیان کیا کہ بیٹھنے کے بعد آں حضورؐ نے تشہد پڑھا اور فرمایا، اما بعد، اے عائشہ! تمھارے بارے میں مجھے اس اس طرح کی اطلاعات پہنچی ہیں، بس اگر تم بری ہو تو اللہ تعالیٰ تمھاری براءت خود کر دے گا، لیکن اگر تم سے غلطی سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ سے دعاء مغفرت کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کر لیتا ہے اور پھر اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ بیان کیا کہ جب حضور اکرمؐ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو میرے آنسو اس طرح خشک ہو گئے جیسے ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا ہو۔ میں نے اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیجئے، انھوں نے فرمایا، اللہ گواہ ہے، میں نہیں سمجھتا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کیا کہنا ہے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آنحضورؐ کی باتوں کا میری طرف سے جواب دیجئے۔ انھوں نے بھی یہی کہا کہ اللہ گواہ ہے مجھے نہیں معلوم کہ میں آپؐ سے کیا عرض کروں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں خود ہی بولی:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلٰى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ فَقَالَتْ أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ

میں اس وقت نوعمر لڑکی تھی، میں نے بہت زیادہ قرآن بھی پڑھا تھا، میں نے کہا کہ) خدا گواہ ہے، میں تو یہ جانتی ہوں کہ ان افواہوں کے متعلق جو کچھ آپ لوگوں نے سنا ہے وہ آپ لوگوں کے دل میں جم گیا ہے اور آپ لوگ اسے صحیح سمجھنے لگے ہیں۔ اب اگر میں یہ کہتی ہوں کہ میں ان تہمتوں سے بری ہوں، اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی بری ہوں تو آپ حضرات میری بات کا یقین نہیں کریں گے لیکن اگر میں تہمت کا اعتراف کر لوں حالانکہ اللہ کے علم میں ہے کہ میں اس سے قطعاً بری ہوں تو آپ لوگ میری تصدیق کرنے لگیں گے، اللہ گواہ ہے کہ میرے پاس آپ لوگوں کے لیے کوئی مثال نہیں ہے سوا یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کے اس ارشاد کے کہ آپ نے فرمایا تھا "پس صبر ہی اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے"۔ بیان کیا کہ پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی کہا کہ مجھے بہرحال یقین تھا کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری براءت ضرور کرے گا لیکن خدا گواہ ہے، مجھے اس کا وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی (یعنی قرآن مجید میں) میں اپنی حیثیت اس سے بہت کم تر سمجھتی تھی، اللہ تعالیٰ میرے بارے میں وحی متلو (قرآن مجید کی آیت) نازل فرمائیں۔ البتہ مجھے اس کی توقع ضرور تھی کہ حضور اکرم میرے متعلق کوئی خواب دیکھیں اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ میری براءت کر دے۔ بیان کیا کہ اللہ گواہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنی اسی مجلس میں تشریف رکھتے تھے، گھر والوں میں سے بھی کوئی باہر نہ نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا اور وہی کیفیت آپ پر طاری ہوئی جو وحی کے نازل ہوتے ہوئے طاری ہوتی تھی، یعنی آپ پسینے پسینے ہو گئے اور پسینہ موتیوں کی طرح جسم اطہر سے ڈھلنے لگا، حالانکہ سردی کے دن تھے۔ یہ کیفیت آپ پر اس وحی کی شدت کی وجہ سے طاری ہوتی تھی جو آپ پر نازل ہوتی تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب آنحضور کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرما رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا یہ تھا کہ عائشہ! اللہ نے تمہیں بری قرار دیا ہے۔ میری والدہ نے فرمایا کہ آنحضور کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔ بیان کیا کہ میں نے کہا، اللہ گواہ ہے، میں ہرگز آپ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی اور اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی حمد نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو آیت نازل کی تھی وہ یہ تھی کہ "بیشک جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے" مکمل دس آیتوں تک۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری براءت میں نازل کر دیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهُ يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ

١٨٦٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا ۔

جو مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے اخراجات ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے خود اٹھایا کرتے تھے، آپ نے ان کے متعلق فرمایا کہ خدا کی قسم اب میں مسطح پر کبھی ایک دھیلا بھی خرچ نہیں کروں گا۔ اس نے عائشہؓ پر کیسی کیسی تہمتیں لگا دی ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں، وہ قرابت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں چاہیئے کہ معاف کرتے رہیں اور درگذر کرتے رہیں، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے۔"

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم میری تو یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرما دیں چنانچہ مسطح رضی اللہ عنہ کو آپ پھر وہ تمام اخراجات دینے لگے جو پہلے دیا کرتے تھے، اور فرمایا کہ خدا کی قسم، اب کبھی ان کا خرچ بند نہیں کروں گا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے معاملہ میں پوچھا، آپ نے دریافت فرمایا کہ زینب تم نے بھی کوئی چیز کبھی دیکھی ہے، انھوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے کان اور میری آنکھ محفوظ ہے میں نے ان کے اندر خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ بیان کیا کہ ازواج مطہرات میں وہی ایک تھیں جو مجھ سے بلند و ارفع رہنا چاہتی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ و طہارت کی وجہ سے انھیں محفوظ رکھا اور انھوں نے کوئی خلاف واقعہ بات میرے متعلق نہیں کہی، لیکن ان کی بہن حمنہ ان کے لیے بلا وجہ لڑیں اور تہمت لگانے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوئیں۔

۷۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تو جس شغل میں تم پڑے تھے اس میں تم پر سخت عذاب واقع ہوتا" مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "تلقونہ" کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے بعض بعض سے نقل کرتا تھا، "تفیضون" یعنی تقولون ہے۔

۱۸۶۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سلیمان نے خبر دی، انھیں حصین نے، انھیں ابو وائل نے، انھیں مسروق نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو وہ بے ہوش ہو کے گر پڑی تھیں۔

باب ۷۷۸ قوله إذ تلقونه بألسنتكم وتقولون بأفواهكم ما ليس لكم به علم وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم

۷۷۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "(عذاب عظیم کے مستحق تو اس وقت ہوتے) جب تم اپنی زبانوں سے اسے نقل در نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے وہ کچھ کہہ رہے تھے جس کی تمھیں کوئی تحقیق نہ تھی اور تم اسے ہلکا سمجھ رہے تھے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات تھی۔"

۱۸۶۳ حدثنا إبراهيم بن موسى حدثنا هشام أن ابن جريج أخبرهم قال ابن أبي مليكة سمعت عائشة رض تقرأ إذ تلقونه بألسنتكم

۱۸۶۳ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی کہ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ مذکورہ بالا آیت "اذ تلقونہ بالسنتکم" (جب تم اپنی زبانوں سے اسے نقل در نقل کر رہے تھے) پڑھ رہی تھیں۔

باب ۷۷۹ قوله ولولا إذ سمعتموه قلتم ما يكون لنا أن نتكلم بهذا سبحانك هذا بهتان عظيم

۷۷۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور تم نے جب اسے سنا تھا تو کیوں نہ دیا تھا کہ ہم کیسے ایسی بات منہ سے نکالیں، توبہ یہ تو سخت بہتان ہے۔"

۱۸۶۴ حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن عمر بن سعيد بن أبي حسين قال حدثني ابن أبي مليكة قال استأذن ابن عباس رض قبل موتها على عائشة رض وهي مغلوبة قالت أخشى أن علي فقيل ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن وجوه المسلمين قالت ائذنوا له فقال كيف تجدينك قالت بخير إن اتقيت قال فأنت بخير إن شاء الله زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم ينكح بكرا غيرك ونزل عذرك من السماء ودخل ابن الزبير خلفه فقالت دخل ابن عباس رض فأثنى علي ووددت أني كنت نسيا منسيا

۱۸۶۴ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید قطان نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے جبکہ آپ نزع کے کرب و بے چینی میں تھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ میری تعریف نہ کریں[1] کسی نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں اور خود بھی صاحب وجاہت و عزت ہیں (اس لیے آپ کو اجازت دے دینی چاہیے) اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر انھیں اندر بلا لو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کس حال میں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر میں نے تقویٰ اختیار کیا ہوگا تو خیر کے ساتھ ہی گزر جائے گی۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ آپ خیر کے ساتھ ہی ہوں گی، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا آنحضور نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں فرمایا، اور آپ کی برات (قرآن مجید میں) لوح محفوظ سے نازل ہوئی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تشریف لے جانے کے بعد آپ کی خدمت میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ ابھی ابن عباس رضی اللہ عنہ آئے تھے اور میری تعریف کی، میں تو چاہتی ہوں کہ میں ایک بھولی بسری چیز ہوتی۔

[1] جانکنی کا عالم تھا اس لیے آپ نے یہ پسند نہیں کیا کہ آپ کی تعریف ایسی حالت میں کی جائے۔

١٨٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ رض نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَسْيًا مَنْسِيًّا ۔

بَابُ ٧٨٠ قَوْلِهِ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا ۔

١٨٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَأْذَنِينَ لِهٰذَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ فَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لٰكِنْ أَنْتَ ۔

بَابُ ٧٨١ قَوْلِهِ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۔

١٨٦٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ رض فَشَبَّبَ وَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

۱۸۶۵ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے قاسم نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آنے کی اجازت چاہی۔ مذکورہ بالا حدیث کی طرح، لیکن اس حدیث میں راوی نے "نسیاً منسیاً" (بھولی بسری) کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۰ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر اس قسم کی حرکت کبھی نہ کرنا"

۱۸۶۶ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے، کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی۔ میں نے عرض کی کہ آپ انھیں بھی اجازت دیتی ہیں (حالانکہ انھوں نے بھی آپ پر تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا تھا) اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، کیا انھیں اس کی ایک بڑی سزا نہیں مل چکی ہے۔ سفیان نے کہا کہ آپ کا اشارہ ان کے نابینا ہو جانے کی طرف تھا[۱] پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا:

"عفیفہ اور بڑی عقلمند ہیں کہ آپ کے متعلق کسی کو کوئی شبہ بھی نہیں گذر سکتا۔ آپ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے کامل پرہیز کرتی ہیں[۲]" عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔

۷۸۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اللہ تم سے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا حکمت والا ہے"

۱۸۶۷ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، انھیں اعمش نے، انھیں ابوالضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور یہ شعر پڑھا "عفیفہ اور بڑی عقلمند ہیں، آپ کے متعلق کسی کو شبہ بھی نہیں گذر سکتا، آپ غافل اور پاکدامن عورتوں کا گوشت کھانے سے کامل پرہیز کرتی ہیں" اور اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا بعد میں

---

[۱] حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

[۲] اس مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف تلمیح ہے کہ جس میں غیبت کو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے، یعنی جو عورتیں غافل اور لاپرواہ ہوتی ہیں ان کی اس عادت کی وجہ سے آپ دوسروں کے سامنے ان کی کسی طرح کی برائی نہیں کرتیں، کیونکہ یہ غیبت ہے اور غیبت کرنا، غیبت اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مرادف ہے۔

قَالَ لَسْتَ كَذَاكَ قُلْتُ لَهَا مِثْلَ هٰذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ فَقَالَتْ وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى وَقَالَتْ وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

نے عرض کی کہ آپ ایسے شخص کو اپنے پاس آنے دیتی ہیں ؟ اللہ تعالیٰ تو یہ آیت بھی نازل کر چکا ہے کہ "اور جس نے ان میں سے سب سے بڑا حصہ لیا الخ" عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نابینا ہو جانے سے بڑھ کر اور کیا بڑی سزا ہو گی ، پھر آپ نے فرمایا کہ حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کی ہجو کا جواب دیا کرتے تھے ۔

باب ۷۸۰ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللّٰهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ
تَشِيعُ تَظْهَرُ ؛

۷۸۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنین کے درمیان بے حیائی کا چرچا ہو ان کے لیے سزائے دردناک ہے ، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ، اللہ علم رکھتا ہے اور تم علم نہیں رکھتے ۔ اور اگر اللہ کا فضل وکرم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا شفیق بڑا رحیم ہے (تو تم بھی نہ بچتے) ،
تشیع بمعنی تظہر ۔

باب ۷۸۱ قَوْلِهِ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ .

۷۸۱ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں وہ قرابت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں ، چاہیئے کہ معاف کرتے رہیں اور درگذر کرتے رہیں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے ۔ بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے ۔"

۱۸۶۷ ۔ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَأَيْمُ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِي مِنْ سُوْءٍ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ

۱۸۶۷ ۔ اور ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب میرے متعلق ایسی باتیں کہی گئیں جن کا مجھے کوئی وہم وگمان بھی نہیں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مدت کے بعد) میرے معاملہ میں لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے ۔ آپ نے شہادت کے بعد اللہ کی حمد وثنا شان کے مطابق کی اور پھر فرمایا ، اما بعد ! تم لوگ مجھے ایسے لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنھوں نے میری اہلیہ پر تہمت لگائی ہے اور اللہ گواہ ہے کہ میں نے اپنی اہلیہ میں کوئی برائی نہیں دیکھی ہے ، اور تہمت بھی ایسے شخص کے ساتھ لگائی ہے کہ اللہ گواہ ہے ، ان میں بھی میں نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی ۔ وہ میرے گھر میں جب بھی داخل ہوئے تو میری موجودگی ہی میں داخل ہوئے اور اگر میں کبھی سفر کی وجہ سے مدینہ میں نہیں ہوتا تو وہ بھی نہیں ہوتے اور میرے ساتھ ہی رہتے ہیں ۔ اس کے بعد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی ، یا رسول اللہ ! ہمیں اجازت عطا فرمایئے کہ

أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللّٰهِ أَنْ لَوْ كَانُوْا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ وَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ أَيْ أُمِّ تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسُبِّيْنَ ابْنَكِ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيْكِ فَقُلْتُ فِيْ أَيِّ شَأْنِيْ قَالَتْ فَبَقَرَتْ إِلَيَّ الْحَدِيْثَ فَقُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ فَرَجَعْتُ إِلٰى بَيْتِيْ كَأَنَّ الَّذِيْ خَرَجْتُ لَهُ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيْلًا وَلَا كَثِيْرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِيْ إِلٰى بَيْتِ أَبِيْ فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُوْمَانَ فِي السُّفْلِ وَأَبَا بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّيْ مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيْثَ وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّيْ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ خَفِّضِيْ عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيْلَ فِيْهَا وَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّيْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِيْ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ صَوْتِيْ وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ

ہم ایسے لوگوں کی گردنیں اڑا دیں' اس کے بعد قبیلہ خزرج کے ایک صاحب (سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ اسی قبیلہ کی تھیں، انھوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ تم جھوٹے ہو، اگر وہ لوگ (تہمت لگانے والے) قبیلہ اوس کے ہوتے تو تم کبھی انھیں قتل کرنا پسند نہ کرتے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسجد ہی میں اوس وخزرج کے قبائل میں باہم فساد ہو جائے گا۔ مجھے ابھی تک تہمت وغیرہ کا کوئی علم نہ تھا۔ اسی دن کی رات میں میں قضائے حاجت کے لیے نکلی' میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی تھیں وہ (راستے میں) پھسل گئیں اور ان کی زبان سے نکلا کہ مسطح تباہ ہو۔ میں نے کہا' آپ اپنے بیٹے کو کوستی ہیں، اس پر وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ وہ پھسلیں اور ان کی زبان سے وہی الفاظ نکلے کہ مسطح تباہ ہو میں نے پھر کہا کہ اپنے بیٹے کو کوستی ہو، پھر وہ تیسری بار پھسلیں تو میں نے پھر انھیں ٹوکا، انھوں نے بتایا کہ خدا گواہ ہے' میں تو آپ ہی کی وجہ سے اسے کوستی ہوں۔ میں نے کہا کہ میرے کس معاملہ میں انھیں آپ کوس رہی ہیں؟ بیان کیا کہ اب انھوں نے سارا راز کھولا، میں نے پوچھا، کیا واقعی یہ سب کچھ کہا گیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، خدا گواہ ہے۔ پھر میں اپنے گھر آ گئی، لیکن (ان واقعات کو سن کر غم اور دہشت کا یہ عالم تھا کہ) مجھے کچھ خبر نہیں کہ کس چیز کے لیے باہر گئی تھی، اور کہاں سے آئی ہوں ذرہ برابر بھی مجھے اس کا احساس نہیں تھا۔ اس کے بعد مجھے بخار چڑھ گیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے والد کے گھر پہنچوا دیجئے۔ آنحضور نے میرے ساتھ ایک بچہ کو کر دیا۔ میں گھر پہنچی تو میں نے دیکھا کہ (والدہ) ام رومان رضی اللہ عنہا نیچے کے حصہ میں ہیں اور (والد) ابوبکر رضی اللہ عنہ بالائی حصہ میں کچھ پڑھ رہے ہیں، والدہ نے پوچھا بیٹی! اس وقت کیسے آ گئیں۔ میں نے وجہ بتائی اور واقعہ کی تفصیلات سنائیں ان باتوں سے جتنا میں متاثر ہو گئی تھی، ایسا محسوس ہوا کہ وہ اتنا متاثر نہیں ہیں، انھوں نے فرمایا، بیٹی اتنا ہلکان کیوں ہوتی ہو، کم ہی ایسی کوئی خوبصورت عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہو گی جو اس سے محبت رکھتا ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور وہ اس سے حسد نہ کریں اور اس میں سو عیب نہ نکالیں اس تہمت سے وہ اس درجہ بالکل بھی متاثر نہیں معلوم ہوتی تھیں جتنا میں متاثر تھی۔ میں نے پوچھا، والد کے علم میں بھی یہ باتیں آ گئی ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہاں، میں نے پوچھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے؟ انھوں نے بتایا کہ آنحضور کے علم میں بھی سب کچھ ہے۔ میں یہ سن کر رونے لگی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی میری

فنزل فقال لأمي ما شأنها قالت بلغها الذي ذكر من شأنها ففاضت عيناه قال أقسمت عليك أي بنية إلا رجعت إلى بيتك فرجعت ولقد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيتي فسأل عني خادمي فقالت لا والله ما علمت عليها عيبا إلا أنها كانت ترقد حتى تدخل الشاة فتأكل خميرها أو عجينها فانتهرها بعض أصحابه فقال أصدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أسقطوا لها به فقالت سبحان الله والله ما علمت عليها إلا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب الأحمر وبلغ الأمر إلى ذلك الرجل الذي قيل له فقال سبحان الله والله ما كشفت كنف أنثى قط قالت عائشة فقتل شهيدا في سبيل الله قالت وأصبح أبواي عندي فلم يزالا حتى دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد صلى العصر ثم دخل وقد اكتنفني أبواي عن يميني وعن شمالي فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد يا عائشة إن كنت قارفت سوءا أو ظلمت فتوبي إلى الله فإن الله يقبل التوبة من عباده قالت وقد جاءت امرأة من الأنصار فهي جالسة بالباب فقلت ألا تستحيي من هذه المرأة أن تذكر شيئا فوعظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فالتفت إلى أبي فقلت أجبه قال فماذا أقول فالتفت إلى أمي فقلت أجيبيه فقالت أقول ماذا فلما لم يجيباه تشهدت فحمدت الله وأثنيت عليه

آواز سن لی، وہ گھر کے بالائی حصہ میں کچھ پڑھ رہے تھے، اتر کر نیچے آئے اور والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوگیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ وہ تمام باتیں اسے بھی معلوم ہوگئی ہیں، جو اس کے متعلق کہی جارہی ہیں، ان کی بھی آنکھیں بھر آئیں اور فرمایا بیٹی! تمھیں قسم دیتا ہوں، اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔ چنانچہ میں واپس چلی آئی۔ (جب میں اپنے والدین کے گھر آگئی تھی تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں تشریف لائے تھے اور میری خادمہ (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے میرے متعلق پوچھا تھا، انھوں نے کہا تھا کہ نہیں، خدا گواہ ہے، میں ان کے اندر کوئی عیب نہیں جانتی، البتہ ایسا ہوجایا کرتا تھا کہ (کم عمری کی غفلت کی وجہ سے) کہ (آٹا گوندھتے ہوئے) سوجایا کرتیں اور بکری آکر ان کا گندھا ہوا آٹا کھاجاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے ڈانٹ کر ان سے کہا کہ آنحضورؐ کو بات صحیح صحیح کیوں نہیں بتادیتی، پھر انھوں نے کھول کر صاف لفظوں میں ان سے واقعہ کی تصدیق چاہی، اس پر وہ بولیں کہ سبحان اللہ، میں تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار کھرے سونے کو جانتا ہے۔ اس تہمت کی خبر جب ان صاحب کو معلوم ہوئی جن کے ساتھ یہ تہمت لگائی گئی تھی (یعنی صفوان رضی اللہ عنہ) تو انھوں نے کہا کہ سبحان اللہ، اللہ گواہ ہے کہ میں نے آج تک کسی (غیر) عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ عائشہ رضی اللہ نے بیان کیا کہ پھر انھوں نے اللہ کے راستہ میں شہادت پائی۔ بیان کیا کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آگئے اور میرے ہی پاس رہے۔ آخر عصر کی نماز سے فارغ ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ میرے والدین مجھے دائیں اور بائیں طرف سے پکڑے ہوئے تھے، آنحضورؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا، اما بعد۔ اے عائشہ! اگر تم نے واقعی کوئی برا کام کیا ہے اور اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو پھر اللہ سے توبہ کرو، کیونکہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک انصاری خاتون بھی آگئی تھیں اور دروازے پر بیٹھی ہوئی تھیں، میں نے عرض کی، آپ ان خاتون کا خیال نہیں فرماتے۔ کہیں یہ (اپنی سمجھ کے مطابق کوئی الٹی سیدھی) کوئی بات باہر کہہ دیں۔ پھر آنحضورؐ نے نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ آپ آنحضورؐ کو جواب دیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں کیا کہوں۔ پھر میں والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے عرض کی کہ آپ جواب دیجیے، انھوں نے بھی یہی کہا کہ میں کیا کہوں۔ جب کسی نے میری طرف سے کچھ نہیں کہا تو میں نے شہادت کے

بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ بِهِ وَأُشْرِبَتْهُ قُلُوبُكُمْ وَإِنْ قُلْتُ إِنِّي فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكِ قَالَتْ وَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُبَيٍّ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ إِلَى آخِرِ

عبداللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثنا کی اور کہا۔ اما بعد! اللہ گواہ ہے، اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ میں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کی۔ اور اللہ عزوجل گواہ ہے کہ میں اپنے اس دعوے میں سچی ہوں گی، تو آپ لوگوں کے خیال کو بدلنے میں میری یہ بات مجھے کوئی نفع نہیں پہنچائے گی کیونکہ یہ بات آپ لوگوں کے دل میں رچ بس گئی ہے اور اگر میں یہ کہہ دوں کہ میں نے واقعی یہ کام کیا ہے، حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے، تو آپ لوگ کہیں گے کہ اس نے تو جرم کا اقرار خود کر لیا ہے (خدا گواہ ہے کہ میری اور آپ لوگوں کی مثال یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوب علیہ السلام) کی سی ہے، کہ انھوں نے فرمایا تھا "پس صبر ہی اچھا ہے اور تم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے" میں نے ذہن پر بہت زور دیا کہ یعقوب علیہ السلام کا نام یاد آجائے لیکن نہیں یاد آیا۔ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا، اور ہم سب خاموش ہو گئے۔ پھر آپ سے یہ کیفیت ختم ہوئی تو میں نے دیکھا کہ مسرت و خوشی آنحضورؐ کے چہرۂ مبارک سے ظاہر ہے آنحضورؐ نے (پسینہ سے) اپنی پیشانی صاف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، عائشہ! تمھیں بشارت ہو، اللہ تعالیٰ نے تمھاری براءت نازل کر دی ہے۔ بیان کیا کہ اس وقت مجھے بڑا طیش آ رہا تھا۔ میرے والدین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ خدا گواہ ہے۔ میں آنحضورؐ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی نہ آنحضورؐ کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ آپ لوگوں کا شکریہ ادا کروں گی، میں تو صرف اس اللہ کا شکر ادا کروں گی جس نے میری براءت نازل کی ہے۔ آپ لوگوں نے تو یہ افواہ سنی اور اس کا انکار بھی نہ کر سکے، اس کے ختم کرنے کی بھی کوشش نہیں کی، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری اور تقویٰ کی وجہ سے اس تہمت میں پڑنے سے محفوظ رکھا انھوں نے خیر کے سوا اور کوئی بات نہیں کہی۔ البتہ ان کی بہن حمنہ رضی اللہ عنہا ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئیں، (یعنی انھوں نے بھی افواہ پھیلانے میں حصہ لیا) اس افواہ کو پھیلانے میں مسطح اور حسان (رضی اللہ عنہما) اور منافق عبداللہ بن ابی نے حصہ لیا تھا۔ عبداللہ بن ابی منافق ہی نے اس افواہ کو پھیلانے کی کوشش کی تھی اور وہی ہر روز نئی نئی باتیں پیدا کرتا تھا۔ اسی شخص نے سب سے بڑھ کر اس میں حصہ لیا تھا اور حمنہ بھی اس کے ساتھ ہو گئی تھیں۔ بیان کیا کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ مسطح رضی اللہ عنہ کو کوئی فائدہ آئندہ کبھی نہیں پہنچائیں گے۔ اس پر

الْاٰيَةَ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ وَّلَا يَسْتَعْتِيَا اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ يَعْنِيْ مِسْطَحًا اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رض بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا اِنَّا لَنُحِبُّ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهٗ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ؛

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں" الخ اس سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں وہ قرابت والوں اور مسکینوں کو" اس سے مراد مسطح رضی اللہ عنہ ہیں۔ (دینے سے قسم نہ کھا بیٹھیں) اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے، بیشک اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحمت والا ہے"۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں، خدا کی قسم اے ہمارے رب! ہم تو اسی کے خواہشمند ہیں کہ آپ ہماری مغفرت فرما دیں پھر آپ سابق کی طرح مسطح رضی اللہ عنہ کو اخراجات دینے لگے۔

باب ۸۲ قَوْلِهٖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلَ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ؛

۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں" اور احمد بن شبیب نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ مہاجرین اولین کی عورتوں پر رحم فرمائے جب اللہ تعالیٰ نے آیت "اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں" نازل کی تو انہوں نے اپنے تہبندوں کو پھاڑ کر ان کے دوپٹے بنا لیے۔[1]

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رض كَانَتْ تَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اَخَذْنَ اُزُرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِيْ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا؛

۱۸۶۹۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن نافع نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بن مسلم نے، ان سے صفیہ بنت شیبہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں" تو انصار کی عورتوں نے اپنے تہبندوں کے کنارے پھاڑ کر ان سے اپنے سینوں کو چھپا لیا۔

اَلْفُرْقَانُ

سورۃ الفرقان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا مَا تَسْفِيْ بِهِ الرِّيْحُ مَدَّ الظِّلَّ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَائِمًا عَلَيْهِ دَلِيْلًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ خِلْفَةً مَنْ فَاتَهٗ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ اَدْرَكَهٗ بِالنَّهَارِ اَوْ فَاتَهٗ بِالنَّهَارِ اَدْرَكَهٗ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ھباءً منثوراً" سے مراد وہ چیز ہے جو ہوا کے ساتھ غبار کی صورت میں بہتا رہتا ہے۔ "مد الظل" سے طلوع فجر سے طلوع شمس تک کا وقفہ مراد ہے۔ "ساکناً" یعنی دائماً۔ "علیہ دلیلاً" سے مراد طلوع شمس ہے۔ "خلفۃ" کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص رات کا اپنا کوئی عمل انجام نہ دے سکا تھا اور دن کو اسے بجا لایا۔ یا دن کا کوئی عمل انجام نہ دے سکا تھا اور رات

[1] عرب جاہلیت میں دوپٹے کو سینے پر ڈالنے کا رواج نہیں تھا اور موجودہ فرنگی تمدن کی طرح عرب جاہلیت میں بھی عورتیں لباس اس طرح پہنتیں کہ پشت کا حصہ تو کچھ ڈھکا رہتا، لیکن سینہ کا حصہ عریاں رکھتی تھیں اور دوپٹے کی قسم کی اگر کوئی چیز ہوتی تو اسے سینہ پر رکھنے کے بجائے لٹاتی میں یونہی ڈالے رہتیں۔

هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا شَيْءٌ أَقَرُّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَّرَى حَبِيبَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُبُورًا وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ السَّعِيرُ مُذَكَّرٌ وَالتَّسَعُّرُ وَالْاِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ تُمْلٰى عَلَيْهِ تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ الرَّسُّ الْمَعْدِنُ جَمْعُهُ رِسَاسٌ مَا يَعْبَأُ يُقَالُ مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لَا يُعْتَدُّ بِهِ غَرَامًا هَلَاكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَعَتَوْا طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَاتِيَةٍ عَتَتْ عَنِ الْخُزَّانِ ؛

بجالایا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "ھب لنا من ازواجنا" (والی آیت میں "قرۃ اعین") سے مراد اللہ کی اطاعت ہے اور اس سے بڑھ کر مومن کی آنکھ کی تازگی کا اور کیا سامان ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے حبیب کو اللہ کی اطاعت میں دیکھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ثبورا" بمعنی ویلا ہے۔ دوسرے صاحب نے فرمایا کہ لفظ "سعیر" مذکر ہے، "تسعر" اور "اضطرام" کا مفہوم ہے آگ کا تیزی کے ساتھ جلنا۔ "تملی علیہ" ای تقرا علیہ املیت اور امللت سے ماخوذ ہے۔ "الرس" بمعنی معدن ہے، جمع رساس آتی ہے۔ "ما یعبا" بولتے ہیں "ما عبات بہ شیئا" جب کسی چیز کی کوئی حیثیت نظر میں نہ ہو، کسی شمار قطار میں نہ ہو۔ "غراما" ای ہلاکا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "وعتوا" بمعنی طغوا ہے۔ ابن عیینہ نے فرمایا کہ "عاتیۃ" سے مراد وہ ہوا ہے جو ہوا پر موکل فرشتوں نے چلائی ہو۔

باب ۷۸۳ قَوْلِهِ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ إِلٰى جَهَنَّمَ أُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضَلُّ سَبِيلًا ؛

۷۸۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے یہ لوگ جگہ کے لحاظ سے بدترین اور طریقہ میں بہت گمراہ ہیں۔"

۱۸۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا ؛

۱۸۷۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن محمد بغدادی نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ایک صاحب نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! کافر کو قیامت کے دن اس کے چہرہ کے بل کس طرح چلایا جائے گا؟ آنحضور نے ارشاد فرمایا: اللہ جس نے تمہیں اس دنیا میں دو پاؤں پر چلایا ہے اس پر قادر ہے کہ قیامت کے دن کافر کو اس کے چہرہ کے ذریعہ چلائے۔ قتادہ نے فرمایا، یقیناً، ہمارے رب کی عزت کی قسم، یونہی ہوگا۔

باب ۷۸۴ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا الْعُقُوبَةَ ؛

۷۸۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر ہاں حق پر، اور نہ زنا کرتے ہیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے سزا سے سابقہ پڑے گا۔" "اثاما" بمعنی عقوبت و سزا ہے۔

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

۱۸۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہ ہم سے منصور اور سلیمان نے بیان کی ان سے ابو وائل نے، ان سے ابو میسرہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، (سفیان ثوری نے کہا کہ) اور مجھ سے واصل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا، یا آپ نے یہ فرمایا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ آنحضور نے ارشاد فرمایا، یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اسی نے تمھیں پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا کہ اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمھاری روزی میں شریک ہو گی۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا اس کے بعد یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ بیان کیا کہ یہ آیت حضور اکرم کے ارشاد کی تصدیق کے لیے نازل ہوئی کہ " اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جس (انسان) کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر ہاں حق پر۔"

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيدٌ قَرَأْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ فَقَالَ هَذِهِ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ

۱۸۷۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے قاسم بن ابی بزہ نے خبر دی؟ انھوں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کی اس گناہ سے توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ (انھوں نے فرمایا کہ نہیں) ابن بزہ نے بیان کیا کہ میں نے اس پر یہ آیت پڑھی کہ "اور جس کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے، مگر ہاں حق کے ساتھ"، سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے بھی یہ آیت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھی تھی، تو انھوں نے فرمایا تھا کہ مکی آیت ہے اور مدنی آیت جو اس سلسلہ میں سورۂ نساء میں ہے اسی سے اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہے۔[1]

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلْتُ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ

۱۸۷۳۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے مغیرہ بن نعمان نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ اہل کوفہ کا مومن کے قتل کے مسئلے میں اختلاف ہوا، کہ اس کے قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں، تو میں سفر کر کے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ (سورۂ نساء کی آیت جس میں یہ ذکر ہے

[1] ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ مسلک جمہور امت کے خلاف ہے ممکن ہے کہ آپ نے سد باب ذرائع کے طور پر یہ حکم بیان کیا ہو۔

مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ

۱۸۷۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؛

بابٌ ۸۵ قَوْلِهِ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ؛

۱۸۷۵ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبْزٰى سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتّٰى بَلَغَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلٰى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا ؛

بابٌ ۸۶ قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا ؛

۱۸۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي

کہ جس نے کسی مسلمان کو قصداً قتل کیا اس کی جزا جہنم ہے) اس سلسلہ میں سب سے آخر میں نازل ہوئی ہے اور کسی دوسری چیز سے منسوخ نہیں ہوتی ہے۔

۱۸۷۴ - ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "فجزاؤہ جہنم" کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لا یدعون مع اللّٰہ الٰہا آخر" کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جنہوں نے زمانۂ جاہلیت میں قتل کیا ہو[۱]؛

۷۸۵ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر پڑا رہے گا"

۱۸۷۵ - ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ان سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت "اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کرے اس کی جزا جہنم ہے" اور سورۂ الفرقان کی آیت "اور جس انسان کی جان کو اللہ نے محفوظ قرار دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق پر" "الا من تاب وآمن" تک۔ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا کہ پھر تو ہم نے اللہ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرایا ہے اور ناحق ایسے قتل بھی کئے ہیں جنھیں اللہ نے محفوظ قرار دیا تھا، اور خواہش کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "مگر ہاں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے" سے "اللہ بڑا معفرت والا بڑا رحمت والا ہے" تک۔

۷۸۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مگر ہاں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرتا رہے سو ایسے لوگوں کو اللہ ان کی بدیوں کی جگہ نیکیاں عنایت کرے گا اور اللہ تو ہے ہی بڑا معفرت والا، بڑا رحمت والا۔

۱۸۷۶ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں منصور نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمٰن

[۱] یعنی جن لوگوں نے زمانۂ جاہلیت میں قتل کیا ہو اور پھر اسلام لائے ہوں تو ان کا حکم اس آیت میں بتایا گیا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ناحق قتل کرے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس کی سزا جہنم ہے۔ اس گناہ سے اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَّعَنْ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ ؛

بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دو آیتوں کے بارے میں پوچھوں یعنی "اور جس نے کسی مومن کو قصداً قتل کیا" (الخ) میں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت کسی چیز سے بھی منسوخ نہیں ہوئی ہے (اور دوسری آیت جس کے بارے میں (مجھے ابن ابزیٰ) نے پوچھنے کا حکم دیا تھا وہ یہ تھی) "اور جو لوگ کسی اور کو اللہ کے ساتھ معبود نہیں پکارتے" آپ نے اس کے متعلق فرمایا کہ یہ مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

بَابٌ قَوْلِهٖ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا هَلَكَةً ؛

۷۸۷ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پس عنقریب۔ (جھٹلانا ان کے لیے) وبال بن کر رہے گا"

۱۸۷۷ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ؛

۱۸۷۷ ۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا (قیامت کی) پانچ نشانیاں گذر چکی ہیں، دھواں (جس کا ذکر آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین میں ہے) چاند (جس کا ذکر آیت اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں ہے) روم (جس کا ذکر غلبت الروم میں ہے) بطشۃ (جس کا ذکر یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ میں ہے) اور وبال (جس کا ذکر فسوف یکون لزاما میں ہے)۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

سورۃ الشعراء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُوْنَ تَبْنُوْنَ هَضِيْمٌ يَتَفَتَّتُ اِذَا مُسَّ مُسَحَّرِيْنَ الْمَسْحُوْرِيْنَ لَيْكَةُ وَالْاَيْكَةُ جَمْعُ اَيْكَةٍ وَّهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِظْلَالُ الْعَذَابِ اِيَّاهُمْ مَوْزُوْنٍ مَعْلُوْمٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةُ طَائِفَةٌ قَلِيْلَةٌ فِي السَّاجِدِيْنَ الْمُصَلِّيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ كَاَنَّكُمْ الرِّيْعُ الْاَيْفَاعُ مِنَ الْاَرْضِ وَجَمْعُهٗ رِيَعَةٌ وَاَرْيَاعٌ وَاحِدُهُ الرِّيْعَةِ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهِيْنَ

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "تعبثون" بمعنی تبنون ہے "ہضیم" سے مراد وہ چیز ہے کہ چھوتے ہی اس کے اجزاء بکھر جائیں، "مسحرین" بمعنی مسحورین ہے "لیکۃ" اور "الایکۃ" ایکۃ کی جمع ہے، اور یہ "شجر" کی جمع ہے "یوم الظلۃ" سے مراد ان پر عذاب کا سایہ پڑنا ہے "موزون" ای معلوم "کالطود" ای الجبل، مجاہد کے غیر نے کہا کہ "لشرذمۃ" میں "شرذمۃ" چھوٹی سی جماعت کو کہتے ہیں "فی الساجدین" ای المصلین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "لعلکم تخلدون" میں "لعلکم" کانکم کے معنی میں ہے "الریع" یعنی زمین کا بالائی حصہ اس کی جمع ریعۃ اور ارباع ہے اس کا واحد ریعۃ ہے "مصانع" ہر طرح کی عمارت کو مصنعۃ کہتے ہیں "فرہین" ای مرحین، فارہین بھی اسی معنی میں ہے،

مُرِيجِينَ فَارِهِينَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهِينَ حَاذِقِينَ تَعْثَوْا أَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةُ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا وَجُبْلًا يَعْنِي الْخَلْقَ۔

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ "فارھین" بمعنی حاذقین ہے "تعثوا" سے مراد انتہائی شدید قسم کا فساد ہے، یہ لفظ عاث یعیث عیثاً کے معنی میں ہے۔ "الجبلۃ" ای الخلق، جبل بمعنی خلق استعمال ہوتا ہے، اس سے جبلا (بضم جیم) جبلا (بکسر جیم) اور جبلا (بضم جیم وسکون با) نکلا ہے، یہ سب خلق کے معنی میں ہے۔

باب ۷۸۸ قَوْلِهِ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ

۷۸۸ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور مجھے رسوا نہ کرنا اس دن جب سب اٹھائیں جائیں گے۔"

۱۸۷۸ ۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَأَى أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ۔

۱۸۷۸ ۔ اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا کہ ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہؓ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد (آزر) کو قیامت کے دن دیکھیں گے کہ ان پر سیاہی ہے، غبرۃ اور قترۃ ہم معنی ہیں۔

۱۸۷۹ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ فَيَقُولُ اللهُ إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ۔

۱۸۷۹ ۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھائی (عبدالحمید) نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی ذئب نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد سے (قیامت کے دن) جب ملیں گے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اے رب! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اس دن رسوا نہیں کریں گے جب سب اٹھائے جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ میں نے جنت کو کافروں پر حرام قرار دے دیا ہے۔

باب ۷۸۹ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ أَلِنْ جَانِبَكَ۔

۷۸۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور آپ اپنے کنبہ کے عزیزوں کو ڈراتے رہئیے (اور جو مسلمانوں میں داخل ہو کر آپ کی راہ پر چلے) تو آپ ان کے ساتھ مشفقانہ فروتنی سے پیش آئیے۔"

۱۸۸۰ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَ

۱۸۸۰ ۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن مرہ نے حدیث کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "اور آپ اپنے کنبہ کو ڈراتے رہئیے" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "صفا" پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارنے لگے اے بنی فہر! اے بنی عدی! اور قریش کے دوسرے خانوادے۔ اس آواز پر سب جمع ہو گئے، اگر کوئی کسی وجہ سے نہ آ سکا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا، تاکہ معلوم ہو کہ کیا بات ہے ابولہب قریش کے دوسرے افراد کے ساتھ مجمع میں تھا۔ آنحضورؐ نے انھیں

قُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ؛

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛

النَّمْلُ !

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْخَبْءُ مَا خَبَأْتَ لَا قِبَلَ لَا طَاقَةَ الصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسْلِمِينَ

خطاب کر کے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں تم سے کہوں کہ وادی میں (پہاڑی کے پیچھے) ایک لشکر ہے اور وہ تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری اس اطلاع کی تصدیق کرو گے؟ سب نے کہا کہ ہاں، ہم آپ کی تصدیق کریں گے، ہم نے ہمیشہ آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ پھر سنو، میں تمھیں اس شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو بالکل سامنے ہے۔ اس پر ابولہب بولا، تجھ پر سارے دن تباہی نازل ہو، کیا تم نے ہمیں اسی لیے اکٹھا کیا تھا۔ اسی واقعہ پر آیت "ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ہی"۔

۱۸۸۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جب آیت "اور اپنے کنبے کے عزیزوں کو ڈراتے رہیئے" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صفا پہاڑی پر) کھڑے ہوئے اور آواز دی کہ اے معشر قریش! یا اسی طرح کا اور کوئی کلمہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی اطاعت کے ذریعہ اپنی جانوں کو اس کے عذاب سے بچاؤ (اگر تم شرک سے باز نہ آئے تو) اللہ کی بارگاہ میں تمھارے لیے کسی درجہ میں مفید نہیں ہوں گا، اے بنی عبد مناف! اللہ کے بارے میں میں تمھارے لیے بالکل کچھ نہیں کر سکوں گا، اے عباس بن عبدالمطلب! اللہ کی بارگاہ میں میں تمھارے لیے کچھ بھی نہیں کر سکوں گا، اے صفیہ (رسول اللہؐ کی پھوپھی!) میں اللہ کے یہاں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔ اے فاطمہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگو، لیکن اللہ کی بارگاہ میں میں تمھیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔ اس روایت کی متابعت اصبغ نے ابن وہب کے واسطہ سے انھوں نے یونس سے اور انھوں نے ابن شہاب سے کی۔

سورۂ النمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

"الخبأ" یعنی وہ چیز جو چھپی ہوئی ہو۔ "لا قبل" ای لا طاقۃ۔ "الصرح" ہر بلور سے بنے ہوئے پختہ فرش کو کہتے ہیں محل کے معنی بھی استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع "صروح" ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ولہا عرش" ای سریر "کریم" سے مراد کاریگری کا بہترین نمونہ اور بیش قیمت ہوتا ہے "مسلمین" بمعنی طائعین "ردف"

طَاٰئِعِيْنَ رَادِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةٌ قَائِمَةٌ اَوْزِعْنِيْ اِجْعَلْنِيْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكِّرُوْا غَيِّرُوْا وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ يَقُوْلُ سُلَيْمٰنُ الصَّرْحُ بِرْكَةٌ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمٰنُ قَوَارِيْرَ اَلْبَسَهَا اِيَّاهُ

ای اقترب۔" جامدۃ" اسے قائمۃ" اوزعنی" ای اجعلنی۔ مجاہد نے فرمایا کہ۔" نکروا" معنی غیروا ہے" واوتینا العلم" سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تھا" الصرح" سے مراد پانی کا وہ حوض ہے جس کے اوپر سلیمان علیہ السلام نے بلور کا فرش بچھا دیا تھا۔

الْقَصَصُ !

سورۃ القصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا مُلْكَهٗ وَيُقَالُ اِلَّا مَا اُرِيْدَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْاَنْبَاءُ الْحُجَجُ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد" ہر شے فنا ہونے والی ہے بجز اس کی ذات کے" (الا وجہہ سے مراد ہے)" بجز اس کی سلطنت کے" بعض حضرات نے اس سے مراد وہ اعمال لیے ہیں جو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کئے گئے ہوں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ" الانباء" بمعنی الحجج ہے۔

بَابٌ ۷۹۰ قَوْلِهٖ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ

۷۹۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" جس کو آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے البتہ اللہ ہدایت دیتا ہے اسے جس کے لیے اس کی مشیت ہوتی ہے۔"

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدَانِهٖ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَاَنْزَلَ

۱۸۸۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی، ان سے ان کے والد مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ وہاں پہلے ہی سے موجود تھے۔ آنحضور نے فرمایا چچا! آپ صرف کلمہ" لا الٰہ الا اللہ" پڑھ دیجئے، تاکہ اسی کلمہ کے ذریعہ اللہ کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کروں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے کیا تم عبدالمطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟ آنحضور بار بار ان سے یہی کہتے رہے کہ آپ صرف یہی ایک کلمہ پڑھ لیں) اور یہ دونوں بھی اپنی بات ان کے سامنے بار بار دہراتے رہے کہ کیا تم عبدالمطلب کے مذہب سے پھر جاؤ گے؟) انجام کار ابوطالب کی زبان سے جو آخری کلمہ نکلا وہ یہی تھا کہ وہ عبدالمطلب کے مذہب پر ہی قائم ہیں، انھوں نے" لا الٰہ الا اللہ" پڑھنے سے انکار کر دیا۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ گواہ ہے۔ میں آپ کے لیے طلب مغفرت کرتا رہوں گا تا آنکہ مجھے اس سے روک نہ دیا جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی" نبی اور ایمان والوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں"

اللہُ فِیْ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُولِی الْقُوَّۃِ لَا یَرْفَعُھَا الْعُصْبَۃُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنُوْءُ لَتُثْقِلُ فَارِغًا اِلَّا مِنْ ذِکْرِ مُوْسٰی الْفَرِحِیْنَ الْمَرِحِیْنَ قُصِّیْہِ اتَّبِعِیْ اَثَرَہٗ وَقَدْ یَکُوْنُ اَنْ یَّقُصَّ الْکَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَۃٍ وَّاحِدٌ وَعَنِ اجْتِنَابٍ اَیْضًا یَبْطِشُ وَیَبْطُشُ یَاْتَمِرُوْنَ یَتَشَاوَرُوْنَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّیْ وَاحِدٌ اٰنَسَ اَبْصَرَ جَذْوَۃٌ قِطْعَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مِّنَ الْخَشَبِ لَیْسَ فِیْھَا لَھَبٌ وَّالشِّھَابُ فِیْہِ لَھَبٌ وَّالْحَیَّاتُ اَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْاَفَاعِیْ وَالْاَسَاوِدُ رِدْءًا مُعِیْنًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُّصَدِّقُنِیْ وَقَالَ غَیْرُہٗ سَنَشُدُّ سَنُعِیْنُکَ کُلَّمَا عَزَّزْتَ شَیْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَہٗ عَضُدًا مَقْبُوْحِیْنَ مُھْلَکِیْنَ وَصَّلْنَا بَیَّنَّاہُ وَاَتْمَمْنَاہُ یُجْبٰی یُجْلَبُ بَطِرَتْ اَشِرَتْ فِیْ اُمِّھَا رَسُوْلًا اُمُّ الْقُرٰی مَکَّۃُ وَمَا حَوْلَھَا تُکِنُّ تُخْفِیْ اَکْنَنْتُ الشَّیْءَ اَخْفَیْتُہٗ وَکَنَنْتُہٗ اَخْفَیْتُہٗ وَاَظْھَرْتُہٗ وَیْکَاَنَّ اللہَ مِثْلُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیَقْدِرُ یُوَسِّعُ عَلَیْہِ وَیُضَیِّقُ عَلَیْہِ ؛

باب ۷۹۱ قَوْلِہٖ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ الْاٰیَۃَ ؛

۱۸۸۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا یَعْلٰی حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ الْعُصْفُرِیُّ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ

اور خاص جناب ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، آنحضور سے کہا گیا کہ "جس کو آپ چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔ البتہ اللہ ہدایت دیتا ہے اسے جس کے لیے اس کی مشیت ہوتی ہے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اولی القوۃ" سے مراد یہ ہے کہ قارون کے خزانے کی کنجیوں کو مردوں کی ایک جماعت بھی نہیں اٹھا پاتی تھی "لتنوء" ای لتثقل "فارغا" (یعنی موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل ہر غم و اندیشہ سے خالی تھا) سوا موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے "الفرحین" ای المرحین "قصیہ" ای اتبعی اثرہ، یہ لفظ واقعہ کو بیان کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے آیت "نحن نقص علیک" میں ہے "عن جنب" ای عن بعد، عن جنابۃ اور عن اجتناب بھی اسی معنی میں ہیں "یبطش" (بکسر طاء) اور "یبطش" (بضم طاء) (دونوں طرح پڑھا جاتا ہے) "یأتمرون" ای یتشاورون "العدوان" اور العداء اور التعدی سب ایک معنی میں ہیں "آنس" ای ابصر "الجذوۃ" لکڑی کا موٹا ٹکڑا جس کے سرے پر آگ ہو لیکن) اس میں شعلہ نہ ہو اور "الشہاب" وہ ہے جس میں شعلہ ہو۔ "الحیات" بھی سانپ، اژدہے اور سیاہ سانپ کی جنس سے ہیں "ردا" ای معینا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ میری تصدیق کرنے غیر ابن عباس نے کہا کہ "سنشد" یعنی سنعینک ہے جب تم کسی کی مدد کرتے ہو تو گویا اس کے بازو بن جاتے ہو (آیت میں بھی "عضد" یعنی بازو کا یہی مفہوم ہے) "مقبوحین" ای مھلکین "وصلنا" ای بیناہ واتممناہ۔ "یجبی" ای یجلب "بطرت" ای اشرت "فی امہا رسولا" "ام القری" مکہ اور اس کا قرب و جوار کا علاقہ ہے "تکن" ای تخفی، بولتے ہیں "اکننت الشیٔ" ای اخفیتہ اور "کننتہ" اخفیتہ اور اظہرتہ، دونوں معنی میں آتا ہے (یہ اضداد میں سے ہے) "ویکان اللہ" مثل الم تر ان اللہ کے ہے "ان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر" یعنی رزق کو جس پر چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔

۷۹۱ ـ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جس خدا نے آپ پر قرآن کو فرض کیا ہے" آخر آیت تک۔

۱۸۸۳ ـ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی، انھیں یعلی نے خبر دی، ان سے سفیان عصفری نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ (آیت مذکورہ بالا میں) "لرادک الی معاد" سے مراد ہے (کہ جس

قَالَ اِلٰی مَکَّۃَ

العنکبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ضَلَلَةً فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَلِيَمِيزَ اللّٰهُ كَقَوْلِهِ لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ أَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ أَوْزَارِهِمْ

الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَلَا يَرْبُوا مَنْ أَعْطَى يَبْتَغِي أَفْضَلَ فَلَا أَجْرَ لَهُ فِيهَا قَالَ مُجَاهِدٌ يُحْبَرُونَ يُنَعَّمُونَ يَمْهَدُونَ يُسَوُّونَ الْمَضَاجِعَ الْوَدْقُ الْمَطَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ لَكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فِي الْآلِهَةِ وَفِيهِ تَخَافُونَهُمْ أَنْ يَرِثُوكُمْ كَمَا يَرِثُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا يَصَّدَّعُونَ يَتَفَرَّقُونَ فَاصْدَعْ وَقَالَ غَيْرُهُ ضُعْفٌ وَضَعْفٌ لُغَتَانِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّوأَى الْإِسَاءَةُ جَزَاءُ الْمُسِيئِينَ۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ فَقَالَ يَجِيءُ دُخَانٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ يَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَفَزِعْنَا فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَغَضِبَ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ

خدا نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے) وہ آپ کو مکہ پھر پہنچا دے گا۔

سورۃ العنکبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "وکانوا مستبصرین" ای مستبصرین ضللۃ۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "الحیوان" اور "الحی" ہم معنی ہیں۔ "فلیعلمن اللہ" ای علم اللہ ذلک، یہی صورت "لیمیز اللہ الخبیث من الطیب" میں "لیمیز اللہ" کی ہے۔ "اثقالا مع اثقالھم" ای اوزارا مع اوزارھم۔

سورہ الم غلبت الروم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"فلا یربوا" کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی شخص کو کوئی چیز دی (ہدیہ کے طور پر) اور اپنی دی ہوئی چیز سے بہتر اس سے لینے کا خواہشمند ہے تو اسے اس پر کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "یحبرون" بمعنی ینعمون ہے "یمھدون" ای یسوون المضاجع "الودق" ای المطر۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ھل لکم مما ملکت ایمانکم۔ اللہ تعالیٰ اور ان معبودوں کے بارے میں (نازل ہوئی تھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے) "تخافونھم" یعنی کیا تمہیں ان غلاموں کا ایسا ہی خوف ہے کہ وہ تمہارے وارث بن جائیں گے جیسا کہ تم میں بعض اپنے بعض عزیز کا وارث ہوتا ہے "یصدعون" ای۔

۱۸۸۴۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور اور اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الضحیٰ نے ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھواں اٹھے گا جو منافقوں کی قوت سماعت و بصارت کو ختم کر دے گا، لیکن مومن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہوگا۔ ہم اس کی بات سے بہت گھبرا گئے۔ پھر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں ان صاحب کی یہ حدیث سنائی، آپ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے، اسے سن کر بہت غصے ہوئے اور سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا کہ اگر کسی کو کسی بات کا واقعی علم ہے تو پھر اسے بیان

لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتّٰى هَلَكُوْا فِيْهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَيَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَجَآءَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللهَ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ إِلٰى قَوْلِهِ عَآئِدُوْنَ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ إِذَا جَآءَ ثُمَّ عَادُوْا إِلٰى كُفْرِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى يَوْمَ بَدْرٍ وَّلِزَامًا يَوْمَ بَدْرٍ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ إِلٰى سَيَغْلِبُوْنَ وَالرُّوْمُ قَدْ مَضٰى ۔

(کرنا چاہیئے لیکن اگر علم نہیں ہے تو کہہ دینا چاہیئے کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے "اور اپنی لاعلمی کا اعتراف کرلینا چاہیئے۔) یہ بھی علم ہی ہے کہ آدمی اپنی لاعلمی کا اعتراف کرلے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا "قل ما اسئلکم علیہ من اجر و ما انا من المتکلفین" (آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی تبلیغ و دعوت پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا اور نہ میں بناوٹ کرتا ہوں) اصل میں واقعہ یہ ہے کہ قریش کسی طرح اسلام نہیں لاتے تھے اس لیے آنحضور نے ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسا قحط بھیج کر میری مدد کیجئے پھر ایسا قحط پڑا کہ لوگ تباہ و برباد ہوگئے اور مردار اور ہڈیاں کھانے لگے کوئی اگر فضا میں دیکھتا (تو فاقہ کی وجہ سے) اسے دھوئیں جیسا نظر آتا۔ پھر ابوسفیان آئے اور کہا اے محمد! آپ ہمیں صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں لیکن آپ کی قوم تباہ و برباد ہو رہی ہے' اللہ سے دعا کیجئے (کہ ان کی یہ مصیبت ٹلے) اس پر آنحضور نے یہ آیت پڑھی "فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین" "الیٰ قولہ" عائدون"، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (قحط کا یہ عذاب تو آنحضور کی دعا کے نتیجے میں ختم ہو گیا تھا لیکن) کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے ٹل جائے گا؟ چنانچہ قحط ختم ہونے کے بعد پھر وہ کفر سے باز نہ آئے' اس کی طرف اشارہ "یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ" میں ہے یہ بطش کفار پر غزوۂ بدر کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی۔ (کہ ان کے بڑے بڑے سردار قتل کردیئے گئے تھے) اور "لزاما" (قید) سے اشارہ بھی معرکۂ بدر ہی کی طرف ہے "الم غلبت الروم" سے "سیغلبون" تک کا واقعہ بھی گذر چکا ہے (کہ رومیوں نے اہل فارس پر فتح پالی تھی)

بَابُ ۷۹۲ قَوْلِهٖ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللهِ لِدِيْنِ اللهِ خُلُقُ الْأَوَّلِيْنَ دِيْنُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْفِطْرَةُ الْإِسْلَامُ ۔

۷۹۲ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کی بنائی ہوئی فطرت (خلق اللہ) میں کوئی تبدیلی نہیں" خلق اللہ سے مراد دین اللہ ہے خلق الاولین ای دین الاولین۔ فطرۃ ہی اسلام ہے۔

۱۸۸۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ أَوْ يُنَصِّرَانِهٖ أَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ

۱۸۸۵ ۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے خبر دی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیدا ہونے والا دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، اس کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تم نے ان میں ناک کان کٹا ہوا کوئی بچہ دیکھا ہے۔ اس

الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ؕ

کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "اللہ کی اس فطرت کا اتباع کرو جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں، یہی ہے سیدھا دین"

لُقْمَانُ

سورۂ لقمان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۷۹۳ قَوْلِهِ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

۷۹۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا، بیشک، شرک بڑا بھاری ظلم ہے"

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ؕ

۱۸۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت "جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی" نازل ہوئی تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت گھبرائے اور عرض کی کہ ہم میں کون ایسا ہوگا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی ہوگی؟ آنحضور نے فرمایا کہ آیت میں ظلم سے یہ مراد نہیں ہے، تم نے لقمان علیہ السلام کی وہ نصیحت نہیں سنی جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی کہ "بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے"

باب ۷۹۴ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ

۷۹۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ ہی قیامت کی خبر ہے"

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ

۱۸۸۷۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے، ان سے ابوحیان نے، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن لوگوں کے ساتھ تشریف رکھتے تھے کہ ایک نووارد خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ اس کے فرشتوں، رسولوں اور اس کی ملاقات پر ایمان لاؤ اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ۔ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آنحضور نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تنہا اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو، جو زکات تم پر فرض ہے اسے ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ آنحضور نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تو تمھیں دیکھتا ہی ہے۔ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! قیامت کب برپا ہوگی؟ آنحضور نے فرمایا کہ جس سے

مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْمَرْأَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوْسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ فَأَخَذُوْا لِيَرُدُّوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ ٭

پوچھا جا رہا ہے خود وہ سائل سے زیادہ اس کے وقوع کے متعلق نہیں جانتا، البتہ میں تمہیں اس کی چند نشانیاں بتاتا ہوں، جب عورت ایسے اولاد جنے گی جو اس کے آقا بن جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے، جب ننگے پاؤں، ننگے جسم لوگ لوگوں پر حاکم ہو جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہے۔ قیامت بھی ان پانچ چیزوں میں سے ہے جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ ماں کے رحم میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) پھر وہ صاحب اٹھ کر چلے گئے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ انھیں میرے پاس واپس بلا لاؤ۔ لوگوں نے اسے تلاش کیا تا کہ آنحضورؐ کی خدمت میں دوبارہ لائیں، لیکن ان کا کہیں پتہ نہیں تھا پھر آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ صاحب جبرئیل تھے (انسانی صورت میں) لوگوں کو دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ٭

۱۸۸۸۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کی کنجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "بیشک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے" آخر تک۔

تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَهِيْنٍ ضَعِيْفٍ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُرُزُ الَّتِي لَا تُمْطَرُ إِلَّا مَطَرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا نَهْدِ نُبَيِّنْ ٭

سورۂ تنزیل السجدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجاہد نے فرمایا کہ "مھین" بمعنی ضعیف ہے، مرد کے نطفہ کے لیے آیا ہے۔ "ضللنا" ای ھلکنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الجرز" اس قطعہ زمین کو کہتے ہیں جہاں اگر کبھی پانی برس بھی گیا تو بس اتنا کہ اس کا کوئی فائدہ نہ ہو (یعنی بے آب و گیاہ علاقہ) "نھد" ای نبین۔

باب ۷۹۵ قَوْلِهٖ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ ٭

۷۹۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو کسی کو علم نہیں ہے جو جو سامان خزانہ غیب میں ان کے لیے مخفی ہے"

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۸۸۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ، قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ مِثْلَهُ، قِيلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً؟ قَالَ فَأَيُّ شَيْءٍ؟ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُرَّاتِ۔

صالح اور نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنھیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا۔ نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی کے گمان وخیال میں وہ آئی ہوں گی۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر جی چاہو تو اس آیت کو استشہاد کے سے پڑھ لو کہ "سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانۂ غیب میں ان کے لیے مخفی ہے"۔ علی بن مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، سابق حدیث کی طرح۔ سفیان سے پوچھا گیا کہ یہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث روایت کر رہے ہیں یا اپنے اجتہاد سے فرما رہے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ (اگر آنحضورؐ کی حدیث نہیں) تو پھر کیا ہے! ابو معاویہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے اور ان سے صالح نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (آیت مذکورہ میں) قرات (جمع کے ساتھ) پڑھا تھا۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا أُطْلِعْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

۱۸۹۰۔ مجھ سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنھیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا۔ کسی کان نے نہ سنا ہوگا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی گمان وخیال پیدا ہوا ہوگا۔ اللہ کی ان نعمتوں سے واقفیت اور آگاہی تو دور کی بات ہے (ان کا کسی کو گمان وخیال بھی پیدا نہیں ہوا ہوگا) پھر آنحضورؐ نے اس آیت کی تلاوت کی کہ "سو کسی کو علم نہیں جو جو سامان آنکھوں کی ٹھنڈک کا خزانۂ غیب میں ان کے لیے مخفی ہے، یہ صلہ ہے ان کے نیک اعمال کا"۔

الأحزاب

سورۃ الاحزاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَيَاصِيهِمْ قُصُورِهِمْ۔

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "صیاصیہم" بمعنی قصورہم ہے۔

بَابُ ۷۹۶ قَوْلِهِ النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

۷۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں"۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي

۱۸۹۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ

باب ۷۹۷ قَوْلِهِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ

۱۸۹۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ

باب ۷۹۸ قَوْلِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا نَحْبَهُ عَهْدَهُ أَقْطَارِهَا جَوَانِبُهَا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا لَأَعْطَوْهَا

۱۸۹۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُرَى هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ

۱۸۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الصُّحُفَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مومن ایسا نہیں کہ میں خود اس کے نفس سے بھی زیادہ اس سے دنیا اور آخرت میں تعلق نہ رکھتا ہوں، اگر تمھارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ، "نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں" پس جو مومن بھی (مرنے کے بعد) ترکہ مال و اسباب چھوڑے گا اس کے عزیز و اقارب، جو بھی ہوں، اس کے مال کے وارث ہوں گے، لیکن اگر کسی مومن نے کوئی قرض چھوڑا ہے یا اولاد چھوڑی ہے تو وہ میرے پاس آجائیں۔ ان کا ذمہ دار میں ہوں۔

۷۹۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "انھیں (آزاد شدہ غلاموں کو) ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو"

۱۸۹۲ - ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن مختار نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ مجھ سے سالم نے حدیث بیان کی، اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کئے ہوئے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہم ہمیشہ زید بن محمد کہہ کر پکارا کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی کہ "انھیں ان کے باپوں کی طرف منسوب کرو کہ یہی اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے۔"

۷۹۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور کچھ ان میں کے راستہ دیکھ رہے ہیں اور انھوں نے ذرا فرق نہیں آنے دیا" "نحبہ" ای عہدہ "اقطارھا"، ای جوانبھا "الفتنۃ لآتوھا" (میں لآتوھا) بمعنی لاعطوھا ہے۔

۱۸۹۳ - مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارا خیال ہے کہ یہ آیت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ "اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس میں سچے اترے۔"

۱۸۹۴ - ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم قرآن مجید کو مصحف کی صورت

فِی الْمَصَاحِفِ فَقَدْتُ اٰیَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ؕ

میں جمع کر رہے تھے تو مجھے سورۂ "الاحزاب" کی ایک آیت کہیں لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھی، یہی وہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا تھا۔ آخر وہ مجھے خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مومن مردوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی "اہل ایمان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اس میں وہ سچے اترے"۔

بَابُ ۷۹۹ قَوْلِهٖ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا۔ التَّبَرُّجُ اَنْ تُخْرِجَ مَحَاسِنَهَا سُنَّةَ اللّٰهِ اسْتَنَّهَا جَعَلَهَا ؕ

۷۹۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اسی کو مقصود رکھتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ متاع دنیوی دے دلا کر خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں"۔ معمر نے کہا کہ "تبرج"، یہ ہے کہ عورت اپنے حسن کا مردوں کے سامنے مظاہرہ کرے۔ "سنۃ اللہ" یعنی وہ طریقہ و معمول جو اللہ نے اپنے لیے رکھا ہے۔

۱۸۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ فَبَدَاَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِلٰى تَمَامِ الْاٰيَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ فَفِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ؕ

۱۸۹۵ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آنحضورؐ اپنی ازواج کو (آپؐ کے ساتھ رہنے یا آپؐ سے علیحدگی کا) اختیار دیں تو آپؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں، ضروری نہیں کہ تم اس میں جلد بازی سے کام لو، اپنے والدین سے بھی مشورہ کر سکتی ہو۔ آنحضورؐ تو جانتے ہی تھے کہ میرے والد کبھی آنحضورؐ سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اے نبیؐ، اپنی بیویوں سے فرما دیجئے" آخر آیت تک۔ میں نے عرض کی، لیکن کس چیز کے لیے مجھے اپنے والدین سے مشورہ کی ضرورت ہے۔ کھلی ہوئی بات ہے کہ میں اللہ اس کے رسولؐ اور عالم آخرت کو چاہتی ہوں۔

بَابُ ۸۰۰ قَوْلِهٖ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا وَقَالَ قَتَادَةُ وَاذْكُرْنَ مَا

۸۰۰ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اگر تم اللہ کو، اس کے رسولؐ کو اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے"۔ قتادہ نے بیان کیا کہ آیت "اور تم آیات اللہ" اور اس "حکمت" کو یاد رکھو جو تمہارے

يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّةُ .

گھروں میں پڑھ کر سنائے جاتے رہتے ہیں" (آیات اللہ سے مراد) قرآن اور (حکمت سے مراد) سنت ہے۔

۱۸۹۶ - وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا إِلَى أَجْرًا عَظِيمًا قَالَتْ فَقُلْتُ فَفِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ تَابَعَهُ مُوسَى ابْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ .

۱۸۹۶ - اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اپنی ازواج کو اختیار دیں تو آنحضور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم سے ایک معاملہ کے متعلق کہنے آیا ہوں ضروری نہیں کہ تم جلدی کرو، اپنے والدین سے بھی مشورہ لے سکتی ہو۔ آپ نے بیان کیا کہ آنحضور کو تو معلوم ہی تھا کہ میرے والدین آپ سے علیحدگی کا کبھی مشورہ نہیں دے سکتے۔ بیان کیا کہ پھر آنحضور نے (وہ آیت جس میں یہ حکم تھا) پڑھی کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے " اے نبی! اپنی بیویوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی بہار کو مقصود رکھتی ہو" سے " اجراً عظیماً " تک بیان کیا کہ میں نے عرض کی لیکن اپنے والدین سے مشورہ کی کس بات کے لیے ضرورت ہے، ظاہر ہے کہ میں اللہ اس کے رسول اور عالم آخرت کو مقصود رکھتی ہوں۔ بیان کیا کہ پھر دوسری ازواج مطہراتؓ نے بھی وہی کیا جو میں کر چکی تھی۔ اس کی متابعت موسیٰ بن اعین نے معمر کے واسطہ سے کی کہ ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ انھیں ابو سلمہ نے خبر دی، اور عبدالرزاق اور ابوسفیان معمری نے معمر کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے۔

بَابُ ۸۰۱ قَوْلِهٖ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ .

۸۰۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور آپ اپنے دل میں وہ چھپاتے رہے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا، اور آپ لوگوں کی طرف سے اندیشہ کر رہے تھے، حالانکہ اللہ ہی اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

۱۸۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ .

۱۸۹۷ - ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے معلیٰ بن منصور نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے ان سے ثابت نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت " اور آپ اپنے دل میں وہ چھپاتے رہے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا" زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔

بَابُ ۸۰۲ قَوْلِهٖ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

۸۰۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد " ان (ازواج مطہرات) میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض تُرْجِي تُؤَخِّرُ أَرْجِئْهُ أَخِّرْهُ۔

رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا ہو۔ ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "ترجی" اسے "ناخر" "ارجیہ" ای اخرہ۔

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ۔

۱۸۹۸۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو عورتیں اپنے نفس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ھبہ کرنے آتی تھیں مجھے ان پر بڑی غیرت آتی تھی۔ میں کہتی کیا عورت خود ہی اپنے کو کسی مرد کے لیے پیش کر سکتی ہے؟[1] پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ "ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا۔ اس میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے" تو میں نے کہا کہ میں تو سمجھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مراد بلا تاخیر پوری کر دینا چاہتا ہے۔

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ لَهُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا تَابَعَهُ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ سَمِعَ عَاصِمًا۔

۱۸۹۹۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبداللہ نے خبر دی، انھیں عاصم احول نے خبر دی انھیں معاذہ نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی کہ "ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں جب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں" اگر ازواج مطہرات میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو جن کی باری ہوتی ان سے اجازت لیتے تھے (معاذہ نے بیان کیا کہ) میں نے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ایسی صورت میں آپ آنحضورؐ سے کیا کہتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا کہ میں تو یہ عرض کر دیتی تھی کہ یا رسول اللہؐ! اگر یہ اجازت آپ مجھ سے لے رہے ہیں تو میں تو اپنی باری کا کسی دوسرے پر ایثار نہیں کر سکتی۔ اس روایت کی متابعت عباد بن عباد نے کی۔ انھوں نے عاصم سے سنا۔

قَوْلِهِ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا

۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "نبی کے گھروں میں مت جایا کرو، بجز اس وقت کے جب تمھیں کھانے کے لیے (آنے کی) اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو، البتہ جب تم کو بلایا جائے

---

[1] طبری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت باسناد حسن موجود ہے کہ جن عورتوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ھبہ کر دیا تھا۔ ان میں سے کسی کو بھی آپ نے اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اسے مباح قرار دیا تھا لیکن بہرحال یہ آپ کے منشا پر موقوف تھا۔ آنحضورؐ کو یہ مخصوص اجازت تھی کہ اگر کوئی مومنہ عورت بلا مہر اپنے آپ کو آپ کے نکاح میں دینا چاہے تو یہ صرف آپ کے لیے جائز ہے، دوسرے مسلمانوں کو اس کی اجازت نہیں۔ یہ واقعہ اسی سے متعلق ہے۔

طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا يُقَالُ اِنَاهُ اِدْرَاكُهٗ اَنٰى يَاْنِيْ اَنَاةً لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا اِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ قَرِيْبَةً وَاِذَا جَعَلْتَهٗ ظَرْفًا وَّبَدَلًا وَّلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَآءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ لِلذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى ۔

تب جایا کرو۔ پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو۔ اس بات سے نبیؐ کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ صاف بات کہنے سے (کسی کا لحاظ نہیں کرتا اور جب تم ان (رسول کی ازواج) سے کوئی چیز مانگو تو ان سے پردہ کے باہر سے مانگا کرو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تمہیں جائز نہیں کہ تم رسول اللہ کو (کسی طرح بھی) تکلیف پہنچاؤ۔ اور نہ یہ کہ آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ "اناہ" یعنی اس کی تیاری کے (منتظر نہ رہو) انار یانی، اناۃ" سے نکلا ہے۔ "لعل الساعۃ تکون قریبا"، جب یہ لفظ مؤنث کی صفت کے طور پر آئے تو "قریبۃ" (تا کے ساتھ) آتا ہے لیکن جب ظرف اور بدل، صفت نہ ہو تو مؤنث کی ؍ اس سے حذف کر دی جانے گی (قریبا) جب یہ لفظ صفت نہ ہو تو واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ۔

۱۹۰۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ کے پاس اچھے برے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، اس لیے بہتر تھا کہ آپؐ ازواج مطہرات رضی کو پردہ کا حکم دے دیں، اس کے بعد پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

۱۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ وَاِذَا هُوَ كَاَنَّهٗ يَتَهَيَّاُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ

۱۹۰۱۔ ہم سے محمد بن عبداللہ رقاشی نے حدیث بیان کی، ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا ہم سے ابومجلز نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو قوم کو آپؐ نے دعوت ولیمہ دی، کھانا کھانے کے بعد لوگ (گھر کے اندر ہی) بیٹھے (دیر تک) باتیں کرتے رہے۔ آنحضورؐ نے ایسا کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے ہیں (تاکہ لوگ سمجھ جائیں اور اٹھ جائیں) لیکن کوئی بھی نہیں اٹھا۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ کوئی نہیں اٹھتا تو آپؐ کھڑے ہوگئے، جب آپؐ کھڑے ہوئے تو دوسرے لوگ بھی کھڑے ہوگئے، لیکن تین اشخاص اب بھی بیٹھے رہ گئے

إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ۔

۱۹۰۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذِهِ الْآيَةِ آيَةِ الْحِجَابِ لَمَّا أُهْدِيَتْ زَيْنَبُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ فِي الْبَيْتِ صَنَعَ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ فَقَعَدُوا يَتَحَدَّثُونَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ وَهُمْ قُعُودٌ يَتَحَدَّثُونَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ فَضُرِبَ الْحِجَابُ وَقَامَ الْقَوْمُ۔

۱۹۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بُنِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ فَأُرْسِلْتُ عَلَى الطَّعَامِ دَاعِيًا فَيَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ فَدَعَوْتُ حَتَّى مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُو فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَدْعُوهُ قَالَ ارْفَعُوا طَعَامَكُمْ وَبَقِيَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللهِ

آنحضورؐ جب باہر سے اندر جانے کے لیے آئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی اٹھ گئے تو میں نے آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع دی کہ وہ لوگ بھی چلے گئے ہیں تو آپؐ اندر تشریف لائے میں نے بھی چاہا کہ اندر جاؤں، لیکن آنحضورؐ نے دروازہ کا پردہ گرا لیا۔ اس کے بعد آیت (مذکورہ بالا) نازل ہوئی کہ "اے ایمان والو، نبی کے گھروں میں مت جایا کرو" آخر آیت تک۔

۱۹۰۲ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ابوقلابہ نے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس آیت، یعنی آیت حجاب (کے شان نزول) کے متعلق خوب جانتا ہوں، جب زینب رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔ اور وہ آں حضورؐ کے ساتھ آپؐ کے گھر ہی میں تھیں تو آپ نے کھانا تیار کروایا۔ اور قوم کو بلایا۔ (کھانے سے فارغ ہونے کے بعد) لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ آنحضورؐ باہر جاتے اور پھر اندر آتے (تاکہ لوگ اٹھ جائیں) لیکن لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "اے ایمان والو، نبیؐ کے گھروں میں مت جایا کرو۔ بجز اس وقت کے جب تمہیں (کھانے کے لیے) آنے کی اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "من وراء حجاب" تک۔ اس کے بعد پردہ ہونے لگا اور لوگ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۰۳ - ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد گوشت اور روٹی تیار کروائی اور مجھے کھانے پر لوگوں کو بلانے کے لیے بھیجا۔ پھر کچھ لوگ آتے اور کھا کر واپس چلے جاتے، پھر دوسرے لوگ آتے اور کھا کر واپس چلے جاتے، میں بلاتا رہتا آخر جب کوئی باقی نہ رہا تو آپ نے فرمایا کہ اب دسترخوان اٹھا لو لیکن تین اشخاص گھر میں باتیں کرتے رہے، آنحضورؐ باہر نکل آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے سامنے جا کر فرمایا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ علیہ، انھوں نے کہا، علیک السلام ورحمۃ اللہ، اپنی اہل کو آپؐ نے کیسا پایا؟ اللہ برکت عطا فرمائے، آنحضورؐ اسی طرح تمام ازواج مطہرات رضی کے حجروں کے سامنے گئے

فَقَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ كُلِّهِنَّ يَقُولُ لَهُنَّ كَمَا يَقُولُ لِعَائِشَةَ وَيَقُلْنَ لَهُ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا ثَلَاثَةُ رَهْطٍ فِي الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَيَاءِ فَخَرَجَ مُنْطَلِقًا نَحْوَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرِي أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ أَنَّ الْقَوْمَ خَرَجُوا فَرَجَعَ حَتَّى إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ دَاخِلَةً وَأُخْرَى خَارِجَةً أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ صَبِيحَةَ بِنَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَدْعُو لَهُنَّ وَيُسَلِّمْنَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ لَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جَرَى بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَآهُمَا رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ بَيْتِهِ وَثَبَا مُسْرِعَيْنِ فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ بِخُرُوجِهِمَا أَمْ أُخْبِرَ فَرَجَعَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا فَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا

اور جس طرح عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا اسی طرح سب سے فرمایا اور انھوں نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد آنحضورؐ واپس تشریف لائے تو وہ تین صاحبان اب بھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ آنحضورؐ بہت زیادہ باحیا و بامروت تھے، آپ (نے یہ دیکھ کر کہ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں) عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف پھر چلے گئے، مجھے یاد نہیں کہ خود میں نے آنحضورؐ کو اطلاع دی تھی یا کسی اور نے اطلاع دی تھی کہ وہ لوگ گھر میں سے چلے گئے ہیں۔ آنحضورؐ اب واپس تشریف لائے۔ اور پاؤں چوکھٹ پر رکھا ابھی آپ کا ایک پاؤں اندر تھا اور ایک پاؤں باہر کہ آپ نے پردہ گرا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

۱۹۰۴۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن بکر سہمی نے خبر دی، ان سے حمید طویل نے حدیث بیان کی کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے نکاح پر دعوت ولیمہ کی اور گوشت اور روٹی لوگوں کو کھلائی پھر آپ امہات المؤمنین کے حجروں کی طرف گئے، جیسا کہ آپ کا معمول تھا کہ نکاح کی صبح کو آپ جایا کرتے تھے۔ آپ انھیں سلام کرتے اور ان کے حق میں دعا کرتے، اور امہات المؤمنینؓ بھی آپ کو سلام کرتیں اور آپ کے لیے دعا کرتیں، امہات المؤمنینؓ کے حجروں سے جب آپ اپنے حجرہ میں واپس تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ دو صاحبان بحث و گفتگو کر رہے ہیں جب آپؐ نے انھیں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پھر آپ حجرہ سے نکل گئے، ان دو حضرات نے جب دیکھا کہ اللہ کے نبیؐ اپنے حجرہ سے واپس چلے گئے ہیں تو بڑی جلدی جلدی وہ اٹھ کر باہر نکل گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے آنحضورؐ کو ان کے چلے جانے کی اطلاع دی یا کسی اور نے، پھر آنحضورؐ واپس آئے اور گھر میں آتے ہی دروازہ کا پردہ گرا لیا۔ اور آیت حجاب نازل ہوئی۔ اور ابن ابی مریم نے بیان کیا، انھیں یحییٰ نے خبر دی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کے ساتھ۔

۱۹۰۵۔ ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد قضاء حاجت کے لیے نکلیں، وہ بہت بھاری بھرکم تھیں،

فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ ؛

جو انھیں جانتا تھا اس سے وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتی تھیں راستے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ لیا اور کہا کہ اے سودہ ! ہاں خدا کی قسم آپ ہم سے اپنے آپ کو نہیں چھپا سکتیں ۔ دیکھیے تو آپ کس طرح باہر نکلی ہیں ۔ بیان کیا کہ سودہ رضی اللہ عنہا الٹے پاؤں وہاں سے واپس آگئیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے حجرہ میں تشریف رکھتے تھے اور رات کا کھانا کھا رہے تھے ۔ آنحضور کے ہاتھ میں اس وقت گوشت کی ایک ہڈی تھی ۔ سودہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہوتے ہی کہا ۔ یا رسول اللہ ! میں قضاء حاجت کے لیے نکلی تھی تو عمر نے مجھ سے یہ باتیں کیں ، بیان کیا کہ آنحضور پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت ختم ہوئی ، ہڈی اب بھی آپ کے دست مبارک میں تھی ، آپ نے اسے رکھا نہیں تھا ۔ پھر آنحضور نے فرمایا کہ تمھیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) قضاء حاجت کے لیے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے ۔

بَابٌ ۸۰۴ قَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا وَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ؛

۸۰۴ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے یا اسے (دل میں) پوشیدہ رکھو گے تو اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ' ان (رسول کی ازواج) پر کوئی گناہ نہیں سامنے آنے میں اپنے باپوں کے اور اپنے بیٹوں کے اور اپنے بھائیوں کے اور اپنے بھانجوں کے اور اپنی (شریک دین) عورتوں کے اور نہ اپنی باندیوں کے ' اور اللہ سے ڈرتی رہو ، بیشک اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے "

۱۹۰۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِينَ عَمَّكِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ

۱۹۰۶ ۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ، انھیں شعیب نے خبر دی ، انھیں زہری نے ' ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے کہلوا دیا کہ جب تک اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم نہ کر لوں ، ان سے نہیں مل سکتی ۔ میں نے سوچا کہ ان کے بھائی ابوالقعیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا ، مجھے دودھ پلانے والی تو ابوالقعیس کی بیوی تھیں ۔ پھر آنحضور تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ! ابوالقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی لیکن میں نے یہ کہلوا دیا کہ جب تک آنحضور سے اجازت نہ لے لوں ان سے ملاقات نہیں کر سکتی ۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ اپنے چچا سے ملنے سے تم نے کیوں انکار کر دیا ۔ میں نے عرض کی ، یا رسول اللہ ! ابوالقعیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا ' دودھ پلانے والی تو ان کی بیوی تھیں ۔ آنحضور نے فرمایا ۔ انھیں اندر آنے کی اجازت

لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَلِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ

دے دو، احمق وہ تمھارے چچا ہیں۔ عروہ نے بیان کیا کہ اسی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رضاعت سے بھی وہ چیزیں (مثلاً نکاح وغیرہ) حرام ہو جاتی ہیں، جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں۔

باب ۸۰۵ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ صَلَاةُ اللَّهِ ثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الدُّعَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلُّونَ يُبَرِّكُونَ لَنُغْرِيَنَّكَ لَنُسَلِّطَنَّكَ

۸۰۵۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔" ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "صلوٰۃ" کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ نبی کی فرشتوں کے سامنے ثناء و تعریف کرتا ہے اور اگر ملائکہ کی طرف ہو تو دعا اس سے مراد لی جاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (آیت میں) "یصلون" یعنی برکت کی دعا کرتے ہیں۔ "لنغرینک" ای لنسلطنک۔

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا...

۱۹۰۷۔ مجھ سے سعید بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، لیکن آپ پر "صلوٰۃ" کا کیا طریقہ ہوگا؟ آنحضور نے فرمایا کہ یوں پڑھا کرو "اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید (ترجمہ گذر گیا ہے)

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

۱۹۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن الہاد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن خباب نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے لیکن "صلاۃ" (درود) بھیجنے کا کیا طریقہ ہوگا۔ آنحضور نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو "اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم" ابو صالح نے بیان کیا کہ اور ان سے لیث نے (ان الفاظ کے ساتھ) "علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم"۔

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَقَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ

۱۹۰۹۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی اور ان سے یزید نے، انھوں نے اس طرح بیان کیا کہ "کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و آل ابراہیم"

باب ٨٠٦ قَوْلِهٖ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوْسٰى

١٩١٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔

سبا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُقَالُ مُعَاجِزِيْنَ مُسَابِقِيْنَ بِمُعْجِزِيْنَ بِفَائِتِيْنَ سَبَقُوْا فَاتُوْا لَا يُعْجِزُوْنَ لَا يَفُوْتُوْنَ يَسْبِقُوْنَا يُعْجِزُوْنَا قَوْلُهٗ بِمُعْجِزِيْنَ بِفَائِتِيْنَ وَمَعْنٰى مُعَاجِزِيْنَ مُغَالِبِيْنَ يُرِيْدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهٖ مِعْشَارٌ عُشْرٌ الْأُكُلُ الثَّمَرُ بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَعْزُبُ لَا يَغِيْبُ الْعَرِمُ السُّدُّ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِي السُّدِّ فَشَقَّهٗ وَهَدَمَهٗ وَحَفَرَ الْوَادِيَ فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلٰكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيْلَ الْعَرِمُ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ غَيْرُهٗ الْعَرِمُ الْوَادِي السَّابِغَاتُ الدُّرُوْعُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُجَازٰى يُعَاقَبُ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ بِطَاعَةِ اللّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى وَاحِدٌ وَاثْنَيْنِ التَّنَاوُشُ الرَّدُّ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى الدُّنْيَا

۸۰۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے موسیٰؑ کو ایذا پہنچائی تھی۔"

۱۹۱۰ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی۔ انھیں روح بن عبادہ نے خبر دی، ان سے عوف نے حدیث بیان کی، ان سے حسن بصری اور محمد بن سیرین اور خلاس نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام بڑے باحیا تھے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ "اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے موسیٰؑ کو ایذا پہنچائی تھی، سو اللہ نے انھیں بری ثابت کردیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز ہیں۔"

سورۂ سبا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بولتے ہیں "معاجزین" یعنی سابقین۔ "بمعجزین" ای بفائتین۔ "معاجزین" ای مغالبین۔ "معاجزی" ای مسابقی۔ "سبقوا" بمعنی فاتوا۔ "لا یعجزون" ای لا یفوتون۔ "یسبقونا" ای یعجزونا۔ ارشاد "بمعجزین" ای بفائتین۔ "معاجزین" کا معنی مغالبین ہے، یعنی دونوں فریق اس کوشش میں تھے کہ اپنے مقابل کی بے بسی ظاہر کریں۔ "معشار" بمعنی عشر ہے۔ "الاکل" سے مراد ثمر ہے۔ "باعد" اور "بعد" ہم معنی ہیں۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "لا یعزب" بمعنی لا یغیب ہے۔ "العرم" بمعنی بند ہے، یعنی سرخ رنگ کا پانی اللہ تعالیٰ نے اس بند پر بھیجا جس نے اسے پھاڑ دیا، ڈھا دیا اور وادی کو کھود کر رکھ دیا اس کے نتیجہ میں دونوں طرف کے باغ برباد ہو گئے۔ پھر پانی بھی ختم ہو گیا اور باغ خشک ہو گئے۔ یہ سرخ پانی اس بند کا نہیں تھا، اسے تو اللہ تعالیٰ نے جہاں سے چاہا ان پر عذاب کے طور بھیجا تھا۔ عمرو بن شرحبیل نے کہا کہ "العرم" اہل یمن کی زبان میں پانی کے بند کو کہتے ہیں۔ ان کے غیر نے کہا کہ "العرم" بمعنی وادی ہے۔ "السابغات" ای الدروع۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ "یجازی" ای یعاقب۔ "اعظکم بواحدۃ" یعنی میں تمھیں اللہ کی طاعت کی نصیحت کرتا ہوں۔ "مثنیٰ وفرادیٰ" ای واحدًا۔ اثنین۔ "التناوش" یعنی آخرت سے لوٹ کر دنیا میں آنا۔ "بین

وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ مِنْ مَالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ زَهْرَةٍ بِأَشْيَاعِهِمْ بِأَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوَابِ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ الْخَمْطُ الْأَرَاكُ وَالْأَثْلُ الطَّرْفَاءُ الْعَرِمُ الشَّدِيْدُ.

بَابُ ۸۰۷ قَوْلِهِ حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ.

۱۹۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا إِلٰى مَنْ تَحْتَهُ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُّدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ.

بَابُ ۸۰۸ قَوْلِهِ - إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ

"ما یشتہون" سے مراد مال، اولاد اور دنیا کی خوشحالی ہے۔ "باشیاعہم" ای بامثالہم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کالجواب" کا مفہوم ہے کہ زمین کھلیان کی طرح۔ "الخمط" پیلو۔ "الاثل" جھاؤ۔ "العرم" سخت شدید۔

۸۰۷ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق (بات کا حکم فرمایا) اور (واقعی) وہ عالیشان ہے سب سے بڑا ہے۔"

۱۹۱۱ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی بات کا فیصلہ کرتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے لیے جھکتے ہوئے خضوع کرتے ہوئے اپنے بازو پھڑپھڑاتے ہیں، اللہ کا ارشاد انھیں اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے چکنے پتھر پر زنجیر کے لگنے سے آواز پیدا ہوتی ہے پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ آپس میں پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا کہا۔ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور (واقعی وہ عالیشان ہے، سب سے بڑا ہے۔" پھر ان کی یہی گفتگو چوری چھپے سننے والے شیطان سن بھاگتے ہیں شیطان آسمان کے نیچے یوں نیچے اوپر رہتے ہیں، سفیان نے اس موقعہ پر ہتھیلی کے ذریعہ پہلے اسے جھکا کر پھر پھیلا کر شیاطین کے اجتماع کی کیفیت بتائی۔ الغرض وہ شیاطین کوئی ایک کلمہ سن لیتے ہیں اور اپنے نیچے والے کو بتاتے ہیں اس طرح وہ کلمہ ساحر یا کاہن تک پہنچتا ہے۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ یہ کلمہ اپنے سے نیچے والے کو بتائیں شہاب ثاقب انھیں آ دبوچتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ بتا لیتے ہیں تو شہاب ثاقب ان پر پڑتا ہے، اس کے بعد کاہن اس میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے۔ (ایک بات جب اس میں سے صحیح ہو جاتی ہے تو ان کے معتقدین کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ کیا اسی طرح ہم سے فلاں فلاں دن فلاں کاہن نے نہیں کہا تھا، اسی کلمہ کی وجہ سے جو آسمان پر شیاطین نے سنا تھا کاہنوں اور ساحروں کی لوگ تصدیق کرنے لگتے ہیں۔

۸۰۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ تو تم کو بس ایک ڈرانے والے

بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ٭

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا مَا لَكَ۔ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ۔ ٭

ہیں، عذاب شدید کی آمد سے پہلے۔"

۱۹۱۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے اور پکارا۔ "یاصباحاہ" اس آواز پر قریش جمع ہوگئے اور پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا، تمھاری کیا رائے ہے اگر میں تمھیں بتاؤں کہ دشمن صبح کے وقت یا رات کے وقت تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق نہیں کرو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ آں حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ پھر میں تم کو عذاب شدید کی آمد سے پہلے ڈرانے والا ہوں، ابولہب بولا، تم ہلاک ہوجاؤ، کیا تم نے اسی لیے ہمیں بلایا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت "تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ" نازل فرمائی۔ ٭

بحمداللہ تفہیم البخاری کا انیسواں پارہ مکمل ہوا

بیسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بابٌ ٨٠٩ سُوْرَةُ الْمَلَائِكَةِ

قَالَ مُجَاهِدٌ اَلْقِطْمِيْرُ - لِفَافَةُ النَّوَاةِ - مُثْقَلَةٌ مُثَقَّلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهٗ - اَلْحَرُوْرُ - بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - اَلْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ وَغَرَابِيْبُ - اَشَدُّ سَوَادٍ - اَلْغِرْبِيْبُ - اَلشَّدِيْدُ - السَّوَادِ -

سُوْرَةُ يٰسٓ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - فَعَزَّزْنَا - شَدَّدْنَا - يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ - كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ اسْتِهْزَاؤُهُمْ بِالرُّسُلِ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ - لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَيْنِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَيَجْرِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا - مِنْ مِّثْلِهٖ - مِنَ الْاَنْعَامِ - فَكِهُوْنَ - مُعْجَبُوْنَ - جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ - عِنْدَ الْحِسَابِ - وَيُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ الْمَشْحُوْنُ اَلْمُوْقَرُ -

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ يَنْسِلُوْنَ - يَخْرُجُوْنَ - مَرْقَدِنَا مَخْرَجِنَا - اَحْصَيْنَاهُ - حَفِظْنَاهُ مَكَانَتِهِمْ وَمَكَانِهِمْ - وَاحِدٌ ؛

بابٌ ٨١٠ قَوْلِهٖ :- وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؛

١٩١٣ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ

٨٠٩ - سورۃ الملائکہ (فاطر)

مجاہد نے کہا کہ "القطمیر" ای لفافۃ النواۃ "مثقلۃ" (بالتخفیف) بمعنی مثقلۃ (بالتشدید) ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ "الحرور" کا تعلق دن میں سورج کے ساتھ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الحرور" کا تعلق رات کے ساتھ ہے اور "السموم" کا تعلق دن کے ساتھ ہے "غرابیب سود" یعنی گہرے سیاہ "غربیب" بمعنی گہرا سیاہ۔

سورۃ یٰسین

اور مجاہد نے کہا کہ "فعززنا" اے شددنا "یاحسرۃ علی العباد" یعنی دنیا میں انبیاء کے استہزاء کے نتیجہ میں آخرت میں ان کی حالت قابلِ حسرت و افسوس ہوگی "ان تدرک القمر" یعنی ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی پر اثر انداز نہیں ہوتی اور نہ ان (چاند اور سورج) کے لیے یہ مناسب ہے "سابق النہار" یعنی دونوں (دن اور رات) ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے بلا کسی درمیانی وقفہ اور بلا کسی تاخیر و توقف کے گردش میں ہیں "نسلخ" یعنی ہم ان میں سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنے مستقر کی طرف چلتا رہتا ہے "من مثلہ" ای من الانعام "فکہون" ای معجبون "جند محضرون" یعنی عند الحساب عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ "المشحون" بمعنی الموقر (لدی ہوئی) ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "طائرکم" اے مصائبکم۔ "ینسلون" اے یخرجون "مرقدنا" اے مخرجنا "احصیناہ" یعنی ہم نے اسے لوح محفوظ میں محفوظ کر لیا ہے "مکانتہم" اور مکانہم ہم معنی ہیں۔

٨١٠ - اور (ایک نشانی) آفتاب (بھی کہ) اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے۔ یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زبردست اور علم والے اللہ کا۔

١٩١٣ - ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؞

بیان کی۔ ان سے ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آفتاب غروب ہونے کے وقت میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابوذر! تمھیں معلوم ہے یہ آفتاب کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ یہ چلتا رہتا ہے، یہاں تک کہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اس کا بیان اللہ کے اس ارشاد میں ہوا ہے کہ "اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ اندازہ ٹھہرایا ہوا ہے زبردست اور علم والے کا"

١٩١٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى - وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا - قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ ؞

١٩١٤ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے والد نے، اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اور آفتاب اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے" کے متعلق سوال کیا تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ اس کا ٹھکانا (مستقر) عرش کے نیچے ہے۔

بَاب ٨١١ سُوْرَةُ وَالصَّافَّاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ - مِنْ كُلِّ مَكَانٍ - وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ، يُرْمَوْنَ - وَاصِبٌ : دَائِمٌ لَازِبٌ : - لَازِمٌ - تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ : يَعْنِي الْحَقَّ الْكُفَّارُ تَقُوْلُهٗ لِلشَّيْطٰنِ غَوْلٌ : - وَجَعُ بَطْنٍ - يُنْزَفُوْنَ : لَا تَذْهَبُ عُقُوْلُهُمْ - قَرِيْنٌ : - شَيْطَانٌ - يُهْرَعُوْنَ كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ : - يَزِفُّوْنَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا - قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى - وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ : - سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ

٨١١ - سورۂ والصافات

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "ویقذفون بالغیب من مکان بعید" میں "من مکان بعید" سے مراد "من کل مکان" ہے "ویقذفون من کل جانب" میں یقذفون سے مراد یرمون ہے "واصب" اے دائم "لازب" اے لازم "تاتوننا عن الیمین" یعنی الحق۔ یہ الفاظ کفار شیاطین سے کہیں گے۔ "غول" اے وجع بطن۔ "ینزفون" یعنی ان کی عقل نہیں جاتی رہے گی "قرین" یعنی شیطان ہے۔ "یہرعون" سے اشارہ ہرولہ (تیز چلنے) کی ہیئت کی طرف ہے۔ "یزفون" یعنی چلنے میں تیزی اور جلدی۔ "وبین الجنۃ نسبا" کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی لڑکیاں ہیں (ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر ان سے پوچھا کہ پھر ان کی مائیں کون ہیں تو انھوں نے کہا) کہ ان کی مائیں جن سرداروں کی لڑکیاں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "لقد علمت الجنۃ انہم لمحضرون" یعنی حساب کے لیے حاضر کیے جائیں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اَلْمَلٰٓئِکَۃُ۔ صِرَاطِ الْجَحِیْمِ۔ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ وَوَسَطِ الْجَحِیْمِ۔ لَشَوْبًا۔ یُخْلَطُ طَعَامُھُمْ وَیُسَاطُ بِالْحَمِیْمِ۔ مَدْحُوْرًا۔ مَطْرُوْدًا۔ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ۔ اللُّؤْلُؤُ الْمَکْنُوْنُ وَتَرَکْنَا عَلَیْہِ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔ یُذْکَرُ بِخَیْرٍ۔ یَسْتَسْخِرُوْنَ۔ یَسْخَرُوْنَ۔ بَعْلًا۔ رَبًّا وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ؛

کہ "نحن الصافون" میں مراد فرشتے ہیں۔ "صراط الجحیم" یعنی سواء الجحیم و وسط الجحیم۔ "لشوبا" یعنی ان کے کھانوں میں شدید گرم پانی کی آمیزش کر دی جائے گی "مدحورا" اے مطرودا۔ "بیض مکنون" ای اللؤلؤ المکنون "وترکنا علیہ فی الآخرین" یعنی ان کا ذکر خیر ہوتا رہے گا۔ "یستسخرون" یعنی یسخرون۔ "بعلا" ای ربا۔ "الاسباب" ای السماء۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور بلا شبہ یونس رسولوں میں سے تھے"۔

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا مِّنِ ابْنِ مَتّٰی

۱۹۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہونے کا دعویٰ کرے ؛

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ ھِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ مِّنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ ؛

۱۹۱۶۔ مجھ سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی۔ ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے بنی عامر بن لوی کے ہلال بن علی نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں یونس بن متی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہوں، وہ جھوٹا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

باب ۸۱۲ سُوْرَۃُ صٓ

۸۱۲۔ سورۂ ص

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَاَلْتُ مُجَاھِدًا عَنِ السَّجْدَۃِ فِیْ صٓ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ۔ وَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَسْجُدُ فِیْھَا ؛

۱۹۱۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے منذر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عوام بن حوشب نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سورۂ ص میں سجدہ کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ یہ سوال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی کیا گیا تھا تو آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی تھی۔ پس آپ بھی انھیں کی ہدایت کی اتباع کیجیے" اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ الطَّنَافِسِیُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ

۱۹۱۸۔ مجھ سے محمد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبید الطنافسی نے، ان سے عوام نے بیان کیا کہ میں نے مجاہد سے سورۂ ص

سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةٍ فِي صٓ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَ فَقَالَ أَوَمَا تَقْرَأُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ . فَكَانَ دَاوُدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . عُجَابٌ : عَجِيبٌ . الْقِطُّ : الصَّحِيفَةُ . هُوَ هٰهُنَا صَحِيفَةُ الْحَسَنَاتِ . وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي عِزَّةٍ : مُعَازِّينَ . الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ : مِلَّةُ قُرَيْشٍ . الِاخْتِلَاقُ : الْكَذِبُ . الْأَسْبَابُ : طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا . جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ يَعْنِي قُرَيْشًا . أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ : الْقُرُونُ الْمَاضِيَةُ . فَوَاقٍ : رُجُوعٍ . قِطَّنَا : عَذَابَنَا . اتَّخَذْنَاهُمْ سُخْرِيًّا : أَحَطْنَا بِهِمْ . أَتْرَابٌ : أَمْثَالٌ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَيْدُ : الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ . الْأَبْصَارُ : الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللّٰهِ . حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي : مِنْ ذِكْرِ . طَفِقَ مَسْحًا : يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا . الْأَصْفَادُ : الْوَثَاقُ .

باب ۸۱۳ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ .

۱۹۱۹ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا .

میں سجدہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ اس سورہ میں آیت سجدہ کے لیے دلیل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن مجید میں یہ نہیں پڑھتے کہ " اور ان کی نسل سے داؤد اور سلیمان ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے یہ ہدایت دی تھی سو آپ بھی ان کی ہدایت کی اتباع کیجیے۔" داؤد علیہ السلام بھی ان میں سے تھے جن کی اتباع کا آنحضور کو حکم تھا۔ چونکہ داؤد علیہ السلام کے سجدہ کا اس میں ذکر ہے اس لیے آنحضور نے بھی اس موقعہ پر سجدہ کیا۔ عجاب بمعنی عجیب ہے۔ قِطٌّ بمعنی صحیفہ۔ آیت میں مراد نیکیوں کا صحیفہ ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ "فی عزۃ" ای معازین "الملۃ الآخرۃ" سے مراد ملت قریش ہے " الاختلاق" ای الکذب۔ "الاسباب" یعنی آسمان کے اس کے دروازے سے راستے۔ "جند ما ہنالک مہزوم" سے مراد قریش ہیں۔ "اولئک الاحزاب" ای القرون الماضیہ۔ "فواق" ای رجوع "قطنا" ای عذابنا۔ "اتخذناہم سخریا" ای احطنا بہم۔ "اتراب" ای امثال "الاید" یعنی عبادت میں قوت والا۔ "الابصار" ای البصر فی امر اللہ "حب الخیر عن ذکر ربی" ای من ذکر ربی۔ "طفق مسحا" یعنی گھوڑوں کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ "الاصفاد" ای الوثاق۔

۸۱۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔ بے شک آپ بڑے دینے والے ہیں "

۱۹۱۹ ۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے روح اور محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا، یا اسی طرح کا کلمہ آپ نے فرمایا، تاکہ میری نماز خراب کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے سوچا کہ اسے مسجد کے کسی کھمبے سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب لوگ بھی اسے دیکھ سکو، لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آگئی کہ "اے میرے رب! مجھے ایسی سلطنت دے کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔" روح نے بیان کیا، چنانچہ آنحضور نے اس جن کو نامراد واپس کر دیا۔

باب ۸۱۴ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ -

۱۹۲۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا قُرَيْشًا اِلَى الْاِسْلَامِ فَاَبْطَؤُا عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْجُلُوْدَ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ دُخَانًا مِّنَ الْجُوْعِ - قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ - قَالَ فَدَعَوْا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - قَالَ فَكُشِفَ ثُمَّ عَادُوْا فِيْ كُفْرِهِمْ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۔

۸۱۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور نہ میں بناوٹ کرنیوالا ہوں"

۱۹۲۰- ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے ان سے مسروق نے کہ ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو تو وہ اسے بیان کرے اور اگر علم نہ ہو تو کہے کہ اللہ ہی کو زیادہ علم ہے (یعنی اپنی لاعلمی ظاہر کر دے) کیونکہ یہ بھی علم ہی ہے کہ جو چیز نہ جانتا ہو اس کے متعلق کہہ دے کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کہہ دیا تھا کہ" آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس (قرآن یا تبلیغ وحی) پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا ہوں" اور میں" دخان" (دھوئیں) کے بارے میں بتاؤں گا (جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے تاخیر کی۔ آنحضورؐ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی سی قحط سالی کے ذریعہ میری مدد کیجیے۔ چنانچہ قحط پڑا اور اتنا زبردست کہ ہر چیز ختم ہو گئی اور لوگ مردار اور چمڑے کھانے پر مجبور ہو گئے۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف اگر کوئی نظر اٹھاتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ اس کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے کہ" پس انتظار کرو اس دن کا جب آسمان کھلا ہوا دھواں لائے گا جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے" بیان کیا کہ پھر قریش دعا کرنے لگے کہ" اے ہمارے رب! اس عذاب کو ہم سے ہٹا لے تو ہم ایمان لائیں گے۔ لیکن وہ نصیحت سننے والے کہاں ہیں، ان کے پاس تو رسول صاف معجزات و دلائل کے ساتھ آچکا ہے اور وہ اس سے اعراض کر چکے ہیں۔ اور وہ کہہ چکے ہیں کہ اسے تو سکھایا جا رہا ہے۔ یہ مجنون ہے۔ بیشک ہم تھوڑے دنوں کے لیے ان سے عذاب ہٹا لیں گے۔ یقیناً تم پھر کفر ہی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ کیا قیامت میں بھی عذاب ہٹایا جائے گا[1] ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر یہ عذاب تو ان سے دور کر دیا گیا لیکن جب وہ دوبارہ کفر میں مبتلا ہو گئے تو بدر کی لڑائی میں اللہ نے انھیں پکڑا۔ اللہ

[1] یہ آخری جملہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر آج دنیا کا عذاب جو قحط کی صورت میں ان پر نازل ہوا ہے ان سے دور کر دیا جائے، تو کیا قیامت میں بھی یہ ممکن ہے وہاں تو ان کی بڑی سخت پکڑ ہو گی اور کوئی چیز اللہ کے دائمی عذاب سے انھیں نجات نہیں دے سکتی۔

کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے کہ "جس دن ہم سخت پکڑیں گے۔ بلاشبہ ہم انتقام لینے والے ہیں"۔

باب ۸۱۵ سُوْرَةُ الزُّمَرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ يُجَرُّ عَلٰى وَجْهِهٖ فِي النَّارِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمَّنْ يَّاْتِيْ اٰمِنًا - ذِيْ عِوَجٍ لَبْسٍ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ مَثَلٌ لِاٰلِهَتِهِمُ الْبَاطِلِ وَالْاِلٰهِ الْحَقِّ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ بِالْاَوْثَانِ - خَوَّلْنَا اَعْطَيْنَا - وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْاٰنُ وَصَدَّقَ بِهٖ اَلْمُؤْمِنُ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ اَعْطَيْتَنِيْ عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ - مُتَشَاكِسُوْنَ الشَّكِسُ الْعَسِرُ لَا يَرْضٰى بِالْاِنْصَافِ وَرَجُلًا سَلَمًا وَيُقَالُ سَالِمًا صَالِحًا - اِشْمَاَزَّتْ نَفَرَتْ بِمَفَازَتِهِمْ مِنَ الْفَوْزِ حَافِّيْنَ اَطَافُوْا بِهٖ مُطِيْفِيْنَ بِحِفَافَيْهِ بِجَوَانِبِهٖ مُتَشَابِهًا لَيْسَ مِنَ الْاِشْتِبَاهِ وَلٰكِنْ يُّشْبِهُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فِي التَّصْدِيْقِ ؏

۸۱۵ - سورۃ الزمر

مجاہد نے فرمایا کہ "افمن یتقی بوجہہ" کے معنی چہرے کے بل جہنم میں گھسیٹے جانے کے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرح ہے کہ "کیا وہ شخص بہتر ہے جسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا یا وہ جو قیامت کے دن سلامتی کے ساتھ آئے گا"۔ "ذی عوج"، ای لبس۔ "ورجلاً سلما لرجل" میں مشرکین کے معبودانِ باطل اور معبودِ حق کی مثال بیان کی گئی ہے۔ "ویخوفونک بالذین من دونہ" میں مراد بت ہیں۔ "خولنا" ای اعطینا۔ "والذی جاء بالصدق" میں "صدق" سے مراد قرآن ہے۔ "وصدق بہ" یعنی مومن قیامت کے دن آئے گا، اور کہے گا کہ اے رب! یہی وہ (قرآن) ہے جو ہمیں آپ نے دیا اور میں نے اس کے احکام پر عمل کیا۔ "متشاکسون" الرجل الشمکس ایسے اکھڑ آدمی کو کہتے ہیں جو انصاف اور حق پر رضامند نہ ہو "ورجلا سلماً" سالم بمعنی صالح ہے "اشمأزت" ای نفرت۔ "بمفازتہم" فوز سے نکلا ہے۔ "حافین" اے اطافوا بہ مطیفین۔ بحفافیہ ای بجوانبہ "متشابہا" اشتباہ سے نہیں نکلا ہے بلکہ مفہوم یہ ہے کہ وہ (قرآن) تصدیق میں بعض بعض سے مشابہ ہے۔

باب ۸۱۶ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؏

۸۱۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد، آپ کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو، جو اپنے اوپر زیادتیاں کرچکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بیشک اللہ سارے گناہ معاف کردے گا، بیشک وہ بڑا غفور ہے بڑا رحیم ہے۔

۱۹۲۰ - حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ يَعْلٰى اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَاَكْثَرُوْا فَاَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَ

۱۹۲۰ - مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی۔ انھیں ابن جریج نے خبر دی، ان سے یعلیٰ نے بیان کیا، انھیں سعید بن جبیر نے خبر دی اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مشرکین میں بعض نے قتل کا ارتکاب کیا تھا اور کثرت کے ساتھ اسی طرح بہت سے زنا کا ارتکاب کرتے رہے تھے۔ پھر وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی طرف

تَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَنَزَلَ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۔

دعوت دیتے ہیں (یعنی اسلام) یقیناً وہ بڑی اچھی چیز ہے لیکن ہمیں یہ بتلائیے کہ اب تک ہم نے جو گناہ کیے ہیں اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی " اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا اور کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی بھی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، ہاں مگر حق کے ساتھ"۔ اور یہ آیت نازل ہوئی" آپ کہہ دیجیے کہ اے میرے بندو جو اپنے اوپر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو، بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دے گا بیشک وہ بڑا غفور ہے، بڑا رحیم ہے"۔

باب ۸۱۷ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۔

۸۱۷۔ اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی۔

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمٰوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إِصْبَعٍ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۔

۱۹۲۱۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ علماء یہود میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمدؐ! ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا۔ اسی طرح زمین کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام دوسری مخلوقات کو ایک انگلی پر، اور پھر ارشاد فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ آنحضورؐ اس پر ہنس دیے اور آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے۔ آپ کا یہ ہنسنا اس یہودی عالم کی تصدیق میں تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی" اور ان لوگوں نے اللہ کی عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی اور حال یہ ہے کہ ساری زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن، اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے، وہ پاک ہے اور برتر ہے، ان لوگوں کے شرک سے"۔

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمٰوَاتِ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ ۔

۱۹۲۲۔ ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابو سلمہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن اللہ ساری زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا۔ پھر فرمائے گا، آج سلطانی میری ہے، کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ؟

باب ۸۱۸ قَوْلُهُ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ

۸۱۸۔ اور صور پھونکا جائے گا تو ان سب کے ہوش اڑ جائیں گے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، بجز اس کے جس کو

شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۞

اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو دفعۃً سب کے سب اٹھ کھڑے ہونگے، دیکھتے بھالتے ہوئے۔

۱۹۲۳ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَّرْفَعُ رَأْسَهٗ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوْسٰى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَكَذٰلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ ۞

۱۹۲۳۔ مجھ سے حسن نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن خلیل نے حدیث بیان کی، انھیں عبدالرحیم نے خبر دی، انھیں زکریا بن ابی زائدہ نے، انھیں عامر نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آخری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے اپنا سر اٹھانے والا میں ہوں گا۔ لیکن اس وقت میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ عرش کے ساتھ لپٹے ہوئے ہیں، اب مجھے نہیں معلوم کہ آپ پہلے ہی سے اسی طرح تھے یا دوسرے صور کے بعد (مجھ سے پہلے اٹھ کر عرشِ الٰہی کو تھام لیا تھا)

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ۔ قَالُوْا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ أَبَيْتُ۔ قَالُوْا أَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ أَبَيْتُ۔ قَالُوْا أَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ أَبَيْتُ۔ وَيَبْلٰى كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهٖ فِيْهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ ۞

۱۹۲۴۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوصالح سے سنا اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں صور کے پھونکے جانے کا درمیانی عرصہ چالیس ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا، کیا چالیس دن مراد ہیں؟ آپ نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ پھر انھوں نے پوچھا چالیس سال؟ اس پر بھی آپ نے انکار کیا پھر انھوں نے پوچھا چالیس مہینے؟ اس کے متعلق بھی آپ نے لاعلمی ظاہر کی اور ہر چیز فنا ہو جائے گی، سوا ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی سے ساری مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

باب ۸۱۹ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

۸۱۹۔ سورۃ المؤمن

قَالَ مُجَاهِدٌ: حٰمٓ مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ اسْمٌ لِّقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْعَبْسِيِّ ؎

يُذَكِّرُنِيْ حَامِيْمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ ۞ فَهَلَّا تَلَا حَامِيْمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ ۞

الطَّوْلُ: التَّفَضُّلُ۔ دَاخِرِيْنَ، خَاضِعِيْنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى النَّجَاةِ، الْإِيْمَانُ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ۔ يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ۔ تَمْرَحُوْنَ: تَبْطَرُوْنَ

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت میں بھی "حٰم" ایسا ہی ہے جیسے اور بہت سی سورتوں کے شروع میں آیا ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ نام ہے۔ دلیل شریح بن ابی اوفیٰ عبسی کا قول ہے (جنگ جمل کے موقع پر) حامیم مجھے اس وقت یاد دلاتی ہے جب نیزے ایک دوسرے کے ساتھ گتھے ہوئے ہیں، کیوں نہ حامیم لڑائی میں آنے سے پہلے پڑھی گئی۔

"الطول" ای التفضل۔ "داخرین" ای خاضعین۔ مجاہد نے فرمایا کہ "الی النجاۃ" میں ایمان مراد ہے۔ "لیس لہ دعوۃ" میں بت مراد ہیں۔ "یسجرون" یعنی ان کے لیے آگ بھڑکائی جائے گی

وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ؟ قَالَ وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ؟ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَيَقُولُ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّونَ أَنْ تُبَشَّرُوا بِالْجَنَّةِ عَلَى مَسَاوِي أَعْمَالِكُمْ وَإِنَّمَا بَعَثَ اللهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ أَطَاعَهُ وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ ۔

تمرحون ای تبطرون ۔ علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ دوزخ سے لوگوں کو ڈرا رہے تھے تو ایک شخص نے کہا کہ آپ لوگوں کو مایوس کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری مجال ہے کہ میں لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کروں ۔ اللہ تعالیٰ نے تو خود فرمایا ہے کہ "اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے ، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، لیکن اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ " بیشک اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے اہلِ دوزخ ہیں"۔ اصل میں تو تم لوگوں کی تو یہ خواہش ہے کہ تمھارے برے اعمال پر بھی تمھیں جنت کی بشارت دی جاتی رہے ۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کے لیے جنت کی بشارت دے کر بھیجا تھا جو اس کی اطاعت کریں لیکن جو لوگ اس کی نافرمانی کریں انھیں آپ دوزخ سے ڈرانے والے تھے ۔

۱۹۲۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوَى ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ۔

۱۹۲۵ ۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم تیمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ سخت معاملہ مشرکین نے کیا کیا تھا؟ بیان کیا کہ آنحضور کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا۔ اس نے آنحضور کا شانہ مبارک پکڑ کر آپ کی گردن میں اپنا کپڑا لپیٹ دیا اور اس کپڑے سے آپ کا گلا بڑی سختی کے ساتھ گھونٹنے لگا، اتنے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آگئے اور آپ نے اس بدبخت کا مونڈھا پکڑ کر اسے آنحضور سے جدا کیا اور کہا کہ کیا تم ایک ایسے شخص کو قتل کر دینا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور وہ تمھارے رب کے پاس سے اپنی سچائی کے لیے معجزات بھی لایا ہے۔

بَابُ ۸۲۰ حٰمٓ السَّجْدَةُ

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا

۸۲۰ ۔ سورہ حٰم السجدۃ

طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ

طَوْعًا، اَعْطِيَا قَالَتَا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ
اَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ - اِنِّيْ
اَجِدُ فِي الْقُرْاٰنِ اَشْيَآءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ
قَالَ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا
يَتَسَآءَلُوْنَ - وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَتَسَآءَلُوْنَ. وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا.
رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ - فَقَدْ كَتَمُوْا فِيْ
هٰذِهِ الْاٰيَةِ - وَقَالَ اَمِ السَّمَآءُ بَنَاهَا
اِلٰى قَوْلِهٖ دَحَاهَا - فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَآءِ
قَبْلَ خَلْقِ الْاَرْضِ. ثُمَّ قَالَ اَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ
يَوْمَيْنِ اِلٰى طَآئِعِيْنَ - فَذَكَرَ فِيْ هٰذِهٖ
خَلْقَ الْاَرْضِ قَبْلَ السَّمَآءِ - وَقَالَ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا، عَزِيْزًا حَكِيْمًا
سَمِيْعًا بَصِيْرًا، فَكَاَنَّهٗ كَانَ ثُمَّ مَضٰى
فَقَالَ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ فِي النَّفْخَةِ
الْاُوْلٰى ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا مَنْ
شَآءَ اللّٰهُ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ عِنْدَ
ذٰلِكَ وَلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ثُمَّ فِي النَّفْخَةِ
الْاٰخِرَةِ. اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَتَسَآءَلُوْنَ. وَاَمَّا قَوْلُهٗ مَا كُنَّا
مُشْرِكِيْنَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ - فَاِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ لِاَهْلِ الْاِخْلَاصِ ذُنُوْبَهُمْ وَ
قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ تَعَالَوْا نَقُوْلُ لَمْ نَكُنْ
مُشْرِكِيْنَ فَخَتَمَ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ
اَيْدِيْهِمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ اَنَّ
اللّٰهَ لَا يُكْتَمُ حَدِيْثًا وَعِنْدَهٗ يَوَدُّ

"ائتیا طوعاً" بمعنی اعطیا ہے ۔ "قالتا اتینا طائعین" ای اعطینا
منہال نے سعید کے واسطہ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں قرآن میں بہت سی آیتیں
ایک دوسرے کے خلاف پاتا ہوں ۔ مثلاً آیت "اس دن
(قیامت کے دن) ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ باقی نہیں
رہے گا ۔ اور وہ باہم ایک دوسرے سے پوچھیں گے بھی نہیں"
(دوسری آیت) "اور ان میں بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر ایک
دوسرے سے پوچھیں گے" (کے خلاف ہے) اسی طرح ایک
آیت میں ہے کہ" وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے"
لیکن دوسری آیت میں ان کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ "اے ہمارے
رب! ہم مشرکین میں سے نہیں تھے" اس آیت سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ اپنا مشرک ہونا چھپائیں گے" اسی طرح آیت
"ام السماء، بناہا۔۔۔تا دحاہا" میں آسمان کو زمین سے پہلے پیدا
کرنے کا ذکر ہے ۔ جبکہ "ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض
فی یومین" تا "طائعین" میں زمین کو آسمان سے پہلے پیدا
کرنے کا ذکر ہے ۔ ایک آیت میں ہے کہ " وکان اللہ غفوراً
رحیماً" دوسری جگہ "وکان اللہ عزیزاً حکیماً" تیسری جگہ ہے
"سمیعاً بصیراً" ان آیات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ میں یہ
صفات پہلے تھیں لیکن اب نہیں ہیں ، ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ آیت" قیامت کے دن ان کے درمیان کوئی رشتہ
ناطہ نہیں رہے گا" نفخۂ اولیٰ (پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے) کے
بعد کا ذکر ہے ۔ ارشاد ہے کہ "پھر صور پھونکا جائے گا تو اس سے
ان تمام پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی جو آسمانوں اور زمینوں میں
ہوں گے سوا ان کے جنہیں اللہ چاہے گا اس وقت ان میں کوئی
رشتہ ناطہ نہیں رہے گا اور نہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے
سوال کریں گے" پھر جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائیگا تو" ان
میں بعض بعض کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے"
دوسرا اشکال یعنی ایک طرف یہ آیت کہ" وہ اللہ سے کوئی بات
نہیں چھپائیں گے" اور دوسری طرف مشرکین کا یہ کہنا کہ" ہم

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الْآيَة - وَخَلَقَ الْأَرْضَ فِيْ
يَوْمَيْنِ - ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاءَ ثُمَّ اسْتَوٰى
إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ فِيْ يَوْمَيْنِ آخَرَيْنِ
ثُمَّ دَحَا الْأَرْضَ وَدَحْوُهَا أَنْ أَخْرَجَ
مِنْهَا الْمَاءَ وَالْمَرْعٰى وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَ
الْجِمَالَ وَالْآكَامَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ يَوْمَيْنِ
آخَرَيْنِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ دَحَاهَا وَقَوْلُهُ
خَلَقَ الْأَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَجُعِلَتِ الْأَرْضُ
وَمَا فِيْهَا مِنْ شَيْءٍ فِيْ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ وَ
خُلِقَتِ السَّمٰوَاتُ فِيْ يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَحِيْمًا سَمّٰى نَفْسَهُ ذٰلِكَ - وَذٰلِكَ
قَوْلُهُ أَيْ لَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ
يُرِدْ شَيْئًا إِلَّا أَصَابَ بِهِ الَّذِيْ أَرَادَ
فَلَا يَخْتَلِفْ عَلَيْكَ الْقُرْآنُ فَإِنَّ كُلًّا
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَمْنُوْنٌ
مَحْسُوْبٌ - أَقْوَاتَهَا - أَرْزَاقَهَا - فِيْ كُلِّ
سَمَاءٍ أَمْرَهَا مِمَّا أَمَرَ بِهِ - نَحِسَاتٍ
مَشَائِيْمَ - وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ تَتَنَزَّلُ
عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ - اهْتَزَّتْ
بِالنَّبَاتِ وَرَبَتْ ارْتَفَعَتْ وَقَالَ غَيْرُهُ
مِنْ أَكْمَامِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا
لِيْ أَيْ بِعَمَلِيْ ، أَنَا مَحْقُوْقٌ بِهٰذَا - سَوَاءً
لِلسَّائِلِيْنَ - قَدَّرَهَا سَوَاءً - فَهَدَيْنَاهُمْ
دَلَلْنَاهُمْ عَلَى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَقَوْلِهِ وَ
هَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ - وَكَقَوْلِهِ هَدَيْنَاهُ
السَّبِيْلَ وَالْهُدَى الَّذِيْ هُوَ الْإِرْشَادُ
بِمَنْزِلَةِ أَصْعَدْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ
أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ
اقْتَدِهْ - يُوْزَعُوْنَ يُكَفُّوْنَ - مِنْ أَكْمَامِهَا

مشرکین میں سے نہیں تھے" اس میں صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
اخلاص والوں کے گناہ معاف کر دے گا۔ مشرکین کہیں گے کہ
آؤ ہم بھی کہیں کہ "ہم مشرکین میں سے نہیں تھے" (تاکہ ہمارے
بھی گناہ معاف ہو جائیں) اللہ اس وقت ان کے منہ پر مہر
لگا دے گا اور ان کے ہاتھ پاؤں بول پڑیں گے (اور ان کے
شرک کی گواہی دیں گے) اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ اللہ
سے کوئی بات نہیں چھپائی جا سکتی۔ اور اس وقت کفار خواہش
کریں گے" آخر آیت تک۔ زمین و آسمان کے پیدا کرنے
کے سلسلہ میں صورت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین
پیدا کی دو دنوں میں، پھر آسمان پیدا کیا۔ پھر آسمان کی طرف
توجہ فرمائی اور انہیں برابر کیا۔ دوسرے دنوں میں، پھر زمین
کو برابر کیا، اس کا برابر کرنا یہ تھا کہ اس میں پانی اور چراگاہیں
پیدا کیں، پہاڑ پیدا کیے اور اونٹ اور ٹیلے پیدا کیے اور وہ
سب چیزیں پیدا کیں جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں
یہ بھی دو دن میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "دحاہا" میں یہی
بیان ہوا ہے۔ "وخلق الارض فی یومین" (بھی صحیح ہے) لیکن
زمین اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب کی پیدائش چار دن میں
ہوئی۔ (اس پیدائش میں دو ابتدائی دن گئے اور دو آخری)
اور آسمانوں کو دو دن میں پیدا کیا" وکان اللہ غفورا رحیما"
یا اس جیسی آیتوں سے متعلق جو تم نے کہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے
خود اپنا نام ان صفات پر رکھا ہے اور یہی اس کا ارشاد ہے
یعنی یہ کہ وہ ہمیشہ ان صفات کے ساتھ متصف رہے گا۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی پر رحم کرنا چاہے گا تو اس کی
رحمت اس شخص تک لازماً پہنچے گی۔ قرآن مجید کے مضامین کو
باہم ایک دوسرے کے خلاف نہ بناؤ۔ کیونکہ سب اللہ کی
طرف سے ہے۔ مجھ سے یہ حدیث یوسف بن عدی نے
بیان کی، ان سے عبداللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے
زید بن ابی انیسہ نے اور ان سے منہال نے اور مجاہد نے کہا
کہ "ممنون" یعنی محسوب ہے "اقواتہا" اسے ارزاقہا۔

قِشْرُ الْكُفُرَّى هِيَ الْكُمُّ۔ وَلِيٌّ حَمِيمٌ، الْقَرِيبُ۔ مِنْ مَحِيصٍ، حَاصَ۔ حَادَ۔ مِرْيَةٍ وَمُرْيَةٍ وَاحِدٌ أَيِ امْتِرَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ۔ الْوَعِيدُ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ فَإِذَا فَعَلُوهُ عَصَمَهُمُ اللهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ۔

"فی کل سماء امرہا" یعنی جن کا حکم دیا گیا ہے "نحسات" یعنی نامبارک، بُرے۔ "وقیضنا لہم قرناء" ای قرنا ہم بہم۔ "تتنزل علیہم الملائکۃ" ای عند الموت "اہتزت" ای بالنبات "وربت" بمعنی ارتفعت۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "من اکمامہا" جب وہ کھلتا ہے "لیقولن ہذا لی" ای بعملی مطلب یہ ہے کہ "میں اس کا اپنے عمل اور علم کی بنا پر مستحق ہوں"۔ "سواء للسائلین" ای قدرہا سواء۔ "فہدیناہم" یعنی ہم نے انہیں خیر اور شر کا راستہ بتا دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وہدیناہ النجدین" اور ایک دوسرے موقع پر ارشاد ہے "ہدیناہ السبیل" "ہدایت" جو ارشاد کے معنی میں ہے۔ اس کا مفہوم منزل مقصود تک پہنچا دینا ہے۔ اس معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ "اولئک الذین ہداہم اللہ فبہداہم اقتدہ" "یوزعون" ای یکفون۔ "من اکمامہا" مراد خوشہ کے اوپر کا چھلکا ہے اسے "کُمّ" کہتے ہیں "ولی حمیم" ای القریب۔ "من محیص" حاص عنہ سے مشتق ہے بمعنی بھاگا "مریۃ" اور "مُریۃ" ایک معنی میں ہیں یعنی شک۔ مجاہدؒ نے فرمایا کہ "اعملوا ما شئتم" وعید ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ "بالتی ہی احسن" کا مفہوم ہے کہ غصہ کے وقت صبر سے کام لینا۔ ناگواری پیش آئے تو معاف کرنا۔ جب وہ عفو اور صبر سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے گا اور ان کے دشمن کو ان کے سامنے جھکا دے گا، وہ ایسا ہو جائے گا جیسا ولی دوست ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں گواہی دیں گی بلکہ تمہیں تو یہ خیال تھا کہ اللہ کو بہت سی ان چیزوں کی خبر ہی نہیں جنہیں تم کرتے رہے۔

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ الْآيَةَ كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفٍ أَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِي بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا، قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ فَأُنْزِلَتْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ الْآيَةَ۔

۱۹۲۶۔ ہم سے صلت بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے روح بن قاسم نے، ان سے مجاہد نے، ان سے ابومعمر نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت "اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان گواہی دیں گے ... الخ کے متعلق فرمایا کہ قریش کے دو افراد اور بیوی کی طرف سے ان کا قبیلہ ثقیف کا کوئی رشتہ دار، یا ثقیف کے دو افراد تھے اور بیوی کی طرف سے ان کا قریش کا کوئی رشتہ دار۔ بہرحال یہ خانہ کعبہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ کیا تمہارے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہوگا ایک نے کہا کہ بعض باتیں سنتا ہے، دوسرے نے کہا کہ اگر بعض باتیں سُن سکتا ہے تو سب سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمْ الْاٰيَةَ ؛

١٩٢٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ أَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ؟ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا. وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰيَةَ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا فَيَقُوْلُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ أَوِ ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ أَوْ حُمَيْدٌ أَحَدُهُمْ أَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰى مَنْصُوْرٍ وَتَرَكَ ذٰلِكَ مِرَارًا غَيْرَ وَاحِدَةٍ ؛

تمھاری آنکھیں گواہی دیں گی" آخر آیت تک۔" اور یہ تمھارا گمان ہے الخ"

۱۹۲۷ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو قریشی اور ایک ثقفی یا ایک قریشی اور دو ثقفی بیٹھے ہوئے تھے ان کے پیٹ بہت پھولے ہوئے تھے لیکن دل سمجھ سے خالی تھے ایک نے ان میں سے کہا تمھارا کیا خیال ہے، کیا اللہ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا اگر ہم زور سے باتیں کریں تو سنتا ہے لیکن آہستہ آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا کہ اگر اللہ زور سے بولنے پر سن سکتا ہے تو آہستہ بولنے پر بھی سنتا ہوگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ" اور تم اس بات سے اپنے کو چھپا ہی نہیں سکتے تھے کہ تمھارے کان، تمھاری آنکھیں اور تمھاری جلدیں گواہی دیں" آخر آیت تک۔ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ اور کہا کہ ہم سے منصور نے یا ابن ابی نجیح نے یا حمید نے، ان میں سے کسی ایک نے یہ حدیث بیان کی۔ پھر آپ منصور ہی کا ذکر کرتے تھے اور دوسروں کا ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ نہیں کیا۔

باب ٨٢١ قَوْلِهٖ فَإِنْ يَصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ الْاٰيَةَ

۸۲۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد" سو یہ لوگ اگر صبر کریں جب بھی دوزخ ہی ان کا ٹھکانہ ہے"

١٩٢٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِنَحْوِهٖ ؛

۱۹۲۸ - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان ثوری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے ابو معمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔

باب ٨٢٢ حٰمٓ عٓسٓقٓ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَقِيْمًا: لَا تَلِدُ - رُوْحًا مِّنْ أَمْرِنَا: الْقُرْاٰنُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ. لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا: لَا خُصُوْمَةَ. طَرْفٍ خَفِيٍّ: ذَلِيْلٍ. وَقَالَ غَيْرُهُ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ يَتَحَرَّكْنَ وَلَا يَجْرِيْنَ

۸۲۲ - حٰمٓ عٓسٓقٓ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "عقیماً" کے معنی لا تلد منقول ہیں۔ "روحاً من امرنا" سے مراد قرآن ہے۔ مجاہد نے فرمایا۔ "یذرؤکم فیہ" یعنی نسل در نسل تمھیں رحم میں پیدا کرتا رہے گا۔ "لا حجۃ بیننا" ای لاخصومۃ۔ "طرف خفی" ای ذلیل۔ غیر مجاہد نے کہا کہ" فیظللن رواکد علیٰ ظہرہ" یعنی موجوں کے ساتھ حرکت کرتے ہیں، سمندر میں بہہ نہیں جاتے "شرعوا" ای

فِي الْبَحْرِ. شَرَعُوا: ابْتَدَعُوا ۔

بَابُ ۸۲۳ قَوْلِهِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ۔

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ ۔

بَابُ ۸۲۴ حٰمٓ الزُّخْرُفِ ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ. عَلَى أُمَّةٍ: عَلَى إِمَامٍ. وَقِيلِهِ يَا رَبِّ تَفْسِيرُهُ: أَيَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَلَا نَسْمَعُ قِيلَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً: لَوْلَا أَنْ جَعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ كُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِبُيُوتِ الْكُفَّارِ سَقْفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ مِنْ فِضَّةٍ وَهِيَ دَرَجٌ وَسُرُرَ فِضَّةٍ. مُقْرِنِينَ مُطِيقِينَ. آسَفُونَا: أَسْخَطُونَا. يَعْشُ يَعْمَى. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ: أَيْ تُكَذِّبُونَ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ لَا تُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ. وَمَضَى مَثَلُ الْأَوَّلِينَ: سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ. مُقْرِنِينَ يَعْنِي الْإِبِلَ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ. يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ الْجَوَارِي. جَعَلْتُمُوهُنَّ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا فَكَيْفَ تَحْكُمُونَ. لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ

ابتدعوا۔

۸۲۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سوا رشتہ داری کی محبت کے"۔

۱۹۲۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی۔ ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے عبدالملک بن میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سوا رشتہ داری کی محبت کے" کے متعلق پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری مراد ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ تم نے جلد بازی کی۔ قریش کی کوئی شاخ نہیں تھی جس میں آنحضور ﷺ کی رشتہ داری نہ رہی ہو۔ آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم اس رشتہ داری کی وجہ سے صلہ رحمی کا معاملہ کرو جو میرے اور تمہارے درمیان میں قائم ہے۔

۸۲۴۔ حٰمٓ الزخرف

مجاہد نے فرمایا کہ علی امۃ ای علی امام۔ "وقیلہ یا رب" کی تفسیر یہ ہے کہ کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کے رازوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سن رہے ہیں اور ہم ان کی باتوں سے غافل ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو جو لوگ خدائے رحمٰن سے کفر کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی کر دیتے اور زینے بھی" یعنی چاندی کے کر دیتے۔ "مقرنین" ای مطیعین۔ "آسفونا" ای اسخطونا۔ "یعش" ای یعمی۔ مجاہد نے فرمایا کہ "افنضرب عنکم الذکر" کا مفہوم یہ ہے کہ تم قرآن کو جھٹلاتے رہو اور پھر بھی تمہیں سزا نہ دی جائے۔ "ومضیٰ مثل الاولین" ای سنۃ الاولین۔ "مقرنین" سے اشارہ اونٹ، گھوڑے، خچر اور گدھوں کی طرف ہے۔ "ینشأ فی الحلیۃ" یعنی لڑکیاں جنہیں تم اللہ کی اولاد کہتے ہو۔ یہ تمہارا فیصلہ آخر کس بنیاد پر ہے۔ "لو شاء الرحمٰن ما عبدناہم" میں مراد بتوں سے ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو یہ ان کی عبادت نہ کرتے، بوجہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "مالہم بذلک من علم" کے۔ مطلب یہ ہے کہ بتوں کو کوئی علم نہیں ہے

مَا عَبَدْنَاهُمْ يَعْنُونَ الْأَوْثَانَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ أَيِ الْأَوْثَانُ إِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ فِي عَقِبِهِ وَلَدِهِ مُقْتَرِنِينَ، يَمْشُونَ مَعًا ـ سَلَفًا قَوْمُ فِرْعَوْنَ سَلَفًا لِكُفَّارِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَثَلًا عِبْرَةً يَصِدُّونَ، يَضِجُّونَ، مُبْرِمُونَ: مُجْمِعُونَ ـ أَوَّلُ الْعَابِدِينَ: أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ـ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ الْعَرَبُ تَقُولُ نَحْنُ مِنْكَ الْبَرَاءُ وَالْخَلَاءُ ـ وَالْوَاحِدُ وَالْإِثْنَانِ وَالْجَمِيعُ مِنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ يُقَالُ فِيهِ بَرَاءٌ لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ وَلَوْ قَالَ بَرِيءٌ لَقِيلَ فِي الْإِثْنَيْنِ بَرِيئَانِ وَفِي الْجَمِيعِ بَرِيئُونَ وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ إِنَّنِي بَرِيءٌ بِالْيَاءِ ـ وَالزُّخْرُفُ ـ الذَّهَبُ مَلَائِكَةً يَخْلُفُونَ يَخْلُفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الْآيَةَ ؛

"فی عقبہ" ای ولدہ "مقرنین" ای یمشون معًا "سلفًا" سے مراد قوم فرعون ہے۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے لیے وہ پیشرو اور نمونہ عبرت ہے "یصدون" ای یضجون۔ "مبرمون" ای مجمعون۔ "اول العابدین" ای اول المؤمنین۔ "اننی براء مما تعبدون" عرب یہ محاورہ استعمال کرتے تھے۔ کہتے تھے، نحن منک البراء والخلاء۔ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے "براء" استعمال ہوتا ہے کیونکہ یہ مصدر ہے۔ البتہ اگر "بریٔ" استعمال کریں، تو تثنیہ کے لیے "بریئان" اور جمع کے لیے "بریئون" استعمال کرنا ہوگا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی قراءت "اننی بریٔ" کی ہے۔ یاء کے ساتھ "الزخرف" بمعنی سونا ہے۔ "ملائکۃ یخلفون" یعنی بعض بعض کے پیچھے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور یہ لوگ پکاریں گے، کہ اے مالک (داروغہ جہنم) تمہارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کردے۔ وہ کہے گا کہ تمہیں تو اسی حال میں پڑا رہنا ہے۔"

۱۹۳۰ ـ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ مَثَلًا لِلْآخِرِينَ: عِظَةً ـ وَقَالَ غَيْرُهُ مُقْرِنِينَ ضَابِطِينَ ـ يُقَالُ فُلَانٌ مُقْرِنٌ لِفُلَانٍ: ضَابِطٌ لَهُ ـ وَالْأَكْوَابُ: الْأَبَارِيقُ الَّتِي لَا خَرَاطِيمَ لَهَا وَقَالَ قَتَادَةُ أُمُّ الْكِتَابِ أَيْ أَصْلُ الْكِتَابِ ـ أَوَّلُ الْعَابِدِينَ أَيْ مَا كَانَ لِلّٰهِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْآنِفِينَ وَهُمَا لُغَتَانِ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبِدٌ وَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ ـ وَيُقَالُ أَوَّلُ الْعَابِدِينَ

۱۹۳۰ ـ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا "اور یہ لوگ پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کردے" اور قتادہ نے فرمایا کہ "مثلاً للآخرین" کا مفہوم ہے "نصیحت اپنے بعد والوں کے لیے"۔ غیر قتادہ نے کہا کہ "مقرنین" ای ضابطین۔ فلان مقرن لفلان ای ضابطہ۔ "الاکواب" یعنی بغیر ٹونٹی کے لوٹے۔ قتادہ نے فرمایا کہ "ام الکتاب" سے مراد اصل کتاب ہے "اول العابدین" کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے کوئی اولاد نہیں۔ اور اس کا انکار کرنے والا سب سے پہلے میں ہوں۔ "رجل عابد و عبد" دو لغت ہیں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (بجائے وقیلہ یارب کے) "وقال الرسول یارب" قرأت کی ہے۔

الْجَاحِدِيْنَ مِنْ عَبِدَ يَعْبُدُ. أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِيْنَ مُشْرِكِيْنَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ رُفِعَ حَيْثُ رَدَّهُ أَوَائِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ لَهَلَكُوْا فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضٰى مَثَلُ الْأَوَّلِيْنَ. عُقُوْبَةُ الْأَوَّلِيْنَ. جُزْءًا: عِدْلًا.

بولتے ہیں" اول العابدین" ای الجاحدین۔ عبد یعبد سے" افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین" میں مسرفین سے مراد (جیسا کہ قتادہ نے فرمایا) مشرکین ہیں۔ واللہ اگر یہ قرآن اٹھا لیا جاتا۔ جب کہ ابتداء میں قریش نے اسے رد کر دیا تھا۔ تو سب ہلاک ہو جاتے۔" فاهلکنا اشد منهم بطشا"، "ومعنی مثل الاولین" سے مراد عقوبة الاولین۔" جزءا" ای عدلا۔

باب ۸۲۵ سُوْرَةُ الدُّخَانِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ. رَهْوًا: طَرِيْقًا يَابِسًا. عَلَى الْعَالَمِيْنَ عَلٰى مَنْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ فَاعْتُلُوْهُ: ادْفَعُوْهُ. وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ: أَنْكَحْنَاهُمْ حُوْرًا عِيْنًا يَحَارُ فِيْهَا الطَّرْفُ. تَرْجُمُوْنِ: الْقَتْلُ وَرَهْوًا: سَاكِنًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْمُهْلِ: أَسْوَدُ كَمُهْلِ الزَّيْتِ وَقَالَ غَيْرُهُ تُبَّعٍ مُلُوْكُ الْيَمَنِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ يُسَمّٰى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ وَالظِّلُّ يُسَمّٰى تُبَّعًا لِأَنَّهُ يَتْبَعُ الشَّمْسَ.

۸۲۵۔ سورۃ الدخان۔

مجاہد نے فرمایا کہ" رهوا" ای طریقا یابسا۔ علی العالمین ای علی من بین ظهریه۔" فاعتلوه" ای ادفعوه۔" وزوجناهم بحور" یعنی ہم ان کا نکاح بڑی آنکھوں والی حوروں سے کریں گے جنہیں دیکھ کر آنکھیں حیرت زدہ رہ جاتی ہوں۔" ترجمون" ای القتل۔" رهوا" ای ساکنا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ" کالمهل" یعنی سیاہ زیتون کے تیل کی تلچھٹ جیسا۔ غیر ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ" تبع" یمن کے بادشاہوں کو کہتے تھے ہر ایک کو" تبع" کہتے کیونکہ وہ اپنے جانے والے صاحب کے بعد آتا تھا، سایہ کو بھی اس مناسبت سے" تبع" کہتے کہ وہ سورج کے تابع ہے۔

باب ۸۲۶ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِيْنٍ. قَالَ قَتَادَةُ. فَارْتَقِبْ: فَانْتَظِرْ.

۸۲۶۔ پس آپ انتظار کیجئے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو۔ قتادہ نے فرمایا کہ" فارتقب" ای فانتظر۔

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَضٰى خَمْسٌ: الدُّخَانُ وَالرُّوْمُ وَالْقَمَرُ، الْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ.

۱۹۳۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ (قیامت کی) پانچ علامتیں گذر چکی ہیں۔" الدخان" دھواں" الروم" (غلبہ روم)" القمر" (چاند کا ٹکڑے ہونا)" البطشة" پکڑ۔ اور" اللزام" (ہلاکت اور قید)

باب ۸۲۷ قَوْلِهِ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ.

۸۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" ان سب لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک عذاب دردناک ہوگا"

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

۱۹۳۲۔ ہم سے یحیی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے بیان

إِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ. قَالَ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ فَاسْتَسْقٰى فَسُقُوْا فَنَزَلَتْ إِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ. فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوْا إِلٰى حَالِهِمْ حِيْنَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ ؛

اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ (قحط) اس لیے پڑا تھا کہ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کرنے کی بجائے شرک پر جمے رہے تو آپ نے ان کے لیے ایسے قحط کی بددعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط اور مصیبت کا شدید دور آیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔ لوگ آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ کی شدت کی وجہ سے دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "تو آپ انتظار کیجیے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا" بیان کیا کہ پھر ایک صاحب حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ قبیلہ مضر کے لیے بارش کی دعا کیجیے کہ وہ برباد ہو چکے ہیں۔ آنحضور نے فرمایا مضر کے حق میں دعا کے لیے کہتے ہو۔ تم بڑے جری ہو۔ آخر الامر آنحضور نے ان کے لیے دعا کی اور بارش ہوئی۔ اس پر آیت "انکم عائدون" نازل ہوئی۔ (یعنی اگرچہ تم نے ایمان کا وعدہ کیا ہے لیکن تم کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے) چنانچہ جب پھر ان میں خوشحالی ہوئی تو شرک کی طرف لوٹ گئے (اور اپنے ایمان کے وعدہ کو بھلا دیا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز) ہم پورا بدلہ لے لیں گے" بیان کیا اس آیت سے مراد بدر کی لڑائی ہے۔

باب ۸۲۸ قَوْلِهٖ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ؛

۸۲۸۔ اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کیجیے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ. إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ. إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوْا فِيْهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهْدِ حَتّٰى جَعَلَ

۱۹۳۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابو الضحیٰ نے، ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی علم ہی ہے کہ تمہیں اگر کوئی بات معلوم نہیں ہے تو (اس کے متعلق اپنی لاعلمی ظاہر کر دو) اور کہہ دو کہ اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "آپ اپنی قوم سے کہہ دیجیے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں اور نہ میں بناوٹی باتیں کرتا ہوں۔ جب قریش حضور اکرم کو تکلیف پہنچانے اور آپ کے ساتھ معاندانہ روش میں برابر بڑھتے ہی رہے تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی کہ "اے اللہ ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط کے ذریعہ

أَحَدُهُمْ يَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوعِ قَالُوا رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ. فَقِيلَ لَهُ إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوا فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوا فَانْتَقَمَ اللَّهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ؛

کیجیے جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قحط پڑا۔ اور بھوک اور فاقہ کی شدت کا یہ عالم تھا کہ لوگ ہڈیاں اور مردار کھانے پر مجبور ہوگئے۔ لوگ آسمان کی طرف دیکھتے تھے لیکن فاقہ کی وجہ سے دھوئیں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔ آخر انھوں نے کہا کہ "اے ہمارے پروردگار! ہم سے اس عذاب کو دور کیجیے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے کہہ دیا تھا کہ اگر ہم نے یہ عذاب دور کردیا تو پھر تم اسی اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤگے۔ حضور اکرمؐ نے پھر ان کے حق میں دعا کی اور یہ عذاب ان سے ہٹ گیا لیکن وہ پھر بھی کفر و شرک ہی پر جمے رہے۔ اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے بدر کی لڑائی میں لیا۔ یہی واقعہ آیت "جس روز آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا" سے "ہم ضرور انتقام لیں گے" تک بیان ہوا ہے۔

باب ۸۲۹ قَوْلِهِ: أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ. الذِّكْرُ وَالذِّكْرَى وَاحِدٌ

۸۲۹ "ان کو کب اس سے نصیحت ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کے پاس پیغمبر کھلے ہوئے دلائل کے ساتھ آچکا ہے۔" "الذکر، اور الذکری" ہم معنی ہیں۔

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَعَا قُرَيْشًا كَذَّبُوهُ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ. فَأَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ يَعْنِي كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى كَانُوا يَأْكُلُونَ الْمَيْتَةَ فَكَانَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فَكَانَ يَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ ثُمَّ قَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ حَتَّى بَلَغَ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ قَالَ وَالْبَطْشَةُ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ ؛

۱۹۳۴ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کے ساتھ سرکشی کی۔ آنحضورؐ نے ان کے لیے بددعا کی کہ اے اللہ! میری ان کے خلاف یوسف علیہ السلام جیسے قحط کے ذریعہ مدد کیجیے۔ قحط پڑا اور ہر چیز فنا ہوگئی۔ لوگ مردار کھانے لگے۔ کوئی شخص کھڑا ہو کر آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک اور فاقہ کی وجہ سے آسمان اور اس کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت شروع کی" تو آپ انتظار کیجیے۔ اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا... تا... بیشک ہم چندے اس عذاب کو ہٹالیں گے اور تم بھی اپنی پہلی حالت پر لوٹ آؤگے" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا قیامت کے عذاب سے بھی وہ بچ سکیں گے؛ فرمایا کہ "سخت پکڑ" بدر کی لڑائی میں ہوئی تھی۔

باب ۸۳۰ قَوْلِهِ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا

۸۳۰ - پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی

مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۔

کہتے رہے کہ یہ سکھایا ہوا ہے، دیوانہ ہے۔

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ۔ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ۔ فَاَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتّٰى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُوْدَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ اَيْ مُحَمَّدُ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُوا اللّٰهَ اَنْ يَّكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُوْدُوْا بَعْدَ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ ثُمَّ قَرَاَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى عَآئِدُوْنَ اَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ اَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ۔ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۔

۱۹۳۵۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں سلیمان اور منصور نے، انھیں ابو الضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور آپ سے فرمایا کہ "کہہ دیجیے کہ میں تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں۔ اور نہ میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں ہوں" پھر جب آپ نے دیکھا کہ قریش عناد سے باز نہیں آتے تو آپ نے ان کے لیے بددعا کی کہ "اے اللہ! ان کے خلاف میری مدد ایسے قحط سے کیجیے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا" قحط پڑا اور ہر چیز تباہ ہوگئی۔ لوگ ہڈی اور چمڑے کھانے پر مجبور ہوگئے (سلیمان اور منصور راویان حدیث میں سے) ایک نے بیان کیا کہ "وہ چمڑے اور مردار کھانے پر مجبور ہوگئے" اور زمین سے دھواں سا نکلنے لگا۔ آخر ابوسفیان آئے اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی قوم ہلاک ہوچکی، اللہ سے دعا کیجیے کہ قحط ان سے دور کردے" آنحضورؐ نے دعا کی (اور قحط ختم ہوگیا) لیکن اس کے بعد پھر وہ کفر کی طرف لوٹ گئے۔ منصور کی روایت میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "تو آپ اس روز کا انتظار کیجیے جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو... عائدون تک" کیا آخرت کا عذاب بھی ان سے دور ہوسکے گا؟ "دھواں" اور "سخت پکڑ" اور "ہلاکت" گذر چکے۔ بعض نے "چاند" اور بعض نے "غلبہ روم" کا بھی ذکر کیا کہ یہ بھی گذر چکا) جس روز ہم بڑی سخت پکڑ کریں گے (اس روز) ہم پورا بدلہ لے لیں گے۔"

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّسْلِمٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ: اَللِّزَامُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالدُّخَانُ ۔

۱۹۳۶۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پانچ (قرآن مجید کی پیشین گوئیاں) گذر چکی ہیں "لزام" (بدر کی لڑائی کی ہلاکت) "الروم" (غلبہ روم) "البطشۃ" (سخت پکڑ) "القمر" (چاند کا ٹکڑے ہونا) اور "الدخان" (دھواں، شدتِ فاقہ کی وجہ سے)۔

باب ۸۳۱ سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ ۔

۸۳۱۔ سورۂ جاثیہ

مُسْتَوْفِزِيْنَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَنْسِخُ: نَكْتُبُ نَنْسَاكُمْ.

"جاثیہ" یعنی (خوف کی وجہ سے) دو زانو ہوں گے۔ مجاہد نے فرمایا کہ "نستنسخ" بمعنی "نکتب" "ننساکم"

نَشْتُرُكُمْ ۔ ای نترکم ۔

بَابُ ۸۳۲ قَوْلِهٖ. وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ الْاٰيَةَ

۸۳۲ ۔ "اور ہم کو تو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔"

۱۹۳۷ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔

۱۹۳۷ ۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے سعید ابن المسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ وہ زمانہ کو گالی دیتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ اللہ ہی رات اور دن کو الٹتا بدلتا رہتا ہے۔

بَابُ ۸۳۳ سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ ۔

۸۳۳ ۔ سورۃ الاحقاف ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تُفِيْضُوْنَ : تَقُوْلُوْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَثَرَةٍ وَ اُثْرَةٍ وَ اَثَارَةٍ بَقِيَّةِ عِلْمٍ ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ ۔ لَسْتُ بِاَوَّلِ الرُّسُلِ وَ قَالَ غَيْرُهٗ اَرَاَيْتُمْ هٰذِهِ الْاَلِفِ اِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ اِنْ صَحَّ مَا تَدْعُوْنَ لَا يَسْتَحِقُّ اَنْ يُّعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهٗ اَرَاَيْتُمْ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اَتَعْلَمُوْنَ اَبَلَغَكُمْ اَنَّ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خَلَقُوْا شَيْئًا ۔

مجاہد نے فرمایا کہ "تفیضون" سے تقولون۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ "اثرۃ" اُثرۃ اور اَثارۃ یعنی علم کا باقی ماندہ ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بدعا من الرسل" یعنی میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں ۔ غیر ابن عباس رض نے فرمایا کہ "ارأیتم" میں ہمزہ استفہام تہدید کے لیے ہے یعنی اگر تمھارا دعویٰ صحیح ہو، پھر بھی وہ عبادت کیے جانے کا مستحق نہیں ہے (کیونکہ مخلوق کو عبادت صرف خالق کی کرنی چاہیے) "ارأیتم" (بمعنی دیکھنے) سے نہیں ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کیا تمھیں معلوم ہے کیا تمھیں اس کی اطلاع پہنچی ہے کہ اللہ کے سوا تم جن کی عبادت کرتے ہو انھوں نے بھی کچھ پیدا کیا ہے؟

بَابُ ۸۳۴ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ

اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدَانِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۔

۸۳۴ ۔ اور جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر، کیا تم مجھے یہ خبر دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا درآنحالیکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں (اور اس اولاد سے کہہ رہے ہیں، ارے تیری کم بختی، تو ایمان لا ۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے ۔ تو اس پر وہ کہتا کیا ہے کہ یہ تو بس اگلوں کے ڈھکوسلے ہیں ۔

۱۹۳۸ ۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ

۱۹۳۸ ۔ ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی ۔ ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے یوسف بن ماہک

قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا. فَقَالَ خُذُوهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا. فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هٰذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي. فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ عُذْرِي.

نے بیان کیا کہ مروان کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجاز کا امیر (گورنر) بنایا تھا۔ اس نے ایک موقعہ پر خطبہ دیا اور خطبہ میں یزید بن معاویہ کا بار بار ذکر کیا تاکہ اس کے والد (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے بعد اس سے لوگ بیعت کریں۔ اس پر عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اعتراضاً کچھ فرمایا۔ مروان نے کہا کہ اسے پکڑ لو۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چلے گئے اور مروان نے کہا کہ اسی شخص کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ "جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر، کیا تم مجھے خبر دیتے ہو" اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمارے (آل ابی بکرؓ) کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی آیت نازل نہیں کی ہاں (تہمت سے) میری برأت ضرور نازل کی تھی۔

باب ۸۳۵ قَوْلِهِ. فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ: السَّحَابُ.

۸۳۵۔ پھر جب ان لوگوں نے بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتے دیکھا تو بولے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے یعنی ایک آندھی جس میں دردناک عذاب ہے۔" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عارض بمعنی بادل ہے

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ. فَقَالَ: عَائِشَةُ مَا يُؤَمِّنِّي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ، عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا.

۱۹۳۹۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن وہب نے حدیث بیان کی، انھیں عمرو نے خبر دی، ان سے ابو النضر نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آجائے بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے، بیان کیا کہ جب بھی آپ بادل یا ہوا دیکھتے تو (گھبراہٹ اور اللہ کا خوف) آپ کے چہرے مبارک سے پہچان لیا جاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضورؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! جب لوگ بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ اس سے بارش برسے گی لیکن اس کے برخلاف آپ کو میں دیکھتی ہوں کہ جب آپ بادل دیکھتے ہیں تو ناگواری کا اثر آپ کے چہرہ پر نمایاں ہو جاتا ہے آنحضورؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ کیا ضمانت ہے کہ اس میں عذاب نہ ہو۔ ایک قوم (عاد) پر ہوا کا عذاب آیا تھا انھوں نے عذاب دیکھا تو بولے کہ "یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔"

باب ۸۳۶ الَّذِينَ كَفَرُوا

۸۳۶۔ سورۃ الذین کفروا

أَوْزَارَهَا: آثَامَهَا حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مُسْلِمٌ. عَرَّفَهَا: بَيَّنَهَا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا: وَلِيُّهُمْ. عَزَمَ الْأَمْرُ: جَدَّ الْأَمْرُ. فَلَا تَهِنُوا: لَا تَضْعُفُوا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَضْغَانَهُمْ: حَسَدَهُمْ. آسِنٍ: مُتَغَيِّرٍ.

"اوزارہا" ای آثامہا۔ "یہاں تک کہ مسلمان کے سوا اور کوئی باقی نہ رہے گا" "عرفہا" اے بیّنہا۔ مجاہد نے فرمایا کہ "مولی الذین امنوا" ای ولیہم "عزم الامر" ای جدالامر۔ "فلا تہنوا" ای لا تضعفوا۔ ابن عباس رض نے فرمایا "اضغانہم" ای حسدہم۔ "آسن" ای متغیر

باب ۸۳۷ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ

۸۳۷۔ "وتقطعوا ارحامکم"

۱۹۴۰ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

۱۹۴۰۔ ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا۔ ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے معاویہ بن ابی مزرد نے حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن یسار نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی جب اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو "رحم" نے کھڑے ہو کر رحم کرنے والے اللہ کے دامن میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا۔ کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھ کو جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں بھی اسے توڑ دوں۔ رحم نے عرض کی ہاں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایسا ہی ہوگا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "اگر تم کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں فساد مچادو گے اور آپس میں قطع قرابت کرو گے"۔

۱۹۴۱ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ.

۱۹۴۱۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ نے بیان کیا، ان سے ان کے چچا ابوالحباب سعید بن یسار نے حدیث بیان کی اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سابقہ حدیث کی طرح۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو آیت "اگر تم کنارہ کش رہو" پڑھ لو۔

۱۹۴۲ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُزَرِّدِ بِهَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ.

۱۹۴۲۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی انہیں معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی۔ سابقہ حدیث کی طرح۔ (اور یہ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو آیت "اگر تم کنارہ کش رہو" پڑھ لو۔

باب ۸۳۸ سُوْرَةُ الْفَتْحِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ السَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ: التَّوَاضُعُ. شَطْأَهُ: فِرَاخَهُ. فَاسْتَغْلَظَ: غَلُظَ. سُوْقُهُ: السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ وَدَائِرَةُ السَّوْءِ: الْعَذَابُ. تُعَزِّرُوْهُ: تَنْصُرُوْهُ. شَطْأَهُ: شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا اَوْ ثَمَانِيًا اَوْ سَبْعًا فَيَقْوٰى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَآزَرَهُ قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلٰى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللّٰهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَوَّاهُ بِاَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يُنْبِتُ مِنْهَا.

۸۳۸۔ سورۃ الفتح۔

اور مجاہد نے بیان کیا "سیماہم فی وجوہہم" یعنی چہرہ کی ملائمت۔ اور منصور نے مجاہد کے حوالہ سے نقل کیا کہ اس کا مفہوم تواضع ہے۔ "شطأہ" ای فراخہ۔ "فاستغلظ" ای غلظ۔ "سوقہ" میں سوق بمعنی تنا ہے جو پودے کو کھڑا رکھتا ہے۔ "دائرۃ السوء" رجل السوء کی طرح ہے۔ دائرۃ السوء یعنی عذاب "یعزروہ" ای ینصروہ۔ "شطأ" یعنی پودے کی سوئی۔ ایک دانہ میں دس، آٹھ، سات سوئیاں نکلتی ہیں اور ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قول "پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا" میں یہی ارشاد ہے اگر وہ ایک ہی ہوتی تو تنے پر کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ مثال اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دی ہے، کہ آپ پہلے تنہا دعوتِ اسلام لے کر نکلے۔ پھر آپ کو آپ کے صحابہ کے ذریعہ تقویت ملی۔ جیسے دانہ کو ان سوئیوں سے تقویت ملتی ہے جو اس سے اگتے ہیں۔

باب ۸۳۹ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا.

۸۳۹۔ بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی۔

۱۹۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيْرُ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيْرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَاَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْ اُمُّ عُمَرَ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُجِيْبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ اَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيْتُ اَنْ يُنْزَلَ فِي الْقُرْاٰنِ فَمَا نَشِبْتُ اَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ نَزَلَ فِيَّ قُرْاٰنٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۹۴۳۔ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ چل رہے تھے، رات کا وقت تھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا لیکن حضور اکرمؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر انھوں نے سوال کیا اور اس مرتبہ بھی آنحضورؐ نے جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا، عمر کی ماں اسے روئے۔ آنحضورؐ سے تم نے تین مرتبہ سوال میں اصرار کیا لیکن آنحضورؐ نے تمھیں کسی مرتبہ جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن مجید کی کوئی آیت نہ نازل ہو، ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک پکارنے والے کی آواز میں نے سنی جو مجھے ہی پکار رہا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں کوئی آیت نہ نازل ہو جائے۔ میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ٭

۱۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۔ قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ ٭

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ ٭

باب ۸۴۰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ٭

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ٭

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ؛ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا ؛ فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ

سلام کیا۔ آنحضورؐ نے فرمایا مجھ پر آج رات ایک سورت نازل ہوئی ہے اور مجھے اس کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے آیت "بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی" کی تلاوت کی۔

۱۹۴۴۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا۔ اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آیت "بیشک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی فتح دی" صلح حدیبیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۹۴۵۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن قرہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سورۂ فتح خوب خوش الحانی سے پڑھی۔ معاویہ بن قرہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں کہ تمہارے سامنے آنحضورؐ کی اس موقعہ پر طرز قرأت کی نقل کروں تو کر سکتا ہوں۔

۸۴۰۔ تاکہ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے اور آپ پر احسانات کی تکمیل کر دے اور آپ کو سیدھے راستہ پر لے چلے۔

۱۹۴۶۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے زیاد نے حدیث بیان کی اور انھوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں رات بھر کھڑے رہے۔ تا آنکہ آپ کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ آپ سے عرض کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا، کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

۱۹۴۷۔ ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں حیوۃ نے خبر دی، انھیں ابو الاسود نے انھوں نے عروہ سے سنا اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ کے قدم پھٹ جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اتنی زیادہ مشقت کیوں اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں، آپ نے فرمایا کیا پھر میں شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں۔ عمر کے آخری حصہ میں (جب طویل قیام دشوار ہو گیا تو) آپ

صَلَّى جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ؛

بیٹھ کر رات کی نماز پڑھتے اور جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس یا چالیس آیتیں مزید پڑھتے۔ پھر رکوع کرتے۔

بَاب ۸۴۱ قَوْلِهِ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ؛

۸۴۱ - بیشک ہم نے آپ کو گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۱۹۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا قَالَ فِي التَّوْرَاةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيظٍ وَّلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَّآذَانًا صُمًّا وَّقُلُوبًا غُلْفًا ؛

۱۹۴۸ - ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ہلال بن ابی ہلال نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہ یہ آیت جو قرآن میں ہے "اے نبی بیشک ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا، اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے" تو آنحضور کے متعلق یہی اللہ تعالیٰ نے توریت میں بھی فرمایا تھا "اے نبی! بیشک ہم نے آپ کو گواہ، بشارت دینے والا اور ان پڑھوں (عربوں) کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپ میرے بندے ہیں اور میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا، آپ نہ بدخو ہیں اور نہ سخت دل اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے اور نہ وہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ معاف اور درگزر سے کام لیں گے۔ اور اللہ ان کی روح اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک وہ کج قوم (عرب) کو سیدھا نہ کرلیں گے یعنی جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار نہ کرلیں گے پس اس کلمہ توحید کے ذریعہ وہ اندھی آنکھوں کو اور بہرے کانوں کو اور پردہ پڑے ہوئے دلوں کو کھول دیں گے۔

بَاب ۸۴۲ قَوْلِهِ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ ؛

۸۴۲ - وہ (اللہ) وہی تو ہے جس نے اہلِ ایمان کے دلوں میں سکینت (تحمل) پیدا کیا۔

۱۹۴۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَّهُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَجَعَلَ يَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا وَّجَعَلَ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ ؛

۱۹۴۹ - ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحٰق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی (اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ رات میں سورۂ کہف) پڑھ رہے تھے اور ان کا ایک گھوڑا جو گھر میں بندھا ہوا تھا۔ بدکنے لگا۔ تو وہ صحابی نکلے (یہ دیکھنے کے لیے کہ گھوڑا کس وجہ سے بدک رہا ہے) لیکن انھوں نے کوئی خاص چیز نہیں دیکھی۔ وہ گھوڑا بہرحال بدک رہا تھا صبح کے وقت وہ صحابی آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کے واقعہ کا تذکرہ کیا۔ آنحضور نے فرمایا کہ وہ (جس سے گھوڑا بدکا تھا) "سکینت"[1] تھی جس کا قرآن مجید میں تذکرہ آیا ہے۔

---

[1] اس کے متعلق علماء کے مختلف اقوال نقل ہوتے ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مختار قول یہ ہے کہ یہ مخلوقات میں سے ہی کوئی چیز ہے جس میں طمانیت اور رحمت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ملائکہ بھی ہوتے ہیں۔ یہ آیت صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی اور مسلمانوں کے صبر و ثبات اور ان کی طمانیت کو بیان کیا گیا ہے۔

باب ٨٤٣ قوله إذ يبايعونك تحت الشجرة

١٩٥٠ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو عن جابر قال كنا يوم الحديبية ألفا وأربع مائة ۔

١٩٥١ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا شبابة حدثنا شعبة عن قتادة قال سمعت عقبة بن صهبان عن عبد الله بن مغفل المزني إني ممن شهد الشجرة نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الخذف وعن عقبة بن صهبان قال سمعت عبد الله ابن المغفل المزني في البول في المغتسل ۔

١٩٥٢ - حدثني محمد بن الوليد حدثنا محمد ابن جعفر حدثنا شعبة عن خالد عن أبي قلابة عن ثابت ابن الضحاك رضي الله عنه وكان من أصحاب الشجرة ۔

١٩٥٣ - حدثنا أحمد بن إسحق السلمي حدثنا يعلى حدثنا عبد العزيز بن سياه عن حبيب بن ثابت قال أتيت أبا وائل أسأله فقال كنا بصفين فقال رجل ألم تر إلى الذين يدعون إلى كتاب الله فقال علي نعم فقال سهل بن حنيف اتهموا أنفسكم فلقد رأيتنا يوم الحديبية يعني الصلح الذي كان بين النبي صلى الله عليه وسلم والمشركين ولو نرى قتالا لقاتلنا فجاء عمر فقال ألسنا على الحق وهم على الباطل أليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار؟ قال بلى ۔ قال ففيم نعطي الدنية في ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا فقال يا

٨٤٣ - جب کہ وہ بیعت کر رہے تھے . درخت کے نیچے ۔

١٩٥٠ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر ہم (مسلمان) ایک ہزار چار سو تھے (لشکر میں)

١٩٥١ - ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے شبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے بیان کیا انھوں نے عقبہ بن صہبان سے سنا اور انھوں نے عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے بیان کیا کہ میں درخت کے نیچے بیعت کے موقعہ پر موجود تھا . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کے درمیان کنکری لے کر پھینکنے سے منع فرمایا تھا اور عقبہ بن صہبان نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل مزنی سے غسل خانہ میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا (یعنی یہ کہ آپ نے اس سے منع فرمایا)

١٩٥٢ - مجھ سے محمد بن ولید نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے ابو قلابہ نے اور ان سے ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے، اور آپ (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے تھے۔

١٩٥٣ - ہم سے احمد بن اسحق سلمی نے حدیث بیان کی، ان سے یعلیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن سیاہ نے ان سے حبیب بن ثابت نے بیان کیا کہ میں ابو وائل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مسئلہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا (خوارج کے متعلق) انھوں نے فرمایا کہ ہم مقام صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے (جہاں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی جنگ ہوئی تھی) ایک شخص نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص کتاب اللہ کی طرف بلائے صلح کے لیے (پھر آپ کیا کریں گے) علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے (میں اس پر سب سے پہلے عمل کے لیے تیار ہوں لیکن خوارج نے جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اس کے خلاف آواز اٹھائی) اس پر سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم پہلے اپنا جائزہ لو۔ ہم لوگ حدیبیہ کے موقعہ پر موجود تھے، آپ کی مراد اس صلح سے تھی جو مقام حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان

ابْنُ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ ‪:‬

ہوئی تھی اور جنگ کا موقعہ آتا تو ہم اس سے پیچھے ہٹنے والے نہیں تھے۔ (لیکن صلح کی بات چلی تو ہم نے اس میں بھی صبر وثبات کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا) اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ (آنحضورؐ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور عرض کی، کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا کفار باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے مقتولین جنت میں نہیں جائیں گے اور کیا ان کے مقتولین دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم اپنے دین کے بارے میں ذلت کا مظاہرہ کیوں کریں۔ (یعنی دب کر صلح کیوں کریں) اور کیوں واپس جائیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم بھی فرمایا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے ابن خطابؓ! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ آنحضورؐ کے پاس سے واپس آگئے۔ آپ کو غصہ آرہا تھا، صبر نہیں آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکرؓ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا کہ اے ابن خطابؓ! حضور اکرمؐ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انھیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا پھر سورۃ "الفتح" نازل ہوئی۔

بَابُ ۸۴۴ سُورَةُ الْحُجُرَاتِ ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تُقَدِّمُوا: لَا تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ عَلَى لِسَانِهِ ۔ امْتَحَنَ، أَخْلَصَ ۔ لَا تَنَابَزُوا: لَا يُدْعَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ ۔ يَلِتْكُمْ: يَنْقُصْكُمْ ۔ أَلَتْنَا نَقَصْنَا ۔ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةَ ۔ تَشْعُرُونَ: تَعْلَمُونَ ۔ وَمِنْهُ الشَّاعِرُ ‪:‬

۸۴۴ ۔ سورۃ الحجرات

مجاہد نے فرمایا "لاتقدموا" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (غیر ضروری) مسائل نہ پوچھا کرو۔ کہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے کوئی فیصلہ نہ کرادے (اور تمہارے لیے بعد میں سخت ہو) "امتحن" ای اخلص "لاتنابزوا" یعنی اسلام لانے کے بعد کسی شخص کو کفر کی طرف منسوب کرکے نہ پکارا جائے "یلتکم" ای ینقصکم۔ التنا ای نقصنا۔ "اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو" ... آخر تک۔ "تشعرون" ای تعلمون۔ اسی سے "الشاعر" آتا ہے۔

۱۹۵۳ ۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ۔ رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُ اسْمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي قَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ ۔ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا

۱۹۵۳ ۔ ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل لخمی نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن عمر نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ قریب تھا کہ دو سب سے بہتر افراد تباہ ہو جائیں یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔ ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز بلند کر دی تھی۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب بنی تمیم کے سوار آئے (اور آنحضورؐ سے درخواست کی کہ ہمارا کوئی امیر بنا دیں) ان میں سے ایک (عمر رضی اللہ عنہ) نے بنی مجاشع کے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے انتخاب کے لیے کہا تھا۔ اور دوسرے (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے ایک دوسرے کا نام پیش کیا تھا۔ نافع نے بیان کیا کہ ان صاحب کا نام مجھے یاد نہیں۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ

فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمُ الْاٰيَةَ۔ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْهِ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ۔

سے کہا کہ آپ کا مقصد مجھ سے اختلاف کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا مقصد صرف آپ سے اختلاف کرنا نہیں ہے، اس پر ان دونوں حضرات کی آواز بلند ہوگئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ "اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو.. الخ" عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اتنی آہستہ آہستہ بات کرتے کہ آپ صاف سن بھی نہ سکتے تھے اور دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا انھوں نے اپنے نانا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق اس سلسلے میں کوئی چیز بیان نہیں کی۔

۱۹۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ ابْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ۔ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ شَرٌّ۔ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوْسٰى فَرَجَعَ اِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْاٰخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۹۵۴- ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابن عون نے خبر دی، کہا کہ مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس[1] رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ کے لیے ان کی خبر لاتا ہوں۔ پھر وہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے، دیکھا کہ وہ گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پوچھا، کیا حال ہے؟ کہا کہ برا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مقابلہ میں بلند آواز سے بولا کرتا تھا، اب سارا عمل اکارت ہوا اور اہل دوزخ میں سے قرار دے دیا گیا۔ وہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے جو کچھ کہا تھا اس کی اطلاع آپ کو دی۔ موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ وہ صاحب اب دوبارہ ان کے لیے ایک عظیم بشارت لے کر ان کے پاس آئے حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم اہل دوزخ میں سے نہیں ہو بلکہ تم اہل جنت میں سے ہو۔

بَابُ ۸۴۱ قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۔

۸۴۱- بیشک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے۔

۱۹۵۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهٗ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ

۱۹۵۵- ہم سے حسن بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے حجاج نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جریج نے بیان کیا، انھیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی۔ اور انھیں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ قبیلہ بنی تمیم کے سواروں کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کا امیر آپ قعقاع بن معبد کو بنا دیں، اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، بلکہ

[1] آپ انصار کے خطیب ہیں آپ کی آواز بہت بلند تھی جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے بولنے سے منع کیا گیا تو اپنے غمزدہ ہوئے کہ گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ آنحضورؐ نے جب انھیں نہیں دیکھا تو ان کے متعلق پوچھا۔

بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ۔ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا اَرَدْتَّ اِلَىَّ اَوْ اِلَّا خِلَافِىْ۔ فَقَالَ عُمَرُ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِىْ ذٰلِكَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَتَّى انْقَضَتِ الْاٰيَةُ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؛

آپ اقرع بن حابس کو امیر بنائیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ آپ کا مقصد تو صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آپ کے خلاف کرنے کی غرض سے یہ نہیں کہا تھا اس پر دونوں حضرات میں بحث ہو گئی اور آواز بھی بلند ہو گئی۔ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ " اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے پہلے کسی کام میں سبقت مت کیا کرو"... آخر آیت تک " اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس آتے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوتا"

بابُ ۸۴۲ سُوْرَةُ قٓ

رَجْعٌ بَعِيْدٌ : رَدٌّ۔ فُرُوْجٍ : فُتُوْقٌ وَاحِدُهَا فَرْجٌ وَرِيْدٌ فِىْ حَلْقِهٖ۔ اَلْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ۔ تَبْصِرَةً : بَصِيْرَةً۔ حَبَّ الْحَصِيْدِ اَلْحِنْطَةُ بَاسِقَاتٍ اَلطِّوَالُ اَفَعَيِيْنَا اَفَاَعْيَا عَلَيْنَا وَقَالَ قَرِيْنُهٗ اَلشَّيْطَانُ الَّذِىْ قُيِّضَ لَهٗ۔ فَنَقَّبُوْا ضَرَبُوْا۔ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ بِغَيْرِهٖ حِيْنَ اَنْشَاَكُمْ وَاَنْشَاَ خَلْقَكُمْ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ : رَصَدٌ۔ سَائِقٌ وَّشَهِيْدٌ، اَلْمَلَكَانِ كَاتِبٌ وَّشَهِيْدٌ۔ شَهِيْدٌ۔ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ لُغُوْبٌ اَلنَّصَبُ وَقَالَ غَيْرُهٗ نَضِيْدٌ : اَلْكُفُرّٰى مَا دَامَ فِىْ اَكْمَامِهٖ وَمَعْنَاهُ مَنْضُوْدٌ، بَعْضُهٗ عَلٰى بَعْضٍ۔ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ اَكْمَامِهٖ فَلَيْسَ بِنَضِيْدٍ فِىْ اَدْبَارِ النُّجُوْمِ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِىْ فِىْ قٓ وَيَكْسِرُ الَّتِىْ فِى الطُّوْرِ وَيُكْسَرَانِ جَمِيْعًا وَيُنْصَبَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوْجِ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْقُبُوْرِ ؛

۸۴۲ ۔ سورۂ قٓ ؛

"رجع بعید" ای ردٌّ۔ "فروج" ای فتوق۔ اس کا واحد فرج ہے۔ "من حبل الورید" یعنی رگِ گردن۔ مجاہد نے فرمایا کہ "ما تنقص الارض" سے مراد ان کی ہڈیاں ہیں جنھیں مٹی کم کرتی ہے۔ "تبصرة" ای بصیرة۔ "حب الحصید" بمعنی گیہوں ہے۔ "باسقات" ای الطوال "افعیینا" یعنی کیا جب ہم نے تمھیں پیدا کیا تو ہم اس سے عاجز تھے۔ "وقال قرینہ" میں قرین سے مراد شیطان ہے جو اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ "فنقبوا" ای ضربوا۔ "او القی السمع" یعنی اس کی طرف کان لگائے ہوئے ہیں۔ اس کے سوا کسی چیز کی طرف توجہ نہیں۔ "رقیب عتید" ای رصد۔ "سائق وشہید" دو فرشتے ہیں۔ ایک کاتب ہے اور دوسرا گواہ۔ "شہید" دل سے گواہی دینے والا۔ "لغوب" ای النصب۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "نضید" یعنی شگوفہ جب تک وہ اپنے غلاف میں ہے۔ منضود کے معنی میں ہے یعنی تہ بتہ۔ جب شگوفہ اپنے غلاف سے باہر آجائے پھر اسے "نضید" نہیں کہیں گے۔ "فی ادبار السجود" (سورۂ طور میں) اور "ادبار السجود" (اس سورة میں) عاصم، سورۂ قٓ (زیرِ تفسیر) میں "ادبار" کے ہمزہ پر فتحہ پڑھتے تھے۔ اور سورة الطور میں کسرہ پڑھتے تھے۔ دونوں سورتوں میں کسرہ اور فتحہ پڑھ سکتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "یوم الخروج" یعنی حشر کے لیے قبروں سے نکلیں گے۔

بابُ ۸۴۳ قَوْلُهٗ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ؛

۸۴۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور وہ (جہنم) کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے ؟"

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ ۔

۱۹۵۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی۔ ان سے حرمی نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں (جو اس کے مستحق ہونگے انھیں) ڈالا جائے گا اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس ۔

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ يُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطِ قَطِ ۔

۱۹۵۷۔ ہم سے محمد بن موسیٰ قطان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوسفیان حمیری سعید بن یحییٰ بن مہدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے عوف نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، ابوسفیان حمیری اکثر اس حدیث کو آنحضورؐ کے حوالہ کے بغیر ذکر کرتے تھے کہ جہنم سے پوچھا جائے گا تو بھر بھی گئی؟ اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؛ پھر رب تبارک وتعالیٰ اپنا قدم اس پر رکھیں گے اور وہ کہے گی کہ بس بس ۔

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ۔ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ۔

۱۹۵۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی، دوزخ نے کہا میں متکبروں اور ظالموں کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ (دنیاوی اعتبار سے) لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت سے کہا کہ تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں جس پر چاہوں رحم کروں۔ اور دوزخ سے کہا کہ تو عذاب ہے۔ تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں، عذاب دوں۔ جنت اور دوزخ دونوں بھر جائیں گی، دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ رب العزت اپنا قدم اس پر نہیں رکھ دیں گے۔ اس وقت وہ بولے گی کہ بس بس، اور اس وقت بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض دوسرے حصے پر چڑھ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا۔ "اور اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہیے، آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے چھپنے سے پہلے۔"

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَنْظُرُ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا۔ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ؛

۱۹۵۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے ان سے اسماعیل نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے، اور ان سے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، چودھویں رات تھی، آنحضور نے چاند کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا کہ یقیناً تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کی رویت میں تم دھکا پیل نہیں کروگے (بلکہ بڑے اطمینان سے ایک دوسرے کو دھکا دیئے بغیر دیکھوگے) اس لیے اگر تمھارے لیے ممکن ہو تو سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز نہ چھوڑو، پھر آپ نے آیت "اور اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے رہیئے آفتاب نکلنے سے پہلے اور چھپنے سے پہلے" کی تلاوت کی۔

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَرَهٗ اَنْ يُسَبِّحَ فِيْ اَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا يَعْنِيْ قَوْلَهٗ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ؛

۱۹۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ورقہ نے حدیث بیان کی۔ اور ان سے ابن ابی نجیح نے، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا، آپ کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وادبار السجود" کی تشریح کرنا تھا۔

بَابٌ ۸۴۴ وَالذّٰرِيٰتِ ؛

۸۴۴۔ سُورۃ الذاریات

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اَلرِّيَاحُ وَقَالَ غَيْرُهٗ۔ تَذْرُوْهُ : تُفَرِّقُهٗ۔ وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ تَاْكُلُ وَتَشْرَبُ فِيْ مَدْخَلٍ وَّاحِدٍ وَّيَخْرُجُ مِنْ مَّوْضِعَيْنِ۔ فَرَاغَ : فَرَجَعَ۔ فَصَكَّتْ : جَمَعَتْ اَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا وَالرَّمِيْمُ نَبَاتُ الْاَرْضِ اِذَا يَبِسَ وَدِيْسَ۔ لَمُوْسِعُوْنَ اَيْ لَذُوْ سَعَةٍ وَّ كَذٰلِكَ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ يَعْنِي الْقَوِيَّ۔ زَوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى وَاخْتِلَافُ الْاَلْوَانِ حُلْوٌ وَّحَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ اِلَيْهِ۔ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ : مَا خَلَقْتُ اَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ اَهْلِ الْفَرِيْقَيْنِ اِلَّا لِيُوَحِّدُوْنَ۔

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ "الذاریات" ہوائیں ہیں، ان کے غیر نے کہا کہ "تذروہ" ای تفرقہ۔ "وفی انفسکم افلا تبصرون" یعنی خود تمھاری ذات میں نشانیاں ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ کھانا پینا ایک راستے سے ہوتا ہے لیکن وہ فضلہ بن کر دوسرے راستے سے نکلتا ہے "فراغ" اے فرجع۔ "فصکت" یعنی مٹھی باندھ کر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ "الرمیم" زمین کی ہریالی جب خشک ہو جاتی ہے اور روندی جائے۔ "لموسعون" ای لذو سعۃ۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "علی الموسع قدرہ" میں بھی یہی معنی ہیں یعنی قوی۔ "زوجین" یعنی نر و مادہ۔ یہی صورت رنگوں کے اختلاف اور میٹھے اور کھٹے ہونے میں ہے کہ یہ بھی زوج کہے جا سکتے ہیں "ففروا الی اللہ" یعنی اللہ کی معصیت سے اس کی اطاعت کی طرف بھاگ کر آؤ "الا لیعبدون" یعنی جن و انس میں جتنی بھی سعید روحیں ہیں، انھیں میں نے صرف اپنی توحید پرستی کیلئے

وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوْا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ بَعْضٌ وَلَيْسَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدَرِ وَالذَّنُوْبُ: الدَّلْوُ الْعَظِيْمُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٍ: صَيْحَةٌ - ذَنُوْبًا: سَبِيْلًا - الْعَقِيْمُ الَّتِيْ لَا تَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُبُكُ اِسْتِوَاؤُهَا وَ حُسْنُهَا. فِيْ غَمْرَةٍ: فِيْ ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادُوْنَ. وَقَالَ غَيْرُهُ - تَوَاصَوْا تَوَاطَؤُوْا وَقَالَ غَيْرُهُ مُسَوَّمَةً: مُعَلَّمَةً مِّنَ السِّيْمَا ؛

پیدا کیا ہے۔ بعض حضرات نے اس کا مفہوم یہ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا تو سب کو اسی مقصد سے کیا تھا کہ وہ اللہ کی توحید کو مانیں لیکن بعض نے مانا اور بعض نے نہیں مانا۔ معتزلہ کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ "الذنوب" بڑا ڈول۔ مجاہد نے فرمایا کہ "ذنوبا" بمعنی راستہ ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ "صرۃ" ای صیحۃ۔ "العقیم" جس کے بچہ نہ پیدا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الحبک" سے مراد آسمان کا برابر ہونا اور اس کا حسن ہے" فی غمرۃ" یعنی اپنی گمراہی میں بڑھتے جاتے ہیں۔ غیر ابن عباس نے کہا "تواصوا" ای تواطوا۔ غیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "مسومۃ" یعنی نشان لگا ہوا سیما سے مشتق ہے۔

بَابٌ ۸۴۵ وَالطُّوْرِ ؛

۸۴۵ ۔ سورہ والطور ؛

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُوْرٍ: مَكْتُوْبٍ - وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلطُّوْرُ الْجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ - رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ: صَحِيْفَةٍ - وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ: سَمَاءٌ - اَلْمَسْجُوْرُ: اَلْمُوْقَدُ - وَقَالَ الْحَسَنُ تُسْجَرُ حَتّٰى يَذْهَبَ مَاءُهَا فَلَا يَبْقٰى فِيْهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَلَتْنَاهُمْ نَقَصْنَا. وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُوْرُ: تَدُوْرُ - اَحْلَامُهُمْ: اَلْعُقُوْلُ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - اَلْبَرُّ: اَللَّطِيْفُ - كِسَفًا: قِطَعًا - اَلْمَنُوْنُ: اَلْمَوْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُوْنَ: يَتَعَاطَوْنَ ؛

قتادہ نے فرمایا کہ "مسطور" بمعنی مکتوب ہے۔ مجاہد نے فرمایا "الطور" سریانی زبان میں پہاڑ کے معنی میں ہے۔ "رق منشور" یعنی صحیفہ۔ "السقف المرفوع" یعنی آسمان۔ "المسجور" ای الموقد۔ حسن نے فرمایا کہ سمندر میں اتنا جوش اور طغیانی آئے گی کہ اس کا سارا پانی جاتا رہے گا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہے گا۔ مجاہد نے فرمایا کہ "التناہم" ای نقصنا۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "تمور" ای تدور "احلامہم" ای العقول ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "البر" ای اللطیف۔ "کسفا" ای قطعا۔ "المنون" ای الموت، ان کے غیر نے کہا یتنازعون: ای یتعاطون۔

۱۹۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ. فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ؛

۱۹۶۱ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں محمد بن عبدالرحمن بن نوفل نے، انھیں عروہ نے، انھیں زینب بنت ابی سلمہ نے اور ان سے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (حج کے موقعہ پر) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں بیمار ہوں، آپ نے فرمایا کہ پھر سواری پر بیٹھ کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لو۔ چنانچہ میں نے طواف کیا اور آنحضور اس وقت خانہ کعبہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور سورہ "والطور وکتاب مسطور" کی تلاوت کر رہے تھے۔

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُونِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُوْنَ۔ كَادَ قَلْبِيْ اَنْ يَّطِيْرَ قَالَ سُفْيَانُ فَاَمَّا اَنَا فَاِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ لَمْ اَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِيْ قَالُوْا لِيْ ؕ

۱۹۶۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے اصحاب نے زہری کے واسطہ سے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ مغرب کی نماز میں سورۂ "والطور" پڑھ رہے تھے جب آپ اس آیت پر پہنچے "کیا یہ لوگ بغیر کسی کے پیدا کیے پیدا ہوگئے۔ یا یہ خود (اپنے) خالق ہیں؟ یا انھوں نے آسمان اور زمین کو پیدا کر لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ان میں یقین ہی نہیں۔ کیا ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ لوگ حاکم (مجاز) ہیں۔" تو میرا دل اڑنے لگا۔ سفیان نے بیان کیا لیکن میں نے زہری سے سنا ہے، وہ محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالہ سے حدیث بیان کرتے تھے، ان سے ان کے والد (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورہ "والطور" پڑھتے سنا۔ (سفیان نے کہا کہ) میرے اصحاب نے اس کے بعد جو اضافہ کیا ہے وہ میں نے براہ راست زہری سے نہیں سنا۔

بَاب ۸۴۶ سُوْرَةُ وَالنَّجْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ۔ ذُوْ مِرَّةٍ : ذُوْ قُوَّةٍ۔ قَابَ قَوْسَيْنِ : حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ ضِيْزٰى : عَوْجَاءُ۔ وَاَكْدٰى : قَطَعَ عَطَاءَهٗ۔ رَبُّ الشِّعْرٰى : هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَاءِ۔ اَلَّذِيْ وَفّٰى : وَفّٰى مَا فُرِضَ عَلَيْهِ۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ : اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ سَامِدُوْنَ : اَلْبَرْطَمَةُ۔ وَقَالَ عِكْرِمَةُ يَتَغَنَّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ۔ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ : اَفَتُجَادِلُوْنَهٗ وَمَنْ قَرَاَ اَفَتَمْرُوْنَهٗ يَعْنِيْ اَفَتَجْحَدُوْنَهٗ مَا زَاغَ الْبَصَرُ : بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَمَا طَغٰى : وَلَا جَاوَزَ مَا رَاٰى۔ فَتَمَارَوْا : كَذَّبُوْا وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا هَوٰى غَابَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَغْنٰى وَاَقْنٰى : اَعْطٰى فَاَرْضٰى ؕ

۸۴۶۔ سورۂ والنجم۔

مجاہد نے کہا کہ "ذو مرۃ" ای ذو قوۃ۔ "قاب قوسین" یعنی کمان کی تانت جتنا فاصلہ "ضیزٰی" ای عوجاء "اکدٰی" یعنی دینا بند کر دیا۔ "رب الشعرٰی" (میں "الشعرٰی" سے مراد) "مرزم الجوزاء" (ایک ستارا) ہے۔ "الذی وفّٰی" یعنی جو اُن پر فرض تھا اسے پورا کیا۔ "ازفت الآزفۃ" ای اقتربت الساعۃ "سامدون" سے مراد برطمہ (ایک کھیل) ہے۔ عکرمہ نے فرمایا کہ حمیری زبان میں "گانے" کے معنی میں ہے۔ ابراہیم نے فرمایا "فتمارونہ" ای افتجادلونہ۔ جن حضرات نے اسے "افتمرونہ" پڑھا ہے، ان کے یہاں "افتجحدونہ" کے معنی میں ہے" "ما زاغ البصر" ای بصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم "وما طغٰی" ای لا جاوز ما راٰی "فتماروا" ای کذبوا۔ حسن نے فرمایا "اذا ہوٰی" غاب۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اغنٰی و اقنٰی" یعنی دیا اور خوش کر دیا۔

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا اُمَّتَاهُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِيْ مِمَّا قُلْتَ اَيْنَ اَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَاَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ. وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَاَتْ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّهٗ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَاَتْ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْاٰيَةَ۔ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ صُوْرَتِهٖ مَرَّتَيْنِ ۞

۱۹۶۳۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے عامر نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ام المؤمنین کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے ایسی بات کہی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ کیا تم ان تین باتوں سے بھی بے خبر ہو؟ جو شخص بھی تم سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا وہ جھوٹا ہے پھر آپ نے آیت "لا تدرکہ الابصار۔ تا من وراء حجاب" کی تلاوت کی۔ (فرمایا کہ) کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے سوا اس کے کہ وحی کے ذریعہ ہو یا پھر پردے کے پیچھے سے ہو۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے کل کی بات جانتے تھے وہ جھوٹا ہے۔ اس کے لیے آپ نے آیت "اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔" کی تلاوت کی۔ اور جو شخص تم سے کہے کہ آنحضور نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپالی تھی وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اے رسول! پہنچا دیجیے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے"۔ ہاں حضور اکرم ؐ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زِرًّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ ۞

۱۹۶۴۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زر سے سنا اور انھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت "سو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔ پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ بھی نازل کیا" کے متعلق بیان کیا کہ ہم سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو (آپ کی اصل صورت میں) دیکھا۔ آپ کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ ۞

۱۹۶۵۔ ہم سے طلق بن غنام نے حدیث بیان کی، ان سے زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے شیبانی نے بیان کیا کہ میں نے زر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "سو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم۔ پھر اللہ نے اپنے بندہ پر وحی نازل کی جو کچھ بھی نازل کیا" کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں عبد اللہ بن مسعود نے خبر دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا۔ آپ کے چھ سو بازو تھے۔

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى قَالَ رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ ۔

۱۹۶۶۔ ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت "آپ نے اپنے رب کی عظیم نشانیاں دیکھیں" کے متعلق فرمایا کہ حضور اکرم نے رفرف کو دیکھا جو سبز تھا اور افق پر محیط تھا۔

باب ۸۴۷ قَوْلُهُ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى ۔

۸۴۷۔ بھلا تم نے لات وعزیٰ کے حال میں بھی غور کیا۔

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اللَّاتَ رَجُلٌ يَلُتُّ سَوِيقَ الْحَاجِّ ۔

۱۹۶۷۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاشہب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالجوزاء نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ "لات" اس شخص کو کہتے تھے جو حاجیوں کے ستو گھولتا تھا۔

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۔

۱۹۶۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے، انھیں حمید بن عبدالرحمٰن نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور کہے کہ قسم ہے لات اور عزیٰ کی تو اسے فوراً (مکافات کے لیے) کہنا چاہیے کہ "اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں (لا الٰہ الا اللہ[1])" اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ جوا کھیلیں اسے فوراً صدقہ دینا چاہیے

باب ۸۴۸ قَوْلُهُ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى ۔

۸۴۸۔ "اور تیسرے منات کے"

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ بِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ سُفْيَانُ مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ

۱۹۶۹۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جو لوگ "منات" بت کے نام پر احرام باندھتے تھے جو مقام مشلل میں تھا وہ صفا اور مروہ کے درمیان (حج وعمرہ میں) آمد ورفت نہیں کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی "بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طواف کیا، اور

---

[1] اصل میں یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جو عربوں میں سے نیا نیا اسلام میں داخل ہوا ہو۔ چونکہ پہلے سے زبان پر یہ کلمات چڑھے ہوئے تھے اس لیے فرمایا کہ اگر غلطی سے زبان پر اس طرح کے کلمات آجائیں تو فوراً اس کی مکافات کر لینی چاہیے۔

مِنْ قُدَيْدٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ مِثْلَهُ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ نَحْوَهُ ؛

مسلمانوں نے بھی۔ سفیان نے فرمایا کہ مناۃ مقام قدید پر مشلل میں تھا اور عبدالرحمن بن خالد نے بیان کیا کہ ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اسلام سے پہلے انصار اور قبیلہ غسان کے لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے تھے سابقہ حدیث کی طرح اور معمر نے زہری کے واسطے سے بیان کیا، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قبیلہ انصار کے کچھ لوگ منات کے نام کا احرام باندھتے تھے۔ منات ایک بت تھا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان رکھا ہوا تھا۔ (اسلام کے بعد) ان لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! ہم منات کی تعظیم کی وجہ سے صفا اور مروہ کے درمیان آمدورفت (سعی) نہیں کیا کرتے تھے۔

باب ۸۴۹ قَوْلُهُ فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ؛

۸۴۹۔ "غرض یہ کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کی عبادت کرو۔"

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؛

۱۹۷۰۔ ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے اور تمام جن وانس نے سجدہ کیا اس روایت کی متابعت ابن طہمان نے ایوب کے واسطہ سے کی تھی۔ ابن عُلیّہ نے (ایوب کے واسطہ سے) ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر روایت میں نہیں کیا۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ ؛

۱۹۷۱۔ ہم سے نضر بن علی نے حدیث بیان کی، انھیں ابواحمد نے خبر دی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ سجدہ سورۃ النجم ہے۔ پھر بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی تلاوت کے بعد) سجدہ کیا اور جتنے لوگ آپ کے پیچھے تھے سب نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا (بلا تخصیص مسلم وکافر کے) سوا ایک شخص کے، میں نے دیکھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی میں مٹی اٹھائی اور اسی پر سجدہ کیا۔ بعد میں (بدر کی لڑائی میں) میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا ہوا پڑا ہے۔ وہ شخص امیہ بن خلف تھا۔

باب ۸۵۰ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ؛

قَالَ مُجَاهِدٌ مُسْتَمِرٌّ ذَاهِبٌ۔ مُزْدَجَرٌ

۸۵۰۔ سورۂ اقتربت الساعۃ ؛

مجاہد نے فرمایا کہ "مستمر" ای ذاہب "مزدجر" ای تناہ۔

مُتَنَاهٍ۔ وَازْدُجِرَ: فَاسْتُطِيرَ جُنُونًا۔ دُسُرٌ أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ۔ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ۔ يَقُولُ جَزَاءً مِنَ اللّٰهِ۔ مُحْتَضَرٌ: يَحْضُرُونَ الْمَاءَ۔ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مُهْطِعِينَ: النَّسَلَانُ۔ الْخَبَبُ: السِّرَاعُ۔ وَقَالَ غَيْرُهُ فَتَعَاطَى: فَتَعَاطَاهَا بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا۔ الْمُحْتَظِرِ: كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ۔ ازْدُجِرَ: افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ۔ كُفِرَ: فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ۔ مُسْتَقِرٌّ: عَذَابٌ حَقٌّ يُقَالُ الْأَشَرُ الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ ؛

(فی الزجر) ازدجر ای استطیر جنونا۔ "دسر" یعنی کشتی کی تختیاں۔ "لمن کان کفر" یعنی بوجہ اس کے کہ نوح علیہ السلام کا انکار کیا گیا تھا پس اللہ کی طرف سے بدلہ کے طور پر (انکی قوم کو عذاب اور نوح علیہ السلام اور مومنوں کو نجات دی گئی) "محتضر" یعنی صالح علیہ السلام کی قوم کے لوگ پانی پر اپنی باری پر حاضر ہوا کریں گے۔ ابن جبیر نے فرمایا، کہ "مہطعین" ای النسلان۔ "الخبب" ای السراع۔ غیر ابن جبیر نے کہا کہ "فتعاطی" یعنی اونٹنی پر وار کیا اور اسے ذبح کر دیا۔ "المحتظر" یعنی درختوں کی باڑ جو جل گئی ہو۔ "ازدجر" زجرت سے افتعال کا صیغہ ہے۔ "کفر" یعنی ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے ساتھ جو کچھ کیا وہ بدلہ تھا ان اعمال کا جو ان کی قوم نے ان کے اور ان کے مومن اصحاب کے ساتھ کیا تھا۔ "مستقر" ای عذاب حق "الاشر" یعنی اترانا اور تکبر کرنا ؛

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اشْهَدُوا ؛

۱۹۷۲۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ اور سفیان نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے ابومعمر نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (مکہ میں آپ کے معجزہ کے طور پر) چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا اس کے پیچھے چلا گیا تھا۔ آنحضور نے اسی موقعہ پر ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا۔

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اشْهَدُوا اشْهَدُوا ؛

۱۹۷۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، انھیں ابن ابی نجیح نے خبر دی، انھیں مجاہد نے، انھیں ابومعمر نے، اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند شق ہو گیا اور اس وقت ہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ چنانچہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ آنحضور نے ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا، گواہ رہنا۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۱۹۷۴۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے بکر نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر نے، ان سے عراک بن مالک نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہو گیا تھا۔

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

۱۹۷۵۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یونس بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ والوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آنحضور نے انھیں چاند شق ہونے کا معجزہ دکھایا۔

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ۔

۱۹۷۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ چاند دو ٹکڑوں میں شق ہو گیا تھا۔

بَابُ ۸۵۱ قَوْلُهُ تَجْرِي بِاَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔ قَالَ قَتَادَةُ اَبْقَى اللّٰهُ سَفِينَةَ نُوحٍ حَتّٰى اَدْرَكَهَا اَوَائِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔

۸۵۱۔ "جو کشتی، ہماری نگرانی میں رواں تھی۔ یہ سب انتقام میں اس شخص (نوح علیہ السلام) کے تھا جس کا انکار کیا گیا تھا۔ اور ہم نے اس واقعہ کو نشان (عبرت) کے طور پر رہنے دیا۔ سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا" قتادہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا اور اس امت (محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے اسلاف نے اسے پایا۔

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

۱۹۷۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "فھل من مدکر" پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۸۵۲ قَوْلِهِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔ قَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ۔

۸۵۲۔ "اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے، سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا"؛ مجاہد نے فرمایا کہ "یسرنا" یعنی ہم نے اس کی قرات آسان کر دی۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ۔

۱۹۷۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "فھل من مدکر" پڑھا کرتے تھے۔ (سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا!)

بَابُ ۸۵۳ قَوْلِهِ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ۔

۸۵۳۔ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔ سو دیکھو میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی رہیں۔

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْاَسْوَدَ فَهَلْ

۱۹۷۹۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، انھوں نے ایک شخص کو اسود سے پوچھتے

مِنْ مُّدَّكِرًا أَوْ مُذَّكِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ دَالًا ؛

سنا کہ آیت میں "فہل من مدکر" ہے یا "مذکر"؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سُنا، آپ "فہل من مدکر" پڑھتے تھے، آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی "فہل من مدکر" پڑھتے سُنا ہے۔

باب ۸۵۴ قَوْلِهِ فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛

۸۵۴ - سورہ (ثمود) ایسے ہوگئے جیسے کانٹوں کے باڑ لگانے والے کا چورا۔ اور ہم نے قرآن کو آسان کردیا ہے نصیحت حاصل کرنیوالوں کے لیے سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

۱۹۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ الْاٰيَةَ ؛

۱۹۸۰ - ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، انھیں ان کے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے، انھیں ابواسحاق نے، انھیں اسود نے اور انھیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فہل من مدکر" پڑھا۔ الآیۃ۔

باب ۸۵۵ قَوْلُهُ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ؛

۸۵۵ - اور صبح سویرے ہی ان پر عذاب دائمی آ پہنچا، کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔

۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛

۱۹۸۱ - ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فہل من مدکر" پڑھا۔

باب ۸۵۶ قَوْلُهُ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛

۸۵۶ - اور ہم تمھارے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کرچکے ہیں۔ سو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّذَّكِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛

۱۹۸۲ - ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے، ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے "فہل من مذکر" پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ "فہل من مدکر"۔

باب ۸۵۷ قَوْلُهُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ؛

۸۵۷ - سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

۱۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ

۱۹۸۳ - ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ح۔ اور مجھ سے

ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ؕ

محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عفان بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جبکہ آپ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر چھوٹے سے خیمے میں تشریف رکھتے تھے، یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ (مدد کا) یاد دلاتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کی، بس یا رسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے بہت الحاح وزاری سے دعا کر لی۔ اس وقت آنحضورؐ زرہ بند خوشی اور جوش میں تھے اور آپ نکلے تو زبان مبارک پر یہ آیت تھی "سو عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

باب ۸۵۸ قَوْلُهٗ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ يَعْنِيْ مِنَ الْمَرَارَةِ ؕ

۸۵۸۔ لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔" امر" مرارۃ سے ہے۔

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ ابْنُ مَاهَكٍ قَالَ إِنِّيْ عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّيْ لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ ؕ

۱۹۸۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام ابن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے یوسف بن ماہک نے خبر دی، انھوں نے بیان کیا کہ میں عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا کہ جس وقت آیت "لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔" محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں نازل ہوئی تو میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ لَهٗ يَوْمَ بَدْرٍ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا۔ فَأَخَذَ أَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ

۱۹۸۵۔ مجھ سے اسحاق نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبد اللہ طحان نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن مہران نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جبکہ آپ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر میدان میں ایک چھوٹے سے خیمے میں تشریف رکھتے تھے، یہ دعا کر رہے تھے کہ "اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد دلاتا ہوں اے اللہ! اگر تو چاہے گا تو آج کے بعد پھر کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی (یعنی مسلمانوں کے فنا ہونے کی صورت میں) اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضورؐ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا، بس یا رسول اللہ! آپ اپنے رب سے خوب الحاح و

وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۔ زاری کے ساتھ دعا کر چکے ہیں۔ آنحضور اس وقت زرہ بند تھے، آپ باہر تشریف لائے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ آیت تھی " سوعنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کا دن ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے "

باب ۸۵۹ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

وَأَقِيْمُوا الْوَزْنَ: يُرِيْدُ لِسَانَ الْمِيْزَانِ وَالْعَصْفُ: بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ۔ وَالرَّيْحَانُ رِزْقُهُ۔ وَالْحَبُّ الَّذِيْ يُؤْكَلُ مِنْهُ وَالرَّيْحَانُ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَالْعَصْفُ يُرِيْدُ الْمَأْكُوْلَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّضِيْجُ الَّذِيْ لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَقَالَ الضَّحَّاكُ الْعَصْفُ التِّبْنُ وَقَالَ أَبُوْ مَالِكٍ الْعَصْفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ تُسَمِّيْهِ النَّبَطُ هَبُوْرًا۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ۔ وَالرَّيْحَانُ: الرِّزْقُ وَالْمَارِجُ اللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِيْ يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوْقِدَتْ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ۔ لَا يَبْغِيَانِ: لَا يَخْتَلِطَانِ الْمُنْشَآتُ: مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ فَأَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قِلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَىٰ رُؤُوْسِهِمْ يُعَذَّبُوْنَ بِهِ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ۔ يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا الشُّوَاظُ لَهَبٌ

۸۵۹ ۔ مجاہد نے فرمایا " بحسبان " ای کحسبان الرحٰی ۔ ان کے غیر نے کہا کہ " واقیموا الوزن " میں مراد ترازو کی ڈنڈی ہے۔ " العصف " کھیت کی گھاس، کھیتی پکنے سے پہلے جن پودوں کو کاٹ لیا جاتا ہے انھیں " العصف " کہتے ہیں " الریحان " کلام عرب میں روزی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے " الریحان " یعنی اس کی روزی اور کھیتی سے حاصل شدہ دانے جو کھاتے ہیں بعض حضرات نے کہا کہ " العصف " سے مراد وہ دانہ جو کھانے کے قابل ہو ۔ اور " الریحان " پختہ دانہ جو کھایا نہ جاتا ہو ۔ غیر مجاہد نے کہا کہ " العصف " گیہوں کے تنے کے پتے کو کہتے ہیں ۔ ضحاک نے فرمایا کہ " العصف " سوکھی گھاس کو کہتے ہیں ابو مالک نے فرمایا کہ " العصف " اسے کہتے ہیں جو سب سے پہلے اگتا ہے ۔ حبشی زبان میں اسے " ہبور " کہتے ہیں ۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ " العصف " گیہوں کے پودے کا پتہ ۔ اور " الریحان " روزی، غذا کے معنی میں ہے ۔ " المارج " زرد اور سبز شعلے جو آگ سے اس وقت اٹھتے ہیں ۔ جب وہ بھڑکائی جاتی ہے ۔ بعض نے مجاہد کے واسطہ سے بیان کیا کہ " رب المشرقین " میں مشرقین سے مراد جاڑے میں سورج کے طلوع ہونے کی جگہ اور گرمی میں سورج کے طلوع ہونے کی جگہ ہے اور " رب المغربین " سے جاڑے اور گرمی میں سورج کے غروب ہونے کی جگہ مراد ہے " لا یبغیان " ای لا یختلطان " المنشآت " وہ جہاز جو سمندروں میں پہاڑوں کی طرح کھڑے ہوں ۔ جو جہاز ایسے نہ ہوں انھیں " منشآۃ " نہیں کہیں گے ۔ مجاہد نے فرمایا کہ " کالفخار " ای کما یصنع الفخار " " الشواظ " آگ کا شعلہ ۔ مجاہد نے فرمایا کہ " نحاس " بمعنی پیتل ہے ۔ " خاف مقام ربہ " یعنی وہ شخص جو معصیت کا ارادہ کرتا ہے ۔ لیکن اللہ عزوجل یاد آجاتے ہیں اور وہ

مِنْ نَّارٍ۔ مُدْهَآمَّتٰنِ: سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ صَلْصَالٍ: طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ صَلَّ۔ يُقَالُ صَلْصَالٌ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ وَصَرْصَرَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهٗ۔ فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَاَمَّا الْعَرَبُ فَاِنَّهَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَاَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ اَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيْدًا لَّهَا كَمَا اُعِيْدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ وَمِثْلُهَا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِيْ اَوَّلِ قَوْلِهٖ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ۔ وَقَالَ غَيْرُهٗ اَفْنَانٌ اَغْصَانٌ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ۔ مَا يُجْتَنٰى قَرِيْبٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فَبِاَيِّ اٰلَاءِ نِعَمِهٖ وَقَالَ قَتَادَةُ رَبِّكُمَا يَعْنِي الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا وَيَضَعُ اٰخَرِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ بَرْزَخٌ حَاجِزٌ۔ الْاَنَامُ: الْخَلْقُ۔ نَضَّاخَتَانِ: فَيَّاضَتَانِ۔ ذُو الْجَلَالِ۔ ذُو الْعَظَمَةِ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَارِجٌ: خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ يُقَالُ مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ اِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ مَرِيْجٌ اَمْرٌ

معصیت کا ارادہ چھوڑ دیتا ہے۔ "مدھامتان" یعنی شادابی کی وجہ سے اتنے گہرے سبز ہیں کہ سیاہی نما ہو گئے ہیں۔
"صلصال" یعنی مٹی ریت کے ساتھ مل گئی ہو اور ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی ہو۔ بعض کہتے ہیں "منتن" کے معنی میں ہے یعنی "صل" اور "صلصال" کا ایک ہی مفہوم ہے جیسے دروازہ بند کرتے وقت "صر الباب" بولتے ہیں اور صرصر بھی اس کے لیے استعمال ہوتا ہے (یعنی مضاعف ثلاثی، مضاعف رباعی سے ماخوذ ہے) اور جیسے "کبکبتہ" کبتہ کے معنی میں۔ میوے اور خرمے اور انار۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ انار اور خرمے میوہ نہیں ہیں۔ بہرحال عرب تو انھیں میوہ ہی کہتے ہیں۔ یہاں ایسی ہی ترکیب استعمال کی گئی ہے جیسے دوسری آیت "اور حفاظت کرو تمام نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی" میں استعمال ہوئی ہے کہ پہلے تمام نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا۔ پھر تاکید کے لیے عصر کی نماز کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا۔ اسی طرح اس آیت میں عام میوہ کے ذکر کے بعد انار اور خرمے کا خاص طور سے ذکر کیا۔ یہ ترکیب ایک اور موقعہ پر بھی استعمال ہوئی ہے۔ "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو وہ تمام چیزیں سجدہ کرتی ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں" پھر فرمایا "اور بہت سے لوگ" (یہاں انسانوں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا) "اور بہت سے ایسے ہیں جن کے حق میں عذاب کا فیصلہ کر دیا گیا"۔ "وہ تمام چیزیں جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں" میں انسان بھی آ جاتے ہیں لیکن پھر ان کا خصوصیت کے ساتھ بھی ذکر کیا۔ غیر مجاہد نے کہا کہ "افنان" ای اغصان "وجنا الجنتین دان" یعنی دونوں درختوں کے پھل جو توڑے جائیں گے وہ بہت ہی قریب ہوں گے۔ حسن نے فرمایا کہ "فبای آلاء" یعنی اللہ کی نعمتیں قتادہ نے فرمایا کہ "ربکما تکذبان" میں تثنیہ کا صیغہ انس و جن کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کل یوم ہو فی شان" یعنی جس میں وہ گناہ معاف کرتا ہے،

النَّاسِ۔ مَرِیْجٌ: مُلْتَبِسٌ۔ مَرَجَ اِخْتَلَطَ الْبَحْرَانِ مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ: تَرَكْتَهَا۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ: سَنُحَاسِبُكُمْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَاَتَفَرَّغَنَّ لَكَ وَمَا بِهٖ شُغْلٌ۔ لَاٰخُذَنَّكَ عَلٰى غِرَّتِكَ ؛

تکلیف دور کرتا ہے۔ بعض قوموں کو بلندی پر پہنچاتا ہے۔ اور بعض کو گراتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "برزخ" بمعنی حاجز ہے "الانام" ای الخلق۔ "نضاختان" اسے فیاضتان۔ "ذوالجلال" ای ذوالعظمۃ۔ غیر ابن عباس رض نے کہا کہ "مارج" یعنی آگ کا خاص شعلہ (بغیر دھوئیں کے) "مرج الامیر رعیتہ" اس وقت بولتے ہیں جب امیر رعایا کو کھلی چھٹی دیدے کہ رعایا ایک دوسرے پر ظلم کرتی پھرے "مرج امرالناس" ای اختلط۔ مریج ای ملتبس۔ مرج یعنی دو دریا مل گئے۔ مرجت دابتک سے ماخوذ، چھوڑنے کے معنی میں۔ "سنفرغ لکم" یعنی ہم تمہارا حساب لیں گے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز کسی بھی دوسری چیز سے غافل نہیں کر سکتی۔ یہ استعمال کلام عرب میں جانا پہچانا ہے۔ بولتے ہیں "لاتفرغن لک" حالانکہ کوئی مشغولیت نہیں ہوتی (بلکہ یہ وعید اور تہدید ہے) گویا وہ یہ کہہ رہا ہے کہ تمہاری اس غفلت کا تمہیں مزہ چکھاؤں گا۔"

باب ۸۶۰ قَوْلِهٖ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ؛

۸۶۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان باغوں سے کم درجہ میں دو اور باغ بھی ہیں ؛

۱۹۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ حُوْرٌ۔ سُوْدُ الْحَدَقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُوْرَاتٌ مَحْبُوْسَاتٌ۔ قُصِرَ طَرْفُهُنَّ وَاَنْفُسُهُنَّ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ۔ قَاصِرَاتٌ لَا يَبْغِيْنَ غَيْرَ اَزْوَاجِهِنَّ ؛

۱۹۸۶۔ ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران الجونی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جنت میں) دو باغ ہونگے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو دوسرے باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔ اور جنت عدن سے جنتیوں کے اپنے رب کے دیدار میں کوئی چیز سوائے رداء کبر کے جو اس کی ذات پر ہوگی، حائل نہ ہوگی۔ "گورے رنگ والیاں خیموں میں محفوظ ہوں گی" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "حور" یعنی سیاہ چشم۔ مجاہد نے فرمایا "مقصورات" یعنی محبوسات۔ یعنی ان کی نظر یں اور ان کی ذات ان کے شوہروں کے لیے محفوظ ہوگی، وہ انھیں کے لیے ہوں گی، ان کے سوا کسی دوسرے کو نہ چاہیں گی۔

✲ ✲ ✲

۱۹۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْعِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ

۱۹۸۷۔ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز ابن عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوعمران جونی نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اور ان سے ان کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَّا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا - وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ ؛

باب ۸۶۱ سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ ؛

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ : زُلْزِلَتْ - بُسَّتْ : فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيْقُ - اَلْمَخْضُوْدُ : اَلْمُوْقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ اَيْضًا لَا شَوْكَ لَهٗ - مَنْضُوْدٌ : اَلْمَوْزُ - وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ - ثُلَّةٌ : اُمَّةٌ - يَحْمُوْمٍ : دُخَانٌ اَسْوَدُ - يُصِرُّوْنَ : يُدِيْمُوْنَ - اَلْهِيْمُ : اَلْاِبِلُ الظِّمَاءُ - لَمُغْرَمُوْنَ : لَمُلْزَمُوْنَ - رَوْحٌ : جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ - وَرَيْحَانٌ الرِّزْقُ - وَنُنْشِئَكُمْ : فِيْ اَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ - وَقَالَ غَيْرُهٗ تَفَكَّهُوْنَ : تَعْجَبُوْنَ - عُرُبًا مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوْبٌ - مِثْلَ صَبُوْرٍ وَصُبُرٍ - يُسَمِّيْهَا اَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ - وَقَالَ فِيْ خَافِضَةٍ لِقَوْمٍ اِلَى النَّارِ وَرَافِعَةٌ اِلَى الْجَنَّةِ - مَوْضُوْنَةٌ : مَنْسُوْجَةٌ وَمِنْهُ وَضِيْنُ النَّاقَةِ - وَالْكُوْبُ لَا اٰذَانَ لَهٗ وَلَا عُرْوَةَ - وَالْاَبَارِيْقُ : ذَوَاتُ الْاٰذَانِ وَالْعُرٰى - مَسْكُوْبٌ : جَارٍ - وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ - مُتْرَفِيْنَ : مُتَمَتِّعِيْنَ - مَا تُمْنُوْنَ : هِيَ النُّطْفَةُ فِيْ اَرْحَامِ

والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کھوکھلے کشادہ موتی کا خیمہ ہوگا اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اور اس کے ہر کنارے پر حور ہوگی۔ ایک کنارے والی دوسرے کنارے والی کو نہ دیکھ سکے گی۔ اور مومن ان کے پاس باری باری جائے گا۔ اور دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور ایسے بھی دو باغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔ جنت عدن میں جنتیوں اور اللہ رب العزت کے دیدار کے درمیان سوائے رداء کبر کے جو اس کے اوپر ہوگی اور کوئی چیز حائل نہ ہوگی۔

۸۶۱ - سُورۃ الواقعہ ؛

اور مجاہد نے فرمایا کہ "رجت" ای زلزلت، "بست" بمعنی فتت۔ یعنی اس طرح لت پت کر دیا جائے جیسے ستو (گھی وغیرہ میں) کیا جاتا ہے۔ "المخضود" جو بوجھ سے لدا ہو، اسے بھی کہتے ہیں جس میں کانٹے نہ ہوں۔ "منضود" بمعنی کیلا "العرب" اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں "ثلۃ" ای امۃ۔

"یحموم" سیاہ دھواں۔ "یصرون" ای یدیمون "الھیم" وہ اونٹ جسے پیاس کا ٹرکا لگ گیا ہو "لمغرمون" ای لملزمون "روح" ای جنۃ ورخاء اور "الریحان" بمعنی الرزق "ننشئکم" یعنی جس مخلوق میں بھی ہم چاہیں تمہیں پیدا کر دیں۔ غیر مجاہد نے فرمایا کہ "تفکھون" ای تعجبون "عربۃ" کا واحد عروب ہے جیسے صبور اور صبر۔ اہل مکہ اسے "العربۃ" کہتے ہیں۔ اہل مدینہ "الغنجۃ" کہتے ہیں اور اہل عراق "الشکلۃ" کہتے ہیں۔

"خافضۃ" یعنی وہ ایک جماعت کو جہنم کی پستی میں لیجانے والی ہے اور دوسری جماعت کو جنت کی بلندی پر پہنچانے والی ہے۔ "موضونۃ" ای منسوجۃ۔ "الکوب" بے ٹونٹی اور دستے کا لوٹا۔ اور "الاباریق" جن لوٹوں میں ٹونٹی بھی ہو اور دستے بھی۔ "مسکوب" ای جار "وفرش مرفوعۃ" یعنی بعض بعض کے اوپر ہوں گے "مترفین" ای متنعمین۔

"مدینین" ای محاسبین "ما تمنون" ای النطفۃ فی ارحام النساء "للمقوین" ای للمسافرین "القی" بمعنی القفر۔

النِّسَاءِ - لِلْمُقْوِينَ: لِلْمُسَافِرِينَ - وَالْقِيُّ: الْقَفْرُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ بِمُحْكَمِ الْقُرْآنِ - وَيُقَالُ بِمَسْقَطِ النُّجُومِ إِذَا سَقَطْنَ وَمَوَاقِعُ وَمَوْقِعٌ وَاحِدٌ - مُدْهِنُونَ: مُكَذِّبُونَ - مِثْلُ لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ - فَسَلَامٌ لَكَ: أَيْ مُسَلَّمٌ لَكَ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأُلْغِيَتْ إِنَّ وَهُوَ مَعْنَاهَا كَمَا تَقُولُ أَنْتَ مُصَدَّقٌ مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ إِذَا كَانَ قَدْ قَالَ إِنِّي مُسَافِرٌ عَنْ قَلِيلٍ وَقَدْ يَكُونُ كَالدُّعَاءِ لَهُ كَقَوْلِكَ فَسَقْيًا مِنَ الرِّجَالِ إِنْ رَفَعْتَ السَّلَامُ فَهُوَ مِنَ الدُّعَاءِ - تُورُونَ: تَسْتَخْرِجُونَ - أَوْرَيْتُ: أَوْقَدْتُ - لَغْوًا: بَاطِلًا - تَأْثِيمًا: كَذِبًا -

"مدہواقع النجوم" ای بمحکم القرآن۔ بمسقط النجوم اس وقت بولتے ہیں جب ستارے گرتے ہیں۔ مواقع اور موقع دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ "مدہنون" ای مکذبون جیسے لو تدھن فیدھنون میں ہے "فسلام لک" یعنی تجھ پر سلامتی ہو کہ تو اصحاب یمین میں سے ہے۔ آیت میں "انّ" لفظوں میں مذکور نہیں ہوا۔ اگرچہ معنیٰ موجود ہے۔ بولتے ہیں "انت مصدّق مسافر عن قلیل" (یہاں بھی اصل میں انک مسافر ہے) یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کسی سے مخاطب نے یہ کہا ہو کہ "انی مسافر عن قلیل" (اس کا جواب سابقہ جملہ سے دیتے وقت "انّ" حذف کر دیا جاتا ہے اگرچہ معنیٰ مذکور ہوتا ہے) لفظ "سلام" مخاطب کو دعا کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے "فسقیا من الرجال" میں بھی دعا ہی ہے "سلام" کو رفع ہو جبھی دعا کے لیے ہوگا "تورون" ای تستخرجون۔ "اوریت" بمعنی اوقدت سے ماخوذ ہے۔ "لغوا" ای باطلا۔ "تاثیما" ای کذبا۔

بَابٌ ۸۶۲ قَوْلِهِ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ

۸۶۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور لمبا سایہ ہوگا"۔

۱۹۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ

۱۹۸۸۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے خبر دی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، آپ فرماتے تھے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضور نے فرمایا۔ جنت میں ایک درخت ہوگا (اتنا بڑا کہ) سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے گا اور پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔ اگر تمہارا جی چاہے تو آیت "اور لمبا سایہ ہوگا" کی قرات کرو۔

بَابٌ ۸۶۳ سُورَةُ الْحَدِيدِ

۸۶۳۔ سورۃ الحدید

قَالَ مُجَاهِدٌ: جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ مُعَمَّرِينَ فِيهِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ: مِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى - وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ جُنَّةٌ وَسِلَاحٌ - مَوْلَاكُمْ: أَوْلَى بِكُمْ - لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ: لِيَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُقَالُ الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا - أَنْظِرُونَا: انْتَظِرُونَا

مجاہد نے فرمایا "جعلکم مستخلفین" ای معمرین فیہ "من الظلمات الی النور" یعنی من الضلالۃ الی الہدیٰ "منافع للناس" ای جنۃ وسلاح۔ "مولاکم" ای اولی بکم "لئلا یعلم اہل الکتاب" ای لیعلم اہل الکتاب۔ ہر چیز کے ظاہر پر بھی علم کا اطلاق ہوتا ہے اور باطل پر بھی۔ "انظرونا" ای انتظرونا۔

باب ۸۶۴ سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ۔
وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يُحَادُّوْنَ: يُشَاقُّوْنَ اللّٰهَ
كُبِتُوْا: أُخْزِيُوْا: مِنَ الْخِزْيِ۔
اِسْتَحْوَذَ: غَلَبَ

۸۶۴۔ سورۃ المجادلۃ۔
مجاہد نے فرمایا کہ "یحادون" ای یشاقون اللہ "کبتوا" ای اخزیوا۔ الخزی سے ماخوذ ہے۔ "استحوذ" ای غلب۔

باب ۸۶۵ سُوْرَةُ الْحَشْرِ
قَوْلُهٗ الْجَلَاءُ الْاِخْرَاجُ مِنْ اَرْضٍ اِلٰى اَرْضٍ

۸۶۵۔ سورۃ الحشر۔
"الجلاء" ایک سرزمین سے دوسری جگہ نکال دینا (جلاوطنی)

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ۔ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهَا لَمْ تُبْقِ اَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا۔ قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ۔ قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْحَشْرِ۔ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيْرِ۔

۱۹۸۹۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انھیں ابوبشر نے خبر دی، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ التوبۃ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا "التوبۃ" کے متعلق دریافت کرتے ہو، وہ تو لوگوں کے بھید کھولنے والی سورۃ ہے۔ جب تک اس کی آیات "ومنھم ومنھم" سے شروع ہوتی رہیں، لوگوں نے تو یہ سوچنا شروع کر دیا تھا کہ اب ان میں کوئی بھی ایسا شخص باقی نہ رہے گا جس کا ذکر اسی طرح اس آیت میں نہ آجائے۔ بیان کیا کہ میں نے سورۃ الانفال کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ غزوہ بدر کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی۔ بیان کیا کہ میں نے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ قبیلہ بنو النضیر کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ۔

۱۹۹۰۔ ہم سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی انھیں ابوعوانہ نے خبر دی، انھیں ابوبشر نے اور ان سے سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا بلکہ اسے سورۃ النضیر کہو۔

باب ۸۶۶ قَوْلُهٗ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ نَخْلَةٍ۔

۸۶۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹے" آیت میں لینۃ بمعنی نخلۃ ہے۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ

۱۹۹۱۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے کھجور کے درخت جلا دیے تھے اور انھیں کاٹ ڈالا تھا۔ یہ درخت مقام "بویرہ" میں تھے پھر اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی کہ "جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹے یا انھیں ان کی جڑوں پر قائم رہنے دیا، سو یہ دونوں اللہ ہی کے حکم کے

الْفَاسِقِيْنَ ۞

موافق ہیں اور تاکہ اللہ نافرمانوں کو رسوا کرے۔

باب ۸٦٧ قَوْلُهُ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ۞

۸٦٧۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان سے بطور فَے[1] دلوایا"

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۞

۱۹۹۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے کئی مرتبہ عمرو کے واسطہ سے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی نضیر کے اموال کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور فَے دیا تھا یعنی اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے بغیر۔ ان اموال کا خرچ کرنا خاص طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا۔ چنانچہ آپ اسی میں سے ازواج مطہرات کا سالانہ خرچ دیتے تھے اور جو باقی بچتا اس سے سامانِ جنگ اور گھوڑوں کے لیے خرچ کرتے تاکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے موقعہ پر کام آئیں۔

باب ۸٦٨ قَوْلُهُ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۞

۸٦٨۔ "تو رسول تمھیں جو کچھ دیں، لے لیا کرو"

۱۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ۔ فَقَالَ وَمَالِيْ لَآ اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُّ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ۔ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ اَمَا قَرَاْتِ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا

۱۹۹۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور حسن کے لیے آگے کے دانتوں میں کشادگی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کلام قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت کو معلوم ہوا جو ام یعقوب کے نام سے معروف تھی۔ وہ آئی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس اس طرح کی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے؟ ابن مسعود نے فرمایا آخر کیوں نہ میں انھیں لعنت کروں جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جو کتاب اللہ کے حکم کے اعتبار سے ملعون ہے۔

---

[1] فقہ کی اصطلاح میں "فَے" وہ مال ہے جو اہلِ حرب سے بلا جنگ حاصل ہو جائے۔ یہود بنی نضیر کے خلاف آنحضورؐ کی کارروائی ان کی مسلسل معاندانہ روش کی وجہ سے تھی۔ بہر حال حالاتِ جنگ میں مخالف کے قلعہ کو توڑنے، باغات اور کھیتوں کو اجاڑنے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور اس کی اسلام نے اجازت دی ہے۔ بہت سے حالات میں اگر اس طرح کی کارروائی نہ کی جائے تو اس کا نتیجہ شکست بھی ہو سکتا ہے۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس طرح کی کارروائی حالاتِ جنگ میں جائز ہے۔

نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ. قَالَتْ فَإِنِّيْ أَرٰى أَهْلَكَ يَفْعَلُوْنَهُ قَالَ فَاذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُنَا ؛

اس عورت نے کہا کہ قرآن مجید تو میں نے بھی پڑھا ہے لیکن آپ جو کچھ کہتے ہیں میں نے تو اس میں کہیں یہ بات دیکھی نہیں، آپ نے فرمایا اگر تم نے پڑھا ہوتا تو تمھیں ضرور مل جاتا، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی ہے کہ "تو رسولؐ تمھیں جو کچھ دیں لے لیا کرو اور جس سے وہ تمھیں روک دیں رک جایا کرو"۔ اس نے کہا کہ پڑھی ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آنحضورؐ نے ان چیزوں سے روکا ہے اس پر اس عورت نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کے گھر میں بھی ایسا ہی کرتی ہیں، آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور دیکھ لو۔ وہ عورت گئی اور اس نے دیکھا لیکن اس طرح کی ان کے یہاں کوئی چیز اسے نہیں ملی۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ بھی اسی طرح کرتیں تو میں کبھی ان کے قریب نہ جاتا۔

۱۹۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ. قَالَ سَمِعْتُهُ مِنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ ؛

۱۹۹۴۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور بن معتمر کی حدیث کا ذکر کیا جو وہ ابراہیم کے واسطہ سے بیان کرتے تھے کہ ان سے علقمہ نے اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے قدرتی بالوں کے ساتھ مصنوعی بال لگانے والیوں پر لعنت بھیجی تھی۔ عبدالرحمٰن بن عابس نے کہا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح ام یعقوب نامی ایک عورت سے سنا تھا، وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کرتی تھی۔

بَابٌ ۸۶۹ قَوْلُهُ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ ؛

۸۶۹۔ "اور ان لوگوں کا بھی حق ہے، جو دار الاسلام اور ایمان میں ان کے قبل سے قرار پکڑے ہوئے ہیں"۔

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّهَاجِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْفُوَ عَنْ مُسِيْئِهِمْ ؛

۱۹۹۵۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکرؓ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے اور ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (زخمی ہونے کے بعد شہادت سے پہلے) فرمایا میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کا حق پہچانے، اور میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جو دار الاسلام اور ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے سے قرار پکڑے ہوئے ہیں۔ یہ کہ ان میں جو نیکو کار ہیں ان کی پذیرائی کرے اور اگر ان سے غلطی ہو تو اس سے درگزر کرے۔

بَابٌ ۸۷۰ قَوْلُهُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ

الْآيَةَ۔ الْخَصَاصَةُ : الْفَاقَةُ۔ الْمُفْلِحُوْنَ: الْفَائِزُوْنَ بِالْخُلُوْدِ۔ الْفَلَاحُ : الْبَقَاءُ۔

۸۷۰۔ "اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں" آخر آیت تک۔

"الخصاصۃ" بمعنی فاقہ ہے "المفلحون" اے الفائزون بالخلود۔

"الفلاح" ای البقاء۔ "حی علی الفلاح" یعنی جلدی کر دفلاح و

حَتّٰى عَلَى الْقَلَائِمِ عَجَلَ - وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً: حَسَدًا ۔

بقاذ کی طرف آنے میں۔ حسن نے فرمایا کہ " الحاجۃ " بمعنی حسد ہے ۔

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَنِي الْجَهْدُ فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ ضَيْفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَّخِرِيهِ شَيْئًا قَالَتْ وَاللهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ عَجِبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ" ۔

۱۹۹۶۔ مجھ سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے روایت بیان کی، ان سے اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن غزوان نے حدیث بیان کی ان سے ابوحازم اشجعی نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! میں فاقہ سے ہوں آنحضور نے انھیں ازواج مطہرات کے پاس بھیجا (کہ وہ آپ کی ضیافت کریں) لیکن ان کے پاس کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی۔ حضور اکرم نے فرمایا کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو آج رات اس مہمان کی میزبانی کرے؟ اللہ اس پر رحم کریگا اس پر ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ آج میرے مہمان ہیں۔ پھر وہ انھیں اپنے ساتھ لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں، کوئی چیز ان سے بچا کے نہ رکھنا۔ بیوی نے کہا، اللہ گواہ ہے۔ میرے پاس اس وقت بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہے۔ انصاری صحابی نے کہا کہ اگر بچے کھانا مانگیں تو انھیں سلادو۔ اور آؤ یہ چراغ بھی بجھا دو۔ آج رات ہم بھوکے ہی رہیں گے (اور جو کچھ کھانا ہے مہمان کو کھلا دیں گے)۔ بیوی نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ انصاری صحابی صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں (انصاری صحابی) اور ان کی بیوی (کے عمل) کو پسند فرمایا۔ یا (آپ نے فرمایا کہ) اللہ مسکرایا (یعنی اللہ ان کے اس عمل سے راضی اور خوش ہوا) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی " اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود فاقہ میں ہی ہوں " ۔

باب ۸۷ سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً: لَا تُعَذِّبْنَا بِأَيْدِيهِمْ فَيَقُولُونَ لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هٰذَا "بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ" أُمِرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِ نِسَائِهِمْ كُنَّ كَوَافِرَ بِمَكَّةَ ۔

۸۷۔ سورۃ الممتحنۃ ۔

مجاہد نے فرمایا کہ " لا تجعلنا فتنۃ " یعنی ہمیں ان (کافرون) کے ہاتھوں عذاب میں مبتلا نہ کرنا کہ وہ کہنے لگیں کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو آج ان پر یہ مصیبت نہ آتی۔ " بعصم الکوافر " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حکم ہوگیا کہ اپنی ان بیویوں کو جدا کردیں جو مکہ میں کافرہ ہیں ۔

۱۹۹۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ، بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَذَهَبْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ؟ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَصْنَعَ إِلَيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ. قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي

۱۹۹۷ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حسن بن محمد ابن علی نے حدیث بیان کی، انھوں نے علی رضی اللہ عنہ کے کاتب عبید اللہ ابن ابی رافع سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر، اور مقداد رضی اللہ عنہم کو روانہ کیا اور فرمایا کہ چلے جاؤ اور جب مقام خاخ کے باغ پر پہنچو (جو کہ مکہ معظمہ اور مدینہ کے درمیان تھا) تو وہاں تمھیں ہودج میں ایک عورت ملے گی اس کے ساتھ ایک خط ہوگا۔ وہ خط تم اس سے لے لینا، چنانچہ ہم روانہ ہوئے ہمارے گھوڑے ہمیں صبا رفتاری کے ساتھ لے جا رہے تھے۔ آخر جب ہم اس باغ پر پہنچے تو واقعی وہاں ہم نے ہودج میں ایک عورت کو پالیا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو ورنہ ہم تمھارا سارا کپڑا اتار کر تلاشی لے لیں گے۔ آخر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا۔ یہ حضرات وہ خط لے کر حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس خط میں لکھا ہوا تھا کہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین کے چند افراد کی طرف جو مکہ میں تھے۔ اس خط میں انھوں نے (فتح مکہ کی مہم سے متعلق) آنحضور کے کچھ راز بتائے تھے۔ حضور اکرم نے دریافت فرمایا، حاطب! یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے معاملہ میں جلدی نہ فرمائیں۔ میں قریش کے ساتھ (زمانۂ قیام مکہ میں) رہا کرتا تھا لیکن ان کے قبیلہ و خاندان سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے برخلاف آپ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں ان کی قریش میں رشتہ داریاں ہیں اور ان کی رعایت سے قریش مکہ میں رہ جانے والے ان کے اہل وعیال اور مال کی حفاظت کریں گے۔ میں نے چاہا کہ جبکہ ان سے میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو اس موقع پر ان پر ایک احسان کر دوں اور اس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی مکہ میں حفاظت کریں۔ یا رسول اللہ! میں نے یہ عمل کفر یا اپنے دین سے ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا یقیناً انھوں نے تم سے سچی بات بتا دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن مار دوں۔ حضور اکرم نے فرمایا یہ بدر کی جنگ میں ہمارے ساتھ موجود تھے، تمھیں کیا معلوم،

الْحَدِيثِ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو ۔ اللہ تعالیٰ شرکاء بدر کے تمام حالات سے واقف تھا اور اس کے باوجود ان کے متعلق فرمایا کہ "جو جی چاہے کرو، میں نے تمھیں معاف کر دیا" عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ "اے ایمان والو! تم میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بنالینا" سفیان نے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں کہ یہ آیت بھی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے یا یہ عمرو بن دینار کا قول ہے۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قِيلَ لِسُفْيَانَ فِي هٰذَا فَنَزَلَتْ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرَى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي ۔

۱۹۹۸۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی کہ سفیان بن عیینہ سے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا آیت "لا تتخذوا عدوی" انھیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟ سفیان نے فرمایا کہ لوگوں کی روایت میں تو یونہی ہے لیکن میں نے عمرو کے واسطہ سے جو حدیث یاد کی اس میں سے ایک حرف بھی میں نے چھوڑا اور میرا خیال ہے کہ عمرو سے میرے سوا کسی اور نے یہ حدیث یاد نہیں کی ہوگی۔

باب ۸۷۲ قَوْلُهُ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ

۸۷۲۔ "جب تمھارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آئیں"

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ يَقُولُ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلَى ذٰلِكَ ۔ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ ۔

۱۹۹۹۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے اپنے چچا محمد بن مسلم کے واسطہ سے، انھیں عروہ نے خبر دی اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ان مومن عورتوں کا امتحان لیا کرتے تھے جو ہجرت کرکے مدینہ آتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ "اے نبی! جب آپ سے مسلمان عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئیں ... غفور رحیم تک۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا چنانچہ جو عورت اس شرط (آیت میں مذکور یعنی ایمان وغیرہ) کا اقرار کر لیتی تو آنحضورؐ اس سے فرماتے کہ میں نے تمھاری بیعت قبول کرلی (زبانی) اور ہرگز نہیں اللہ گواہ ہے آنحضورؐ کے ہاتھ نے کسی عورت کا ہاتھ بیعت لیتے وقت کبھی نہیں چھوا۔ صرف آپ ان سے زبانی بیعت لیتے تھے کہ ان چیزوں (آیت میں مذکور) پر قائم رہنا۔ اس روایت کی متابعت یونس، معمر اور عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری کے واسطہ سے کی اور اسحاق بن راشد نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا کہ ان سے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے بیان کیا۔

باب ۸۷۳ قَوْلُهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ ۔

۸۷۳۔ "جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے بیعت کریں"

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

۲۰۰۰۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبدالوارث نے

حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَیْنَا اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَنَھَانَا عَنِ النِّیَاحَۃِ فَقَبَضَتْ اِمْرَاَۃٌ یَدَھَا فَقَالَتْ: اَسْعَدَتْنِیْ فُلَانَۃُ اُرِیْدُ اَنْ اَجْزِیَھَا فَمَا قَالَ لَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا۔ فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَایَعَھَا ؛

حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے حفصہ بنت سیرین نے اور ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت کی " اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی " اور ہمیں نوحہ (یعنی میت پر غم و رزور سے رونا پیٹنا) کرنے سے منع فرمایا۔ آنحضورؐ کی اس ممانعت پر ایک عورت (خود ام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کی کہ فلاں عورت نے نوحہ میں میری مدد کی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا آؤں۔ آنحضورؐ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ وہ گئیں اور پھر دوبارہ آکر آنحضورؐ سے بیعت کی۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَیْرَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ قَالَ اِنَّمَا ھُوَ شَرْطٌ شَرَطَہُ اللّٰہُ لِلنِّسَآءِ ؛

۲۰۰۱۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے وہب بن جریر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے زبیر سے سنا، انھوں نے عکرمہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد " اور مشروع باتوں میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی " کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ یہ بھی ایک شرط تھی جسے اللہ تعالیٰ نے (آنحضورؐ سے بیعت کے وقت) عورتوں کے لیے ضروری قرار دیا تھا ؛

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ الزُّھْرِیُّ حَدَّثَنَاہُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ سَمِعَ عُبَادَۃَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَقَرَأَ اٰیَۃَ النِّسَآءِ وَاَکْثَرُ لَفْظِ سُفْیَانَ قَرَأَ الْاٰیَۃَ فَمَنْ وَّفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْھَا شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَسَتَرَہُ اللّٰہُ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَہٗ تَابَعَہٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِی الْاٰیَۃِ ؛

۲۰۰۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوادریس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو گے کہ " اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے "۔ آپ نے سورۃ النساء کی آیتیں پڑھیں۔ سفیان اکثر صرف " الآیۃ " کہا کرتے تھے۔ پھر تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کسی عہد کی خلاف ورزی کر بیٹھا اور اس پر اسے سزا بھی مل گئی تو سزا اس کے لیے کفارہ بن جائے گی لیکن کسی نے اپنے عہد کے خلاف کیا اور اللہ نے اسے چھپا لیا تو وہ اللہ کے حوالے ہے، اللہ چاہے تو اسے اس پر عذاب دے اور اگر چاہے معاف کردے اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے معمر کے واسطہ سے کی۔

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ حَدَّثَنَا ھَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ

۲۰۰۳۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی ان سے ہارون بن معروف نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن وہب نے حدیث

قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ اَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ. فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى اَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ: اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكِ؟ وَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ.

بیان کی، بیان کیا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی انھیں حسن بن مسلم نے خبر دی انھیں طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھی ہے۔ تمام حضرات نے نماز خطبہ سے پہلے پڑھی اور خطبہ بعد میں دیا (ایک مرتبہ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اترے، گویا اب بھی آنحضور میری نظروں کے سامنے ہیں۔ جب آپ لوگوں کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے بٹھا رہے تھے۔ پھر آپ صف چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور وہاں تشریف لائے جہاں عورتیں تھیں۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "اے نبی! جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ نہ کسی کو شریک کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیں" آپ نے پوری آیت آخر تک پڑھی۔ جب آپ آیت پڑھ چکے تو فرمایا، تم ان شرائط پر قائم رہنے کا اقرار کرتی ہو؟ ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ! ان کے سوا اور کسی عورت نے کوئی بات نہیں کہی حسن کو اس عورت کا نام معلوم نہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر عورتوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا۔ عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

باب ۸۷ سُوْرَةُ الصَّفِّ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ: مَنْ يَّتَّبِعُنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ؟ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرْصُوْصٌ: مُلْصَقٌ بَعْضُهٗ بِبَعْضٍ. وَقَالَ غَيْرُهٗ بِالرَّصَاصِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ.

۴۸۷۔ سورۃ الصف

مجاہد نے فرمایا کہ "من انصاری الی اللہ" یعنی اللہ کے راستہ میں میری کون اتباع کرے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "مرصوص" یعنی اس کا بعض حصہ بعض سے جڑا ہوا۔ غیر ابن عباس نے کہا کہ یہ "رصاص" (بمعنی سیسہ) سے ماخوذ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جو میرے بعد آنے والے ہیں اور جن کا نام احمد ہے"۔

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِيْ

۲۰۰۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی ان کو شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا۔ انھیں محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی۔ اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ میرے کئی نام

أَسْمَاءٌ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

بَابُ ۸۷۵ سُورَةُ الْجُمُعَةِ

قَوْلُهُ: وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَقَرَأَ عُمَرُ: فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ. وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ.

۲۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ.

بَابُ ۸۷۶ قَوْلُهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً

۲۰۰۷۔ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَتْ عِيرٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ

ہیں۔ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو حشر میں میرے بعد جمع کریگا اور میں عاقب ہوں۔

۸۷۵۔ سورۃ الجمعۃ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور دوسروں کے لیے بھی ان میں سے (آپ کو بھیجا) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے "فامضوا الی ذکر اللہ" پڑھا۔

۲۰۰۵۔ مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور نے، ان سے ابوالغیث نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ الجمعۃ کی یہ آیتیں نازل ہوئیں "اور دوسروں کے لیے بھی ان میں سے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں" (آنحضورؐ ہادی اور معلّم ہیں) بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں؟ آنحضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا۔ مجلس میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے آنحضورؐ نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو ان کی قوم کے کچھ لوگ یا (آنحضور نے فرمایا کہ) ایک شخص اسے پالے گا۔

۲۰۰۶۔ ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی، انھیں ابوالغیث نے انھیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ "ان کی قوم کے کچھ لوگ اسے پالیں گے" (اس روایت میں اظہار شک کے بغیر "رجال" کا لفظ موجود ہے)

۸۷۶۔ "اور جب کبھی ایک سودے کو دیکھا"

۲۰۰۷۔ مجھ سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حصین نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن ابی الجعد نے اور ابوسفیان نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے آپ نے بیان کیا کہ جمعہ کے دن سامانِ تجارت لیے ہوئے اونٹ آئے ہم اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، انھیں دیکھ کر سوا بارہ افراد کے سب لوگ ادھر ہی دوڑ پڑے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا ۔

کی کہ "اور بعض لوگوں نے) جب کبھی ایک سودے یا تماشہ کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف دوڑتے ہوئے بکھر گئے۔"

باب ۸۷۷ سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ ۔

قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ... اِلَى الْكَاذِبُوْنَ ۔

۸۷۷۔ سورۃ المنافقون۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بیشک گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ... لکاذبون" تک۔

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِيْ غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهِ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ اَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِيْ فَحَدَّثْتُهُ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَاَصْحَابِهِ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَكَذَّبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَاَصَابَنِيْ هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهُ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِيْ عَمِّيْ مَا اَرَدْتَ اِلٰى اَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَبَعَثَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ ۔

۲۰۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن رجاء نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک غزوہ میں تھا اور میں نے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ نہ کرو تاکہ وہ خود ہی منتشر ہو جائیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا (سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ) سے کیا یا عمر رضی اللہ عنہ سے (اس کا ذکر کیا راوی کو شک تھا) انھوں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آنحضور نے مجھے بلایا میں نے تمام تفصیلات آپ کو سنا دیں۔ آنحضور نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا، انھوں نے قسم کھالی کہ انھوں نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کہی تھی۔ اس پر آنحضور نے میری تکذیب فرما دی اور ان کی تصدیق کی۔ مجھے اس واقعہ کا اتنا صدمہ ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ پھر میں گھر میں بیٹھ رہا۔ میرے چچا نے کہا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ حضور اکرم تمھاری تکذیب کریں گے اور تم پر ناراض ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں..." اس کے بعد حضور اکرم نے مجھے بلوایا اور اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا زید! اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کر دی ہے۔

باب ۸۷۸ قَوْلُهُ اِتَّخَذُوْا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً يَجْتَنُّوْنَ بِهَا ۔

۸۷۸۔ "ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے" یعنی جس سے وہ پردہ پوشی کرتے ہیں۔

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ

۲۰۰۹۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبداللہ بن

عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَقَالَ اَيْضًا لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ عَمِّيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَصَدَّقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِيْ فَاَصَابَنِيْ هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهٗ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ۔

ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہؐ کے پاس ہیں ان پر خرچ مت کرو۔ تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں" یہ بھی کہا کہ اگر اب ہم مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ میں نے اس کی یہ بات چچا سے آکر کہی، اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، آنحضورؐ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا۔ انھوں نے قسم کھائی کہ ایسی کوئی بات انھوں نے نہیں کہی تھی۔ آنحضورؐ نے بھی انکی تصدیق اور میری تکذیب فرمادی۔ مجھے اس حادثہ کا اتنا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہیں پہنچا ہوگا۔ میں گھر کے اندر بیٹھ گیا۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی "جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں" ارشاد "یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہؐ کے پاس جمع ہیں ان پر خرچ مت کرو" اور ارشاد "غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا" تک۔ آنحضورؐ نے مجھے بلوایا اور میرے سامنے اس آیت کی تلاوت کی۔ پھر فرمایا اللہ نے تمہاری تصدیق کر دی۔

باب ۸۷۹ قَوْلُهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ۔

۸۷۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ ایمان لے آئے پھر کافر ہو گئے۔ سو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی بس اب یہ نہیں سمجھتے۔"

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اَيْضًا لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ۔ اَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَامَنِيَ الْاَنْصَارُ وَحَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُبَيٍّ مَا قَالَ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ اِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ وَنَزَلَ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا الْاٰيَةَ۔ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ

۲۰۱۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حکم نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن کعب قرظی سے سنا، کہا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو، یہ بھی کہا کہ اب اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم میں سے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ تو میں نے یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی۔ اس پر انصار نے مجھے ملامت کی اور عبداللہ بن ابی نے قسم کھائی کہ اس نے یہ بات نہیں کہی تھی۔ پھر میں گھر واپس آگیا اور سو گیا۔ اس کے بعد مجھے آنحضورؐ نے طلب فرمایا اور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ "اور یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ نہ خرچ کرو۔ آخر تک۔ اور ابن ابی زائدہ نے اعمش کے

أَبِي لَيْلَى عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

واسطہ سے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے ابن ابی لیلیٰ نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

باب ۸۸۰ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ ۔

۸۸۰ ۔ اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے قد و قامت آپ کو خوشنما معلوم ہوں اور اگر یہ بات کرنے لگیں تو آپ ان کی باتیں سننے لگیں، گویا یہ لکڑیاں ہیں سہارے سے لگائی ہوئی۔ ہر غل پکار کو یہ اپنے ہی اوپر سمجھنے لگتے ہیں۔ یہی لوگ (پورے) دشمن ہیں پس آپ ان سے ہوشیار رہیے، اللہ ان کو غارت کرے کہاں پھرے چلے جاتے ہیں۔

۲۰۱۱ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ قَالُوا كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوا شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ ۔ وَقَوْلُهُ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ قَالَ كَانُوا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ ۔

۲۰۱۱ ۔ ہم سے عمرو بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے زہیر بن معاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوۂ تبوک یا بنی المصطلق) میں تھے۔ جس میں لوگوں پر بڑے تنگ اوقات آئے تھے (زادِ سفر کی کمی کی وجہ سے) عبداللہ ابن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ "جو لوگ رسول کے پاس جمع ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو تاکہ وہ ان کے پاس سے منتشر ہو جائیں" اس نے یہ بھی کہا "کہ اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا" میں نے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی اس گفتگو کی اطلاع دی تو آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا اس نے بڑی قسمیں کھا کر کہا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی، لوگوں نے کہا کہ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ لگایا۔ لوگوں کی اس طرح کی باتوں سے میں بڑا دل گرفتہ ہوا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی "جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں" پھر آنحضور نے انھیں بلایا تاکہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ لیکن انھوں نے اپنے سر پھیر لیے، زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ" (سہارے سے لگائی ہوئی لکڑی ان کے لیے اس لیے کہا گیا کہ) وہ بڑے خوبصورت اور اچھے قد و قامت کے تھے۔

باب ۸۸۱ قَوْلُهُ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۔ حَرَّكُوا اسْتَهْزَءُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۸۸۱ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمھارے لیے استغفار کریں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ انھیں دیکھیں گے کہ بے رخی کر رہے ہیں۔ تکبر کرتے ہوئے" (لووا بمعنی حرکوا ہے) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ وَيَقْرَأُ بِالتَّخْفِيْفِ مِنْ لَوَيْتُ ۔

سے استہزاء کرتے ہیں۔ بعض نے اس کی قراءت بالتخفیف "لویت" سے کی ہے۔

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا۔ وَلَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ عَمِّيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُمْ فَاَصَابَنِيْ غَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهٗ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِيْ بَيْتِيْ وَقَالَ مَا اَرَدْتَ اِلٰى اَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَرْسَلَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ ۔

۲۰۱۲۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا۔ میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو کہتے سنا کہ جو لوگ رسول اللہؐ کے پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو۔ تاکہ وہ منتشر ہو جائیں اور اگر اب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو ہم میں سے جو غالب ہیں وہ مغلوبوں کو نکال باہر کر دے گا۔ میں نے اس کا ذکر اپنے چچا سے کیا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ جب آنحضورؐ نے انھیں کی تصدیق کر دی تو مجھے اس کا اتنا صدمہ ہوا کہ پہلے کبھی کسی بات پر نہ ہوا ہوگا۔ میں اپنے گھر میں بیٹھ گیا۔ میرے چچا نے کہا کہ تمھارا کیا مقصد تھا کہ آنحضورؐ نے تمھیں جھٹلایا اور تم پر ناراض ہوئے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی" جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ آپ بیشک اللہ کے رسول ہیں" آنحضورؐ نے مجھے بلوا کر اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری تصدیق کر دی ہے۔

بَابُ ۸۸۲ قَوْلُهٗ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ ۔

۸۸۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد" ان کے لیے برابر ہے خواہ آپ ان کے لیے استغفار کریں یا ان کے لیے استغفار نہ کریں۔ اللہ انھیں بہرحال نہ بخشے گا بیشک اللہ ایسے نافرمان لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیتا۔"

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيْ جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَسَمِعَ ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ فَعَلُوْهَا اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ۔

۲۰۱۳۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی۔ ان سے عمرو نے بیان کیا (اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان نے ایک مرتبہ (بجائے غزوہ کے) جیش (لشکر) کا لفظ کہا۔ مہاجرین میں سے ایک صاحب نے انصار کے ایک فرد کو مار دیا۔ انصاری نے کہا کہ یا للانصار! اور مہاجرین نے کہا یا للمہاجرین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے سنا اور فرمایا کیا قصہ ہے یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ! ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے آنحضورؐ نے فرمایا اس طرح جاہلیت کی پکار کو چھوڑ دو۔ کہ ایک نہایت ناگوار اور بری بات ہے۔ عبد اللہ بن ابی نے بھی یہ بات سنی تو کہا اچھا اب یہاں تک

لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثُمَّ إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ كَثُرُوا بَعْدُ قَالَ سُفْيَانُ فَحَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ⁂

نوبت پہنچ گئی. خدا کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹیں گے تو ہم میں سے غالب مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا. اس کی اطلاع آنحضورؐ کو بھی پہنچ گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں. آنحضورؐ نے فرمایا اسے چھوڑدو آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتا تھا. جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو انصار کی تعداد ان سے زیادہ تھی. لیکن بعد میں ان (مہاجرین) کی تعداد زیادہ ہوگئی تھی. سفیان نے بیان کیا کہ میں نے یہ حدیث عمرو سے یاد کی. عمرو نے بیان کیا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

بَابٌ ۸۸۳ قَوْلُهُ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا ۔ وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ⁂

۸۸۳ ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہی لوگ تو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہیں، ان پر خرچ مت کرو یہاں تک کہ وہ آپ ہی منتشر ہو جائیں گے. حالانکہ اللہ ہی کے تو ہیں آسمان اور زمین کے خزانے، البتہ منافقین ہی نہیں سمجھتے۔"

۲۰۱۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْفَضْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ حَزِنْتُ عَلَىٰ مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَشَكَّ ابْنُ الْفَضْلِ فِي أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَ أَنَسًا بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِي أَوْفَى اللهُ لَهُ بِأُذُنِهِ ⁂

۲۰۱۴ ۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن فضل نے حدیث بیان کی اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آپ کا بیان کیا کہ حرہ میں جو لوگ شہید کر دیے گئے تھے ان پر مجھے بڑا صدمہ ہوا[1]۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو میرے شدتِ غم کی اطلاع پہنچی تو انھوں نے مجھے لکھا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آنحضورؐ فرما رہے تھے کہ اے اللہ انصار کی مغفرت فرما۔ اور ان کے بیٹوں کی بھی مغفرت فرما۔ عبد اللہ بن فضل کو اس میں شک تھا کہ آپؐ نے انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ سے آپ کی مجلس کے حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہی وہ ہیں جن کے سننے کی اللہ تعالیٰ نے تصدیق کی تھی۔

[1] ۶۳ھ میں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ مدینہ منورہ کے لوگوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے ایک عظیم قوم بھیجی جس نے مدینہ منورہ پہنچ کر وہاں قتل عام کیا۔ انصار کی ایک بہت بڑی تعداد اس حادثہ میں شہید ہوگئی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ ان دنوں بصرہ میں تھے جب آپ کو اس کی اطلاع ملی تو بہت رنجیدہ ہوئے۔

باب ۸۸۴ قولہ یقولون لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ؀

۲۰۱۵ - حدثنا الحمیدی حدثنا سفیان قال حفظناہ من عمرو بن دینار قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول کنا فی غزاۃ فکسع رجل من المھاجرین رجلا من الانصار فقال الانصاری یا للانصار وقال المھاجری یا للمھاجرین فسمعھا اللہ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ھذا فقالوا کسع رجل من المھاجرین رجلا من الانصار فقال الانصاری یا للانصار وقال المھاجری یا للمھاجرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوھا فانھا منتنۃ قال جابر وکانت الانصار حین قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ثم کثر المھاجرون بعد فقال عبد اللہ ابن ابی اوقد فعلوا واللہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منھا الاذل فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ دعنی یا رسول اللہ اضرب عنق ھذا المنافق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعہ لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابہ ؀

باب ۸۸۵ سورۃ التغابن ؀

وقال علقمۃ عن عبد اللہ ومن یؤمن باللہ یھد قلبہ ھو الذی اذا اصابتہ مصیبۃ رضی وعرف انھا من اللہ ؀

باب ۸۸۶ سورۃ الطلاق ؀

وقال مجاھد وبال امرھا: جزاء امرھا ؀

۸۸۴ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اگر ہم اب مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو غلبہ والا وہاں سے مغلوبوں کو نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ غلبہ تو بس اللہ ہی کا ہے اور اس کے پیغمبر کا اور ایمان والوں کا البتہ منافقین علم نہیں رکھتے۔"

۲۰۱۵ - ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد کی۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک غزوہ میں تھے مہاجرین کے ایک فرد نے انصار کے ایک صاحب کو مار دیا۔ انصار نے کہا یا للانصار اور مہاجر نے کہا یا للمہاجرین! اللہ تعالیٰ نے یہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سنایا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مار دیا ہے۔ اس پر انصاری نے کہا کہ یا للانصار! اور مہاجر نے کہا کہ یا للمہاجرین۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح پکارنا چھوڑ دو کہ یہ نہایت ناگوار عمل ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو شروع میں انصار کی تعداد زیادہ تھی لیکن بعد میں مہاجرین زیادہ ہوگئے تھے۔ عبد اللہ بن ابی نے کہا اچھا اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی خدا کی قسم! اگر اب ہم مدینہ لوٹے تو ہم میں جو غالب ہیں وہ مغلوبوں کو نکال باہر کریں گے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو، آئندہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد (روحی وابی وامی فداہ) اپنے ساتھیوں کو قتل کیا کرتا تھا ؀

۸۸۵ - سورۃ التغابن ؀

علقمہ نے فرمایا کہ آیت" اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اسے راہ دکھا دیتا ہے" سے مراد وہ شخص ہے کہ اگر اس پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو اس پر راضی رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے ؀

۸۸۶ - سورۃ الطلاق

مجاہد نے فرمایا کہ "وبال امرہا" ای جزاء امرہا ؀

۲۰۱۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ ؛

۲۰۱۶ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں سالم نے خبر دی اور انھیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ آپ نے اپنی بیوی کو جبکہ وہ حائضہ تھیں، طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آنحضور اس پر بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ وہ ان سے (اپنی بیوی سے) رجعت کریں (لوٹا لیں) اور اپنے ساتھ (سابق کی طرح نکاح میں) رکھیں یہاں تک کہ ماہواری سے پاک ہو جائیں۔ پھر ماہواری آئے اور پھر وہ اس سے پاک ہوں اب اگر وہ طلاق دینا مناسب سمجھیں تو اس پاکی (طہر) کے زمانہ میں ان سے ہم بستری سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پس یہی وقت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (مردوں کو) حکم دیا ہے (کہ اس میں یعنی طہر میں طلاق دیں)

باب ۸۸۷ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا - وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ وَاحِدُهَا ذَاتُ حَمْلٍ ؛

۸۸۷ - اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے اور جو کوئی اللہ سے تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے ہر کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ "اولات الاحمال" کا واحد "ذات الحمل" ہے۔

۲۰۱۷ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ . فَقَالَ أَفْتِنِي فِي امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قُلْتُ أَنَا وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلَى فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَخُطِبَتْ فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ خَطَبَهَا وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

۲۰۱۷ - ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے بیان کیا، انھیں ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، بیان کیا کہ ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آنے والے نے پوچھا کہ آپ مجھے اس عورت کے متعلق مسئلہ بتائیے جس نے اپنے شوہر کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ جنا؛ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (متوفی عنہا زوجہا کی) عدت کی دو مدتوں میں جو مدت لمبی ہو اس کی رعایت کرے۔ (ابو سلمہ نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کی کہ (قرآن مجید میں تو ان کی عدت کا یہ حکم ہے) "حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہی تھا۔ آپ کی مراد ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے تھی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کریب کو ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے۔ ام المؤمنین نے بتایا کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر (سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ) شہید کر دیے گئے تھے، وہ اس وقت

(بقیہ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ ہو)

ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی وَکَانَ اَصْحَابُہٗ یُعَظِّمُوْنَہٗ فَذَکَرَ اٰخِرَ الْاَجَلَیْنِ فَحَدَّثْتُ بِحَدِیْثِ سُبَیْعَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ فَضَمَّزَ لِیْ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ قَالَ مُحَمَّدٌ فَفَطِنْتُ لَہٗ فَقُلْتُ اِنِّیْٓ اِذًا لَجَرِیْءٌ اِنْ کَذَبْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ وَھُوَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْکُوْفَۃِ فَاسْتَحْیَا وَقَالَ لٰکِنْ عَمُّہٗ لَمْ یَقُلْ ذَاکَ فَلَقِیْتُ اَبَا عَطِیَّۃَ مَالِکَ بْنَ عَامِرٍ فَسَاَلْتُہٗ فَذَھَبَ یُحَدِّثُنِیْ حَدِیْثَ سُبَیْعَۃَ فَقُلْتُ ھَلْ سَمِعْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْھَا شَیْئًا فَقَالَ کُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَیْھَا التَّغْلِیْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ عَلَیْھَا الرُّخْصَۃَ لَنَزَلَتْ سُوْرَۃُ النِّسَآءِ الْقُصْرٰی بَعْدَ الطُّوْلٰی وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ ؕ

حاملہ تھیں، شوہر کی موت کے چالیس دن بعد انھوں نے بچہ جنا۔ پھر ان کے پاس نکاح کا پیغام پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح کر دیا، ابو السنابل بھی ان کے پاس پیغام نکاح بھیجنے والوں میں تھے اور سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے اور ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں ایک مجلس میں، جس میں عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی تھے، موجود تھا۔ ان کے شاگردان کی عظمت کرتے تھے۔ میں نے وہاں سبیعہ بنت الحارث کی حدیث عبد اللہ بن عتبہ کے واسطہ سے بیان کی، بیان کیا کہ اس پران کے ایک شاگرد نے ہونٹوں سے سیٹی بجا کر مجھے تنبیہ کی۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ میں سمجھ گیا اور کہا کہ عبد اللہ بن عتبہ کوفہ میں ابھی موجود ہیں۔ اگر میں ان کی طرف بھی جھوٹ منسوب کرتا ہوں، تو بڑی دیدہ دلیری کی بات ہوگی۔ مجھے تنبیہ کرنے والے صاحب اس پر شرمندہ ہو گئے۔ اور عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے فرمایا لیکن ان کے چچا تو یہ بات نہیں کہتے تھے (ابن سیرین نے بیان کیا کہ) پھر میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا۔ وہ بھی سبیعہ والی حدیث بیان کرنے لگے لیکن میں نے ان سے کہا آپ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں کچھ سنا ہے؟ انھوں نے بیان کیا کہ ہم عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم اس پر (جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور وہ حاملہ ہو، عدت کی مدت کو طول دے کر) سختی کرنا چاہتے ہو اور رخصت وسہولت دینے کے لیے تیار نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء القصریٰ (سورۃ الطلاق) الطولیٰ (سورۃ البقرہ) کے بعد نازل کی۔ اور فرمایا "اور حمل والیوں کی میعاد ان کے حمل کا پیدا ہو جانا ہے"[2]۔

باب ۸۸۸ سُوْرَۃُ التَّحْرِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؕ

۸۸۸۔ سورۃ التحریم

"اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے اسے آپ کیوں حرام کر رہے ہیں، اپنی بیوی کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اور اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑی رحمت والا ہے"۔

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنِ ابْنِ حَکِیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ

۲۰۱۸۔ ہم سے معاذ بن فضالہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابن حکیم نے ان سے

---

[1] یہ ایک عام عربی محاورہ ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں کوئی قرابت نہیں تھی، یہاں آپ نے عربوں کے عام دستور کے مطابق انھیں بھتیجا (ابن اخی بھائی کا لڑکا) کہا۔

[2] حاملہ اور جس کا شوہر وفات پا گیا ہو ان کی عدت سے متعلق آیات کے سلسلے میں سلف کا اختلاف رہا ہے۔ جمہور کا یہی مسلک ہے کہ بچہ کا پیدا ہو جانا ہی اس کی عدت ہے اور اس کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے خواہ مدت طویل ہو یا مختصر۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک تھا۔

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ؎

سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے اوپر کوئی چیز حلال حرام کر لی تو اس کا کفارہ دینا ہوگا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "بیشک تمہارے لیے تمہارے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا فَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ أَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِي بِذٰلِكَ أَحَدًا ؎

۲۰۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی انھیں ابن جریج نے، انھیں عطاء نے انھیں عبید بن عمیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ام المومنین) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں شہد پیتے تھے اور وہاں ٹھہرتے تھے پھر میرا اور حفصہ (رضی اللہ عنہا) کا اس پر اتفاق ہوا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آنحضور (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں سے شہد پی کر آنے کے بعد) داخل ہوں تو وہ کہے کہ کیا آپ نے پیاز کھائی ہے؛ آپ کے منہ سے پیاز کی بو آتی ہے (چنانچہ جب آپ تشریف لائے تو پلان کے مطابق کہا گیا۔ آنحضورؐ بدبو کو بہت ناپسند فرماتے تھے) آپؐ نے فرمایا میں نے پیاز نہیں کھائی ہے البتہ زینب بنت جحش کے یہاں شہد پیا کرتا تھا لیکن اب ہرگز نہیں پیوں گا۔ میں نے اس کی قسم کھالی ہے لیکن تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا (اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی)

باب ۸۸۹ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ؎

۸۸۹۔ آپ اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ نے تمہارے لیے قسموں کا کھولنا مقرر کر دیا ہے۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّهُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ

۲۰۲۰۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان ابن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید بن حنین نے کہ آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا ایک آیت کے متعلق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھنے کے لیے ایک سال تک میں گومگو میں مبتلا رہا۔ آپ کا اتنا رعب تھا کہ میں آپ سے نہ پوچھ سکا۔ آخر آپ حج کے لیے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا۔ واپسی میں جب ہم راستہ میں تھے تو رفع حاجت کے لیے آپ پیلو کے درختوں میں گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے انتظار میں کھڑا رہا۔ جب آپ فارغ ہو کر آئے تو پھر میں آپ کے ساتھ چلا، اس وقت میں نے کہا امیر المومنین! امہات المومنین میں وہ کونسی دو عورتیں تھیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منصوبہ بنایا تھا؛ آپ نے فرمایا کہ حفصہ اور

أَسَالُكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَا لَكِ وَلِمَا هٰهُنَا فِيمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ؟ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ۔ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ۔ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ۔ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذَتْنِي وَاللّٰهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ۔ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ

عائشہ (رضی اللہ عنہا)۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کی، بخدا میں یہ سوال آپ سے کرنے کے لیے ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو جس مسئلہ کے متعلق تمھارا خیال ہو کہ میرے پاس اس سلسلے میں کوئی علم ہے تو پوچھ لیا کرو۔ اگر میرے پاس واقعی اس کا علم ہوا تو تمھیں بتا دیا کروں گا۔ بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ گواہ ہے۔ جاہلیت میں ہماری نظر میں عورتوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وہ احکام نازل کیے جو نازل کرنے تھے (یعنی ان کے ساتھ حسن معاشرت اور دوسرے حقوق سے متعلق) اور ان کے حقوق مقرر کیے جو مقرر کرنے تھے۔ فرمایا کہ ایک دن میں سوچ رہا تھا کہ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ بہتر ہے اگر تم اس معاملہ کو فلاں فلاں طرح کرو۔ میں نے کہا تمھارا اس میں کیا کام۔ معاملہ مجھ سے متعلق ہے تم اس میں دخل دینے والی کون ہو۔ میری بیوی نے اس پر کہا حیرت ہے تمھارے اس طرز عمل پر۔ ابن خطاب! تم اپنی باتوں کا جواب برداشت نہیں کر سکتے۔ تمھاری لڑکی (حفصہ رضی اللہ عنہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے۔ ایک دن تو اس نے حضورؐ کو غصہ کر دیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور اپنی چادر اوڑھ کر حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور فرمایا بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا جواب دیتی ہو۔ یہاں تک کہ تم نے آنحضورؐ کو دن بھر ناراض رکھا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی واللہ! ہم آنحضورؐ کو جواب دیتے ہیں (عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) میں نے کہا جان لو میں تمھیں اللہ کی سزا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی سے ڈراتا ہوں۔ بیٹی! اس کی وجہ سے دھوکا میں نہ آجانا جس نے حضور اکرمؐ کی محبت حاصل کر لی ہے، آپ کا اشارہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ فرمایا پھر میں وہاں سے نکل کر ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کیونکہ وہ بھی میری رشتہ دار تھیں۔ میں نے ان سے بھی گفتگو کی، انھوں نے کہا حیرت ہے ابن خطاب! آپ ہر معاملہ میں دخل اندازی کرتے ہیں اور اب چاہتے ہیں کہ آنحضورؐ اور ان کی ازواج کے معاملات میں بھی دخل دیں۔ واللہ! انھوں نے میری ایسی گرفت کی کہ میرے غصہ کو توڑ کے رکھ دیا۔ میں ان کے گھر سے باہر نکل آیا

يَدُقُّ الْبَابَ فَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اِعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهٗ فَقُلْتُ رَغِمَ اَنْفُ حَفْصَةَ وَ عَائِشَةَ فَاَخَذْتُ ثَوْبِيْ فَاَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ يَرْقٰى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلٰى رَاْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَذِنَ لِيْ قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ. فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَّا بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ شَيْءٌ وَّتَحْتَ رَاْسِهٖ وِسَادَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَّاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْبًا وَّعِنْدَ رَاْسِهٖ اَهَبٌ مُّعَلَّقَةٌ فَرَاَيْتُ اَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِهٖ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ ؁

میرے ایک انصاری ساتھی تھے جب میں حضور اکرمؐ کی مجلس میں حاضر نہ ہوتا تو مجلس کی تمام باتیں مجھ سے آکر بتایا کرتے تھے اور جب وہ حاضر نہ ہوتے تو میں انھیں آکر بتایا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں ہمیں غسان کے بادشاہ کی طرف سے خطرہ تھا۔ اطلاع ملی تھی کہ وہ ہم پر چڑھائی کا ارادہ کر رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے دماغ میں ہر وقت یہی خطرہ منڈلاتا رہتا تھا اچانک میرے انصاری ساتھی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو کھولو۔ میں نے کہا معلوم ہوتا ہے غسانی آگئے۔ انھوں نے کہا بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم معاملہ درپیش ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کرلی ہے۔ میں نے کہا حفصہ اور عائشہ کی ناک غبار آلود ہو چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پہنا اور باہر نکل آیا۔ میں جب پہنچا تو حضور اکرمؐ اپنے بالاخانہ میں تشریف رکھتے تھے جس پر سیڑھی سے چڑھا جاتا تھا۔ حضور اکرم کا ایک حبشی غلام سیڑھی کے سرے پر موجود تھا۔ میں نے کہا آنحضورؐ سے عرض کرو کہ عمر بن خطاب آیا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے پھر میں نے (آنحضور کی خدمت میں پہنچ کر) اپنا سارا واقعہ سنایا۔ جب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو پر پہنچا تو آپ نے تبسم فرمایا۔ اس وقت آنحضورؐ کھجور کی ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے جسم مبارک اور اس چٹائی کے درمیان کوئی اور چیز نہیں تھی۔ آپ کے سر کے نیچے ایک چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ پاؤں کی طرف سلم کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کی طرف مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ میں نے چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر دیکھے تو رو پڑا۔ آنحضورؐ نے دریافت فرمایا کس بات پر رونے لگے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! قیصر و کسریٰ کو دنیا کا ہر طرح کا آرام و راحت حاصل ہے۔ حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کے حصہ میں دنیا ہے اور ہمارے حصہ میں آخرت ؁

باب ۸۹۰ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ. فِيْهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؁

۸۹۰۔ "اور جب نبیؐ نے ایک بات اپنی بیوی سے چپکے سے فرمائی۔ پھر جب ان کی بیوی نے وہ بات (کسی اور کو) بتادی اور اللہ نے نبی کو اس کی خبر دی تو نبیؐ نے اس کا کچھ حصہ بتلا دیا اور کچھ کو ٹال گئے۔ پھر جب نبیؐ نے ان بیوی کو وہ بات بتلا دی تو وہ بولیں کہ آپ کو کس نے اس کی خبر دی؟ آپ نے کہا کہ مجھے خبر دی علم رکھنے والے نے" اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھی ایک حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ہے۔

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

۲۰۲۱۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ

قَوْلُهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا صَغَوْتُ وَأَصْغَيْتُ مِلْتُ. لِتَصْغَى لِتَمِيلَ. وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيرٌ. عَوْنٌ. تَظَاهَرُونَ تَعَاوَنُونَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ. أَوْصُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَأَدِّبُوهُمْ.

ان سے یحیٰی بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبید بن حنین سے سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھنے کا ارادہ کیا اور عرض کی امیر المؤمنین! وہ کون دو عورتیں تھیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منصوبہ بنایا تھا؟ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ آپ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ نے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے دونوں (بیبیو) اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو تمھارے دل (اسی طرف) مائل ہو رہے ہیں۔" صغیتُ اور اصغیتُ میلان کے معنی میں آتے ہیں، "لتصغی ای لتمیل" اور اگر نبی کے مقابلہ میں تم کارروائیاں کرتی رہیں تو نبی کا رفیق تو اللہ ہے اور جبریل ہیں اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں۔ "ظہیر" بمعنی عون۔ "تظاہرون" ای تعاونون، مجاہد نے فرمایا کہ "قوا انفسکم واہلیکم" اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اللہ سے تقوٰی اختیار کرنے کی وصیت کرو۔ اور انھیں ادب سکھاؤ۔

۲۰۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْتُ سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى خَرَجْتُ مَعَهُ حَاجًّا فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرَانَ ذَهَبَ عُمَرُ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِالْوَضُوءِ فَأَدْرَكْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَجَعَلْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَوْضِعًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا.

۲۰۲۲۔ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن سعید نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے عبید بن حنین سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے متعلق سوال کرنا چاہا۔ جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پلان بنایا تھا۔ ایک سال میں اسی حیص بیص میں رہا اور مجھے کوئی موقع نہیں ملتا تھا۔ آخر آپ کے ساتھ حج کے لیے نکلا (واپسی میں) جب ہم مقام ظہران میں تھے تو عمر رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لیے گئے۔ پھر فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ۔ میں ایک برتن میں پانی لایا اور آپ کو وضو کرانے لگا۔ مناسب موقعہ دیکھ کر میں نے عرض کی امیر المؤمنین! وہ دو عورتیں کون ہیں جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پلان بنایا تھا۔ ابھی میں نے اپنی بات پوری بھی نہ کی تھی کہ آپ نے فرمایا عائشہ اور حفصہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد" اور اگر نبی تمھیں طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار تمھارے عوض انھیں تم سے بہتر بیویاں دے دیگا، اسلام والیاں، ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں، شوہر دیدہ بھی اور کنواریاں بھی"۔

۲۰۲۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ۔

۲۰۲۳۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج آنحضورؐ کو غیرت دلانے کے لیے مجتمع ہوگئیں تو میں نے ان سے کہا۔ اگر نبی تمھیں طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار تمھارے عوض انھیں تم سے بہتر بیویاں دے دیگا۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

بَابٌ ۸۹۱ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

اَلتَّفَاوُتُ: الْاِخْتِلَافُ۔ وَالتَّفَاوُتُ وَالتَّفَوُّتُ وَاحِدٌ۔ تَمَيَّزُ: تَقَطَّعُ۔ مَنَاكِبِهَا: جَوَانِبِهَا تَدَّعُوْنَ وَتَدْعُوْنَ۔ مِثْلُ تَذَّكَّرُوْنَ وَتَذْكُرُوْنَ۔ وَيَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَافَّاتٍ بَسْطُ أَجْنِحَتِهِنَّ وَنُفُوْرٌ۔ الْكُفُوْرُ۔

۸۹۱۔ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک۔

"التفاوت" بمعنی الاختلاف، "التفاوت" اور "التفوت" ہم معنی ہیں۔ "تمیز" تقطع۔ "مناکبھا" اے جوانبھا۔ "تدعون" اور "تدعون" ایک ہی ہیں جیسے تذکّرون اور تذکرون۔ "ویقبضن" ای یضربن باجنحتہن۔ اور مجاہد نے فرمایا کہ "صافات" سے مراد ان کے بازوؤں کا پھیلانا ہے "نفور" بمعنی الکفور ہے۔

بَابٌ ۸۹۲ نٓ وَالْقَلَمِ۔

وَقَالَ قَتَادَةُ حَرْدٍ: جِدٍّ فِي أَنْفُسِهِمْ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَضَالُّوْنَ: أَضْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا۔ وَقَالَ غَيْرُهُ كَالصَّرِيْمِ كَالصُّبْحِ۔ انْصَرَمَ مِنَ اللَّيْلِ۔ وَاللَّيْلِ انْصَرَمَ مِنَ النَّهَارِ وَهُوَ أَيْضًا كُلُّ رَمْلَةٍ انْصَرَمَتْ مِنْ مُعْظَمِ الرَّمْلِ۔ وَالصَّرِيْمُ أَيْضًا الْمَصْرُوْمُ مِثْلُ قَتِيْلٍ وَمَقْتُوْلٍ۔

۸۹۲۔ سورہ نٓ والقلم۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "یتخافتون" بمعنی ینتجون ہے۔ رازداری اور آہستہ آہستہ بات کرنا اور قتادہ نے فرمایا کہ "حرد" ای جد انفسہم۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "لضالون" یعنی ہم اپنی جنت کی جگہ بھول گئے۔ غیر ابن عباس نے فرمایا "کالصریم" یعنی اس صبح جیسا جو رات سے کٹ جاتی ہے یا اس رات جیسا جو دن سے کٹ جاتی ہے ہر اس ریت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے جو ریت کے تودہ سے الگ ہو جائے۔ الصریم بمعنی مصروم بھی استعمال ہے جیسے قتیل بمعنی مقتول۔

بَابٌ ۸۹۳ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ۔

۸۹۳۔ "سخت مزاج ہے اس کے علاوہ بدنسب بھی ہے۔"

۲۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ۔ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ زَنَمَةٌ مِثْلُ زَنَمَةِ الشَّاةِ۔

۲۰۲۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو حصین نے، ان سے مجاہد نے، اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت "سخت مزاج ہے اس کے علاوہ بدنسب بھی ہے" کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت قریش کے ایک شخص کے متعلق نازل ہوئی تھی (اس کی گردن میں) ایک نشانی تھی۔ جیسے بکری میں نشانی ہوتی ہے (کہ بعض بکریوں میں کوئی عضو زائد ہوتا ہے)

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۲۰۲۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی

مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ ؛

ان سے معبد بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کیا میں تمھیں اہل جنت کے متعلق نہ بتا دوں وہ دیکھنے میں کمزور و ناتوان ہوگا (لیکن اللہ کے یہاں اس کا مرتبہ یہ ہوگا کہ) اگر کسی بات پر اللہ کی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پوری کر دے گا اور کیا میں تمھیں اہل دوزخ کے متعلق نہ بتا دوں ۔ ہر بدخو، بوجھل جسم والا اور مغرور ؛

بابٌ ۸۹۴ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ ؛

۸۹۴ ۔ وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے، جب ساق کی تجلی فرمائی جائے گی ۔

۲۰۲۶ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِئَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ؛

۲۰۲۶ ۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے خالد بن یزید نے، ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے زید ابن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ہمارا رب (قیامت کے دن) اپنی ساق کی تجلی فرمائے گا اس وقت ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت اس کے لیے سجدہ میں گر پڑے گی البتہ وہ باقی رہ جائیں گے جو دنیا میں دکھاوے اور شہرت کے لیے سجدہ کرتے تھے اور جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی پیٹھ تختہ ہو جائے گی (اور وہ سجدہ کے لیے مُڑ نہ سکیں گے)

بابٌ ۸۹۵ الْحَاقَّةُ

عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ يُرِيدُ فِيهَا الرِّضَا ۔ الْقَاضِيَةَ: الْمَوْتَةَ الْأُولَى الَّتِي مُتُّهَا ثُمَّ أُحْيَا بَعْدَهَا ۔ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ أَحَدٌ يَكُونُ لِلْجَمْعِ وَلِلْوَاحِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَتِينَ: نِيَاطُ الْقَلْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَغَى كَثُرَ ۔ وَيُقَالُ بِالطَّاغِيَةِ بِطُغْيَانِهِمْ ۔ وَيُقَالُ طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ كَمَا طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ ؛

۸۹۵ ۔ "عیشۃ راضیۃ" مزے کی زندگی "القاضیۃ" یعنی پہلی موت جو مجھے آئی تھی ۔ پھر میں اس کے بعد زندہ نہ ہوتا "من احد عنہ حاجزین" احد جمع اور واحد دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "الوتین" رگِ دل کو کہتے ہیں ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "طغیٰ" کثر ۔ "بالطاغیۃ" ان کی سرکشی اور کفر میں زیادتی کی وجہ سے کہا گیا ۔ "طغت علی الخزان" یعنی ہوا قابو سے باہر ہوگئی ۔ اور قوم ثمود کو ہلاک کر دیا جیسا کہ پانی نوح علیہ السلام کی قوم کے لیے بے قابو ہو گیا تھا ۔

بابٌ ۸۹۶ سَأَلَ سَائِلٌ ؛

۸۹۶ ۔ سورہ سأل سائل ؛

الْفَصِيلَةُ ۔ أَصْغَرُ آبَائِهِ الْقُرْبَى إِلَيْهِ

"الفصیلۃ" یعنی اس کے آباء میں سب سے قریبی جس سے

يَنْتَهِي مِنْ أُنْثَى . لِلشَّوَى : الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالْأَطْرَافُ وَجِلْدَةُ الرَّأْسِ يُقَالُ لَهَا شَوَاةٌ - وَمَا كَانَ غَيْرُ مَقْتَلٍ فَهُوَ شَوًى . وَالْعِزُونَ : الْجَمَاعَاتُ . وَوَاحِدُهَا عِزَةٌ ؛

وہ جلا ہوا ہے اور جس کی طرف اس کی نسبت کی جا رہی ہے کسی کو "للشوی" دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اطراف بدن اور ان میں سے سر کا چمڑا. سب کے لیے "شواۃ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور جسم انسانی کا ہر وہ حصہ جہاں سے قتل نہ کیا جاتا ہو۔ "شوٰی" ہے۔ "عزون" بمعنی جماعات ہے اس کا واحد عزۃ استعمال ہوتا ہے ؛

باب ۸۹۷ إِنَّا أَرْسَلْنَا ؛

أَطْوَارًا : طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا . يُقَالُ عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ . وَالْكُبَّارُ أَشَدُّ مِنَ الْكُبَارِ وَكَذَلِكَ جُمَّالٌ وَجَمِيلٌ لِأَنَّهَا أَشَدُّ مُبَالَغَةً . وَكُبَّارٌ . الْكَبِيرُ . وَكُبَارًا أَيْضًا بِالتَّخْفِيفِ . وَالْعَرَبُ تَقُولُ رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ . دَيَّارًا مِنْ دُورٍ . وَلَكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ كَمَا قَرَأَ عُمَرُ الْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ قُمْتُ . وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا أَحَدًا . تَبَارًا . هَلَاكًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا . وَقَارًا . عَظَمَةً ؛

۸۹۷ - سورۂ انا ارسلنا ؛

"اطوارا" یعنی طرح طرح سے۔ بولتے ہیں "عدا طورہ" یعنی اپنے مرتبہ سے تجاوز کر گیا۔ "الکبار" (بالتشدید) میں "الکبار" (بالتخفیف) کے مقابلہ میں شدت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح "جمال" (بالتشدید) میں جمیل سے زیادہ مبالغہ ہے۔ یہی حال "کبار" کا (اور کبیرا اور کبار (جبکہ تخفیف کے ساتھ ہو) کا بھی ہے عرب بولتے تھے "رجل حسان وجمال" اسی طرح تخفیف کے ساتھ "حسان اور جمال" بھی "دیارا" دور سے مشتق ہے۔ البتہ اگر فیعال کے وزن پر لیا جائے تو یہ دوران سے ہوگا۔ جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے "الحی القیام" پڑھا قمت سے، ان کے غیر نے کہا کہ "دیارا" بمعنی احدا ہے "تبارا" ای ہلاکا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "مدرارا" یعنی بعض بعض کے پیچھے "وقارا" ای عظمۃ۔

۲۰۲۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ . أَمَّا وُدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجُوفِ عِنْدَ سَبَإٍ وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ

۲۰۲۷ - ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی انھیں ابن جریج نے، اور عطاء نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو بت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے، بعد میں وہی عرب میں پوجے جانے لگے تھے "وُد" دومۃ الجندل میں بنی کلب کا بت تھا۔ "سواع" بنی ہذیل کا تھا "یغوث" بنی مراد کا تھا۔ اور مراد کی شاخ بنی غطیف کا جو وادی جوف میں قوم سبا کے پاس رہتے تھے "یعوق" بنی ہمدان کا بت تھا "نسر" حمیر کا بت تھا جو ذوالکلاع کے آل میں تھے۔ یہ پانچوں نوح علیہ السلام کی قوم کے صالح افراد کے نام تھے جب ان کی وفات ہوگئی تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں ڈالا کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھتے تھے بت نصب کرلیں۔ اور ان

الَّتِيْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَسَمُّوْهَا بِاَسْمَآئِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰٓئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ ؞

بتوں کے نام اپنے صالح افراد کے نام پر رکھ لیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت ان بتوں کی عبادت نہیں ہوئی لیکن جب وہ لوگ بھی مرگئے جنھوں نے بُت نصب کیے تھے اور صورت حال کا علم لوگوں کو نہ رہا تو ان کی عبادت ہونے لگی ؞

بَاب ۸۹۸ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. لِبَدًا۔ اَعْوَانًا ؞

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَآئِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَّاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ۔ قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ اِلَّا مَا حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِيْ حَدَثَ فَانْطَلَقُوْا فَضَرَبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُوْنَ مَا هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةٍ وَهُوَ عَامِدٌ اِلٰى سُوْقِ عُكَّاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ؞

۸۹۸۔ سورۂ قل اوحی الیّ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "لبدًا" بمعنی اعوانًا ہے

۲۰۲۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوبشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ سوق عکاظ (مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی جہاں عربوں کا ایک مشہور میلہ لگتا تھا) کا قصد کیا۔ اس زمانہ میں شیاطین تک آسمانوں کی خبروں کے پہنچنے میں رکاوٹ قائم کردی گئی تھی اور ان پر شہاب ثاقب چھوڑے جاتے تھے۔ جب شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی قوم نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہوئی؟ انھوں نے بتایا کہ آسمان کی خبروں اور ہمارے درمیان رکاوٹ قائم کردی گئی ہے اور ہم پر شہاب ثاقب چھوڑے گئے ہیں، انھوں نے کہا کہ آسمان کی خبروں اور تمھارے درمیان رکاوٹ قائم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی خاص بات (جیسے نبی کی بعثت) پیش آئی ہے اس لیے روئے زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور پتہ لگاؤ کہ کونسی بات پیش آگئی ہے۔ چنانچہ شیاطین مشرق و مغرب میں پھیل گئے تاکہ اس بات کا پتہ لگائیں کہ آسمان کی خبروں کے ان تک پہنچنے میں جو رکاوٹ پیدا کی گئی ہے وہ کس عظیم واقعہ کی بنا پر ہے بیان کیا کہ جو شیاطین اس کھوج میں نکلے تھے ان کا ایک گروہ تہامہ کی طرف بھی آنکلا (جو مکہ معظمہ سے ایک دن کی مسافت پر ہے) جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف جاتے ہوئے کھجور کے ایک باغ کے پاس ٹھہرے تھے۔ آنحضور اس وقت صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب شیاطین نے قرآن مجید سنا تو اس کی طرف متوجہ ہوگئے۔ پھر انھوں نے کہا کہ یہی ہے وہ جس کی وجہ سے تمھارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوئی ہے اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے اور ان سے کہا (جیسا کہ قرآن نے ان کا قول

نقل کیا ہے) "ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہِ راست بتلاتا ہے۔ سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کا شریک کسی کو نہ بنائیں گے" اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی " آپ کہیئے کہ میرے پاس وحی آئی اس بات کی کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا"۔ یہی جنوں کا قول (جو اوپر بیان ہوا) آنحضورؐ پر وحی ہوا تھا۔

باب ۸۹۹ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ :

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَتَّلْ : اَخْلِصْ ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ اَنْكَالًا : قُيُوْدًا ۔ مُنْفَطِرٌ بِهٖ : مُثْقَلَةٌ بِهٖ ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۔ اَلرَّمْلُ السَّائِلُ ۔ وَبِيْلًا : شَدِيْدًا ۔

۸۹۹۔ سورۃ المزمل

مجاہد نے فرمایا کہ "وتبتل" ای اخلص۔ حسن نے فرمایا "انکالا" ای قیودًا۔ "منفطر بہ" ای مثقلۃ بہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "کثیبًا مھیلاً"، یعنی ریگ رواں۔ "وبیلاً" ای شدیدًا۔

باب ۹۰۰ اَلْمُدَّثِّرُ :

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيْرٌ : شَدِيْدٌ ۔ قَسْوَرَةٍ : رِكْزُ النَّاسِ وَاَصْوَاتُهُمْ ۔ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَلْاَسَدُ وَكُلُّ شَدِيْدٍ قَسْوَرَةٌ ۔ مُسْتَنْفِرَةٌ : نَافِرَةٌ مَذْعُوْرَةٌ ۔

۹۰۰۔ سورۃ المدثر

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "عسیر" ای شدید۔ "قسورۃ" یعنی لوگوں کا شور و غل۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے معنی شیر بتاتے ہیں۔ ہر سخت چیز کو "قسورۃ" کہہ سکتے ہیں۔ "مستنفرۃ" ای نافرۃ مذعورۃ۔

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۔ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ اَمَامِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ فَنَزَلَتْ

۲۰۲۹۔ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے وکیع نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے یحیٰی بن ابی کثیر نے، انھوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ "یا ایہا المدثر" میں نے عرض کی کہ لوگ تو کہتے ہیں کہ "اقرأ باسم ربک الذی خلق" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابو سلمہ نے اس پر کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔ اور جو بات ابھی تم نے مجھ سے کہی وہی میں نے بھی ان سے کہی تھی لیکن جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، آپ نے فرمایا تھا کہ میں غار حرا میں ایک مدت کے لیے گوشہ نشین تھا۔ جب گوشہ نشینی کے ایام پورے کر کے پہاڑ سے اترا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اس آواز پر اپنے داہنی طرف دیکھا لیکن کوئی چیز نہیں دکھائی دی۔ پھر بائیں طرف دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، سامنے دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی۔ پیچھے کی طرف دیکھا ادھر بھی کوئی چیز نہیں دکھائی دی، اب میں نے اپنا سر اوپر کی طرف اٹھایا تو مجھے

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

ایک چیز دکھائی دی۔ پھر میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہاؤ۔ فرمایا کہ پھر انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور ٹھنڈا پانی مجھ پر دھارا۔ فرمایا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئی "اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھیے۔ پھر (کافروں کو) ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔"

قَوْلُهٗ قُمْ فَاَنْذِرْ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اٹھیے پھر کافروں کو ڈرائیے"۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهٗ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ مِثْلَ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ۔

۲۰۳۰۔ مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن مہدی اور ان کے غیر (ابوداؤد طیالسی) نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حرب بن شداد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں غار حرا میں گوشہ نشین رہا۔ عثمان بن عمر کی حدیث کی طرح جو انھوں نے علی بن مبارک کے واسطہ سے بیان کی۔

باب ۹۰۱ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

۹۰۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے"۔

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلَ فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهٗ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَيُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ اَوَّلَ فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَقُلْتُ اُنْبِئْتُ اَنَّهٗ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَالَ لَا اُخْبِرُكَ اِلَّا بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاوَرْتُ فِيْ حِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا وَاُنْزِلَ عَلَيَّ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

۲۰۳۱۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، ان سے حرب نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ قرآن مجید کی کون آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ فرمایا کہ "یا ایہا المدثر" میں نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ "اقرأ باسم ربک الذی خلق" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ قرآن مجید کی کون آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی، تو انھوں نے فرمایا کہ "یا ایہا المدثر" (اے کپڑے میں لپٹنے والے) میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ "اقرأ باسم ربک" سب سے پہلے نازل ہوئی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ میں تمھیں وہی خبر دے رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ آنحضور نے فرمایا کہ میں نے غار حرا میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ جب گوشہ نشینی کی مدت پوری کر چکا اور نیچے اتر کر وادی کے بیچ میں پہنچا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں دیکھا تو مجھے دکھائی دیا کہ فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے۔ پھر میں خدیجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی دھارو۔ اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی "اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھیے۔ پھر کافروں کو ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے"۔

باب ۹۰۲ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۞

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ وَهِيَ الْأَوْثَانُ ۞

۹۰۲ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے"۔

۲۰۳۲ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ح اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی انھیں معمر نے خبر دی، انھیں زہری نے خبر دی انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ درمیان میں وحی کا سلسلہ رک جانے کا حال بیان کر رہے تھے آپ نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو وہی فرشتہ موجود تھا جو میرے پاس غارِ حرا میں آیا تھا اور آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس کے خوف سے گھبرا گیا۔ پھر میں گھر واپس آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو، مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انھوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت "یا ایہا المدثر" سے "والرجز فاہجر" تک نازل کی۔ یہ نماز فرض کیے جانے سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ "الرجز" سے مراد بت ہیں ۞

باب ۹۰۳ قَوْلُهُ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ يُقَالُ الرُّجْزُ وَالرِّجْسُ - الْعَذَابُ

۲۰۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى قَوْلِهِ فَاهْجُرْ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرِّجْزُ الْأَوْثَانُ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ ۞

۹۰۳ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور بتوں سے الگ رہیے" "الرجز" اور "الرجس" عذاب کے معنی میں ہیں۔

۲۰۳۳ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ درمیان میں وحی کے سلسلے کے رک جانے سے متعلق حدیث بیان کر رہے تھے کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی۔ اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبریل علیہ السلام) نظر آئے جو میرے پاس غارِ حرا میں آئے تھے۔ وہ کرسی پر آسمان اور زمین کے درمیان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں انھیں دیکھ کر اتنا گھبرایا کہ زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "یا ایہا المدثر۔ تا۔ فاہجر" ابوسلمہ نے بیان کیا کہ "الرجز" بمعنی بت ہے پھر برابر وحی آتی رہی اور سلسلہ نہیں ٹوٹا ۞

باب ۹۰۴ سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ ؛
قَوْلُهُ وَلَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ـ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ـ سُدًى ـ هَمَلًا ـ لِيَفْجُرَ اَمَامَهُ ـ سَوْفَ اَتُوْبُ ـ سَوْفَ اَعْمَلُ ـ لَا وَزَرَ ـ لَا حِصْنَ ؛

۹۰۴ ـ سورۃ القیامۃ ؛
اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ اس کو (یعنی قرآن کو) جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "سدًی" ای ھملاً۔ "لیفجر امامہ" یعنی انسان یہی کہتا رہتا ہے کہ جلدی ہی توبہ کر لوں گا۔ جلد ہی اچھے اعمال کروں گا (لیکن نہیں کرتا) "لا وزر" ای لا حصن ؛

۲۰۳۴ ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُرِيْدُ اَنْ يَّحْفَظَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ ؛

۲۰۳۴ ـ ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی۔ ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے حدیث بیان کی اور موسیٰ ثقہ تھے۔ سعید بن جبیر کے واسطہ سے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی، تو آپ اس پر اپنی زبان ہلایا کرتے تھے۔ سفیان نے کہا کہ اس ہلانے سے آپ کا مقصد وحی کو یاد کرنا ہوتا تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "آپ قرآن کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوا دینا"

۲۰۳۵ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ اَنَّهُ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ـ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ يَخْشٰى اَنْ يَّنْفَلِتَ مِنْهُ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ اَنْ نَّجْمَعَهُ فِيْ صَدْرِكَ وَقُرْاٰنَهُ اَنْ تَقْرَاَهُ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ يَقُوْلُ اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ اَنْ نُّبَيِّنَهُ عَلٰى لِسَانِكَ ـ قَوْلُهُ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَاْنَاهُ بَيَّنَّاهُ فَاتَّبِعْ اِعْمَلْ بِهِ ـ

۲۰۳۵ ـ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے کہ انھوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ قرآن کو لینے کے لیے زبان نہ ہلایا کیجیے" کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ ہونٹ ہلاتے تھے اس لیے آپ سے کہا کہ وحی پر اپنی زبان کو نہ ہلایا کیجیے۔ آنحضور بھول جانے کے خوف سے ایسا کرتے تھے "بلاشبہ ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوانا" یعنی یہ کہ ہم خود آپ کے دل میں اسے محفوظ کر دیں گے" اور اس کا پڑھوانا" یہ ہے کہ آنحضور اسے اپنی زبان سے پڑھ لیں" تو جب ہم اسے پڑھنے لگیں" یعنی جب آپ پر وحی نازل ہونے لگے تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے " پھر اس کا بیان کرا دینا ہمارے ذمہ ہے" یعنی ہم اس وحی کو آپ کے ذریعہ بیان کرا دیں گے۔

باب ۹۰۵ قَوْلُهُ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَاْنَاهُ ؛ بَيَّنَّاهُ ـ فَاتَّبِعْ ؛ اِعْمَلْ بِهِ ؛

۹۰۵ ـ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "قرأناہ" بمعنی بیناہ ہے۔ "فاتبع" یعنی اعمل بہ ؛

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ. قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ. قَالَ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللهُ. أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى. تَوَعُّدٌ۔

۲۰۳۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد " آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے " کے متعلق فرمایا کہ جبریل علیہ السلام وحی آپ پر نازل کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے (یاد کرنے کے لیے) اس کی وجہ سے آپ پر دُہرا بار پڑتا، اور آپ پر بہت سخت گزرتا۔ یہ آپ کے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت نازل کی جو سورۂ " لا اقسم بیوم القیامۃ " میں ہے آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لیے اس پر زبان نہ ہلایا کیجیے۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوانا۔ پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے تابع ہو جایا کیجیے۔ یعنی جب ہم وحی نازل کریں تو آپ غور سے سنیں "پھر اس کا بیان کرا دینا بھی ہمارے ذمہ ہے"۔ یعنی یہ بھی ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اسے آپ کی زبانی لوگوں کے سامنے بیان کرا دیں۔ بیان کیا کہ چنانچہ اس کے بعد جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آنحضور خاموش ہو جاتے اور جب چلے جاتے تو پڑھتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا " اولیٰ لک فاولیٰ " تہدید ہے۔

بَابٌ ۹۰۶ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ۔

يُقَالُ مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ. وَهَلْ تَكُونُ جَحْدًا وَتَكُونُ خَبَرًا وَهَذَا مِنَ الْخَبَرِ يَقُولُ كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا. وَذَلِكَ مِنْ حِينِ خَلْقِهِ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ. أَمْشَاجٍ الْأَخْلَاطُ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ. الدَّمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ مَشِيجٌ. كَقَوْلِكَ لَهُ خَلِيطٌ. وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ مَخْلُوطٍ. وَيُقَالُ سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَمْ يُجِزْ بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيرًا مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ. وَالْقَمْطَرِيرُ الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ وَ

۹۰۶۔ سورہ ہل اتیٰ علی الانسان۔

کہا گیا ہے کہ اس کا مفہوم " اتیٰ علی الانسان " ہے۔ ہل نفی کے لیے بھی آتا ہے اور خبر کے لیے بھی۔ آیت میں خبر ہی کے لیے ہے۔ ارشاد ہے کہ انسان کبھی ایک چیز تھا لیکن قابل ذکر نہیں تھا۔ یہ مٹی سے اس کی پیدائش کے بعد سے روح پھونکے جاتے تک کی مدت کا ذکر ہے۔ " امشاج " ای اخلاط۔ اس سے مراد عورت کا پانی اور مرد کا پانی ہے کہ پھر وہ خون ہوتا ہے اس کے بعد علقہ (خون بستہ) ہوتا ہے۔ جب کوئی چیز کسی چیز میں مل جائے تو اس کے لیے " مشیج " کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسے " خلیط " بھی کہہ سکتے ہیں اور " ممشوج " مثل مخلوط کے ہے۔ " سلاسلاً واغلالاً " پڑھا گیا ہے۔ لیکن بعض حضرات اسے جائز نہیں سمجھتے " مستطیرا " ای ممتدا۔ " الشر " بمعنی البلاء ہے۔ " القمطریر " ای الشدید۔

الْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيبُ أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ وَ قَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ - شِدَّةُ الْخَلْقِ وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ ؛

بولتے ہیں۔ "یوم قمطریر" اور "یوم قماطر" "العبوس" اور "القمطریر" اور "القماطر" اور "العصیب" مصیبت کے انتہائی سخت و تلخ دنوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ معمر نے فرمایا کہ "اسرہم" ای شدۃ الخلق" اور ہر چیز جو کجاوہ سے باندھی جائے اسے "ماسور" کہتے ہیں۔

باب ۹۰۷ وَالْمُرْسَلَاتِ ؛

۹۰۷ ۔ سورۃ المرسلات ؛

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالَاتٌ ، حِبَالٌ - ارْكَعُوا صَلُّوا ، لَا يَرْكَعُونَ : لَا يُصَلُّونَ - وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُونَ - وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ - الْيَوْمَ نَخْتِمُ فَقَالَ إِنَّهُ ذُو أَلْوَانٍ - مَرَّةً يَنْطِقُونَ وَ مَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ -

اور مجاہد نے فرمایا کہ "الجمالات" "ای الحبال" ارکعوا" ای صلوا "لا یرکعون" "ای لا یصلون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشادات "لا ینطقون" "واللہ ربنا ما کنا مشرکین" اور "الیوم نختم علی افواہہم" کے متعلق پوچھا گیا (کہ ان میں تطبیق کی کیا صورت ہے ؟) تو آپ نے فرمایا کہ یہ مختلف امور مختلف حالات میں ظاہر ہوں گے ایک مرتبہ تو وہ بولیں گے۔ (اور اپنے ہی خلاف شہادت دیں گے) اور دوسری حالت یہ پیش آئے گی کہ "ان پر مہر لگائی جائے گی" (اور وہ کوئی بات زبان سے نہ نکال سکیں گے)

۲۰۳۷ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَ إِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا ؛

۲۰۳۷ ۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اسرائیل نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ پر سورۂ "والمرسلات" نازل ہوئی تھی اور ہم اس کو آپ حضور کے منہ سے حاصل کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ نکل آیا۔ ہم لوگ اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بچ نکلا اور اپنے سوراخ میں گھس گیا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے محفوظ ہوگیا اور تم اس کے شر سے محفوظ رہے ؛

۲۰۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

۲۰۳۸ ۔ ہم سے عبدہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی، انھیں اسرائیل نے اور انھیں منصور نے اسی حدیث کی اور (سند سابق کے ساتھ) اسرائیل سے روایت ہے بواسطہ اعمش، ابراہیم بواسطہ علقمہ، بواسطہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سابق حدیث کی طرح اور اس کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل کے واسطہ سے کی۔ اور حفص ابو معاویہ سلیمان بن قرم نے اعمش کے واسطہ سے بیان کیا ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور یحییٰ بن حماد نے بیان کیا۔ انھیں

مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛

ابوعوانہ نے خبر دی، انھیں مغیرہ نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں علقمہ نے اور انھیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمن بن اسود نے، انھوں نے اپنے باپ سے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ؛

۲۰۳۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اقْتُلُوهَا قَالَ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا ؛

۲۰۳۹ - ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے ان سے اسود نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آپ پر سورۂ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم نے آیت آپ کے منہ سے حاصل کی۔ اس وحی سے آپ کے دہن مبارک کی تازگی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی (یعنی آیت کے نازل ہوتے ہی آپ سے آیت سنی اور یاد کی) کہ اتنے میں ایک سانپ نکل پڑا۔ آنحضور نے فرمایا اسے زندہ نہ چھوڑو۔ بیان کیا کہ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ نکل گیا۔ اس پر آنحضور نے فرمایا کہ تم اس کے شر سے محفوظ رہے اور وہ تمھارے شر سے محفوظ رہا۔

بَاب ۹۰۸ قَوْلُهُ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ؛

۹۰۸ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وہ انگارے برسائے گا بڑے بڑے محل جیسے" ؛

۲۰۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ. قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ ؛

۲۰۴۰ - ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن عابس نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت "وہ انگارے برسائے گا جیسے بڑے محل" کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم تین ہاتھ کی لکڑیاں اٹھا کر رکھتے تھے۔ ایسا ہم جاڑوں کے لیے کرتے تھے۔ (تاکہ جلانے کے کام آئے) اور اس کا نام ہم "قصر" رکھتے تھے۔

بَاب ۹۰۹ قَوْلُهُ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ

۹۰۹ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ "گویا کہ وہ زرد زرد اونٹ ہیں۔"

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ نَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ. كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ. حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ

۲۰۴۱ - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، ان سے عبدالرحمن بن عابس نے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، آیت "ترمی بشرر کالقصر" کے متعلق، آپ نے فرمایا کہ ہم تین ہاتھ یا اس سے بھی لمبی لکڑیاں اٹھا کر جاڑوں کے لیے رکھ لیتے تھے۔ ایسی لکڑیوں کو ہم "قصر" کہتے تھے "کانہ جمالات صفر" سے مراد کشتی کی رسیاں ہیں جنھیں

كَاَدْسَاطِ الرِّجَالِ ؛

ایک دوسرے سے باندھ دیتے تھے تاکہ مضبوط ہو جائے۔

باب ۹۱۰ قَوْلُهٗ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ؛

۹۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آج وہ دن ہے کہ اس میں یہ لوگ بول ہی نہ سکیں گے۔"

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَاِنَّهٗ لَيَتْلُوْهَا وَاِنِّيْ لَاَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهٗ مِنْ اَبِيْ فِيْ غَارٍ بِمِنًى ؛

۲۰۴۲۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں تھے کہ آنحضور پر "والمرسلات" نازل ہوئی۔ پھر آنحضور نے اس کی تلاوت کی اور میں نے اسے آپ ہی کے منہ سے حاصل کیا۔ وحی سے آپ کے منہ کی تازگی اس وقت بھی باقی تھی کہ اتنے میں ہماری طرف ایک سانپ اُچھلا۔ آنحضور نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو۔ ہم اس کی طرف بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ وہ بھی تمہارے شر سے اسی طرح بچ نکلا جیسا کہ تم اس کے شر سے بچ گئے۔ عمر نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد سے اس طرح یاد کی کہ "منیٰ کے ایک غار میں"۔

باب ۹۱۱ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ؛

۹۱۱۔ سورۂ عم یتساءلون؛

قَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا: لَا يَخَافُوْنَهٗ۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا: لَا يُكَلِّمُوْنَهٗ اِلَّا اَنْ يَاْذَنَ لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَّاجًا مُضِيْئًا۔ عَطَآءً حِسَابًا: جَزَآءً كَافِيًا۔ اَعْطَانِيْ مَا اَحْسَبَنِيْ۔ اَيْ كَفَانِيْ ؛

مجاہد نے فرمایا کہ "لا یرجون حسابا" کا مفہوم یہ ہے کہ یہ لوگ حساب قیامت کا خوف ہی نہیں رکھتے تھے۔ "لا یملکون منہ خطابا" یعنی اللہ سے کوئی شخص بات نہ کر سکے گا۔ بجز ان کے جنہیں اللہ اجازت دے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "وہاجا" ای مضیئا "عطاء حسابا" ای جزاء کافیا بولتے ہیں "اعطانی ما احسبنی" یعنی کفانی؛

باب ۹۱۲ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا: زُمَرًا ؛

۹۱۲۔ "وہ دن کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ گروہ ہو کر آؤ گے۔" "افواجا" ای زمرا۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا۔ قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا، قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؛ قَالَ اَبَيْتُ۔ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ

۲۰۴۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انہیں ابو معاویہ نے خبر دی۔ انہیں اعمش نے، انہیں ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس دن مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا پھر شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس سال مراد ہیں؟ فرمایا کہ مجھے معلوم

شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

نہیں۔ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا جس کی وجہ سے تمام مردے جی اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے اُگ آتی ہیں اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہوگا، سوا ریڑھ کی ہڈی کے اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔

باب ۹۱۳ وَالنَّازِعَاتِ ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - الْآيَةَ الْكُبْرَى: عَصَاهُ وَيَدَهُ - يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيلِ - وَقَالَ بَعْضُهُمْ النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ وَالنَّاخِرَةُ - الْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِي يَمُرُّ فِيهِ الرِّيحُ فَيَنْخَرُ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَافِرَةِ الَّتِي أَمْرُنَا الْأَوَّلُ إِلَى الْحَيَاةِ - وَقَالَ غَيْرُهُ - أَيَّانَ مُرْسَاهَا مَتَى مُنْتَهَاهَا وَمُرْسَى السَّفِينَةِ حَيْثُ تَنْتَهِي ۔

۹۱۳ ۔ سورۂ والنازعات

مجاہد نے فرمایا کہ "الآیۃ الکبریٰ" سے مراد آپ کا عصا اور آپ کا ہاتھ ہے۔ "الناخرۃ" "النخرۃ" ایک معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے الطامع اور الطمع اور الباخل اور البخیل ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں بعض حضرات نے کہا کہ "النخرۃ" بمعنی بوسیدہ ہے اور "الناخرۃ" اس مجوف ہڈی کو کہتے ہیں جس میں اگر ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "الحافرۃ" سے مراد ہماری پہلی زندگی ہے، ان کے غیر نے کہا کہ "ایان مرساہا" ای متی منتہاہا۔ "مرسیٰ السفینۃ" جہاں کشتی لنگر انداز ہوتی ہے۔

۲۰۴۴ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هَكَذَا بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ ۔

۲۰۴۴ ۔ ہم سے احمد بن مقدام نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے قریب والی انگلی کے اشارے سے فرما رہے تھے کہ میری بعثت اس طرح ہوئی کہ میرے اور قیامت کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہے[1]۔

باب ۹۱۴ عَبَسَ ۔

عَبَسَ - كَلَحَ وَأَعْرَضَ وَقَالَ غَيْرُهُ، مُطَهَّرَةٌ: لَا يَمَسُّهَا إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَهَذَا مِثْلُ قَوْلِهِ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ وَالصُّحُفَ مُطَهَّرَةً لِأَنَّ الصُّحُفَ

۹۱۴ ۔ سورۂ عبس ۔

"عبس" ای کلح واعرض "مطہرہ" یعنی اسے سوائے پاکوں کے اور کوئی نہیں چھوتا۔ مراد فرشتے ہیں۔ یہ مثل اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فالمدبرات امرا" سے ہے۔ فرشتوں اور صحیفوں دونوں کو "مطہرۃ" کہا۔ حالانکہ اصلاً تطہیر کا تعلق صرف صحیفوں سے تھا لیکن اس کے حاملین پر بھی اس کا

[1] یعنی قیامت میں اور آنحضور کی بعثت میں صرف اتنا فاصلہ ہے جتنا دو انگلیوں میں ہے۔ محدثین نے اس کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں۔ اس کی یہ توجیہ زیادہ مناسب ہے کہ دنیا کے از اول تا آخر وجود کی تشبیہ انگلیوں سے دی گئی ہے اور مراد یہ ہے کہ اکثر مدت گزر چکی اور جو کچھ مدت باقی رہ گئی ہے وہ اس مدت کے مقابلہ میں بہت کم ہے جو گذر چکی ہے۔

يَقَعُ عَلَيْهَا التَّطْهِيْرُ فَجَعَلَ التَّطْهِيْرَ
لِمَنْ حَمَلَهَا اَيْضًا۔ سَفَرَةٌ: اَلْمَلَائِكَةُ
وَاحِدُهُمْ سَافِرٌ سَفَرْتُ: اَصْلَحْتُ
بَيْنَهُمْ وَجُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ اِذَا نَزَلَتْ
بِوَحْيِ اللّٰهِ وَتَادِيَتِهِ كَالسَّفِيْرِ الَّذِيْ
يُصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ۔ وَقَالَ غَيْرُهُ تَصَدّٰى
تَغَافَلَ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَمَّا يَقْضِ
لَا يَقْضِيْ اَحَدٌ مَا اُمِرَ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ تَرْهَقُهَا تَغْشَاهَا شِدَّةٌ۔
مُسْفِرَةٌ مُشْرِقَةٌ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَةٌ اَسْفَارًا كُتُبًا تَلَهّٰى
تَشَاغَلَ يُقَالُ وَاحِدُ الْاَسْفَارِ
سِفْرٌ؞

اطلاق کیا۔ "سفرۃ" سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد
سافر ہے۔ "سفرت بین القوم" یعنی میں نے ان میں
صلح کرا دی۔ وحی نازل کرنے اور اس کو انبیاء تک
پہنچانے میں فرشتوں کو مثل "سفیر" کے قرار دیا گیا۔
جو قوموں میں صلح کراتا ہے۔ ان کے غیر نے کہا کہ "تصدّی"
ای تغافل عنہ۔ مجاہد نے فرمایا "لما یقض" اے
لا یقضی احد ما امر بہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ "ترھقھا" ای تغشاھا شدۃ۔ "مسفرۃ"
ای مشرقۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
"بایدی سفرۃ" ای کتبۃ من الملائکۃ۔ "اسفارًا"
ای کتبًا "تلہّی" ای تشاغل۔ کہتے ہیں کہ "اسفار"
کا واحد "سفر" ہے۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ
حَافِظٌ لَهٗ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ۔ وَمَثَلُ الَّذِيْ
يَقْرَاُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهٗ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيْدٌ فَلَهٗ
اَجْرَانِ؞

۲۰۴۵۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث
بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زرارہ بن اوفیٰ
سے سنا، وہ سعد بن ہشام کے واسطہ سے حدیث بیان کرتے تھے اور
ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس
شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے، مکرم اور نیک
لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے اور جو شخص قرآن مجید کو بار بار پڑھتا ہے۔
اور وہ اس کے لیے دشوار ہے تو اسے دُہرا اجر ملے گا۔

باب ۹۱۵ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ؞

اِنْكَدَرَتْ: اِنْتَثَرَتْ۔ وَقَالَ الْحَسَنُ
سُجِّرَتْ۔ ذَهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقٰى
قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْمَسْجُوْرُ الْمَمْلُوْءُ
وَقَالَ غَيْرُهُ سُجِّرَتْ۔ اَفْضٰى بَعْضُهَا
اِلٰى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا وَاحِدًا۔ وَ
الْخُنَّسُ تَخْنِسُ فِيْ مُجْرَاهَا تَرْجِعُ وَ
تَكْنِسُ تَسْتَتِرُ كَمَا تَكْنِسُ الظِّبَاءُ تَنَفَّسَ
اِرْتَفَعَ النَّهَارُ وَالظَّنِيْنُ الْمُتَّهَمُ وَالضَّنِيْنُ

۹۱۵۔ سورہ اذا الشمس کورت؞

"انکدرت" ای انتثرت۔ حسن نے فرمایا کہ "سجرت" یعنی
اس کا پانی جاتا رہا اور اس میں ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔
مجاہد نے فرمایا کہ "المسجور" ای المملوء۔ ان کے غیر نے کہا کہ
"سجرت" کا مفہوم یہ ہے کہ ایک دوسرے میں مل کر بڑا
دریا بن گیا۔ "الخنس" یعنی جو پیچھے اپنی جگہ پر لوٹ آتا ہے
تکنس چھپنے کے معنی میں ہے جیسے "الظباء" (یا پانچوں مشہور
ستارے زحل مشتری وغیرہ) چھپ جاتے ہیں "تنفس"
ای ارتفع النہار "الظنین" ای المتہم۔ "ضنین" یعنی بخیل ہے

يُضَنُّ بِهِ وَقَالَ عُمَرُ النُّفُوسُ زُوِّجَتْ يُزَوَّجُ نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَأَ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ عَسْعَسَ أَدْبَرَ ؛

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ " النفوس زوجت " یعنی اہل جنت و اہل دوزخ اپنے اپنے جیسے لوگوں کے ساتھ جمع کر دیئے جائیں گے ۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے دلیل کے طور پر یہ آیت پڑھی " احشروا الذین ظلموا وازواجہم " ، " عسعس " ای ادبر ؛

باب ۹۱۶ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ؛

۹۱۶ - سورۂ اذا السماء انفطرت

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فُجِّرَتْ فَاضَتْ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعَاصِمٌ - فَعَدَلَكَ بِالتَّخْفِيفِ وَقَرَأَهُ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ وَأَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا قَبِيحٌ وَطَوِيلٌ وَقَصِيرٌ ؛

ربیع بن خثیم نے فرمایا کہ " فجرت " ای فاضت ۔ اعمش اور عاصم نے " فعدلک " بالتخفیف قرارت کی ہے ۔ لیکن اہل حجاز اس کی قرارت تشدید کے ساتھ کرتے ہیں ۔ اور یہ معتدل الخلق مراد لیتے ہیں ۔ جو حضرات تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس سے مراد لیتے ہیں کہ اللہ نے جس صورت میں چاہا پیدا کیا ۔ اچھی ، بری ، لمبی ، ٹھگنی ۔

باب ۹۱۷ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ؛

۹۱۷ - سورۂ ویل للمطففین ۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ - رَانَ - ثَبْتُ الْخَطَايَا ثُوِّبَ - جُوزِيَ - وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُطَفِّفُ لَا يُوَفِّي غَيْرَهُ ؛

مجاہد نے فرمایا کہ " ران " ای ثبت الخطایا ، " ثوب " ای جوزی ۔ غیر مجاہد نے فرمایا ۔ " المطفف " جو پورا تول کر نہ دے ۔

۲۰۴۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ - يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ ؛

۲۰۴۶ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ، ان سے معن نے حدیث بیان کی ، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ، ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جس دن لوگ دونوں جہان کے پالنے والے کے سامنے حساب دینے کے لیے کھڑے ہونگے تو کانوں کی لو تک پسینہ میں ڈوب جائیں گے ؛

؛ ؛ ؛

باب ۹۱۸ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ؛

۹۱۸ - سورۂ اذا السماء انشقت ؛

قَالَ مُجَاهِدٌ - كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ ؛ يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ - وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ - ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ - لَا يَرْجِعَ إِلَيْنَا ؛

مجاہد نے فرمایا کہ " کتابہ بشمالہ " کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنا نامۂ عمل اپنی پیٹھ پیچھے سے لے گا ۔ " وسق " ای جمع من دابۃ ۔ " ظن ان لن یحور " ای لا یرجع الینا ۔

؛ ؛ ؛

۲۰۴۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

۲۰۴۷ - ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ، ان سے عثمان بن اسود نے بیان کیا ، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا اور انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۰۴۸۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ؛

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ حَاتِمِ ابْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا - قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُوْنَ وَمَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ؛

۲۰۴۹۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو یونس حاتم بن ابی صغیرہ نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے، ان سے قاسم نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کا بھی قیامت کے دن حساب لے لیا گیا، تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ "تو جس کسی کا نامۂ عمل اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا سو اس سے آسان حساب لیا جائے گا" (کہ آیت میں تو حساب پر بھی چھوٹ جانے کا ذکر ہے) آنحضورؐ نے فرمایا کہ آیت میں جس حساب کا ذکر ہے وہ تو صرف پیشی ہوگی۔ وہ پیش کیے جائیں گے (اور چھوٹ جائیں گے) لیکن جس سے بھی پوری طرح حساب لے لیا گیا وہ ہلاک ہوگا۔

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ النَّضْرِ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ اِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ـ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ـ حَالًا بَعْدَ حَالٍ ـ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۰۵۰۔ ہم سے سعید بن نضر نے حدیث بیان کی، انھیں ہشیم نے خبر دی انھیں ابو بشر جعفر بن ایاس نے خبر دی، ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "لتركبن طبقًا عن طبق"، یعنی تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے۔ بیان کیا کہ مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (کہ کامیابی آہستہ آہستہ ہوگی)

بَابُ ۹۱۹ ـ اَلْبُرُوْجِ ؛

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْاُخْدُوْدُ ـ شَقٌّ فِي الْاَرْضِ فُتِنُوْا ـ عُذِّبُوْا ـ

۹۱۹۔ سورۃ البروج

مجاہد نے فرمایا کہ "الاخدود" بمعنی خندق ہے "فتنوا" ای عذبوا۔

بَابُ ۹۲۰ اَلطَّارِقُ ؛

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ ـ سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ـ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ ؛

۹۲۰۔ سورۃ الطارق۔

مجاہد نے فرمایا کہ "ذات الرجع" یعنی بادل جو بارش لاتا ہے۔ "ذات الصدع" (زمین) جو سبزہ اگانے کے لیے پھٹ جاتی ہے۔

بَابُ ۹۲۱ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

۹۲۱۔ سورۂ سبح اسم ربک

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۵۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شعبہ نے انھیں ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب

قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ۔ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ۔ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَاْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِّثْلِهَا ؎

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مہاجر) صحابہ میں سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینہ منورہ) آنے والے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تھے۔ مدینہ پہنچ کر ان حضرات نے ہمیں قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔ پھر عمار، بلال اور سعد رضی اللہ عنہم آئے۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس صحابہ کو ساتھ لے کر آئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کبھی مدینہ والوں کو اتنا خوش و مسرور نہیں دیکھا تھا جتنا وہ حضور اکرمؐ کی آمد پر ہوئے تھے۔ بچیاں اور بچے بھی کہنے لگے تھے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں۔ میں نے آنحضورؐ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے ہی "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اور اس جیسی اور سورتیں پڑھ لی تھیں۔

باب ۹۲۲ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارٰى وَقَالَ مُجَاهِدٌ۔ عَيْنٌ اٰنِيَةٌ۔ بَلَغَ اِنَاهَا وَحَانَ شُرْبُهَا حَمِيْمٍ اٰنٍ۔ بَلَغَ اِنَاهُ۔ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً۔ شَتْمًا۔ اَلضَّرِيْعُ نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ الشِّبْرِقُ يُسَمِّيْهِ اَهْلُ الْحِجَازِ اَلضَّرِيْعُ اِذَا يَبِسَ وَهُوَ سُمٌّ بِمُسَيْطِرٍ۔ بِمُسَلَّطٍ۔ وَيُقْرَاُ بِالصَّادِ وَالسِّيْنِ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ اِيَابَهُمْ۔ مَرْجِعَهُمْ۔

۹۲۲۔ سورۂ ہل اتاک حدیث الغاشیۃ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "عاملۃ ناصبۃ" سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مجاہد نے فرمایا کہ "عین آنیۃ" یعنی اس کا برتن انتہائی گرم اور کھولتا ہوگا اور اس سے انھیں پانی پلایا جائے گا۔ "حمیم آن" اس وقت بولتے ہیں جب برتن بہت گرم ہو جائے "لا یسمع فیہا لاغیۃ" یعنی جنت میں گالم گلوچ نہیں سنی جائیگی "الضریع" ایک قسم کی گھاس ہے جسے الشبرق کہا جاتا ہے اور اہل حجاز اسے "الضریع" اس وقت کہتے ہیں جب وہ خشک ہو جاتی ہے۔ وہ زہریلی ہوتی ہے۔ "بمسیطر" ای بمسلط یہ صاد اور سین دونوں سے ہو سکتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ایابہم" یعنی مرجعہم۔

باب ۹۲۳ وَالْفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْوَتْرُ اللّٰهُ۔ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۔ اَلْقَدِيْمَةُ۔ وَالْعِمَادُ اَهْلُ عَمُوْدٍ لَا يُقِيْمُوْنَ۔ سَوْطَ عَذَابٍ الَّذِيْ عُذِّبُوْا بِهٖ۔ اَكْلًا لَمًّا۔ اَلسَّفُّ وَجَمًّا۔ اَلْكَثِيْرُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ۔ اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ۔ وَالْوَتْرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَالَ غَيْرُهٗ سَوْطَ عَذَابٍ كَلِمَةٌ تَقُوْلُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِّنَ

۹۲۳۔ سورۃ الفجر

مجاہد نے فرمایا کہ "الوتر" سے مراد اللہ ہے۔ "ارم ذات العماد" ای القدیمۃ۔ "العماد" یعنی خیموں والے خانہ بدوش جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے۔ "سوط عذاب" یعنی جس سے انھیں عذاب دیا جائے گا۔ "اکلا لما" ای السف "جما" ای الکثیر مجاہد نے فرمایا کہ ہر چیز جو اللہ نے پیدا کی اس کا جوڑا بھی بنایا چنانچہ آسمان کا جوڑا (زمین ہے) اور "الوتر" (اکیلا و یکتا) اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔ "سوط عذاب" کے متعلق غیر مجاہد نے کہا کہ اس کلمہ کا استعمال اہل عرب ہر طرح کے

الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيْهِ السَّوْطُ لَبِالْمِرْصَادِ إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ. تَحَاضُّوْنَ: تُحَافِظُوْنَ وَيَحُضُّوْنَ. يَأْمُرُوْنَ بِإِطْعَامِهِ. الْمُطْمَئِنَّةُ الْمُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ. وَقَالَ الْحَسَنُ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ. إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا اطْمَأَنَّتْ إِلَى اللّٰهِ وَاطْمَأَنَّ اللّٰهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنِ اللّٰهِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوْحِهَا وَأَدْخَلَهَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ. وَجَعَلَهُ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَقَالَ غَيْرُهُ جَابُوْا نَقَبُوْا مِنْ جِيْبِ الْقَمِيْصِ قُطِعَ لَهُ جِيْبٌ يَجُوْبُ الْفَلَاةَ يَقْطَعُهَا. لَمًّا لَمَمْتُهُ. أَجْمَعُ آتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ۔

عذاب کے لیے کرتے تھے۔ جس میں کوڑے کے ذریعہ عذاب بھی شامل تھا۔ "لبالمرصاد" ای الیہ المصیر۔ "تحاضون" ای تحافظون۔ "یحضون" ای یامرون باطعامہ "المطمئنۃ" ای المصدقۃ بثوابہ۔ حسن نے "یا ایتھا النفس المطمئنۃ" کے متعلق فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ ایسی روح کو قبض کرنا چاہے گا تو وہ اللہ کی طرف سے مطمئن ہوگی اور اللہ کو اس کی طرف سے اطمینان۔ وہ اللہ سے راضی وخوش ہوگی اور اللہ اس سے راضی وخوش ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس روح کے قبض کیے جانے کا حکم دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا اور اپنے صالح بندوں میں سے بنائے گا۔ غیر حسن نے کہا "جابوا" ای نقبوا۔ جیب القمیص سے مشتق ہے بمعنی قمیص کے لیے جیب کاٹنا۔ بولتے ہیں "یجوب الفلاۃ" یعنی چٹیل میدان طے کر لیا۔

باب ۹۲۴ لَا أُقْسِمُ۔

۹۲۴۔ سورۂ لا اقسم۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: بِهٰذَا الْبَلَدِ: مَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيْهِ مِنَ الْإِثْمِ. وَوَالِدٍ: آدَمَ. وَمَا وَلَدَ. لُبَدًا كَثِيْرًا. وَالنَّجْدَيْنِ: الْخَيْرُ وَالشَّرُّ. مَسْغَبَةٍ: مَجَاعَةٍ. مَتْرَبَةٍ: السَّاقِطُ فِي التُّرَابِ يُقَالُ فَلَانٌ اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا. ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ۔

مجاہد نے فرمایا کہ "بہذا البلد" سے مکہ معظمہ مراد ہے۔ یعنی آنحضور پر تھوڑے سے وقفہ کے لیے اللہ کے حکم سے حلال کر لینے میں گناہ نہیں ہے جیسا کہ دوسروں کے لیے اس میں گناہ ہے۔ "ووالد" یعنی آدم "ما ولد" (یعنی اولیاء اور آپ کی ذریت کے دوسرے صلحاء) "لبدا" ای کثیرا۔ "والنجدین" ای الخیر والشر "مسغبۃ" ای مجاعۃ۔ "متربۃ" ای الساقط فی التراب۔ بولتے ہیں "فلان اقتحم العقبۃ" فلاں شخص گھاٹی سے گزرا یعنی دنیا کی گھاٹی سے ابھی نہیں گزرا ہے۔ پھر "عقبۃ" کی تفسیر کی کہ آپ کو معلوم ہے گھاٹی کیا ہے؟ وہ گردن کا چھڑانا ہے یا کھانا کھلانا ہے فاقہ کے دن میں۔

باب ۹۲۵

۹۲۵۔ سورۂ والشمس وضحاہا۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِطَغْوَاهَا: بِمَعَاصِيْهَا وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا. عُقْبَى أَحَدٍ۔

مجاہد نے فرمایا کہ "بطغواہا" ای بمعاصیہا۔ "ولا یخاف عقباہا" یعنی اس کے اخیر نتیجہ سے اسے کوئی اندیشہ پیدا نہیں ہوا۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

۲۰۵۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ۔ وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ۔ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ فِي الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ؛

اور انھیں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آنحضورؐ نے اپنے ایک خطبہ میں صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا "اذا انبعث اشقاہا" یعنی اس اونٹنی کو مار ڈالنے کے لیے ایک مفسد بدبخت جو اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح غالب اور طاقتور تھا، اٹھا۔ آنحضورؐ نے عورتوں کا بھی ذکر فرمایا (یعنی ان کے حقوق وغیرہ کا) اور فرمایا کہ تم میں سے بعض اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارتے ہیں۔ حالانکہ اسی دن کے ختم ہونے پر وہ اس سے ہم بستری بھی کرتے ہیں۔ (یعنی عورتوں کے ساتھ اس طرح کا معاملہ درست نہیں ہے) پھر آپ نے انھیں ریاح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ ایک کام جو تم سے ہر شخص کرتا ہے، اسی پر تم دوسروں پر کس طرح ہنستے ہو؟ اور ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے کہ "ابوزمعہ کی طرح جو زبیر بن عوام کا چچا تھا؛

بَابُ ۹۲۶ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْحُسْنٰى: بِالْخَلَفِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدّٰى: مَاتَ وَتَلَظّٰى تَوَهَّجُ وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَظّٰى ؛

۹۲۶۔ سورۂ واللیل اذا یغشٰی ؛

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بالحسنٰی" ای بالخلف۔ مجاہد نے فرمایا کہ "تردّٰی" ای مات۔ "تلظّٰی" ای توھج۔ عبید بن عمیر نے اسے "تتلظّٰی" پڑھا تھا۔

بَابُ ۹۲۷ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ؛

۹۲۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے"۔

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامَ فَسَمِعَ بِنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَتَانَا فَقَالَ أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ؟ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ؟ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى۔ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰؤُلَاءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا ؛

۲۰۵۳۔ ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود کے چند شاگردوں کے ساتھ میں شام پہنچا۔ ہمارے متعلق ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سنا تو ہم سے ملنے تشریف لائے۔ اور دریافت فرمایا تم میں سے کوئی قرآن مجید کا قاری بھی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں ہے۔ دریافت فرمایا کہ سب سے اچھا قاری کون ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا کہ پھر کوئی آیت تلاوت کرو۔ میں نے "واللیل اذا یغشٰی والنہار اذا تجلّٰی والذکر والانثٰی" کی تلاوت کی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے خود یہ آیت اپنے صاحب (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی زبانی اسی طرح سنی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے اس پر

فرمایا کہ میں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ آیت اسی طرح سنی ہے۔ لیکن شام والے ہماری بات نہیں مانتے (اس کے بجائے یہ مشہور قراءت "ما خلق الذکر والانثیٰ" پڑھتے ہیں)

باب ۹۲۸ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى ‎

۹۲۸۔ اور قسم ہے اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُلُّنَا. قَالَ فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ وَأَشَارُوا إِلَى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى. قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هٰكَذَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيدُونِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَاللهِ لَا أُتَابِعُهُمْ ‎

۲۰۵۴۔ ہم سے عمر نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد (اصحاب) ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے یہاں (شام) آئے، آپ نے انھیں تلاش کیا اور پالیا پھر ان سے دریافت فرمایا کہ تم میں کون عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق قراءت کرسکتا ہے؟ شاگردوں نے کہا کہ ہم سب کرسکتے ہیں۔ دریافت فرمایا کہ کسے ان کی قراءت زیادہ محفوظ ہے؟ سب نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ کیا آپ نے دریافت فرمایا کہ انھیں "واللیل اذا یغشیٰ" کی قراءت کرتے کس طرح سنا ہے؟ علقمہ نے کہا کہ "والذکر والانثیٰ" (بغیر ما خلق کے) فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح قراءت کرتے سنا ہے لیکن یہ لوگ (اہل شام) چاہتے ہیں کہ میں "ما خلق الذکر والانثیٰ" پڑھوں۔ واللہ! میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

باب ۹۲۹ قَوْلُهُ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ‎

۹۲۹۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا"

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى إِلَى قَوْلِهِ لِلْعُسْرَى ‎

۲۰۵۵۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "بقیع الغرقد" (مدینہ منورہ کا مقبرہ) میں ایک جنازہ کے سلسلہ میں تھے۔ آنحضور نے اس موقعہ پر فرمایا تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں نہ لکھا جا چکا ہو، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر کیوں نہ ہم اپنی اس تقدیر پر اعتماد کرلیں؟ آنحضور نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو اسی عمل کی سہولت ملتی رہتی ہے (جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے) پھر آپ نے آیت "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا ... تا ... للعسریٰ" کی تلاوت کی۔

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا

۲۰۵۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابوعبدالرحمٰن نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ۔

باب ۹۳۰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى ۔

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ عُوْدًا يَنْكُتُ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ ۔ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِيْ بِهٖ مَنْصُوْرٌ فَلَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ۔

علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر سابق حدیث بیان کی۔

۹۳۰۔ سو ہم اس کے لیے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے۔

۲۰۵۷۔ ہم سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن جعفر نے خبر دی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے ایک لکڑی اٹھائی اور اس سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جنت یا جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا پھر ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کہ ہر شخص کو سہولت دی گئی ہے (انھیں اعمال کی جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے)" سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا" آخر آیت تک۔ شعبہ نے بیان کیا کہ مجھ سے سابق حدیث منصور نے بیان کی اور انھوں نے بھی سلیمان اعمش کی حدیث کی موافقت کی۔

باب ۹۳۱ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۔

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۔ اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى قَوْلُهٗ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۔

۹۳۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی برتی"۔

۲۰۵۸۔ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے سعد بن عبیدہ نے ان سے ابوعبدالرحمٰن نے اور ان سے علی علیہ السلام نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا اور جنت کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہؐ! پھر ہم اسی پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں؟ فرمایا نہیں عمل کرتے رہو کیونکہ ہر شخص کو آسانی دی گئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: " سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے" تا " فسنیسرہ للعسری" اللہ تعالیٰ کا ارشاد " اور اچھی بات کو جھٹلایا"۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ

۲۰۵۹۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن عبیدہ نے، ان سے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم " بقیع الغرقد" میں ایک جنازہ کے ساتھ تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے چاروں

مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيْدَةً قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيْرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ ؛

طرف بیٹھ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے سر جھکا لیا۔ پھر چھڑی سے زمین پر نشان بنانے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں کوئی پیدا ہونے والی جان ایسی نہیں جس کا جنت اور جہنم کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ یہ لکھا جا چکا ہے کہ کون سعید ہے اور کون بدبخت۔ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر کیا حرج ہے اگر ہم اپنی اسی تقدیر پر بھروسہ کریں اور عمل چھوڑ دیں۔ جو ہم میں شخص سعید و نیک ہوگا وہ نیکوں کے ساتھ جا ملے گا اور جو بدبخت ہوگا اس کے بدبختوں کے سے اعمال ہو جائیں گے۔ آنحضور نے اس پر فرمایا کہ جو لوگ سعید ہوتے ہیں، انھیں سعیدوں ہی کے عمل کی توفیق اور سہولت حاصل ہوتی ہے اور جو بدبخت ہوں گے انھیں بدبختوں ہی جیسے عمل کی توفیق و سہولت ہوتی ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے"۔

باب ۹۳۲ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؛

۹۳۲۔ سو ہم اس کے لیے مصیبت کی چیز آسان کر دیں گے"۔

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَاَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْاَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْاٰيَةَ ؛

۲۰۶۰۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعمش نے بیان کیا انھوں نے سعد بن عبیدہ سے سنا، ان سے ابوعبدالرحمن سلمی حدیث بیان کرتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ تھے پھر آپ نے ایک چیز لی اور اس سے زمین پر نشان بنانے لگے اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا یا جنت کا ٹھکانا نہ لکھا جا چکا ہو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! تو پھر ہم کیوں نہ اپنی تقدیر پر بھروسہ کر لیں۔ اور عمل چھوڑ دیں۔ آنحضور نے فرمایا کہ عمل کرو کہ ہر شخص کو ان اعمال کے لیے سہولت و توفیق دی جاتی ہے جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص نیک اور سعید ہوگا اسے نیکوں کے عمل کی توفیق ملی ہوتی ہے اور جو بدبخت ہوتا ہے اسے بدبختوں کے عمل کی توفیق حاصل ہے۔ پھر آپ نے آیت "سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا، سو ہم اس کے لیے راحت کی چیز آسان کر دیں گے" آخر تک تلاوت کی۔

باب ۹۳۳ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِذَا سَجٰى اِسْتَوٰى۔ وَقَالَ غَيْرُهٗ اَظْلَمَ وَسَكَنَ عَائِلًا ذُوْ عِيَالٍ ؛

۹۳۳۔ سورۂ والضحیٰ ؛

مجاہد نے فرمایا کہ "اذا سجیٰ" ای استوی۔ ان کے غیر نے اس کے معنی "اظلم وسکن" کیے ہیں۔ "عائلاً" ذو عیال ؛

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ۔ قَوْلُهُ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ ۔ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ ؛

۲۰۶۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے اسود بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا میں نے جندب ابن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتوں کو (تہجد کے لیے) نہیں اٹھ سکے پھر ایک عورت (ابولہب کی بیوی عوراء) آئی اور کہنے لگی اے محمد! میرا خیال ہے کہ تمھارے شیطان نے تمھیں چھوڑ دیا ہے۔ دو یا تین راتوں سے میں دیکھ رہی ہوں کہ تمھارے پاس نہیں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ "قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب وہ قرار پکڑے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے" اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد "ما ودعک ربک وما قلی" تشدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ اور معنی ایک ہی رہیں گے یعنی "آپ کو چھوڑا نہیں ہے" ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مفہوم یہ ہے "ما ترکک وما ابغضک"۔

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ۔ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ فَنَزَلَتْ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ؛

۲۰۶۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن جعفر غندر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے بیان کیا کہ میں نے جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک عورت (ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا) نے کہا یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کے صاحب (جبریل علیہ السلام) آپ کے پاس آنے میں دیر کرتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہے۔"

بَاب ۹۳۴ أَلَمْ نَشْرَحْ ؛

۹۳۴۔ سورۂ الم نشرح ؛

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وِزْرَكَ: فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْقَضَ: أَثْقَلَ ۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْ مَعَ ذَلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا آخَرَ كَقَوْلِهِ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۔ وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ؛

مجاہد نے فرمایا کہ "وزرک" سے نبوت سے پہلے کے کام ہیں "انقض" ای اثقل۔ "مع العسر یسرا" کے متعلق ابن عیینہ نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ "اس تنگی کے ساتھ دوسری آسانی" جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں (مومنین کے لیے تعدد حسنیٰ کا ذکر ہے کہ) "ہل تربصون بنا الا احدی الحسنیین" اور (جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) "ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آ سکتی"۔ مجاہد نے فرمایا کہ "فانصب" ای فی حاجتک الی ربک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "الم نشرح لک صدرک" کا مفہوم نقل کیا جاتا ہے کہ آنحضور کا دل اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا تھا ؛

باب ۹۳۵ وَالتِّيْنِ ؛

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: هُوَالتِّيْنُ وَالزَّيْتُوْنُ الَّذِيْ يَأْكُلُ النَّاسُ. يُقَالُ فَمَا يُكَذِّبُكَ فَمَا الَّذِيْ يُكَذِّبُكَ بِاَنَّ النَّاسَ يُدَانُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ، كَاَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَّقْدِرُ عَلٰى تَكْذِيْبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ ؛

۹۳۵۔ سورۂ والتین۔

مجاہد نے فرمایا کہ آیت میں وہی تین (انجیر) اور زیتون ذکر ہوئے ہیں جنھیں لوگ کھاتے ہیں۔ "فما یکذبک" یعنی کونسی چیز آپ سے اس بات کی تکذیب کرا رہی ہے کہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ ملے گا گویا مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ثواب اور عقاب کے متعلق کون شخص آپ کی تکذیب پر قدرت رکھتا ہے۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَآءِ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ تَقْوِيْمِ الْخَلْقِ ؛

۲۰۶۳۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی، کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ اور عشا کی ایک رکعت میں سورۂ والتین کی تلاوت کی۔

٭ ٭ ٭

باب ۹۳۶ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ؛

وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَتِيْقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ اَوَّلِ الْاِمَامِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ خَطًّا۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيَهُ۔ عَشِيْرَتَهُ الزَّبَانِيَةُ۔ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ وَقَالَ الرُّجْعٰى الْمَرْجِعُ لَنَسْفَعَنْ قَالَ لَنَأْخُذَنْ وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّوْنِ وَهِيَ الْخَفِيْفَةُ۔ سَفَعْتُ بِيَدِهٖ اَخَذْتُ ؛

۹۳۶۔ سورۂ اقرأ باسم ربک الذی خلق ؛

اور قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے یحیی بن عتیق نے کہ حسن بصری نے فرمایا کہ مصحف (قرآن مجید) میں سورہ فاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھو۔ اور دو سورتوں کے درمیان (امتیاز کے لیے صرف) ایک خط کھینچ دیا کرو۔ مجاہد نے فرمایا کہ "نادیہ" ای عشیرتہ۔ "الزبانیۃ" ای الملائکۃ۔ معمر نے کہا کہ "الرجعی" المرجع۔ "لنسفعن" ای لنا خذن۔ لنسفعن، نون خفیفہ کے ساتھ ہے۔ "سفعت بیدہ" ای اخذت ؛

٭ ٭ ٭

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ سَلْمُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۶۴۔ ہم سے یحیی نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی۔ ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے (مصنف نے کہا) اور مجھ سے سعید بن مروان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ نے حدیث بیان کی۔ انھیں ابو صالح سلمویہ نے خبر دی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے بیان کیا کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی۔ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا
جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ
فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ ۔ قَالَ وَ
التَّحَنُّثُ ۔ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ
يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى
خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ
فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ
أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي
فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي
الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ
اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
الْآيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۔ فَرَجَعَ
بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ
بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي
زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لِخَدِيجَةَ
أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي
فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ
لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ
وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ
وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ
بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ
وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً
تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ
الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ

سب سے پہلے سچے خواب دکھائے جاتے تھے ۔ چنانچہ اس دور میں آپ
جو خواب بھی دیکھ لیتے ۔ وہ چیز سفیدہ صبح کی طرح ظاہر ہوجاتی پھر آپ کے
دل میں خلوت گزینی کی محبت ڈال دی گئی اس دور میں آپ غار حراء میں
تشریف لے جاتے اور آپ وہاں "تحنث" کرتے ۔ عروہ نے کہا کہ "تحنث"
سے مراد ہے "چند گنے چنے دنوں میں عبادت گزاری" آپ اس کے لیے
اپنے گھر سے توشہ لے جایا کرتے تھے (جتنے دن عبادت کے لیے آپ کو غار حراء
کی تنہائی میں رہنا ہوتا) آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یہاں دوبارہ تشریف
لاتے اور اسی طرح توشہ لے جاتے ۔ بالآخر جب آپ غار حراء میں تھے کہ
حق اچانک آپ کے پاس آگیا ۔ چنانچہ فرشتہ (جبریل علیہ السلام) آپ کے
پاس آئے اور کہا کہ پڑھیے ۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں ۔
بیان کیا کہ پھر مجھے فرشتہ نے پکڑ لیا اور اتنا بھینچا کہ میں ہلکان ہوگیا ۔
پھر انھوں نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے ۔ میں نے اس مرتبہ بھی یہی کہا
کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں ۔ انھوں نے پھر دوسری مرتبہ مجھے پکڑ کر اس طرح
بھینچا کہ میں ہلکان ہوگیا اور چھوڑنے کے بعد کہا کہ پڑھیے ۔ میں نے اس
مرتبہ بھی یہی کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں ۔ انھوں نے تیسری مرتبہ پھر اسی
طرح مجھے پکڑ کے بھینچا کہ میں ہلکان ہوگیا اور کہا کہ آپ پڑھیے ، اپنے
پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے جس نے انسان کو
خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے ، آپ قرآن پڑھا کیجیے اور آپ کا رب
بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی ہے ... سے "علم الانسان
مالم یعلم" تک ۔ پھر حضور اکرمؐ ان پانچ آیات کو لے کر واپس تشریف لائے
اور (خوف و گھبراہٹ کی وجہ سے) آپ کا شانۂ مبارک تھرتھرا رہا تھا آپ
نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ کر فرمایا کہ مجھے چادر اڑھا دو ، مجھے
چادر اڑھا دو ۔ چنانچہ انھوں نے آپ کو چادر اُڑھا دی ۔ جب خوف و
گھبراہٹ آپ سے دور ہوئی تو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا اب کیا
ہوگا ۔ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہے ۔ پھر آپ نے سارا واقعہ انھیں سنایا
خدیجہ رضی اللہ عنہا ہرگز نہیں ، آپ کو بشارت ہو ۔ خدا کی قسم ! اللہ آپ کو
کبھی رسوا نہیں کرے گا ۔ خدا گواہ ہے آپ صلہ رحمی کرتے ہیں ۔ ہمیشہ سچ
بولتے ہیں ، کمزوروں ناتوانوں کا بار اٹھاتے ہیں ۔ جنھیں کہیں سے نہ ملتا ،
وہ آپ کے یہاں سے پالیتے ہیں ۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کے راستے

خَدِيجَةُ يَا عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ۔ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا ثُمَّ ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي فَدَثَّرُوهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهِيَ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ۔ قَوْلُهُ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔

میں پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آنحضور کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس آئیں۔ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا اور آپ کے والد کے بھائی تھے۔ وہ زمانۂ جاہلیت میں ہی نصرانی ہوگئے تھے اور عربی لکھ لیتے تھے جس طرح اللہ نے چاہا انھوں نے انجیل بھی عربی میں لکھی تھی، وہ بہت بوڑھے تھے اور نابینا ہوگئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا چچا اپنے بھتیجے کا حال سنیے، ورقہ نے کہا۔ بیٹے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ حضور اکرم ؐ نے سارا واقعہ سنایا جو کچھ بھی آپ نے دیکھا تھا اس پر ورقہ نے کہا یہی وہ ناموس (جبریل علیہ السلام) ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تھے۔ کاش میں تمھاری نبوت کے زمانہ میں جوان و توانا ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہ جاؤں، پھر ورقہ نے کچھ اور کہا (کہ جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکالے گی)۔ حضور اکرم ؐ نے پوچھا کیا واقعی یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا کہ ہاں۔ جو دعوت آپ لے کر آئے ہیں اسے جو بھی لے کر آیا تو اسے ضرور تکلیف دی گئی۔ اگر میں آپ کی نبوت کے زمانہ میں زندہ رہ گیا تو میں ضرور آپ کی مدد کروں گا بھرپور طریقہ پر۔ اس کے بعد ورقہ کا انتقال ہوگیا اور کچھ دنوں کے لیے وحی کا آنا بھی بند ہوگیا۔ حضور اکرم ؐ وحی کے بند ہوجانے کی وجہ سے غمگین رہنے لگے۔ محمد بن شہاب نے حدیث بیان کی، انھیں ابو سلمہ نے خبر دی اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ وحی کے کچھ دنوں کے لیے رک جانے کا ذکر فرما رہے تھے۔ آنحضور ؐ نے فرمایا کہ میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبریل علیہ السلام) جو میرے پاس غار حرا میں آئے تھے آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے میں ان سے بہت ڈرا اور گھر واپس آکر میں نے کہا کہ مجھے چادر اڑھا دو۔ مجھے چادر اڑھا دو۔ چنانچہ گھر والوں نے مجھے چادر اڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھیے (پھر کافروں کو) ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور بتوں سے الگ رہیے" ابو سلمہ نے فرمایا کہ "الرجز" جاہلیت کے بت تھے جن کی وہ پرستش کرتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وحی کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔"

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

۲۰۶۵۔ ہم سے ابن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے

عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ـ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ـ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ؕ

عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے خواب دکھائے جانے لگے تھے پھر آپ کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ "آپ پڑھیے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے (سب کو) پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے آپ (قرآن) پڑھا کیجیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے"۔

بَابٌ ۹۳۷ قَوْلُهٗ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ؕ

۹۳۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "آپ پڑھا کیجیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے"۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ؕ

۲۰۶۶۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی۔ انھیں زہری نے۔ ح اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے بیان کیا انھیں عروہ نے خبر دی اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء سچے خوابوں کے ذریعہ کی گئی۔ پھر فرشتہ آیا اور کہا کہ "آپ پڑھیے اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ جس نے سب کو پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔ آپ (قرآن) پڑھا کیجیے۔ اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی"۔

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ؕ

۲۰۶۷۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا انھوں نے عروہ سے سنا۔ آپ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مجھے چادر اڑھا دو۔ مجھے چادر اڑھا دو۔ پھر آپ نے پوری حدیث بیان کی۔

بَابٌ ۹۳۸ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ـ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ؕ

۹۳۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ہاں ہاں، اگر یہ شخص باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بل پکڑ کر گھسیٹیں گے، دروغ و خطا میں آلودہ پیشانی"۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَبَلَغَ

۲۰۶۸۔ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے عبدالکریم جزری نے، ان سے عکرمہ نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوجہل نے کہا تھا کہ اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم، ابی و امی فداہ) کو کعبہ کے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ؛

باب ۹۳۹ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ ؛

يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوعُ ـ وَالْمَطْلِعُ الْمَوْضِعُ الَّذِي يَطْلُعُ مِنْهُ ـ أَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْآنِ أَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجَ الْجَمِيعِ وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللّٰهُ وَالْعَرَبُ تُوَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ الْجَمِيعِ لِيَكُونَ أَثْبَتَ وَأَوْكَدَ ؛

باب ۹۴۰ لَمْ يَكُنْ

مُنْفَكِّينَ ـ زَائِلِينَ ـ قَيِّمَةٌ ـ الْقَائِمَةُ دِينُ الْقَيِّمَةِ ـ أَضَافَ الدِّينَ إِلَى الْمُؤَنَّثِ ؛

۲۰۶۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا ـ قَالَ وَسَمَّانِي ؛ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى ؛

۲۰۷۰ ـ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أُبَيٌّ آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ ؛ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي قَالَ قَتَادَةُ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ؛

پاس نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اس کی گردن مروڑ دوں گا۔ حضور اکرمؐ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے فرشتے پکڑ لیں گے۔ اس روایت کی متابعت عمرو بن خالد نے کی ان سے عبید اللہ نے ان سے عبدالکریم نے بیان کیا۔

۹۳۹ ـ سورۂ انا انزلناہ ؛

کہتے ہیں کہ "المطلع" بمعنی طلوع ہے۔ مطلع اصل میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے طلوع ہوتا ہے۔ "انزلناہ" میں "ہُ" کی ضمیر سے اشارہ قرآن مجید کی طرف ہے۔ صیغہ جمع کا استعمال کیا حالانکہ نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ عرب تاکید کے لیے ایک فرد کے کام کو جمع کے صیغہ کے ساتھ بیان کرتے تھے۔ ایسا کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے کرتے تھے ؛

۹۴۰ ـ سورۂ لم یکن ؛

"منفکین" ای زائلین "قیّمۃ" ای قائمۃ

"دین القیّمۃ" میں دین کی اضافت مؤنث کی طرف کی۔

۲۰۶۹ ـ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں "لم یکن الذین کفروا" پڑھ کر سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر وہ رونے لگے ؛

۲۰۷۰ ـ ہم سے حسان بن ابی حسان نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں قرآن (سورۂ لم یکن) پڑھ کر سناؤں ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کیا آپ سے اللہ تعالیٰ نے میرا نام بھی لیا تھا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمھارا نام بھی مجھ سے لیا تھا۔ ابی رضی اللہ عنہ یہ سنکر رونے لگے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضور اکرمؐ

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْمُنَادِیْ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ۔ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُقْرِئَكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ آللّٰهُ سَمَّانِیْ لَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ؟ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاهُ ۔

نے انھیں "لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب" پڑھ کر سنائی تھی۔

۲۰۷۱۔ ہم سے احمد بن ابی داؤد ابوجعفر منادی نے حدیث بیان کی، ان سے روح نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی عروبہ نے، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں قرآن (کی آیت لم یکن) پڑھ کر سناؤں، انھوں نے پوچھا، کیا اللہ نے آپ سے میرا نام بھی لیا تھا؟ حضور اکرم ؐ نے فرمایا کہ ہاں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بولے۔ دونوں جہان کے پالنے والے کی بارگاہ میں میرا ذکر ہوا؟ حضور اکرم ؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس پر ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے[1]۔

باب ۹۴۱ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۔

قَوْلُهٗ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ، یُقَالُ۔ اَوْحٰی لَهَا اَوْحٰی اِلَیْهَا وَوَحٰی لَهَا وَوَحٰی اِلَیْهَا وَاحِدٌ ۔

۹۴۱۔ سورۃ اذا زلزلت الارض زلزالها۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سو جو کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا"۔ اوحی الیها اور وحی لها۔ اور وحی لها اور وحی الیها ہم معنی ہیں۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ لِثَلَاثَةٍ۔ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِهَا ذٰلِكَ فِی الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهٗ حَسَنَاتٍ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِیَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهٗ وَلَوْ اَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَ بِهٖ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهٗ فَهِیَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ

۲۰۷۲۔ ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ابوصالح سمان نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑا تین طرح کے لوگوں کے لیے تین قسم کے نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ ایک شخص کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے وہ پردہ ہے، تیسرے کے لیے وبال ہے جس کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے وہ شخص ہے جو اسے اللہ کے راستہ میں جہاد کی غرض سے پالتا ہے چراگاہ یا (اس کی بجائے راوی نے یہ کہا) باغ میں اس کی رسی کو دراز کر دیتا ہے (تاکہ خوب گھاس کھائے) چنانچہ وہ گھوڑا چراگاہ یا باغ میں اپنی رسی کے حدود میں جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے وہ بھی اس کے مالک کے لیے آخرت میں اجر و ثواب بن جاتا ہے اور اگر اس گھوڑے نے اپنی رسی تڑالی اور ایک دو کوڑے پھینکنے کی دوری تک اپنے حدود سے آگے بڑھ گیا تو اس کے

[1] آیت کا مضمون یہ ہے کہ "جو لوگ کافر تھے اہل کتاب اور مشرکین میں سے، وہ باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی۔ (یعنی) اللہ کا ایک رسول جو انھیں پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جن میں درست مضامین درج ہوں"۔ حضور اکرم ؐ کی زبانی اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنے تذکرہ کے متعلق سن کر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے مسرت و خوشی کے آنسو نکل پڑے۔ یقیناً اس وقت آپ کا دل خوف و خشوع سے بھی بھر گیا ہوگا۔ کہ کہیں اللہ کی نعمتوں کے شکر کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو جائے۔

أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَ تَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّ رِيَاءً وَ نِوَاءً فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهَا عَلَيَّ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ‎۔

نشانات قدم اور اس کی لید بھی مالک کے لیے اجر و ثواب بن جاتی ہے۔ اور اگر کسی نہر سے گزرتے ہوئے اس میں سے مالک کے قصد و ارادہ کے بغیر خود ہی پانی پی لیا تو یہ بھی مالک کے لیے اجر و ثواب بن جاتا ہے، دوسرا شخص جس کے لیے گھوڑا اس کا پردہ ہے یہ وہ شخص ہے جس نے لوگوں سے بے نیاز رہنے اور (لوگوں کے سامنے غربت کے اظہار سے) بچنے کے لیے اسے پالا ہے اور اس گھوڑے کی گردن پر جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اس کی پیٹھ کا جو حق ہے اسے بھی نہیں بھولا ہے تو گھوڑا اس کے لیے پردہ ہے اور جو شخص گھوڑا اپنے دروازے پر فخر اور نمائش (اور اسلام اور مسلمانوں کی) دشمنی کی غرض سے باندھتا ہے وہ اس کے لیے وبال ہے۔ حضور اکرم ؐ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا (کہ کیا یہ بھی گھوڑے کے حکم میں ہیں؟) آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھ پر کوئی خاص آیت سوا اس بے مثال اور جامع آیت کے نازل نہیں کی۔ یعنی "سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا"۔

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ ‎۔

۲۰۷۳۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی۔ انھیں مالک نے خبر دی، انھیں زید بن اسلم نے، انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس جامع اور بے مثال آیت کے سوا مجھ پر اس کے بارے میں اور کوئی خاص حکم نازل نہیں ہوا ہے۔ یعنی "سو جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا"۔

باب ۹۴۲ وَالْعَادِيَاتِ ‎۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْكَنُوْدُ: اَلْكَفُوْرُ. يُقَالُ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا. رَفَعْنَ بِهٖ غُبَارًا. لِحُبِّ الْخَيْرِ. مِنْ اَجْلِ حُبِّ الْخَيْرِ. لَشَدِيْدٌ. لَبَخِيْلٌ وَيُقَالُ لِلْبَخِيْلِ شَدِيْدٌ. حُصِّلَ: مُيِّزَ ‎۔

۹۴۲۔ سورۃ العادیات ‎۔

مجاہد نے فرمایا کہ "الکنود" ای الکفور۔ بولتے ہیں "فاثرن بہ نقعا" ای رفعن بہ غبارا۔ "لحب الخیر" ای من اجل حب الخیر۔ "لشدید" ای البخیل۔ اسی طرح "بخیل" کے لیے بھی شدید استعمال کرتے ہیں۔ "حصل" اسے میز ‎۔

باب ۹۴۳ اَلْقَارِعَةُ ‎۔

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ. كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهٗ بَعْضًا. كَذٰلِكَ النَّاسُ يَجُوْلُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَاَلْوَانِ

۹۴۳۔ سورۃ القارعۃ ‎۔

"کالفراش المبثوث" یعنی پریشان ٹڈیوں کی طرح کہ جیسے وہ ایسی حالت میں ایک دوسرے پر چڑھ جاتی ہیں۔ یہی حال (قیامت کے دن) انسانوں کا ہوگا ایک دوسرے پر گر

اَلْعِهْنِ ـ وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَالصُّوْفِ ۞

باب ۹۴۴ اَلْهٰكُمْ ـ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلتَّكَاثُرُ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۞

باب ۹۴۵ وَالْعَصْرِ ۞

وَقَالَ يَحْيٰى اَلدَّهْرُ اُقْسِمَ بِهٖ ۞

باب ۹۴۶ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ ۞

اَلْحُطَمَةُ ـ اِسْمُ النَّارِ مِثْلُ سَقَرَ وَلَظٰى ۞

باب ۹۴۷ اَلَمْ تَرَ ۞

قَالَ مُجَاهِدٌ : اَبَابِيْلُ ـ مُتَتَابِعَةً مُجْتَمِعَةً ـ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ـ مِنْ سِجِّيْلٍ هِيَ سَنْكِ وَكِلْ ۞

باب ۹۴۸ لِاِيْلَافِ قُرَيْشٍ ۞

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ـ لِاِيْلَافِ اَلِفُوْا ذٰلِكَ فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ وَاٰمَنَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِيْ حَرَمِهِمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لِاِيْلَافِ لِنِعْمَتِيْ عَلٰى قُرَيْشٍ ۞

باب ۹۴۹ اَرَاَيْتَ ۞

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ـ يَدُعُّ ـ يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهٖ يُقَالُ هُوَ مِنْ دَعَعْتُ ـ يُدَعُّوْنَ ـ يُدْفَعُوْنَ ـ سَاهُوْنَ ـ لَاهُوْنَ ـ وَالْمَاعُوْنَ ـ اَلْمَعْرُوْفُ كُلُّهٗ ـ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ ـ اَلْمَاعُوْنَ ـ اَلْمَاءُ ـ وَقَالَ عِكْرِمَةُ اَعْلَاهَا الزَّكٰوةُ الْمَفْرُوْضَةُ وَاَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ ۞

ہے ہونگے "کالعہن" ای کالوان العہن۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی قرارت "کالصوف" کرتے تھے ۞

۹۴۴۔ سورہ الہاکم ۞

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "التکاثر" یعنی مال و اولاد کا زیادہ ہونا۔

۹۴۵۔ سورۃ العصر ۞

یحیٰی نے فرمایا کہ "العصر" سے مراد زمانہ ہے۔ اس کی قسم کھائی گئی ہے۔

۹۴۶۔ سورہ ویل لکل ہمزۃ ۞

"الحطمۃ" دوزخ کا نام ہے۔ جیسے سقر اور لظی بھی اس کے ناموں میں ہیں۔

۹۴۷۔ سورۃ الم تر ۞

مجاہد نے فرمایا کہ "الم تر" ای الم تعلم۔ مجاہد نے فرمایا کہ "ابابیل" یعنی لگاتار جھنڈ کے جھنڈ پرندے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "من سجیل" میں پتھر اور مٹی مراد ہے ۞

۹۴۸۔ سورہ لایلاف قریش ۞

مجاہد نے فرمایا کہ "لایلاف" یعنی وہ اس کے خوگر ہو گئے ہیں اس لیے جاڑوں میں (یمن کا سفر) اور گرمیوں میں (شام کا) ان پر گراں نہیں گزرتا۔ "اٰمنہم" یعنی انھیں ہر طرح کے دشمن سے حدود حرم میں امن دیا ۞

۹۴۹۔ سورۂ ارأیت ۞

مجاہد نے فرمایا کہ "یدع" یعنی اس کے حق سے اس کو دھکے دیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ "دعت، یدعون" سے نکلا ہے بمعنی یدفعون۔ "ساہون" ای لاہون۔ "الماعون" سے مراد نفع بخش اچھی چیز ہے۔ بعض اہل عرب نے اس کے معنی پانی بتائے ہیں۔ عکرمہ نے فرمایا کہ اس کا سب سے بلند درجہ فرض زکاۃ کی ادائیگی ہے اور سب سے کمتر درجہ کسی سامان کو عاریت پر دینا ہے ۞

بَاب ۹۵۰ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ ۱۱۰۰

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَانِئَكَ۔ عَدُوَّكَ ؕ

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَآءِ قَالَ اَتَيْتُ عَلٰى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ ؕ

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ قَالَتْ نَهَرٌ اُعْطِيَهٗ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ اٰنِيَتُهٗ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ رَوَاهُ زَكَرِيَّآءُ وَ اَبُو الْاَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ ؕ

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَاِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ النَّهَرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ ؕ

بَاب ۹۵۱ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ؕ

يُقَالُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ۔ الْكُفْرُ۔ وَلِيَ دِيْنِ الْاِسْلَامُ وَلَمْ يَقُلْ دِيْنِيْ لِاَنَّ الْاٰيَاتِ بِالنُّوْنِ۔ فَحُذِفَتِ الْيَآءُ كَمَا قَالَ يَهْدِيْنِ وَيَشْفِيْنِ۔ وَقَالَ غَيْرُهٗ لَآ اَعْبُدُ

۹۵۰۔ سورۂ انا اعطیناک الکوثر ؕ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "شانئک" ای عدوک ؕ

۲۰۷۴۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو اس کے متعلق حضور اکرم نے فرمایا کہ میں ایک نہر کے کنارے پر پہنچا جس کے دونوں کنارے موتیوں کے کھوکھلے گنبد کے تھے۔ میں نے پوچھا، اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ "کوثر" ہے۔

۲۰۷۵۔ ہم سے خالد بن یزید کاہلی نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحٰق نے، ان سے ابوعبیدہ نے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد " میں نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے" کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ (کوثر) ایک نہر ہے جو تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہے۔ اس کے دو کنارے ہیں، جن پر کھوکھلے موتی ہیں۔ اس کے برتن ستاروں کی طرح ان گنت ہیں۔ اس حدیث کی روایت زکریا، ابوالاحوص اور مطرف نے ابواسحاق کے واسطہ سے کی ؕ

۲۰۷۶۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابوبشر نے حدیث بیان کی، ان سے سعید ابن جبیر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "کوثر" کے متعلق فرمایا کہ وہ "خیر کثیر" ہے جو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے۔ ابوبشر نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے عرض کی، لوگوں کا تو خیال ہے کہ اس سے جنت کی ایک نہر مراد ہے؟ سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جنت کی نہر بھی اس "خیر کثیر" میں سے ایک ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور کو دی ہے ؕ

۹۵۱ - سورۂ قل یا ایہا الکافرون

بیان کیا گیا ہے کہ "لکم دینکم" سے مراد کفر ہے اور "لی دین" سے مراد اسلام ہے " دینی" نہیں کہا، کیونکہ اس سے پہلے کی آیات کا ختم نون پر ہوا ہے اس لیے (فواصل کی رعایت کرتے ہوئے) یہاں بھی "یاء" کو حذف کر دیا جیسے بولتے ہیں یہدین، یشفین۔ ان کے

مَا تَعْبُدُوْنَ الْاٰنَ وَلَآ اُجِيْبُكُمْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ

غیر نے کہا کہ آیت " نہ تو میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا" یعنی جن معبودوں کی تم اس وقت پرستش کرتے ہو۔ اور نہ میں تمہاری یہ لغویت اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا۔" اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے" اس سے مراد وہ کفار ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ" اور جو وحی تمہارے رب کی طرف سے نازل کی جاتی ہے ان میں سے بہتوں کو سرکشی اور کفر میں اور بڑھا دیتی ہے"۔

باب ۹۵۲ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ۔

۹۵۲۔ سورہ اذا جاء نصر اللہ۔

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ؕ

۲۰۷۷۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آیت" جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچی" جب سے نازل ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں آپ یہ دعا نہ کرتے ہوں" پاک ہے تیری ذات اے ہمارے رب اور تیرے ہی لیے حمد ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما دے۔

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ ؕ

۲۰۷۸۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابوالضحیٰ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورۂ فتح کے نازل ہونے کے بعد) اپنے رکوع اور سجدوں میں بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے" پاک ہے تیری ذات، اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے حمد ہے اے اللہ! میری مغفرت فرمائیے" قرآن مجید کے حکم پر اس طرح آپ عمل کرتے تھے (سورۂ فتح میں آپ کو حمد و استغفار کا حکم ہوا تھا)

باب ۹۵۳ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ؕ

۹۵۳۔ " اور آپ اللہ کے دین میں جوق درجوق داخل ہوتے دیکھ لیں"۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالُوْا فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُوْرِ قَالَ مَا تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَجَلٌ

۲۰۷۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے شیوخ بدر سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد" جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچی" کے متعلق پوچھا تو انھوں نے جواب دیا کہ اس سے اشارہ شہروں اور محلات کی فتح کی طرف ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

أَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعِيَتْ لَهُ نَفْسُهُ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا۔ تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ ۞

ابن عباس! تمھارا کیا خیال ہے؛ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اس میں وفات کی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی گئی ہے آپ کی وفات کی آپ کو خبر دی گئی ہے" تو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔" التواب من الناس" وہ شخص ہے جو خطاؤں سے توبہ کرتا رہے ۞

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُمْ فَمَا رُئِيتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ۔ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِي أَكَذَاكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؛ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ؛ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا۔ فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ ۞

۲۰۸۰۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے شیوخ بدر کے ساتھ مجلس میں بٹھاتے تھے۔ بعض (عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہ) کو اس پر اعتراض تھا، انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اسے آپ مجلس میں ہمارے ساتھ بٹھاتے ہیں، اس کے جیسے تو ہمارے بچے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی وجہ تمھیں معلوم ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور خود ان کی ذکاوت و ذہانت) پھر انھوں نے ایک دن ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انھیں شیوخ بدر کے ساتھ بٹھایا (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں سمجھ گیا کہ آپ نے آج مجھے انھیں دکھانے کے لیے بلایا ہے۔ پھر ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے" جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے" بعض حضرات نے کہا کہ جب ہمیں مدد اور فتح حاصل ہو تو اللہ کی حمد اور اس سے استغفار کا ہمیں آیت میں حکم دیا گیا ہے، کچھ لوگ خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ نے مجھ سے پوچھا ابن عباس! کیا تمھارا بھی یہی خیال ہے؛ میں نے عرض کی کہ نہیں، پوچھا، پھر تمھاری کیا رائے ہے میں نے عرض کی کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضور کو یہی چیز بتائی ہے اور فرمایا ہے کہ" جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے" یعنی پھر یہ آپ کی وفات کی علامت ہے۔" اس لیے آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیجیے اور اس سے استغفار کیجیے۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم نے کہا۔

بَابٌ ۹۵۴ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۞

تَبَابٌ: خُسْرَانٌ۔ تَتْبِيبٌ: تَدْمِيرٌ۔

۹۵۴۔ سورہ تبت یدا ابی لہب وتب ؛

" تباب" ای خسران۔ "تتبیب" ای تدمیر ؛

۲۰۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ

۲۰۸۱۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوْا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوْا اِلَيْهِ فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ قَالُوْا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ مَا جَمَعْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا؟ ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ وَقَدْ تَبَّ هٰكَذَا قَرَاَهَا الْاَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ قَوْلُهٗ وَتَبَّ مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؎

مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا دیجئے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا "یا صباحاہ"[1] قریش نے کہا یہ کون ہے؟ پھر وہاں سب آ کر جمع ہو گئے۔ آنحضورؐ نے ان سے فرمایا تمھارا کیا خیال ہے اگر میں تمھیں بتاؤں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے نکلنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہمیں جھوٹ کا آپ سے تجربہ نہیں ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ پھر میں تمھیں شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمھارے سامنے ہے۔ اس پر ابولہب بولا، تو تباہ ہو، کیا تو نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا۔ پھر آنحضورؐ وہاں سے چلے آئے اور آپ پر یہ آیت نازل ہوئی "دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا، نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ہی۔"

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ اِلَى الْجَبَلِ فَنَادٰى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ حَدَّثْتُكُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ اَوْ مُمَسِّيْكُمْ اَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ؟ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَّكَ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ اِلٰى اٰخِرِهَا۔ قَوْلُهٗ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ؎

۲۰۸۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی، انھیں ابومعاویہ نے خبر دی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطحا کی طرف تشریف لے گئے اور پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا "یا صباحاہ" قریش اس آواز پر آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آنحضورؐ نے ان سے پوچھا تمھارا کیا خیال ہے اگر میں تمھیں بتاؤں کہ دشمن تم پر صبح کے وقت یا شام کے وقت حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضور نے فرمایا تو میں تمھیں شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمھارے سامنے ہے ابولہب بولا تم تباہ ہو جاؤ۔ کیا تم نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "تبت یدا ابی لہب" آخر تک اللہ تعالیٰ کا ارشاد "ایک شعلہ زن آگ میں پڑے گا۔"

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۲۰۸۳۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے آپ کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ

[1] دشمن کے حملہ کے خطرہ کے وقت اپنی قوم کو تنبیہ کرنے کے لیے اہل عرب ان الفاظ کے ساتھ پکارا کرتے تھے۔ آنحضورؐ کو بھی ان کے کفر و شرک اور جہالت کے خلاف انھیں تنبیہ کرنا اور ڈرانا تھا اس لیے آپ نے انھیں اس طرح پکارا جس طرح دشمن کے خطرہ کے وقت پکارا جاتا تھا۔

قَالَ اَبُوْلَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ۔ وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ۔ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ۔ يُقَالُ مِنْ مَّسَدٍ لِيْفِ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِيْ فِي النَّارِ۔

عنہانے بیان کیا کہ ابولہب نے کہا تھا کہ تو تباہ ہو کیا تو نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؛ اس پر آیت "تبت یدا ابی لہب" نازل ہوئی۔ اور اس کی بیوی بھی (شعلہ زن آگ میں پڑے گی) جو لکڑیاں لا د کر لانے والی ہے" مجاہد نے فرمایا کہ "لکڑیاں لاد کر لانے والی" سے مراد یہ ہے کہ وہ چغل خوری کرتی تھی (اور آنحضور اور مشرکین کے درمیان دشمنی کی آگ بھڑکاتی تھی) "اس کی گردن میں رسی پڑی ہوگی خوب بٹی ہوئی" کہتے ہیں کہ اس سے مراد گوگل کی رسی[1] ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس سے مراد وہ زنجیر ہے جو دوزخ میں اس کے گلے میں پڑی ہوگی۔

باب ۹۵۵ قَوْلُهٗ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

يُقَالُ لَا يُنَوَّنُ اَحَدٌ اَيْ وَاحِدٌ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد "قل ہو اللہ احد"

بعض نے کہا کہ "احد" کی تنوین نہیں پڑھی جائے گی (جبکہ آگے کے لفظ سے اس کا وصل ہو) واحد کے معنی میں ہے۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ قَوْلُهٗ اَللّٰهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّيْ اَشْرَافَهَا الصَّمَدَ۔ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهٰى سُؤْدَدُهٗ۔

۲۰۸۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ مجھے ابن آدم (انسان) نے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں تھا۔ مجھے اس نے گالی دی، حالانکہ اس کے لیے یہ بھی مناسب نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ نے جس طرح مجھے پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے دوبارہ نہیں زندہ کرے گا۔ حالانکہ میرے لیے دوبارہ زندہ کرنے سے پہلی مرتبہ پیدا کرنا آسان نہیں ہے[2]۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں ایک ہوں، بے نیاز ہوں۔ نہ میرے کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ کوئی میرے برابر کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ بے نیاز ہے" عرب اپنے سرداروں کو "صمد" کہتے تھے۔ ابووائل نے فرمایا کہ "صمد" اس سردار کو کہتے ہیں جس پر سرداری ختم ہو۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّبَنِيْ

۲۰۸۵۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی، انھیں ہمام نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کا

---

[2] یعنی اللہ کے لیے دونوں برابر ہیں اور ہر چیز کا عدم و وجود صرف اس کے اشارے وحکم پر موقوف ہے لیکن یہاں انسانی فہم کے مطابق گفتگو ہو رہی ہے کہ جس اللہ نے کسی نمونہ کے بغیر انسان کو پیدا کیا ہے، کیا اسے مارنے کے بعد دوبارہ اسے نہیں پیدا کر سکتا۔

[1] یعنی جس رسی سے لکڑی کے گٹھے باندھ کر جنگل سے لایا کرتی تھی ایک دن اسی طرح وہ لکڑیاں لا رہی تھی، رسی اس کے گلے میں پڑی ہوئی تھی۔ بوجھ سے تھک کر ایک پتھر پر آرام کرنے کے لیے بیٹھ گئی۔ ایک فرشتہ نے پیچھے سے آ کر اس کی رسی کھینچی اور اس کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ آیت میں وہی رسی مراد ہے۔

ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ۔ كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءً وَاحِدٌ۔

باب ۹۵۶ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقٌ اللَّيْلُ۔ إِذَا وَقَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ يُقَالُ أَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ وَقَبَ إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْلَمَ۔

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۹۵۷ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْوَسْوَاسِ إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ۔ فَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ۔ وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللّٰهُ ثَبَتَ عَلَى قَلْبِهِ۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا۔ فَقَالَ أُبَيٌّ

ارشاد ہے) ابن آدم نے مجھے جھٹلایا۔ حالانکہ اس کے لیے مناسب نہیں تھا اس نے مجھے گالی دی۔ حالانکہ اسے اس کا حق نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ میں اسے دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا جیسا کہ میں نے اسے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ اس کا گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ نے بیٹا بنایا ہے۔ حالانکہ میں بے نیاز ہوں۔ میرے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں۔ اور نہ کوئی میرے برابر ہے۔ "کفوا" اور "کفیئا" اور "کفاءً" ہم معنی ہیں۔

۹۵۶۔ سورۂ قل اعوذ برب الفلق

مجاہد نے فرمایا کہ "غاسق" یعنی رات ہے۔ "اذا وقب" سورج کا ڈوب جانا مراد ہے۔ بولتے ہیں "ابین من فرق و فلق الصبح"۔ "وقب" یعنی جب تاریکی ہو جائے اور سورج غائب ہو جائے۔

۲۰۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عاصم اور عبدہ نے، ان سے زر بن حبیش نے بیان کیا انھوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے بیان کیا کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا (جبریل علیہ السلام کی زبانی) تو میں نے اسی طرح کہا۔ چنانچہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔

۹۵۷۔ سورۂ قل اعوذ برب الناس

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے "الوسواس" کے متعلق فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے کوکھ میں مارتا ہے۔ پھر جب وہاں اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو وہ بھاگ جاتا ہے اور اگر اللہ کا نام نہ لیا گیا تو اس کے دل پر جم جاتا ہے۔

۲۰۸۷۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے حدیث بیان کی، ان سے زر بن حبیش نے (سفیان نے کہا) اور ہم سے عاصم نے (بھی) حدیث بیان کی، ان سے زر نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا یا ابا المنذر! آپ کے بھائی (دینی) تو یہ کہتے ہیں (سورۂ معوذتین کے

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ قَالَ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

متعلق ، ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آنحضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ (جبریل علیہ السلام کی زبانی) مجھ سے کہا گیا اور میں نے کہا، ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا[1]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَضَائِلُ الْقُرْآنِ

باب ۹۵۸ كَيْفَ نُزُوْلُ الْوَحْيِ. وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. الْمُهَيْمِنُ الْأَمِيْنُ. الْقُرْآنُ أَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کے فضائل

۹۵۸ ۔ وحی کا نزول کس طرح ہوتا تھا اور سب سے پہلے کونسی آیت نازل ہوئی ؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "المھیمن" امین کے معنی میں ہے۔ قرآن اپنے سے پہلے کی ہر کتاب سماوی کا امین ہے۔

[1] ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ رائے منسوب کی جاتی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ "معوذتین" قرآن میں سے نہیں ہیں بلکہ آپ کا خیال یہ تھا کہ یہ آیتیں وقتی ضرورت کے لیے نازل ہوئی تھیں جیسے اعوذ باللہ ہے۔ اس لیے انھیں قرآن میں داخل کرنا صحیح نہیں ہے، آپ کہتے تھے کہ خود معوذتین کی ابتدا "قل" (آپ کہیئے) سے ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری دعاؤں کی طرح اس کی بھی آپ کو تعلیم دی گئی تھی۔ بہت سے علماء نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت ہی کو سرے سے غلط ٹھہرایا ہے اور اس کی سند کو کمزور بتایا ہے۔ نووی ؒ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ معوذتین اور سورۂ فاتحہ قرآن مجید کا جزو ہیں اگر امت کے اس اجماع کے خلاف کوئی اس کو نہیں مانتا اور ان میں سے کسی ایک سورہ کے بھی قرآن میں سے ہونے کا انکار کرتا ہے تو یہ کفر ہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت باطل اور بے بنیاد ہے۔ ابن حزم نے بھی اسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر ایک تہمت قرار دیا ہے۔ علماء نے تفصیل کے ساتھ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرارت نقل کی ہے۔ آپ کے تمام ان شاگردوں نے جو قرآن کی قرارت کے امام ہیں اور آپ سے قرارت نقل کرتے ہیں، سب ہی معوذتین کو قرآن کا جزو مانتے ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر سال مسجد نبوی میں تراویح پڑھتے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ معوذتین بھی پڑھتے رہے ہوں گے لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی موقعہ پر ثابت نہیں کہ آپ نے ان کے قرآن سے ہونے کا انکار کیا ہو۔ اس لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت قطعاً لغو اور بے بنیاد ہے جس سند سے یہ قول نقل کیا گیا ہے اس کے بعض راویوں کو محدثین نے کمزور لکھا ہے۔ اس سے بھی قطع نظر تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ معوذتین بھی قرآن کا جزو ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اگر انکار کی نسبت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو جن روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے اس میں یہ کہیں نہیں ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے وحی الٰہی اور تالیف سماوی سے انکار کیا۔ صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ کے نزدیک معوذتین قرآن مجید سے ممتاز اور ایک الگ چیز ہیں۔ بالکل یہی صورت احناف اور بعض دوسرے ائمہ کے یہاں بسم اللہ کی ہے۔ کہ وحی منزل تو یہ سب کے یہاں ہے۔ صرف احناف کے نزدیک اس کا وہ حکم نہیں ہے جو قرآن مجید کی تمام دوسری سورتوں کا ہے یعنی احناف یہ مانتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے لیکن اس کے باوجود ایک حیثیت سے اسے خارج بھی سمجھتے ہیں اور قرآن مجید کی تمام دوسری سورتوں اور اس میں بعض احکام میں فرق کرتے ہیں مثلاً یہی کہ جہری نمازوں میں احناف کے نزدیک بسم اللہ جہر کے ساتھ نہ پڑھنا چاہیئے اسی طرح کی رائے (اگر اس نسبت کو صحیح مان لیا جائے) یقیناً ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی معوذتین کے بارے میں رہی ہو گی۔

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا ۔

۲۰۸۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور انھیں عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں دس سال تک قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا۔

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ۔ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيْلَ أَوْ كَمَا قَالَ۔ قَالَ أَبِيْ قُلْتُ لِأَبِيْ عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ۔

۲۰۸۹۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے معتمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ان سے ابوعثمان نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بات کرنے لگے۔ اس وقت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس موجود تھیں۔ حضور اکرم نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں یا اسی طرح کے الفاظ آپ نے فرمائے۔ ام المؤمنین نے کہا کہ دحیۃ الکلبی رضی اللہ عنہ۔ جب آپ کھڑے ہوئے، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا خدا گواہ ہے اس وقت بھی میں انھیں دحیۃ الکلبی ہی سمجھتی رہی۔ بالآخر جب میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا جس میں آپ نے جبریل علیہ السلام کی خبر سنائی (تب مجھے حقیقتِ حال معلوم ہوئی) یا اسی طرح کے الفاظ بیان کیے (معتمر نے بیان کیا کہ) میرے والد (سلیمان) نے کہا میں نے ابوعثمان سے کہا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ أُوْتِيْتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۲۰۹۰۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے سعید المقبری نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو ایسے ہی معجزات عطا کیے گئے جو ان کے زمانہ کے مطابق ہوں کہ (انھیں دیکھ کر) لوگ ان پر ایمان لائیں۔ اور مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ وحی (قرآن) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کی ہے۔ اس لیے مجھے امید ہے کہ میں تمام انبیاء میں اپنے تبعین کی حیثیت سے سب سے بڑھ کر رہوں گا۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَابَعَ عَلَى

۲۰۹۱۔ ہم سے عمرو بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے صالح بن کیسان نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر متواتر وحی نازل کرتا رہا۔

رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ ؛

اور آپ کی وفات کے قریبی زمانہ میں تو وحی کا سلسلہ اور بڑھ گیا تھا۔ پھر اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُوْلُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً اَوْ لَيْلَتَيْنِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا اَرٰى شَيْطَانَكَ اِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؛

۲۰۹۲۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے اسود بن قیس نے کہا کہ میں نے جندب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے اور ایک یا دو راتوں میں (تہجد کے لیے) نہ اٹھ سکے تو ایک عورت آنحضور کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ محمدؐ! میرا خیال ہے کہ تمھارے شیطان نے تمھیں چھوڑ دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "قسم ہے دن کی روشنی کی جب وہ قرار پکڑلے کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ آپ سے بیزار ہوا ہے"۔

بَاب ۹۵۹ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ؛

۹۵۹۔ قرآن مجید قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا۔

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) "قرآناً عربیاً" اور "واضح عربی زبان میں"۔

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَاَمَرَ عُثْمَانُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنْ يَّنْسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ عَرَبِيَّةٍ مِّنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا ؛

۲۰۹۳۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، ان سے شعیب نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے اور انھیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت، سعید بن عاص عبداللہ بن زبیر، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو مصحفوں میں لکھیں اور فرمایا کہ اگر قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلہ میں تمھارا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کی زبان کے مطابق لکھو کیونکہ قرآن انھی کی زبان پر نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لَيْتَنِيْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مُّتَضَمِّخٌ

۲۰۹۴۔ ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے حدیث بیان کی۔ ح۔ اور مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی۔ ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انھیں عطاء نے خبر دی، کہا کہ مجھے صفوان بن یعلی بن امیہ نے خبر دی کہ یعلی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھتا جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ چنانچہ جب حضور اکرم مقام جعرانہ میں قیام پذیر تھے، آپ کے اوپر کپڑے سے سایہ کر دیا گیا تھا اور آپ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ موجود تھے کہ ایک شخص جو خوشبو میں بسا ہوا تھا آیا۔

بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ. فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ ؛

اور عرض کی یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے خوشبو میں لسا ہوا ایک جبہ پہن کر احرام باندھا ہو۔ تھوڑی دیر کے لیے آنحضورؐ نے دیکھا اور پھر آپ پر وحی آنا شروع ہوگئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے بلایا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ آئے اور اپنا سر (اس کپڑے کے جس سے آنحضورؐ کے لیے سایہ کیا گیا تھا) اندر کر لیا۔ آنحضورؐ کا چہرہ اس وقت سرخ ہو رہا تھا اور آپ تیزی سے سانس لے رہے تھے (ثقل وحی کی وجہ سے) تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی۔ پھر یہ کیفیت دور ہوگئی اور آپ نے دریافت فرمایا کہ جس نے ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق مسئلہ پوچھا تھا وہ کہاں ہے؟ اس شخص کو تلاش کر کے آنحضورؐ کے پاس لایا گیا، آپ نے ان صاحب سے فرمایا، جو خوشبو تمھارے بدن یا کپڑے پر لگی ہوئی ہے اسے تین مرتبہ دھولو اور جبہ کو اتار دو پھر عمرہ میں بھی اسی طرح کرو جس طرح حج میں کرتے ہو۔

باب ۹۶۰ جَمْعِ الْقُرْآنِ ۔

۹۶۰۔ جمع قرآن ؛

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ. قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِذَلِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ

۲۰۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے عبید بن سباق نے اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ یمامہ میں (صحابہ کی بہت بڑی تعداد کے) شہید ہوجانے کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا اس وقت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس ہی موجود تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عمر میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ یمامہ کی جنگ میں بہت بڑی تعداد میں قرآن کے قاریوں کی شہادت ہوگئی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اسی طرح کفار کے ساتھ دوسری جنگوں میں بھی قراءِ قرآن بڑی تعداد میں قتل ہوجائیں گے اور یوں قرآن کے جاننے والوں کی بہت بڑی تعداد ختم ہوجائے گی۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ آپ قرآن مجید کو (باقاعدہ صحیفوں میں) جمع کرنے کا حکم دیدیں گے۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ایک ایسا کام کس طرح کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی زندگی میں) نہیں کیا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ اللہ گواہ ہے یہ تو ایک کار خیر ہے۔ عمر یہ بات مجھ سے مسلسل کہتے رہے اور آخر اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ میں مجھے بھی شرح صدر عطا فرمایا اور اب میری بھی وہی رائے ہوگئی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کی ہے زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ (زید رضی اللہ

مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ. ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ. ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

عنہ) جوان اور عقل مند ہیں، آپ کو معاملہ میں متہم بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی لکھتے تھے اس لیے آپ قرآن مجید کو پوری تلاش اور عرق ریزی کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیجیے۔ اللہ گواہ ہے۔ اگر لوگ مجھے کسی پہاڑ کو بھی اس کی جگہ سے دوسری جگہ ہٹانے کے لیے کہتے تو میرے لیے یہ کام اتنا اہم نہیں تھا جتنا کہ ان کا یہ حکم کہ میں قرآن مجید کو جمع کر دوں۔ میں نے اس پر کہا کہ آپ لوگ ایک ایسے کام کو کرنے کی ہمت کیسے کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں کیا تھا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ گواہ ہے۔ یہ ایک عمل خیر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ جملہ برابر دہراتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ان کی اور عمر رضی اللہ عنہما کی طرح شرح صدر عنایت فرمایا۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید (جو مختلف چیزوں پر لکھا ہوا موجود تھا) کی تلاش شروع کی اور قرآن مجید کو کھجور کی چھلی ہوئی شاخوں پتلے پتھروں سے (جن پر اس زمانہ میں لکھا جاتا تھا اور جن پر قرآن مجید بھی لکھا گیا تھا) اور لوگوں کے سینوں (قرآن کے حافظوں کے حافظہ) کی مدد سے جمع کرنے لگا۔ سورۂ توبہ کی آخری آیتیں مجھے ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ یہ چند آیات مکتوب شکل میں ان کے سوا اور کسی کے پاس نہیں تھیں، وہ آیتیں "لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم" سے سورۂ براءۃ (توبہ) کے خاتمہ تک۔ جمع کے بعد قرآن مجید کے صحیفے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ تھے۔ پھر ان کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے جب تک وہ زندہ رہے اپنے ساتھ رکھا۔ پھر وہ ام المؤمنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس محفوظ رہے۔

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى. فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ

۲۰۹۶۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن ملک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ ارمینیہ اور آذربیجان کی فتح کے سلسلہ میں شام کے غازیوں کے لیے جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھے تاکہ وہ اہل عراق کو ساتھ لے کر جنگ کریں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی قرات کے اختلاف کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امیر المؤمنین! اس سے پہلے کہ یہ امت (مسلمہ) بھی یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے لگے آپ اس کی خبر لیجیے۔ چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کہلایا کہ صحیفے (جنھیں زید رضی اللہ عنہ نے

الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ ؛

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمع کیا تھا اور جن پر مکمل قرآن مجید لکھا ہوا تھا، ہمیں دیدیں تاکہ ہم انھیں مصحفوں میں (کتابی شکل میں) نقل کروالیں۔ پھر اصل ہم آپ کو لوٹا دیں گے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیے اور آپ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن العاص، عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو مصحفوں میں نقل کرلیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جماعت کے تین قریشی اصحاب سے فرمایا کہ اگر آپ حضرات کا قرآن مجید کے کسی لفظ کے سلسلہ میں زید رضی اللہ عنہ سے اختلاف ہو تو اسے قریش کی زبان کے مطابق لکھ لیں۔ کیونکہ قرآن مجید نازل بھی قریش ہی کی زبان میں ہوا تھا۔ چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا اور جب تمام صحیفے مختلف مصاحف میں نقل کرلیے گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صحیفوں کو حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس لوٹا دیا اور اپنی سلطنت کے ہر علاقہ میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بھجوا دیا اور حکم دیا کہ اس کے سوا کوئی چیز اگر قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے خواہ وہ کسی صحیفہ یا مصحف میں ہو تو اسے جلا دیا جائے۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے خبر دی، انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ جب ہم (عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں) مصحف کی صورت میں قرآن مجید کو نقل کر رہے تھے تو مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں ملی۔ حالانکہ میں اس آیت کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا اور آپ اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی۔ وہ آیت یہ تھی "من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ" چنانچہ ہم نے یہ آیت اس کی سورت میں مصحف میں لکھ دی ؛

باب ۹۶۱ كَاتِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۹۶۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ؛

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ

۲۰۹۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن سباق نے بیان کیا اور ان سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں مجھے بلایا اور فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھتے تھے اس لیے قرآن جمع کرنے کے لیے تلاش کیجیے۔ سورۂ توبہ کی آخری دو آیتیں مجھے ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس لکھی ہوئی ملیں۔ ان کے سوا اور کہیں یہ دو آیتیں نہیں

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ ؛

مل رہی تھیں۔ وہ آیتیں یہ تھیں " لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم" آخر تک ؛

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُ لِيْ زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ اَوِ الْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنِيْ فَاِنِّيْ رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ ؛

۲۰۹۸۔ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آیت " لایستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید کو میرے پاس بلاؤ اور ان سے کہو کہ تختی، دوات اور ہڈی (لکھنے کا سامان) لے کر آئیں یا (راوی نے اس کے بجائے) ہڈی اور دوات (کہا) پھر (جب وہ آ گئے) آنحضورؐ نے فرمایا کہ لکھو "لایستوی القاعدون الخ" حضور اکرم کے پیچھے عمرو بن ام مکتوم تھے جو نابینا تھے۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! پھر آپ کا میرے بارے میں کیا حکم ہے، میں تو نابینا ہوں؛ چنانچہ پہلی آیت کی جگہ " لایستوی القاعدون من المؤمنین فی سبیل اللہ غیر اولی الضرر" نازل ہوئی۔

باب ۹۶۲ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ؛

۹۶۲۔ قرآن مجید سات طریقوں سے نازل ہوا ؛

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ؛

۲۰۹۹۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی کی مجھے ایک طریقہ کے مطابق تعلیم دی لیکن میں ان کی طرف رجوع کرتا رہا اور مسلسل ان سے اس میں اضافہ کے لیے کہتا رہا۔ (امت کی سہولت کیلیے) اور وہ اس میں اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے سات طریقوں کے مطابق مجھے پڑھایا ؛

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهٖ

۲۱۰۰۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی ان سے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں میں نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان نماز میں پڑھتے سنا میں نے ان کی قرارت کو غور سے سُنا تو معلوم ہوا کہ وہ سُورت دوسرے

فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ؞

بَابٌ ۹۶۳ تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ ؞

۲۱۰۱ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ ابْنُ مَاهِكٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ أَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ ۔ قَالَتْ وَيْحَكَ وَمَا يَضُرُّكَ ؟ قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرِينِي مُصْحَفَكِ قَالَتْ لِمَ ؟ قَالَ لَعَلِّي أُوَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُقْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ وَمَا يَضُرُّكَ أَيَّهُ قَرَأْتَ قَبْلُ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِّنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتّٰى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ

طریقہ سے پڑھ رہے ہیں ۔ حالانکہ مجھے اس طرح آنحضورؐ نے نہیں پڑھایا تھا ۔ قریب تھا کہ میں ان کا سر نماز ہی میں پکڑ لیتا لیکن میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر سے ان کی گردن باندھ کر پوچھا، یہ سورہ جو میں نے ابھی تمھیں پڑھتے ہوئے سنی ہے، تمھیں کس نے اس طرح پڑھائی ہے ؟ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی طرح پڑھائی ہے ۔ میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو ۔ خود حضور اکرمؐ نے مجھے اس سے مختلف دوسرے طریقہ سے پڑھائی جس طرح تم پڑھ رہے تھے ۔ بالآخر میں انھیں کھینچتا ہوا حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اس شخص سے سورۂ فرقان ایسے طریقوں سے پڑھتے سنی جن کی آپؐ نے مجھے تعلیم نہیں دی ہے ۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پہلے انھیں چھوڑ دو ۔ ہشام ! پڑھ کر سناؤ، انھوں نے آنحضورؐ کے سامنے بھی اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے انھیں نماز میں پڑھتے سنا تھا ۔ آنحضورؐ نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے ۔ پھر فرمایا عمر ! اب تم پڑھ کر سناؤ ۔ میں نے اس طرح پڑھا جس طرح آنحضورؐ نے مجھے تعلیم دی تھی ۔ آنحضورؐ نے اسے بھی سنکر فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے ۔ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے پس تمھیں جس طرح آسان ہو پڑھو ۔

۹۶۳ ۔ قرآن مجید کی ترتیب و تدوین ؞

۲۱۰۱ ۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، بیان کیا کہ مجھے یوسف ابن ماہک نے خبر دی ۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عراقی ان کے پاس آیا ۔ اور پوچھا کہ کس طرح کا کفن افضل ہے ؟ ام المؤمنین رضؓ نے فرمایا افسوس تمھیں (یہ مسئلہ جانے بغیر) کیا نقصان ہے ۔ پھر اس شخص نے کہا، کہ ام المؤمنین ! مجھے اپنا مصحف دکھا دیجیے ۔ آپ نے فرمایا کیوں ؟ اس نے کہا تاکہ میں بھی قرآن مجید اسی ترتیب کے مطابق پڑھوں کیونکہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ تم جو آیت بھی (دوسری سورت پڑھنے سے پہلے) پڑھو، تمھیں کوئی نقصان نہیں ہوگا ۔ مفصلات میں سب سے پہلے وہ سورت نازل ہوئی جس میں جنت اور دوزخ کا

الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ۔ وَلَوْ نَزَلَ اَوَّلُ شَیْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا لَا نَدَعُ الْخَمْرَ اَبَدًا لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَجَارِيَةٌ اَلْعَبُ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ۔ وَمَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَآءِ اِلَّا وَاَنَا عِنْدَهٗ۔ قَالَ فَاَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَاَمْلَتْ عَلَيْهِ اٰیَ السُّوْرَةِ ؞

ذکر ہے۔ پھر جب لوگوں کا اسلام کی طرف رجوع شروع ہوا تو حلال وحرام کے مسائل نازل ہوئے۔ اگر پہلے ہی یہ حکم نازل ہو جاتا کہ "شراب مت پیو" تو وہ کہتے کہ ہم شراب کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ اور اگر پہلے ہی یہ حکم نازل ہو جاتا کہ "زنا مت کرو" تو وہ کہتے کہ زنا ہم کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے بجائے مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت جب میں بچی تھی اور کھیلا کرتی تھی یہ آیت نازل ہوئی "بل الساعۃ موعدہم والساعۃ ادھٰی وامر" لیکن سورۂ بقرہ اور سورہ نساء (جن میں احکام ہیں) اس وقت نازل ہوئیں جب میں حضور اکرمؐ کے پاس تھی۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے اس عراقی کے لیے مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کی تفصیل لکھوائی

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطٰهٰ وَالْاَنْبِيَآءِ اِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِیْ ؞

۲۱۰۲۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا اور انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سُنا آپ نے سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف، سورۂ مریم، سورۂ طٰہٰ اور سورۂ انبیاء کے متعلق فرمایا کہ یہ پانچوں سورتیں سب سے عمدہ ہیں جو ابتداء میں نازل ہوئی تھیں اور ان کا نزول ابتداء ہی میں ہوا تھا۔ (لیکن اس کے باوجود ترتیب کے اعتبار سے یہ مؤخر ہیں)

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؞

۲۱۰۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو اسحاق نے خبر دی، انھوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ میں نے سورۂ "سبح اسم ربک" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے ہی سیکھ لی تھی۔

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتُ النَّظَآئِرَ الَّتِیْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهُنَّ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ وَدَخَلَ مَعَهٗ عَلْقَمَةُ وَخَرَجَ عَلْقَمَةُ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰی تَاْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اٰخِرُهُنَّ الْحَوَامِيْمُ حٰمٓ الدُّخَانُ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ؞

۲۱۰۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے شقیق نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان مماثل سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو پڑھتے تھے۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے (مجلس سے اور اپنے گھر میں) چلے گئے۔ علقمہ بھی آپ کے ساتھ اندر گئے۔ جب علقمہ رحمۃ اللہ علیہ باہر نکلے تو ہم نے ان سے پوچھا (انھیں سورتوں کے متعلق) آپ نے بیان کیا کہ مفصلات کی ابتدائی بیس سورتیں ہیں اور ان میں آخر کی حٰمٓ والی سورتیں اور سورۂ عم یتساءلون۔

بَابٌ ۹۶۴ كَانَ جِبْرِيْلُ يَعْرِضُ الْقُرْاٰنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ عَنْ عَآئِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ

۹۶۴۔ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے اور مسروق نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ علیہا السلام نے بیان

عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيْلَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي ؛

کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے بتایا کہ جبریل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن مجید کا دَور کرتے ہیں اور اس سال انھوں نے مجھ سے دو مرتبہ دَور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میری مدتِ حیات پوری ہو گئی ہے ؛

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ؛

۲۱۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت کی تو کوئی حد و انتہا ہی نہیں تھی۔ کیونکہ رمضان کے مہینوں میں جبریل علیہ السلام آپ سے آ کر ہر رات ملتے تھے یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا۔ آپ ان راتوں میں حضور اکرم کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اس زمانہ میں آنحضورؐ تیز ہوا سے بھی بڑھ کر سخی ہو جاتے تھے۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جِبْرِيْلُ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ ؛

۲۱۰۶۔ ہم سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکرؓ نے حدیث بیان کی، ان سے ابوحصین نے، ان سے ابوصالح نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دَور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آنحضورؐ کی وفات ہوئی تھی اس میں آپ نے آنحضورؐ کے ساتھ دو مرتبہ دَور کیا۔ آنحضورؐ ہر سال دس دن کا اعتکاف کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا ؛

بَابُ ۹۶۵ الْقُرَّاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۹۶۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ جو قرآن مجید کی قرات میں امتیاز رکھتے تھے ؛

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؛

۲۱۰۷۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے مسروق نے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے جب سے میں نے آنحضورؐ کو یہ کہتے سنا کہ قرآن مجید کو چار اصحاب سے حاصل کرو۔ عبداللہ بن مسعود، سالم، معاذ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم ؛

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً۔ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ۔ قَالَ شَقِيْقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحَلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُوْلُوْنَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

۲۱۰۸۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ گواہ ہے۔ میں نے تقریباً ستر سورتیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر حاصل کی ہیں، اللہ گواہ ہے حضور اکرمؐ کے صحابہ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ قرآن مجید کا جاننے والا ہوں حالانکہ میں ان سے افضل و بہتر نہیں ہوں۔ شقیق نے بیان کیا کہ پھر میں مجلس میں بیٹھا تاکہ صحابہ کی رائے سن سکوں کہ وہ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں لیکن میں نے کسی سے اس کی تردید نہیں سنی۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔

۲۱۰۹۔ مجھ سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انھیں سفیان نے خبر دی انھیں اعمش نے خبر دی، انھیں ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ ہم حمص میں تھے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نہیں نازل ہوئی تھی، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرارت کی تحسین فرمائی تھی آپ نے محسوس کیا کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آ رہی تھی، تو فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق کذب بیانی اور شراب نوشی جیسے گناہ ایک ساتھ کرتا ہے۔ پھر آپ نے اس پر حد جاری کروائی۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ غَيْرُهُ مَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّآ أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَآ أُنْزِلَتْ اٰيَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّآ أَنَآ أَعْلَمُ فِيْمَ أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ۔

۲۱۱۰۔ ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی، ان سے مسلم نے حدیث بیان کی ان سے مسروق نے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ کی جو سورت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور کتاب اللہ کی جو آیت بھی نازل ہوئی اس کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہے اور اونٹ ہی اس کے پاس مجھے پہنچا سکتے ہیں (یعنی دور کی مسافت ہے) تب بھی میں اس کے پاس پہنچوں گا (اور اس سے علم حاصل کروں گا)

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

۲۱۱۱۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن مجید کو کن حضرا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْزَيْدٍ تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ ؛

نے جمع کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ چار اصحاب نے اور چاروں انصار کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضوان اللہ علیہم، اس روایت کی متابعت فضل نے حسین بن واقد کے واسطہ سے کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے ؛

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ ثَابِتٌ الْبُنَانِىُّ وَثُمَامَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْاٰنَ غَيْرُ اَرْبَعَةٍ۔ اَبُوالدَّرْدَاءِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْزَيْدٍ۔ قَالَ وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ ؛

۲۱۱۲۔ ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبداللہ بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثابت بنانی اور ثمامہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک قرآن مجید کو چار اصحاب کے سوا اور کسی نے جمع نہیں کیا تھا، ابودرداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہ۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوزید رضی اللہ عنہ کے وارث ہم ہوئے ہیں۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ اُبَىٌّ اَقْرَؤُنَا وَاِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَّحْنِ اُبَىٍّ وَاُبَىٌّ يَقُوْلُ۔ اَخَذْتُهُ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَآ اَتْرُكُهُ لِشَىْءٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؛

۲۱۱۳۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انھیں یحییٰ نے خبر دی۔ انھیں سفیان نے، انھیں حبیب بن ابی ثابت نے، انھیں سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے اچھے قاری ہیں، اس کے باوجود ہم اُبی کی قراءت (اگر کسی آیت کی تلاوت منسوخ ہو گئی ہے) چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے حاصل کیا ہے۔ میں اسے کسی اور وجہ سے اسے نہیں چھوڑتا (کیونکہ چھوڑنے کی وجہ آنحضورؐ ہی کا ارشاد ہوتا ہے کہ آیت منسوخ ہو گئی) اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ " ہم جب کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر لاتے ہیں یا اسی کی مثل ؛"

الحمد للہ تفہیم البخاری کا بیسواں پارہ مکمل ہوا

تم الحمد للہ

تفہیم البخاری کی جلد دوم ختم ہوئی